رنگین تصاویر سے مزین

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض

اللہ کے وجود کے حیران کن دلائل

کا تصویری البم

دنیا بھر میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے
حیران کن دلائل کا رنگین تصویری تحفہ

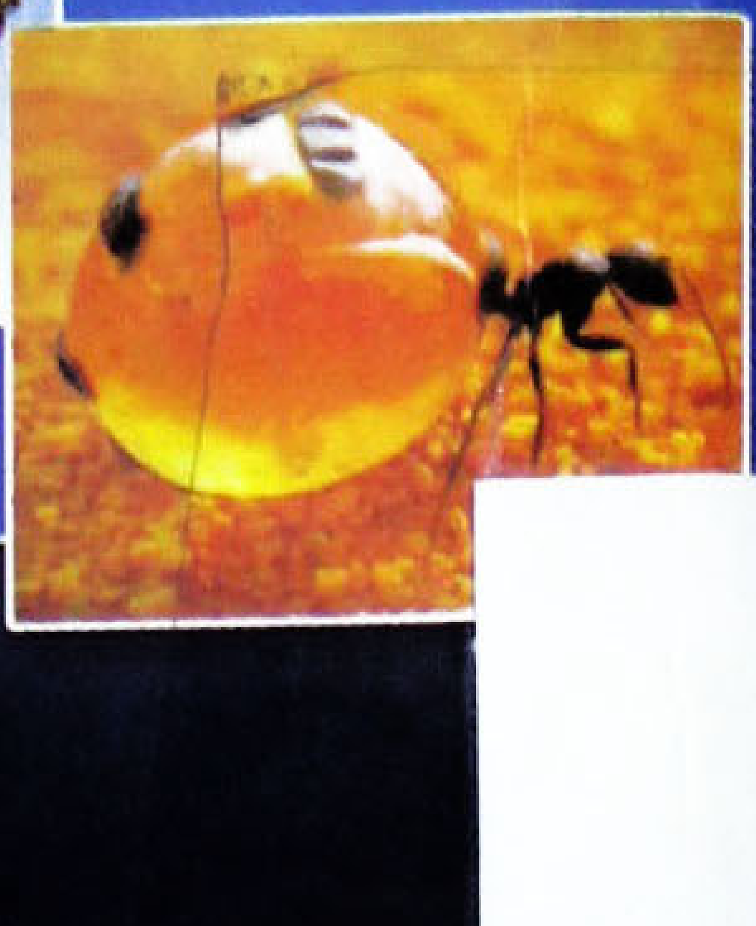

مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

مؤلف/ مولانا ارسلان بن اختر میمن

Marfat.com

رنگین تصاویر سے مزیّن

اللہ کے وجود
حیران کن دلائل

دُنیا بھر میں موجود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے
حیران کن دلائل کا رنگین تصویری تحفہ

DATA ENTERED
222793

مؤلف/
مولانا ارسلان بن اختر میمن

مکتبہ ارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

جملہ حقوق ملکیت برائے ادارہ دعوت و تبلیغ محفوظ ہیں

اللہ کے وجود حیران کن دلائل کے حقوق محفوظ ہیں لہٰذا اس کتاب کے کسی بھی حصہ یا تصویر کی بلا اجازت کاپی کرنا جرم ہے لہٰذا اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔ (ادارہ)

نام کتاب .... اللہ کے وجود حیران کن دلائل

اشاعت اوّل .... اپریل 2013ء

مؤلف .... مولانا ارسلان بن اختر میمن

خط و کتابت کا پتہ: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 13 اردو بازار :0333-2103655

ملنے کے پتے

مکتبہ ارسلان
جمشید روڈ نمبر 2، کراچی
فون:0333-2103655

کراچی: مکتبہ ارسلان قرآن محل مارکیٹ، دکان نمبر 13 اردو بازار :0333-2103655 ،مکتبہ عمر فاروق 34594144 بیت الکتب گلشن اقبال نمبر 2، 34975024
کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2، :021-34992176۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، 32624097۔ نور القرآن، اردو بازار۔ :0321-9256753

حیدر آباد: بیت القرآن، چھوٹی گٹی۔ فون:640875 مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور۔ فون:0332-2618612۔

میرپور خاص: مکتبہ یوسفیہ دوکان نمبر 303، گلی نمبر 3، بلدیہ شاپنگ سینٹر۔ فون: 0300-3319565, 0321-3310080

نواب شاہ: حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ **سکھر:** عزیز کتاب گھر بیراج روڈ، فون:0300-9312148 **کوہاٹ:** مکتبہ فاروقیہ 0333-9183789

لاہور: مکتبہ رحمانیہ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، 042-37224228۔ ادارہ اسلامیات، انارکلی بازار، فون:042-37243991

راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار۔ اسلامی کتاب گھر فون:0300-5203645 قرآن محل، فون:0321-5123698

اسلام آباد: مکتبہ جامع الفریدیہ E-78۔ 051-2654813 **بہاولپور:** مکتبہ ہاشمیہ **ایبٹ آباد:** مکتبہ اسلامیہ 0992-340112

ملتان: ادارہ اشاعت الخیر، فون: 0300-7301239, 061-4514929۔ مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، 061-4544965

فیصل آباد: اسلامی کتاب گھر شادمان پلازہ، :0321-7693142۔ مکتبۃ العارفی، نزد جامعہ اسلامیہ ستیانہ روڈ، :0300-6621421

رحیم یار خان: مکتبۃ الأمۃ عقب نیو صادق بازار، فون:0321-2647131، مکتبۃ الازہر فون:0300-9675060 **چکوال:** کشمیر بک ڈپو، 054-3551148

گجرانوالہ: والی کتاب گھر اردو بازار فون:055-444613 **سیالکوٹ:** مکتبۃ البشیر خادم علی روڈ، فون:0321-7183040

سرگودھا: مکتبہ عبداللہ، بلاک 10 سٹی روڈ، فون:0321-6018171 **آزاد کشمیر:** النور اسلامک میر پور آزاد کشمیر:0331-8857173

پشاور: ممتاز کتب خانہ، فون:091-2580331، دار الاخلاص محلہ جنگی فون:091-2567539 **مانسہرہ:** عثمان دینی کتب خانہ 0997-307583

اکوڑہ خٹک: مکتبہ علمیہ، نزد دار العلوم حقانیہ، فون:0923-630594 **کوئٹہ:** مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، فون:081-2662263

جہلم: بک کارنر، 0321-5440882 **حسن ابدال:** مکتبہ فاروقیہ، 0321-9825540 **مردان:** مکتبۃ الاحرار 0321-9872067

ڈیرہ اسماعیل خان: مکتبۃ الاحمد :0966-716552 اسلامی کتب خانہ :0333-9963709 **بہاولنگر:** مکتبہ حکیم الامت 0321-760630

بیرون ملک ایکسپورٹ کیلئے رابطہ:

زم زم پبلیشرز اردو بازار کراچی۔
Ph: +92-21-32760374, 32761671
E-mail: zamzam01@cyber.net.pk

بک مارکیٹ
Ph: +92-21-35688828, 35681520
E-mail: mnagency1@yahoo.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

جیسے جیسے قیامت قریب آتی جارہی ہے، لوگوں کا ایمان کمزور ہوتا جارہا ہے، تبلیغی سفر کے دوران احقر کی بہت سے ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی، جواللہ کے وجود کے بارے میں شکوک وشبہات رکھتے تھے، اس بات کوسامنے رکھتے ہوئے احقر نے اللہ کے وجود کے اثبات پر دلائل کیلئے موجودہ کتاب کولکھنا شروع کیا قوی امید ہے کہ یہ کتاب کمزور ایمان والوں کے ساتھ ساتھ ایمان والوں کے دلوں میں بھی یقین کی حرارت بڑھانے کا سبب بنے گی۔

العارض محمد ارسلان

كَمَا وَهُوَ فِيْ مَسْجِدْ نَبوِیْ اَمَامَ رَوْضَةِ الْمُبَارَكَةِ

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا

Marfat.com

فہرست

باب نمبر 1

نمبر	مضامین
15	☸ اللہ کے وجود کے دلائل قرآن کی روشنی میں
18	☸ رنگ برنگی کائنات
18	☸ معبود حقیقی ایک ہے
19	☸ انسانی تخلیق، اللہ کی واحدانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے
20	☸ خالق ارض وسماء کی عظمت کو پہچانیے
21	☸ خدا کی کاریگری
22	☸ اللہ کی عظمت ہم سے پوشیدہ کیوں
23	☸ وحدانیت خدا پر قرآن کی ایک منطقی دلیل
24	☸ وجود باری تعالیٰ کی ایک عمدہ عقلی دلیل
25	☸ توحید باری تعالیٰ کا ایک ٹھوس ثبوت
26	☸ شکل وصورت اور بولیوں کا اختلاف
28	☸ جانور بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں پھر انسان محروم کیوں؟
29	☸ بے زبان مخلوقات، جمادات سجدہ کرتے ہیں مگر انسان سجدہ نہیں کرتے
30	☸ کائنات کا نظم وضبط، اللہ کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت
31	☸ انسان سے اچھی صورت بن ہی نہیں سکتی
32	☸ کائنات میں غور وفکر نہ کرنے والوں سے اللہ کا شکوہ
33	☸ ہم نے تمہیں اور کائنات کو بے کار پیدا نہیں کیا
34	☸ اللہ کی کاریگری میں کوئی عیب نظر آئے تو بتاؤ!!
35	☸ بغیر ستون کے آسمان کا قائم رہنا اللہ کے وجود کی نشانی ہے

Marfat.com

مضامین	نمبر

- ✵ اللہ کی وحدانیت کے روشن دلائل 36
- ✵ کیا یہ جانور خود بخود بن گئے؟؟ 37
- ✵ نغمہ توحید سے دُنیا ہر وقت گونج رہی ہے 38
- ✵ اللہ کے نام کی گونج ہر آن ہر گھڑی ہو رہی ہے 39
- ✵ مشرکین کا گستاخانہ سوال اور قرآن کریم کا حکیمانہ جواب 44
- ✵ اللہ تعالیٰ احاطہ، وصف اور ادراک سے بالاتر ہیں 46
- ✵ شیطان کے روحانی حملے سے بچنے کا انمول نبوی نسخہ 47
- ✵ زبانِ نبوت سے اللہ کی شان کا بیان 48
- ✵ قیامت کے دن اللہ کے آس پاس کے ستر ہزار پردے 49
- ✵ اللہ کی ذات نسب سے پاک ہے 50
- ✵ اے علی! خدا کہاں ہے؟؟ 51
- ✵ اللہ کے قریب کون سا فرشتہ ہے؟ 52
- ✵ کیا تم ایک چیونٹی بھی بنا سکتے ہو؟ 52
- ✵ یہود کے سوالات کے انمول نبوی جوابات 53
- ✵ مولائے کریم کا معاف کرنے کا کریمانہ انداز 55
- ✵ میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں 55
- ✵ اے مولیٰ! مجھے اپنا دیدار کرا دیں!! 56
- ✵ بعض وسوسے ایمان کی علامت ہوتے ہیں 56
- ✵ انسان کی بے بسی اور خدا کی قدرت کی شان میں حدیث قدسی 57
- ✵ باب نمبر 3

Marfat.com

مضامین | نمبر

مضامین	نمبر
٭ "اللہ کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں"	59
٭ اللہ کے وجود کے بارے میں ایک سنگین غلطی	59
٭ اللہ کا عرش کیسا ہے؟	60
٭ اللہ تعالیٰ کا تعارف	61
٭ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کا تذکرہ	62
٭ آسمان کی نورانیت	62
٭ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں کا تذکرہ	62
٭ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ احادیث کے آئینے میں	63
٭ اللہ تعالیٰ کی بابرکت آنکھوں کا تذکرہ	67
٭ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی مبارک کا تذکرہ	68
٭ اللہ کے پاؤں مبارک کا تذکرہ	69
٭ اللہ کا قلم	70
٭ قلم کی پیدائش	70
٭ اللہ کی کرسی قرآن کی روشنی میں	71
٭ اللہ کا عرش قرآن کی روشنی میں	72
٭ عرش الٰہی کی ساخت	73
٭ باب نمبر 4	
٭ اللہ کا عرش احادیث کی روشنی میں	74
٭ اللہ تعالیٰ کہاں ہے	74
٭ عرش کی پیدائش	74

Marfat.com

مضامین	نمبر

✵ اللہ کا مبارک وجود عرش یا کسی مکان کے ساتھ مخصوص نہیں 75
✵ اللہ کا عرش کتنا اونچا ہے 76
✵ عرش کو کیوں پیدا کیا؟ 77
✵ عرش کی ستر ہزار ٹانگیں 78
✵ عرش کے نیچے جنت الفردوس 78
✵ آسمانوں اور عرش کے درمیانی فاصلے 79
✵ عرش، اور اس کی نہریں اور زبانیں 79
✵ عرش کی ہزار زبانیں 80
✵ عرش کو اٹھانے والے چار عجیب فرشتے 80
✵ حاملین عرش 81
✵ اللہ 18000 مخلوقات کا اکیلا خالق 82
✵ مغرب سے آگے ایک اور زمین 84
✵ یاجوج ماجوج کی کثرت 84
✵ بعض جہانوں کا تذکرہ 85
✵ ایک ہزر مخلوق زمین پر 85

باب نمبر 5

✵ وجود باری تعالیٰ کے دلائل، واقعات کی روشنی میں 86
✵ ''داماد رسول کی ذہانت سے دہریہ لاجواب'' 86
✵ کیا یہ کشتی خود بخود بن گئی؟ 87
✵ وجود باری تعالیٰ اور توحید میں کوئی معذور نہیں 89

Marfat.com

مضامین

نمبر

✵ چار سوال اور ان کے جوابات 90
✵ دوسرا سوال: خدا کا منہ کس طرف ہے اور خدا کہاں ہے؟ 91
✵ چوتھا سوال: خدا سے پہلے کیا تھا؟ 92
✵ اللہ کے وجود کی کیا دلائل ہے؟ 93
✵ میں نے درخت اور پودوں کے ذریعہ اللہ کو پہچانا 95
✵ ریشم کے کپڑے کا ریشم بنانا! اللہ کی ایک نشانی 96
✵ مصورِ کائنات کی بے مثال کاریگری 98
✵ انسان نے اتنی زبانیں کہاں سے سیکھیں؟ 100
✵ سونے اور چاندی کا محل 101
✵ نیک تعلق کی برکت سے وحدانیت کا اقرار 105
✵ شیطان کا کسان سے سوال، خدا ایک ہے یا دو؟ 110
✵ ''انسانی چہرہ'' مصورِ حقیقی کی وحدانیت کا مظہر 111
✵ اللہ کی وحدانیت کے اقرار کا معصوم انداز 112
✵ باری تعالیٰ کی قدرت ہر جگہ موجود ہے 113
✵ مضبوط ارادوں کا توڑنے والا کون ہے؟ 114
✵ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کے وجود کا شاہکار ہے 116
✵ ''مکڑی کا گھر'' اللہ کی کاریگری کا انمول نمونہ 117
✵ خدا کو دیکھنا ہے تو اس کی نشانیوں پر غور کریں 117
✵ اونٹ کی مینگنی سے اونٹ کا انکار نہیں کر سکتے تو پھر! 118
✵ بڑھیا کا چرخے سے وجود باری تعالیٰ ثابت کرنا 119

Marfat.com

مضامین	نمبر

✵ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی بیکار نہیں پیدا کی 121
✵ آگ سے بنے شیطان کو آگ کیسے جلائے گی؟ 122
✵ سر پھرا دہریہ لا جواب کیسے ہوگیا؟ 125
✵ توحید خداوندی کا دلچسپ طریقے سے ثبوت 126
✵ قرآن میری وحدنیت کا ذریعہ کیسے بنا؟ 127
✵ اللہ کا انکار کرنے والے، اقرار کرنے والے کیسے بنے؟ 129
✵ چھوٹی سی آنکھ کا کروڑوں بڑے آسمان کو دیکھنا ایک عجوبہ ہے 130
✵ خدا کے منکر کو کیا، ایک مومن نے لا جواب 131
✵ ارادوں پر غالب آنے والا ایک اللہ ہی ہے 132
✵ خدا تو کمیونسٹ کو بھی یاد آجاتا ہے مگر کیا!!! 134
✵ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں 135
✵ ایک معصوم کی برکت سے دہریہ صاحب ایمان بن گیا 136
✵ اللہ کے منکر کی عبرت ناک سزا 137
✵ کیا کائنات خود بخود بن گئی؟ 138
✵ روسی دہریہ لا جواب ہوگیا 140
✵ وجود باری تعالیٰ کی ایک عمدہ دلیل 141
✵ منکر خدا بھی مصیبت میں اللہ ہی کو پکارتے ہیں 142
✵ اللہ کہاں ہے؟ 143

باب نمبر 5

✵ اللہ کے وجود کے دلائل اولیاء کے واقعات کی روشنی میں 144

Marfat.com

مضامین

نمبر

- اللہ کے وجود کو ثابت کرنے والی چار انمول دلیلیں 144
- انڈا! خدا کی قدرت 146
- اللہ کے وجود میں شک کرنے والے کی توبہ 147
- پادری سے دیہاتی کا مناظرہ 148
- اللہ کی پہچان دل کے نور سے ہوتی ہے 149
- حضرت موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ اور دلیل خالق کائنات 150
- ''انڈا'' معبود برحق کی کاریگری کا بے مثال نمونہ 151
- انڈے میں اللہ کے وجود کی نشانیاں 152
- ملحد کے سوالات، ابن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تسلی بخش جوابات 153
- کائنات اللہ کے وجود کا کرشمہ ہے 154
- خدا کیوں نہیں دکھائی دیتا؟ 154
- امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت اور فاسق کی توبہ 156
- جنت پر راہب کے سوالات اور جوابات 158
- انسانی وجود' اللہ کے وجود کی واضح دلیل ہے 160
- اللہ کے وجود کی حیران کن دلیل 161
- اگر خدا کہیں سے نکل آیا تو؟ 162
- سمندر کی بپھرتی لہروں کو لگام ڈالنے والا کون؟ 163
- ''سمندر'' اللہ کی قدرت کا عظیم شاہکار 164
- اللہ کے ولی کی برکت سے پنڈت اور اس کے چیلوں کا قبولِ اسلام 165
- ہندو پنڈت کا تیسرا سوال 167

Marfat.com

✵ مولانا طارق جمیل صاحب سے یہودی کا بالواسطہ سوال 169

✵ ایک دہریہ کا اقرار ''یہ شکست فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے'' 171

باب نمبر 6

✵ اللہ کے وجود عقلی دلائل کی روشنی میں 174

✵ دنیا بھر کی مخلوقات اللہ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں 175

✵ کرہ ارض (زمین) 175

✵ انبیاء کرام علیہم السلام کا اللہ کے وجود کا اقرار بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے 178

✵ 125000 انبیا نے ایک اللہ کے وجود کا بتلایا کیا یہ کافی نہیں؟ 179

✵ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں کہا! 180

✵ نامساعد حالات میں ہونے والی پیشین گوئیاں ''بدر'' میں ہوئیں سچ 183

✵ مور کا حسن اور کوے کی بدصورتی اللہ کے وجود کی ایک دلیل 185

✵ کپاس سے کپڑا بنانے والی ذات 187

✵ تتلی میں خوبصورت ڈیزائین بنانے والی ذات 189

✵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے 190

✵ جو دل میں آتا ہے پر سمجھ میں نہیں آتا وہی میرا خدا 191

✵ خدا کی تلاش 192

✵ قرآن وحدیث کا انکار کرنے والوں کے لیے انمول دلائل 194

✵ مجھے خلا میں جنت نظر نہیں آئی اسی لئے میں نے خدا کو نہ مانا!! 198

✵ کائنات مادے سے بن گئی چند جاہلانہ خیالات اور اس کے جوابات 200

✵ قرآن بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے 202

Marfat.com

مضامین	نمبر
✵ کیا کائنات کا عظیم الشان نظام محض اتفاقی ہے	203
✵ انسان کا بچہ ماں کا محتاج ہے لیکن بعض پرندے ماں کے محتاج نہیں!!	208
✵ معمولی خلیے (tell) سے عظیم انسان بنانے والا کون	215
✵ جانوروں کی رہنمائی کا حیران کن نظام الٰہی	216
✵ عقل انسانی قدرت الٰہی کا ایک انمول تحفہ	219
✵ خالق کائنات کے وجود کے تین انمول دلائل	220
✵ انسانی ارادے تقدیر کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور	223
✵ زہریلا سانپ اور اس کا تریاق قدرت کا عجیب کرشمہ	225
✵ کارخانہ الٰہی کے بے مثال کرشمے	227
✵ گوبر سے خوبصورت پھل اور پھول بنانے والا کون؟	228
✵ میں نے زمین کو دیکھ کر اللہ کے وجود کا اقرار کیا!!	229
✵ مٹکے کا پانی خراب ہو جاتا ہے مگر کنویں کا خراب کیوں نہیں ہوتا؟؟	230
✵ ایک دانے سے لحیم درخت کس نے بنایا	231
✵ پہاڑ کے درمیان موجود دریا زمین کو سیراب کرنا، اللہ کے وجود کی نشانی	232
✵ پانی کا حیرت انگیز نظام قدرتِ الٰہی کا شاہکار	233
✵ بارش کا نظام اللہ کے وجود کی ایک دلیل	235
✵ جیسے آگ اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے	236
✵ جوس بنانے والی قدرت کی مشینیں	237
✵ گھاس کو دودھ میں تبدیل کرنے والا کون؟	238
✵ انسانی عقل اللہ کے وجود کی حقیقت کو نہیں پا سکی	239

Marfat.com

- کائنات کو نظامِ فطرت کہنے کی شیطانی سوچ سے بچیے 240
- میرا خالق وہ ہے جس کا سورج ہمیشہ روشن رہتا ہے 241
- مادّہ اور انسان کم عقل ہیں پھر وہ خالق کیسے ہو سکتے ہیں 242
- کائنات کا ہر ذرّہ اللہ کے وجود کی دلیل ہے 243
- مادّہ جن برق پاروں سے بنا ہے ان کو بنانے والا کون؟ 244
- غلط راستہ سے اللہ کی تلاش 245
- سورج کی سنہری کرنوں میں بھی نورِ خداوندی ہے 252
- کیا سونا خود بخود بن گیا 253
- مقناطیس میں کشش لانے والی ذات 254
- ننھے کیڑے کے عجائبات 255
- کیا ایفل ٹاور اور تاج محل خود بخود بن گئے؟؟ 256

باب نمبر 7

- اگر دو خدا ہوتے تو نظامِ کائنات تباہ ہو جاتا 302
- کائنات کے لیے دو خداؤں کا ہونا اس کی تباہی کا سبب ہے 303
- ایک سے زیادہ خداؤں کا وجود ناممکن ہے! 304
- صفاتِ کمالیہ سے متصف اللہ کی شان ہے 305
- اللہ کو ایک نہ ماننے کا انجام 306
- اندھیرے میں انسان کو بنانے والی ذات 311

باب نمبر 8

- وجودِ باری تعالیٰ کے دلائل پر چند سائنس دانوں کی ریسرچ 315

Marfat.com

مضامین	نمبر
محدود ذہن سے خالق کائنات کی معرفت کا حصول ناممکن ہے	318
کائنات پر ایک زبردست دماغ کی حکومت	320
کائنات کی ہر چیز قوانین کے تحت کام کر رہی ہے	321
یورپی سائنسدان مناظر قدرت کو دیکھ کر حیران	322
ایک مشہور سائنسدان کی فیصلہ کن بات	323
اکثر نامور سائنسدان وجود باری تعالیٰ کے قائل تھے	325
نظامِ کائنات کے پس پردہ ایک عظیم ہستی کارفرما	328
عقل کی نظر خالق کائنات پر اٹھایئے، اس کی عظمت پر فریفتہ ہو جایئے	328
قدرتی شاہکاروں نے آنکھیں کھول دیں	328
دہریت پر سائنس دانوں کی ضربِ کاری	329
مجھے ہر جگہ خدا کی قدرت دکھائی دیتی ہے	330
کیا یہ سلاد کی ٹرے خود بخود تیار ہو گئی؟	331
نیوٹن کہتا ہے، میں نے خدا کو کیسے پہچانا	332
انڈے میں موجود زردی سے چوزہ بننے کا سفر لمحہ بہ لمحہ	336
دشمن کو ڈرانے والی آنکھیں	337
شیشے کی طرح نظر آنے والی ٹرانسپیرنٹ مچھلی	339
اللہ کے وجود کے ناقابل تردید دلائل	341
اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قدرتی بلب	350
اڑنے والی جھنی اور اڑنے والی مچھلیاں	352
اپنے جسم سے دگنی زبان والا گرگٹ	354

Marfat.com

باب نمبر 1

اللہ کے وجود کے دلائل قرآن کی روشنی میں

1...... قرآن مجید میں خالق کائنات نے جگہ جگہ اپنی وحدانیت کے اور وجود کے دلائل پیش کیے ہیں۔اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز خدا کی ہستی کا ''یقین'' اور پھر اس کی توحید پر ''ایمان'' ہے۔

دنیا میں جتنے پیغمبر آئے ان میں سے ہر ایک نے اس ''قادر مطلق'' کی طرف لوگوں کو دعوت دی مگر یہ دعوت ان کے ایک مسلّم دعویٰ کی حیثیت سے تھی، انہوں نے دعویٰ کو دلائل کا محتاج نہ سمجھا اور حقیقت میں جن محدود زمانوں میں قوموں کے لیے ان کی بعثت ہوئی ان کے لیے دلیل اور برہان کی ضرورت بھی نہ تھی کیوں کہ ان کے زمانوں میں بت پرستی، ستارہ پرستی اور فطرت پرستی کا رواج تھا، الحاد کا وجود نہ تھا۔

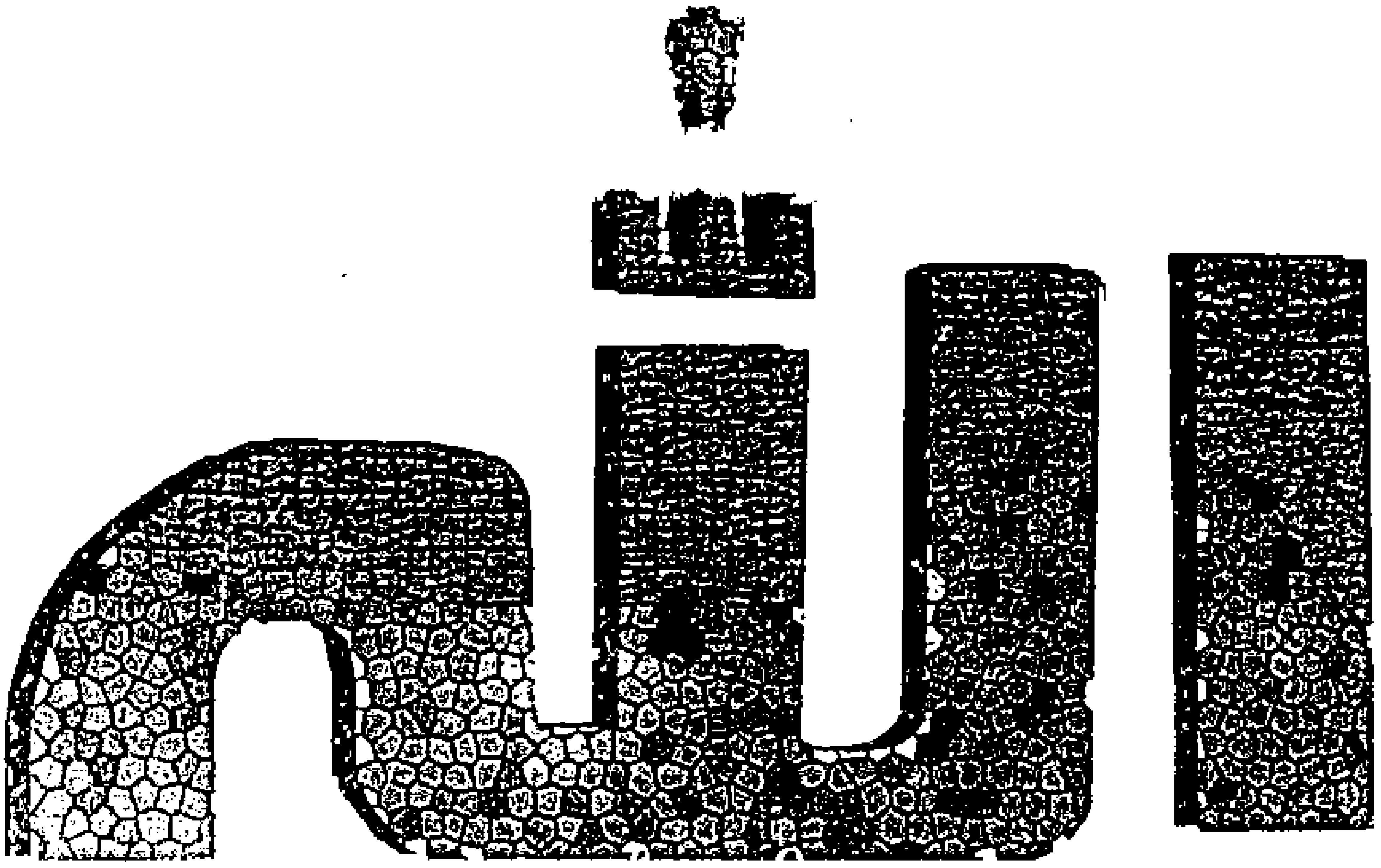

لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت عمومی تھی، جو آخری زمانہ تک کے لیے اور تمام قوموں کے لیے تھی، اور علم الٰہی میں یہ تھا کہ بعثت محمدی ﷺ کے بعد عقل انسانی تحقیق و تلاش کے آخری مراحل طے کرنا چاہے گی، اور قدرت کے سربمہر خزانے وقف عام ہونگے اور عقلیت کا دور دورہ ہوگا اور ہر شے دلیل و ثبوت کی محتاج قرار پائے گی اس لیے محمد رسول اللہ ﷺ کو دلائل و براہین، ثبوت اور شواہد کی بھی تلقین کی گئی۔

Marfat.com

لیے آپ کی دعوت میں یہ صاف نظر آتا ہے کہ آپ انسانی عقل کی ہر صنف کو مخاطب کر رہے ہیں اور اس کے معیار اور سطح کے مطابق اس قادر مطلق کی ہستی اور وجود پر دلائل بھی پیش کر رہے ہیں۔

ایک اور سبب یہ ہے کہ انبیائے سابقین صرف اپنی قوموں کی دعوت پر مامور ہوئے تھے جن میں مشرکین کا وجود تھا، ملحدین کا نہ تھا، لیکن خاتم الانبیا ﷺ کی بعثت تمام اقوام اور طبقوں کے لیے ہوئی۔ اس

اس لیے آپ نے دوسرے پیغمبروں کی طرح صرف مشرکین کو مخاطب نہیں فرمایا بلکہ، مشرکین، کفار، ملحدوں، شک والوں، دہریوں سمیت ہر ایک کو مخاطب فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کی تسکین و تشفی کا سامان بہم پہنچایا۔

ایک قادر مطلق، خالق عالم اور صانع کائنات کی ہستی کے ثبوت اور انکار پر جب سے فلسفہ کا وجود ہے، ہمیشہ بحثیں پیدا ہوتی رہی ہیں اور دلائل پیش کیے جاتے رہے ہیں۔

مگر غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ''اصل معبود صرف ایک ہے''۔ وحی محمدی ﷺ کا سب سے پہلا دعویٰ یہ ہے کہ اس ایک قادر مطلق، خالق عالم اور صانع کائنات ہستی کا اعتراف انسان کی فطرت میں داخل ہے متمدن اور وحشی سے وحشی اقوام میں بھی اس اعتراف کا سراغ ملتا ہے آثار قدیمہ کی تحقیق نے سینکڑوں مردہ اور گمنام اقوام کی تاریخ کا سراغ لگایا، جن میں سامان تمدن، اعلیٰ خیالات اور علوم کی لاکھ کمی محسوس ہوتی ہے مگر مذہبی عقیدت اور کسی خدا کے اعتراف کی کمی ان میں نظر نہیں آتی۔

Marfat.com

ان کی عمارات کے منہدم کھنڈرات میں جو چیز سب سے پہلے ملتی ہے وہ کسی معبد کی چہار دیواری ہوتی ہے، آج بھی دنیا کے مختلف گوشوں میں جو بالکل وحشی اقوام ملتی ہیں وہ بھی کسی نہ کسی مشکل میں عالم کے خالق اور کائنات کے صانع کے تخیل سے بہرہ ور ہیں، غرض جماعت انسانی کا کوئی حصہ، زمین کا کوئی گوشہ زمانہ کا کوئی عہد اس تخیل سے خالی نہیں ملتا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعتراف بھی انسان کے فطری تصورات اور وجدانی جذبات میں داخل ہے اسی لیے وحی محمدی نے اس کو فطرت سے تعبیر کیا ہے۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۞ (سورۂ روم)

ترجمہ: ”اپنا منہ سب طرف سے پھیر کر دین کی طرف کر، یہ خدا کی وہ فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کی خلقت میں تبدیلی نہیں، یہی سیدھا اور ٹھیک دین ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں“ (سورۂ روم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ترجمہ: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے“

اسی لیے خدا کے اعتراف روز ازل کا وہ عہد و پیان ہے جو خالق و مخلوق میں ہوا تھا اور یہ اسی عہد و پیان کا احساس ہے جو انسان کی رگ وپے میں سرایت کیے ہوئے ہے، کہ ہزار انکار کے بعد بھی کسی نہ کسی رنگ میں وہ اعتراف نمایاں ہو جاتا ہے، قرآن پاک نے اس واقعہ کی تصویر ان الفاظ میں کھینچی ہے۔

وَاِذۡ اَخَذَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَاَشۡهَدَهُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ‌ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ‌ ؕ قَالُوۡا بَلٰى‌ ۛۚ شَهِدۡنَا‌ ۛۚ (اعراف)

ترجمہ: ”اور جبکہ تیرے خدا نے بنی آدم کی پیٹھ سے ان کی نسل کو لیا، اور خود کو ان ہی پر گواہ کیا، کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں ہوں، انہوں نے کہا ہاں ہم گواہ ہیں“

انسان کا یہ جذبہ فطرت کبھی کبھی خارجی اثرات سے دب جاتا ہے، وحی محمدی نے بار بار انسان کے اسی دبے ہوئے جذبہ کو ابھارا ہے اور اسی خاکستر آگ کو ہوا دی ہے اور انسان کو اس کا بھولا ہوا وعدہ یاد دلایا ہے اور انسانوں سے پوچھا ہے۔

Marfat.com

رنگ برنگی کائنات

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم)

ترجمہ: ''کیا آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا میں شک ہے؟''

یہ رنگارنگ کائنات، یہ تاروں بھرا آسمان، یہ زمین، یہ سورج، یہ چاند، یہ درخت، یہ سمندر، یہ پہاڑ، یہ لاکھوں جاندار اور بے جان اشیاء، یہ علل اور اسباب کا تسلسل، یہ تغیر وانقلاب کا نظام، یہ کائنات کا نظام، اور اس کے ذرّہ ذرّہ کا قاعدہ وقانون، انسان کے اندرونی قویٰ کے رموز، انسان کی خیالی بلند پروازی، اور عملی عجز و درماندگی، یہ تمام باتیں ایک خالق و صانع کے اعتراف پر مجبور کرتی ہیں، یہ نیلگوں آسمان کی چھت یہ زمین کا سبزہ زار فرش اور ایک ہی حرکت سے شب وروز کا انقلاب ایک خالق کل کا پتہ دیتا ہے۔

معبود حقیقی ایک ہے

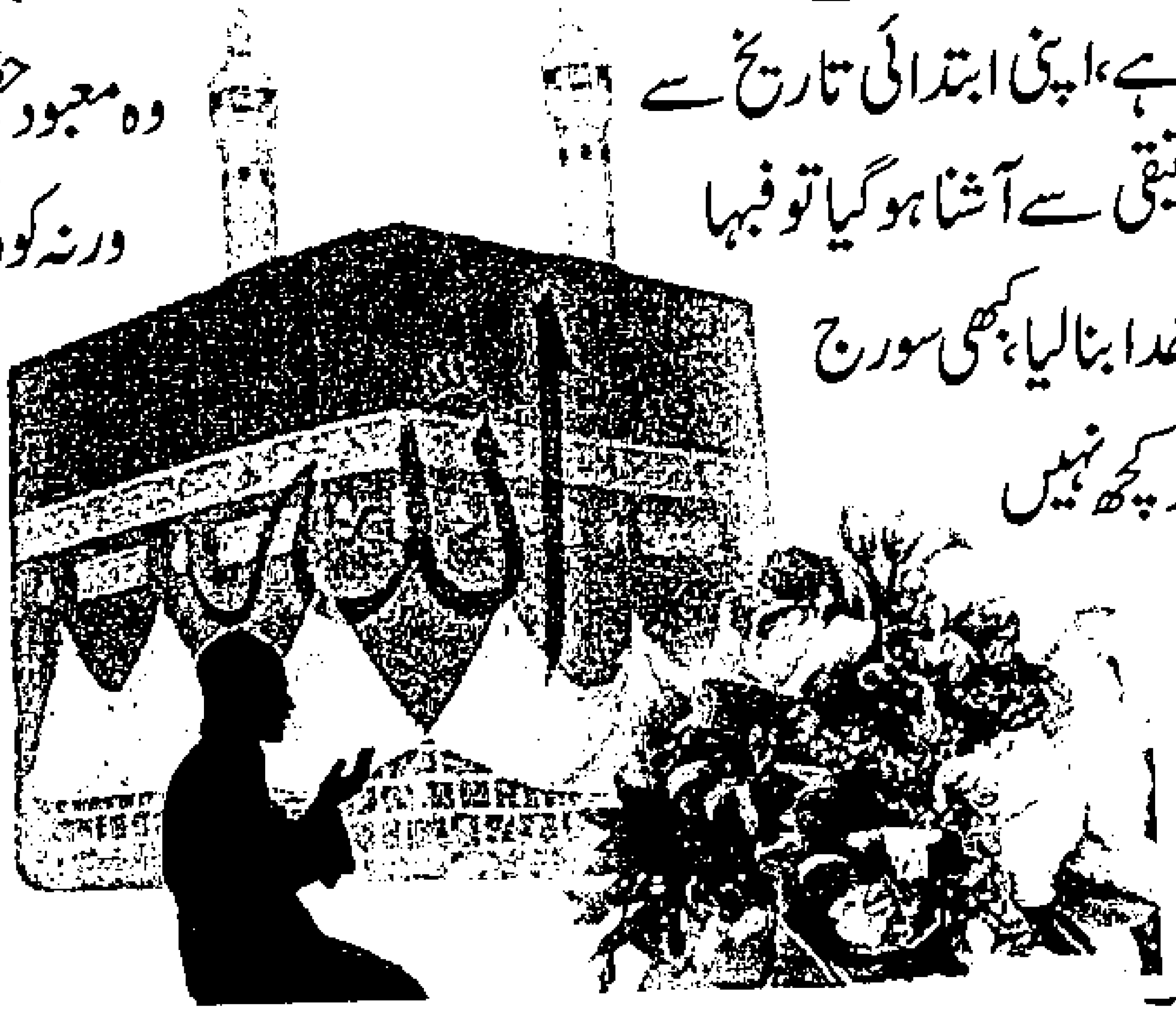

انسان اپنی فطرت اور مزاج کے اعتبار سے ہی دل پھینک پجاری واقع ہوا ہے، اپنی ابتدائی تاریخ سے وہ معبود حقیقی کی تلاش میں مگن نظر آتا ہے، معبود حقیقی سے آشنا ہو گیا تو فبہا ورنہ کوئی نہ کوئی معبود تراش لیتا ہے کبھی دریا کو خدا بنا لیا، کبھی سورج کو، کہیں پتھر کو اور کہیں سانپ کو، اور کچھ نہیں تو جاہ مال یا اپنے نفس کا پجاری بن جاتا ہے۔ قدیم سے قدیم تاریخ دیکھیں تو انسان کسی نہ کسی معبود کے سامنے سال قدیم سجدہ ریز نظر آتا ہے۔

قرآن کا طرز استدلال یہ ہے کہ وہ انسان کو اس کی فطرت کے اصل تقاضے کی طرف بلاتا ہے۔ اور ایمان باللہ کو اور اسلام کو عین فطرت قرار دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ (الروم:30)

ترجمہ: ''اپنا رُخ سب طرف سے پھیر کر دین کی طرف کرو، خدا کی وہ فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کی بنائی ہوئی فطرت میں تبدیلی نہیں ہوسکتی، یہ سیدھا اور ٹھیک دین ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں''

Marfat.com

انسانی تخلیق، اللہ کی وحدانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے

3......قران کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ۚ (اعراف)

ترجمہ: ''اور جب کہ آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسلوں کو نکالا اور ان سے خود ان ہی ذاتوں پر اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں کیوں نہیں، ہم اس کے گواہ ہیں''

مسند احمد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے درج بالا آیت کریمہ کی تفسیر میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں نکل آئیں تو ان کی الگ الگ جماعتیں مقرر فرمادیں، نبیوں کی الگ، ولیوں کی الگ، مسلمانوں کی الگ، کفار کی الگ، نیکوں کی الگ، بدوں کی الگ، الگ جماعتیں مقرر کر کے ہر ایک کی ویسی ہی صورتیں بنائیں جیسی کہ دنیا میں بنانی منظور تھیں۔ پھر ہر ایک کو بولنے کی قوت اور طاقت دی۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ----- کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں

سب نے کہا، ہاں! آپ ہی ہمارے رب و مالک مختار کل ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساتوں آسمانوں، زمینوں اور تمہارے باپ آدم کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ تم نے میری ربوبیت کا اقرار کرلیا ہے، ایسا نہ ہو کہ تم کہنے لگو ہمیں خبر نہیں تھی کہ ہم اس سے ناواقف تھے۔

اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ

ترجمہ: ''یقیناً تم جان لو کہ میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور نہ میرے علاوہ کوئی رب ہے''

اس قول قرار کو یاد دلانے کے لیے نبیوں، رسولوں کو بھیجوں گا اور کتابیں بھی اتاروں گا، سب نے اسکا اقرار کیا اور کہا ''لَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ'' آپ کے سوا ہماری عبادت کا مستحق کوئی معبود نہیں۔

اسی کلمہ طیبہ کی یاد دہانی کرانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (سورۃ انبیاء)

ترجمہ: ''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کے پاس ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا'' کی وحی بھیجتے رہے کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اس لیے میری ہی عبادت کرو''۔

Marfat.com

خالقِ ارض وسماء کی عظمت کو پہچانئے

4 ......قرآن کریم میں ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الۡخَـلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ

ترجمہ: ''تمہارا رب اللہ ہے، جس نے زمین وآسمان کو چھ دن میں بنایا، پھر عرش پر غالب ہوا، اس نے دن کو رات سے ڈھانپ لیا، وہ اس کا پیچھا کرتا ہے اور سورج، چاند اور ستاروں کو مسخر کردیا، اسی کے لیے خلق اور امر ہے، بابرکت ہے اللہ جو جہانوں کا رب ہے، سورج کو دیکھو جو پوری دنیا میں روشنی بکھیر رہا ہے، چاند کو دیکھو جو چاندنی بکھیر رہا ہے، اور ستاروں کو دیکھو کہ کس طرح چاند کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں یہ سب کچھ اسی ایک کی کرشمہ گری ہے، اس کے کسی کام میں کوئی دوسرا شریک وساجھی نہیں ہے اسی اکیلے نے یہ سارا نظام بنایا ہے''

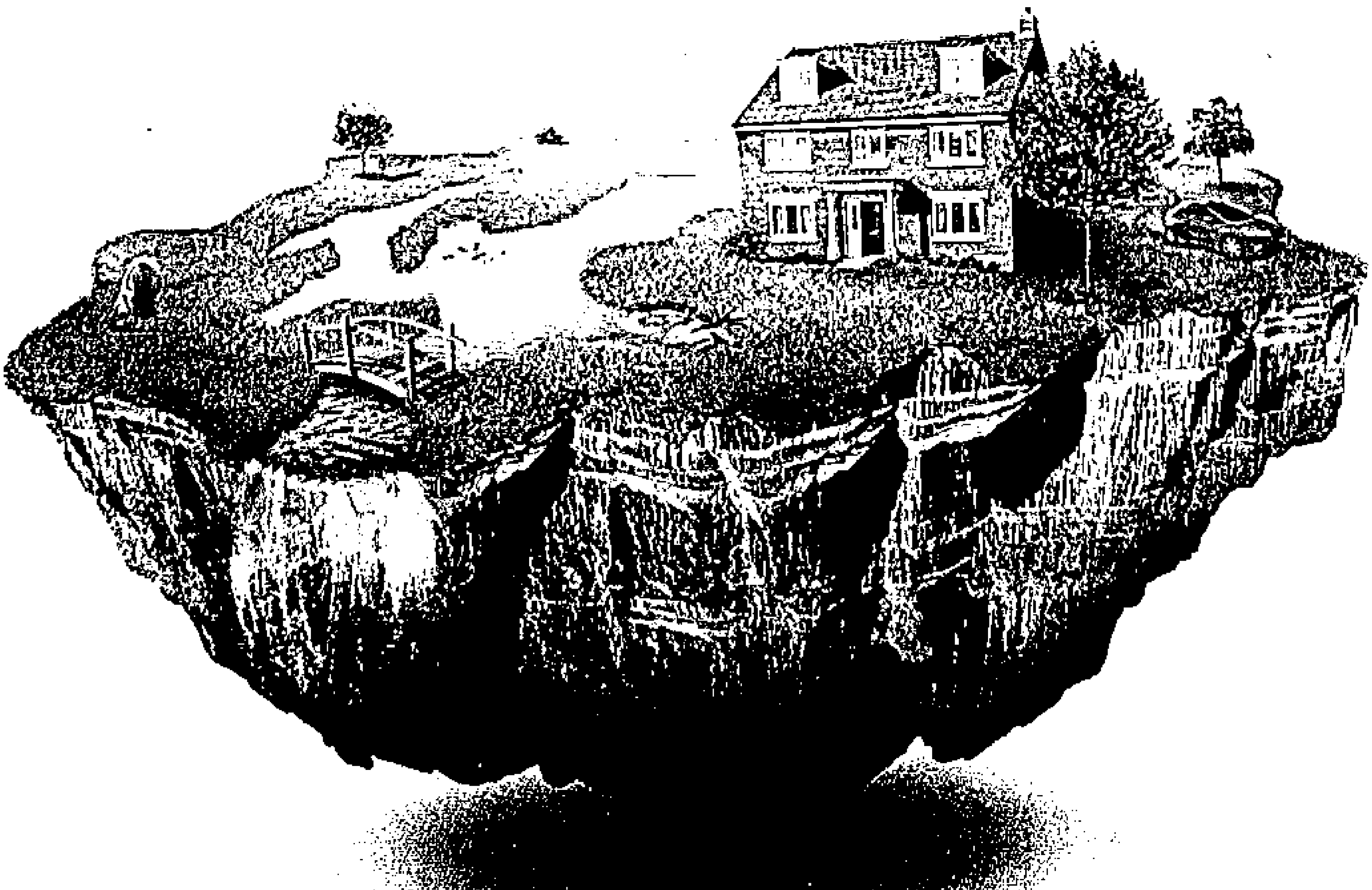

Marfat.com

خدا کی کاریگری

5 ..... ایک اور جگہ ہے کہ:

مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ④ (الملک)

ترجمہ: ''زمین و آسمان میں موجود جانداروں اور بے جان چیزوں میں خدا کی کاریگری میں تم کو کہیں جھول نظر نہیں آئے گی، نظر اُلٹا اُلٹا کر دیکھو کیا تمہیں کہیں کوئی دراڑ یا خرابی دکھائی دیتی ہے''

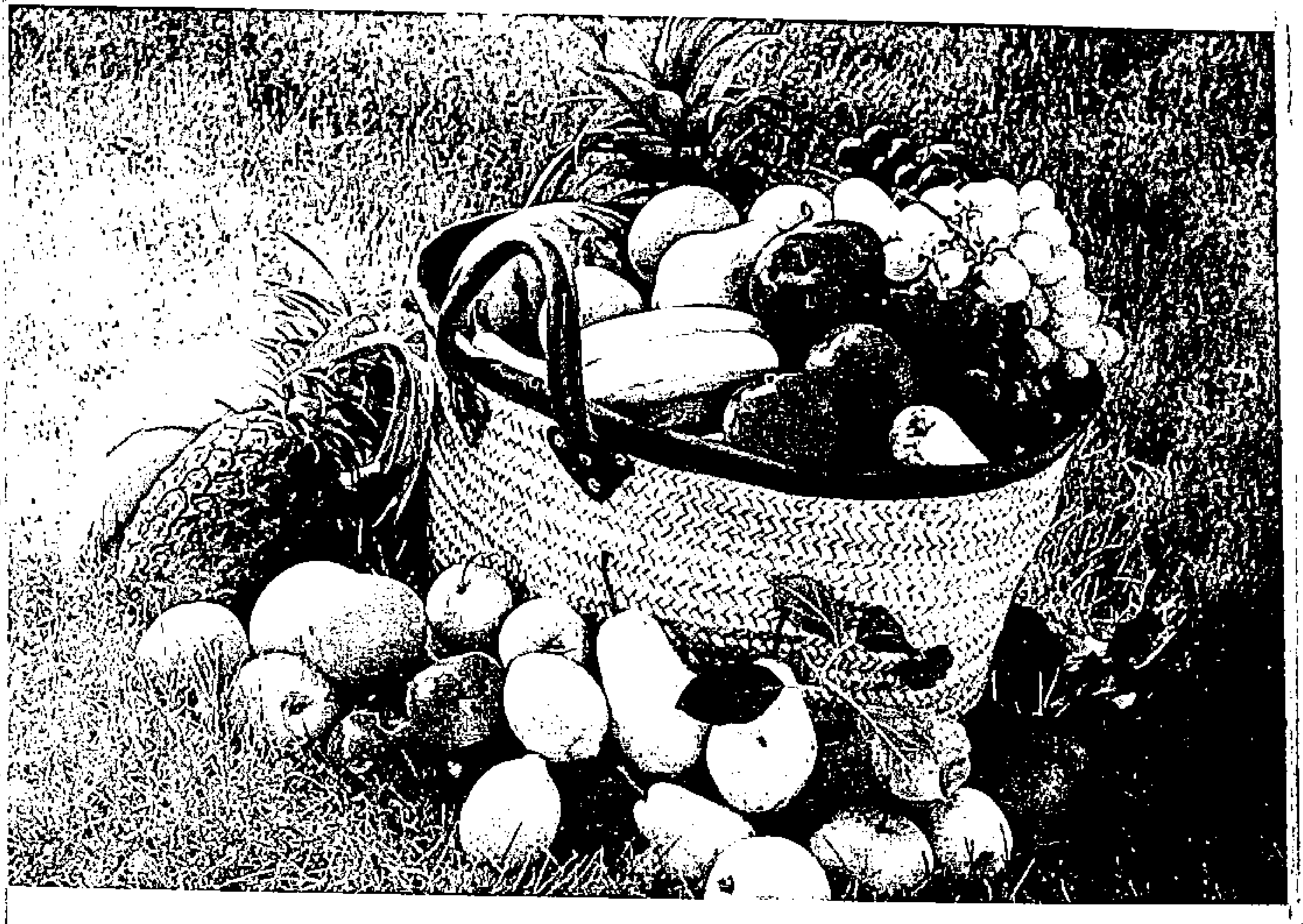

خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ② (الفرقان)

ترجمہ: ''خدا نے ہر شے کو پیدا کیا، پھر اس کا ایک معیار متعین کیا''

Marfat.com

اللہ کی عظمت ہم سے پوشیدہ کیوں؟

ہماری نادانی دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی ان بے شمار نشانیوں کو رات دن دیکھنے کے باوجود ہم ان سے متاثر نہیں ہوتے اور نہ ان پر غور و فکر کرتے ہیں، بلکہ ہم ان کو فطری عمل کہہ کر غافلوں کی طرح بغیر توجہ کے گزر جاتے ہیں، اسی وجہ سے خالق کائنات کی عظمت ہماری نظروں سے پوشیدہ رہی اور ہم اس سے واقف نہ ہو سکے، اور نہ اس کے جاننے کی کبھی کوشش کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل ہی اندھے ہوتے ہیں۔

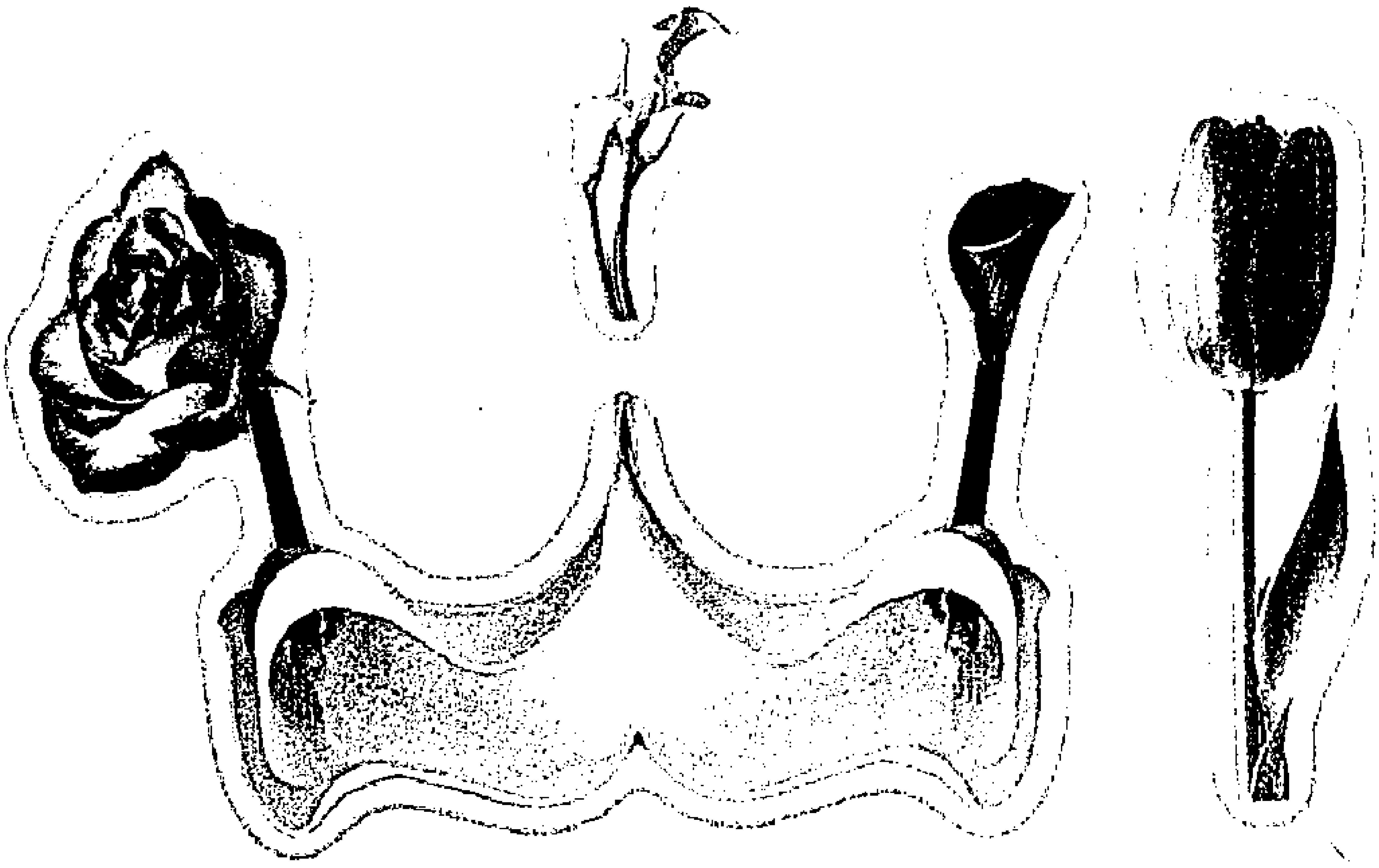

اللہ تعالیٰ کی عظمتیں اتنی ہی نہیں جتنی کہ ابھی بیان کی گئی ہیں بلکہ اس کی عظمتیں بے انتہا اور عظیم الشان ہیں وہ ''قَادِرُ کُلِّ، فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور عَالِمُ الْغَیْبِ'' ہے۔ وہی ''قَھَّار'' ہے، ''جَبَّار'' ہے، وہی ''غَالِب'' ہے، ''قَوِیّ'' ہے، وہی ہے جس نے سورج زمین اور عظیم ترین سیارے، سیارچے اور یہ وسیع کائنات بنائی ہے اس کی قوت کبریائی کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

١٢٧١-٥٥

Marfat.com

وحدانیت خدا پر قرآن کی ایک منطقی دلیل

6 ...... اس کی قدرت کے عجائبات محدود نہیں، بلکہ ہر شے اپنی خلقت اپنی محکم روش اور اپنے قانون فطرت سے اس کی گواہی دیتی ہے۔

صُنۡعَ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اَتۡقَنَ کُلَّ شَیۡءٍ (نمل)

ترجمہ: ''اس ہستی کی صنعت ہے جس نے ہر شے کو مضبوط نظام پر بنایا''

اس کی صنعت ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اس میں مستحکم نظم ونسق کی بندش نظر آتی ہے۔

مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾ (الملک)

ترجمہ: ''تجھے مہربان خدا کی بناوٹ میں کوئی بے برابری نظر آتی ہے؟ پھر نگاہ کر کیا کوئی فتور دکھائی پڑتا ہے، پھر دہرا کر دوبارہ نظر کر، تیری نگاہ رد ہو کر تھک کر تجھ تک پلٹ آئے گی، (مگر کوئی نقص نہ پائے گی)۔

اس قسم کی سینکڑوں آیتیں ہیں جن کا احاطہ بھی مشکل ہے ان آیتوں میں تین قسم کے دلائل ہیں۔

1 ...... قدرت کے عجائبات اور نیرنگیاں، اور پھر ان کا ایک قانون کے ماتحت ہونا۔

2 ...... عالم کا نظم ونسق اور اس کا مرتب سلسلہ۔

3 ...... کائنات اور سلسلہ عالم کی ہر کڑی میں بے انتہا مصلحتوں، حکمتوں اور فائدوں کا ہونا۔

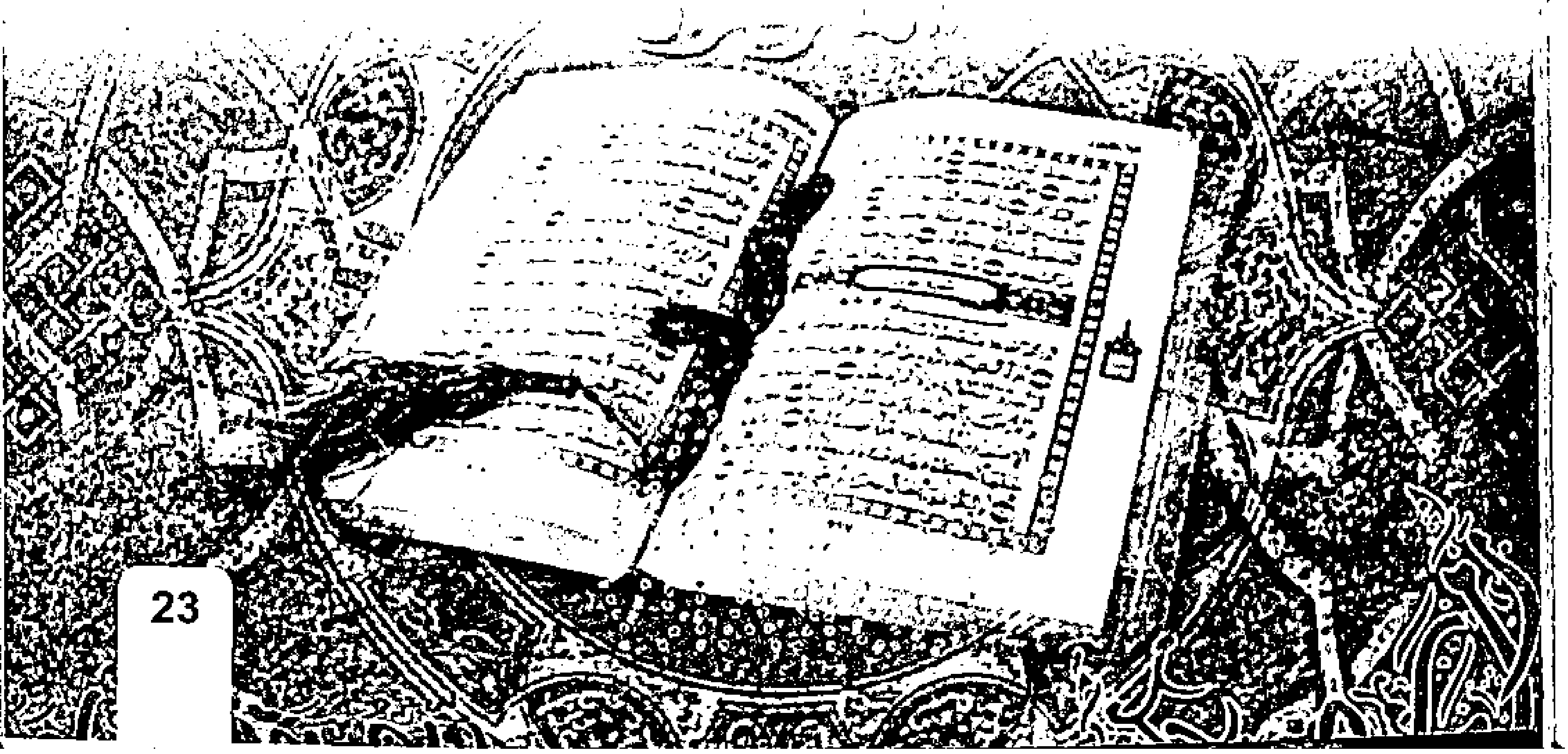

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ کی ایک عمدہ عقلی دلیل

7 ...... ایک جگہ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (ابراہیم)

ترجمہ: ''کیا آسمان اور زمین پیدا کرنے والے خدا پر ہی شک ہے؟''

اور فرمایا:

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ (الطور)

ترجمہ: ''کیا وہ آپ ہی آپ پیدا ہو گئے ہیں یا وہ ہی اپنے آپ کے خالق ہیں؟ کیا اُن ہی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کو یقین حاصل نہیں ہے''

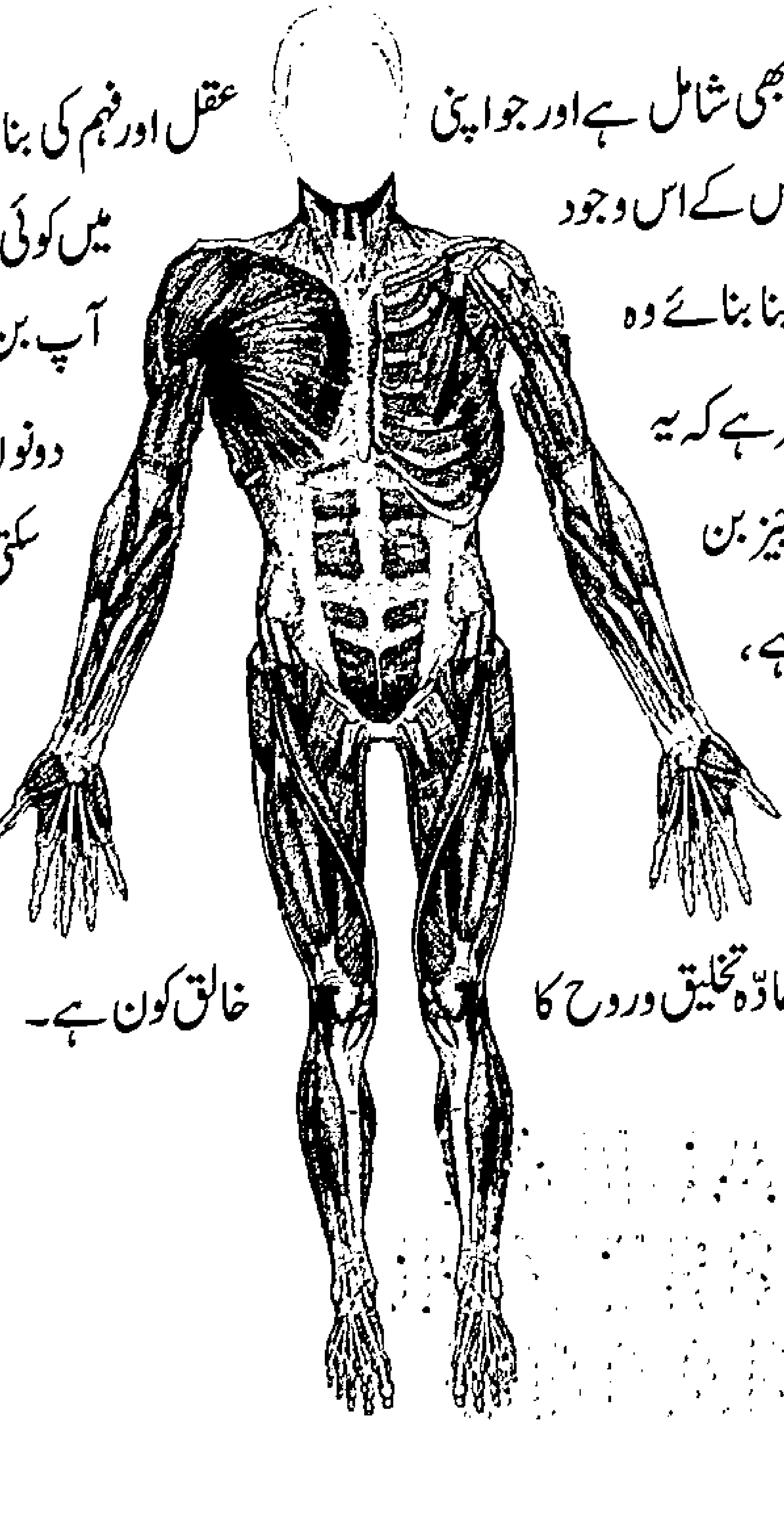

دنیا اور کائنات جس میں انسان بھی شامل ہے اور جو اپنی عقل اور فہم کی بنا پر سب سے بالاتر ہے بہر حال موجود ہے، اور اس کے اس وجود میں کوئی شک نہیں ہے، اب سوال یہ ہے کہ کسی کے بنا بنائے وہ آپ بن گیا یا خود اس نے اپنے آپ کو بنالیا ہے، ظاہر ہے کہ یہ دونوں صورتیں باطل ہیں نہ آپ سے آپ کوئی چیز بن سکتی ہے اور نہ کوئی مفعول اپنا فاعل آپ ہوسکتا ہے، اگر کوئی بے وقوف یہ کہے کہ نر و مادہ مل کر اپنا بچہ پیدا کرتے ہیں تو سلسلہ توالد و تناسل کا آغاز کیونکر ہوا اور اوّلین نر و مادہ کا اور مادہ تخلیق و روح کا خالق کون ہے۔

Marfat.com

توحید باری تعالیٰ کا ایک ٹھوس ثبوت

8 ......اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۡوَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَیْرَ
اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْۤ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ
فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۶﴾ (الزمر)

ترجمہ: ''اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، آسمانوں اور زمینوں کی کنجیوں کا مالک وہی ہے، جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا، وہی خسارہ پانے والے ہیں، تو کہہ دے کہ اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کو کہتے ہو؟ یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو خسارے والوں میں ہو جائے گا، بلکہ تو اللہ کی عبادت کرتا رہ اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا''

تشریح: ''اللہ اکیلا کیوں ہے؟ پیچھے دیکھو کوئی ابتداء نہیں، آگے دیکھو 'واحد'، کوئی انتہا نہیں، ساری کائنات کی تصویریں دیکھو 'واحد''، بغیر نمونے کے رنگ بنا دیے، گلاب کو کس نے حسن بخشا، چنبیلی کو کیا نزاکت بخشی، مور کو کیا نخرہ بخشا، عقاب کو کیا بلندیاں بخشیں۔

Marfat.com

شکل وصورت اور بولیوں کا اختلاف

سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے، ملا کر بسائے، پھر تمام روئے زمین پر ان کو پھیلا دیا، سب کی جدا جدا بولیاں کر دیں۔ ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جا کر زبان کے اعتبار سے محض اجنبی ہو گیا، پھر دیکھو کہ شروع دنیا سے آج تک کتنے بیشمار آدمی پیدا ہوئے مگر کوئی دو آدمی ایسے نہ ملیں

مگر مچھ کو کیسا بدصورت بنایا، مچھلی کو کیسا حسین بنایا، کوئل کو کیسی کوک دی، بلبل کو کیسا نغمہ دیا، سانپ کو کیسا بل کھانا دیا، پانی کو کیسے روانی دی اور صدف میں پانی کو موتی کیسے بنایا، نافے میں مشک کیسے بنایا، تھنوں میں دودھ کیسے بنایا، نطفے کو انسان بنا کر عجیب وغریب شاہکار کیسے بنایا، آسمان کی چھت کو بلند کیسے کیا، زمین کا فرش کیسے بچھایا، اکیلا! کیا کہا؟ اکیلا!، ہم تو اکیلے مرجائیں"۔

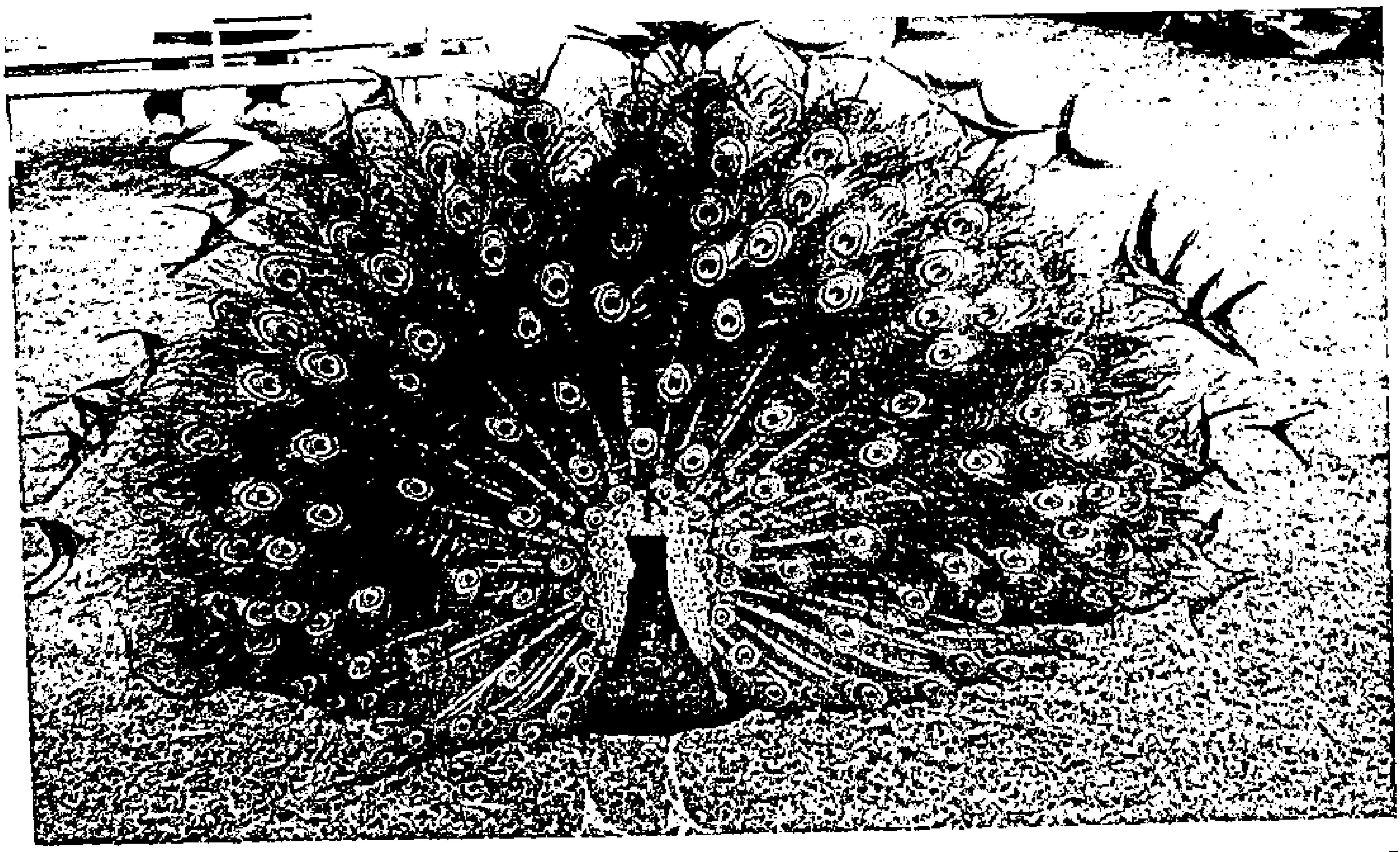

(9) ......وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ط

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (الروم)

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمان اور زمین کا بنانا اور طرح طرح کی بولیاں تمہاری اور رنگ اس میں بہت نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کے لئے"

Marfat.com

گے جن کا لب ولہجہ، تلفظ اور طرز تکلم بالکل یکساں ہو۔

جس طرح ہر آدمی کی شکل وصورت اور رنگت وغیرہ دوسرے سے ممتاز ہے، آواز اور لب ولہجہ بھی بالکل الگ ہے کوئی دو شخص ایسے نہ ملیں گے جن کی آواز اور رنگ روپ میں کوئی مابہ الامتیاز نہ ہو۔ ابتدائے عالم سے آج تک برابر نئی صورتیں اور بولنے کے نئے طریقے نکلتے چلے آتے ہیں۔ اس خزانہ میں کبھی ٹوٹا نہیں آیا۔ حقیقت میں یہ کتنا حق تعالیٰ کی قدرت عظیمہ کا کتنا بڑا نشان ہے۔ (تفسیر عثمانی)

اس آیت قدرت میں متعدد چیزیں آسمان، زمین، اختلاف السنہ، اختلافِ الوان، اور ان کے ضمن میں اور بہت سی قدرت وحکمت کی نشانیاں ہیں اور وہ ایسی کھلی ہوئی ہیں کہ کسی مزید غور وفکر کی بھی ضرورت نہیں لیے ہر آنکھوں والا دیکھ سکتا ہے، اس لیے اس کے ختم پر ارشاد فرمایا؛

"اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ"

یعنی اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھ رکھنے والوں کے لیے۔ (معارف مفتی اعظم)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا سونا رات میں دن میں اور تلاش کرنا اس کے فضل سے"

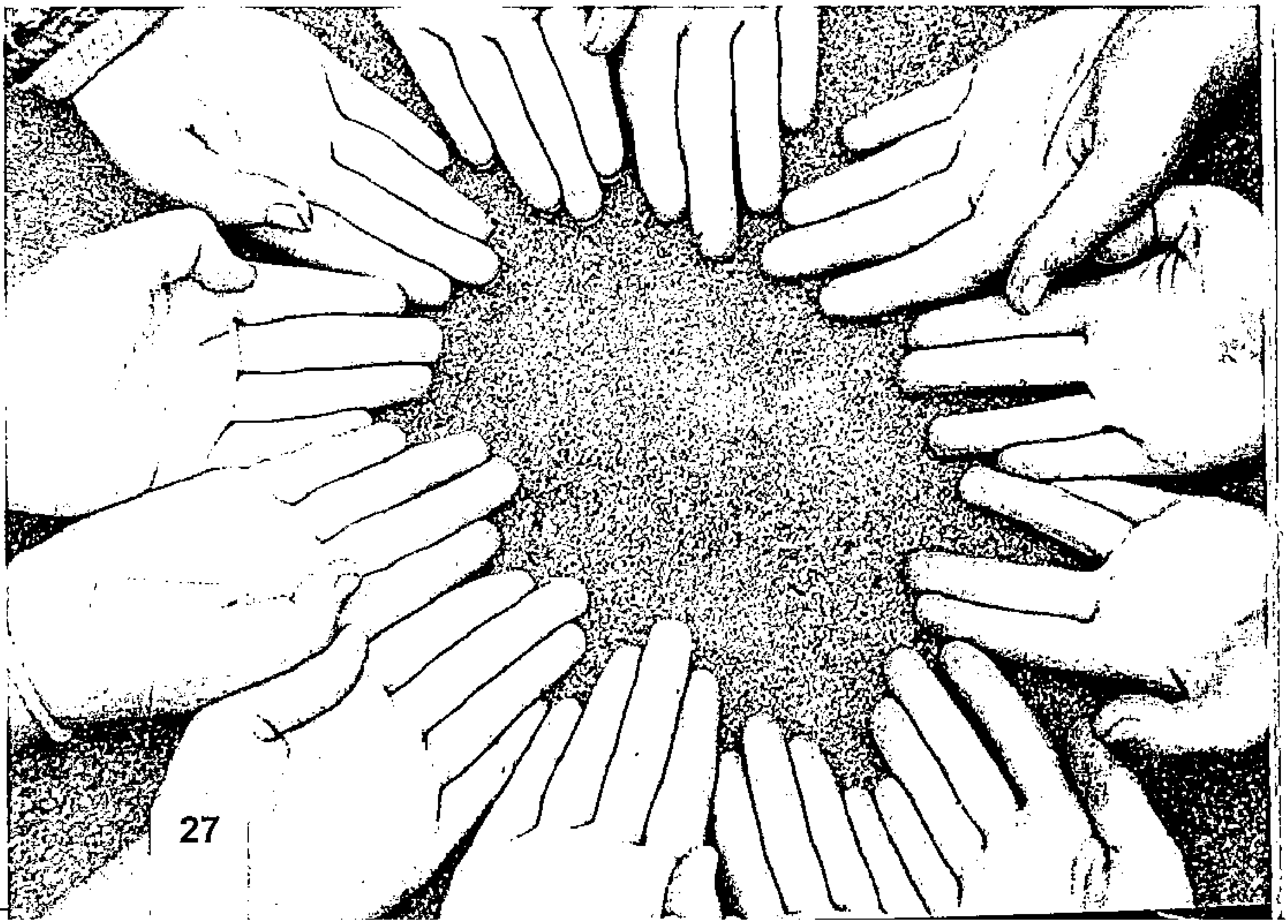

Marfat.com

جانور بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں پھر انسان محروم کیوں؟

(10)......قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

ترجمہ: ''کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو زمینوں میں ہیں اور سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے''۔

پھر فرمایا: وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ---''اور بہت سے انسان بھی''

میں نے سوچا کہ جتنے جمادات ہیں، اُنکے بارے میں تو یہ کہا گیا کہ سب سجدہ کرتے ہیں، جبکہ اہل عقل (انسان) میں سے کچھ لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے، اس پر مجھے کسی شاعر کا یہ شعر یاد آ رہا ہے:۔

Marfat.com

بے زبان مخلوقات، جمادات سجدہ کرتے ہیں مگر انسان سجدہ نہیں کرتے

مَا جَحَدَ الصَّامِتُ مِنْ اِنْشَاءِہٖ تَرْجَمہ: ''چپ رہنے والوں نے اپنے پیدا کرنے والے کا
وَمِنْ ذَوِی النُّطْقِ اَتَی الْجُحُوْدُ انکار نہیں کیا، اور بولنے والوں کی طرف سے انکار سامنے آیا''۔

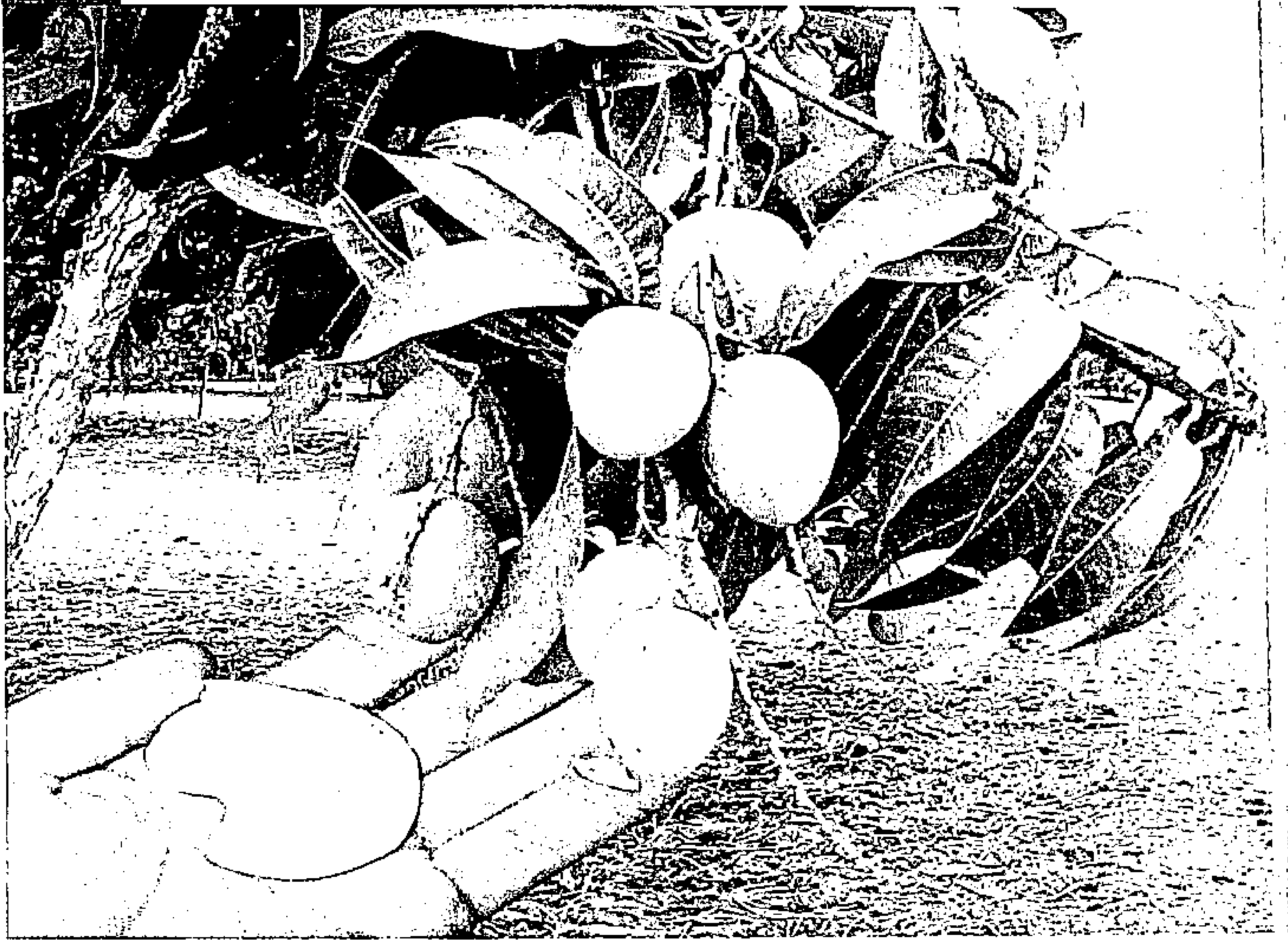

اور میں نے کہا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا ظہور ہے کہ وہ ایک شخص کو عقل دے کر اس کو عقل کے فائدہ سے محروم کر دیتا ہے۔ لہٰذا یہ اس بات پر مضبوط دلیل ہے کہ وہ ذات بہت قدرت اور غلبہ والی ہے۔

ورنہ کیسے کسی صاحب عقل سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے وجود کو دیکھ کر بھی اس ذات کے وجود کو نہ پہچان سکے، جس نے اس کو پیدا کیا ہے، اور بھلا کیوں کر اپنے ہاتھ سے ہی تراشے ہوئے بُت کی پوجا کر سکتا ہے۔ مگر بات وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو ایسی ہی عقل دی ہے جو ان کے خلاف حجت کو مضبوط کرے۔ اور جیسے چاہا لوگوں کے دلوں کو راہ راست سے اندھا کر دیا۔

Marfat.com

کائنات کا نظم وضبط، اللہ کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت

﴿۱۱﴾......اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝

(الفرقان)

ترجمہ: ''اور جس (اللہ) نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کی''

اس آیت کے ضمن میں ہماری سائنسی معلومات یہ ہیں کہ کائنات میں ہم آہنگی اور نظم موجود ہے۔ زمین کی یہ مخصوص شکل، سورج کا زمین سے اس قدر فاصلے پر ہونا، سورج اور زمین اور چاند اور زمین کے حجم کے درمیان مخصوص نسبتوں کا پایا جانا، زمین کی حرکت کی مخصوص رفتار، زمین کی بالائی سطح کی مخصوص نوعیت اور اسی طرح کی ہزاروں خصوصیات جو زمین کو کائنات کی زندگی کے لیے سازگار اور موزوں بنائے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اتفاق یا حادثے سے تعبیر کی جاسکے۔

یہی وہ تحقیقات ہیں جو اس آیت کی تشریح وتوضیح کرتی ہیں اور یہی سائنسی تحقیقات قرآنی حقائق کے مطالعے میں مثبت نتائج کی حامل کہی جاسکتی ہیں۔ کائنات کا یہی تناسب اور ہم آہنگی اللہ کے وجود کو ثابت کرتی ہے کہ ایک ذات ایسی ہے جس کے حکم پر سورج روزانہ وقت پر آتا ہے اور متعین وقت اور راستوں پر جاتا ہے، اور اسی کے حکم سے یہ کروڑوں ستارے گاڑیوں کی طرح آپس میں نہیں ٹکراتے۔

الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ

ترجمہ: ''یہ وہی (خالق کائنات ہے) جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھیک خوبی اور مناسبت کے ساتھ آراستہ کیا اور وہ جس نے ہر وجود کے لیے ایک اندازہ ٹھہرایا پھر (زندگی ومعیشت کی اس پر) راہ کھول دی''۔

Marfat.com

انسان سے اچھی صورت بن ہی نہیں سکتی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ. فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

ترجمہ: ''وہ پروردگار جس نے تم کو پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھیک درست کر دیا، پھر تمہارے اندر ظاہری باطنی تناسب ملحوظ رکھا پھر جیسی صورت بنانی چاہی اس کے مطابق ترکیب دے دی''۔

حضرت انسان کائنات کا دولہا

12 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کے آرام کے لیے کیا کچھ نہیں پیدا کیا اور اس معزز مہمان کے لیے کیا کچھ اہتمام نہیں کیے کہ عقل دنگ ہے۔ اس کے ہر کام کا اس قدر باریک نگاہ سے خیال رکھا ہے کہ جو ضرورتیں اسے لاحق ہو سکتی ہیں ان کے لیے کوئی نہ کوئی چیز پیدا کر دی ہے۔ بلیاں پیدا کیں تاکہ گھر کو چوہوں وغیرہ سے پاک رکھیں۔

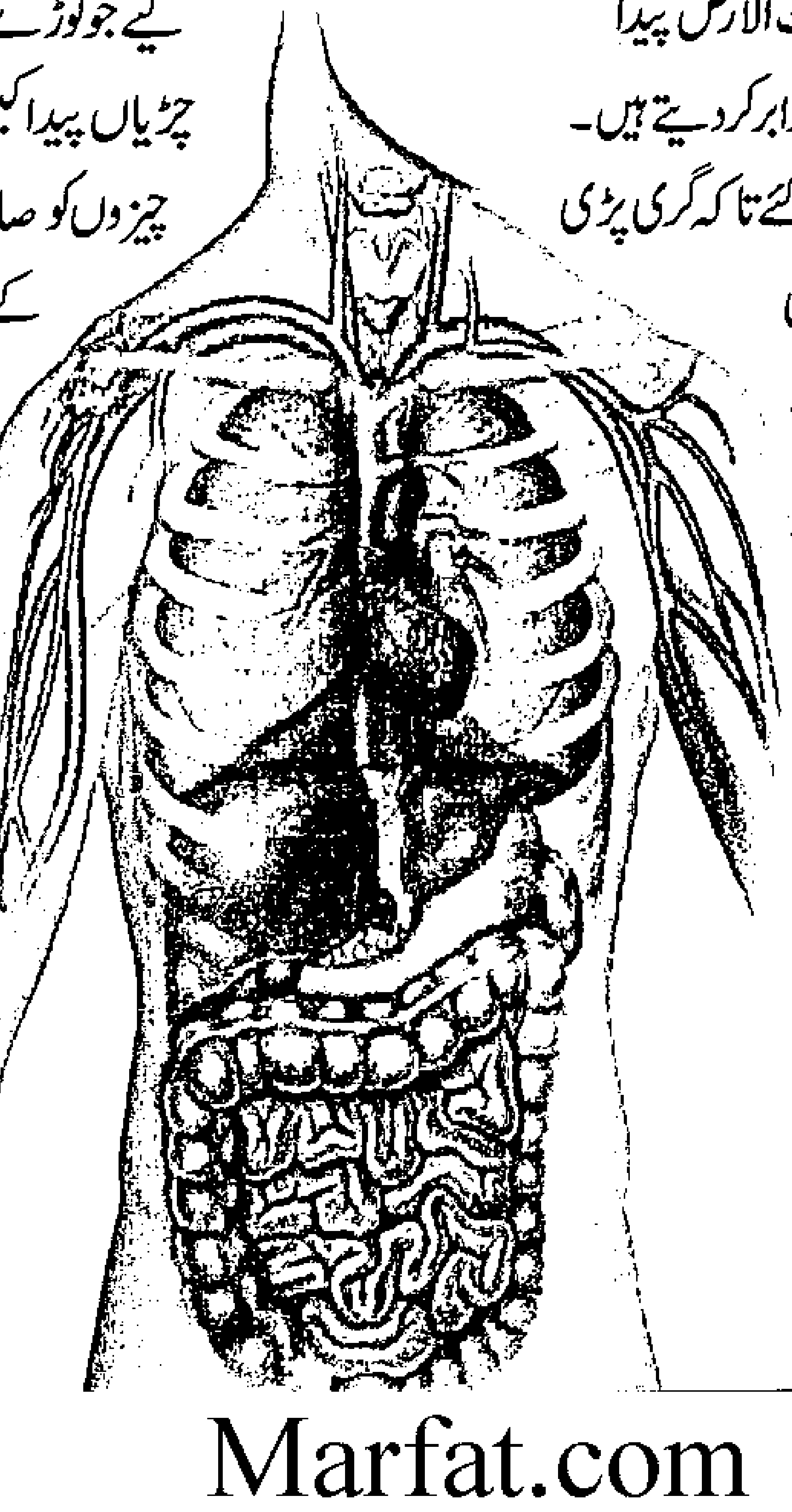

طرح طرح کے حشرات الارض پیدا کیے جو کوڑے غلاظت اور غذا کے ناکارہ اجزاء کو چاٹ کر برابر کر دیتے ہیں۔ چڑیاں پیدا کیں کہ صبح کے آنے کی خبر دیں۔ کوے پیدا کیے تاکہ گری پڑی چیزوں کو صاف کر دیں۔ چیلیں اور گدھ بنائے تاکہ بستی کے مرداروں کو ختم کر دیں۔ کھیتوں میں گرسلیں دوڑا دیں تاکہ باریک کیڑوں کو صاف کر دیں کوئی جانور اون دیتا ہے تو کوئی دودھ، کوئی اپنا گوشت تو کوئی کھال پیش کر دیتا ہے۔ غرض یہ سب کچھ حضرت انسان کے لیے ہے۔

(آؤ اللہ کو دیکھیں 25)

Marfat.com

کائنات میں غور وفکر نہ کرنے والوں سے اللہ کا شکوہ

چنانچہ حق تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ، مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: ''ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے محض کھیل اور تماشہ کے طور سے نہیں پیدا کیا ہم نے نہیں پیدا کیا مگر مصلحت وحکمت کے ساتھ مگر اکثر انسان ایسے ہیں جو اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے''

زمین کی ہر چیز میں، آسمان کے ہر منظر میں، زندگی کے ہر تغیر میں، فکر انسانی کے لیے معرفت حقیقت کی نشانیاں ہیں بشرطیکہ وہ غفلت واعراض میں مبتلا نہ ہو۔

وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ

ترجمہ: ''زمین وآسمان میں کتنی ہی نشانیاں ہیں مگر (افسوس انسان کی غفلت پر) لوگ ان پر گزر جاتے ہیں اور نظر اٹھا کر دیکھتے تک نہیں'' (یوسف:105)

جب انسان غور کرے گا تو یہ نظام عالم ایک نظم میں منسلک پائے گا جس میں سراسر حکمت و مصلحت موجود ہے۔ یہ تخلیق بالباطل نہیں بلکہ یہ تخلیق بالحق ہے۔ اس کو پیدا کرنا باطل نہیں بے کار نہیں ، بلکہ سچا ہے ایسا ہونا ہی چاہیے تھا۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمانوں کو حکمت ومصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور بلاشبہ اس بات میں ارباب ایمان کے لیے مغفرت حق کی ایک بڑی نشانی ہے''

Marfat.com

ہم نے تمہیں اور کائنات کو بے کار پیدا نہیں کیا

جو لوگ کائنات میں غور وفکر کرتے ہیں ان کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ وہ کہہ پڑتے ہیں:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ترجمہ: ''اے ہمارے پروردگار یہ سب کچھ تو نے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ محض ایک بیکار عبث سا کام ہو''

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

ترجمہ: ''اور یقین رکھنے والوں کے لیے زمین میں (معرفت الٰہی کی) نشانیاں ہیں اور تمہارے وجود میں بھی پھر کیا تم دیکھتے نہیں''

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ قرآن کریم منطق اور گھسے پٹے قدیم فلسفیانہ طرزِ استدلال کا سہارا نہیں لیتا ہے، بلکہ قرآن کریم انسان کی فطرت سلیمہ کو مخاطب کرتا ہے، اور انتہائی حسین ادبی انداز میں اللہ تعالیٰ کے وجود سے متعلق آیاتِ بیّنات اور کھلی کھلی نشانیاں پیش کرتا ہے ایسی نشانیاں جن پر غور کرنے سے فطرت سلیمہ صرف ایک ہی نتیجے پر پہنچ سکتی ہے، اور وہ ہے وجود باری تعالیٰ کا اثبات۔ ایسی نشانیاں جو خود انسان کے اندر اور اس کے اردگرد پائی جاتی ہیں، سینکڑوں آیات کے اندر وجود باری تعالیٰ کے متعلق دل ہلا دینے والا کلام ہے، اور اگر انسان آنکھیں کھول کر پڑھے تو اس کا رُواں رُواں وجود باری تعالیٰ کی گواہی دے۔

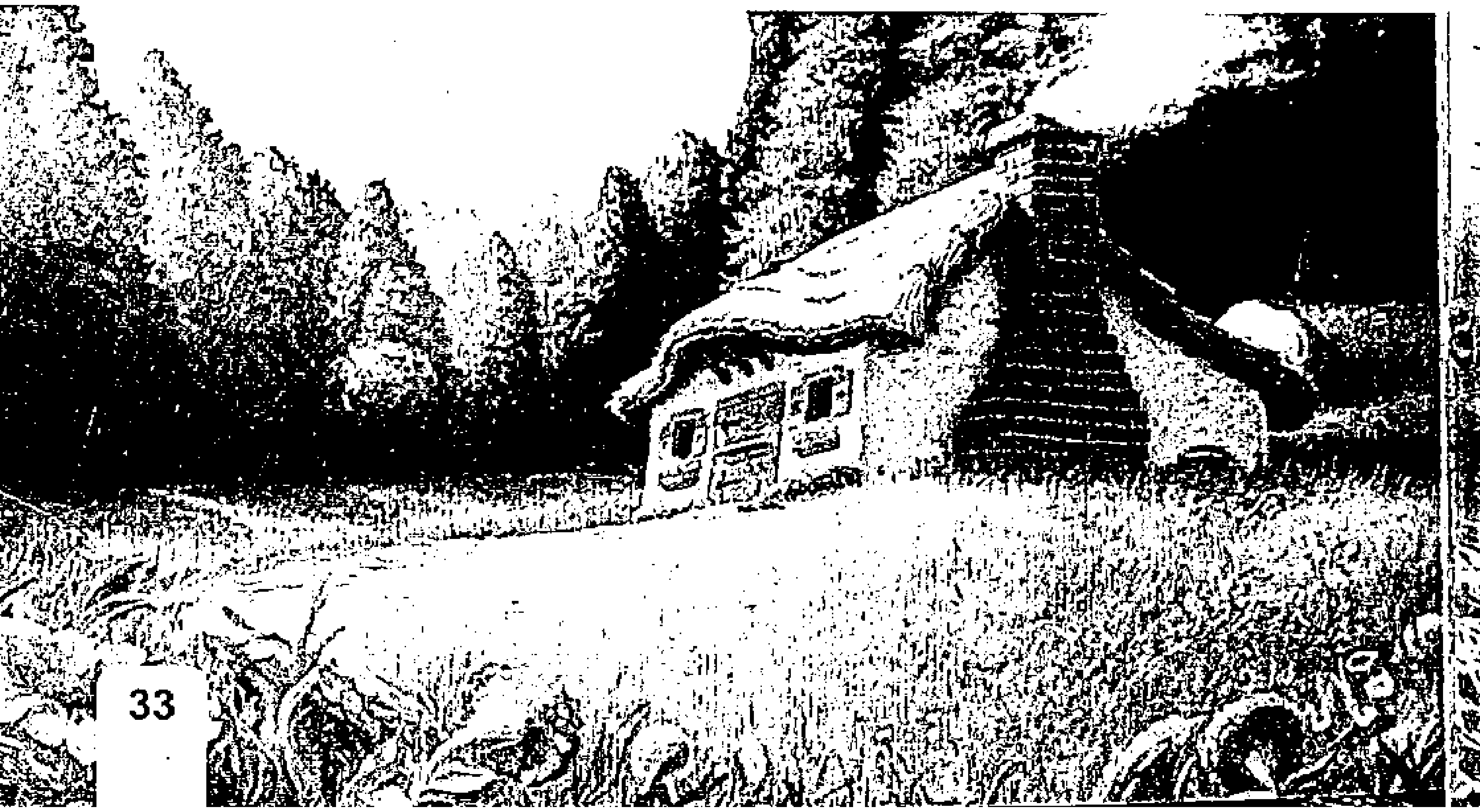

Marfat.com

اللہ کی کاریگری میں کوئی عیب نظر آئے تو بتاؤ!!

13 ...... اس خالقِ کُل کی تخلیق اور پروردگاری میں ذرا نقص وخلل، بے ڈھنگا پن، اونچ نیچ اور ناہمواری کا نشان نہیں ہے، ہر چیز میں استواری ہے، کیا اس کو اتفاق کہتے ہیں یہ کس کی صفت ہے؟

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ

ترجمہ: ''یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز درستگی واستواری کے ساتھ بنائی''

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ

ترجمہ: ''تم رحمٰن کی بناوٹ میں کبھی تفاوت اور فرق نہ پاؤ گے، (اس نمائش گاہِ عالم پر) نظر اٹھا کر دیکھو، ایک بار نہیں بار بار دیکھتے ہو، کیا تم کو کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے''

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ

ترجمہ: ''پس وہ تمہارا پروردگار ہی ہے جو حق ہے''

یہاں حق کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات قائم اور باقی رہنے والی ہے اس کی مخلوق کی بناوٹ میں غور کیا جائے تو اس بات کی بولتی تصویر ہے کہ اس کے وجود اور بقاء کے لیے ایک ذات مطلق کی ربوبیت اس کی رحمت اور عدالت کارفرما ہے۔

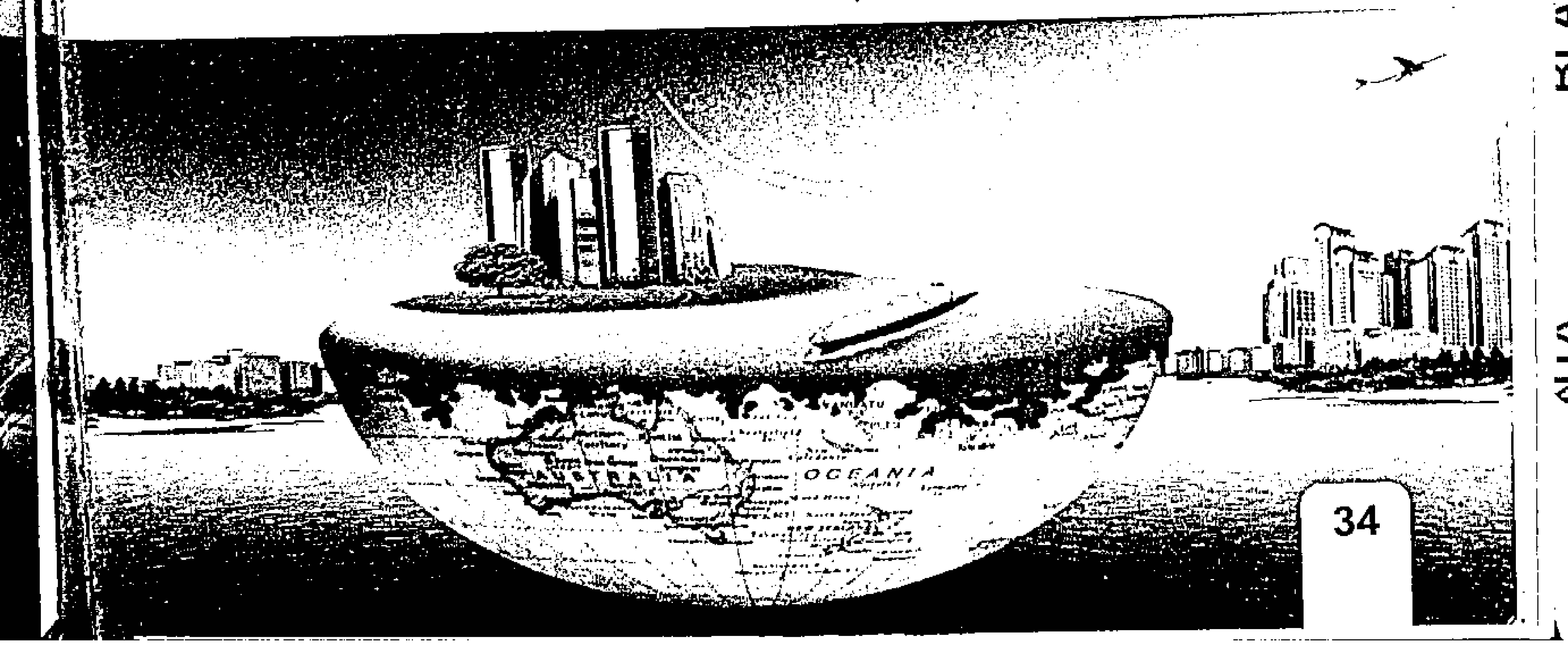

Marfat.com

بغیر ستون کے آسمان کا قائم رہنا اللہ کے وجود کی نشانی ہے

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ

ترجمہ: ''اور اس نے آسمان کو بلند کیا اور اس کے نظام کے لیے (قانون عدالت یعنی) میزان رکھا (تا کہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو)''

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

ترجمہ: ''اس نے آسمان کو پیدا کر دیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ اسے کوئی ستون تھامے ہوئے نہیں ہے''

Marfat.com

اللہ کی وحدانیت کے روشن دلائل

14 ...... قرآن کریم میں ارشاد ربّانی ہے:

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ (البقرۃ)

''تفسیر در منثور ص ۱۶۳ ج ۱'' میں ہے کہ جب آیت ''وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ'' نازل ہوئی تو مشرکین کو تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ محمد ﷺ یہ کہتے ہیں کہ معبود صرف ایک ہی ہے، اگر وہ سچے ہیں تو کوئی نشانی دکھائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے خالق و مالک ہونے کا اور کائنات میں تصرف فرمانے کا تذکرہ فرمایا۔

مشرک بھی جانتے ہیں کہ یہ تصرفات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ سمجھ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کو واحد ماننے کے سوا کوئی راستہ نہیں اور حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب مدینہ منورہ میں آیت کریمہ: ''وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ'' نازل ہوئی تو مکہ میں کفار قریش نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سب لوگوں کا ایک ہی معبود ہو، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ''اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ'' (آخر تک) نازل فرمائی۔

ان آیات میں غور کریں تو سمجھ میں آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے اور واحد ہے اور وہ ہر چیز کا معبود ہے اور ہر چیز کا خالق ہے۔ مشرکین کا عجیب طریقہ تھا اور اب بھی ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے، رزق دیا اللہ تعالیٰ نے، ہر طرح کی پرورش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اولاد وہ دیتا ہے۔

کھانے پینے کی چیزیں وہ پیدا فرماتا ہے لیکن مشرکین عبادت دوسروں کی کرتے ہیں اور عجیب تر بات یہ ہے کہ جب مشرکین مکہ کے سامنے یہ بات آئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے تو تعجب سے کہنے لگے: ''اَجَعَلَ الۡاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیۡءٌ عُجَابٌ''

(کیا تمام معبودوں کا ایک ہی معبود بنا دیا بلاشبہ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے)

Marfat.com

کیا یہ جانور خود بخود بن گئے؟؟

15 ...... قرآن مقدس میں نہ جانے کتنی مرتبہ نظر، فکر اور تدبر کا حکم دیا گیا ہے۔ تو کیا ہم پر اس کی تعمیل ضروری نہیں؟ آیئے ہم یہاں صرف ایک بات پر غور کریں۔

نباتات اور حیوانات کے بنیادی اجزاء (Cells) کہلاتے ہیں۔ ہر خلیہ کئی عناصر (Elements) مثلاً ہائیڈروجن، آکسیجن وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے۔ دنیا کا ہر پودا اور ہر جاندار انہی سے تیار ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب ہر جانور کی تکوین انہی سے ہوئی ہے۔ تو پھر ان کا ایک مجموعہ خرگوش، دوسرا ہرن، تیسرا ابیل اور چوتھا سانپ کیسے بن گیا؟

ماہرین حیات کا جواب یہ ہے کہ یہ سب کمال ترتیب ہے۔ ہرن کے بدن میں خلیوں کی ترتیب دیگر تمام جانوروں سے جدا تھی۔ اسی اختلاف ترتیب سے ایک خرگوش اور دوسرا شیر بن گیا۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ترتیب دینے والا کون ہے؟ سائنس کے پاس اس کا کوئی جواب موجود نہیں، لیکن قرآن کہتا ہے:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ (فاطر:11)

ترجمہ: ''اللہ نے تمہیں پہلے چکنی مٹی (طین لازب) سے پیدا کیا تھا۔ پھر نطفہ سے تمہاری تخلیق شروع کردی۔ اس نے تمہارے جوڑے بنائے۔ اور عورت جو کچھ پیٹ میں اٹھائے پھرتی یا جنتی ہے، سب اللہ کے علم میں ہے''۔

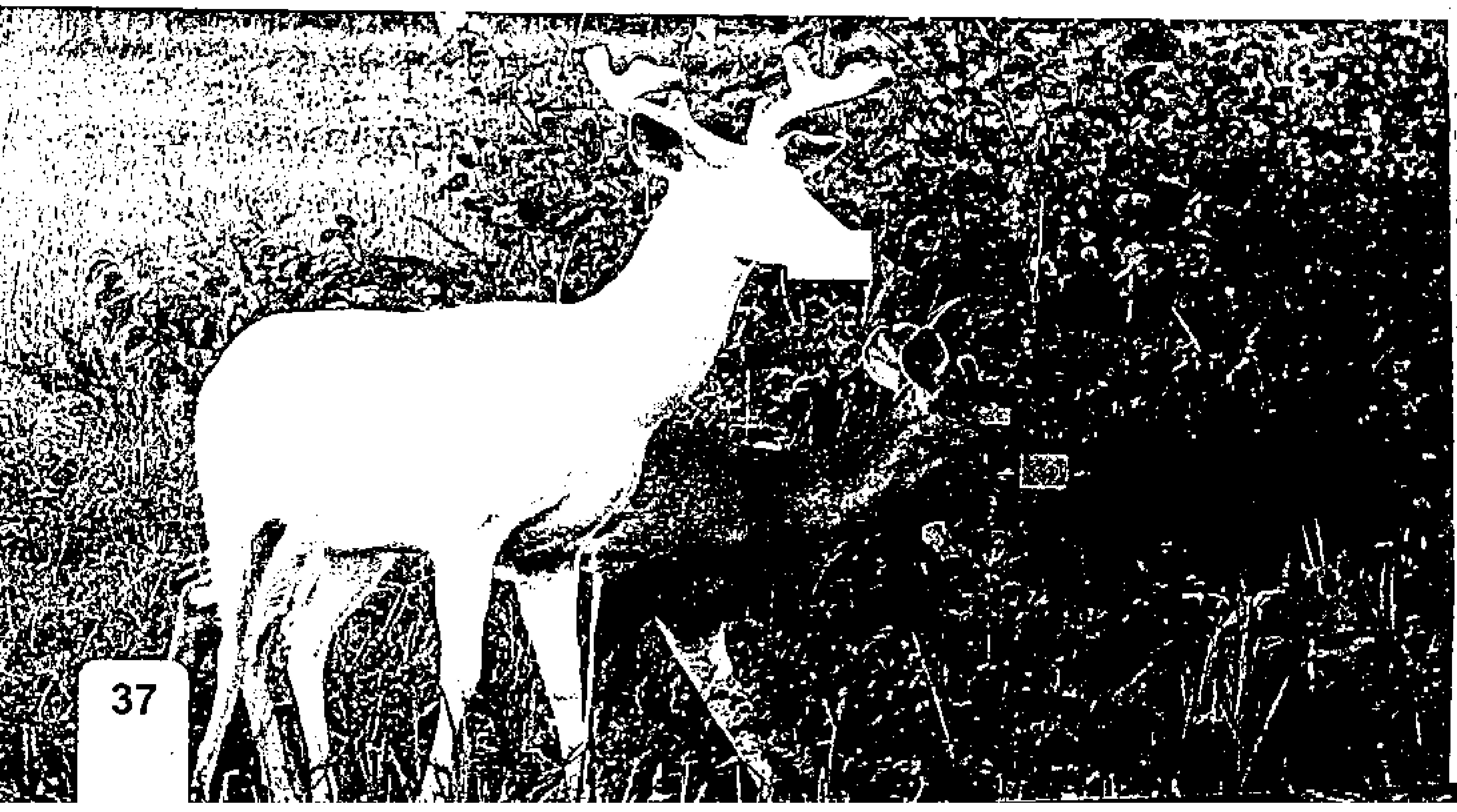

Marfat.com

نغمہ توحید سے دُنیا ہر وقت گونج رہی ہے

دنیا میں جتنے بھی جعلی اور جھوٹے خدا لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں ان کا ہر وقت، ہر لحہ، ہر جگہ ذکر نہیں ہو رہا ہوتا، مگر اسلام ایسا مذہب ہے کہ اس کے خالق کا ذکر اور تذکرہ ہر لحہ اس کے عاشق کر رہے ہوتے ہیں۔

ایسا عشق و محبت بھی اللہ کے وجود کے دلائل میں سے ہے، کہ اس کا وجود ہے تب ہی اس کے عاشق ہر وقت اسے یاد کرتے رہتے ہیں چنانچہ دور جدید کی تحقیق کے مطابق دن رات گویا کہ چوبیس گھنٹوں میں کوئی گھنٹہ بلکہ لحہ ایسا نہیں گذرتا جس میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی اللہ کا ذکر نہ کر رہا

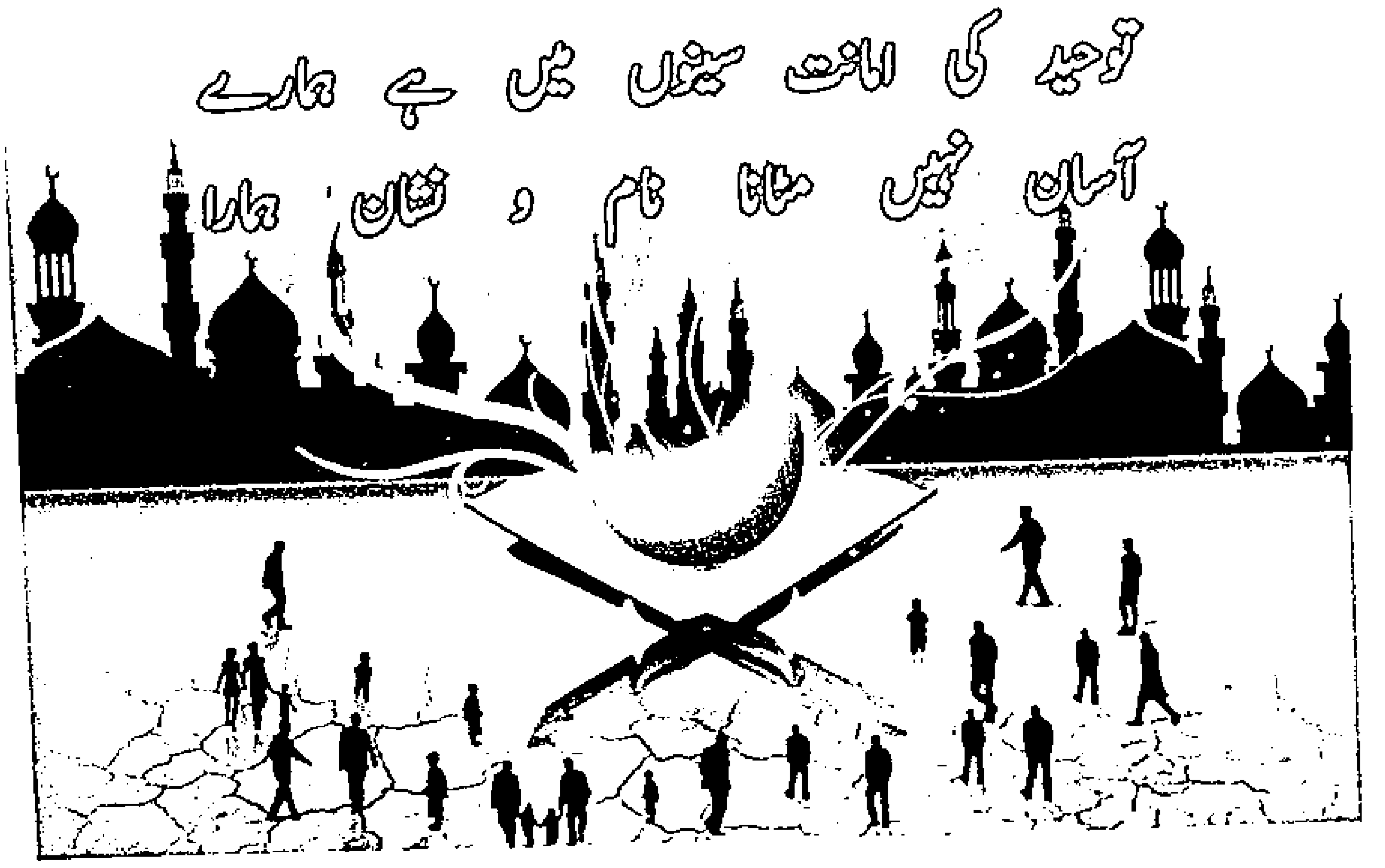

ہو، جس طرح قرآن پاک کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کی تلاوت ہر وقت کہیں نہ کہیں ہوتی ہے، اور ہر وقت کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ اللہ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے اسی طرح اذان بھی چوبیس گھنٹوں میں پانچ دفعہ دی جاتی ہے۔

اس کا بھی یہی حال ہے کہ ہر وقت دنیا کے کسی نہ کسی کونہ میں کسی وقت کی اذان ہو رہی ہوتی ہے جس کا اندازہ مندرجہ ذیل مضمون سے ہوتا ہے جسے محترم مولانا نور محمد کریم آبادی صاحب نے ماہنامہ ''تعمیر حیات'' لکھنؤ کے حوالہ سے ''الرباط'' کے لیے بھیجا ہے۔

کاش ہمارا حال اور قال بھی اس طرح ہوتا کہ دنیا کے کسی بھی حصہ کے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو اور اس کی صدا چار دانگ عالم میں گونجتی اور مسلم خوابیدہ کو جگاتی تو شاید ہمیں ذلت اور رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑتا، کیونکہ اس نعرۂ مستانہ سے اتفاق و اتحاد کی خوشبو آتی ہے، جس سے دنیائے کفر لرز جاتی۔

Marfat.com

اللہ کے نام کی گونج ہر آن ہر گھڑی ہو رہی ہے

دنیا کے نقشے کو دیکھیں کہ اسلامی ملک انڈونیشیا کرۂ ارض کے مشرق میں واقع ہے جو بے شمار جزائر پر مشتمل ہے جن میں جاوا، سماٹرا، بورنیو اور سیلبز مشہور جزیرے ہیں، انڈونیشیا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مسلم ملک ہے تقریباً 18 کروڑ آبادی کے اس ملک میں غیر مسلم آبادی کا تناسب آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

طلوع سحر سیلبز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے وہاں جس وقت صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے ہوتے ہیں، طلوع سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجر کی اذان شروع ہو جاتی ہے اور ہزاروں مؤذن اللہ تعالیٰ کی بزرگی و بڑائی و برتری اور اس کی توحید اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔

مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا ہے اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جکارتہ میں مؤذن کی آواز گونجنے لگتی ہے، جکارتہ کے بعد آواز کا یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہو جاتا ہے اور سماٹرا کے بعد ملایا کی مسجدوں میں اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں ملایا کے بعد برما کی باری آتی ہے۔

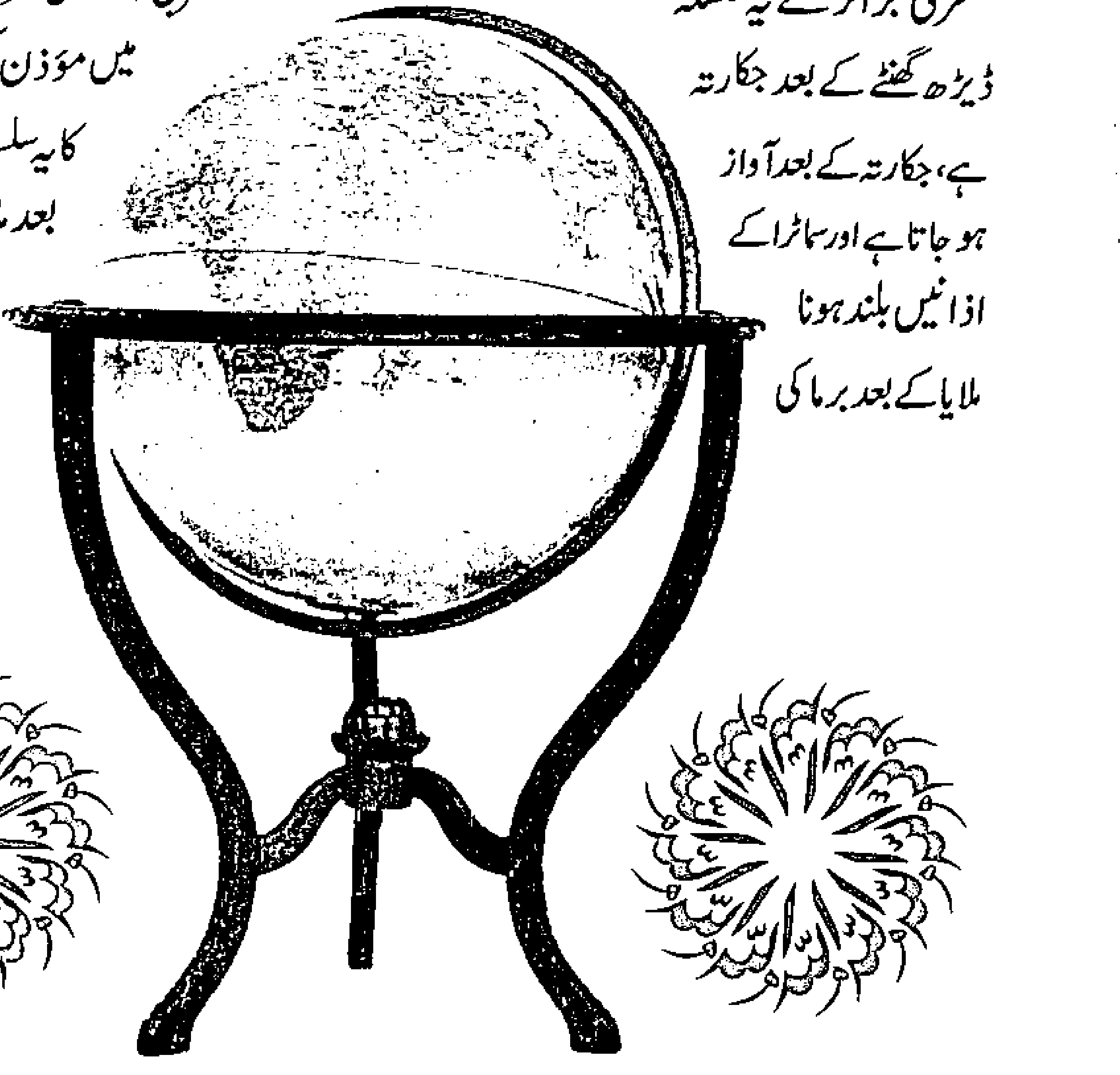

Marfat.com

آدھا گھنٹہ کے بعد یہ سلسلہ ارکان میں شروع ہو جاتا ہے یہ دورانیہ ٹیکناف کاکس بازار چاٹگام بنگلہ دیش میں جاری رہتا ہے اور گھنٹے بعد جکارتہ سے ڈھاکہ پہنچتا ہے، بنگلہ دیش میں ابھی اذانوں کا وقت ختم نہیں ہوتا کہ کلکتہ سے سری نگر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں۔

دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے ممبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضاء توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے اے کاش مسلمانوں کے ظلم پر اس طرح کی صدائیں بلند ہونا شروع ہو جائیں، اب سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا ایک ہی وقت ہے، سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے اس عرصہ میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی ہے۔

پاکستان کا سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹہ کا فرق ہے اسی عرصہ میں اذانیں حجاز مقدس، یمن، عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔ بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے، اس دوران شام مصر صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں، اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول عرض پر واقع ہیں۔

Marfat.com

مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے اس دوران ترکی میں صدائے توحیدورسالت بلند ہوتی ہے اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹہ کا فاصلہ ہے اس عرصہ میں شمالی افریقہ میں لیبیااور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوا تھا ساڑھے نو گھنٹے کا سفر کر کے بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے۔

فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے قبل ہی مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہونے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں شروع ہونے لگتی ہیں۔ یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ میں بمشکل جکارتہ پہنچتا ہے کہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں نماز مغرب کا وقت ہوجاتا ہے۔

مغرب کی اذانیں سیلبز سے بمشکل سماٹرا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے جس وقت مشرقی انڈونیشیا میں عشاء کی اذانوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اس وقت افریقہ میں فجر کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ کرۂ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گذرتا جس وقت ہزاروں لاکھوں مؤذن بیک وقت اللہ وحدہٗ لاشریک کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کرر ہے ہوں؟ ان شاء اللہ العزیز یہ سلسلہ تاقیامت اسی طرح جاری رہے گا۔ (بشکریہ:"تعمیر حیات" لکھنؤ)

اے نادان ہندوؤں تم اپنے ہاتھوں سے بت بناتے ہو پھر اسی بت کو پوجتے ہو جو کہ اتنا بے بس ہوتا ہے کہ اگر ایک مکھی اس بت کے منہ پر نجاست کر کے چلی جائے تو یہ بت اس مکھی تک کو نہیں اُڑا سکتا، حتیٰ کہ ایک کتا اس بت کے منہ پر پیشاب کر کے چلا جائے (ایک صحابی اسی منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے کہ وہ بت کو خرید کر لا رہے تھے راستہ میں پیشاب کی حاجت ہوئی تو بت کو کونے میں رکھ کر جھاڑیوں میں حاجت کے لئے چلے گئے، واپس لوٹے تو دیکھا کہ ایک کتا ان کے بت پر پیشاب کر رہا تھا، اسی منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے) تو یہ مٹی کا بت جسے تم کبھی دیوی کی شکل دیتے ہو کبھی سانپ کا بت بناتے ہو، کبھی چوہے کو معبود بناتے ہو، کبھی ہاتھی کا بت بنا کر کبھی سانپ کا بت بنا کر اس سے حاجت مانگتے ہو، حالاں کہ یہ سب تمہارے ہی ہاتھوں سے بنے مٹی کے بت ہوتے ہیں جو کہ نفع نقصان کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے حتیٰ کہ اگر کوئی ان بتوں کو کلہاڑے سے توڑے بھی تو یہ حقیر کمزور بت کچھ بھی نہیں کہہ سکتے (جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بتوں کو بنا کر ان کو بیچا کرتے تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ نادان لوگ مخلوق کے ہاتھ سے بنی چیز کو خدا مان لیتے ہیں تو ان کے سب سے بڑے مندر میں جا کر جو کہ عراق کے شہر حاران میں تھا اس کو توڑ دیا، اور پھر لوگوں سے کہا یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اپنے آپ کو نہیں بچا سکا تو تمہیں کیسے بچائے گا) حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مٹی کے بت کو نجاست کے ڈھیر میں ڈال دے تو یہ بت اپنے آپ کو گندگی کے ڈھیر میں گرنے سے بھی نہیں روک سکتا جیسا کہ سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عمر بن جموع رضی اللہ عنہ بت پرست تے ان کا پڑوسی رشتہ دار مسلمان ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ یہ روزانہ مٹی کے بت سے اپنی حاجت مانگتے ہیں جس پر وہ روزانہ رات کے وقت ان کے بت کو اوندھے منہ گرا دیتے، عمر بن جموع رضی اللہ عنہ روزانہ ہی اسے سیدھا کرتے وقت سوچتے بھی کہ یہ کیسا بت ہے کہ جسے کوئی گرا کر چلا جاتا ہے اور یہ اس کو سزا دینے سے قاصر ہے ایک دن ان کے پڑوسی نے عمر بن جموع رضی اللہ عنہ کے بت کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا تا کہ شاید عمر کو بت کی اصلیت معلوم ہو جائے اور وہ اسلام قبول کر لیں، عمر بن جموع رضی اللہ عنہ صبح اٹھے دیکھا کہ بت غائب ہے انہوں نے اپنے جھوٹے معبود کو تلاش کیا تو وہ کچرے کے ڈھیر میں گندگی میں پڑا ہوا تھا اس منظر کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گئے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے۔

Marfat.com

باب نمبر: 2

اللہ کا وجود احادیث کی روشنی میں

اسلام نے ''الٰہ اور معبود'' کا جو تصور پیش کیا ہے اسے جاننے کا واحد ذریعہ وحی الٰہی ہے جو قرآن وحدیث کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہ وہی ہوسکتا ہے جو خالق ہو، مخلوق نہ ہو، قادرِ مطلق ہو محتاج نہ ہو، غنی ہو فقیر نہ ہو، مالکُ المُلک ہو غلام نہ ہو، مختارکل ہو بے بس نہ ہو ساری کائنات اس کے قبضہ میں ہو اور کوئی چیز اس کے تصرف سے باہر نہ ہو۔

ہر خوبی اس میں موجود ہو اور اس میں کوئی عیب نہ ہو۔ یکتا تنہا اور اکیلا ہو، اس کے خلق، امر، علم، تصرف، قدرت، افعال اور صفات میں نہ کوئی اس کا شریک ہو اور نہ معاون، بلکہ وہ اپنے افعال و صفات میں کسی شریک کی شراکت اور معاون کی معاونت کا محتاج نہ ہو۔

وہ جبار قہار بھی ہو اور رحمان ورحیم بھی۔ وہ غیور بھی ہو اور حلیم بھی۔ وہ ہر وقت اپنی مخلوق پر نظر رکھنے والا بھی ہو اور قدرت رکھنے والا بھی۔

اپنی مخلوق پر ہر طرح کا انعام کرنے والا بھی ہو اور بوقت ضرورت انہیں عذاب دینے کا اختیار رکھنے والا بھی۔ وہ آنِ واحد میں ساری کائنات کو تباہ و برباد کرنے کی قدرت رکھنے والا بھی ہو اور لفظ کُن (ہوجا) کہہ کر پھر سے وجود بخشنے کی طاقت رکھنے والا بھی ہو۔ یہ تمام خوبیاں اگر کسی میں ہوسکتی ہیں تو وہ ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات ہے، آئندہ سطور میں ہم اللہ تعالیٰ کے تعارف کے حوالے سے ان چیزوں کو بیان کریں گے۔

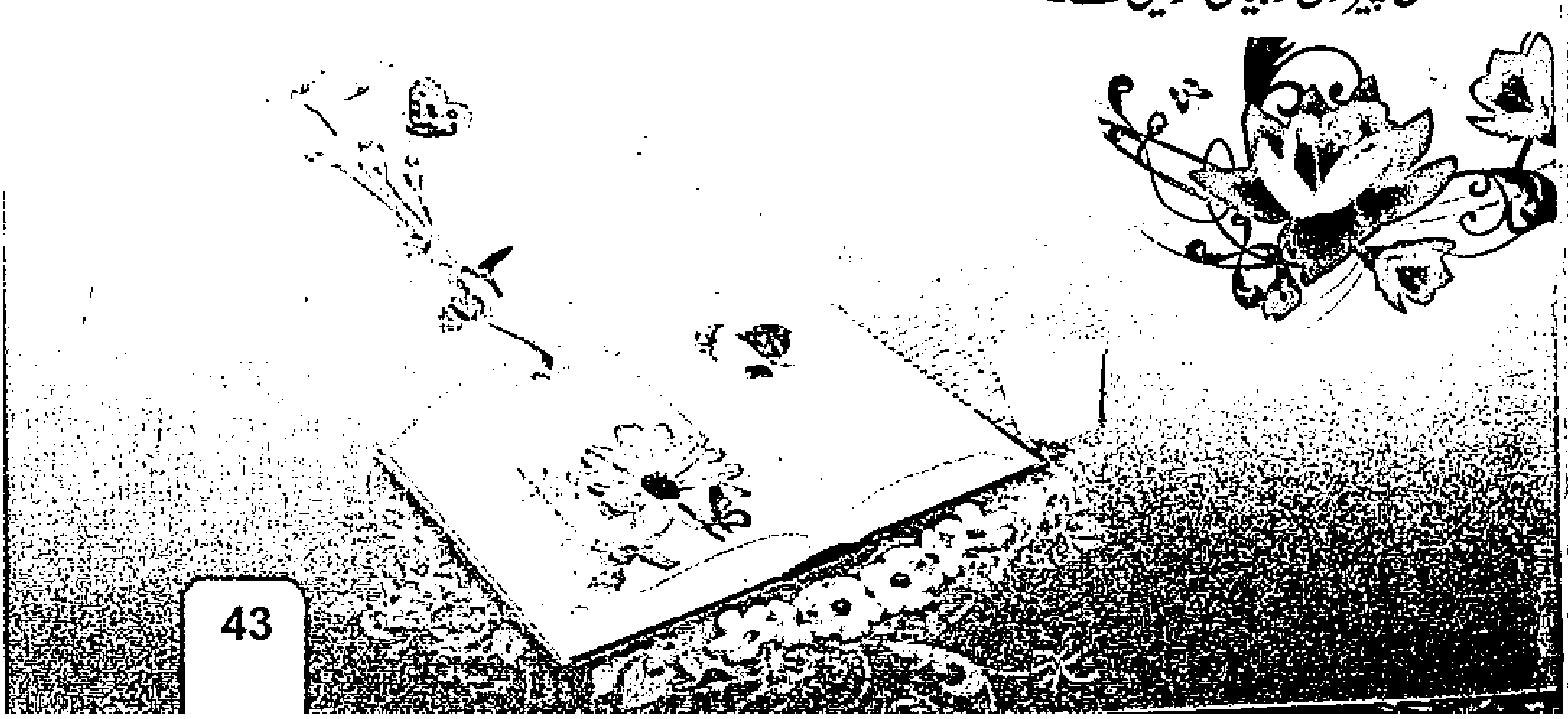

Marfat.com

مشرکین کا گستاخانہ سوال اور قرآن کریم کا حکیمانہ جواب

1 ...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور آ کر کہا اس کائنات کو تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ ہمیں بتایئے (العیاذ باللہ) اس کو کس نے پیدا کیا؟

ان ناہنجاروں کی اس جسارت پر سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰت کو شدید غصہ آیا یہاں تک کہ چہرہ مبارک تمتمانے لگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سخت لعن طعن کی۔

جبرئیل علیہ السلام فوراً حاضر ہوئے اور تسلی دیتے ہوئے عرض کی: ''خَفِّضْ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ'' آپ مطمئن ہو جائیں۔ ان کے ان خرافات کا جواب آپ کے رب کی طرف سے لے کر حاضر ہوا ہوں۔ خود پڑھیے انہیں بھی سنایئے تاکہ وہ اس گمراہی سے باز آ جائیں۔

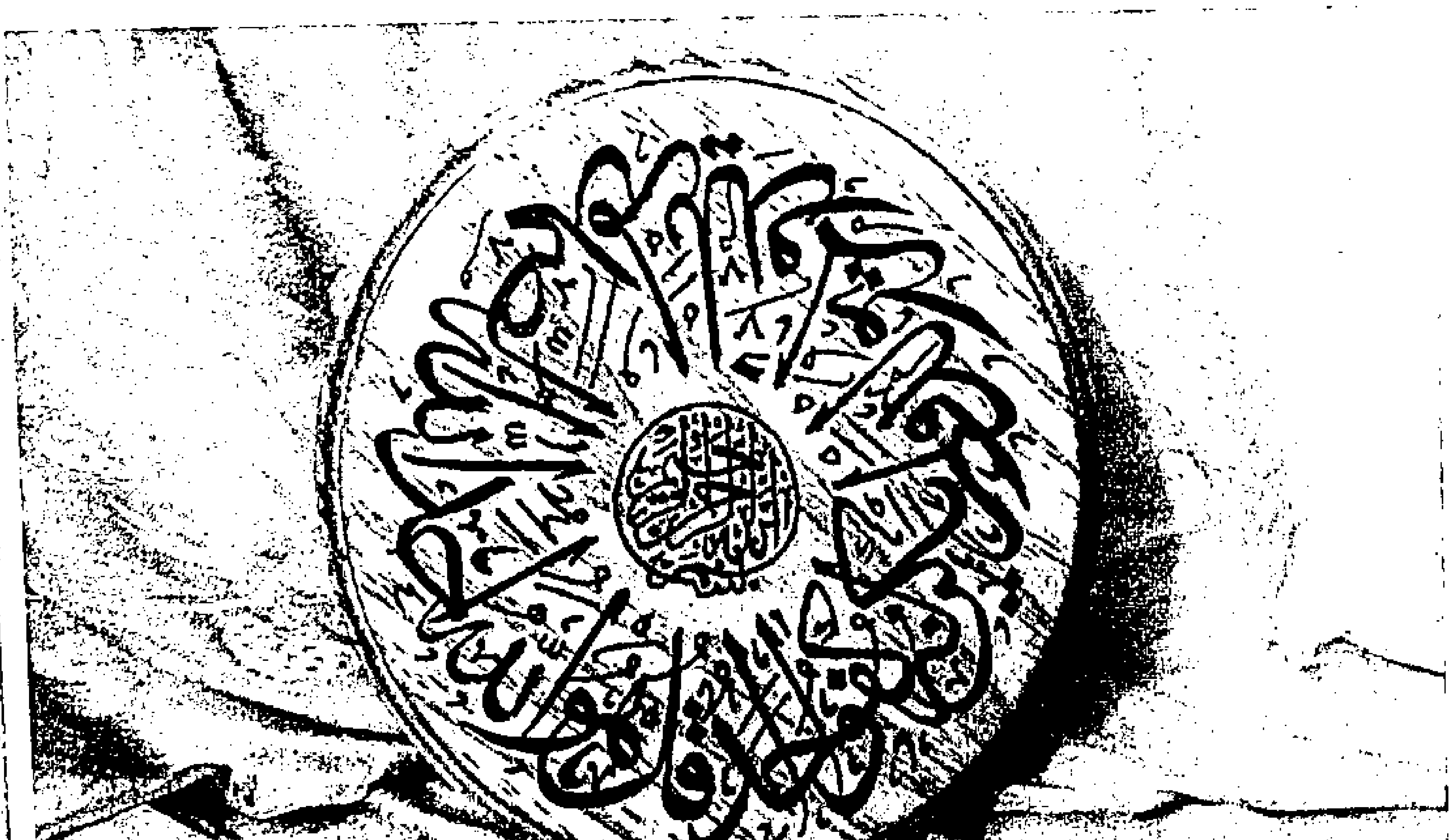

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

ترجمہ: ''اے حبیب! فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے''۔ (سورۃ اخلاص)

Marfat.com

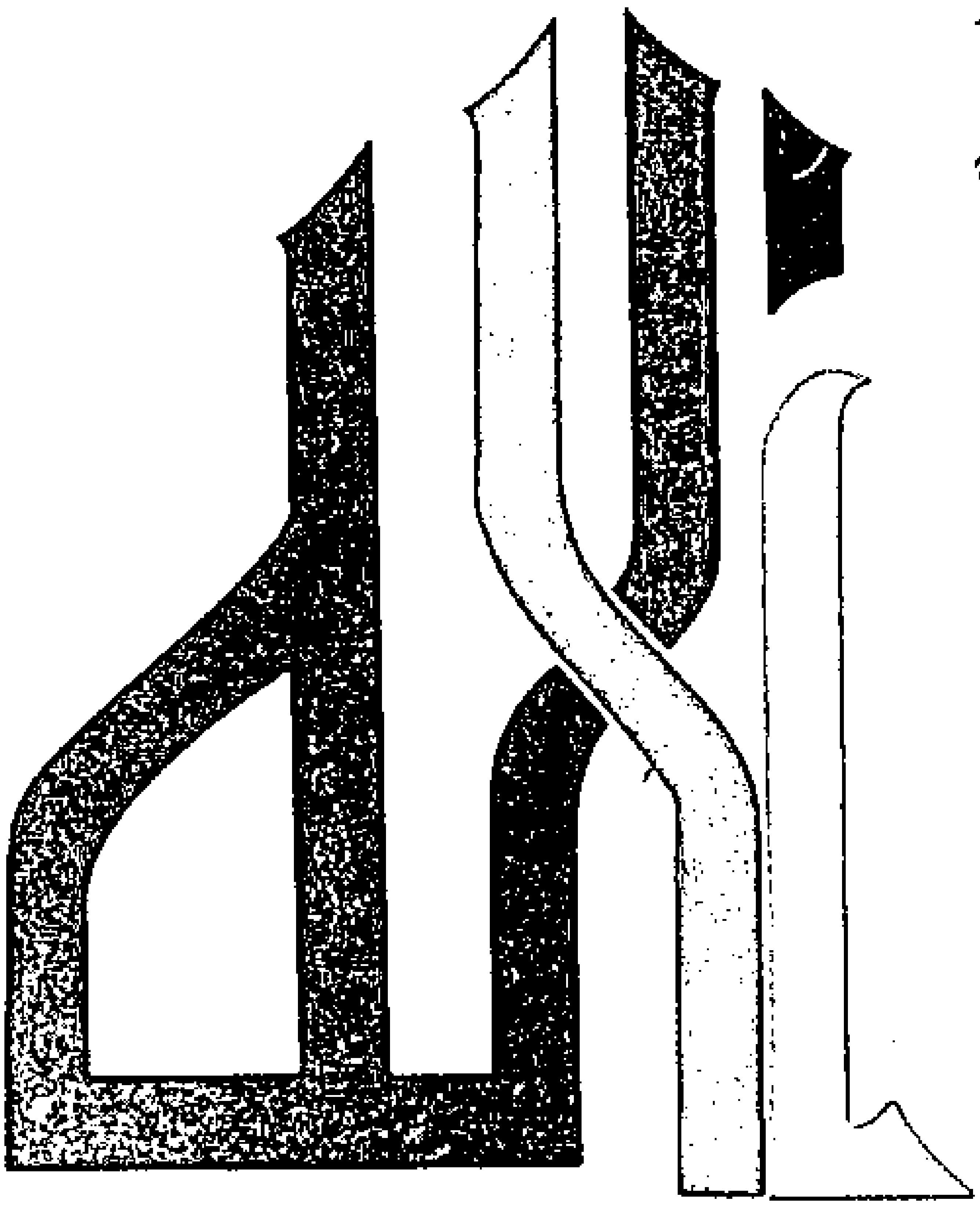

مہر و ماہ سے تابندہ تر، یہ سورت سننے کے باوجود وہ ہرزہ سرائی سے باز نہ آئے کہنے لگے، اچھا یہ بتایئے وہ کیسا ہے؟ اس کے بازو کیسے ہیں؟ یہ سن کر حضور ﷺ کو پہلے سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ انہیں خوب سرزنش کی، اتنے میں پھر جبرئیل علیہ السلام آگئے اور عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ آپ ہرگز پریشان نہ ہوں مطمئن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمادی ہے۔ اس کا ارشاد ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞ (سورۃ الزمر)

ترجمہ: ”اور نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جس طرح قدر پہچاننے کا حق تھا، اور (اس کی شان تو یہ ہے) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن سارے آسمان لپٹے ہوئے اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ پاک ہے وہ ہر عیب سے اور برتر ہے لوگوں کے شرک سے“

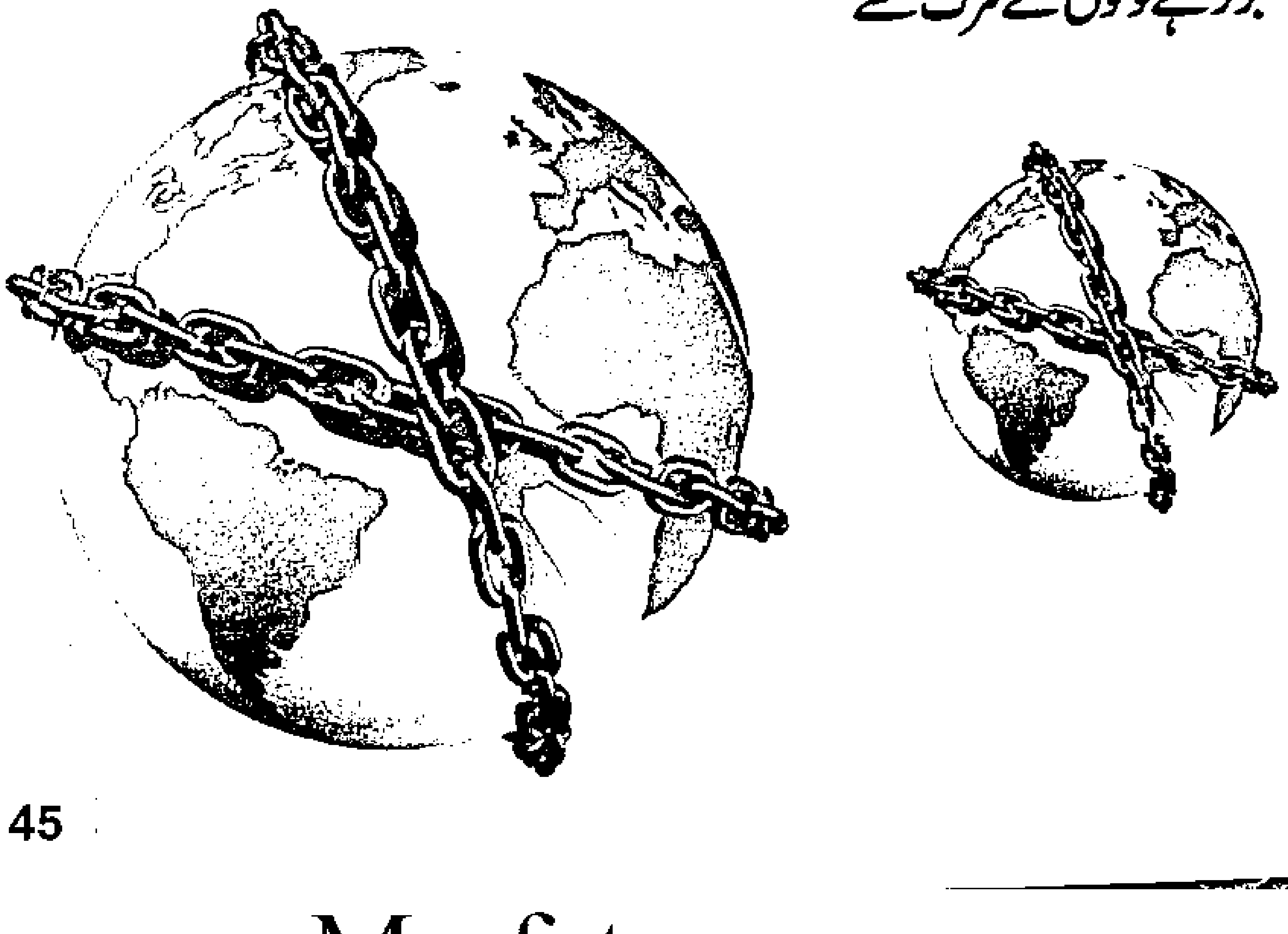

SET NO 3 FRONT CYAN + MAGENTA + + BLACK

Marfat.com

اللہ تعالیٰ احاطہ، وصف اور ادراک سے بالاتر ہیں

2 ...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ''

ترجمہ: ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے''

کی تفسیر میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْاَنَّ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْمَلَائِكَةَ مُنْذُ خُلِقُوْ اِلٰى اَنْ فَنُوا صَفُّوْ صَفًّا وَّاحِدًا مَا اَحَاطُوْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَبَدًا

ترجمہ: ''اگر جن، انسان، شیاطین اور فرشتے جب سے پیدا ہوئے یہاں تک فنا ہو جائیں (یعنی قیامت آجائے) تمام کے تمام ایک صف میں کھڑے ہو جائیں تو وہ بھی کبھی اللہ عزوجل کا احاطہ نہ کر سکیں'' (اسرارِ کائنات)

(ضعفاء عقیلی ۱/۱۳۰، کتاب العظمۃ 87 ابن کثیر ۲/۳۰۲، کامل ابن عدی ۲/۴۴۳، لالی مصنوعہ ۱/۸۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انمول دعا

3 ...... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ ذِكْرُهٗ، وَلَا كَانَ مَعَكَ اِلٰهٌ نَدْعُهُ وَ نَتَضَرَّ اِلَيْهِ

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ ایسے معبود نہیں ہیں جس کو ہم نے گھڑ لیا ہو، اور نہ ایسے پروردگار ہیں جس کا ذکر مٹ جائے اور نہ آپ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس کے سامنے عاجزی دکھائیں''۔ (اسرارکائنات:58)

Marfat.com

شیطان کے روحانی حملے سے بچنے کا انمول نبوی نسخہ

4 ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''يُوشِكُ النَّاسُ اَنْ يَّتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ وَمَنْ خَلَقَ اللهَ وَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ۚ اَللهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ثُمَّ لِيَتْفُلِ الرَّجُلُ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔''

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگ آپس میں گفتگو کریں گے اور ایک دوسرے سے مختلف امور کے بارے میں دریافت کریں گے یہاں تک کہ کوئی کہنے والا یہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس قسم کی بات کہیں تو تم کہو''۔

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ۚ اَللهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

پھر آدمی اپنی دائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور کہے:

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

Marfat.com

زبانِ نبوت سے اللہ کی شان کا بیان

5 ...... عظیم ترین سپہ سالار امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں چار چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ اَنْ يَّنَامَ. يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحٰتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهُ." (مشکوٰۃ ص ۹۱)

ترجمہ: "اللہ عزوجل سوتا نہیں اور نہ اس کو سونا مناسب ہے، عدل کو جھکاتا بھی ہے اور بلند بھی کرتا ہے، اسی کی طرف رات کے عمل دن ہونے سے پہلے پیش کئے جاتے ہیں اور دن کے عمل رات ہونے سے پہلے پیش کئے جاتے ہیں، اس کا حجاب نور ہے اگر وہ اس کو ہٹادے تو اس کی ذات کی شعائیں ہر چیز کو جلا ڈالیں جو اس کو دیکھ لیں"۔

اگر حجاب کو ہٹالے تو پھر اور کوئی چیز دیکھنے والے کے سامنے حجاب نہیں بن سکتی۔ (اسرار کائنات)

ستر ہزار پردے

6 ...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُوْنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ وَّظُلْمَةٍ وَّمَا تَسْمَعُ نَفْسٌ مِّنْ حَسِّ تِلْكَ الْحُجُبِ اِلَّا زَهِقَتْ نَفْسُهٗ

ترجمہ: "اللہ تبارک وتعالیٰ کے اردگرد نور اور تاریکی کے ستر ہزار پردے ہیں اور جو کوئی بھی ان پردوں کی آواز سن لے اس کی جان نکل جائے"۔ (العظمۃ ص ۲۶۵)

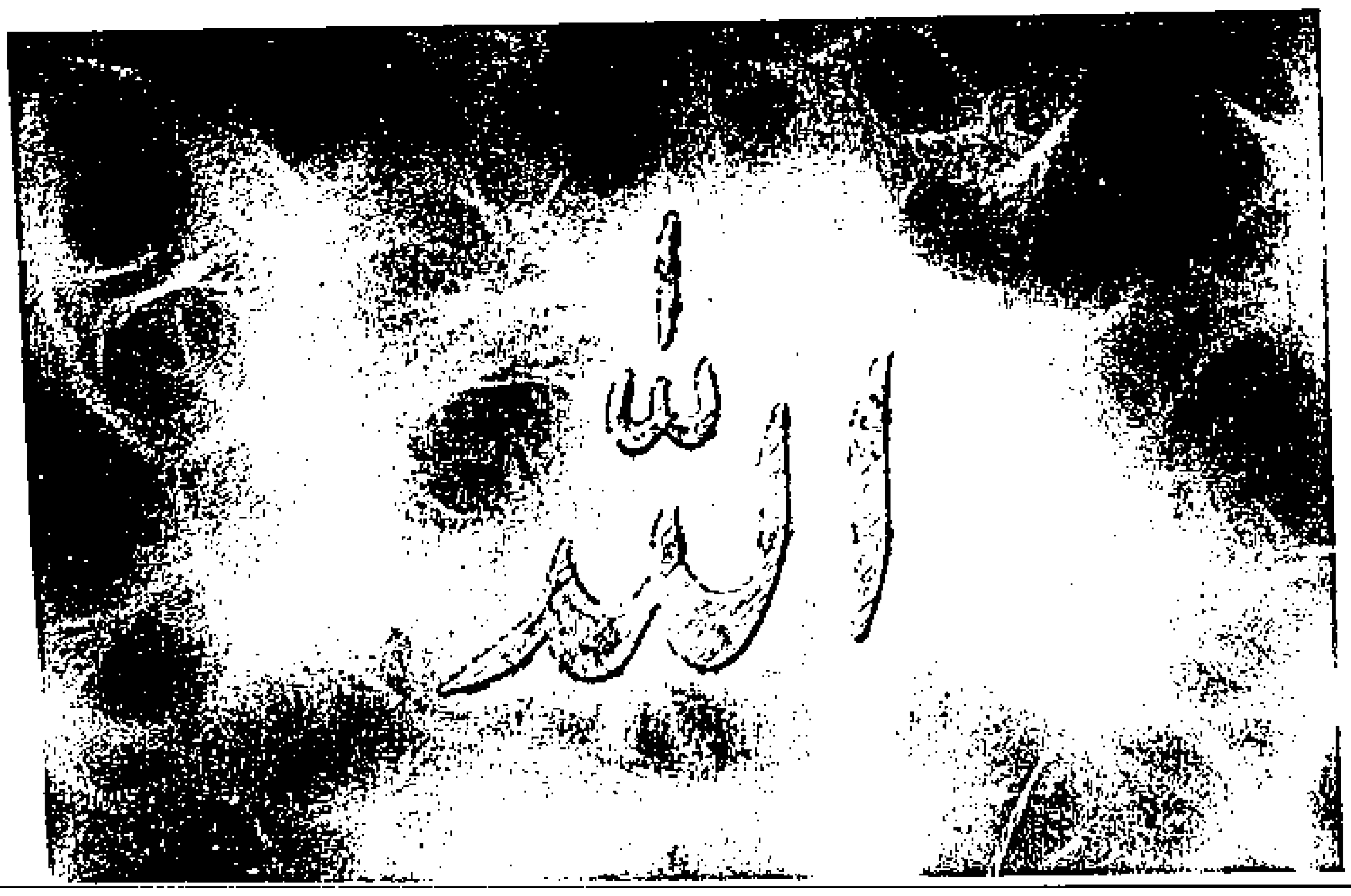

Marfat.com

قیامت کے دن اللہ کے آس پاس کے ستر ہزار پردے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے روز قیامت اللہ عزوجل کے آس پاس ستر ہزار پردے ہوں گے کچھ پردے آگ کے ہوں گے کچھ پردے نور کے ہوں گے کچھ پردے تاریکی کے ہوں گے''۔ (ابوشیخ ص ۲۶۷، اسرار کائنات)

اللہ بندے سے کتنا قریب ہے

7 ......ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ ہمارا پروردگار اگر قریب ہے تو ہم اس سے (آہستہ سے) مناجات کیا کریں گے، اگر دور ہے تو ہم (بلند آواز سے) پکارا کریں گے؟ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

ترجمہ: ''اور جب میرے بندے آپ ﷺ سے میرے متعلق سوال کریں (کہ وہ قریب ہے یا دور تو (آپ ان کو بتادیں کہ) میں قریب ہوں۔ (ابوشیخ:091، اسرار کائنات)

Marfat.com

اللہ کی ذات نسب سے پاک ہے

8 ......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

''اے ابوالقاسم ﷺ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور حجاب سے پیدا کیا، آدم کو چکنی مٹی سے، ابلیس کو آگ کے شعلہ سے، آسمان کو دھواں سے، زمین کو پانی کے جھاگ سے، اب آپ ہمیں اپنے رب کے متعلق بتائیں (کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا؟)

حضور ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" آپ یہ فرمائیں کہ وہ اللہ ایک ہے اس کی کوئی اولاد اور رشتہ داری نہیں ہے کہ اس کو کسی قبیلہ کی طرف منسوب کیا جائے۔

"اَللّٰهُ الصَّمَدُ" اللہ بے نیاز ہے اس کا پیٹ نہیں ہے نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔

"لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ" نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی والد ہے جس کی طرف اس کا نسب بیان کیا جائے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اس کی مخلوق میں سے اس کا کوئی ہمسر نہیں جو اس کی برابری کر سکے، آسمان اور زمین کو وہی تھامے ہوئے ہے اگر وہ زائل ہونے لگیں۔

تو یہ سورۃ ایسی ہے جس میں نہ تو جنت کا ذکر ہے نہ تو دوزخ کا، اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے کہ خالص اسی کی سورت ہے۔ (ابوالشیخ ص ۸۸)(اسرار کائنات ۵۶)

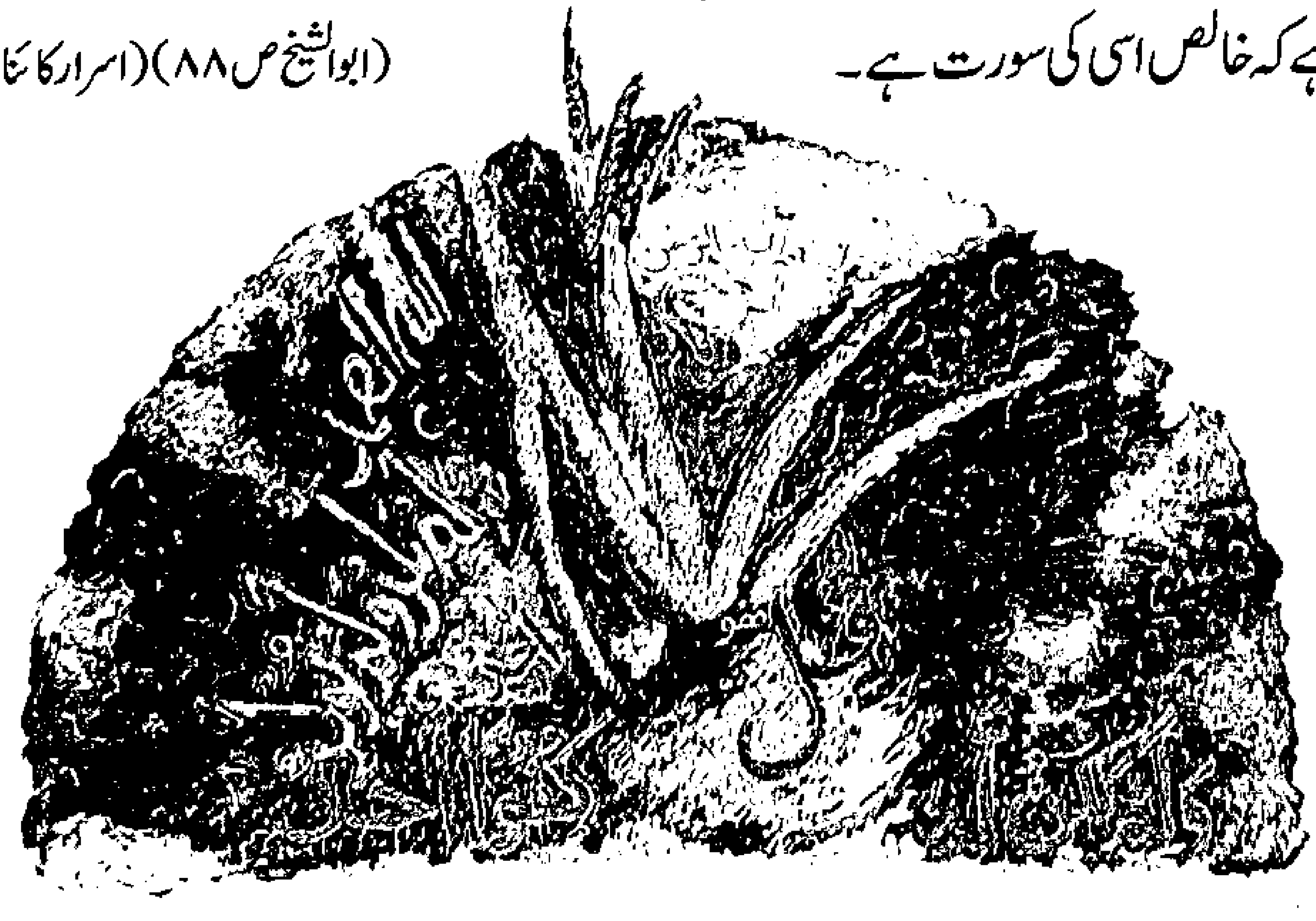

Marfat.com

اے علی! خدا کہاں ہے؟؟

(9)...... ابو رزین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے خدا کہاں تھا؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> کہ عماء میں (عماء کے معنی بادل اور لاپتہ کے آتے ہیں) اُس کا جواب یہ ہے کہ (اول تو اس کے یہ معنے ہوسکتے ہیں کہ خدا لاپتہ تھا اور اگر بادل ہی کے معنے لیے جائیں تو کہا جاسکتا ہے کہ اگر وہ پھر پوچھتے کہ اس سے پہلے کہاں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ارشاد فرماتے کہ پہلے خدا تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا تھا اور اس کا غیر کوئی نہ تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ "اَلْآنَ کَمَا کَانَ" سے لیکر ابد تک ہمیشہ یکساں ہے۔ اس میں کسی قسم کے تغیّر کی گنجائش نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے پوچھا تھا کہ خدا کہاں ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے خود مکان کو بنایا ہے اس کی نسبت ایسا سوال نہیں ہوسکتا؟

پھر اُس نے پوچھا اچھا بتلایئے وہ کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے ساری کیفیتوں کو بنایا ہو اس کی نسبت یہ سوال بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ کیسا ہے؟

پھر اس نے پوچھا کہ وہ کب سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے بتلا تو سہی کہ وہ کب نہ تھا جو بتلاؤں کہ کب سے ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (نزھۃ المجالس)

اللہ اور مخلوق کے درمیان کتنے پردے ہیں؟

(10)...... حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ: "ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کے علاوہ کسی اور چیز کا مخلوق سے پردہ اختیار کیا ہوا ہے یا نہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں فرشتوں اور اس کے درمیان ستر پردے نور کے، ستر پردے آگ کے، ستر پردے اندھیرے کے، ستر پردے رفرف (ریشمی بچھونے) کے، ستر پردے آگ اور نور سے حاصل ہوئی روشنی کے، ستر پردے برف کے، ستر پردے بادلوں کے، ستر پردے ٹھنڈک کے اور ستر پردے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ہیں جس کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔

Marfat.com

اللہ کے قریب کون سا فرشتہ ہے؟

اس یہودی نے آپ ﷺ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قریب کون سا فرشتہ ہے اس کے بارے میں بتائیے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسرافیل ہے، پھر جبرئیل پھر میکائیل اور پھر ملک الموت (عزرائیل) ہیں'' (حوالہ شعب الایمان)

کیا تم ایک چیونٹی بھی بنا سکتے ہو؟

ایک حدیث کا مفہوم ہے:

سیّدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اس طرح پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جس طرح میں نے پیدا کیا ہے۔ یہ بھی ذرا (میری طرح) اناج کا دانہ اگا کر دکھائیں، یہ بھی ذرا چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں''

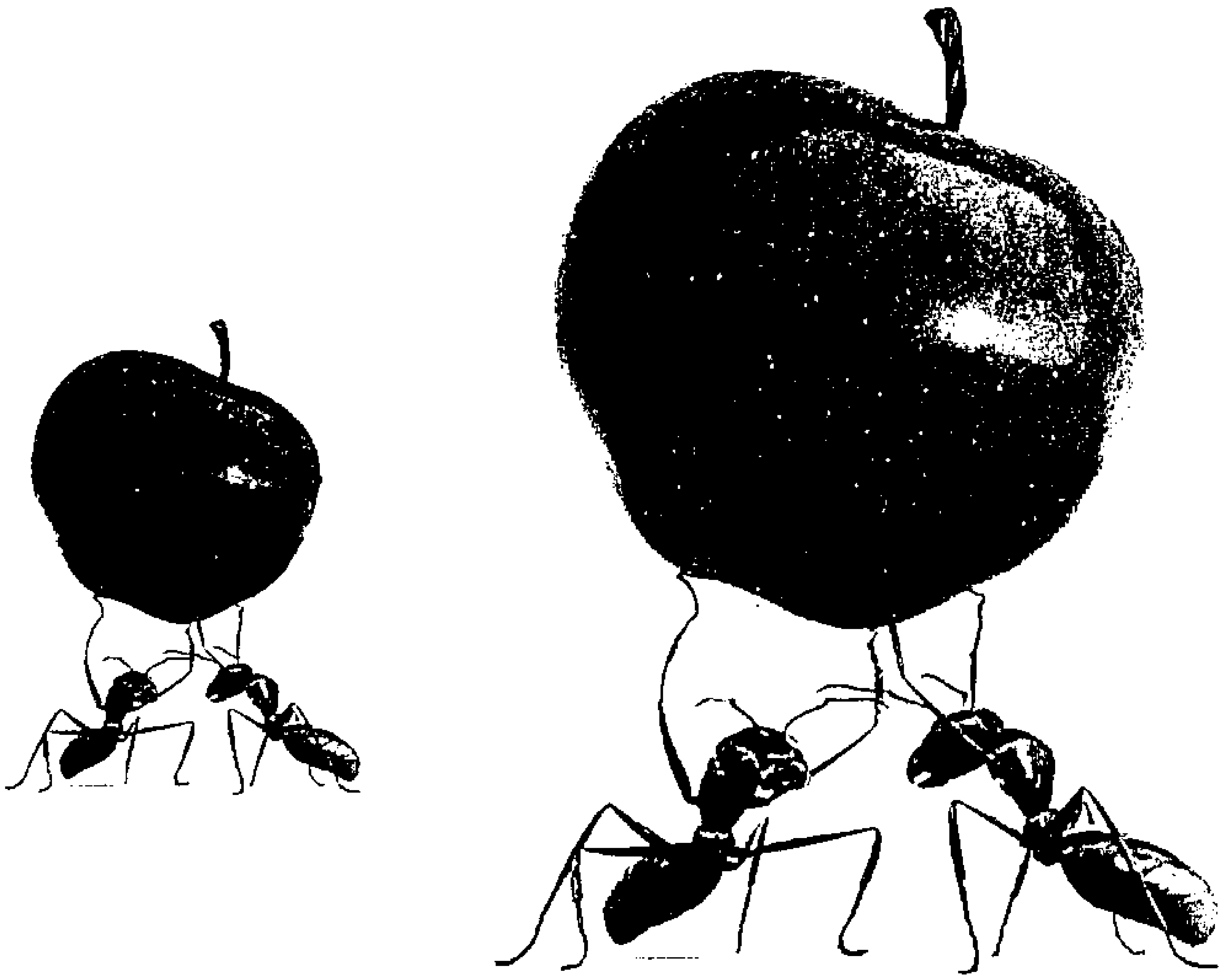

Marfat.com

یہود کے سوالات کے انمول نبوی جوابات

11 ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل نے سوال کیا کہ: اے موسیٰ! کیا آپ کا رب نماز پڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا سے ڈرو، انہوں پوچھا کیا آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو (اللہ کی شان کے خلاف ایسے سوالات مت کرو)۔

تو اللہ تعالیٰ نے پکار کر فرمایا کہ اے موسیٰ! ان لوگوں نے آپ سے یہ پوچھا ہے کہ تیرا رب نماز پڑھتا ہے؟ آپ کہو ہاں میں بھی اور میرے فرشتے بھی میرے انبیاء اور رسولوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت آخر تک نازل فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (پ ۲۲، سورۂ احزاب:56)

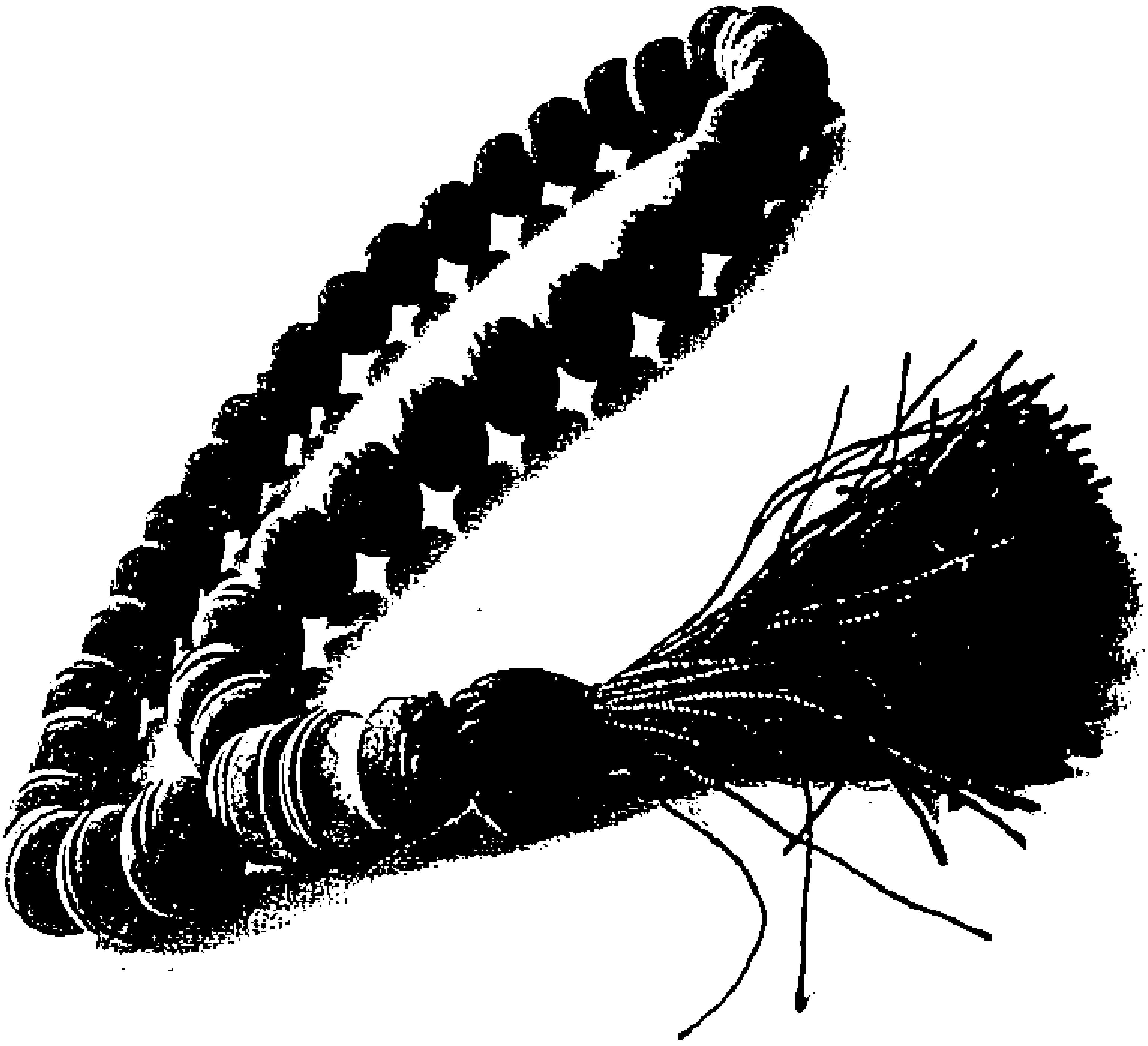

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

Marfat.com

اے موسیٰ! آپ کا رب سوتا ہے؟

یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا:

اے موسیٰ! کیا تیرا رب سوتا ہے؟ (اس کے جواب کے لیے میرا حکم یہ ہے کہ) آپ شیشے کے دو برتن اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور ساری رات کھڑے ہو جائیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، جب رات کی تہائی گزری تو آپ کو اونگھ آئی اور اپنے گھٹنے کے بل گر پڑے پھر سنبھل کر چست ہو کر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ رات کا آخری حصہ آیا تو پھر اونگھ گئے حتیٰ کہ وہ دونوں برتن گر گئے اور ٹوٹ گئے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ اگر میں سو جاؤں تو سب آسمان سب زمینوں پر گر جائیں اور اس طرح سے ہلاک ہو جائیں جس طرح تیرے ہاتھوں سے یہ دونوں برتن ٹوٹ گئے۔ اسی کے متعلق اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت الکرسی نازل فرمائی۔

اور انہوں نے آپ سے سوال کیا ہے کہ آپ کا رب رنگ لگاتا ہے؟ تو آپ کہہ دیجئے کہ ہاں مختلف رنگوں لگاتا ہوں سرخ بھی، سفید بھی، سیاہ بھی سب رنگ میرے رنگوں میں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر (یہ آیت) نازل فرمائی:

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (العظمة ص ۱۴۰)

ترجمہ: "(ہم دین کی اس حالت میں رہیں گے جس میں ہم کو) اللہ تعالیٰ نے رنگ دیا ہے (اور رنگ کی طرح ہمارے رگ و ریشہ میں بھر دیا ہے) اور (دوسرا) کون ہے جس کے رنگ دینے کی حالت اللہ تعالیٰ (کے رنگ دینے کی حالت) سے خوبتر ہو (جب اور کوئی دوسرا ایسا نہیں تو ہم نے اور کسی کا دین بھی اختیار نہیں کیا) اور (اس لئے) ہم اس کی غلامی اختیار کئے ہوئے ہیں"۔ (اسرار کائنات)

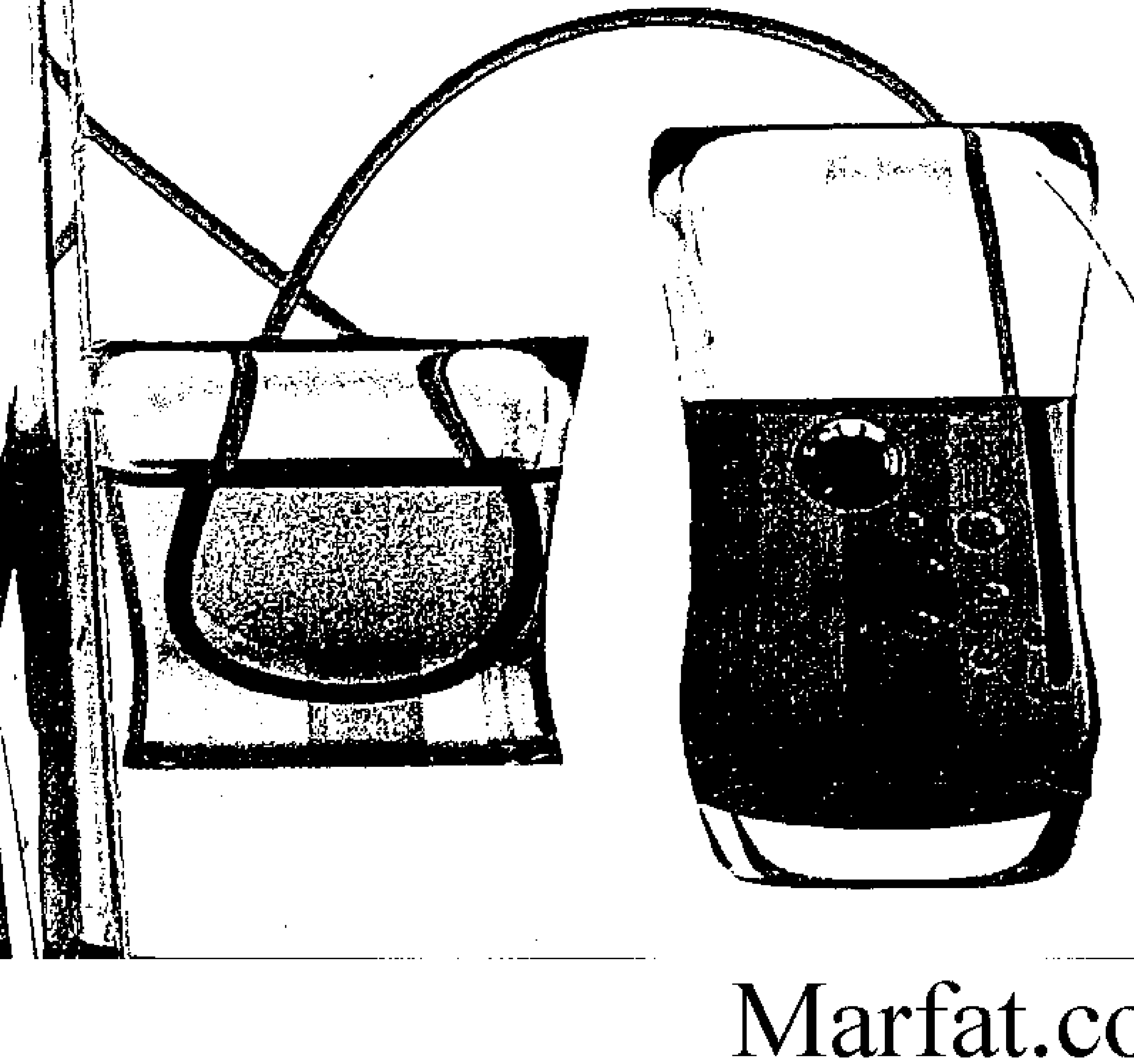

Marfat.com

مولائے کریم کا معاف کرنے کا کریمانہ انداز

12 ...... حضرت عتبہ ابوالولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے یوں کہتے ہوئے سنایا: کَرِیْمُ الْعَفْو

تو ان سے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس کا کرم عفو کیا ہے؟ فرمایا نہیں۔ فرمایا (کریم العفو وہ ہے) جو گناہ کو معاف کر دے اور اس کو نیکی میں بدل دے۔ (اسرار کائنات) (العظمۃ ۱۸۲)

میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں

13 ...... حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! کہ یہ لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تیری (اللہ تعالیٰ) کی ابتداء کیسے ہوئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ان کو بتا دو "میں ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد ہوں"۔

Marfat.com

اے مولیٰ! مجھے اپنا دیدار کرادیں!!

14 ......حضرت موسیٰ علیہ السلام (کلیم اللہ) اللہ کے قریب ہوتے رہے حتیٰ کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک ہی حجاب رہ گیا جب انہوں نے اپنے اس مقام کو دیکھا اور قلم کے چلنے کی آواز کو دیکھا تو اس وقت فرمایا: "رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡكَ ؕ" (سورۃ اعراف)

ترجمۃ: ''اے میرے پروردگار اپنا دیدار مجھے دکھلادیں میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں''

(درمنثور ۴/ ۷۳ ۳ واسرار کائنات: ۸۰)

بعض وسوسے ایمان کی علامت ہوتے ہیں

15 ......محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ، عبید اللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور عصمان بن اسود رحمۃ اللہ علیہ کے انسادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

''آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی؛ میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ انہیں زبان پر بھی نہیں لاسکتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان کی علامت ہے۔

عصمان بن اسود کا بیان ہے کہ میں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، اے ابوالحجاج یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جب آدمی شیطان کے داؤ سے بچتا ہے اور گناہ نہیں کرتا تو شیطان اس کے پاس آکر اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے مثلاً اسے یہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا یہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

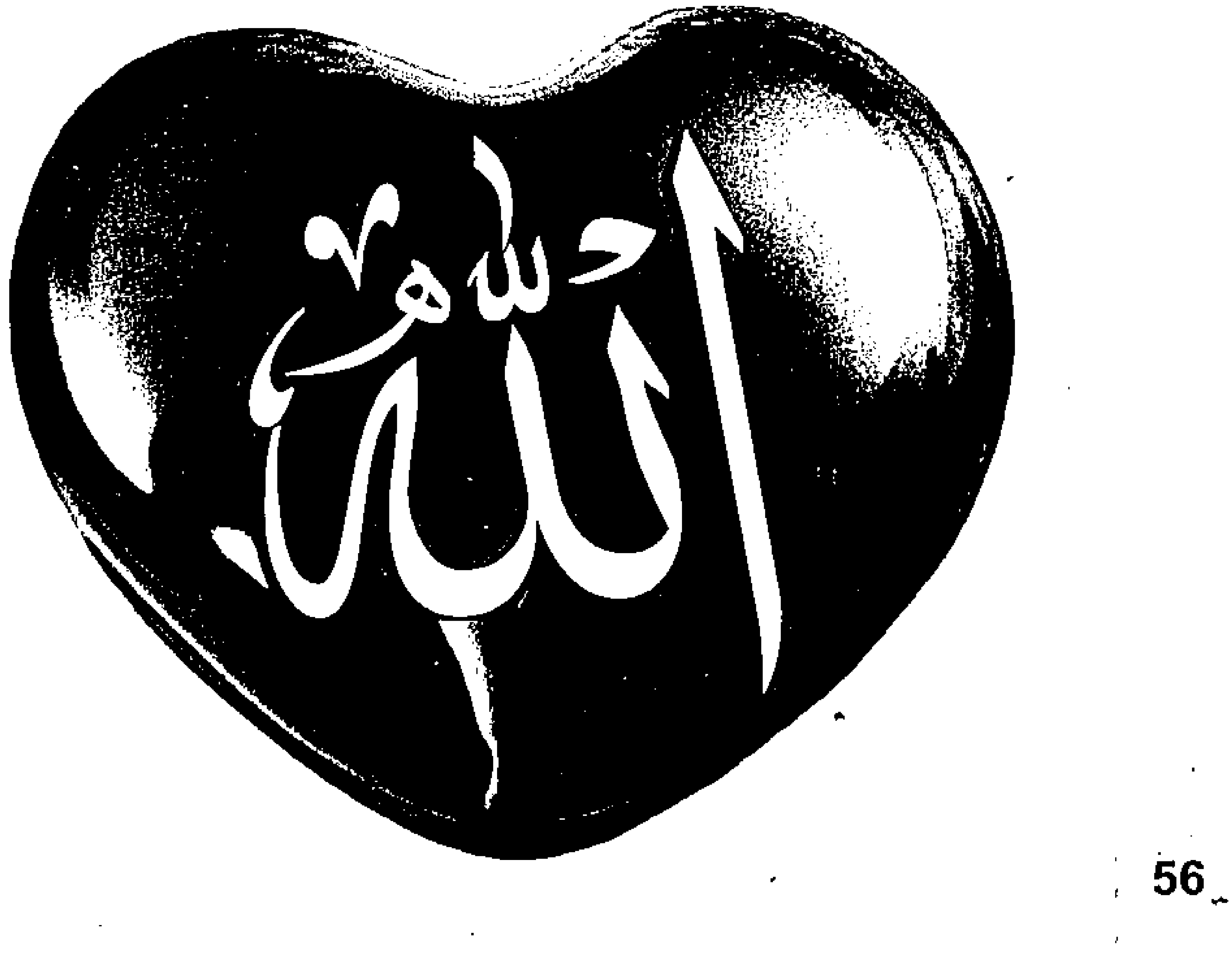

Marfat.com

انسان کی بے بسی اور خدا کی قدرت کی شان میں حدیث قدسی

16 ...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں، اور آپ ﷺ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ:

ارشاد سبحانہٗ تعالیٰ ہے:

''اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، مگر وہ شخص گمراہی سے بچ جاتا ہے جس کو میں ہدایت عطا کرتا ہوں، لہٰذا مجھ سے تم ہدایت مانگا کرو، میں تمہیں ہدایت سے سرفراز کرونگا، اور تم میں سے ہر ایک فقیر اور کنگال ہے۔ مگر وہ شخص بے نیاز ہوسکتا ہے جس کو میں بے نیاز بناتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے مانگا کرو، میں اپنے بے پناہ خزانہ سے تمہیں دیا کروں گا تم میں سے ہر شخص گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ شخص گناہوں سے محفوظ رہتا ہے جس کی میں عافیت سے حفاظت کرتا ہوں، لہٰذا تم میں سے جس کو اس بات کا یقین ہے کہ میں مغفرت کرنے پر کامل قدرت رکھتا ہوں پھر اس یقین کے ساتھ مجھ سے مغفرت مانگے تو میں اس کی مغفرت کردیتا ہوں۔

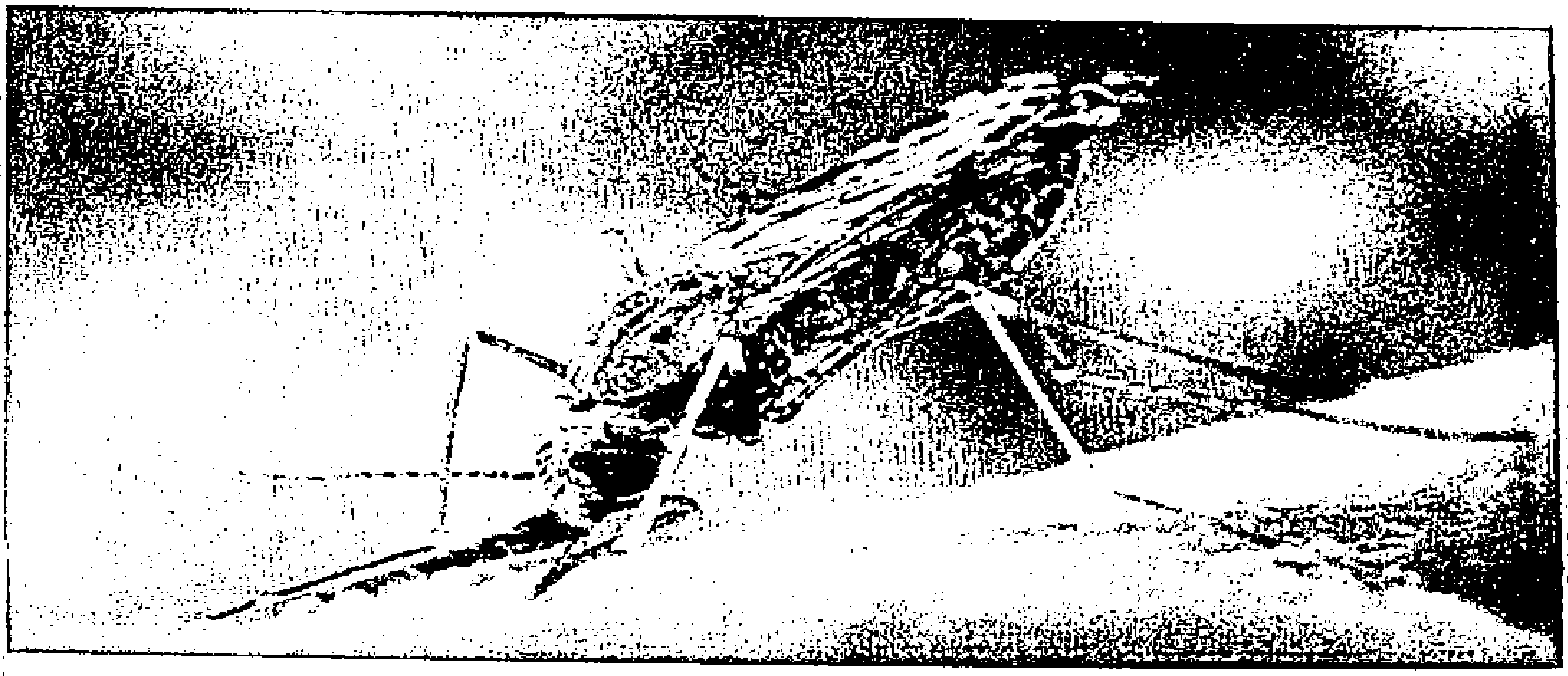

اور میرے اُوپر کوئی رُکاوٹ ڈالنے والا نہیں ہے، اور اگر تمہارے پہلے لوگ تمہارے بعد کے لوگ تمہارے جنات اور تمہارے انسان، تمہارے زندے تمہارے مُردے، تمہارے مالدار تمہارے غریب سب کے سب میرے ایک متقی بندے کی طرح متقی اور پرہیز گار بن جائیں اور کوئی نافرمان نہ رہے تو تم سب کا متقی پرہیز گار بن جانا میری حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

اللہ کے خزانے اور سوئی کے قطرہ کی مثال

اگر تمہارے پہلے کے لوگ تمہارے بعد کے لوگ تمہارے جنات، تمہارے انسان تمہارے زندے، تمہارے مردے، تمہارے مالدار تمہارے فقیر سب کے سب میرے ایک نافرمان بندے کی طرح سب کے سب بدبخت اور نافرمان بن جائیں کوئی بھی نیک نہ رہے تو تم سب کا نافرمان اور بدبخت بن جانا اللہ کی حکومت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی اور نقصان نہیں کر سکتا۔

اے میرے بندو! اور اگر تمہارے پہلے کے لوگ، تمہارے بعد کے لوگ، تمہارے جنات، تمہارے انسان، تمہارے زندے، تمہارے مردے، تمہارے مالدار، تمہارے فقیر، سب کے سب ایک جگہ اکھٹے ہو کر ایک ساتھ اپنی اپنی آرزوں اور تمناؤں کے مطابق مجھ سے مانگیں اور میں سب کی جھولیاں بھر دوں تو میری حکومت میں کسی قسم کی کمی نہ آئی گی۔

البتہ تم اس کی ایک مثال سمجھو کہ اگر تم میں سے کوئی بحر سمندر پر سے گذرے، اس میں سوئی کی نوک ڈبو کر اٹھا کر دیکھ لے کہ سمندر میں کتنا پانی رہ گیا ہے اور سوئی کی نوک پر کتنا آیا ہے، میری دولت میں سے اتنا بھی نہیں جاتا، یہ اس لیے کہ میں بہت بڑا سخی ہوں۔ ہر چیز میرے پاس میسّر ہے، اور بہت برگزیدہ ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، میرا دینا بھی صرف کرنا ہوتا ہے، اور میرا عذاب بھی صرف کرنا ہوتا ہے۔

بے شک میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو میرا حکم صرف اتنا ہوتا ہے کہ میں اس کے لیے لفظ "کُن" کہہ دیتا ہوں تو فوراً ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

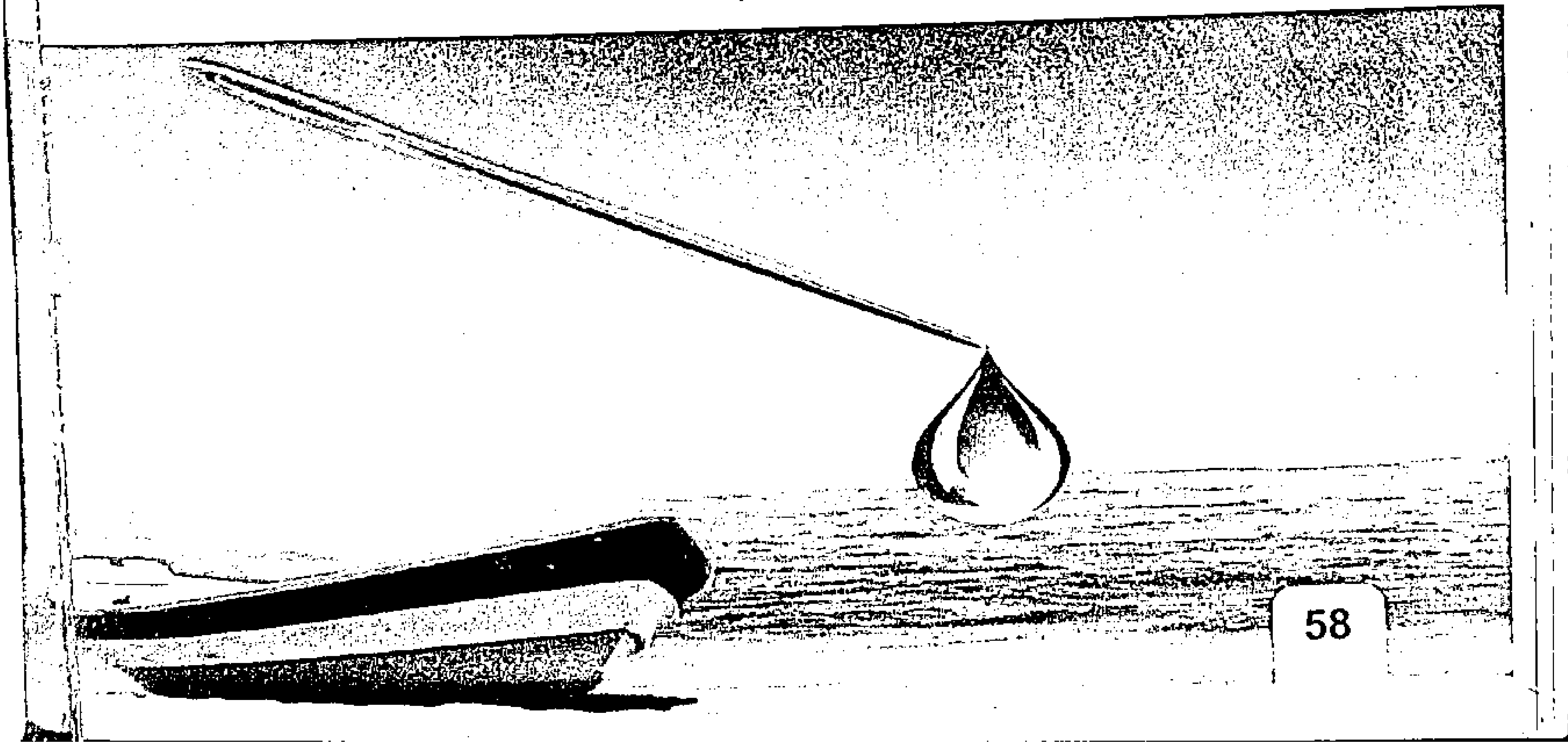

Marfat.com

باب نمبر: 3

"اللہ کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں"

اللہ کے وجود کے بارے میں ایک سنگین غلطی

جاننا چاہیئے کہ ایمان کی درستگی کے لیے عقیدہ کا درست ہونا شرط ہے اور وہ ان باتوں کا یقین کرنا ہے کہ خداوند زندہ ہے بڑا جاننے والا ہے، ''قادر'' ہے، سب کچھ سنتا ہے اگر چہ (ہم لوگوں کی طرح) اس کے کان نہیں اور سب کچھ دیکھتا ہے۔

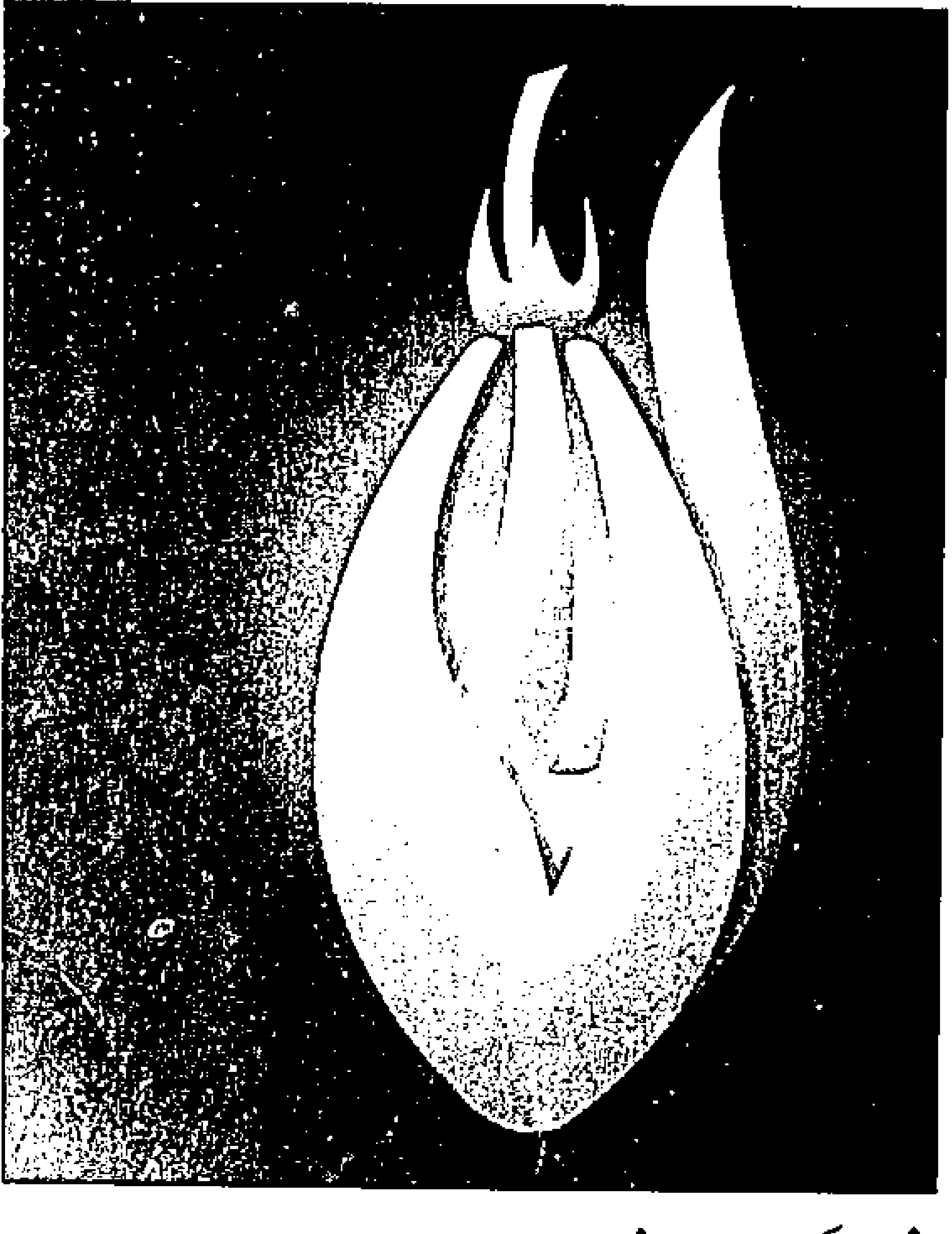

اگر چہ اس کے (ہم لوگوں کی طرح) آنکھ کا ڈھیلا اور پلکیں نہیں۔ بغیر ہونٹ اور زبان کے تکلّم کرتا ہے، تمام کائنات کی تدبیر کرتا ہے جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو کچھ نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ وہ بلندی اور پستی میں ہونے سے پاک ہے وہ اس سے بھی مبرّا ہے کہ عرش اس کو اٹھائے یا آسمان اسے گھیر لے یا بادل اس پر سایہ کرے یا کوئی چھت اس کو محدود کر دے یا کسی مکان میں وہ سما جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے جب "اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى" کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو خدا کو اوپر یا نیچے کی چھت میں محصور کرے وہ کافر ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اِسْتَوٰى" کے معنی تو معلوم ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور اس کی پوچھ گچھ کرنا بدعت ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم کسی چیز کے ساتھ دیئے بغیر ایمان لے آئے اور کسی تمثیل کے بغیر ہم نے تصدیق کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اِسْتَوٰى'' یعنی برابر ہوا، اس سے وہی مراد ہے جیسا کہ اس نے ارشاد کیا نہ وہ جو کچھ کہ دل میں خیال پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللہ کا عرش کیسا ہے؟

علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہے اور عرش حادث ہے یعنی خدا کے بنانے سے بنا ہے اور اس کے لیے استوا ثابت ہے (خلاصہ یہ کہ "اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی" متشابہات میں سے ہے اس کے ظاہری معنے خدا کی شان کے خلاف ہیں ہاں جو کچھ خدا کی مراد ہو وہ حق ہے لیکن چونکہ صاف طور پر ہم کو نہیں بتایا گیا اس لیے ہم اس کی کیفیت کی تعیین نہیں کر سکتے، اجمالاً ایمان لاتے ہیں)۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی ذات تو ثابت ہے اس کے لیے کوئی جگہ نہ ٹھہراؤ اور یہ سمجھ لو کہ جو کچھ تمہارے دل میں خیال آئے خدا ویسا نہیں ہے اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے جس کا تم خیال نہیں کر سکتے۔

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ توحید کا سب سے بزرگ کلمہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ خدا نے اپنی معرفت کا خلق کے لیے کوئی طریق نہیں بتایا ہے، اگر ہے تو یہ ہے کہ خدا کی معرفت سے انسان عاجز ہو جائے۔

ابو محمد جوینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عرش سفید موتی سے بنایا گیا ہے اور وہ خدا کے لحاظ سے ایک ذرہ سے بھی کمتر ہے پھر اس کی قرارگاہ کیونکر ٹھر سکتا ہے۔

استاد ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اسی طرف گئے ہیں کہ ''استوی'' کے معنے قہر وغلبہ کے ہیں یعنی رحمٰن عرش پر غالب ہے، اور وہ خدا کے سامنے مقہور ومغلوب ہے۔ اور اس کے ذکر کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب سے بڑی مخلوق ہے۔

اور اہل سنّت نے "اِسْتَوٰی" کے معنی دوسرے بیان کئے ہیں اور وہ بلندی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ خدا کے ساتھ جو کچھ وہ شریک کرتے ہیں خدا اس سے عالی ہے اس نے خود کو ارتفاع کے ساتھ متصف نہیں کیا اس لیے کہ وہ پہلے بھی حاصل تھا حالانکہ عرش وغیرہ کسی چیز کا وجود نہ تھا۔ (نزھۃ المجالس ج 7 ص 12)

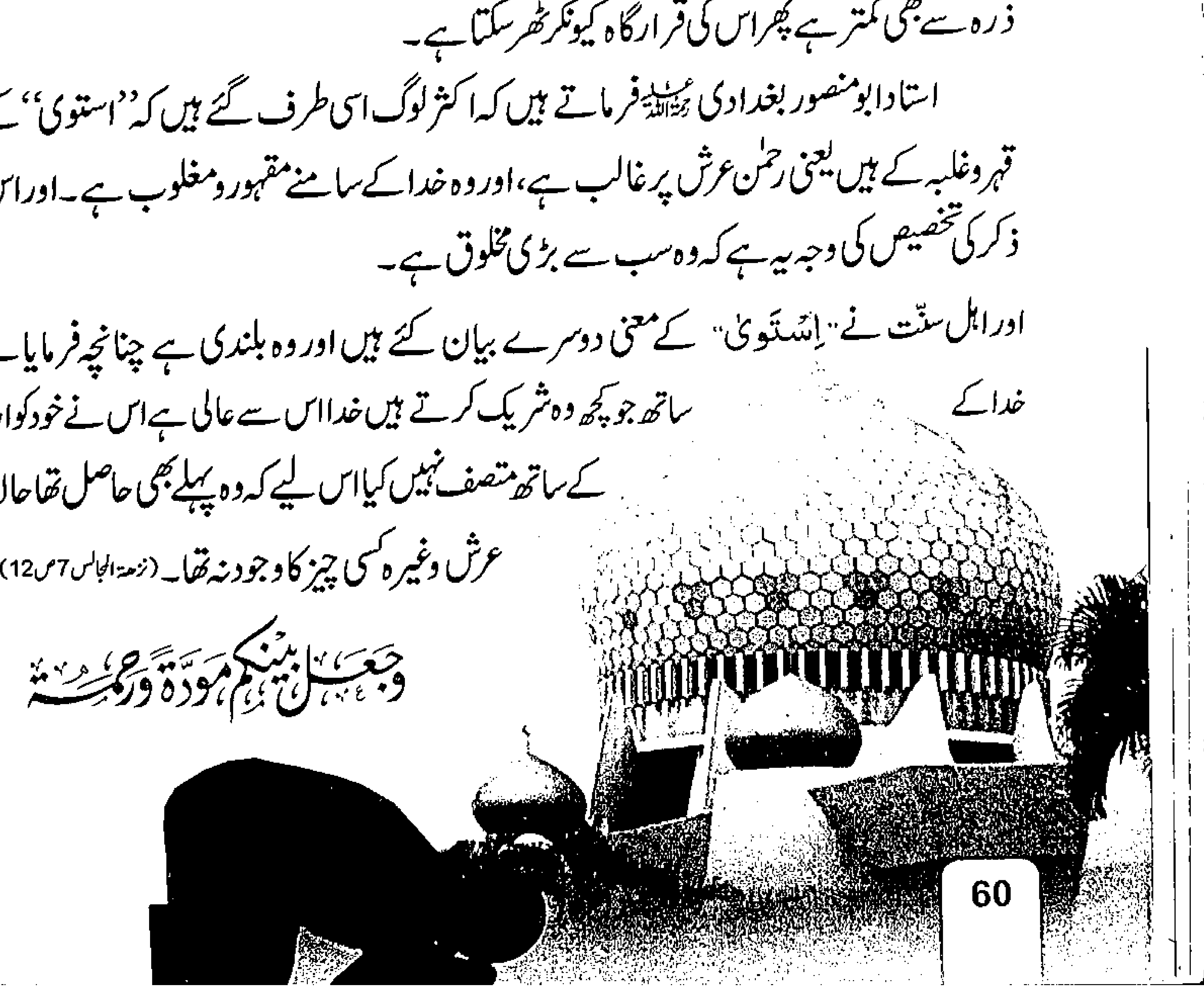

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا تعارف

جس طرح ہر ذی روح چیز ایک وجود رکھتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی وجود رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات، ہاتھ، پاؤں، آنکھوں اور چہرے وغیرہ کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ کا جسم، چہرہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اس طرح نہیں جس طرح اس کی مخلوق کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ...... (الشوریٰ:71) .... ترجمہ: ''اس کے مثل کوئی نہیں''

گویا خالق اور مخلوق کو ایک دوسرے کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ مخلوق کے جسم واعضاء کی ہیئت وترکیب اور کارکردگی وغیرہ تو ہم جانتے ہیں مگر خالق کے وجود اور اعضاء کی کنہ وحقیقت سے ہم واقف نہیں کیوں کہ یہ چیزیں وحی کی رہنمائی کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتیں اور وحی کے ذریعے ہمیں اللہ کے وجود (اور ہاتھ پاؤں وغیرہ) کے بارے میں تو بتایا گیا ہے مگر ان کی کنہ وحقیقت ہمیں نہ بتائی گئی اور نہ ہی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار انسانوں کو کروایا۔

اس لیے ہم اتنی باتوں پر تو ضرور ایمان لاتے ہیں، جتنی قرآن وحدیث میں ہمیں بتلائی گئی ہیں۔ اور جس طرح بتائی گئی ہیں اسی طرح سے ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں جبکہ جو کچھ ہم سے مخفی رکھا گیا اور بتایا نہیں گیا اس کے بارے میں ہم رائے زنی نہیں کرتے۔ (اللہ اور انسان ۵۰)

ایک یہودی عالم حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا مجھے بتاؤ رب العالمین کا لباس کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں تمہیں جواب دے دوں تو تم مسلمان ہو جاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کی چادر کبریائی ہے۔

اس نے کہا آپ نے سچ کہا، آپ نے فرمایا اس کی قمیض رحمت کی ہے، اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس کا تہہ بند عزت ہے۔

اس نے کہا آپ نے سچ کہا: تو آپ نے فرمایا تو پھر اب ایمان لاؤ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک کا تذکرہ

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ (البقرۃ:511)

ترجمۃ: اور مشرق ومغرب کا اللہ تعالیٰ ہی مالک ہے۔ پس تم جدھر کومنہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ (چہرہ) ہے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ (الروم:38)

ترجمۃ: ''پس قرابت دار کو، مسکین کو، مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے۔ یہ ان کے لیے بہتر ہے، جو اللہ تعالیٰ کا چہرہ (دیکھنا) چاہتے ہیں''

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے چہرے کا دیدار قیامت کے روز ہوگا اور وہ بھی صرف اہل ایمان کو جیسا کہ آئندہ تفصیلات سے معلوم ہوگا۔ (اللہ اور انسان)

آسمان کی نورانیت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے رب تبارک وتعالیٰ کے ہاں نہ رات ہے نہ دن ہے (بلکہ) آسمانوں کا نور بھی اس کے چہرہ مبارک کے نور سے ہے۔ (ابوالشیخ 88، اسرار کائنات:75)

اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں کا تذکرہ

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ترجمۃ: ''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے اسے دے''۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ (المائدہ:46)

ترجمۃ: اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ انہی (یہودیوں) کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں اور ان (یہودیوں) کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ① (سورۃ الملک:1)

ترجمۃ: ''بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے'' (اللہ اور انسان:54)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ احادیث کے آئینے میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کی سخاوت اس سے کچھ بھی کم نہیں کرتی۔

آپ ﷺ نے (مزید) فرمایا:

کیا تمہیں علم ہے کہ جب سے اس نے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں تب سے اس نے جتنا خرچ کیا ہے، اس نے بھی اس میں کوئی کمی پیدا نہیں کی جو اس کے ہاتھ میں ہے۔

(بخاری: کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ وغیرھم: 2147)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے محمد ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر اور تمام پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور تمام درختوں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اور پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں (یہ بات اس نے بڑے تعجب سے کہی)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ

اس پر اللہ کے رسول ﷺ مسکرا دیے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (انعام:19) ''اور انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسی اس کا حق تھا''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ (اس یہودی کی باتوں پر) از راہِ تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنسے تھے۔ (بخاری: ایضاً)

مسند کی حدیث میں بھی یہ واقعہ لکھا ہوا ہے کہ آپ ﷺ ہنسے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور روایت میں ہے کہ وہ اپنی انگلیوں پر بتاتا جاتا تھا۔

Marfat.com

صحیح بخاری شریف میں ہے، اللہ تعالیٰ زمین کو قبض کر لے گا اور آسمان کو اپنی داہنی مٹھی میں لے لے گا۔ پھر فرمائے گا، میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ؟

مسلم کی اس حدیث میں ہے کہ زمینیں اس کی ایک انگلی پر ہوں گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں۔

مسند احمد میں ہے، حضور ﷺ نے ایک دن منبر پر اس آیت کی تلاوت کی اور آپ ﷺ اپنا ہاتھ ہلاتے جاتے تھے، آگے پیچھے لا رہے تھے اور فرماتے تھے:

اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی خود بیان فرمائے گا کہ میں جبار ہوں، میں متکبر ہوں، میں مالک ہوں، میں باعزت ہوں، میں کریم ہوں۔

آپ ﷺ اس کے بیان کے وقت اتنا ہل رہے تھے کہ ہمیں ڈر لگنے لگا کہ کہیں آپ ﷺ منبر سمیت گر نہ پڑیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی پوری کیفیت دکھادی کہ کس طرح حضور ﷺ نے اسے حکایت کیا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے گا اور فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، اپنی انگلیوں کو کبھی کھولے گا، کبھی بند کرے گا۔

اور آپ اس وقت ہل رہے تھے یہاں تک کہ حضور ﷺ کے ہلنے سے سارا منبر ہلنے لگا اور مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ حضور ﷺ کو گرا نہ دے۔

بزار کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اور منبر ہلنے لگا۔ پس آپ ﷺ تین مرتبہ آئے گئے۔ واللہ اعلم!!

Marfat.com

معجم کبیر طبرانی کی ایک غریب حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے فرمایا: ''میں آج تمہیں سورۂ زمر کی آخری آیات سناؤں گا جسے ان سے رونا آ گیا، وہ جنتی ہو گیا۔ پھر آپ نے اس آیت سے لے کر ختم سورۃ تک کی آیات تلاوت فرمائیں بعض روئے اور بعض کو رونا نہ آیا۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ ہم نے ہر چند رونا چاہا لیکن رونا نہ آیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا میں پھر پڑھوں گا جسے رونا نہ آئے وہ رونی شکل بنا کر بہ تکلف روئے۔ ایک اس سے بڑھ کر غریب حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں نے تین چیزیں اپنے بندوں میں چھپالی ہیں۔ اگر وہ انہیں دیکھ لیتے تو کوئی شخص کبھی کوئی بدعملی نہ کرتا۔

(1)......اگر میں پردہ ہٹا دیتا اور وہ مجھے دیکھ کر خوب یقین کر لیتے اور معلوم کر لیتے کہ میں اپنی مخلوق سے کیا کچھ کرتا ہوں جب کہ ان کے پاس آؤں اور آسمانوں کو اپنی مٹھی میں لے لوں۔ پھر زمین کو اپنی مٹھی میں لے لوں، پھر کہوں میں بادشاہ ہوں۔ میرے سوا ملک کا مالک کون ہے؟

(2)......پھر میں انہیں جنت دکھاؤں اور اس میں جو بھلائیاں ہیں، سب ان کے سامنے کر دوں اور وہ یقین کے ساتھ خوب اچھی طرح دیکھ لیں۔

(3)......اور میں انہیں جہنم دکھادوں اور اس کے عذاب دکھادوں یہاں تک کہ انہیں یقین آ جائے۔ لیکن میں نے یہ چیزیں قصداً ان سے پوشیدہ رکھی ہیں تا کہ میں جان لوں کہ وہ مجھے کس طرح جانتے ہیں کیوں کہ میں نے یہ سب باتیں بیان کر دی ہیں۔ اس کی سند متقارب ہے اور اس نسخے سے بہت سی حدیثیں روایت کی جاتی ہیں۔

واللہ اعلم!!

(احمد ۱/۲۵۱)(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن:باب ومن سورۃ الزمر، ح۳۲۲۷ اپنے شواھد کے ساتھ حسن ہے ۴/۱۲۶)

Marfat.com

سب آسمان اور زمین اللہ کی ہتھیلی میں رائی کے دانہ کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے دن) اللہ جل شانہ، تمام آسمانوں کو ان تمام مخلوقات سمیت جو ان میں ہیں اور تمام زمینوں کو جو ان میں ہیں سب کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹے گا تو انگوٹھے کے پاس بھی کوئی شئے نظر نہ آئے گی، اور چھوٹی انگلی کے پاس بھی کوئی چیز نظر نہ آئے گی، بلکہ یہ سب کچھ اس کی ہتھیلی میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ہوں گے۔ (اسرار کائنات)

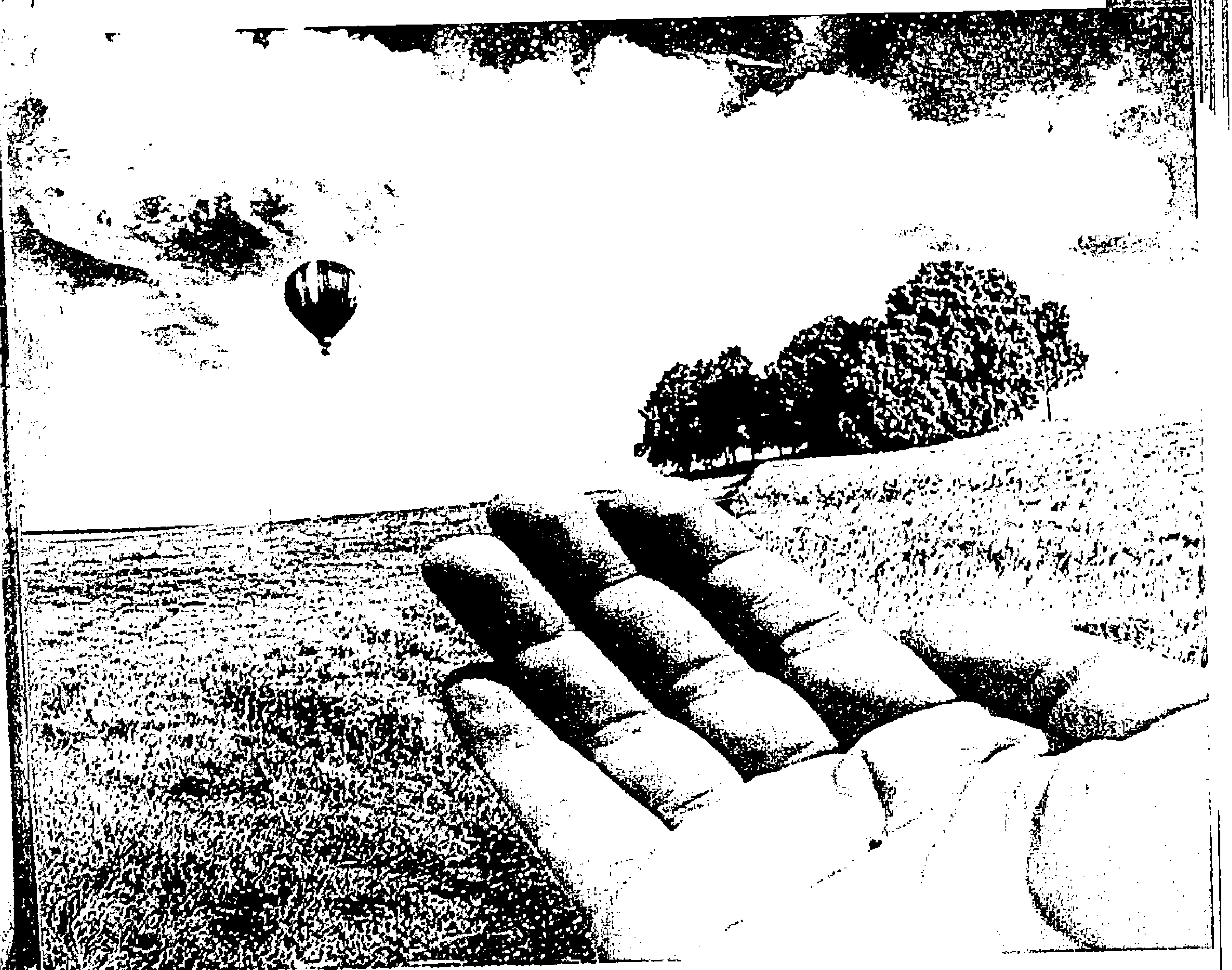

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بابرکت آنکھوں کا تذکرہ

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا (المؤمنون:72)

ترجمہ: ''پھر ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا''

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ: ''اور ایک کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے تیار کر اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی بات چیت نہ کر وہ پانی میں ڈبو دیے جانے والے ہیں'' (ھود:137)

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾ (الطور:48)

ترجمہ: ''تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لے، بے شک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے صبح کو جب تو اٹھے اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر، اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھ''

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کرلیا۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف سے جس کا کفر کیا گیا تھا'' (القمر:41-31)(اللہ اور انسان:35)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی پنڈلی مبارک کا تذکرہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی پنڈلی مبارک کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾

ترجمہ: ”جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کرسکیں گے۔ نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جب کہ صحیح سالم تھے“ (القلم:34-24)

لَيْسُواْ سَوَاء مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللّهِ آنَاء اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے کہ:

”ہمارا پروردگار قیامت کے دن اپنی پنڈلی کھول دے گا، اس وقت تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں شہرت اور ناموری کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی“ (اور سجدہ کے لیے جھکنا ان کے لیے ناممکن ہو کر رہ جائے گا)

(بخاری: کتاب التفسیر: باب: یوم یکشف عن ساق (۴۹۱۹) مسلم (۱۸۳)) (اللہ اور انسان (55))

Marfat.com

اللہ کے پاؤں مبارک کا تذکرہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو بھر دیا جائے گا اور وہ کہے گی: ''اور کچھ لاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں مبارک رکھ دیں گے تو وہ کہے گی: بس! بس!''

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت اور دوزخ نے آپس میں بحث کی، دوزخ نے کہا کہ میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کردی گئی ہوں، جنت نے کہا مجھے کیا ہو ہے کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ والے لوگ داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔

اور دوزخ سے کہا تو عذاب ہے، تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا، جنت اور دوزخ دونوں بھر جائیں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی، جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں مبارک نہ اس میں رکھ دیں گے اور پھر وہ کہے گی کہ بس بس، اور اس وقت وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت (کو بھرنے) کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا''۔

(بخاری: کتاب التفسیر: باب قولہ: و تقول ھل مین مزید(4850)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: جس نے کہا اللہ کسی چیز میں ہے یا کسی چیز سے ہے، یا کسی چیز پر ہے، وہ مشرک ہے، اس لیے کہ اگر کسی چیز پر ہوتا تو وہ چیز اسے اٹھائے ہوتی اور اگر کسی چیز سے ہوتا تو حادث ہوتا، اور کسی کے پیدا کرنے سے ہوتا اور اگر کسی چیز میں ہوتا تو کھڑا ہوتا حالانکہ خدا ان سب باتوں سے پاک ہے۔

Marfat.com

اللہ کا قلم

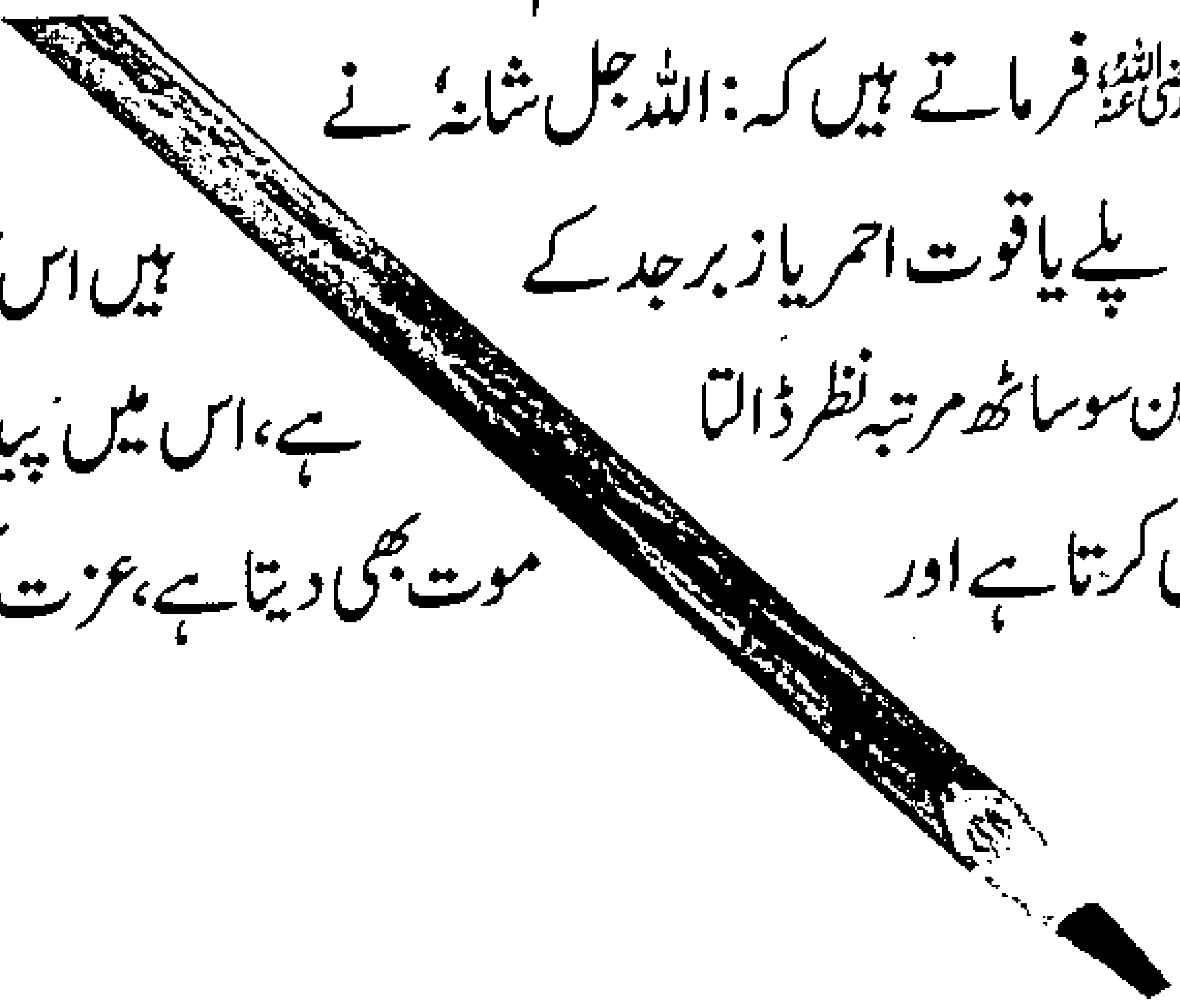

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ جل شانہٗ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا اس کے دونوں پلے یاقوت احمر یا زبرجد کے ہیں اس کا قلم نور کا ہے اس کی لکھائی نور کی ہے، روزانہ تین سو ساٹھ مرتبہ نظر ڈالتا ہے، اس میں پیدائش کا فیصلہ بھی کرتا ہے، رزق کا بھی اور زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے، عزت بھی دیتا ہے ذلت بھی اور جو چاہے کرتا ہے۔

(اسرار کائنات)

قلم کی پیدائش

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل پانی پر تھا، اس نے قلم کو پیدا کیا تو اس نے وہ سب کچھ (اللہ کے حکم سے) لکھا جو کچھ وہ قیامت تک پیدا کرنا چاہتا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا، پھر اس کی تاب نے مخلوقات میں سے کسی چیز کے پیدا ہونے سے قبل ایک ہزار سال تک اللہ کی تسبیح اور تمجید بیان کی۔

(اسرار کائنات)

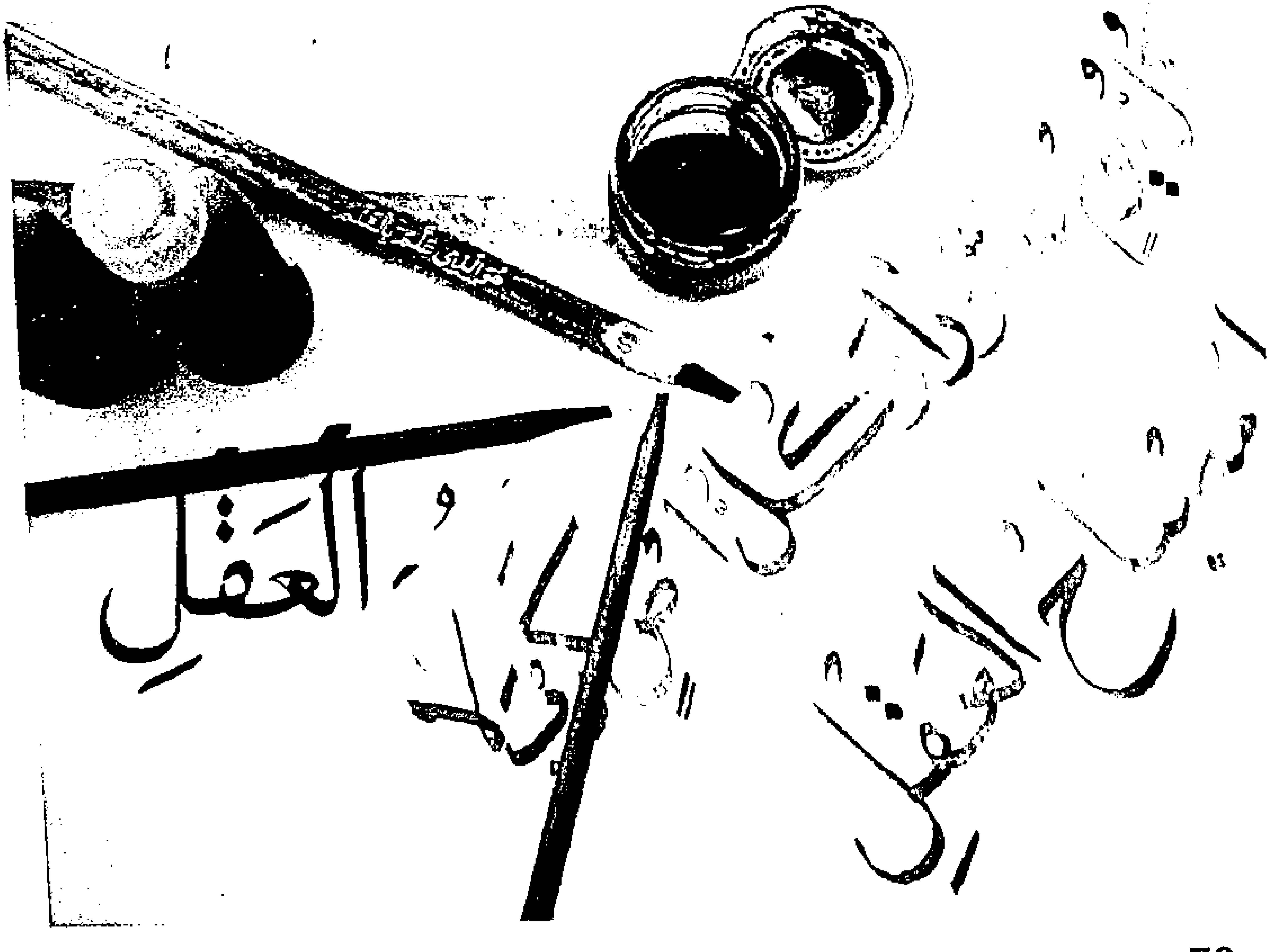

Marfat.com

اللہ کی کرسی قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ: ''اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان وزمین''

کرسی سے مراد علم الٰہی ہے یا ملک خداوندی یا پھر مشہور آسمان کا نام ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کرسی ایک موتی ہے، جس کی لمبائی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان اور زمینیں کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے وسیع صحرا میں ایک حلقہ پڑا ہو، مزید فرمایا کہ آسمان کرسی میں ہیں اور کرسی عرشِ الٰہی کے سامنے ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سورج کرسی کے نور کا ستّر واں حصہ ہے اور عرشِ الٰہی حجاباتِ الٰہی کے نور کا ستر واں حصہ ہے۔

مروی ہے کہ عرش اور کرسی کے اٹھانے والے فرشتوں کے مابین ستر ہزار نور کے اور ستر ہزار ظلمت کے پردے حائل ہیں، ہر پردہ پانچ سو سال کا سفر ہے، اگر یہ پردے نہ ہوتے تو حاملینِ کرسی حاملینِ عرش کے نور سے جل جاتے۔ عرش ایک نورانی شے ہے جو کرسی سے اوپر ہے اور ایک علیحدہ وجود رکھتا ہے مگر اس قول سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کیا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب:312)

کرسی اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے درمیانی فاصلے

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ کرسی کو اٹھانے والے فرشتوں اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے درمیان ستر پردے تاریکی کے ہیں، ستر پردے سردی کے ہیں، ستر پردے برف کے ہیں، اور ستر پردے نور کے ہیں۔ (یہ کل 280 پردے ہوئے)

ان میں سے ہر پردے کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت ہے، اور ایک پردہ سے دوسرے پردہ تک (بھی) پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، اگر یہ پردے نہ ہوتے تو کرسی (کو اٹھانے والے) فرشتے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے نور سے جل جاتے، پس رب سبحانہٗ وتعالیٰ کے نور کا کیا حال ہوگا جس کا کسی طرح سے کوئی وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔ (اسرار کائنات)

Marfat.com

اللہ کا عرش قرآن کی روشنی میں

(1) ......امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روایت ہے:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جوہر کو پیدا کیا، جب اس پر ہیبت کی نگاہ ڈالی تو وہ پگھل گیا اور خوفِ خدا سے کانپنے لگا جس سے وہ پانی بن گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر نگاہِ رحمت ڈالی تو آدھا پانی جم گیا جس سے عرش بنایا گیا، عرش کانپنے لگا تو اس پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھ دیا جس سے وہ ساکن ہوگیا مگر پانی کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا جو قیامت تک موجزن رہے گا۔

فرمان الٰہی ہے: وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ..... ''اور اس کا عرش پانی پر تھا'' (ھود:7)

عرش اور ساتویں آسمان کے درمیان حائل پردے

(2) ......حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ آیت قرآنی "وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا" (سورۂ مریم)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان ستر ہزار پردے ہیں کچھ نور کے، کچھ تاریکی کے، کچھ نور کے کچھ تاریکی کے۔ (اسرار کائنات:08)(درمنثور 4/373)

(3) ......اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾ ..... ''اور وہ (اللہ تعالیٰ) عرش عظیم کا رب ہے'' (التوبہ:921)

(4) ......اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ ترجمہ: ''اس (خدا) کی کرسی آسمانوں اور زمین سے وسیع ہے''

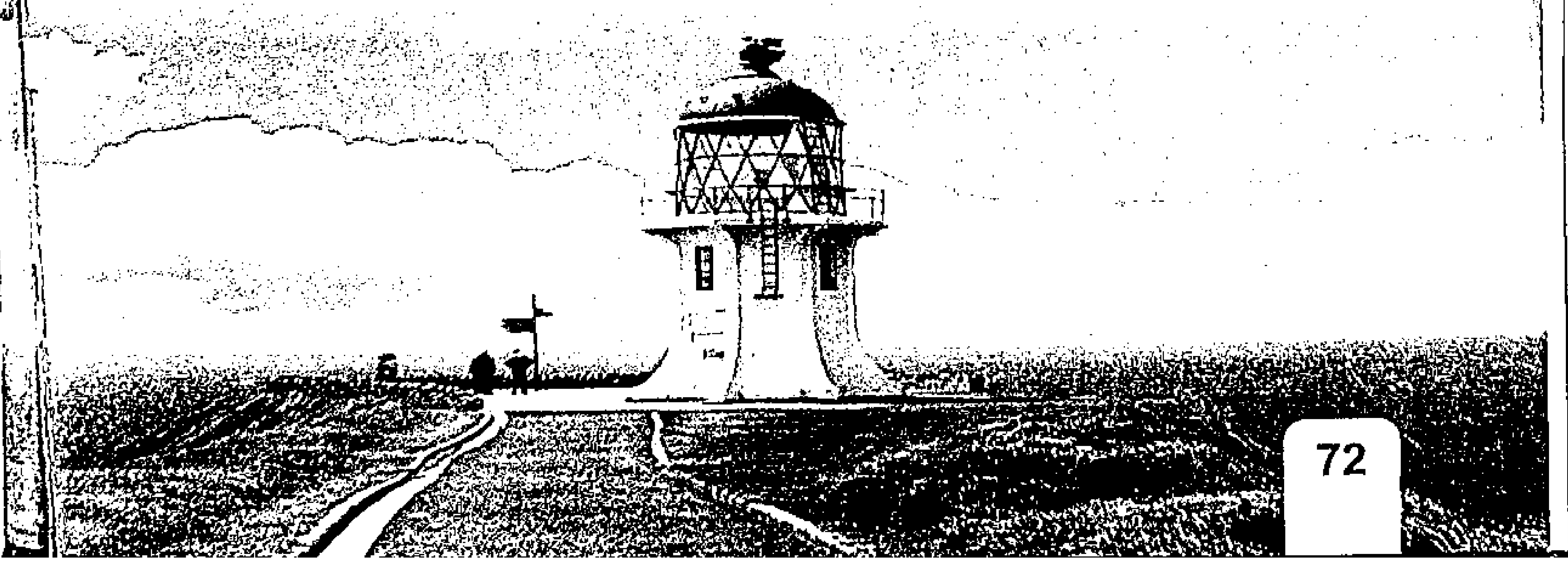

Marfat.com

عرش الٰہی کی ساخت

5 ......عرش الٰہی کی بناوٹ کے متعلق مختلف روایات ہیں:

بعض کہتے ہیں سرخ یاقوت کا ہے یا سبز موتی کا ہے بعض کی رائے ہے کہ سفید موتی سے بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

فلکیات کے ماہرین اسے نواں آسمان "فلك اعلیٰ، فلك افلاك اور فلكِ اطلس" کہتے ہیں اس میں کوئی ستارہ وغیرہ نہیں ہے، قدیم ہیئت دانوں کے بقول تمام ستارے آٹھویں آسمان میں ہیں جس کو وہ فلک البروج اور اہل شرع کرسی کہتے ہیں۔

عرشِ الٰہی مخلوقات کی چھت ہے، کوئی چیز اسکے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتی، وہ بندوں کے علم و ادراک اور مطلوب کی انتہا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس عظیم قرار دیا ہے، چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

ترجمہ: "پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے" (التوبہ:921)

حضور ﷺ کا نام نامی توریت میں متوکل تھا اور کیوں نہ ہوتا آپ سے بڑھ کر معرفتِ خداوندی کا شناسا اور کون ہے؟ آپ ﷺ موحدین کے ممتاز اور عارفین کاملین کے رہنما ہیں، توکل کی حقیقت آپ پر روز روشن کی طرح عیاں تھی۔

Marfat.com

اللہ کا عرش احادیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

1 ...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
(سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اللہ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔

(بخاری: کتاب التوحید: باب: وکان عرشہ علی المآء: (۷۴۱۸) مسلم: کتاب القدر)

یہی بات سورۂ ھود میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

ترجمہ: ''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا''

(ھود: 7) (اللہ اور انسان: 55)

عرش کی پیدائش

2 ...... حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! عرش کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کہاں تھے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سفید بادل میں تھے نہ تو اس کے اوپر ہوا تھی نہ اس کے نیچے پھر اس نے پانی پر عرش کو پیدا کیا۔

(اسرار کائنات: 155 العظمۃ: 58)

Marfat.com

اللہ کا مبارک وجود عرش یا کسی مکان کے ساتھ مخصوص نہیں

3 ......رسول اللہ ﷺ نے یہ جو فرمایا ہے کہ بیشک خدا نے خلق کے پیدا کرنے کے قبل لکھ دیا تھا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے اور یہ اُس کے پاس عرش پر لکھا ہوا ہے اس سے یہ مُراد نہیں کہ خدا عرش کے پاس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

جیسا کہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہزاروں روپیہ ہیں اگرچہ صندوق میں ہوں، یعنی پاس کہنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اختیار و قبضہ میں ہیں۔ اسی طرح مطلب یہ ہے کہ عرش پر لکھا ہوا ہے اور وہ خدا کے اختیار و قبضہ میں ہے، یعنی اس سے قرب مکانی مراد نہیں ہوسکتا اس لیے کہ خدا کی طرف مکان کی نسبت صحیح نہیں کیوں کہ وہ مکان سے پاک ہے۔

اگر کہا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے جیسے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ابن العم وغیرہ نے گفتگو کی ہے جیسا کہ پیشتر گذر چکا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ معراج کے متعلق کہا ہے وہ آگے آتا ہے لیکن باوجود ان سب باتوں کے نہ تو ان میں سے کوئی خدا کی جسیمت کا قائل تھا نہ خدا کو معطّل قرار دیتا تھا۔ (نزھۃ المجالس:1/18)

اللہ کے عرش کا مرغ

4 ......ایک روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرغ عرش کے نیچے پیدا فرمایا ہے۔ جب وہ اپنے دونوں پر پھیلاتا ہے تو وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کرتے ہیں۔ آخر شب میں وہ پر پھیلاتا ہے۔ پھڑ پھڑا کر چیخ چیخ کر تسبیح کرتا ہے "سبحان الملك القدوس" (کہ میں اس شہنشاہ مطلق کی تسبیح کہتا ہوں جو بے حد پاکیزہ و منزہ ہے)

اس کے بعد زمین کے مرغ بھی اس کے جواب میں اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہیں اور چیخنے لگتے ہیں۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ سفید مرغ کو گالی نہ دو یہ نماز کی دعوت دیتا ہے۔ (بستان العارفین)

Marfat.com

اللہ کا عرش کتنا اونچا ہے

5 ...... حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْعَرْشُ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَاِنَّ مَلَكًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ نَظَرَ اِلَيْهِ وَاِلٰى عَظْمَتِهٖ، فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ فِيْكَ قُوَّةَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لِكُلِّ مَلَكٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ، فَطِرْ فَطَارَ الْمَلَكُ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاَجْنِحَةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّطِيْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ فَكَاَنَّهٗ لَمْ يَسِرْ"

ترجمہ: ''عرش سرخ یاقوت کا ہے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے عرش کی طرف نظر اٹھائی اور اس کی عظمت کی طرف دیکھنے لگا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میں تجھے ایسے ستر ہزار فرشتوں کی قوت عطا کرتا ہوں جس میں کے ہر فرشتے کے ستر ہزار پر ہوں اب تو (عرش کی طرف) اُڑ، تو وہ فرشتہ اپنی اس قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر وہ رک گیا اور دیکھا تو گویا (ابھی) اڑا ہی نہیں'' (اور اللہ کا عرش اس سے اتنا ہی دور رہا جتنا اڑنے سے قبل تھا'')۔

عرش کا نُور

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سورج کرسی کے نور کا سترواں حصہ ہے اور کرسی کا نُور عرش کے نور کا سترواں حصہ ہے اور عرش نور کا ستر کا سترواں حصہ ہے۔ (العظمۃ)

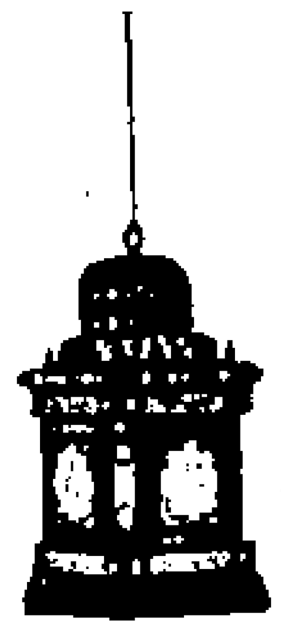

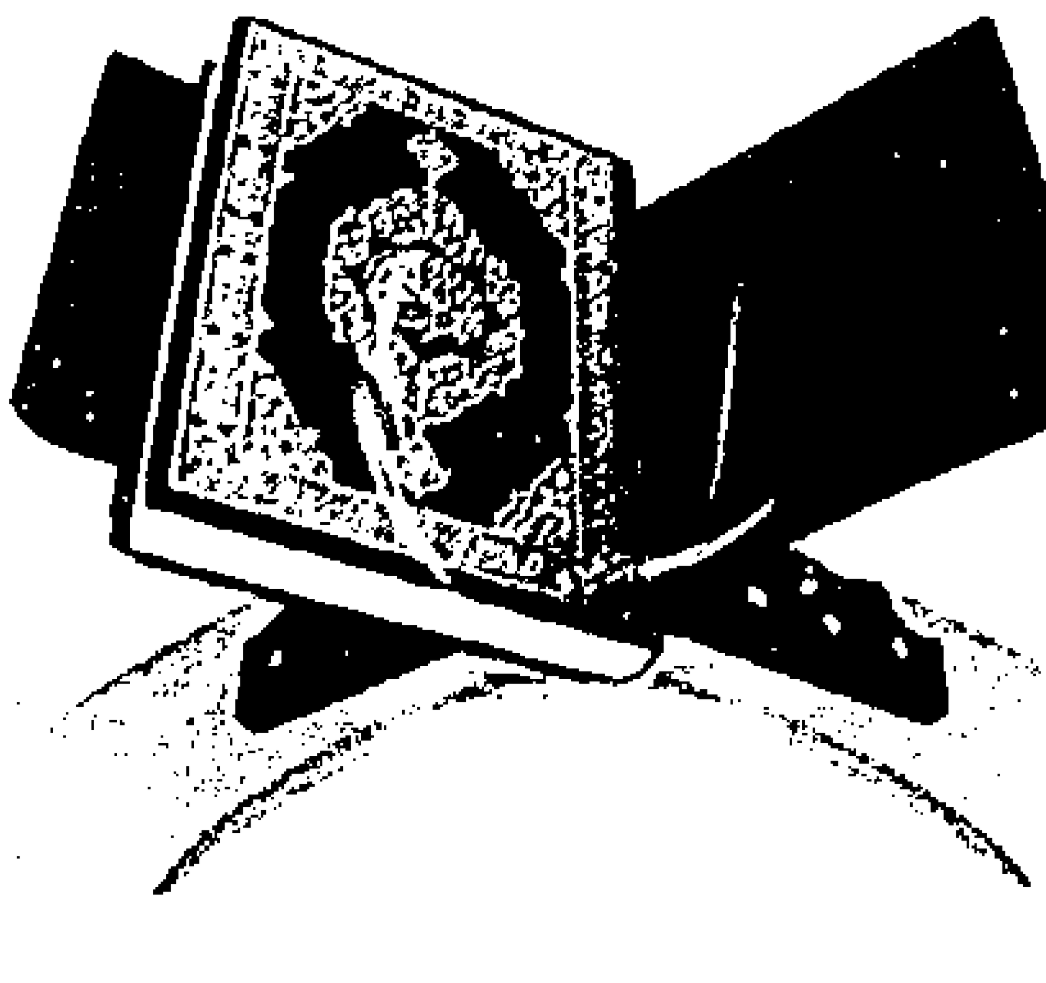

Marfat.com

عرش کو کیوں پیدا کیا؟

سوال:...... اللہ تعالیٰ نے عرش کو کیوں پیدا کیا، باوجودیکہ اس کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں تھی؟

جواب:...... اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

(1)......اللہ تعالیٰ نے عرش کو اپنے فرشتوں کے لیے مقام خدمت بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:............ ''وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ''

ترجمہ: ''اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوں گے''

(2)......اظہار قدرت وعظمت مقصود ہے جیسا کہ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ آسمان وزمین کرسی کی عظمت کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے انگشتری کا حلقہ لق ودق صحرا کے مقابلے میں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مقابلہ میں اس ذرہ کی طرح ہے جو دنیا کے مقابلہ میں ہو۔

(3)......عرش کی تخلیق سے اپنے بندوں کو آفاق کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں............ ''يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ''

ترجمہ: ''وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو کہ ان پر بالادست ہے''

(4)......سیّدنا محمد ﷺ کے شرف کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔............ ''عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا''

ترجمہ: ''امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا'' (اور یہ مقام محمود عرش کے نیچے ہے۔

(5)......یہ عرش صالحین کے اعمال کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ .... ''نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے''

(6)......یہ فرشتوں کا آئینہ ہے جس سے وہ انسانوں کا اور ان کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں تا کہ ان میں سے (نیک لوگوں کے) حق میں یا ان میں سے (بدکاروں اور کافروں کے) خلاف روز قیامت گواہی دے سکیں۔

(7)......عرش تمام عالم سے اوپر ہے اس سے اوپر اور زیادہ کوئی شئے نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے استواء کے لیے مخصوص کیا اور استواء استیلاء کا مفہوم ہے پس جو ذات سب سے بڑی مخلوق پر غالب ہے وہ اس سے کم پر بھی غالب ہے۔ (کنز ص:141) (اسرار کائنات)

Marfat.com

عرش کی ستر ہزار ٹانگیں

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا، عرش کی ستر ہزار ٹانگیں ہیں اور ہر ٹانگ آسمان وزمین کی گولائی کی مانند ہے۔ (العظمۃ:254، اسرار کائنات)

عرش کے نیچے جنت الفردوس

6 ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ وَسَطُ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ"

ترجمہ: ''جنت کے سو درجات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے (ان میں کے) دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے، جب تم اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو کیوں کہ وہ جنت کا وسط ہے اسی کے اوپر رحمٰن تبارک وتعالیٰ کا عرش ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں''۔

(اسرار کائنات)

Marfat.com

آسمانوں اور عرش کے درمیانی فاصلے

7 ......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پہلے آسمان سے دوسرے تک پانچ سو سال کا فاصلہ اور تیسرے آسمان کا فاصلہ اس کے نیچے والے آسمان سے اور اوپر والے آسمان سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ (اس طرح سے) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش پانی پر ہے اور اللہ کی ذات عرش پر ہے۔ اور اس کو معلوم ہے کہ تم کس کس حالت میں ہو۔ (درمنثور:1/44۔ اسرار کائنات)

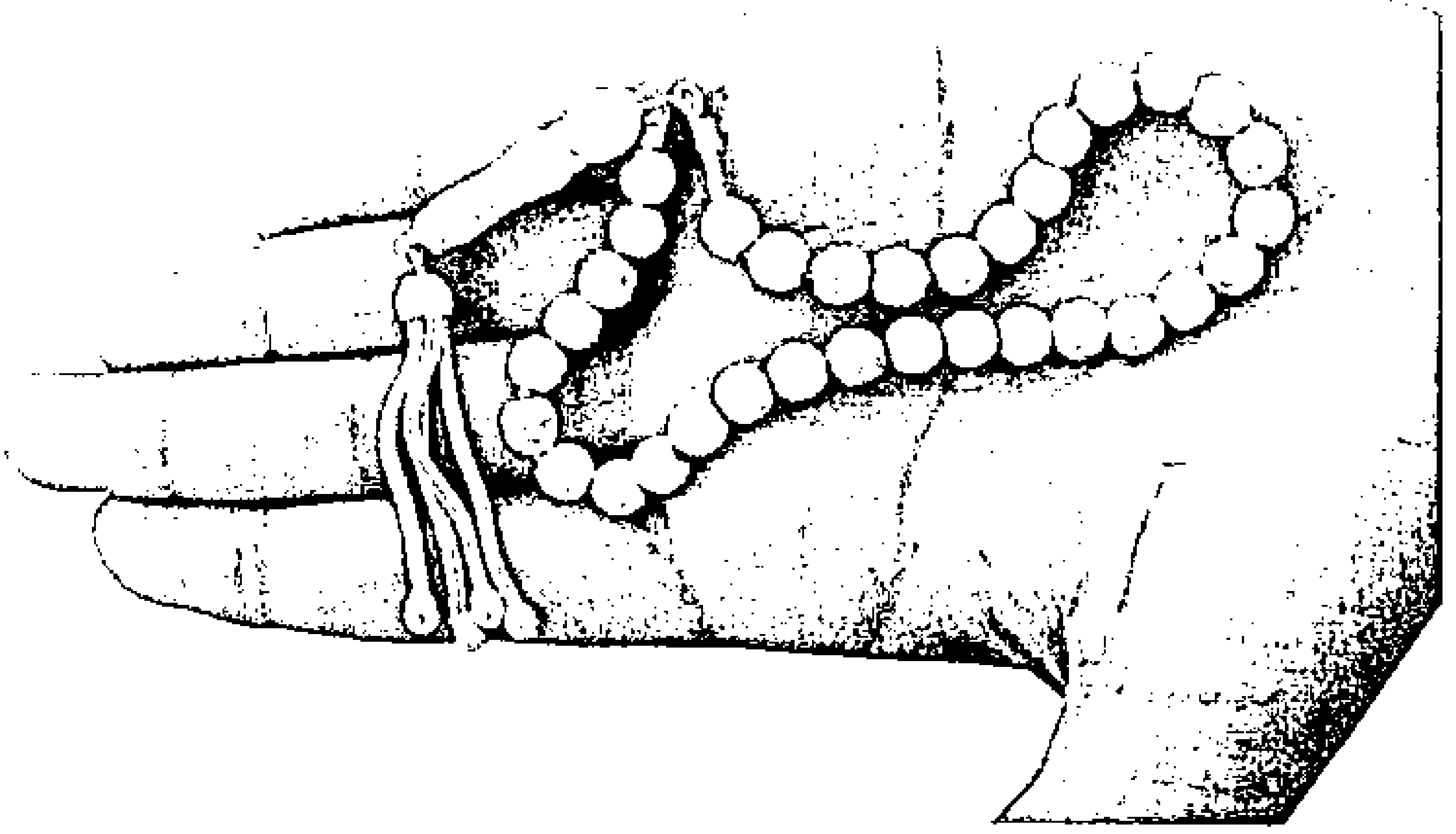

عرش، اور اس کی نہریں اور زبانیں

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عرش کو نور سے پیدا فرمایا اور کرسی عرش سے پیوست ہے، پانی تمام کا تمام کرسی کے درمیان ہے، پھر پانی ہوا پر ہے، وہ فرشتے جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے ان کے کندھے عرش سے لگے ہوئے ہیں، عرش کے گرد چار نہریں ہیں، ایک نہر نور کی ہے جو چمک رہی ہے اور ایک نہر آگ کی ہے جو شعلے مار رہی ہے اور ایک نہر سفید برف کی ہے، جس سے آنکھیں چندھیا رہی ہیں اور ایک نہر پانی کی ہے، فرشتے ان نہروں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح ادا کر رہے ہیں اور عرش کی زبانیں تمام مخلوقات کی زبانوں سے کئی گنا زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور ذکر کرتی ہیں۔ (العظمۃ:291۔ درمنثور 3/792)(اسرار کائنات)

Marfat.com

عرش کی ہزار زبانیں

حضرت حسین بن حماد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو زمرد احمر سے نور سے پیدا کیا ہے اس کی ہزار زبانیں ہیں اور زمین میں ہزار امتیں پیدا کی ہیں ہر امت (مخلوق) عرش کی زبانوں کے مطابق اپنی زبان سے اللہ کی تسبیح ادا کرتی ہے۔ (درمنثور:3/792۔اسرار کائنات)

عرش کو اٹھانے والے چار عجیب فرشتے

حضرت وہب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے جو عرش کو اٹھا رہے ہیں، ان میں سے ہر ایک فرشتہ کے چار مونہہ ہیں اور چار پر ہیں۔ دو پر ان کے چہرہ پر ہیں جو اسے عرش کی طرف دیکھنے سے روکتے ہیں (اگر وہ سب دیکھ لے) تو (ہیبت اور جلال عرش الٰہی سے) چیخ نکل جائے (اور ہوش اڑ جائیں) اور دو پر ایسے ہیں جن سے خود اڑتا ہے ان کے قدم آخری زمین میں ہیں۔

عرش ان کے کندھوں پر ہے ان میں سے ہر ایک کا ایک مونہہ بیل کا ہے، ایک شیر کا، ایک انسان کا، ایک گدھ کا ان کی گفتگو نہیں بس یہ کہتے ہیں۔

''قُدُّوسُ اللّٰهُ الْقَوِيُّ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ''

ترجمہ: ''پاک ہے، اللہ تعالیٰ قوی ہے، اس کی عظمت نے آسمانوں اور زمین کو بھر دیا ہے''۔ (اسرار کائنات۔العظمۃ:231)

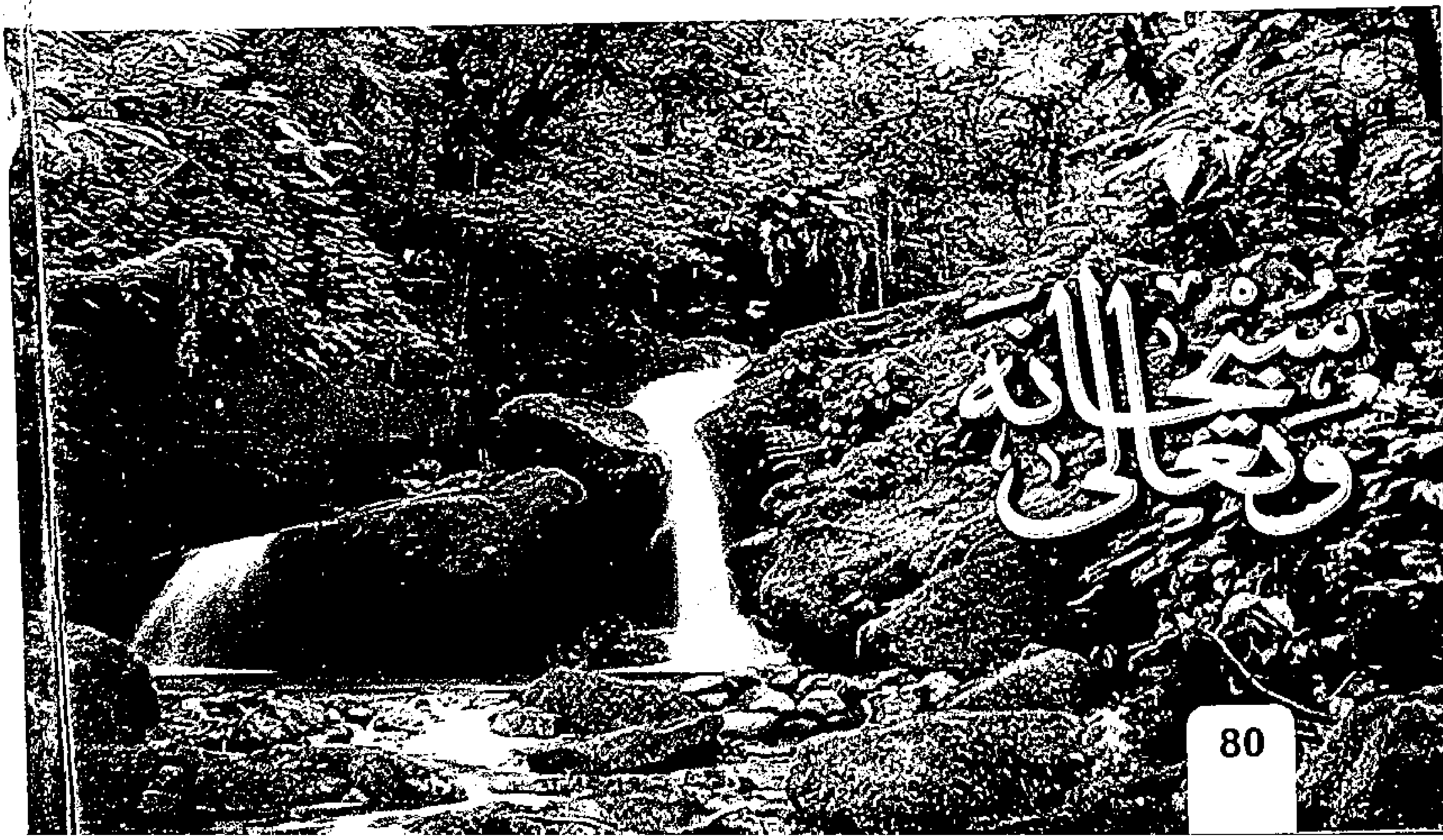

Marfat.com

حاملین عرش

(8) ......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے: آج کل حاملین عرش چار ہیں۔ ہر فرشتہ کا طول ستر ہزار برس کا ہے اور اس کے قدموں کا طول اٹھارہ ہزار برس کا، اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان میں سے ہر فرشتہ کے مختلف بازو اور متعدد چہرے ہیں اور بدن میں طرح طرح کے رنگ ہیں، جو ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہیں، وہ با آواز بلند کلمہ پڑھتے ہیں اور عرش کو دیکھا کرتے ہیں۔ پلک تک نہیں جھپکاتے، اگر ان میں سے کوئی فرشتہ زمین پر اپنا بازو پھیلائے تو ایک پر اسے چھپالے، پہلا آدمی کی صورت پر ہے، یہ کہا کرتا ہے۔

اے اللہ بنی آدم پر رحم کر اور ان پر عذاب نہ کر اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت میں داخل کر، دوسرا کرگس کی صورت پر ہے، وہ کہا کرتا ہے۔ اے اللہ پرندوں پر رحم کر ان کو عذاب نہ دے اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر اور مجھ کو محمد ﷺ کی شفاعت میں داخل کر۔

تیسرا شیر کی صورت پر ہے وہ کہا کرتا ہے:

''اے اللہ درندوں پر رحم کر ان کو عذاب نہ دے اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت میں داخل کر۔

اور قیامت کے روز عرش کے اٹھانے والے آٹھ ہوں گے اور بعض کا قول ہے ان میں سے

چار ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلٰی حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ'' پڑھتے ہیں اور چار ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الْحَمْدُ عَلٰی عَفْوِكَ'' بعد قدرتک۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ سال میں بروایت قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے کہ ساتویں آسمان میں آٹھ پہاڑی بکرے ہیں، ان کے کھر اور گھٹنے ایسے ہیں جیسے آسمان سے زمین تک کے مابین فاصلہ ہو ان کی پشت پر عرش ہے۔

Marfat.com

اللہ 18000 مخلوقات کا اکیلا خالق

(1) ...... اللہ تعالیٰ اس ساری کائنات کو بنانے والے ہیں یہ قانون ہے کہ ایک چیز کو بنانا مشکل ہے بہ نسبت دیکھنے کے یہ کائنات اتنی بڑی ہے کہ اب تک کوئی انسان اسے دیکھ نہیں سکا اور شاید ہی کوئی دیکھ سکے گا، جس دنیا اور عالم میں ہم رہ رہے ہیں۔

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ نے اپنی تفسیر قرطبی میں لکھا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ عالم چالیس (۴۰) ہزار ہیں، یعنی اس دنیا میں جیسی (۴۰) ہزار اور دنیا بھی ہیں۔

(تفسیر قرطبی: ج ا ص 831)

اور حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اٹھارہ ہزار عالم بنائے ہیں اور ان میں سے ایک عالم دنیا ہے۔

(اشرف النوری: ص 72)

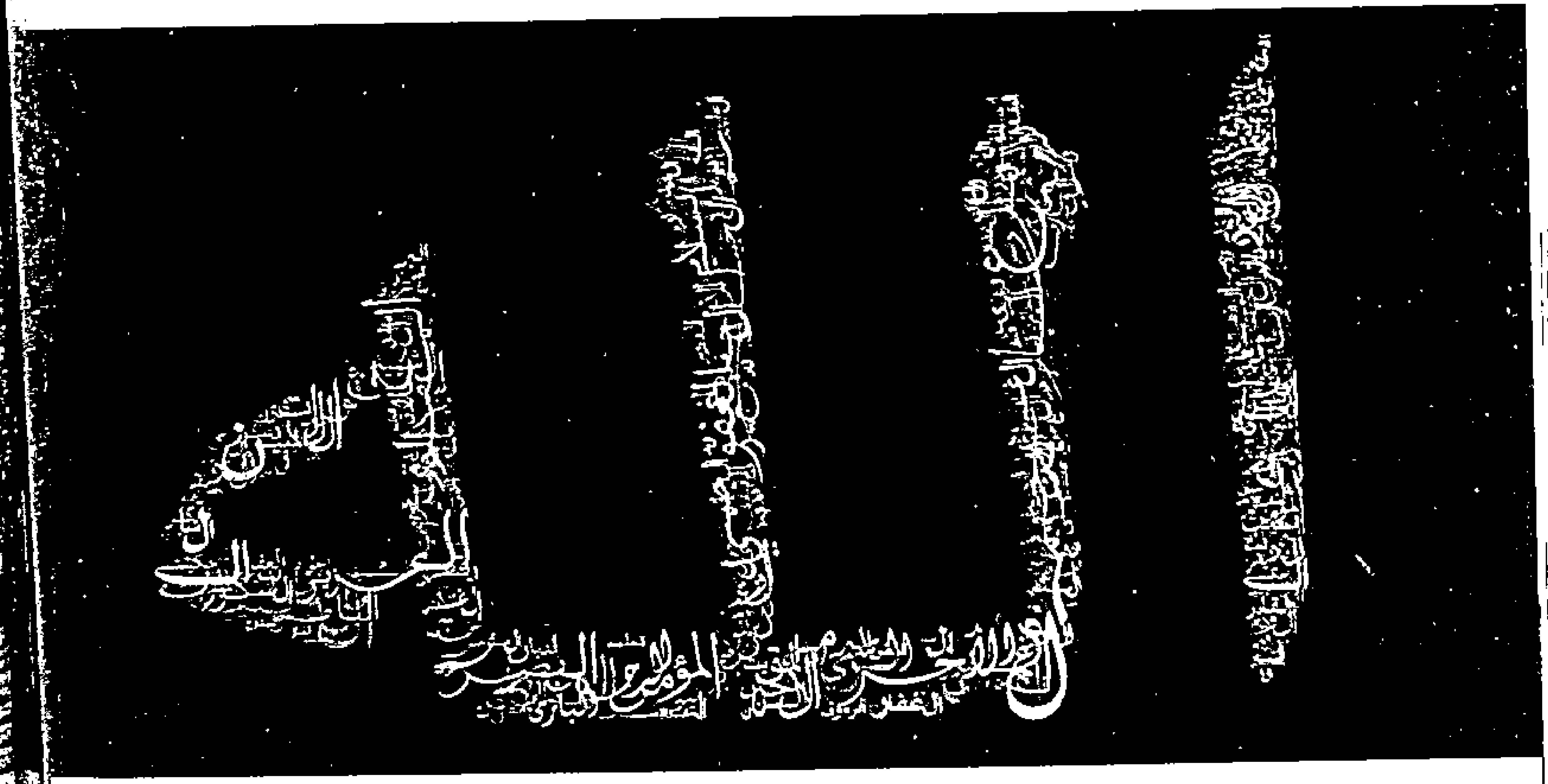

(2) ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں مخلوق کے ہزار طبقے اور گروہ پیدا فرمائے ہیں جن میں سے چھ سو سمندر میں اور چار سو خشکی میں ہیں۔

(بستان الواعظین)

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ فرماتے تھے اے انسان اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے۔ تجھے پیدا کیا کیا؟ ۱۸ ہزار مخلوقات اللہ نے دنیا میں پیدا کیں اور ۱۸ ہزار مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد اللہ نے فرمایا کہ میں نے جانور پیدا کیے، چرند پیدا کیے، جمادات، حیوانات، نباتات ہر کو پیدا کی، یہ میری مخلوقات ہیں۔

Marfat.com

''زمین کے نیچے علیحدہ مخلوقات ہیں..... پانی کے اندر اور مخلوقات ہیں..... آسمان پر مخلوق ہے..... فرشتوں کی اور مخلوقات ہیں..... درختوں کی اور مخلوقات ہیں..... ذرے ذرے میں مخلوقات ہیں..... پہاڑوں میں مخلوقات ہیں..... دریاؤں کی تہوں میں مخلوقات ہیں..... زمین کے ذروں میں مخلوقات ہیں..... مشرق و مغرب میں مخلوقات ہیں..... شمال وجنوب میں مخلوقات ہیں..... اور جہاں سورج طلوع ہوتا ہے وہاں میری مخلوق ہے..... جہاں سورج غروب ہوتا ہے وہاں میری مخلوق ہے''۔

ساری کائنات میں سورج نوکر بن گیا..... یہ میری مخلوق ہے..... ۱۸ ہزار مخلوقات میں نے پیدا کی ہیں..... لیکن میں نے قرآن میں کہہ دیا۔

''وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ''..... ''کہ ساری مخلوقات کا سردار، اے انسان میں نے تجھے بنایا''۔

Marfat.com

''مخلوقات باری تعالیٰ کی بعض اقسام''

3 ...... مغرب سے آگے ایک اور زمین

حضرت عون بن ابی راشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک سفید زمین ہے اس کا نور اور سفیدی مغربی شمس کے پیچھے ہے اس میں ایسی مخلوق ہے جن کو اس کا علم بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں نافرمانی بھی کی جا رہی ہے۔ (العظمۃ 249)

4 ...... یاجوج ماجوج کی کثرت

حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: دنیا کی سات اقالیم ہیں یاجوج ماجوج چھ اقالیم میں ہیں اور باقی سب لوگ ایک اقالیم میں ہیں۔ (العظمۃ:349 الھیئۃ السنیہ (87) درمنشور:4/052)

یاجوج ماجود بھی ایک قسم کی مخلوق ہیں جس کا اس دنیا میں قرب قیامت میں ظہور و خروج ہو گا۔

حضرت حسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یاجوج اور ماجوج دو امتیں ہیں پھر ان میں ہر امت کی چار لاکھ امتیں ہیں (جن کے افراد کا علم نہیں ہے) اور کوئی امت دوسری امت کے مشابہ نہیں ہے ان میں کوئی مرد اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ اپنی اولاد میں ایک سو خاندان نہیں دیکھ لیتا۔ (العظمۃ:449)

کیا تم نے اللہ کا فرمان: ''وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ'' نہیں دیکھا حالانکہ اس نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو ان مخلوقات میں سے کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو اس اعلیٰ خلق سے اوپر ہے اور اس نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی جو اس خلق اسفل سے نیچے ہیں اور اس نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جس کو یہ مخلوقات نہیں جانتی مگر وہی جو ہوا میں آسمان کے درمیان ہے اور ہم بہت زیادہ نہیں جانتے اور بھی بہت زیادہ نہیں جانتے۔ (العظمۃ)

Marfat.com

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل روز قیامت اولاد آدم، جنات، یاجوج، ماجوج اور جن وشیاطین سب کو جمع کریں گے تو یہ سب ایک حصہ بنیں گے اور پہلے آسمان کی مخلوقات نو حصے (زیادہ) بنیں گے، پھر پہلے آسمان کی مخلوق کو دوسرے آسمان کی مخلوق کے ساتھ اور تمام اہل زمین انسان، جنات، شیاطین، یاجوج، ماجوج سب کو ایک بنائیں گے تو تیسرے آسمان والے نو حصے (ان سے زیادہ) پھر اسی حساب کے مطابق یہ صورت ساتویں آسمان تک پہنچے گی پس برکت والی ہے وہ ذات جس نے ان کی تعداد کو، ناموں کو، روزیوں کو، عمروں کو، موت کو، حیات کو اور ان کے آخری ٹھکانے کو اپنے احاطہ قدرت میں رکھا۔ (العظمۃ:249)

5 ..... بعض جہانوں کا تذکرہ

حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن ایک جہان ہے، انسان ایک جہان ہے اس کے علاوہ اٹھارہ ہزار جہان زمین پر فرشتوں کے اور ہیں اور زمین کے چار کونے ہیں، ہر کونے میں چار ہزار پانچ سو جہان ہیں، اللہ نے ان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ (المنتظم:1/071)

ایک ہزار مخلوق زمین پر

6 ..... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے (زمین میں) ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہیں ان میں سے چھ سو سمندر میں ہیں چار سو خشکی میں ہیں''۔

المنتظم 1/071 تفسیر قرطبی 7/972 کامل ابن عدی 6/9422 مشکوۃ المصابیح 3245 در منثور 1/31 البطالب

Marfat.com

باب نمبر:4

وجود باری تعالیٰ کے دلائل، واقعات کی روشنی میں

''دامادرسول کی ذہانت سے دہریہ لاجواب''

(1) ......ایک دہریہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ (بَابُ الْعِلْمِ) کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تو کہتا ہوں کہ دنیا کو کسی نے نہیں پیدا کیا اور آپ کہتے ہیں کہ خدا نے پیدا کیا، کیوں کہتے ہیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا کہ یہ دلائل سے سمجھنے والا بندہ نہیں ہے، کسی اور طریقہ سے اس کے عقل اور خانہ میں یہ بات بیٹھے گی تو اسے بلا کر کہا:

دیکھو بھئی! تم کہتے ہو کہ خود بخود کائنات پیدا ہوئی، ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا؟ لہٰذا ہم آخرت کی تیاری کر رہے ہیں، اگر مان لیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے تو ہماری محنت تو ہو ہی رہی ہے، ہمارا نقصان کوئی نہیں۔ اور اگر ہماری بات ٹھیک نکل آئے تو بچو! تمہیں دھر لیا جائے گا۔ اب بتاؤ احتیاط کس میں ہے؟ وہ کہنے لگا بات تو ٹھیک ہے کہ اگر ہماری بات ٹھیک نکلے تو ان کو فرق نہیں پڑتا اور ان کی ٹھیک نکل آئی تو ہماری جو گت بنے گی وہ پھر دنیا دیکھے گی۔

تو مؤمن کو تو اس پر یقین ہے ہم تو مان چکے، ایمان لا چکے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف جو لے کر آئے وہ سب کچھ سچ ہے، ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں، لہٰذا اس دن کی تیاری کریں۔

Marfat.com

کیا یہ کشتی خود بخود بن گئی؟

2 ......خلفائے عباسیہ کے دور میں دہریوں کی ایک جماعت نے حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر حملہ کر دیا اور آپ کو قتل کرنا چاہا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے اس مسئلہ میں مجھ سے بحث کر لو اس کے بعد تمہیں اختیار ہے، انہوں نے اس بات کو منظور کر لیا۔

چنانچہ مناظرہ کی تاریخ اور وقت طے ہو گیا، مگر ہوا یوں کہ آپ مجلس مناظرہ میں دیر سے پہنچے انہوں نے اس پر بڑا شور و غوغا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے میری بات سُن لو، شاید آپ مجھے اس تاخیر میں معذور سمجھیں۔ انہوں نے کہا: ''اچھا بتایئے!''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آج تو عجیب و غریب صورت دیکھنے میں آئی۔ ہوا یوں جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں دُور دُور تک کشتی کا نام و نشان نہ تھا، حیران تھا کہ کس طرح دریا عبور کروں گا اسی اثناء میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک درخت خود بخود کٹ گیا اور اس کے تختے بن گئے، پھر بغیر کسی کاریگر اور بغیر کیلوں کے ان تختوں نے جڑنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ کشتی تیار ہو گئی پھر وہ بغیر کسی ملّاح کے پانی کے دوش پر اٹھکلیاں کرتی میرے پاس آ گئی، میں سوار ہو گیا تو وہ چلنے لگی، یہاں تک کہ ساحل پر آ لگی۔

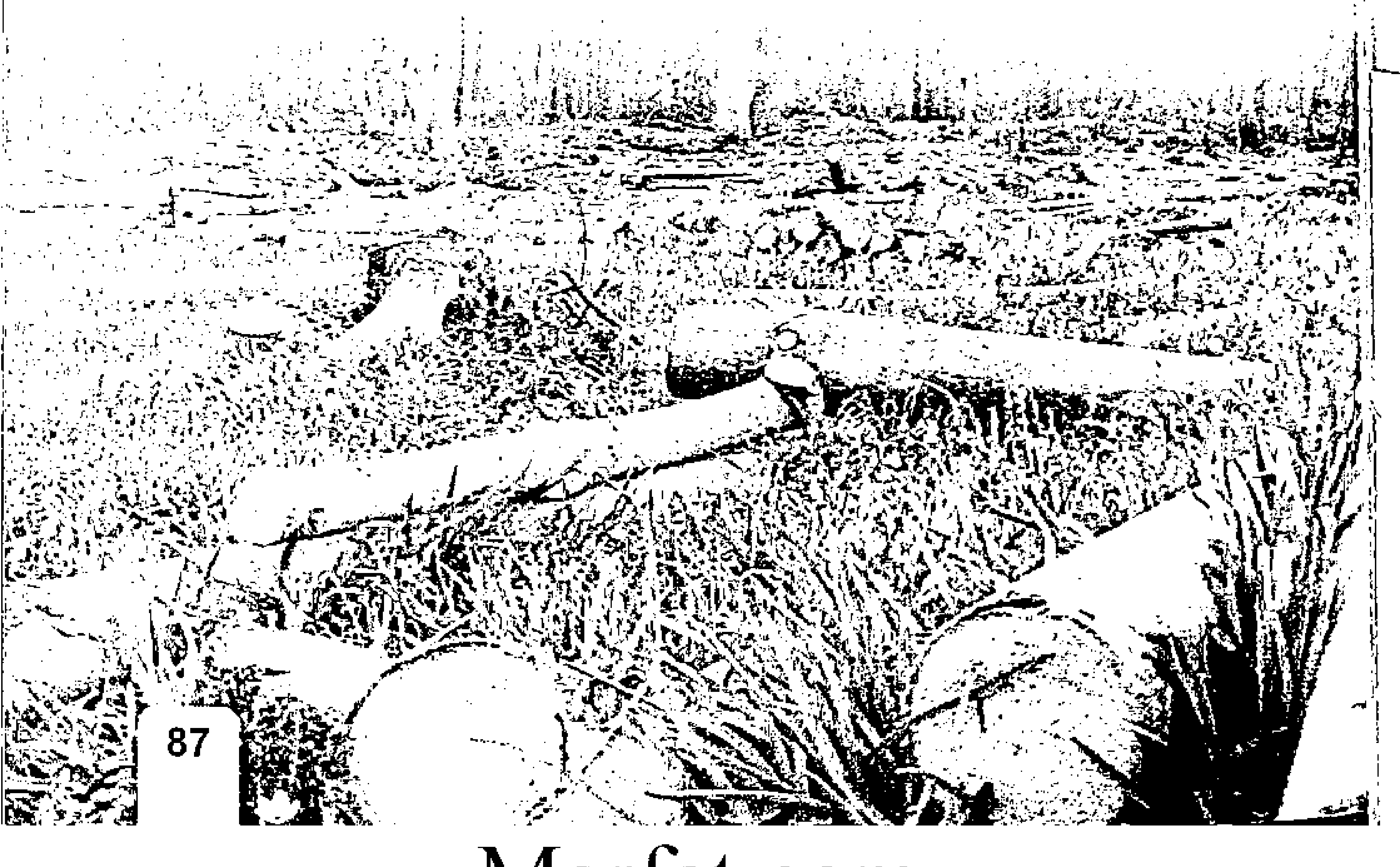

Marfat.com

دہریوں نے یہ واقعہ سنا تو اپنی بے ہنگم آوازوں سے آسمان سر پر اٹھالیا، کہنے لگے ایسا بھلا کہیں ہوسکتا ہے کہ بغیر کاٹنے کے درخت کٹ جائے اور بغیر کاریگر کے کشتی تیار ہوجائے اور بغیر ملاح کے کشتی چلنے لگے؟

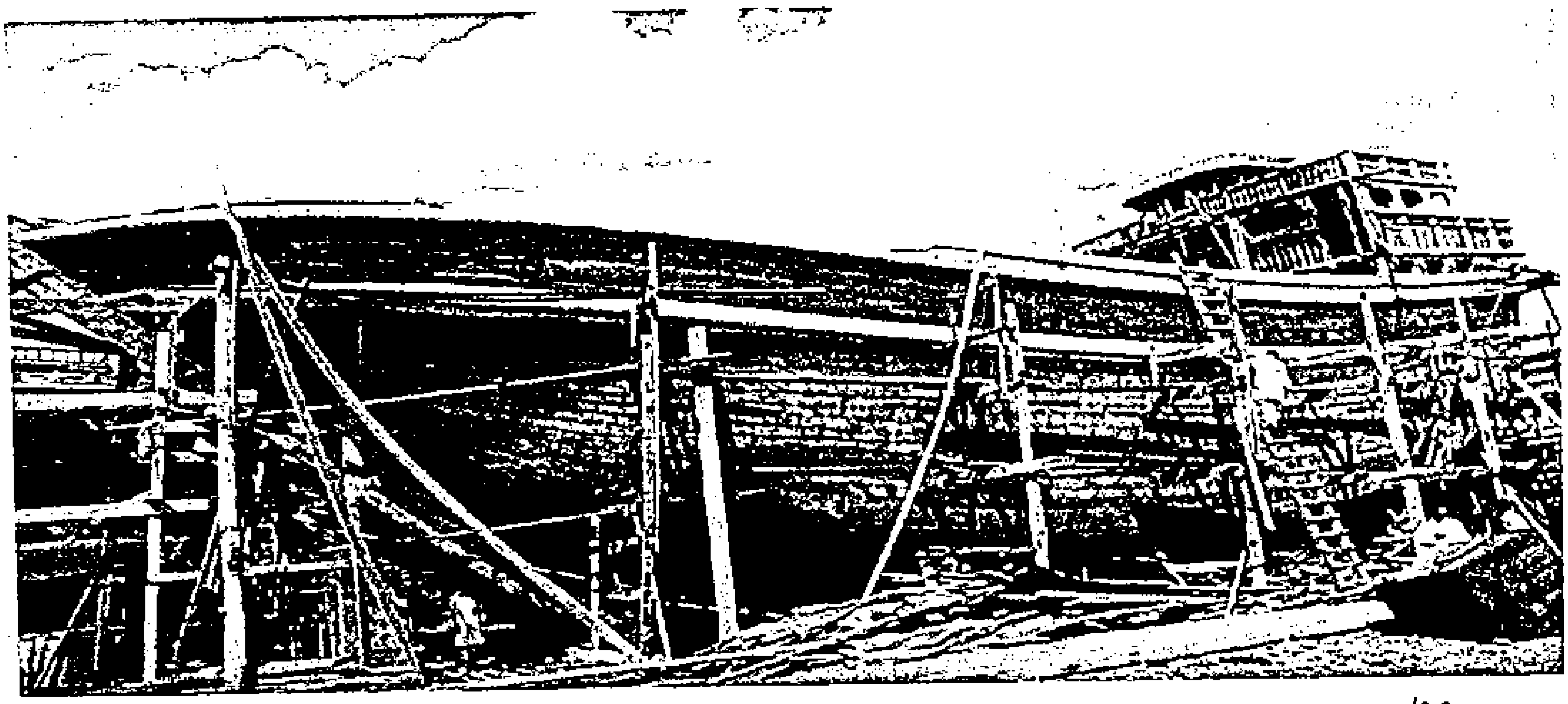

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بدبختو! اگر ایک درخت بغیر کاٹنے والے کے نہیں کٹ سکتا، تختے بغیر جوڑنے والے کے نہیں جڑ سکتے، کشتی بغیر کاریگر کے تیار نہیں ہوسکتی، ایک کشتی تیار ہو کر بھی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی، تو کیا کائنات کا یہ سارا نظام درخت، نہریں، چاند، سورج اور یہ حیوانات یہ سب کچھ خود بہ خود وجود میں آگیا اسے کوئی چلانے والا نہیں۔

دہریوں نے جب یہ سب سنا تو انہوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا۔

(ندائے ممبر و محراب: ص 40 جلد اور مواعظ ابراہیمی صاحب)

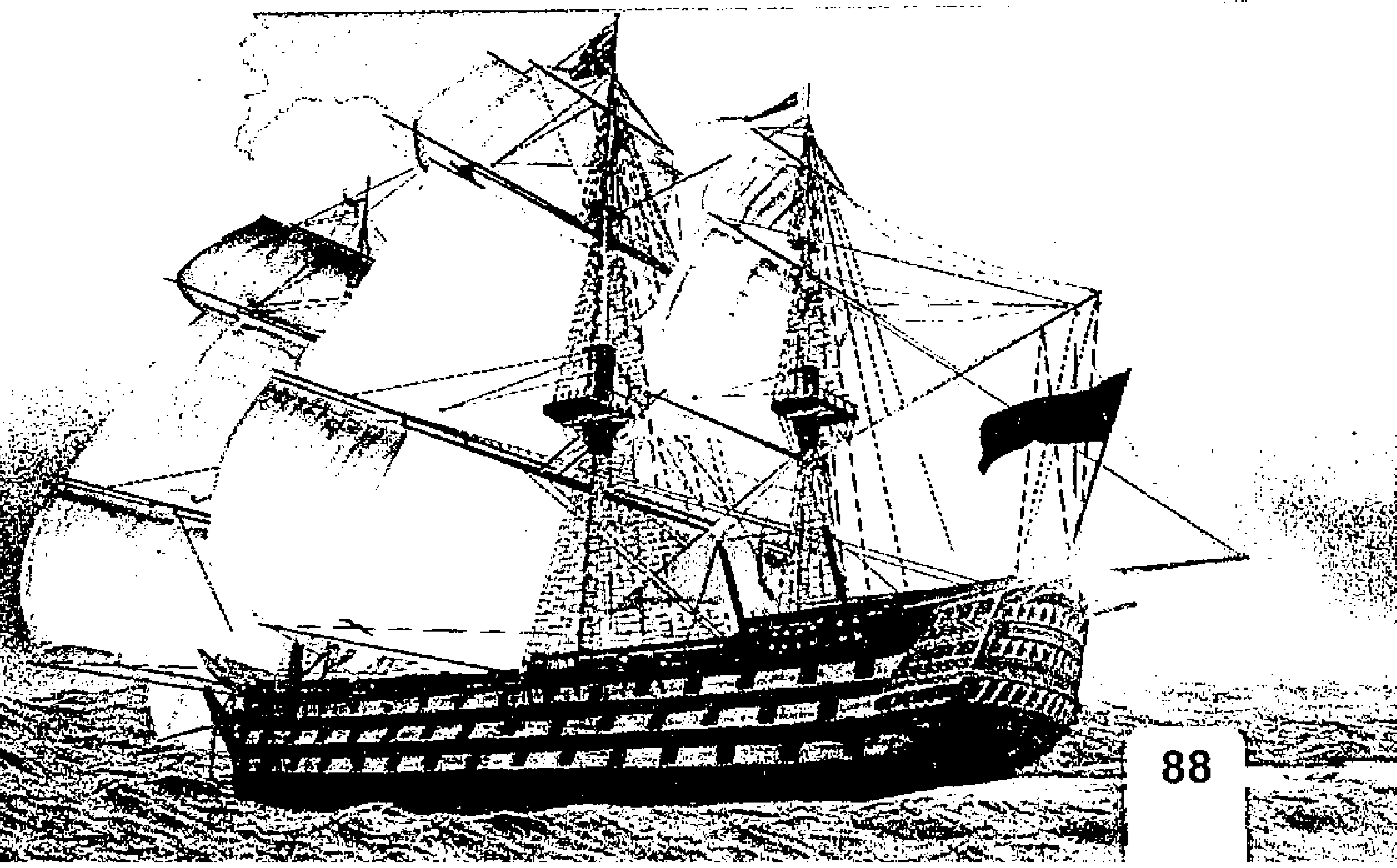

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ اور توحید میں کوئی معذور نہیں

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وجود باری تعالیٰ اور توحید خداوندی اس قدر ظاہر و باہر ہے کہ جو معمولی عقل سے بھی معلوم ہوسکتی ہے، اور اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اس لیے انکار خداوندی اور شرک میں کوئی معذور نہ ہوگا، اگر چہ اس کو نبی کی دعوت نہ پہنچی ہو، ادنیٰ عقل والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ عمارت بغیر معمار کے ممکن نہیں اور کتاب بغیر کاتب کے ممکن نہیں اور صنعت بغیر صانع کے ممکن نہیں تو زمین سے لے کر آسمان تک یہ تمام عمارت بغیر کسی بنانے والے کے کیسے کھڑی ہوگئی؟

جیسے کسی اعرابی نے کہا تھا کہ مینگنی اونٹ پر دلالت کرتی ہے اور اسی طرح انسانی قدموں کے نشانات اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ یہاں سے انسان گزرا ہے، تو کیا یہ برج والا آسمان اور گرد و غبار والی زمین کسی صانع خبیر پر دلالت نہیں کرے گی۔ غرض یہ کہ وجود باری تعالیٰ اور توحید کا مسئلہ ایسا واضح اور روشن ہے کہ عقل اور فطرت کی راہنمائی بھی اس کے لیے کافی ہے اور انبیاء کرام نے دلائل اور براہین سے اس کی مزید تشریح اور توثیق کردی۔ (معارف کاندھلویؒ)

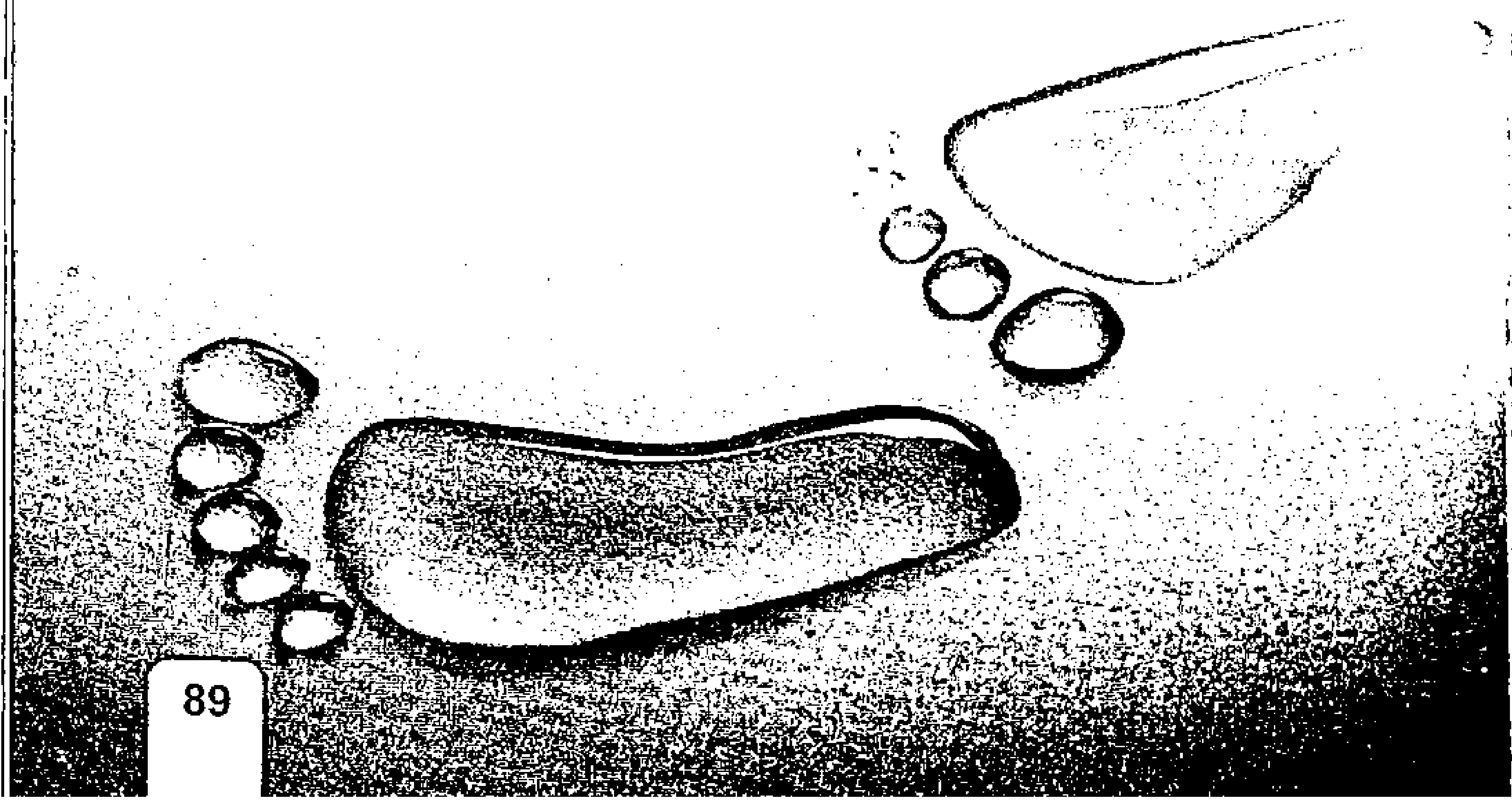

Marfat.com

چار سوال اور ان کے جوابات

(3)......ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلطنت روم کے شہنشاہ نے اپنے ایلچی کو یہ پیغام دے کر اسلامی حکومت کے دارالسلطنت بغداد بھیجا کہ ہمارے ان چار سوالات کے جواب دو اور اگر تم جواب نہیں دے سکتے تو پھر ہمارے دین کو قبول کر لو۔

چنانچہ ایک روز ایلچی نے لوگوں کے عظیم الشان مجمع کر کے اس کے درمیان ایک منبر بچھایا جب تمام شہر آ کر جمع ہو گیا، تو اس نے حاضرین سے خطاب کر کے کہا کہ تم میں سے کوئی جواب دینے کے لیے تیار ہو تو میں وہ چاروں سوال پیش کروں، جس کے جواب میں اس عظیم مجمع پر سکوت طاری تھا۔

لیکن ایک گوشے سے کسی نے جواب دیا کہ میں تیرے سوالات کا پورا جواب دوں گا، مگر اس شرط پر کہ تو منبر سے نیچے اتر آئے اور میں منبر پر بیٹھ کر جواب دوں اس لیے کہ تو سائل ہے اور میں مجیب ہوں۔

یہ سن کر وہ عالم فوراً منبر سے نیچے اتر آیا، لوگوں نے دیکھا کہ ایک نوجوان جو ابھی طالب علمی ہی کرتا ہے (جو بعد ازاں امام اعظم حضرت نعمان ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بننے والا تھا) اس مجمع عظیم میں سے اٹھ کر آیا اور اس منبر پر بیٹھ گیا اور اس زبردست عالم کو مخاطب کر کے کہا اب آپ اپنے سوالات بیان کریں، ہم جوابات دیں گے چنانچہ اس نے سوالات شروع کیے:

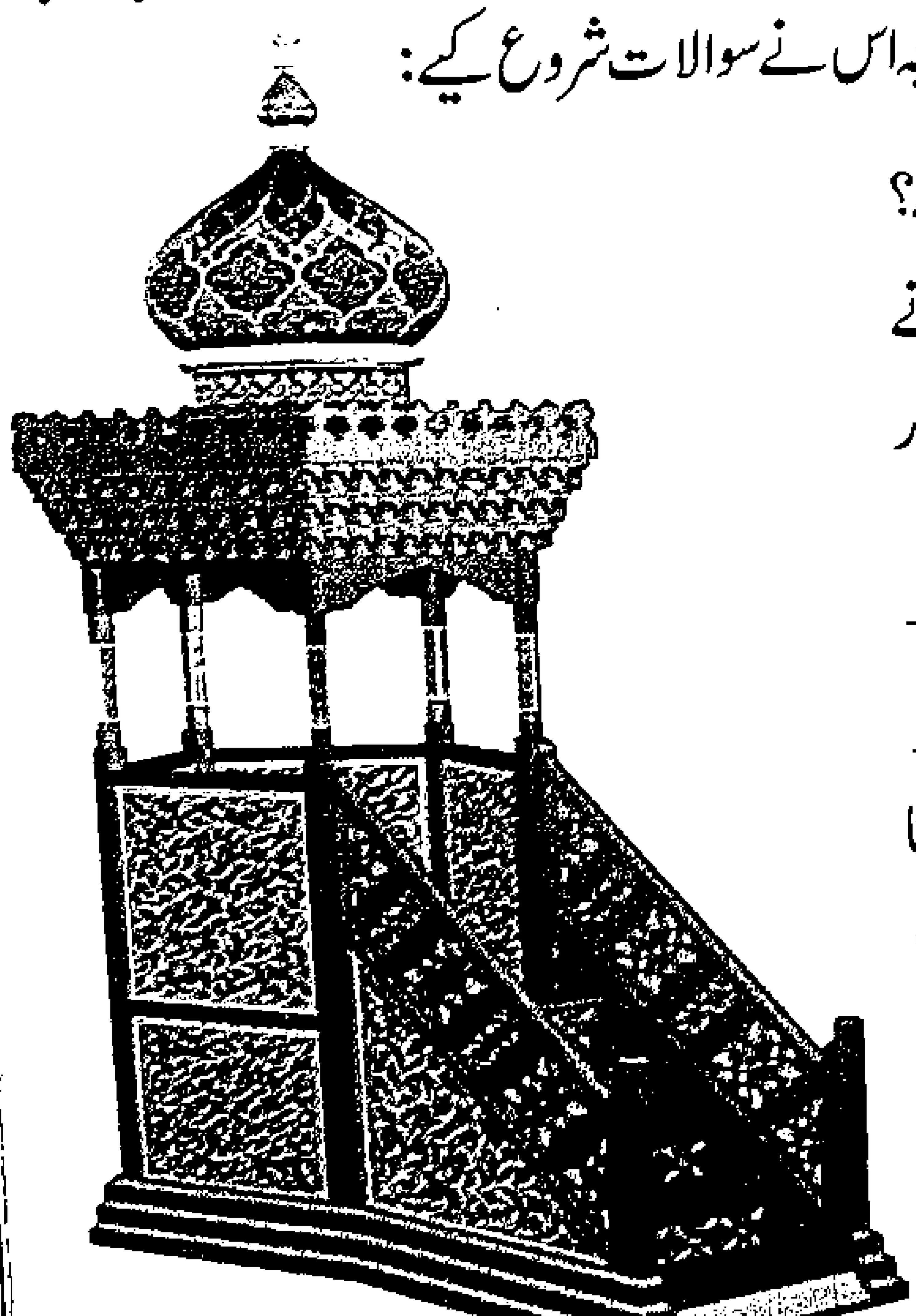

......پہلا سوال: اس وقت خدا کیا کرتا ہے؟

......اس وقت خدا یہ کرتا ہے کہ اس نے تجھ جیسے عالم و فاضل کو اس منبر سے اتار دیا اور مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم کو منبر پر بٹھا دیا۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ...

"یعنی وہ جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے" (آل عمران)

Marfat.com

دوسرا سوال: خدا کا منہ کس طرف ہے اور خدا کہاں ہے؟

پھر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دوسرا سوال پیش کرو۔

(2) ...... دوسرا سوال: اس نے دریافت کیا کہ خدا کا منہ کس طرف ہے؟

جواب ...... آپ نے فرمایا کہ اگر شمع روشن کا رخ بتادیں کہ وہ کس طرف ہے تو یہی جناب کے سوال کا جواب ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ قیامت تک شمع روشن کا رخ نہیں بتا سکتے کہ وہ کس طرف ہے، لہٰذا اسے اچھی طرح سمجھ لیں کہ روئے ایزدی کی یہی مثال ہے کہ وہ چاروں طرف اپنے نور سے عالم کو منور کرتا رہتا ہے۔

(یہ کافی جواب سن کر وہ بہت ہی نادم ہوا پھر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیسرا سوال پیش کیجیے۔)

(3) ...... تیسرا سوال: اس نے دریافت کیا کہ بتاؤ خدا کہاں ہے؟

جواب ...... آپ نے فرمایا کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ روح کہاں ہے! حالانکہ تمہارے جسم میں موجود ہے، اے شخص! وہ روح جو اس کے حکم پر پیدا ہوئی ہے اور ہر ذی روح میں موجود ہے جب جناب اس کو نہیں بتا سکتے تو کسی دوسرے کی کیا مجال ہے کہ وہ خالق روح کو بتا سکے؟

یہ سن کر بھی وہ متحیر ہوا پھر حضرت نعمان نے فرمایا کہ اچھا چوتھا سوال پیش کریں۔

Marfat.com

چوتھا سوال: خدا سے پہلے کیا تھا؟

(4)...... چوتھا سوال: خدا سے پہلے کیا تھا۔

جواب......: آپ نے فرمایا: بھلا گنتی بھی تم کو معلوم ہے؟ وہ بولا ہاں! آپ نے فرمایا: اچھا گنو توسہی! وہ ایک سے دس تک گن کر خاموش ہو گیا۔

آپ نے فرمایا: پھر گنو! وہ پھر کہنے لگا ایک دو تین......

آپ نے فرمایا: کہ نہیں نہیں! یہ میں نہیں سننا چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کی گنتی مجھے سنائیں۔ اس نے کہا حضرت ایک سے پہلے تو گنتی ہی نہیں ہے سناؤں گا کیا! جب وہ ایک سے پہلے کی گنتی سے عاجز ہوا تو آپ نے فرمایا: کہ افسوس جناب کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ مجازی گنتی میں جب ایک سے پہلے کچھ بھی نہیں تو اس ایک حقیقی خدائے واحد سے پہلے کیا ہو سکتا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جواب سن کر وہ عیسائی شکست کھا گیا اور مسلمان سوال و جواب کے اس معرکے میں آپ کی خداداد حاضر جوابی اور روقت نظری کی وجہ سے فتح یاب ہو گئے۔ (والحمد للہ علی ذالك)

Marfat.com

سوال: اللہ کے وجود کی کیا دلیل ہے؟

(4) ......حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ہارون الرشید نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی کیا دلیل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''زبانوں کا مختلف ہونا، آوازوں کا جداگانہ ہونا، اور نغموں کا الگ ہونا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے''۔ اور بزرگوں کا مقولہ ہے کہ

''آسمانوں کو دیکھو، ان کی بلندی، ان کی وسعت، ان کے چھوٹے بڑے چمکیلے اور روشن ستاروں پر نظر ڈالو، ان کے چمکنے، دمکنے، ان کے چلنے، ٹھہرنے، ظاہر ہونے اور چھپ جانے کا مطالعہ کرو، پھر سمندروں کو دیکھو جو موجیں مارتے ہوئے زمین کو گھیرے رہتے ہیں۔ پھر مضبوط پہاڑوں کے نشیب وفراز کو دیکھو جو زمین میں گڑے ہوئے آسمان سے باتیں کررہے ہیں، جو زمین کو ہلنے نہیں دیتے، جن کے رنگ، جن کی صورتیں مختلف ہیں۔ پھر قسم قسم کی اور مخلوقات پر نظر ڈالو پھر ادھر سے ادھر پھر جانے والی کھیتوں، اور باغوں کو شاداب کرنے والی خوشنما نہروں کو دیکھو، کھیتوں اور باغوں کی سبزیوں اور ان کے طرح طرح کے پھل پھول، مزے مزے کے میووں پر غور کرو، زمین ایک، پانی ایک، لیکن شکلیں صورتیں اور خوشبوئیں رنگت، ذائقہ اور فوائد الگ الگ ہیں۔

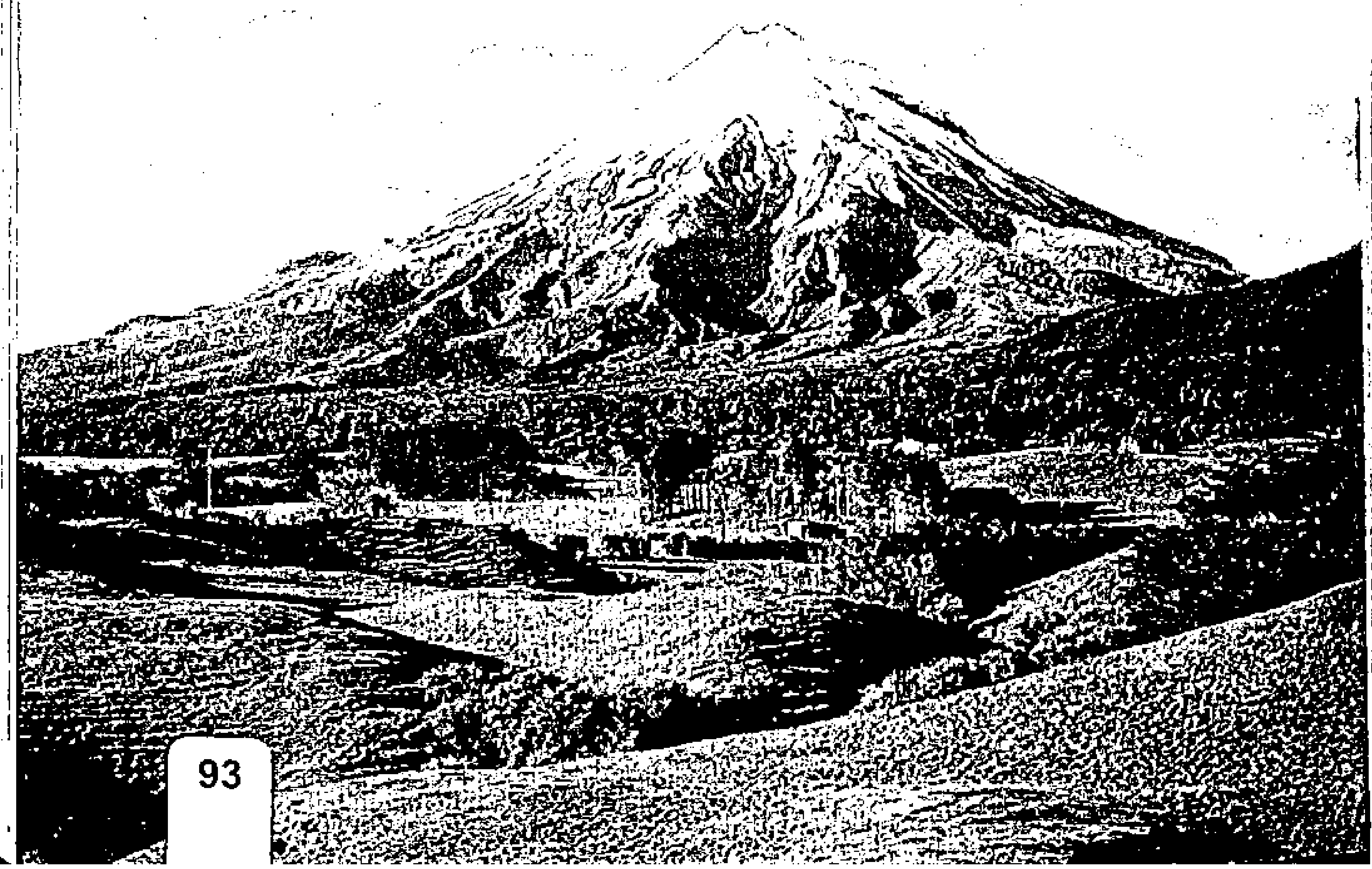

Marfat.com

کیا یہ تمام مصنوعات تمہیں نہیں بتاتیں کہ ان کا صانع کوئی ہے؟ کیا یہ تمام موجودات باآواز بلند نہیں کہہ رہی ہیں کہ ان کا موجد کوئی ہے؟ کیا یہ ساری مخلوق اپنے خالق کی ہستی، اس کی ذات اس کی توحید پر دلالت نہیں کرتی؟

یہ ہیں روزگار دلائل جو خداوند تعالیٰ نے اپنی ذات کو منوانے کے لیے ہر نگاہ کے سامنے کر رکھے ہیں جو اس کی زبردست قدرتوں، اس کی پُرزور حکمتوں، اس کی لاثانی رحمتوں اس کے بےنظیر انعامات اور اس کے لازوال احسانوں پر دلالت کرنے کے لیے کافی وافی ہیں۔

ہمارا اقرار ہے کہ اس کے سوا پالنے پوسنے والا، نہ اس کے سوا کوئی پیدا کرنے والا اور حفاظت کرنے والا، نہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق، وہی معبود و مسجود برحق ہے، نہ اس کے سوا کوئی مسجود لاشک ہے، ہاں دنیا کے لوگو! سن رکھو، میرا توکل اور بھروسہ اسی پر ہے، میری انابت اور التجا اسی طرف ہے۔

Marfat.com

میں نے درخت اور پودوں کے ذریعہ اللہ کو پہچانا

5 ......اب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اسی قسم کا ایک واقعہ سن لیجیے، آپ ایک باغ میں تشریف فرما تھے کہ ستر منکرین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گھیر لیا، اور کہنے لگے کہ خدا موجود ہے، اس کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟

فرمایا: ''میں نے درخت اور پودوں میں بھی خدا کو پایا ہے''۔

پھر حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شہتوت کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ:

''اے لوگو! یہی شہتوت کا پتہ اگر تاتار کا ہرن کھالے تو مشک بن جاتا ہے، اور اگر بکری اس پتے کو کھالے تو مینگنی بن جائے گا، اور اگر ریشم کا کیڑا اس پتے کو کھاتا ہے تو اس سے ریشم نکلتا ہے، گائے کھالے تو دودھ نکلتا ہے، اور اگر شہد کی مکھی اس کا رس چوس لے تو وہ شہد اگلتی ہے۔''

فَمَنْ ذَا الَّذِیْ جَعَلَ ھٰذِہِ الْاَشْیَآءَ مَعَ اَنَّ الطَّبْعَ وَاحِدٌ

یعنی تم بتاؤ! کہ وہ کون ہے؟ جو ان تمام چیزوں کو بناتا ہے، باوجود یہ کہ شہتوت کے پتے کی طبیعت ایک ہی ہے، پھر بھی اسی ایک پتے سے اتنی مختلف الطبائع چیزیں بنا دینے والا کون ہے؟

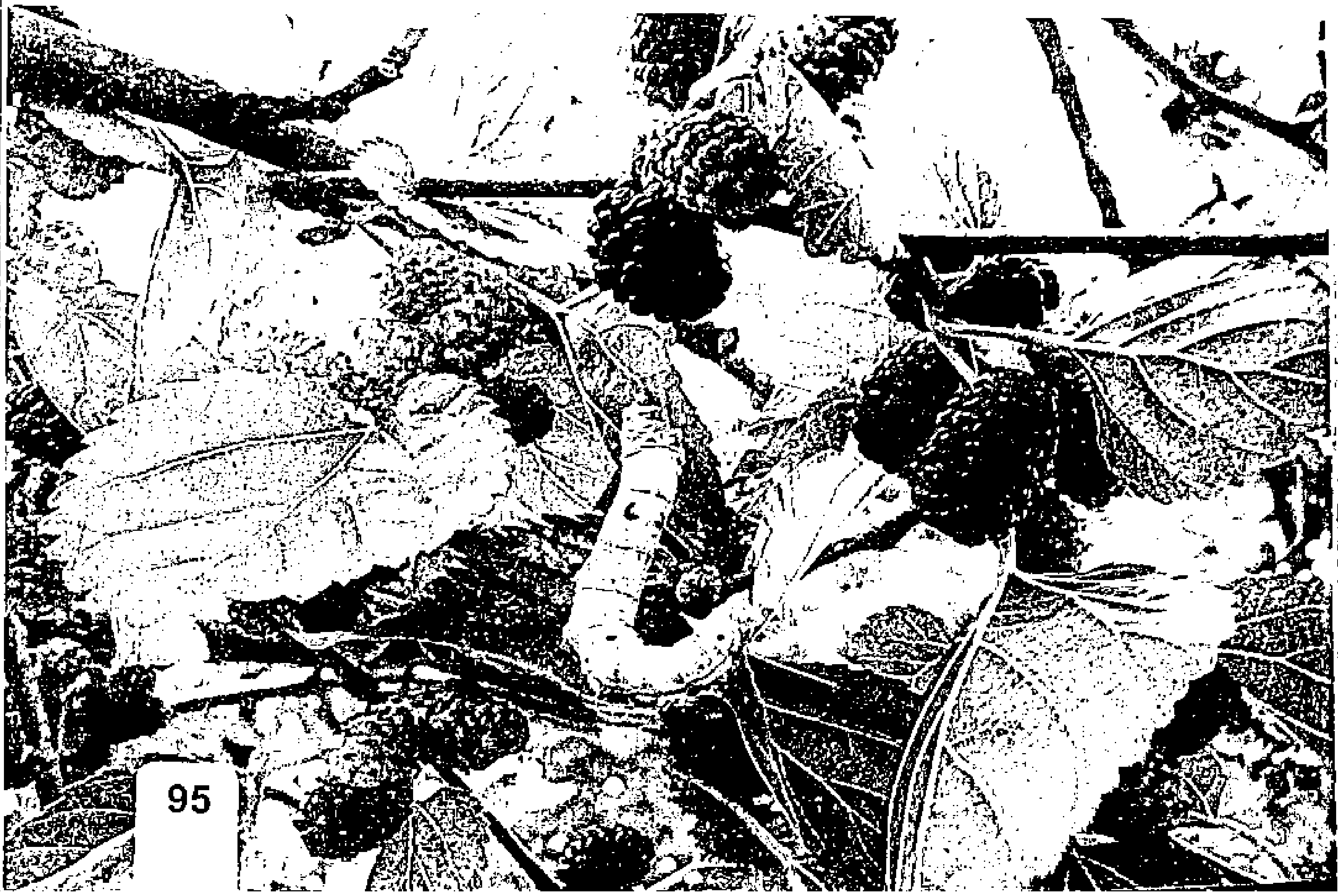

Marfat.com

ریشم کے کیڑے کا ریشم بنانا! اللہ کی ایک نشانی

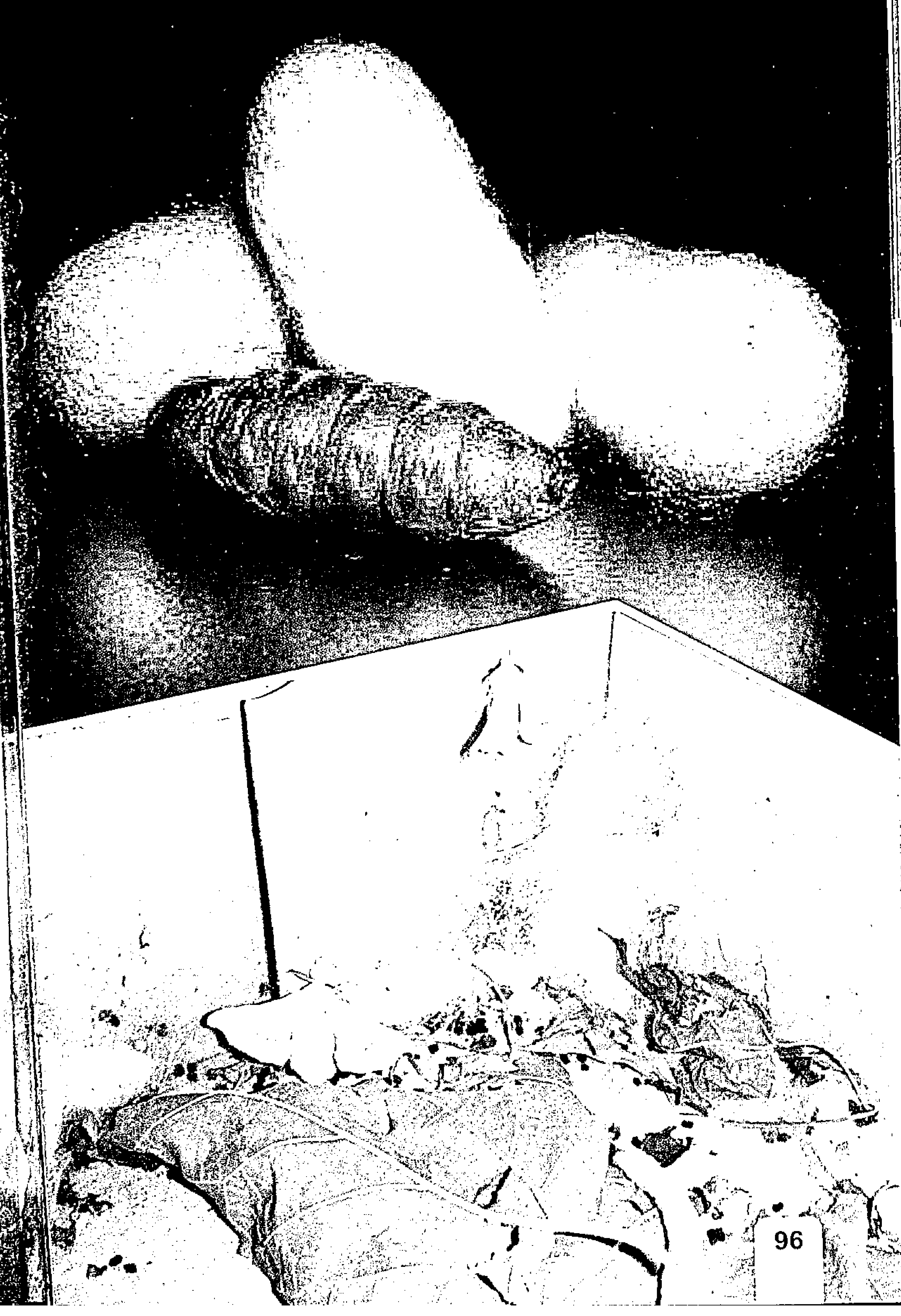

Marfat.com

ریشم بنانے والا کیڑا
ایسا نفیس ریشم بناتا
ہے کہ دنیا کا ماہر
سے ماہر کاریگر بھی
اتنا بہترین ریشم
نہیں بنا سکتا۔

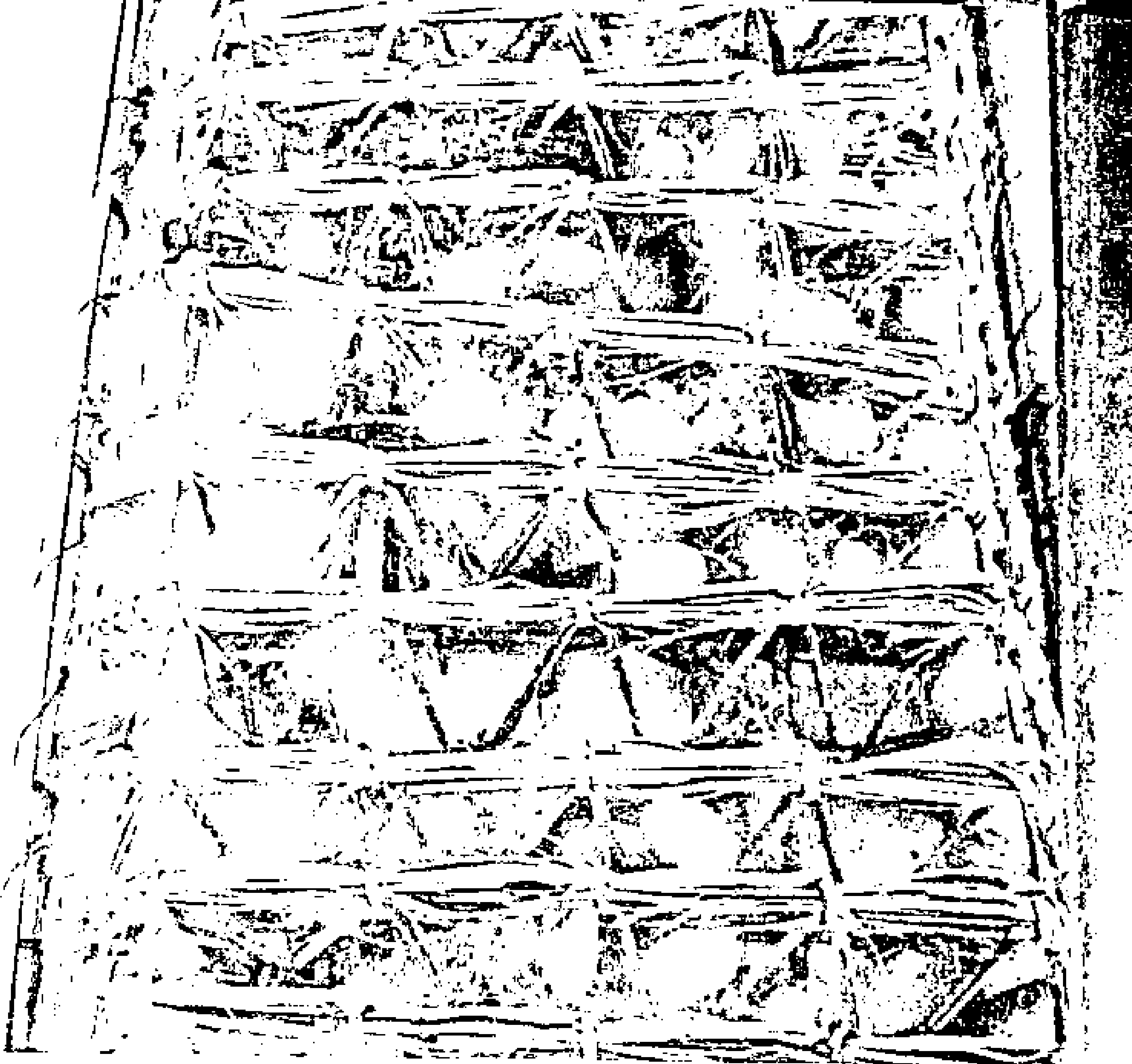

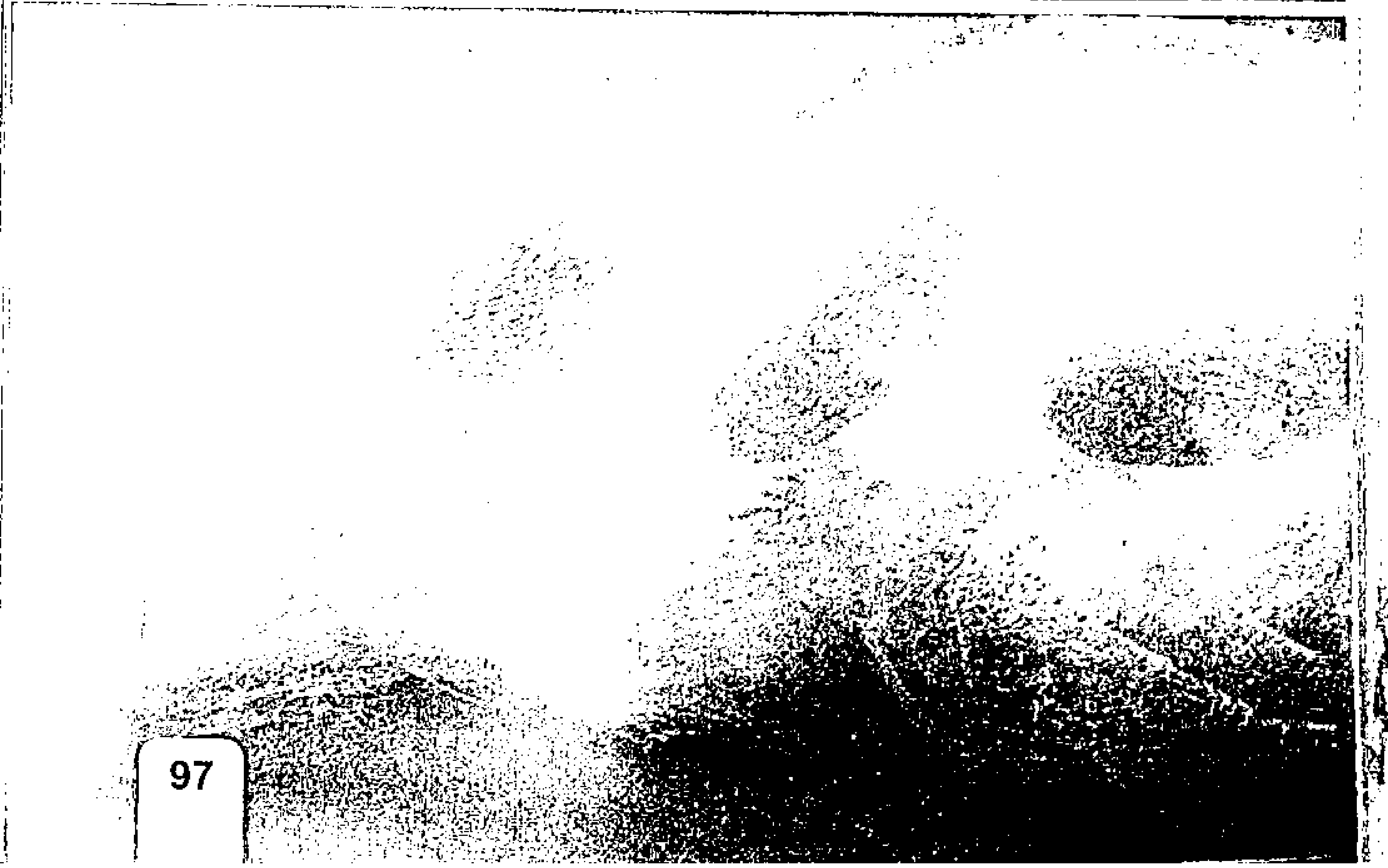

Marfat.com

بس سمجھ لو! کہ وہی قدرت وحکمت والا جس نے ایک ہی پتے کو کہیں مشک بنا دیا، کہیں اس کو مینگنی بنا دی، کہیں اس کو ریشم کا روپ بخشا، کہیں اس کو شہد کی صورت عطا فرما دی، پھر مشک وشہد کی بھی مختلف قسمیں بنا دیں، وہی علیم وقدیر ذات خدا ہے اور اسی کا نام ''اللہ'' ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نورانی تقریر سن کر منکرین کے سینوں میں پتھر سے زیادہ سخت دل ایک دم موم سے زیادہ نرم ہو گئے اور سب کے سب ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے

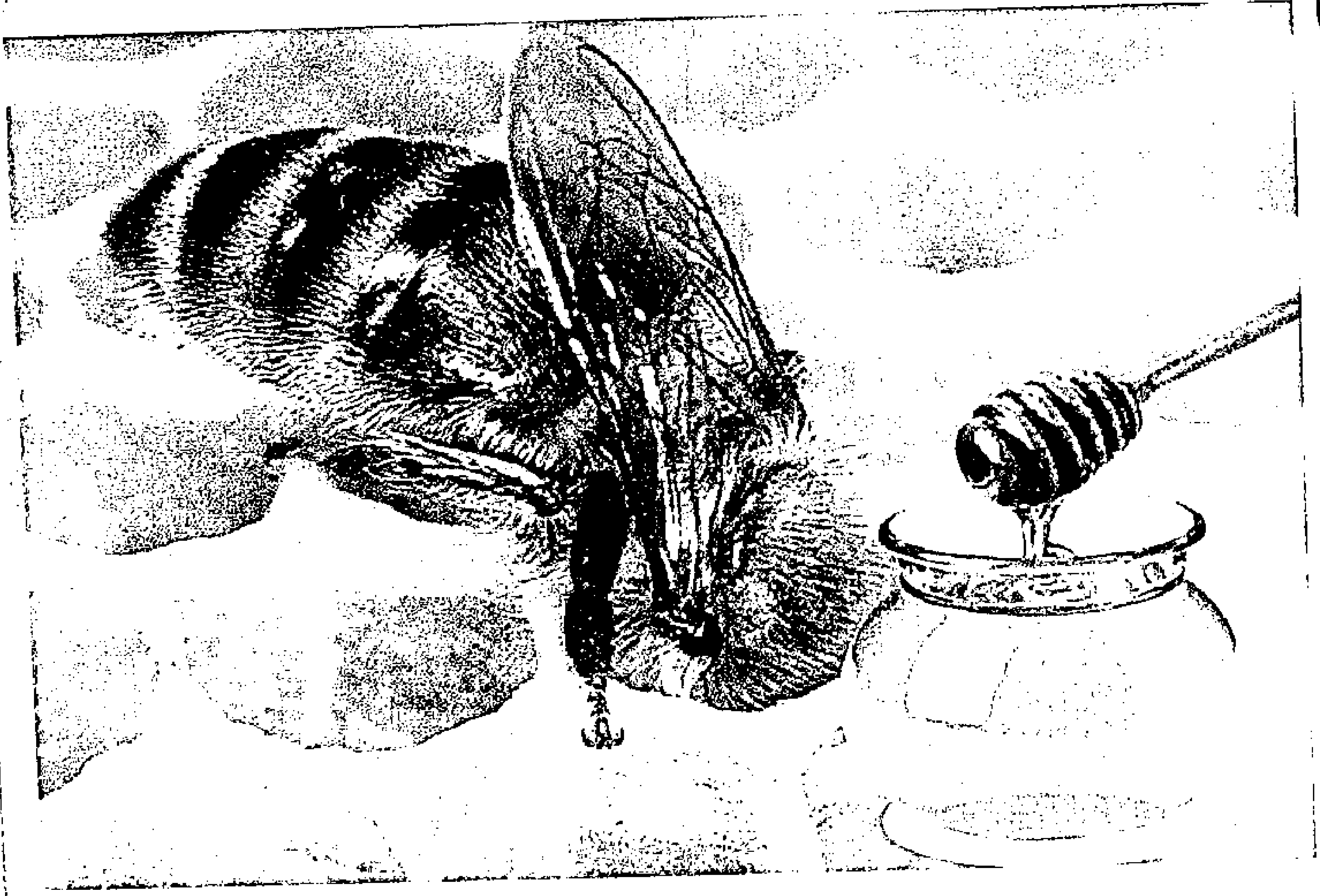

مصورِ کائنات کی بے مثال کاریگری

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: ''اللہ کی نشانیوں میں سے زمین وآسمان کی تخلیق ہے اور زبانوں اور شکلوں کا مختلف ہونا ہے''

(سورۃ الروم 22)

Marfat.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ کے وجود کے بارے میں دلیل

{6}......حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے وجود باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا تو جواب دیا کہ "آوازوں اور زبانوں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا، یہ اختلافی نغمات، صورت اور اختلاف لسان والفاظ اللہ تعالیٰ کے ذات بابرکات کی طرف اشارہ کرتی ہیں"۔

دنیا میں کسی شخص کی آواز وشکل وشباہت دوسرے سے نہیں ملتی، خواہ کوئی کتنی کاپی کرے مگر فرق ضرور ہوتا ہے، حالانکہ آواز گلے کی عوج سے نکلتی ہے، ہر ایک کی سانس کی نالی بھی ایک قسم کی ہے۔

گلے کی ساخت بھی ہم شکل ہے، زبان کی ساخت میں بھی کوئی فرق نہیں، مگر اس باری تعالیٰ کی صناعی ہے اور اس کی خلقت ہے کہ ایک شخص کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی، کروڑوں چہرے اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیے ہیں، چہرے بنانے کی ایک فیکٹری ہے جس میں رنگارنگ چہرے بنتے ہیں، سانچہ ایک ہے مگر شکل وشباہت میں فرق رکھا، ایک شکل بھی دوسرے سے نہیں ملتی، ایک چہرے کے نقش ونگار بھی دوسرے سے نہیں ملتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کی لکیریں اور نشانات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ایک ہی نطفے سے انسان کو بنایا، گندہ ناپاک پانی جس پر غسل واجب ہوتی ہے، کپڑے سے لگنے پر طہارت حاصل کرنے کے لیے کپڑا دھونا واجب ہوتا ہے، مگر اللہ نے اس گندے ناپاک پانی کو ایسے نقش ونگار سے مزین کر دیا کہ یہی ناپاک قطرے سے بننے والا انسان اشرف المخلوقات کہلایا، اور اللہ تعالیٰ نے نطفے سے انسان بننے تک کے عمل کی تصویر کشی کیسے خوب انداز میں فرمائی ہے:

"ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ ۔ الآخِرَة"

Marfat.com

انسان نے اتنی زبانیں کہاں سے سیکھیں؟

اللہ تعالیٰ اس نطفے سے اتنا خوبصورت انسان تخلیق کر لیتا ہے کہ ماں باپ اس کو دیکھ کر جھومنے لگتے ہیں، دوسری جگہ انسان کی خوبصورتی اور حسن کے بارے میں ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ... ''ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھالا''

فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ... ''اللہ جس کو چاہے جس صورت میں جس شکل میں بنائے''

یہ اللہ کی مصوری ہے، اللہ کی نقش نگاری ہے اور اسی کی تخلیق ہے، غرض یہ کہ انسان کی زبان اور رنگ وشکل میں اختلاف ہی اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل ہے اور اختلاف صورت میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت مضمر ہے۔

پھر ذرا لغات کے اختلاف میں غور فرمائیے، عربی، فارسی، افغانی، انگریزی وغیرہ کتنی مختلف زبانیں دنیا میں بولی جاتی ہیں، جن کو ہر شخص اپنے والدین اور ماحول کے لوگوں سے سیکھتا ہے، اور ان لوگوں نے اپنے آباؤ اجداد سے سیکھیں، اسی طرح یہ سلسلہ اوپر جا کر پہلے انسان تک جا پہنچتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس پہلے انسان نے اتنی زبانیں کہاں سے سیکھی تھیں۔ اسی طرح اختلاف لب ولہجہ اور انسانوں کے مختلف رنگ اور مختلف صورتیں ہوتی ہیں، اس میں کیا کیا حکمتیں مستور ہیں؟ بہت سی حکمتیں تو معمولی غور وفکر سے سمجھ میں آسکتی ہیں اور بعض تک ابھی تک عقل انسانی کی رسائی نہیں ہوئی۔ رنگت، لب ولہجہ اور صورت کا یہ باریک فرق جس کی بدولت ایک انسان دوسرے سے ممتاز ہے، حالانکہ سب کے وہی ہاتھ پیر، دو آنکھیں اور دو کان، ایک ناک ہوتی ہے، یہ نہیں کہ ایک باپ کے چار بیٹے ہوں، تو کسی کو تین آنکھیں اور چار کان شناخت کے لیے ملے ہوں، یہ فرق کس طرح اور کہاں سے آیا؟ اس کے جواب میں یوں کہنا کہ یہ سب اندھے بہرے مادّہ کے کرشمے ہیں ایسا مضحکہ خیز مغالطہ ہے جس پر صرف جاہل یا دیوانہ یقین کر سکتا ہے۔

آخر کیا استحالہ یا ناممکن ہے اگر ہم کہیں کہ آخر کوئی ایسی ہستی ضرور موجود ہے جس نے اپنی حکمت بالغہ سے یہ سب کچھ کر دیا ہے۔ اور اسی نے پہلے انسان کو الہام کے ذریعے بولی سکھائی اور پھر اسی سے دوسرے لوگوں نے سیکھی۔ اس بات کو قرآن واضح کرتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ○ (الروم آیت 22، ترجمہ حضرت شیخ الہند الہند)

ترجمہ: ''اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا اور طرح طرح کی بولیاں تمہاری اور رنگ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کو''۔

Marfat.com

سونے اور چاندی کا محل! اللہ کا عجوبہ

7 ...... حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ مسلمان ہیں؟ فرمایا: ہاں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اس نے کہا: کہ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: جو اللہ کی وحدانیت کا قائل ہو اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گواہی دے، اس نے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا اللہ ایک ہے؟ موجود بھی ہے اور کائنات اسی نے بنائی ہے؟

اب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اگر یہ ارشاد فرماتے کہ اللہ نے اپنے قرآن میں یہ ارشاد فرمایا ہے تو وہ جاہل نہ سمجھ سکتا اس کے انداز پر اسے سمجھایا۔

فرمایا: ''میں جو خدا کے وجود کو سمجھا ہوں، ایک عجیب انداز سے سمجھا ہوں، میں نے دنیا میں ایک محل دیکھا کہ وہ چاندی کا بنا ہوا ہے، اس میں درج، نہ سوراخ، نہ کوئی روشندان، کچھ بھی نہیں۔

اس محل کے اندر ایک سونے کا محل بنا ہوا ہے، اس میں بھی کوئی در و دیوار اور کھڑکی وغیرہ نہیں ہے، غرض یہ دو محل بنے ہوئے ہیں۔ ان دونوں میں سے نہ کوئی اندر کی چیز باہر جا سکتی ہے، اور نہ باہر سے اندر دیکھ رہا تھا، کہ اچانک اس محل کی دیوار ٹوٹی اور اس میں سے ایک جاندار نکلا اور پیدا ہوتے ہی بچہ نادان ہوتا ہے۔

مگر اس نے وہ کام شروع کیا، جو تجربہ کار جانور کرتا ہے، اس سے میں سمجھا کہ اس محل میں باہر سے کوئی اندر گیا نہیں اور اندر سے یہ باہر نکلا ہے، تو کوئی اس محل کے اندر بنانے والا ہے، جس نے اسے اندر تیار کر دیا ہے، اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ خدا کی ذات ہے۔

لوگوں نے عرض کیا حضرت! یہ چاندی کا محل جسے آپ دیکھ کے آئے ہیں، وہ کہاں ہے؟ ہم نے تو آج تک نہیں دیکھا اور چاندی کے محل میں سونے کا ایک اور محل ہو یہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا، آخر آپ محل کو دیکھنے کس دنیا میں گئے تھے؟

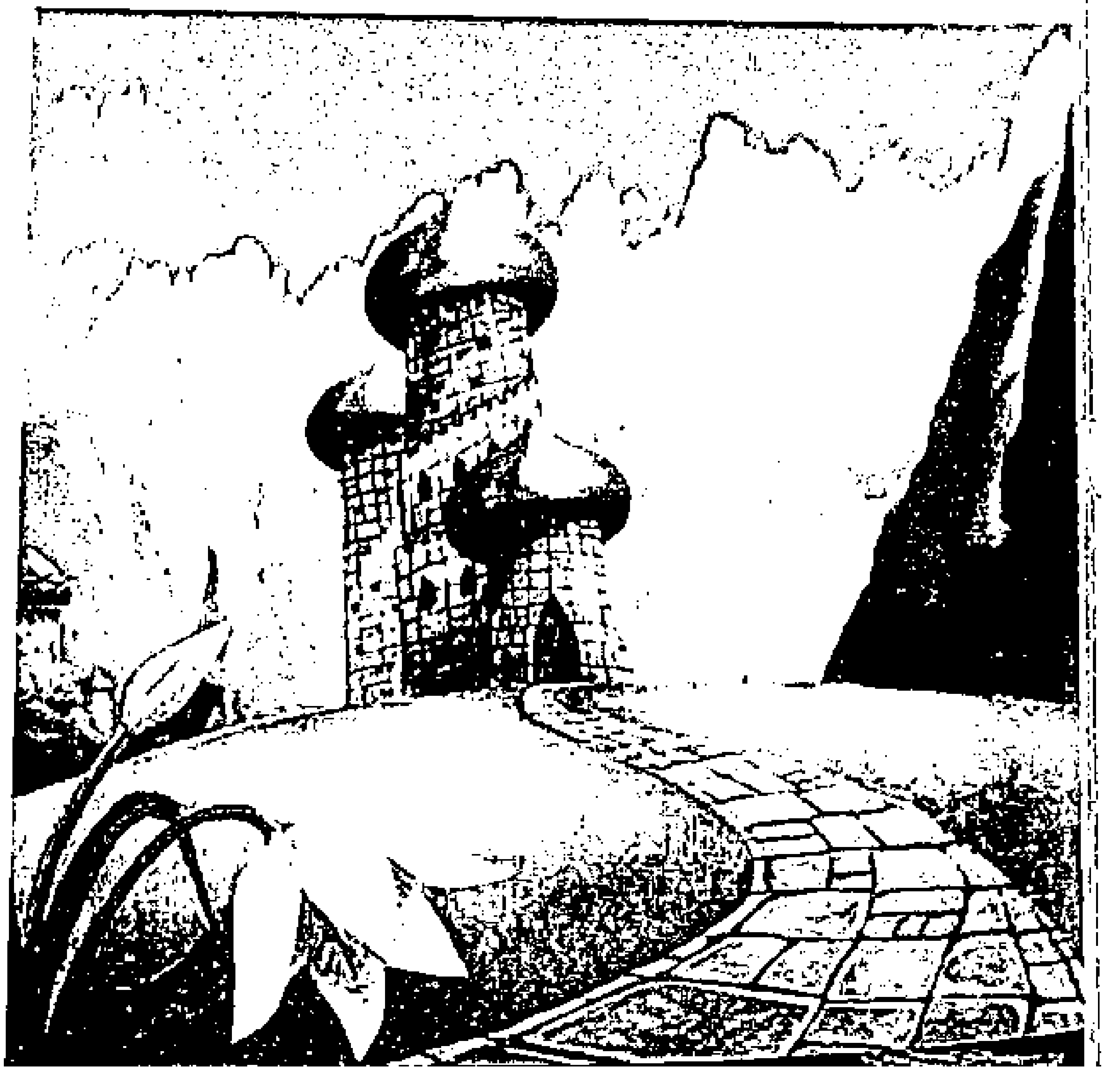

Marfat.com

فرمایا: یہ تمہارے ہاں بھی موجود ہے، لوگوں نے کہا ہم نے تو نہیں دیکھا، فرمایا تم آنکھ بند کر لو تو میرے پاس اس کا کیا علاج ہے، یہ تو تمہارے گھر میں بھی موجود ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کیا تم نے کبھی انڈا نہیں دیکھا؟ وہ چاندی کا ایک محل ہے اس میں جو زردی ہے، وہ سونے کا محل ہے، کوئی دروازہ نہیں نہ اندر کی چیز باہر آئے، نہ باہر کی چیز اندر آئے، مرغی لے کر اسے بیٹھ گئی۔ اچانک انیس دن بعد دونوں محلوں کی دیوار ٹوٹی اور بچہ نکل آیا، اور اس بچے نے وہی کام کرنے شروع کیے حالانکہ نہ وہ کسی اسکول میں گیا، کوئی ڈگری اس نے نہیں پائی، ماں سے تربیت اس نے دانہ چگتی ہے وہ بھی چگنے لگا، جس طرح وہ بولتی نہیں پائی، مگر جس طرح اماں ہے اسی لغت میں اس نے بھی کلام شروع کر دیا۔

(خطبات طب وتفسیر ابن کثیر)

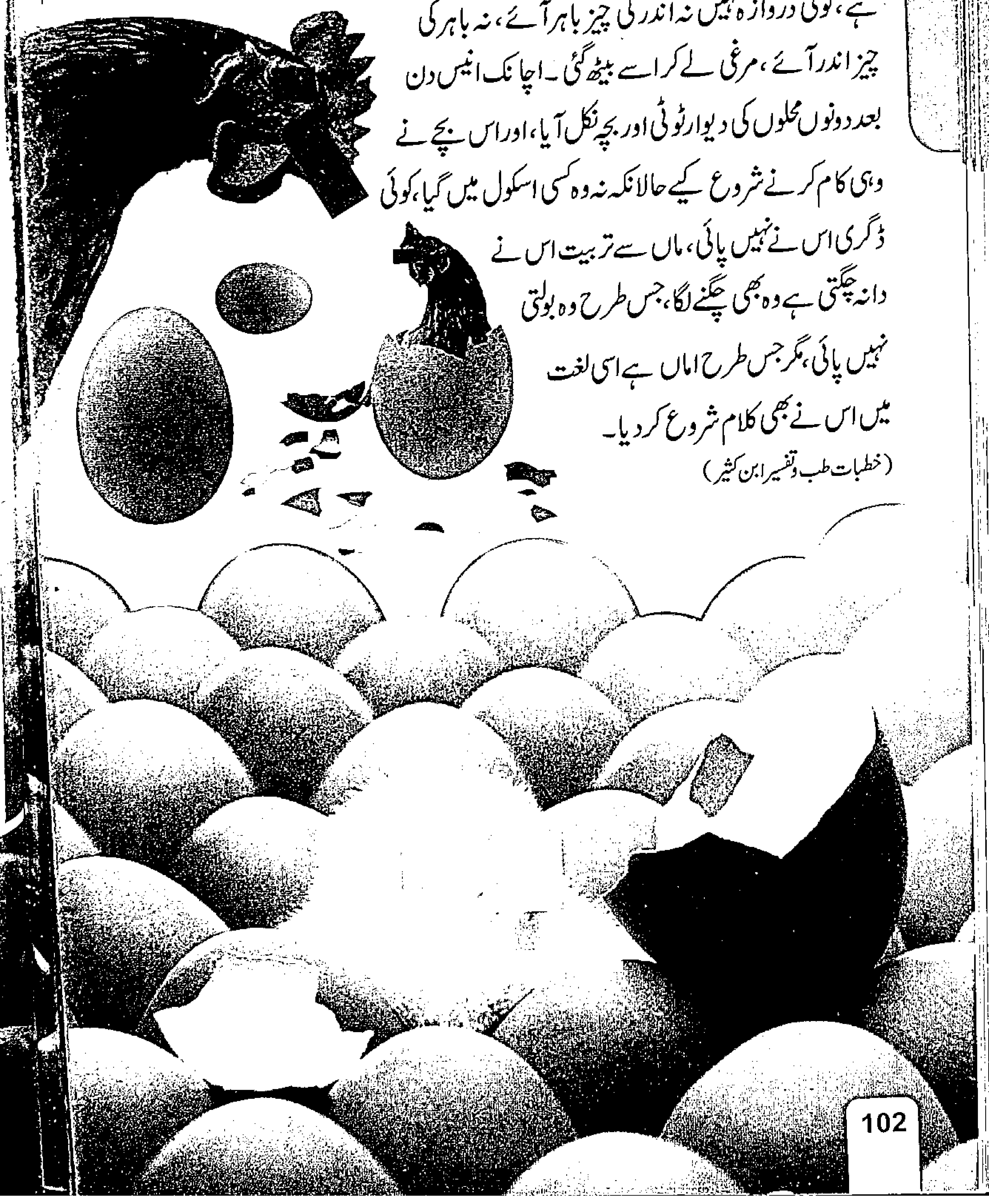

Marfat.com

پھر فرمایا بتاؤ! اس محفوظ مکان میں اور بند محل میں اسے پیدا کرنے والا، اس کی ہڈیاں اس کا جسم، اس کا گوشت اس کی نظر، اس کی چونچ، اس کی ٹانگیں، اس کو بلی سے بچنے اور ماں کے دامن میں پناہ لینے کا شعور دینے والا کوئی ہے کہ نہیں؟

یقیناً ہے اور ایسی ذات ہے جس کی قدرت غیر محدود ہے، امام احمد کا مقصد یہ تھا کہ مرغی کے انڈے پر غور کرو، جو چہار طرف سے بند ہے پھر اس میں پروردگار عالم، خالق، و یکتائے کائنات جاندار بچہ بناتا ہے، یہی دلیل ہے، خدائے لم یزل کے وجود لازوال پر۔

بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ جب مرغی کو انڈوں پر بٹھایا جاتا ہے، تو ساتھ ہی دو تین بطخ کے انڈے بھی رکھ لیے جاتے ہیں، اس طرح مرغی ان انڈوں کو بھی سی لیتی ہے، جب ان سے بچے نکلتے ہیں تو بطخ کے بچے بھی مرغی کے ساتھ ہی چلتے ہیں، جب مرغی نہر یا نالی وغیرہ کے کنارے سے گزرتی ہے تو مرغی اور اس کے بچے نالی کے کنارے کنارے چلتے ہیں مگر بطخ کے بچے اس میں ڈبکی لگاتے ہیں اور پانی میں تیرتے ہیں، اور ان کو شعور کس نے دیا کہ تم تیرنا بھی جانتے ہو اور پانی میں بھی چل سکتے ہو۔ یہ دلیل خدائے لم یزل کی ہے۔

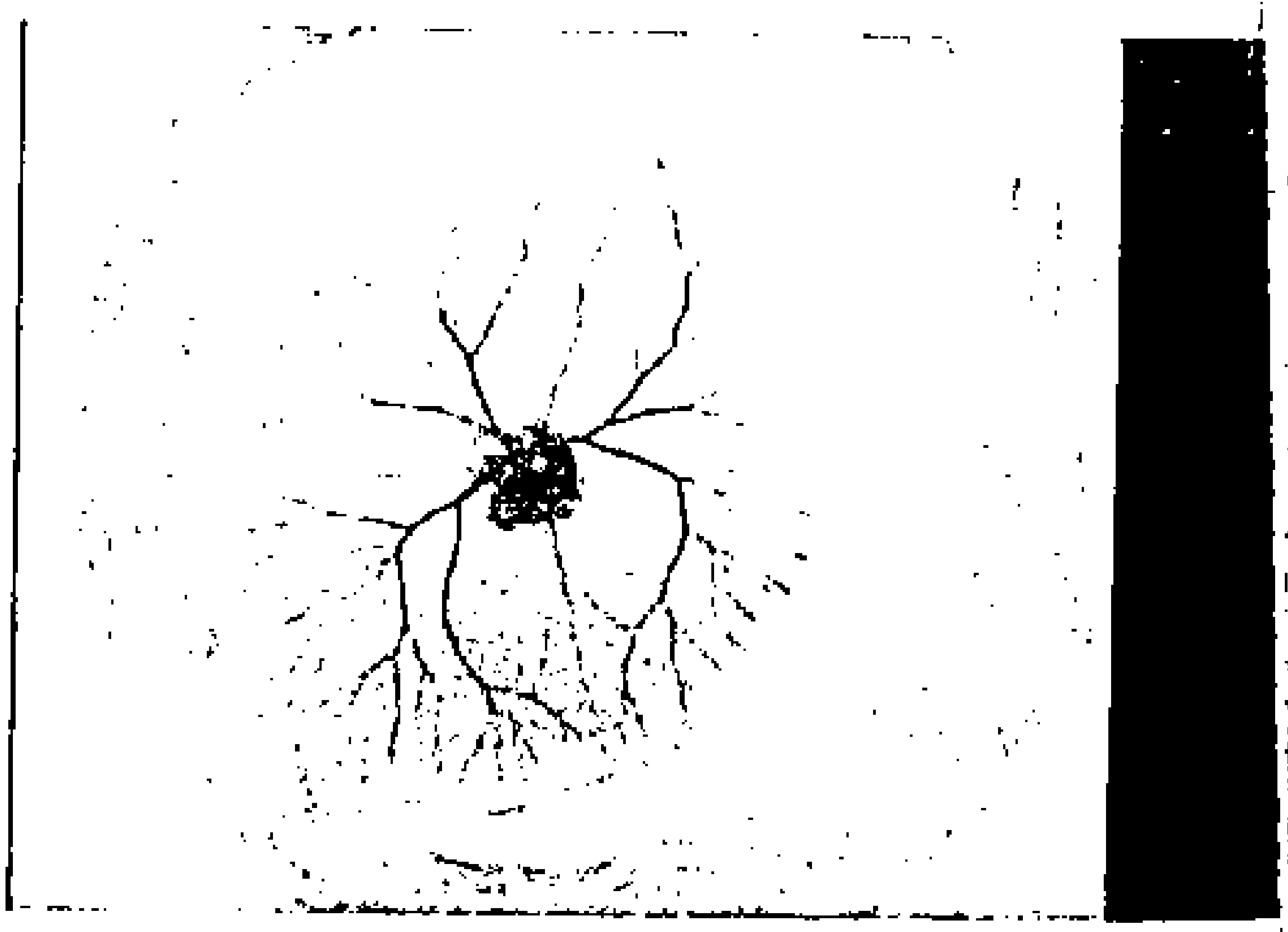

Marfat.com

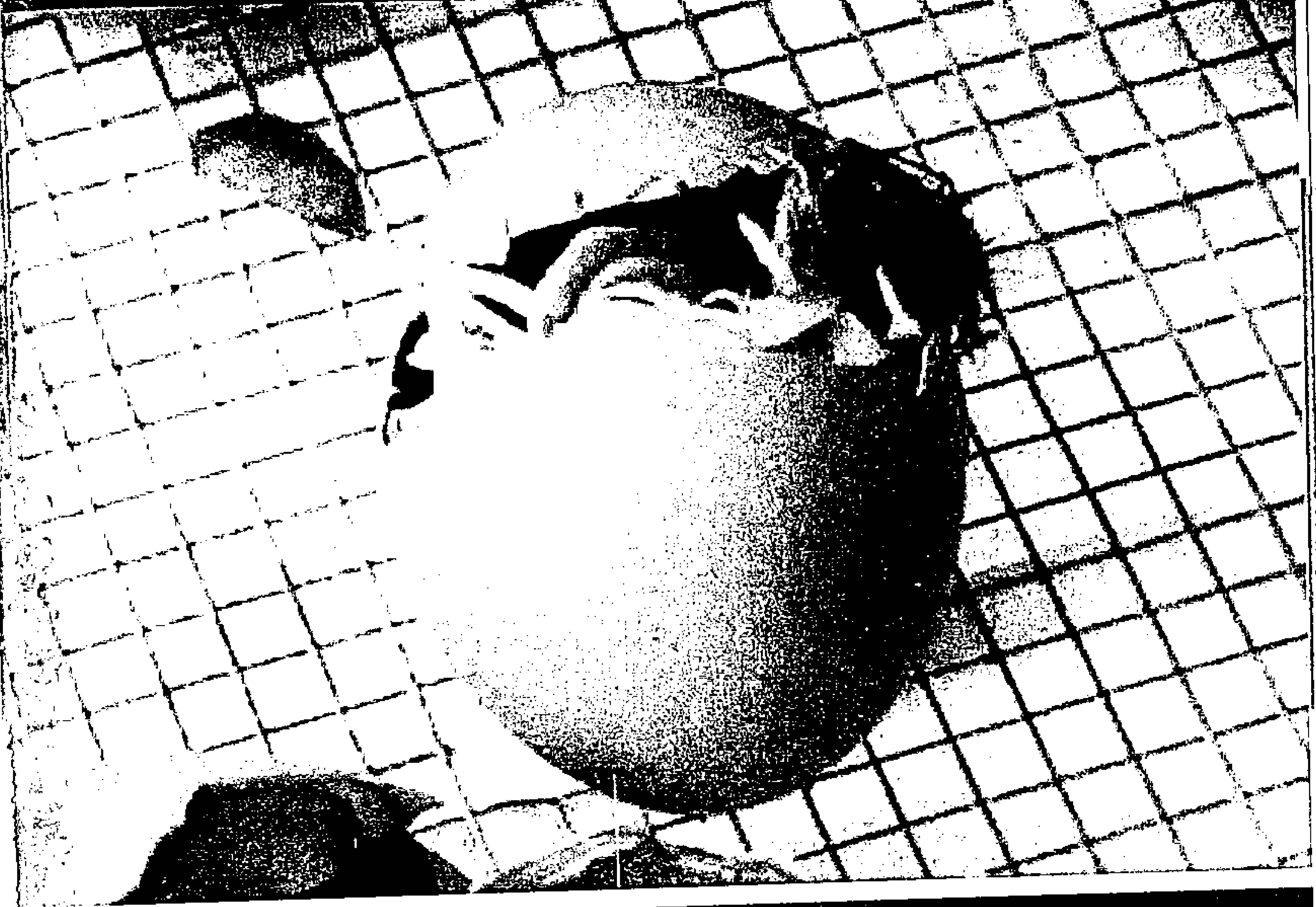

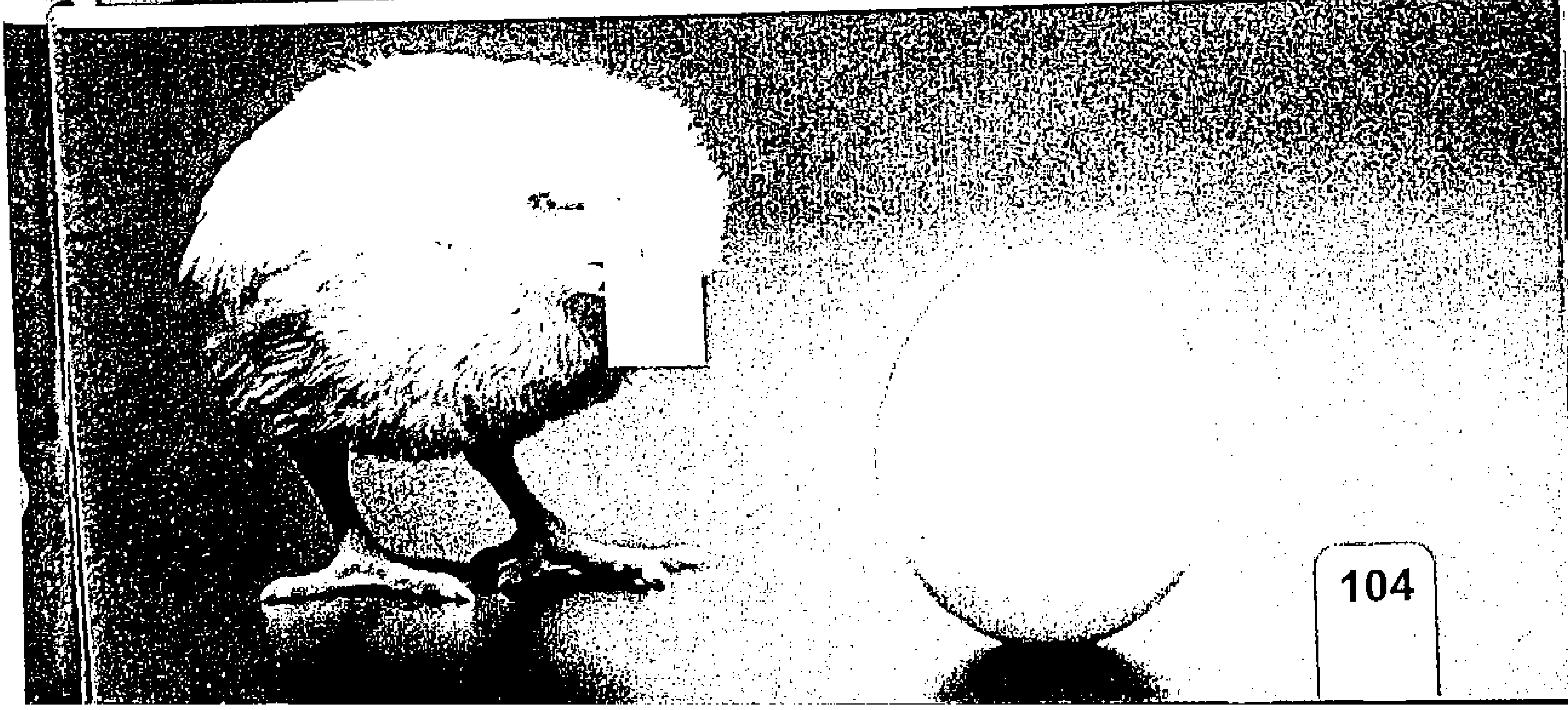

Marfat.com

نیک تعلق کی برکت سے وحدانیت کا اقرار

8 ...... آخر میں حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ عرض کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے نیک اور بزرگ شخصیت کے تعلق کی وجہ سے کس طرح ان کے ایمان کی حفاظت فرمائی۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے مفسر، محدث، محقق اور علوم عقلیہ اور نقلیہ کے ماہر تھے۔ جب یہ ظاہری علوم حاصل کر کے فارغ ہو گئے تو اپنے نفس کی اصلاح اور تربیت کے لیے کسی اللہ والے کی تلاش میں نکلے۔

دور دراز کا سفر کیا، لیکن ان کو کسی بزرگ سے مناسبت معلوم نہیں ہوئی، آخر کار تلاش کرتے کرتے ایک بزرگ کے پاس پہنچے تو ان سے کچھ مناسبت محسوس ہوئی ان سے جا کر انہوں نے درخواست کی کہ آپ مجھے بیعت فرما لیجیے، میں آپ کی خدمت میں رہ کر اپنے باطن کی تربیت کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے تو ان بزرگ نے انکار کیا لیکن جب ان کا اصرار بڑھا تو ان بزرگ نے ان کو ایک وقت بتا دیا کہ فلاں وقت خانقاہ میں آجانا میں تمہیں بیعت کرلوں گا۔

جب وہ مقررہ وقت آیا تو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ میں بیعت ہونے کے لیے پہنچے تو ان بزرگ نے خانقاہ کا دروازہ اندر سے بند کرلیا اور امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو سامنے بٹھایا اور ان کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے علم کے پندار اور اس کے گھمنڈ کو دور کرنے کے لیے ان کے دل پر توجہ دی۔

توجہ کیا ہے؟ توجہ قوت خیالیہ سے کام لینے کا نام ہے، بعض بزرگوں نے خاص خاص حالات میں اپنے پاس اصلاح کے لیے آنے والے لوگوں کی تربیت کے لیے یہ انداز بھی اختیار کیا ہے، یہ طریقہ کار اگرچہ جائز ہے لیکن اصلاح کرنے کا لازمی حصہ نہیں ہے، نہ اس کا اثر دائمی ہوتا ہے اور نہ ہر بزرگ اس کو اختیار کرتا ہے۔

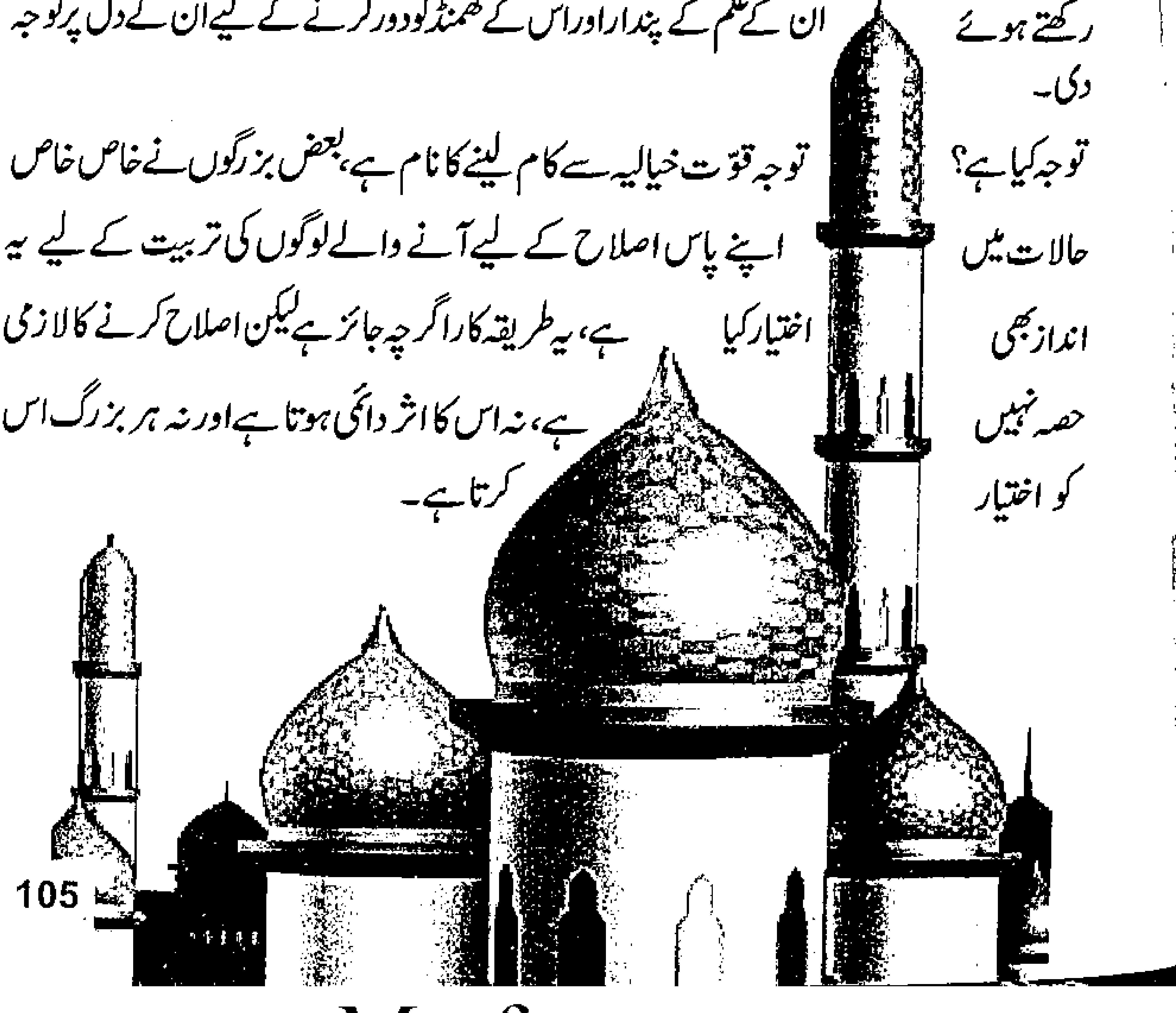

Marfat.com

بلکہ بعض محقق حضرات کے ارشاد کے مطابق یہ طریقہ ہر شخص کے لیے مفید بھی نہیں ہوتا، حتیٰ کہ بعض کو اس سے نقصان بھی ہوتا ہے اور بعض لوگ خود کچھ کرنے کی بجائے اسی قسم کے توجہ و تصرف کے منتظر رہنے لگتے ہیں، اسی لیے ہمارے بزرگوں کے ہاں اس کا رواج نہیں۔

چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے تو اپنی توجہ کو سب طرف سے ہٹا کر ایک خاص شخص کی جانب جو مخلوق ہے، ہمہ تن متوجہ ہو جانے میں غیرت آتی ہے، یہ تو حق خاص اللہ تعالیٰ ہی کا ہے کہ سب طرف سے توجہ ہٹا کر بس اسی ایک ذات کی طرف ہمہ تن متوجہ رہا جائے۔

البتہ دل سوزی اور خیر خواہی کے ساتھ تعلیم کرنا اور دل سے یہ چاہنا کہ طالبین کو نفع پہنچے اور ان کی دینی حالت درست ہو جائے، یہ توجہ کا ماثور طریق ہے اور یہی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سنّت ہے اور یہ نفع اور برکت میں توجہ متعارف سے بڑھ کر ہے کیوں کہ اس کے اثر کو بقا ہے، برخلاف توجہ متعارف کے کہ اس کا اثر بس اسی وقت ہوتا ہے پھر کچھ نہیں۔

اور فرمایا کہ مجھے تو باوجود جائز ہونے کے توجہ متعارف سے طبعی توحش ہے جیسے اوجھڑی سے کہ اگرچہ حلال ہے لیکن بعض طبیعتیں اس کو قبول نہیں کرتیں۔ (انفاس عیسیٰ: صفحہ 844)

Marfat.com

ہاں خاص خاص حالات میں کسی فوری ضرورت کے تحت اس کے آداب وشرائط کا خیال رکھتے ہوئے بعض بزرگوں نے اس سے کام بھی لیا ہے، جیسے کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ان بزرگ سے پوچھا کہ حضرت! یہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ان بزرگ نے جواب دیا کہ تم جو کچھ پڑھ کر آئے ہو وہ نکل رہا ہے، اور جب یہ ظاہری علم نکل جائے گا، تب باطنی علم آئے گا۔

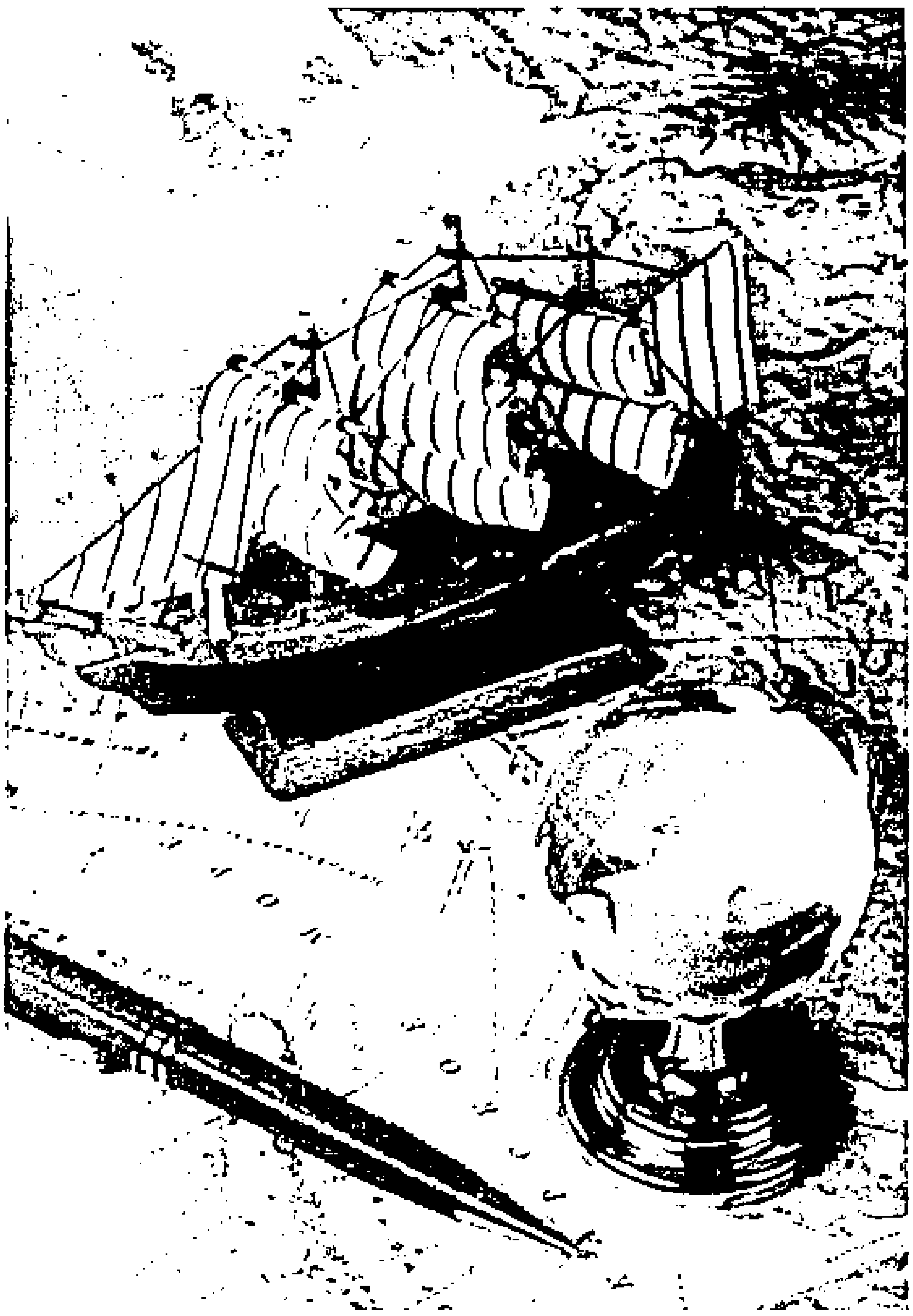

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً کہا کہ:

حضرت! ذرا ٹھہر جایئے، یہ ظاہری علوم میں نے بڑی مشکلات کے بعد اور بڑی محنت کے سے حاصل کیے ہیں، راتوں کو جاگ کر، لمبے لمبے سفر کر کے، بڑی مشقتیں جھیل کر، ان کو حاصل کیا ہے، اور آپ ذرا سی دیر میں ان کو نکال رہے ہیں۔

یہ میرے بس کی بات نہیں، میں آپ سے بیعت نہیں ہوتا، آپ مجھے بیعت مت فرمایئے، مجھ اسی حالت میں رہنے دیں۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں، ظاہری طور پر تو یہ علوم نکل جائیں گے پھر باطنی طور پر جو علوم آئیں گے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہوں گے، اس لیے تم بیعت ہو جاؤ۔ لیکن امام رازی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نہ ہوئے اور بیعت ہونے سے انکار کر دیا۔

ان بزرگ نے فرمایا کہ اچھا اب تمہاری مرضی، جب بیعت نہیں ہونا چاہتے تو اب میں زبردستی تمہیں کیا بیعت کروں، پھر فرمایا کہ اچھا تم ہم سے بیعت تو نہیں ہوئے لیکن ہم سے تمہارا تعلق ہے، اب تم اس تعلق کو باقی رکھنا، کبھی کبھار ملتے رہنا، یہ تعلق تمہیں کام آئے گا، چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں سے رخصت ہونے کے بعد بھی اس تعلق کو قائم رکھا، پھر علوم شرعیہ وعقلیہ کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں دہریوں کا بڑا زور تھا، اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والے کو ''دہریہ'' کہا جاتا ہے اور یہ منکرین خدا یہ چاہتے تھے کہ عقل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کیا جائے، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اللہ تعالیٰ کے وجود کو عقل سے ثابت کرنے کے سو دلائل موجود تھے، جب کسی دھریے سے مناظرہ فرماتے تو بس دس پندرہ دلائل کے ذریعہ ہی اس کو شکست دے دیا کرتے تھے۔

اتفاق سے ان بزرگ کی زندگی ہی میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال کا وقت قریب آگیا، انتقال کے وقت شیطان آپ کے سرہانے آکر بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے، آمین۔

شیطان نے آکر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے یا نہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیوں نہیں؟ شیطان نے کہا کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عقلی دلیل پیش کی۔ شیطان نے اس دلیل کو توڑ دیا، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری دلیل دی، شیطان نے اس کو بھی توڑ دیا، اس طرح دس دلیلیں دیں، شیطان نے ان سب کو توڑ دیا۔

اب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ دلائل پر دلائل دیتے چلے جارہے ہیں اور شیطان ان کو توڑتا جارہا ہے، جب ساٹھ ستر دلیلیں پیش کردیں اور شیطان نے ان سب کو توڑ دیا تو اب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی فکر اور تشویش ہوئی کہ یہ کون شخص ہے؟ جو میری ہر دلیل کو توڑ رہا ہے اور میری ہر دلیل کا ایسا جواب دے رہا ہے کہ مجھے لاجواب کرتا جارہا ہے۔

اگر خدانخواستہ اسی رفتار سے یہ جواب دیتا رہا تو ذرا سی دیر میں میرے دلائل کا ذخیرہ ختم ہوجائے گا، اور جب میرے پاس دلائل کا ذخیرہ ختم ہوجائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں عقلاً مجھے بھی شبہ ہوگیا۔ اور یہ میرا آخری وقت ہے، اگر اسی آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کے وجود میں شبہ ہوگیا تو میرا خاتمہ ہی خراب ہوجائے گا۔

چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یہ سوچ کر پریشان ہوگئے کہ شیطان نے ان ننانوے دلائل کا توڑ کردیا۔

اب امام رازی رحمۃ اللہ علیہ پسینہ پسینہ ہوگئے اور گھبرا گئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟

Marfat.com

اب دیکھیے کہ چونکہ کچھ عرصہ تک ایک بزرگ سے تعلق رہا تھا اس لیے وہ تعلق کام آیا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان بزرگ پر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت منکشف فرمادی، اس وقت وہ شیخ وضو فرما رہے تھے، ان کے ہاتھ میں ایک لوٹا تھا اسی حالت میں وہ لوٹا انہوں نے زمین پر دے مارا اور کہا: اے رازی! یوں کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی دلیل عقلی کے مانتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ان بزرگ کے وہ الفاظ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں پہنچا دیے، جب ان بزرگ کی آواز امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں آئی کہ ''اے رازی! یوں کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی دلیل عقلی کے مانتا ہوں'' امام رازی نے فوراً یہ الفاظ اپنی زبان سے کہہ دیے، بس یہ کہنا تھا کہ شیطان فوراً وہاں سے اٹھ کر بھاگ گیا۔

اس لیے کہ اس دلیل کا کوئی جواب نہیں اس دلیل کو کوئی توڑ نہیں سکتا کہ میں بلا دلیل اللہ تعالیٰ کو مانتا ہوں، آخرت کو مانتا ہوں، اور جنت دوزخ کو مانتا ہوں، بس یہ الفاظ کہے اور اس کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا، اور نیک تعلق کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور آپ کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا۔

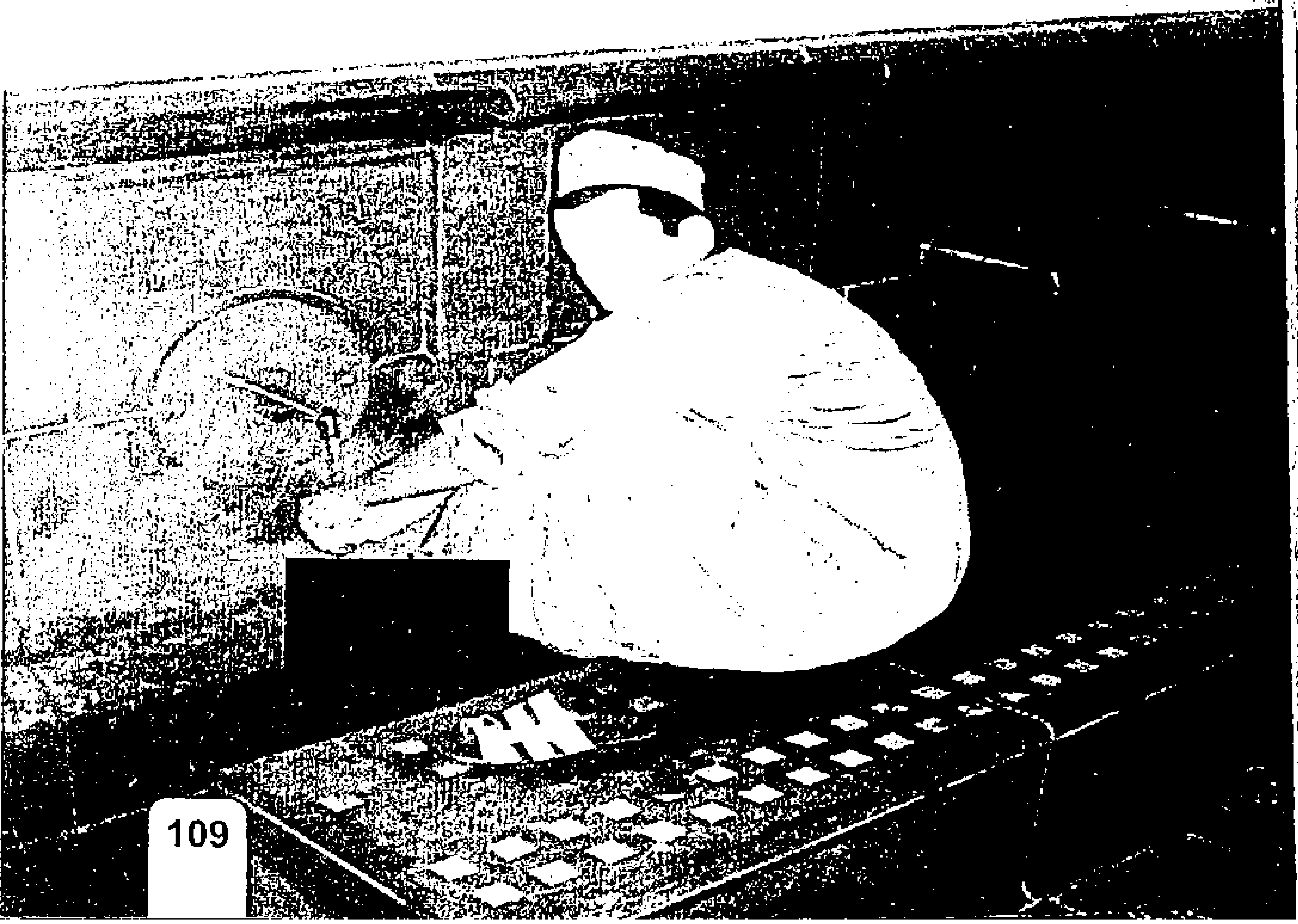

Marfat.com

شیطان کا کسان سے سوال، خدا ایک ہے یا دو؟

9 ......استاذی واستاذ العلماء محدّث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بارہا یہ واقعہ سنا، ارشاد فرمایا کہ: ایک مرتبہ شیطان آدمی کی شکل میں امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور نہیں کہنے لگا کہ یہ بتایئے! کہ خدا ایک ہے یا دو؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک ہے۔ شیطان نے کہا: میں قوی دلائل سے دو خدا ثابت کرونگا، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں بھی دلائل سے رد کروں گا۔

دلائل اور مباحثہ شروع ہوا کہ اتفاق سے ایک کسان کا گذر ہوا، شیطان کو شرارت سوجھی جھٹ سے اس سے بھی سوال کر دیا کہ خدا ایک ہے یا دو؟ کسان نے کہا خدا ایک ہے۔

شیطان نے کہا میں دلائل سے دو ثابت کردوں گا تو کسان کے پاس ہل تھا اس نے اس کا لوہے کا پھالا شیطان کو دکھا کر کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو میں ہل کے اس فولادی پھالے سے تمہارے پیٹ کو پھاڑ دوں گا۔

شیطان نے دیکھا تو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا کہ جناب! بتایئے تمہارا ایمان قوی ہے یا کسان کا؟ میں دلائل کا مقابلہ دلائل سے کرسکتا ہوں مگر ہل کے پھالے کا مقابلہ میری طاقت سے باہر ہے۔

Marfat.com

''انسانی چہرہ'' مصورِ حقیقی کی وحدانیت کا مظہر

(10) ......امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل آیت کے تحت ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔

''وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ'' ....اور ہر قسم کے حیوانات اس زمین میں پھیلائے (2/461)

''روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور میں کسی نے عرض کیا کہ ''مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے شطرنج پر کہ یہ کیسا عجیب کھیل ہے، دیکھنے میں اس کا تختہ صرف ایک ہاتھ کے برابر ہے، لیکن انسان اگر اسے ہزار مرتبہ بھی کھیلے تو ایک بازی دوسری بازی کے موافق نہیں پڑے گی''۔

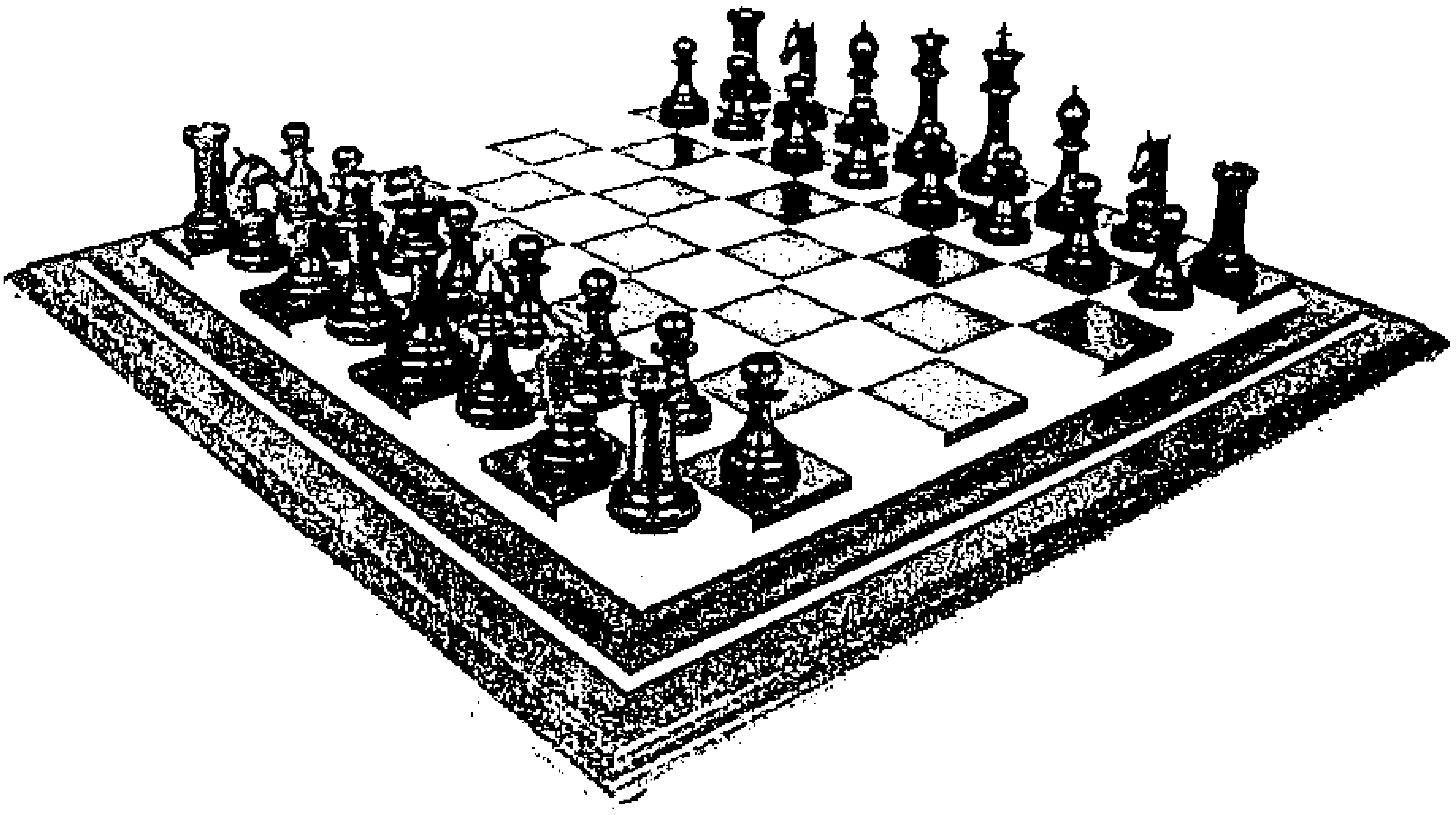

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس پر کیا تعجب کیا جائے اس سے زیادہ قابل تعجب چیز تو انسان کا چہرہ ہے، کہ دیکھنے میں بالشت کے برابر ہے پھر اللہ نے جس جگہ اس میں ابرو، آنکھ، ناک اور منہ کی بنادی ہے وہ وہیں رہتی ہے بدلتی نہیں۔ بایں ہمہ ہر فرد بشر دوسرے سے جدا اور ممتاز ہے، تم مشرق و مغرب میں بھی دو فرد ایک جیسے نہ دیکھ پاؤ گے۔'' (جواہر پارے 141)

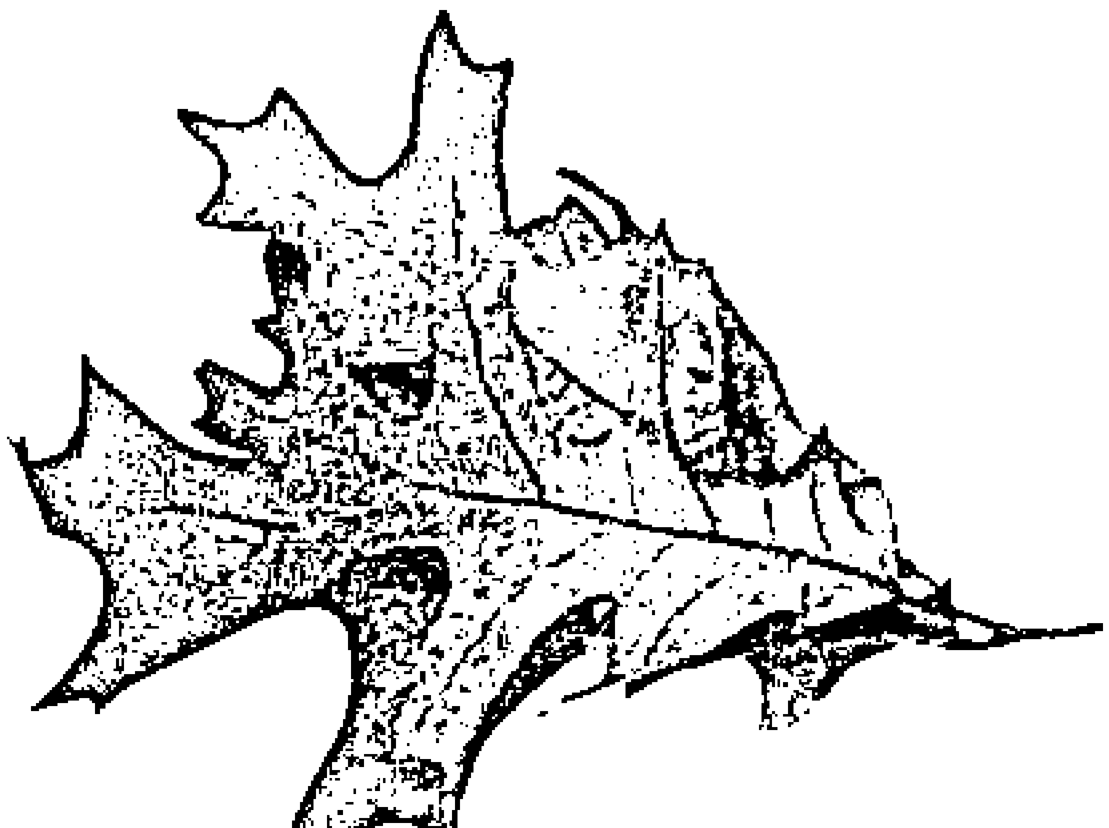

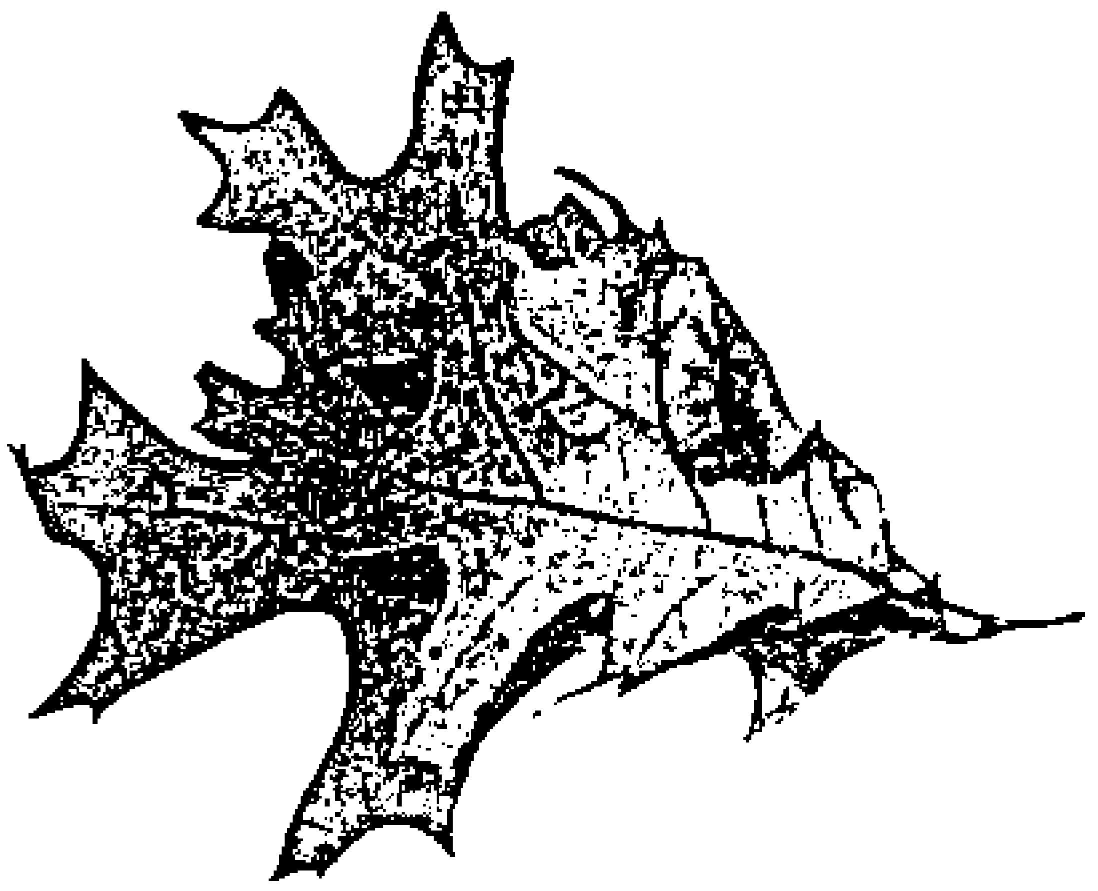

Marfat.com

اللہ کی وحدانیت کے اقرار کا معصوم انداز

(11) ......ایک دفعہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کھیت پر چلے جا رہے تھے، کھیت کا ایک کاشت کار سامنے آ گیا، کاشت کار بے چارہ اَن پڑھ تھا، نہ مولوی، نہ فلسفی، نہ عالم۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ کون ہو؟ اس نے کہا مسلمان ہوں! پوچھا مسلمان کس کو کہتے ہیں؟ جواب آیا، جو یہ کہے کہ: ''اللہ ایک اور رسول برحق، آخرت حق، وہ مسلمان ہے''۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تو مسلمان ہے، مگر تیرے مسلمان ہونے کی دلیل کیا ہے؟ دیہاتی نے کہا اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تو کوئی دہریہ آ گیا ہے، لاٹھی لے کر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ہو لیا کہ ٹھہر جا تجھے بتلاؤں، امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ آگے آگے اور دیہاتی پیچھے پیچھے، کہا کہ مسلمان ہونے کی دلیل مانگتا ہے؟

ارے مسلمان نے خدا کو دل کے یقین سے پہچانا ہے، نہ کہ دلیل سے، دلائل کے پیر لکڑی کے ہوتے ہیں، لکڑی آگ میں بھی جل جاتی ہے، پانی میں بھی بہہ جاتی ہے، ہوا میں بھی اُڑ جاتی ہے۔

تو دلیلوں پر خدا کا وجود نہیں، خدا کا وجود دل کے ''یقین'' پر ہے اور یقین اللہ ہی کی طرف سے ڈالا جاتا ہے کہ ''میں ہوں اور میری شانیں برحق ہیں''

قرآن کریم کا واقعات کی روشنی میں وجود الٰہی ثابت کرنا

اس واسطے قرآن کریم نے جہاں بھی اللہ کے وجود کے دلائل پیش کیے ہیں وہ منطقی اور فلسفیانہ انداز کے نہیں ہیں۔ بلکہ مشاہدات کو پیش کیا ہے، تم اس چیز کو دیکھو اور اس میں سے خدا کے وجود کو نکالو، خدا کو سمجھو۔

(خطبات حکیم الاسلام ج3 ص25)

Marfat.com

باری تعالیٰ کی قدرت ہر جگہ موجود ہے

12 ......امام الحرمین حضرت جوینی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے تو لوگوں نے آپ سے توحید، وجود باری تعالیٰ پر سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ عرش پر موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرش پر معراج کی رات باتیں فرمائیں تھیں، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سمندر کی تہہ میں بھی خدا تعالیٰ موجود ہے۔

لوگوں نے دلیل پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کہ میرے دوست نے کسی کا کچھ قرض دینا ہے اس کا قرض ادا کردو تو دلیل پیش کی جائے گی''

تھوڑی دیر میں انہوں نے رقم اکھٹی کر لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے وجود کی دلیل ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سمندر کی تہہ میں موجود ہے، کیوں کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کو سمندر کی تہہ میں مچھلی کے پیٹ کے اندر آیت کریمہ لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین... عطا فرمائی جس کو پڑھنے کے بعد ان کو رہائی عطا ہوئی۔

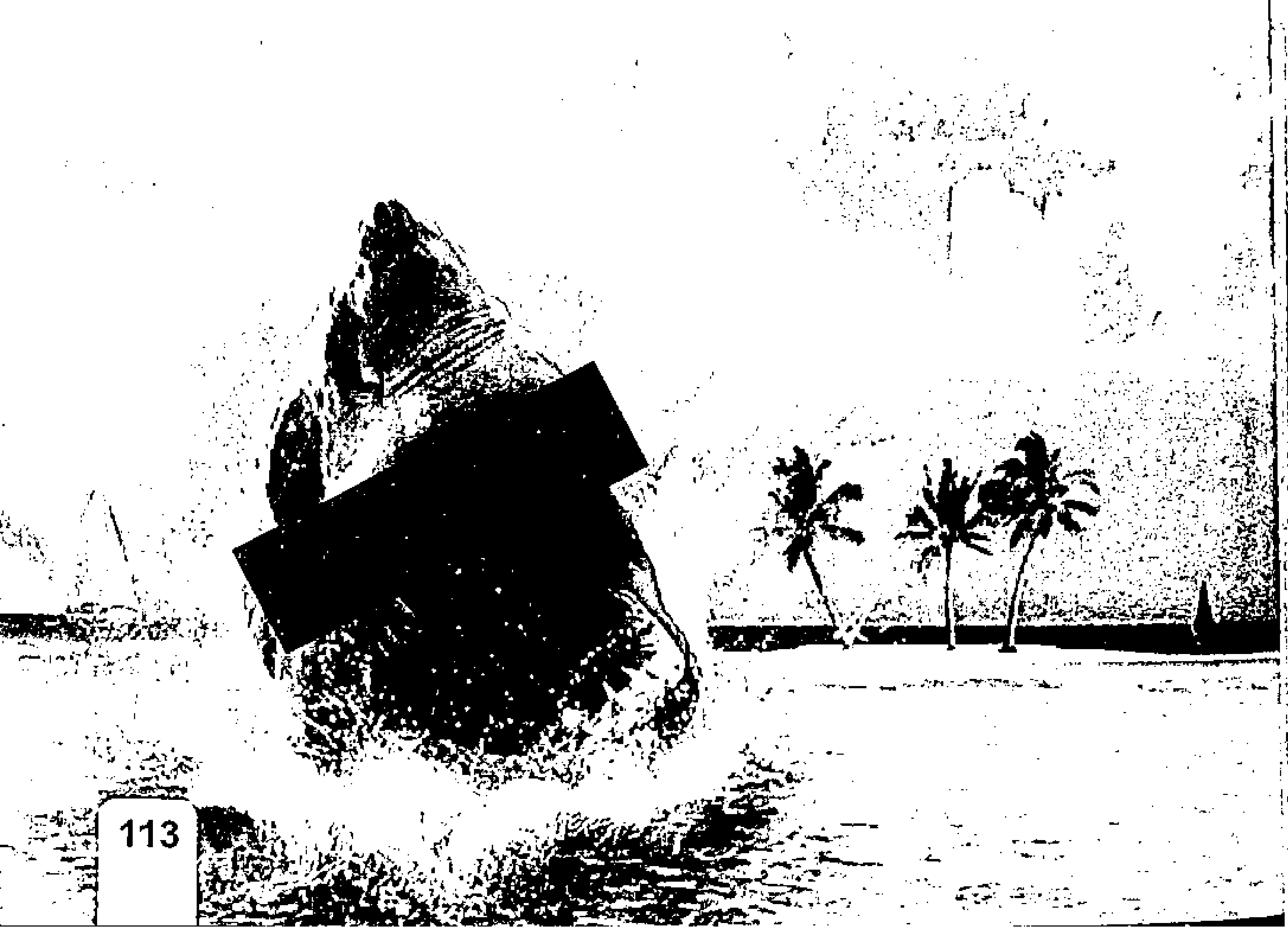

Marfat.com

مضبوط ارادوں کا توڑنے والا کون ہے؟

13 ......ہم بہت سے کام اپنے ارادے سے کرتے ہیں، جیسے کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، پڑھنا لکھنا وغیرہ اگرانہیں میں سے بہت سے کام ارادے کے خلاف ہوجاتے ہیں، سب یہ چاہتے ہیں کہ بہت مالدا ہوجائیں اوراس کی کوشش بھی کرتے ہیں مگراکثر مالدار نہیں ہوتے، سب یہ چاہتے ہیں کہ ہم بادشاہ ہوجائیں مگر سب بادشاہ نہیں ہوتے، سب ہی یہ چاہتے ہیں کہ کبھی بیمار نہ ہوں، اور ہمیشہ تندرست رہیں مگر ایسا نہیں ہوتا، ہم بیمار بھی ہوتے ہیں۔

سب یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے، مگر تکلیف پہنچتی ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے رشتے ناطے وغیرہ میں کوئی نہ مرے مگر اس کے خلاف ہوہی جاتا ہے کہ بہت سے لوگ مرجاتے ہیں، اسی طرح ہماری ہزاروں خواہشات ایسی ہوتی ہیں کہ وہ سب یا اکثر پوری نہیں ہوتیں یا کبھی ہو بھی جاتیں ہیں، چاہتے کچھ اور ہے اور ہوتا کچھ اور ہے، ہماری اور تمہاری کوئی خصوصیت نہیں ہے، بلکہ بڑے بڑے امیروں، بادشاہوں اور حکماء کے ارادے بھی سب کے سب پورے نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی ایسا قادر مطلق ضرور ہے، جو انسانون کے ارادوں کو بھی توڑ دیتا ہے، دامادِ رسول، پیکر شجاعت و ریاضت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نے خدا کو کس طرح پہچانا؟ باب العلم، حیدر کرار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ ترجمہ: ”میں نے اپنے رب کو مضبوط ارادوں کے ٹوٹ جانے سے پہچانا۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾ (التکویر)

ترجمہ: ”تم اپنی ہر چاہت پوری نہیں کرسکتے مگر اللہ اپنی چاہت کو پوری کر لیتا ہے“

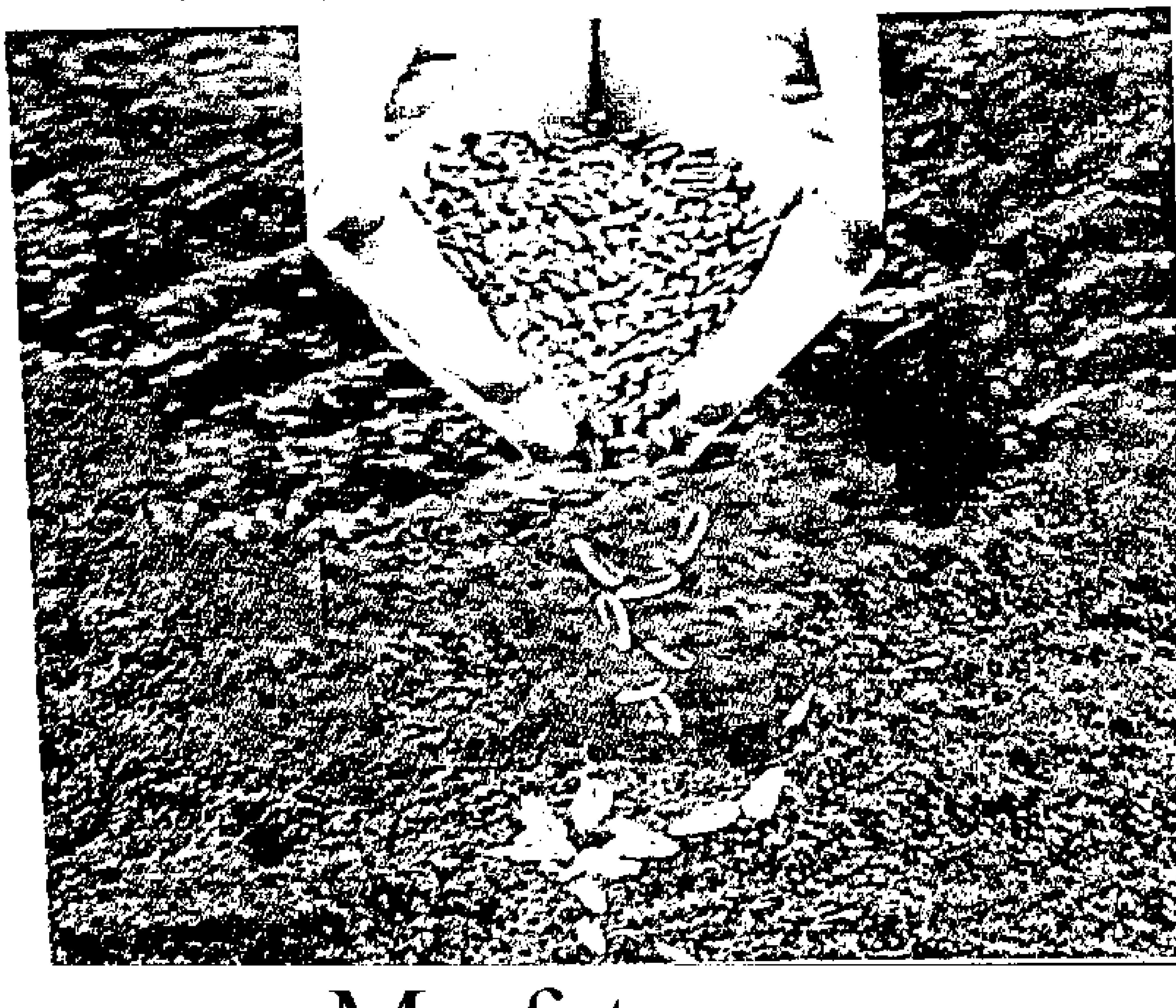

Marfat.com

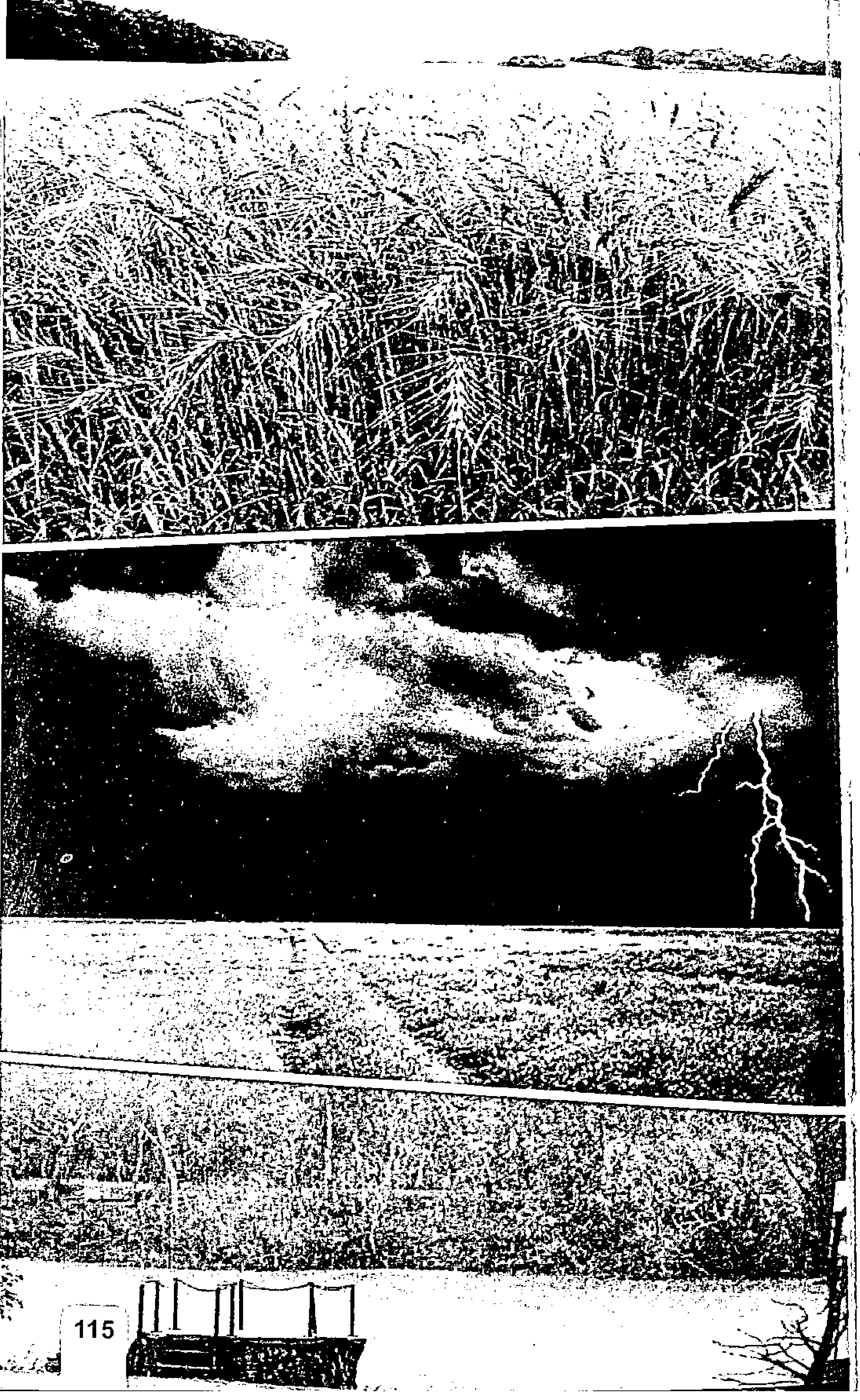

Marfat.com

کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کے وجود کا شاہکار ہے

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دنیا کی ہر ایک چیز میں ہے، رائی سے لے کر پہاڑ تک اور ذرّے سے لے کر آفتاب تک سب چیزیں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ ان کا کوئی بنانے والا ضرور ہے۔ اسی لیے دنیا کی سب قوموں نے مان لیا ہے کہ ان کا پیدا کرنے والا یقیناً کوئی ہے، اپنی سمجھ کے مطابق کسی نے بتوں میں اس کا تصور کیا، کسی نے کسی اور چیز میں، مگر صریح انکار کسی سے نہ ہوسکا، سچ ہے:

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوہ چاہا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے نہ بر آیا تیرا

اسی حقیقت کا اقرار کسی دوسرے شاعر نے اس طرح کیا؟

کانٹا ہے ہر اک دل میں اٹکا تیرا
آویزہ ہے ہر گوش میں لٹکا تیرا
مانا نہیں جس نے تجھے جانا ہے ضرور
بھٹکے ہوئے دل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

خدا کے ثبوت میں ابھی بہت سی دلیلیں ہیں جنہیں آپ اسلامی تعلیم اور حصوں میں پڑھیں گے یہاں صرف آسان آسان دلیلیں بیان کی گئی ہیں، اب تو آپ خدا کے وجود کو تسلیم کر چکے ہیں اور آپ کی سمجھ میں یہ بات آچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور موجود ہے۔

کھلتے ہوئے عقدے نظر آتے ہیں ہزاروں
معلوم ہوا عقدہ کشا بھی ہے کوئی چیز
تدبیر سدا راست جو آتی نہیں اکبر
انسان کی طاقت سے سوا بھی ہے کوئی چیز

Marfat.com

''مکڑی کا گھر'' اللہ کی کاریگری کا انمول نمونہ

14 ......اس طرح ایک بزرگ سے کسی دہریہ نے اللہ کے وجود کی دلیل پوچھی، فرمایا کہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں اللہ کی نشانیاں ہیں، حتیٰ کہ مکڑی بھی اللہ کے وجود کو بیان کرتی ہے۔

کیوں کہ عنکبوت (مکڑی) گھر بنانے کے لئے جو تار بُنتا ہے، وہ چار تاروں سے بنا ہوتا ہے، اور ہمیں ایک تار نظر آتا ہے، پھر ان چار تاروں میں ہر ایک تار ۴۰۰ تاروں سے مل کر بنا ہوتا ہے، دنیا کا کوئی کاریگر اور اس کی (skill)، کوئی ٹیکنالوجی، کوئی سائنس، کوئی بھی ماہر، کوئی بھی مشاق انجینئر، اس طرح کا گھر نہیں بنا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی ذات بناتی ہے، وجود باری تعالیٰ کی یہ بھی ایک دلیل ہے۔

خدا کو دیکھنا ہے تو اس کی نشانیوں پر غور کریں

15 ......حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

گر تو اور امی نہ بینی در نظر
فہم کن اما با ظہار اثر

''اگر تو خدا کو نہیں دیکھتا تو خدائے پاک کی نشانیوں میں غور کر''

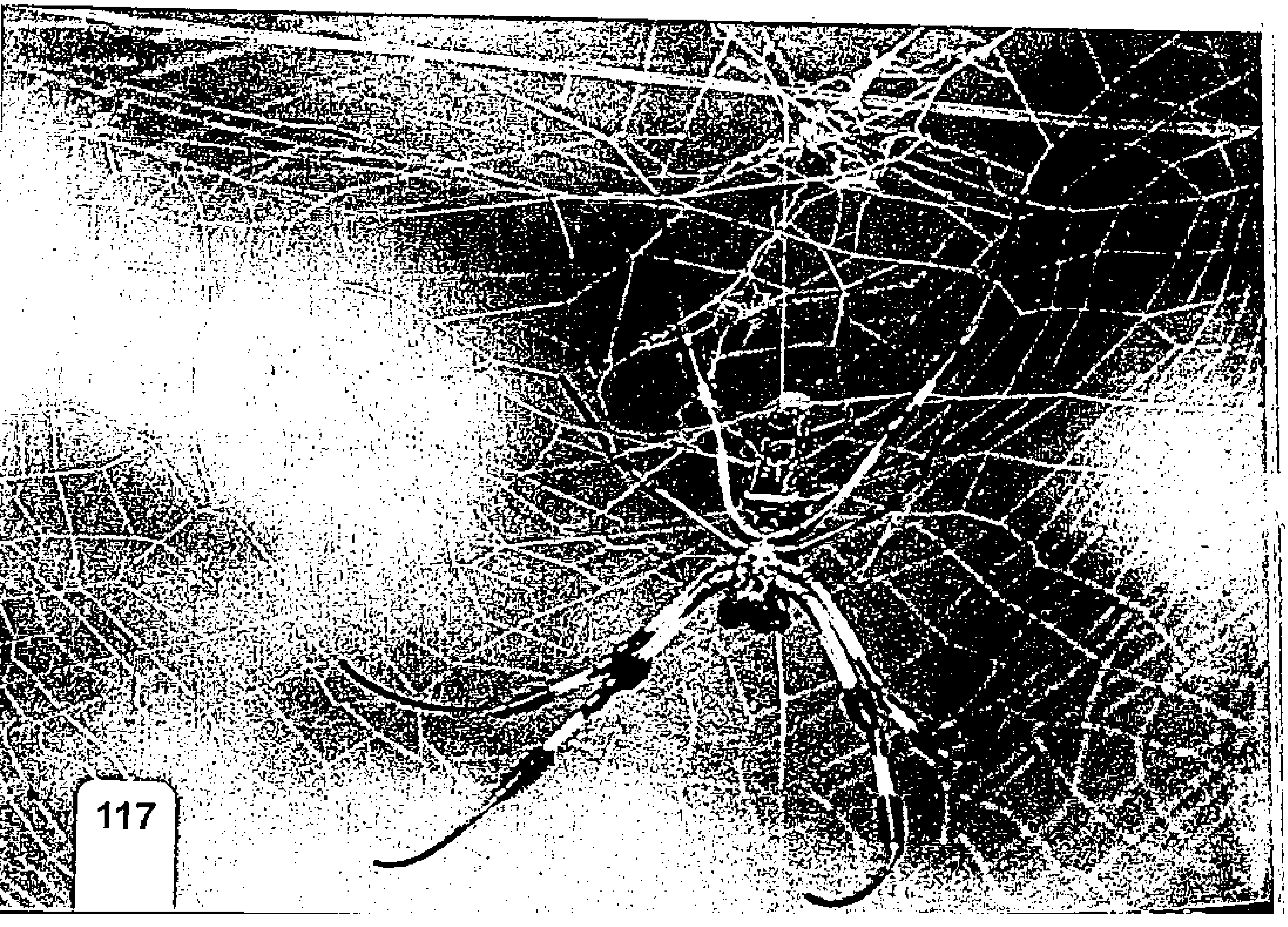

Marfat.com

اونٹ کی مینگنی سے اونٹ کا انکار نہیں کر سکتے تو پھر!

16 ...... حضرت امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک ان پڑھ بدّو سے ایک عقل کے مارے ہوئے نے جب وجود باری تعالیٰ کی دلیل مانگی تو اس نے مظاہر فطرت سے استدلال کرتے ہوئے کہا:

یَا سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْبَعْرَ لَیَدُلُّ عَلَی الْبَعِیْرِ وَاَنَّ آثَارَ الْاَقْدَامِ لَتَدُلُّ عَلَی الْمَسِیْرِ فَالسَّمَاءُ ذَاتُ الْاَبْرَاجِ وَالْاَرْضُ ذَاتُ الْفِجَاجِ وَالْبِحَارُ ذَاتُ الْاَمْوَاجِ اَلَا یَدُلُّ ذٰلِکَ عَلٰی وُجُوْدِ اللَّطِیْفِ الْخَبِیْرِ الْعَلِیْمِ الْقَدِیْرِ ○

ترجمہ: ''سبحان اللہ! حیرت ہے کہ اونٹ کی مینگنی تو اس کے وجود پر قطعی دلالت کرتی ہے، اور قدموں کے نشان تو زمین پر دیکھ کر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی یہاں سے گزرا ہے، پس یہ برجوں والا آسمان، یہ گھاٹیوں والی زمین یہ موجیں مارتے ہوئے سمندر ایک صانع، ایک ماہر کاریگر جو باریک بین اور خبردار ہے، جو بڑے علم والا اور قدرت والا ہے، کے وجود پر دلالت نہیں کر سکتے؟''

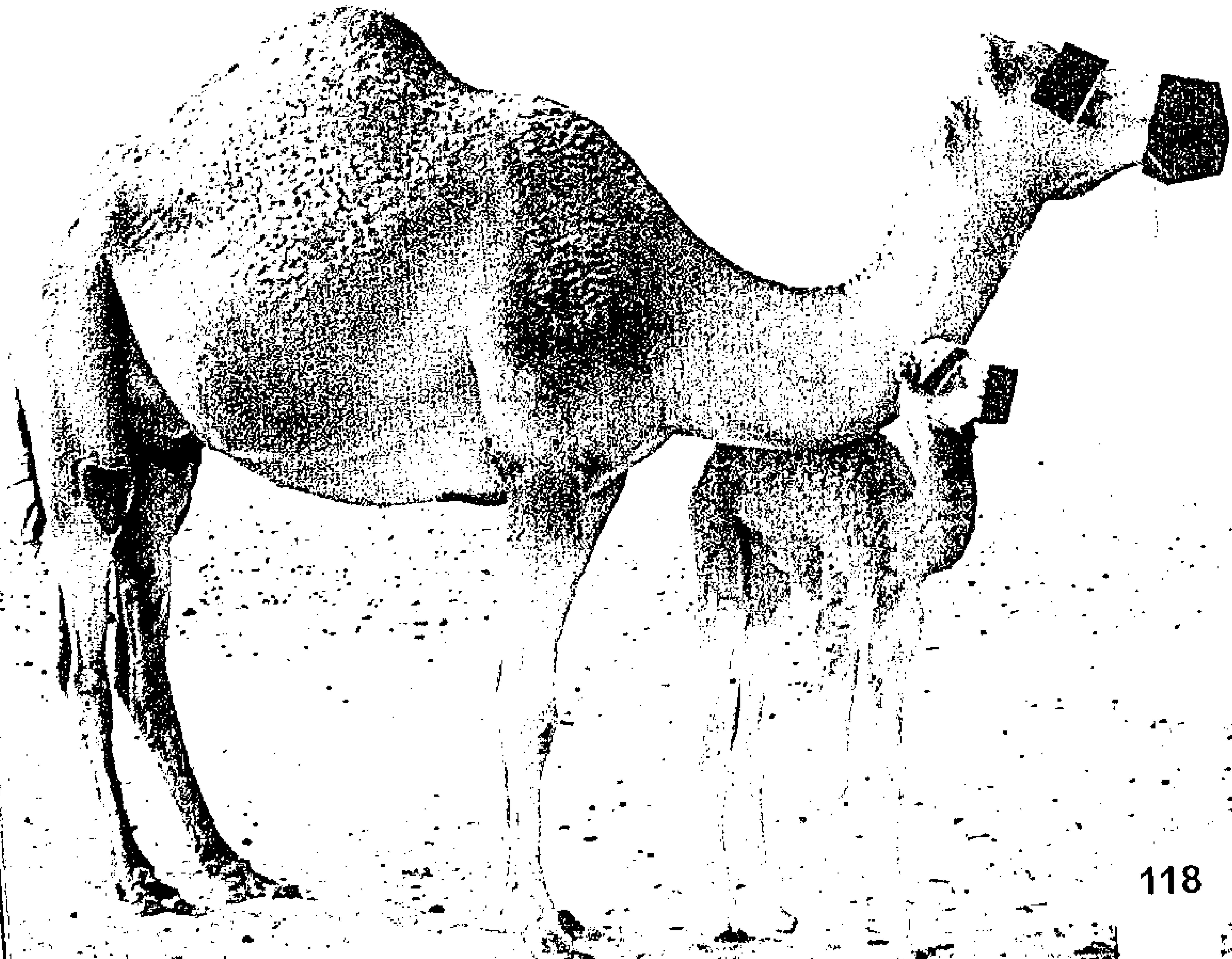

Marfat.com

بڑھیا کا چرخے سے وجود باری تعالیٰ ثابت کرنا

(17) ...... تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے ایک بڑھیا کو چرخہ کاتتے دیکھ کر فرمایا کہ بڑھیا نے ساری عمر چرخہ ہی کاتا یا اپنے خدا کی پہچان بھی حاصل کی؟ بڑھیا نے جواب دیا کہ بیٹا سب کچھ اسی چرخہ میں میں نے دیکھ لیا ہے۔

فرمایا، بڑی بی! تو بتاؤ کہ خدا موجود ہے یا نہیں؟ بڑھیا نے جواب دیا کہ ہاں ہر گھڑی اور رات دن، ہر وقت موجود ہے اور اس کی دلیل یہی میرا چرخہ ہے، کیوں کہ جب تک میں اس چرخہ کو چلاتی رہتی ہوں یہ برابر چلتا رہتا ہے اور جب میں اسے چھوڑ دیتی ہوں تب یہ ٹھہر جاتا ہے۔

جب اس چھوٹے سے چرخے کو ہر وقت چلانے کی ضرورت ہے تو زمین آسمان چاند سورج کے اتنے بڑے چرخوں کو کس طرح چلانے والے کی ضرورت نہ ہوگی، خدا ہے اور ضرورت ہے، پس جس طرح میرے کاٹھ کے چرخے کو ایک چلانے والا ضرور چاہیے اسی طرح آسمان وزمین کے چرخے کو چلانے والا ضرور چاہیے، جب تک وہ چلاتا رہے گا یہ سب چرخے چلتے رہیں گے اور جب وہ چھوڑ دے گا ٹھہر جائیں گے، ہم نے کبھی آسمان وزمین کو ٹھہرے نہ دیکھا اس لیے جان لیا کہ اس کا چلانے والا ہر گھڑی موجود ہے۔

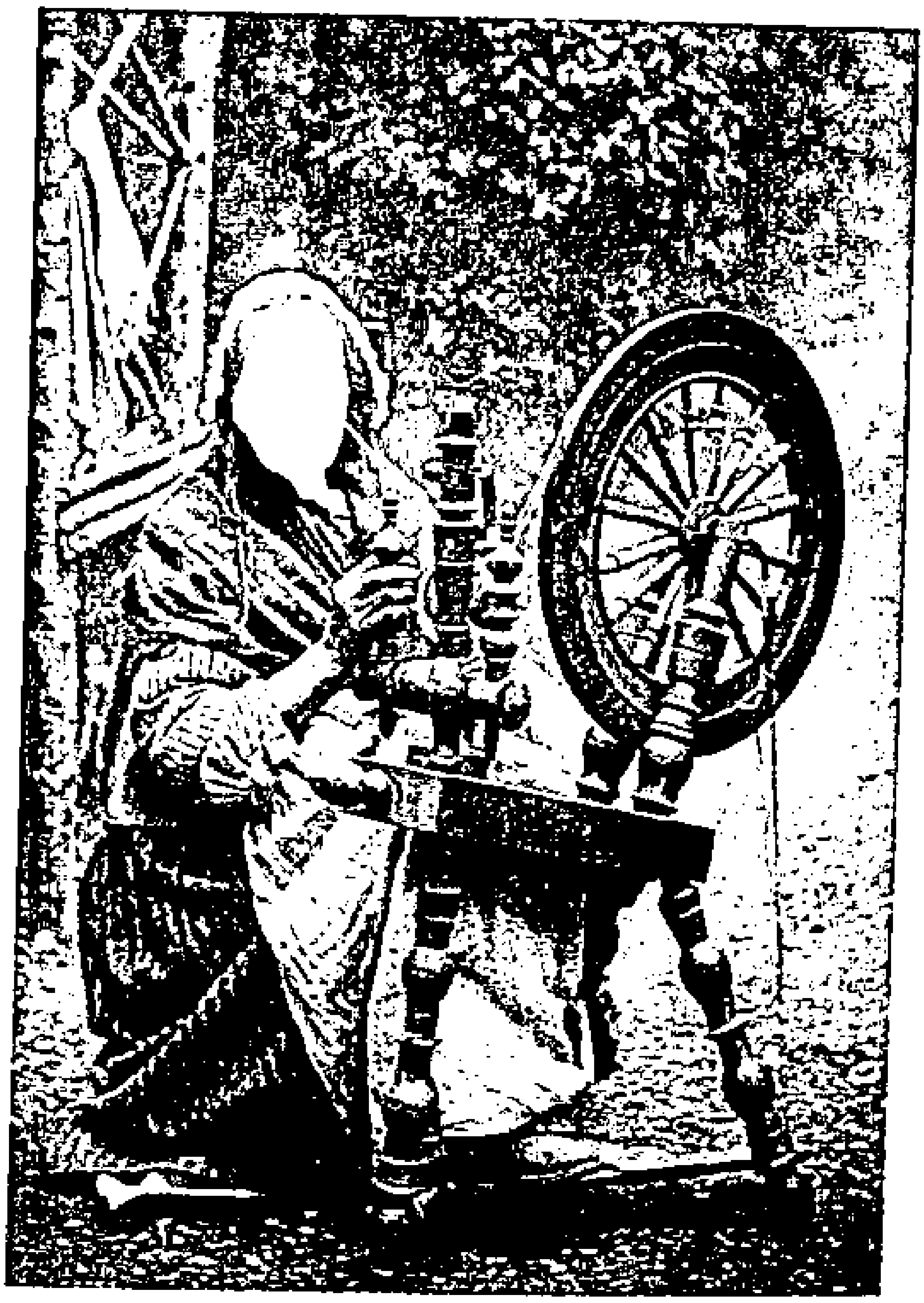

مولوی صاحب نے یہ سوال کیا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ آسمان کے چرخے کا چلانے والا ایک ہے یا دو؟ بڑھیا نے جواب دیا کہ ایک ہے اور اس دعوے کی دلیل بھی یہی میرا چرخہ ہے، کیوں کہ جب اس چرخے کو میں اپنی مرضی سے ایک طرف کو چلاتی ہوں یہ چرخہ میری مرضی سے ایک ہی طرف کو چلتا ہے اگر کوئی اور دوسری طرف چلانے والی بھی موجود ہوتی پھر یا تو وہ میری مددگار ہو کر میری مرضی کے مطابق چرخہ چلاتی تب تو چرخہ کی رفتار تیز ہو جاتی اور چرخے کی رفتار میں فرق آنے کی وجہ سے کام اور مقصد حاصل نہ ہوتا۔

Marfat.com

اور اگر وہ میری مرضی کے خلاف اور میرے چلانے کی مخالف جانب چلاتی تو یہ چرخہ چلنے سے ٹھہر جاتا یا پھر ٹوٹ جاتا، مگر ایسا نہیں ہوتا اس وجہ سے کوئی دوسری چلانے والی نہیں، اسی طرح آسمان زمین کا چلانے والا اگر دوسرا ہوتا تو ضرور آسمانی چرخے کی رفتار تیز ہو کر دن رات کے نظام میں فرق آجاتا یا چلنے سے ٹھہر جاتا یا ٹوٹ جاتا جب ایسا نہیں تو ضرور میری طرح آسمان وزمین کے چرخے کو ہمیشہ ایک ہی چلاتا ہے، سچ ہے:

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ؕ

ترجمہ: ''ایک اللہ کے علاوہ زمین آسمان میں بہت سے خدا ہوتے تو دونوں ٹوٹ پھوٹ کر خراب ہو جاتے''۔

اگر زمین اور آسمان میں دوسرا خدا بھی ہوتا تو زمین اور آسمان تباہ ہو جاتے اور نظام عالم درہم برہم ہو جاتا، آج تک جو یہ نظام عالم کا چرخا ایک ہی جانب اور ایک ہی رفتار پر چل رہا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔

انسان اگر عقل سے تفکر کا کام لے تو یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ انسان کو جس نے بنایا ہے وہ پروردگار ہے، مثلاً اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ اس کے دادا کے زمانے میں بندوں کی تعداد کتنی تھی؟ اور اس سے پیچھے چلے جائیں یعنی آج سے چودہ سو برس پہلے کتنے لوگ تھے، پھر صاف ظاہر ہے کہ آج سے جوں جوں پیچھے چلتے جائیں گے تو بندوں کی تعداد کم نظر آتی جائے گی۔

حتیٰ کہ اس ایک وجود پر ہماری نگاہ ٹھہرے گی جس سے دوسرے انسانوں کو پیدا کیا، تو عقل سوچنے لگے گی اس ایک انسان کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ تو ایک انسان کو پیدا کرے والا باری تعالیٰ ہے، وہ تمام کائنات کا خالق و مالک ہے (یعنی خدائے بزرگ و برتر ہے)۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی بیکار نہیں پیدا کی

18 ......ایک مرتبہ کسی آدمی نے گبریلا دیکھا (گبریلا ایک گندا کیڑا ہے، گندگی اور نجاست میں رہتا ہے اور اسی کو کھاتا ہے)، اس کیڑے کو دیکھ کر وہ آدمی بول پڑا:

''اللہ تعالیٰ نے بھلا اس کیڑے کو کس لیے پیدا کیا ہے، کیا اس کا بھی کوئی فائدہ ہے؟''

یہ براہِ راست اللہ تعالیٰ پر اعتراض تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بطور آزمائش اسے ایک زخم میں مبتلا کر دیا اس نے بہت علاج کرایا، لیکن زخم ٹھیک نہ ہو سکا، ایک دن اس نے ایک طبیب کی آواز سنی، وہ یہ آواز لگاتا گزر رہا تھا: ''علاج کرالو، ہر زخم کا علاج کرالو''۔

اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اس علاج کرنے والے کو بلاؤ، گھر والوں نے کہا تم نے بڑے سے بڑے حکیم سے علاج کرا کے دیکھ لیا، گلیوں میں آواز لگانے والے اس حکیم سے کیا ہوگا؟ گھر والوں کی بات سن کر اس نے کہا: ''اگر وہ ایک نظر مجھے دیکھ لے تو تمہارا کیا نقصان ہے''۔ آخر گھر والے اسے بلا لائے، آنے والے نے زخم دیکھ کر کہا: ''گبریلا لاؤ''۔

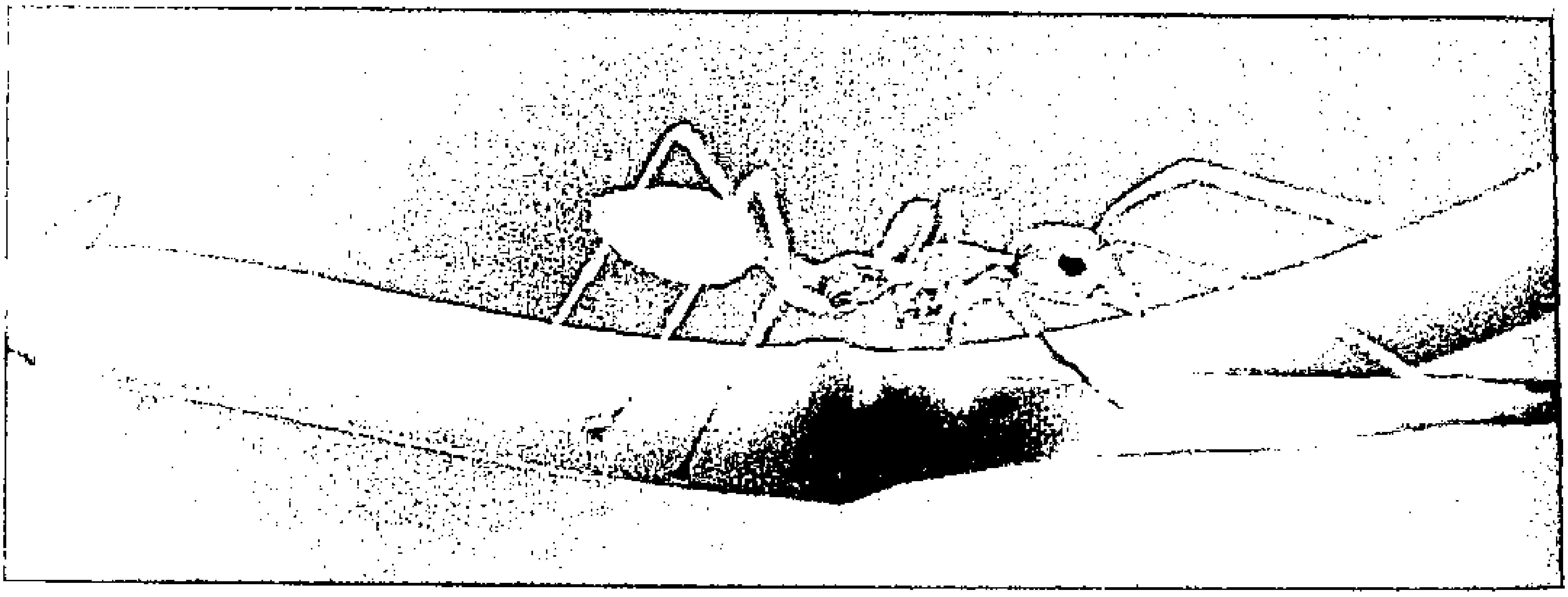

یہ سن کر تمام گھر والے ہنس پڑے اور بول اٹھے! ہم نے پہلے ہی کہا تھا یہ اناڑی طبیب کیا علاج کرے گا؟ ادھر اس شخص کو گبریلے کا نام سن کر اس کے بارے میں کہی ہوئی بات یاد آ گئی، وہ چونک پڑا اور بولا: جو یہ کہتا ہے وہ کرو، گھر والے گبریلے لے آئے، حکیم نے گبریلا کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر چھڑک دی، اللہ کے حکم سے کچھ ہی دنوں میں زخم ٹھیک ہو گیا۔

تب اس نے اپنا واقعہ دوسروں کو سنایا اور کہنے لگا: ''اللہ تعالیٰ مجھے یہ دکھانا چاہتے تھے کہ اس کائنات میں حقیر سے حقیر مخلوق بھی بے کار پیدا نہیں کی گئی، گبریلے جیسی مخلوق بھی اتنی بڑی دوا کا کام دے سکتی ہے۔ (نزھۃ المجالس)

Marfat.com

آگ سے بنے شیطان کو آگ کیسے جلائے گی؟

(19)...... ایک فلسفی نے اپنے تین سوالات کا اشتہار شائع کیا، اور اعلان کیا کہ میرے ان تین سوالوں کا کوئی عالم جواب دے تو میں مان جاؤں گا۔ سوال یہ تھے:

(1)...... خدا کو جب کسی نے دیکھا نہیں تو پھر کلمہ میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھ کر کیوں کہا جاتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بغیر دیکھے کی گواہی کیوں؟

(2)...... جو کرتا ہے، اللہ کرتا ہے، پھر کسی گناہ پر بندہ مجرم کیوں ہو؟ جبکہ کرنے والا خدا ہے۔

(3)...... شیطان از روئے قرآن آگ سے بنا ہوا ہے اور خدا اسے دوزخ کی آگ میں ڈالے گا تو اس کا کیا بگڑ سکتا ہے؟ کیوں کہ دوزخ میں اگر آگ ہے تو شیطان خود بھی آگ ہے پھر آگ میں آگ ڈال دی جائے تو، آگ کا کیا نقصان؟

کئی دن تک اس کے سوالوں کا جواب نہ ملا، تو لگا وہ علماء اور دین و مذہب کے خلاف بکنے۔ اتفاقاً ایک روز شہر سے باہر نکلا تو باہر میدان میں ایک مجذوب بزرگ بیٹھے تھے اور اُن کے پاس مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے پڑے تھے، ان بزرگ نے اسے اپنے پاس بُلایا اور پوچھا، سُنا ہے آپ کے کچھ سوال ہیں اور آپ کو گلہ ہے کہ کسی نے ان کا جواب نہیں دیا۔

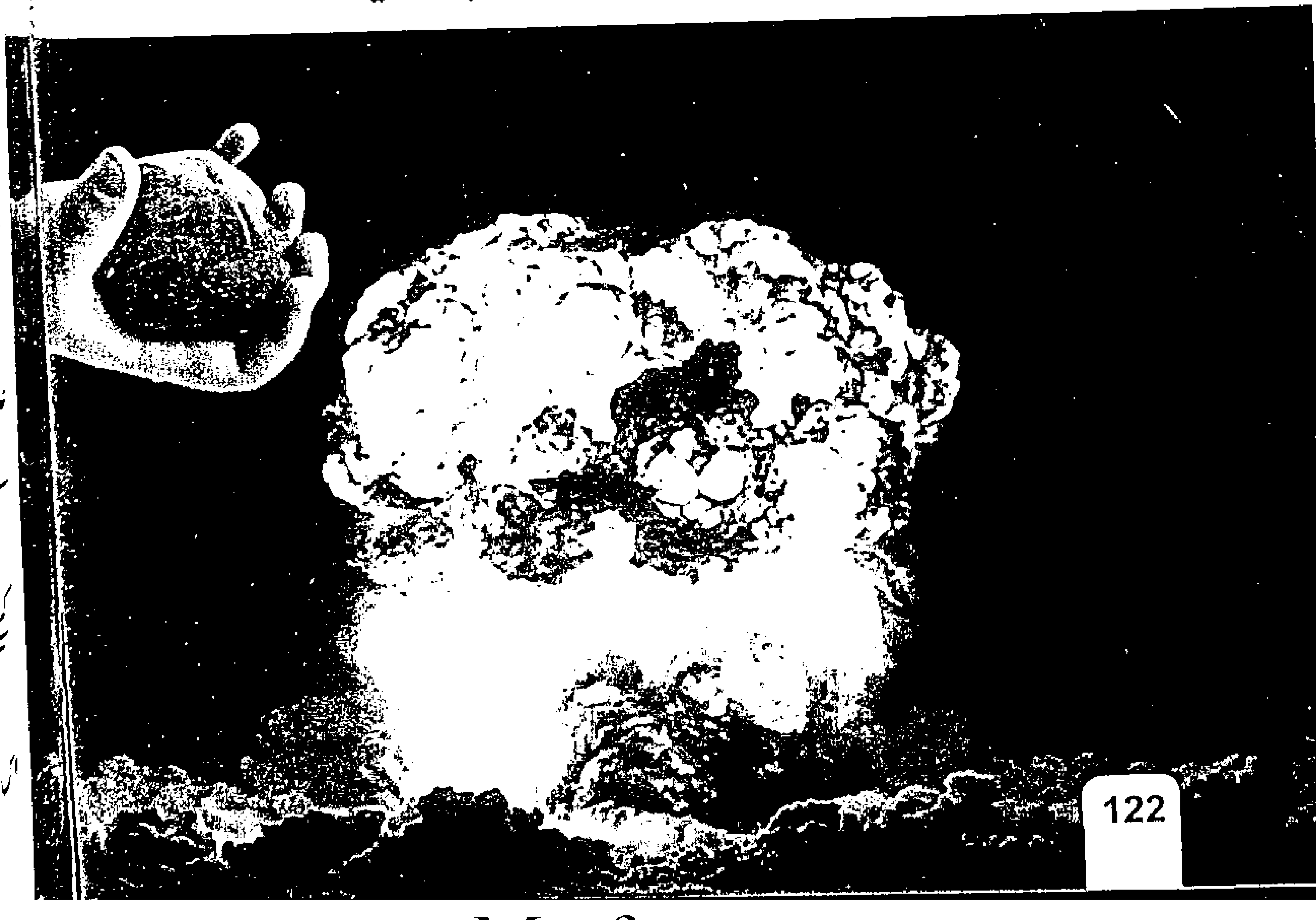

Marfat.com

فلسفی نے کہا: ہاں یہی بات ہے، اور میرے وہ سوال ہیں ہی لاجواب، بزرگ نے فرمایا: وہ سوال ذرا مجھے بھی تو سناؤ، ممکن ہے میں جواب دے سکوں۔ فلسفی نے سوال دہرائے۔

(1)..... خدا کو جب کسی نے دیکھا نہیں تو پھر کلمہ میں ''اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھ کر کیوں کہا جاتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ بغیر دیکھے کی گواہی کیوں؟

(2)..... جو کرتا ہے، اللہ کرتا ہے، پھر کسی گناہ پر بندہ مجرم کیوں ہو؟ جبکہ کرنے والا خدا ہے۔

(3)..... شیطان از روئے قرآن آگ سے بنا ہوا ہے اور خدا اسے دوزخ کی آگ میں ڈالے گا تو اس کا کیا بگڑ سکتا ہے؟ کیوں کہ دوزخ میں اگر آگ ہے تو شیطان خود بھی آگ ہے پھر آگ میں آگ ڈال دی جائے تو آگ کا کیا نقصان؟

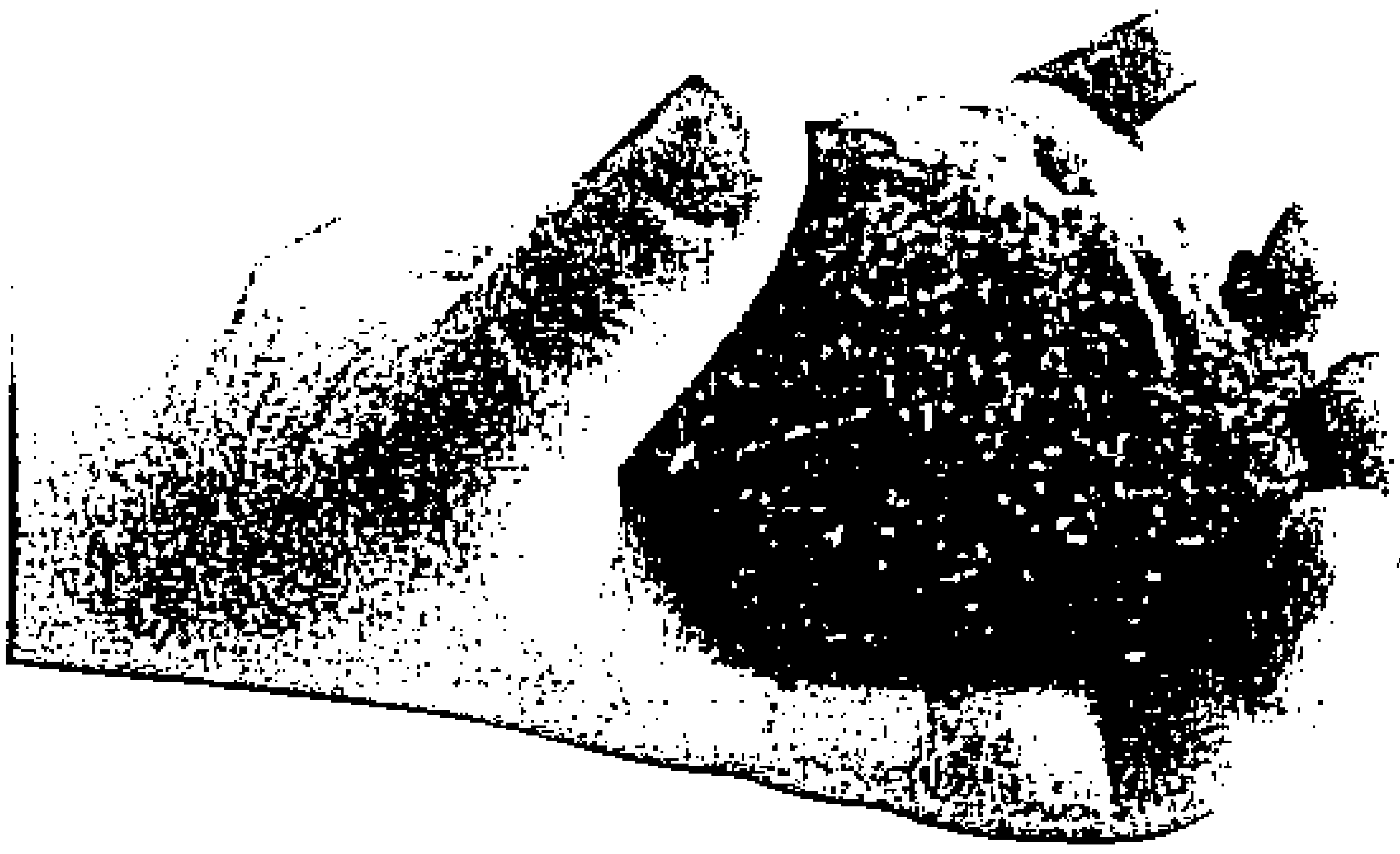

بزرگ فرمانے لگے میں دوں ان تینوں سوالات کے جوابات؟ اس نے کہا دیجیے، آپ ہی دیجیے۔ تب انہوں نے ایک بہت بڑا مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فلسفی کے سر پر دے مارا، فلسفی کا سر پھٹ گیا اور اس نے شور مچا دیا کہ تم نے میرا سر کیوں پھاڑ دیا، بزرگ فرمانے لگے تمہارے تینوں سوالات کا ایک ہی جامع جواب دیا ہے، وہ بولا یہ جواب ہے یا شرارت؟ میں ابھی عدالت میں جاتا ہوں۔

چنانچہ فلسفی عدالت میں گیا اور اس بزرگ پر دعویٰ کر دیا، بزرگ کے نام سمن آ گئے، اور وہ عدالت میں پیش ہوئے، ایک طرف وہ، دوسری طرف فلسفی سر پکڑے کھڑا تھا، جج نے پوچھا، کیا تم نے اس کے سر پر ڈھیلا مارا ہے؟ وہ بولے: جی ہاں میں نے مارا ہے۔

جج نے پوچھا کیوں مارا؟ وہ بولے: اس کے تینوں سوالات کا جواب دیا ہے، جج نے پوچھا وہ کیسے؟ بزرگ نے فرمایا:

وہ ایسے اس کا پہلا سوال یہ تھا کہ خدا کو دیکھے بغیر اس کی گواہی کیوں دی جاتی ہے؟ اب میں اس سے پوچھتا ہوں کیوں صاحب! میں نے جو آپ کو ڈھیلا مارا ہے آپ کے سر پر کیا ہوا ہے؟

Marfat.com

فلسفی بول اٹھا: ...... سر پھٹ گیا ہے اور سر میں سخت درد ہو رہا ہے،

بزرگ نے فرمایا: ...... جو درد ہو رہا ہے اس کی گواہی کون دے گا؟

فلسفی بولا : ...... میں خود گواہی دیتا ہوں کہ مجھے درد ہو رہی ہے۔

بزرگ نے فرمایا: ...... مگر یہ درد تم نے دیکھی بھی ہے یا بغیر دیکھے گواہی دے رہے ہو؟

فلسفی بولا : ...... دیکھی تو نہیں محسوس تو ہو رہی ہے۔

بزرگ نے فرمایا: ...... خدا ہم نے دیکھا تو نہیں لیکن وہ اپنی قدرتوں سے معلوم تو ہو رہا ہے۔

فلسفی نے کہا: ...... ٹھیک ہے پہلا سوال حل ہو گیا۔

بزرگ پھر بولے کہ تمہارا سوال یہ تھا کہ جو کرتا ہے خدا کرتا ہے، بندے کا کیا تعلق؟ پھر وہ کیوں پکڑا جائے گا؟ تو جناب اگر یہی بات ہے تو پھر سمن تم نے میرے نام کیوں نکلوائے؟ ڈھیلا بھی خدا نے ہی مارا ہے میرا کیا قصور؟

فلسفی بولا دوسرا سوال بھی حل ہو گیا، لیکن میرا تیسرا سوال ابھی باقی ہے۔

بزرگ نے فرمایا: ہاں ہاں! اُس کا جواب بھی ہو چکا۔

وہ سوال یہ تھا کہ شیطان بھی آگ کا ہے دوزخ میں بھی آگ ہے پھر آگ میں آگ کا کیا نقصان؟ فرمایا: تم کس چیز کے بنے ہو؟ بولا مٹی کا بنا ہوں۔

فرمایا: اور جو ڈھیلا میں نے تمہیں مارا ہے یہ کس چیز کا بنا ہے؟

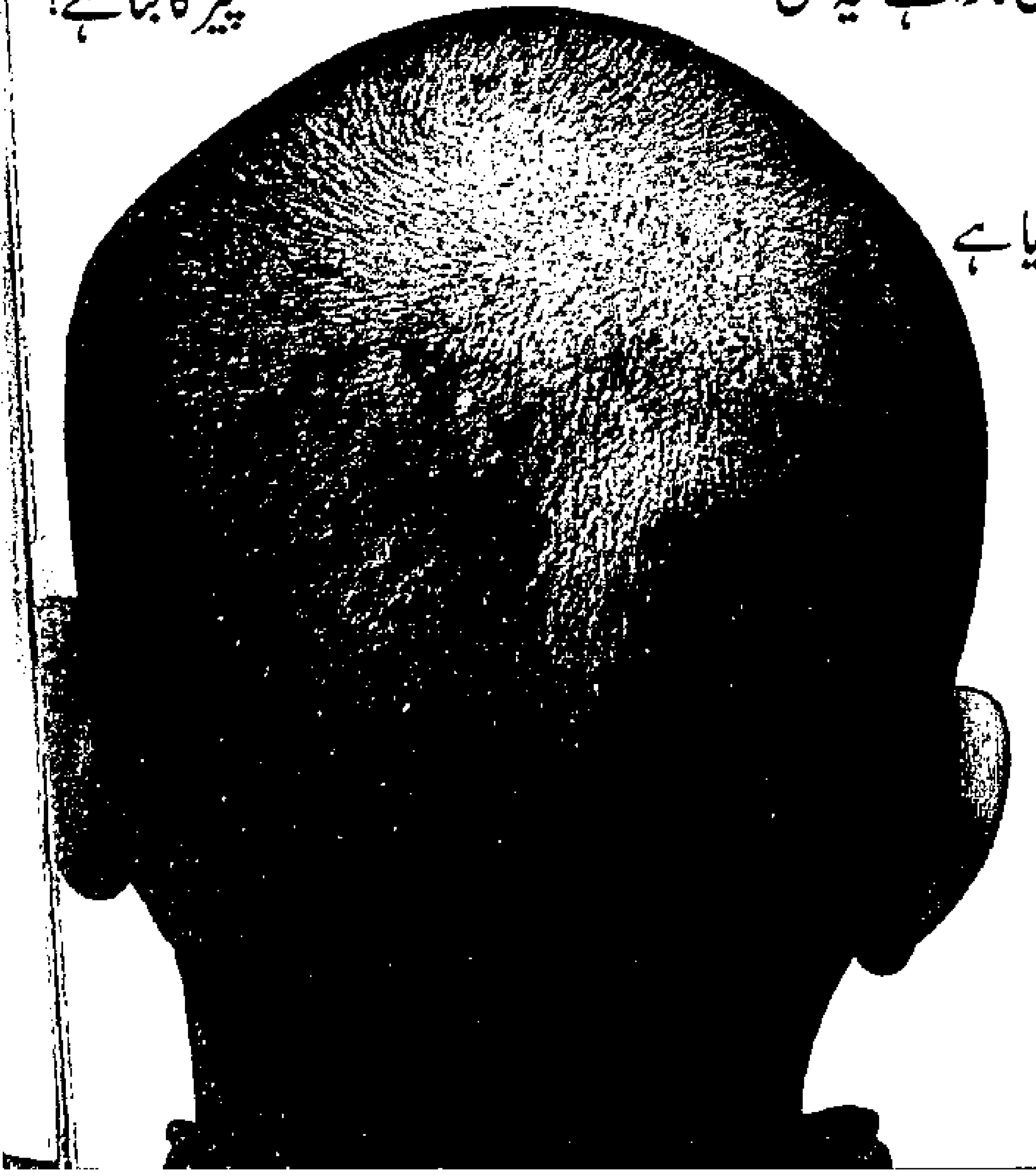

وہ بولا یہ بھی مٹی کا بنا ہے فرمایا:

بس جس طرح مٹی نے مٹی کو لہولوہان کر دیا ہے اسی طرح آگ بھی آگ کا بیڑا غرق کر دے گی۔

فلسفی نے کہا: خوب میرے تینوں مسئلے حل ہو گئے سر پھٹ گیا، لیکن شک ہٹ گیا، میں اپنا دعویٰ واپس لیتا ہوں۔

Marfat.com

سر پھرا دہریہ لاجواب کیسے ہو گیا؟

20 ...... ایک اللہ والے قاضی صاحب نے کہا کہ میرے پاس ایک مُلحد آیا اور استفسار کیا آپ کی بڑی شہرت سُنی ہے، آپ عالم فاضل بھی ہیں اور عابد و زاہد بھی، آپ جس خدا کی عبادت میں دن رات مصروف ہیں وہ مجھے دکھا دیں۔

مُلحد کی یہ بات سن کر اس بزرگ نے مٹی کا ایک ڈھیلا اُٹھا کر اُس کے سر پر دے مارا، وہ درد سے تڑپنے لگا اور لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے اور وہ انہیں اپنا ماجرا سنانے لگا کہ میں ان کی خدمت میں ان کے علم و زُہد کی شہرت سن کر حاضر ہوا تھا اور یہ سوال کیا کہ آپ جس خدا کی اس درجہ عبات کرتے ہیں ذرا مجھے اس کی شکل وصورت دکھا دیں۔

بجائے اس کے کہ مجھے میرے سوال کا جواب ملتا انہوں نے میرے سر پر مٹی کا ڈھیلا دے مارا جس سے میرے سر میں شدید درد پیدا ہو گیا ہے اور میں تڑپ رہا ہوں۔

وہ بزرگ اس کی یہ بات سن کر فرمانے لگے میں نے ان کے سوال کا جواب انہیں دے دیا ہے مجھے یہ اپنے سر میں درد دکھلا دیں، کہاں ہو رہا ہے، اس کا کیا رنگ ہے، کیا شکل ہے؟ میں انہیں خدا دکھا تا ہوں۔ جس طرح ان کے بلبلانے، کراہنے اور تڑپنے سے ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے سر میں شدید درد ہو رہا ہے اسی طرح کائنات کے ہر ذرّے سے ہمیں یہ گمان نہیں ہوتا بلکہ یقین حاصل ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے، اس کا کوئی ناظم ہے، وہی عبادت واطاعت کے لائق ہے وہی ہمارا آقا اور اسی کے ہم غلام ہیں۔

وجود ربّ سمٰوٰات کے دلائل ہیں
قمر کے نُور میں تاروں کے جگمگانے میں

ان بزرگ کا یہ جواب سن کر منکر خدا حیران رہ گیا، قاضی صاحب بھی ہنس کر کہنے لگے کہ واقعی ایسے سر پھروں کا علاج پتھر ہی ہے۔

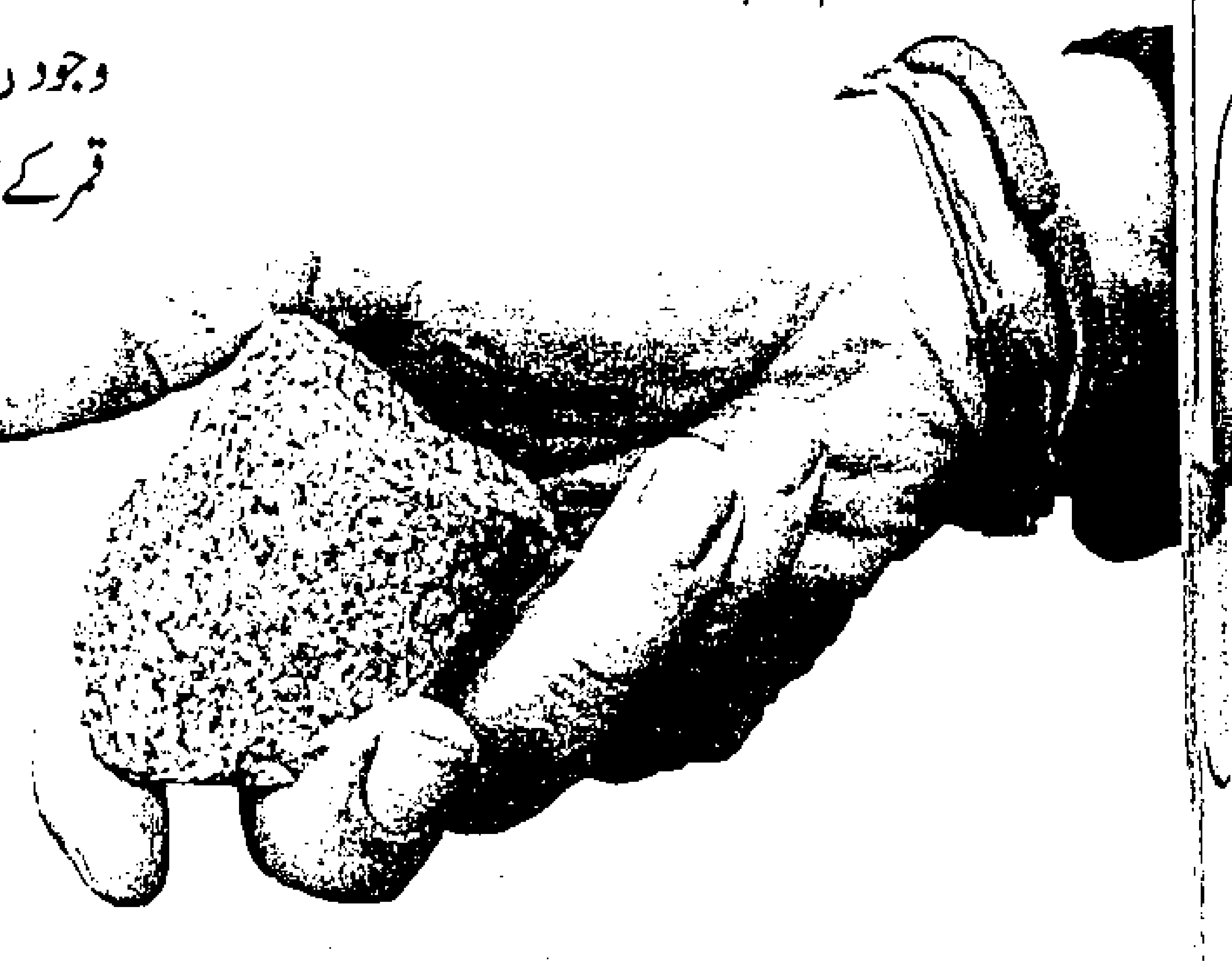

Marfat.com

توحید خداوندی کا دلچسپ طریقے سے ثبوت

21 ...... اکبرالہ آبادی ایک انگریز افسر سے ملنے کے لیے دفتر گئے، انگریز کے آفس میں جو گھڑی لگ رہی تھی۔ وہ خراب تھی، تین بجے کا ٹائم تھا اور اس گھڑی کی سوئی جب تین کے نشان پر آئی تو بجائے تین کے اس نے ایک بجایا، اکبر کی رگِ ظرافت پھڑکی اور جھٹ سے بولے

تثلیث کے قائل نے کہا مجھ سے خدا ایک ہے

یعنی یہ انگریز کی گھڑی ہے جو عیسائی ہے اور تین خداؤں کا قائل ہے تو اس تثلیث کے قائل کی گھڑی نے بھی اس وقت جب کہ تین بجے کا ٹائم ہے بجائے تین کے ایک بجایا ہے، گویا تین خداؤں کے قائل نے ایک خدا ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

تثلیث کے قائل نے کہا مجھ سے خدا ایک ہے\
تھی تین پر سوئی میری ہیبت سے بجا ایک

یعنی اس عیسائی کی گھڑی نے تین پر سوئی ہونے کے باوجود ایک کیوں بجایا اس لیے کہ اس نے دیکھ لیا کہ ایک ''محمدی'' آ بیٹھا ہے۔ بس یہ میری ہیبت تھی کہ وہ عیسائی گھڑی تین نہ بجا سکی، اور میری ہیبت سے بجا ایک، تو میرے بزرگو! یہ حضور ﷺ کے اعلان توحید کی برکتیں ہیں کہ آج فرزندانِ توحید کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

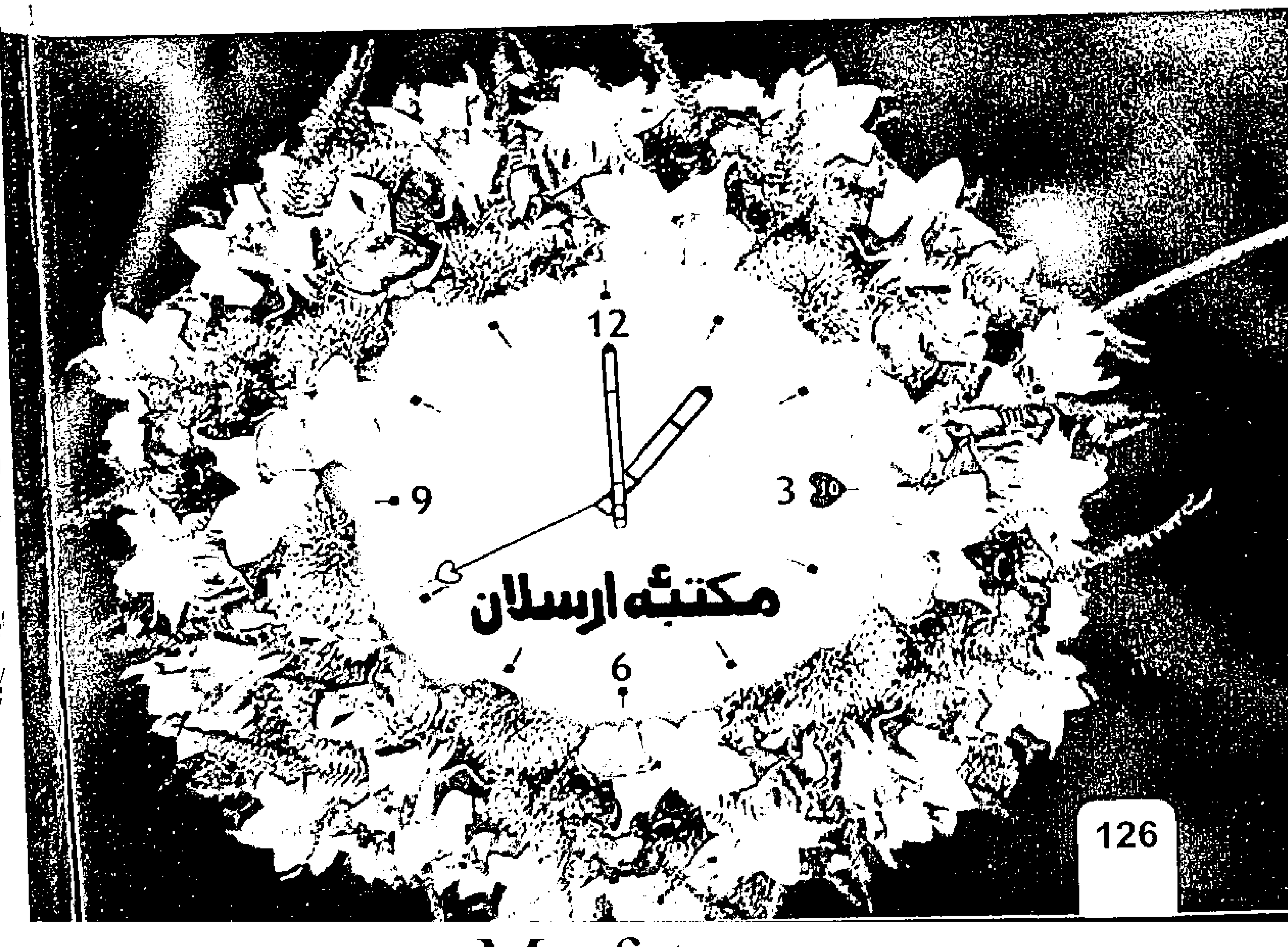

Marfat.com

قرآن میری وحدانیت کا ذریعہ کیسے بنا؟

(22) ...... برطانوی شہری ''کولی کوہر'' نے اپنے قبول اسلام کے سفر کی کہانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ قرآن بنا، میں نے عربی سیکھنے کے لیے آئی پی سی سے رابطہ کیا تو کئی نشستوں کے بعد میں نے مسٹر عبدل سے پوچھا کہ وہ ثابت کریں کہ کوئی خدا ہے۔

اس کے جواب میں انہوں نے جو جامع اور بہترین شہادت پیش کی وہ ''قرآن اینڈ ماڈرن سائنس'' کے عنوان سے مورس بوکائیے کا لکھا ہوا ایک کتابچہ تھا۔

اس کتابچے میں میں نے قرآن کریم کے کچھ اقتباسات (آیات) دیکھے تو میں حیران رہ گیا کہ کرۂ ارض کا ایک زندہ انسان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد یہ سب کچھ کیسے لکھ سکتا ہے، مثلاً سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر ۳۳ میں خلا کی تسخیر کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے گروہ جن و انس'' اگر تم زمین اور آسمان کی سرحدوں سے نکل بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو، نہیں بھاگ سکتے، اس کے لیے بڑا زور چاہئے'' اسی طرح سورۂ انبیاء کی آیت ۳۳ میں زمین کی گردش کا ذکر ہے۔

اس زمانے میں جب لوگوں کا یقین تھا کہ زمین چپٹی ہے مگر قرآن نے بتایا:

''اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج چاند کو پیدا کیا، یہ سب اپنے مداروں پر چل رہے ہیں''

اس کتاب کے مطالعے سے میری توجہ اپنے اردگرد پر بھی مرکوز ہوئی اور میری آگاہی میں اضافہ ہوا، خاص طور پر میں آکسیجن کے وجود کے بارے میں سوچنے لگا ہم اسے نہ دیکھ سکتے ہیں، اس کے باوجود یہ ہماری زندگی کی اہم ترین ضرورت ہے اور ہم مانتے ہیں کہ اس کا وجود ہے۔

Marfat.com

''تو پھر ایسی ہی صفات کے ساتھ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا کا بھی وجود ہو؟ اس موقع پر میرے ذہن میں ایک اور سوال اٹھا کہ اگر خدا نے دنیا کو پیدا نہیں کیا تو پھر کس نے پیدا کیا ہے۔ کیا یہ ''bih benh'' کے باعث پیدا ہوئی تو پھر اس ''bih benh'' کو کس نے پیدا کیا (یعنی مذکورہ عظیم دھماکہ) کس نے رونما کیا؟

میرے ذہن کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا اب اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ بھی نہ تھا، کسی نے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مجھ پر ثابت نہ کیا، یہ تو میں نے خود ثابت کیا، یہ فیصلہ تو ہو چکا کہ خدا موجود ہے، مگر ایک فیصلہ ابھی باقی تھا کہ ''کون سا خدا؟'' کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو 'خدا' مانا جائے؟ جب اسکول میں بائبل پڑھ رہا تھا تو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''خدا'' نہ مانتا تھا، اب بھی میرے پاس ایسی کوئی وجہ نہیں تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانوں۔

اس کے برعکس میرے پاس جو کتاب (قرآن کریم) ہے اس میں سائنسی حقائق یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ''کوئی خدا نہیں مگر اللہ''، مزید براں میں نے بائبل کے اندر بھی کئی آیات کو ڈھونڈا جن میں صاف صاف بتایا گیا کہ یسوع مسیح خدا نہیں تھا، میں حیران ہوں کہ اپنی ہی مقدس کتاب (بائبل) میں ان آیات کو پڑھنے کے بعد عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کیسے مانتے ہیں۔

مثلاً ''متی'' میں ہے کہ ''یسوع نے ان سے کہا'' تم مجھے خدا کیوں کہتے ہو؟'' کوئی خدا نہیں ہے سوائے خدائے واحد کے۔''

یوحنا کے باب نمبر ۵ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا'' یوحنا ہی کے باب نمبر ۱۵ میں ہے ''اور میں باپ سے درخواست کروں تو وہ تمہیں دوسرا مددگار (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔

پھر کچھ ہی عرصے کے بعد میں نے ۲۹ رمضان الکریم کو کویت میں اسلام قبول کر لیا، آج الحمد للہ میں مسلمان ہوں تو صرف قرآن الکریم اور رمضان الکریم کی برکات سے اللہ کی مہربانی کے نتیجہ میں، میں اس پر جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

Marfat.com

اللہ کا انکار کرنے والے، اقرار کرنے والے کیسے بنے؟

23...... ایک ملحد ہمیشہ نظام قدرت اور حکمت خداوندی پر معترض رہتا تھا، ایک روز اس کا گزر تربوز کے کھیت میں سے ہوا۔ اس چھوٹے سے پودے میں اتنے بڑے بڑے تربوز دیکھ کر قدرت کی اس نامناسب و ناموزونیت پر ہنسا۔

آگے بڑھا تو آموں کا ایک باغ آیا بڑے بڑے تناور درختوں میں چھوٹے چھوٹے آم دیکھ کر نظام قدرت میں یہ اصلاح کی کہ بلحاظ جسامت آم چھوٹا پھل تربوزوں کے پودے میں اور تربوزوں کا پھل آم کے درخت پر لگتا تو نہایت ہی موزوں تناسب ہوتا۔

وہ اس مسئلہ پر آم کے پھلوں پر ٹکٹکی لگائے ان کی نامناسبت پر غور کر ہی رہا تھا کہ طوطے نے ایک آم کترا جو گر کر سیدھا اس کی آنکھ کے ڈھیلے میں جا لگا، آنکھ پھٹ گئی، سخت تکلیف ہوئی لیکن وہ ملحدانہ خیالات سے تائب ہو کر فوراً ہی سجدہ شکر بجالایا کہ اب تو صرف آنکھ ہی ضائع ہونے پر بلا ٹل گئی اگر میری اصلاح کے مطابق اس پر تربوز لگے ہوتے تو جان کی بھی خیر نہ تھی۔

Marfat.com

چھوٹی سی آنکھ کا کروڑوں بڑے آسمان کو دیکھنا ایک عجوبہ ہے

جہاں اس صانع مطلق کی صنعت کے کارخانے عجیب ہیں وہاں ان کو عجیب کہنے والا انسان خود سے بڑا عجوبہ روزگار ہے اس صانع حقیقی کی بے شمار قدرتیں بھی حیرت خیز اور محیر العقول ہیں، لیکن یہ خاکی پتلا ان سب سے بڑھ کر حیرت میں ڈالنے والا ہے۔ اس کی بناوٹ میں اس صناعِ حقیقی میں اپنی صناعی کا کمال دکھلایا ہے۔

کیا بناوٹ کی خوبی کے لحاظ سے اور کیا مشینری کی لطافت اور باریکی کے لحاظ سے، اپنا جواب آپ ہے، اس چھوٹی سی آنکھ کے اندر نور کا موجود ہونا اور اس آنکھ کی پتلی میں بڑے بڑے مکانات، پہاڑ، حتیٰ کہ آسمان تک کا سما جانا ایک بے نظیر کرشمہ ہے، انسان کا دل و دماغ اس سے بھی بڑھ کر عجوبہ ہے جس میں عقل و حکمت کے بحر بیکراں بہہ رہے ہیں

ہے آدمی بجائے خود اک منبع کمال — کر عقل ہے تو دیکھ لے شان ذوالجلال
اگر بہ نسخہ تشریح جسم در نگری — شروحِ صنع دریں جلد مختصر یابی

ترجمہ: ''اگر تو انسانی جسم کی شرح کی کتاب میں نگاہ مارے تو اس مختصر سی کتاب میں قدرت کی ساری تشریحات کو دیکھ پائے گا''۔

انگور ہوں یا تربوز بارش کے قطرے ہوں یا سمندروں کا پانی، ہر شے سے اس کی قدرت کا نظارا ہوتا ہے۔ بے شمار جانور بھی اس ''البدیع جل جلالہٗ'' کی ذات نے پیدا کیے ہیں ایک اونٹ کے بارے میں غور کریں کہ کسی عجیب مخلوق ہے۔

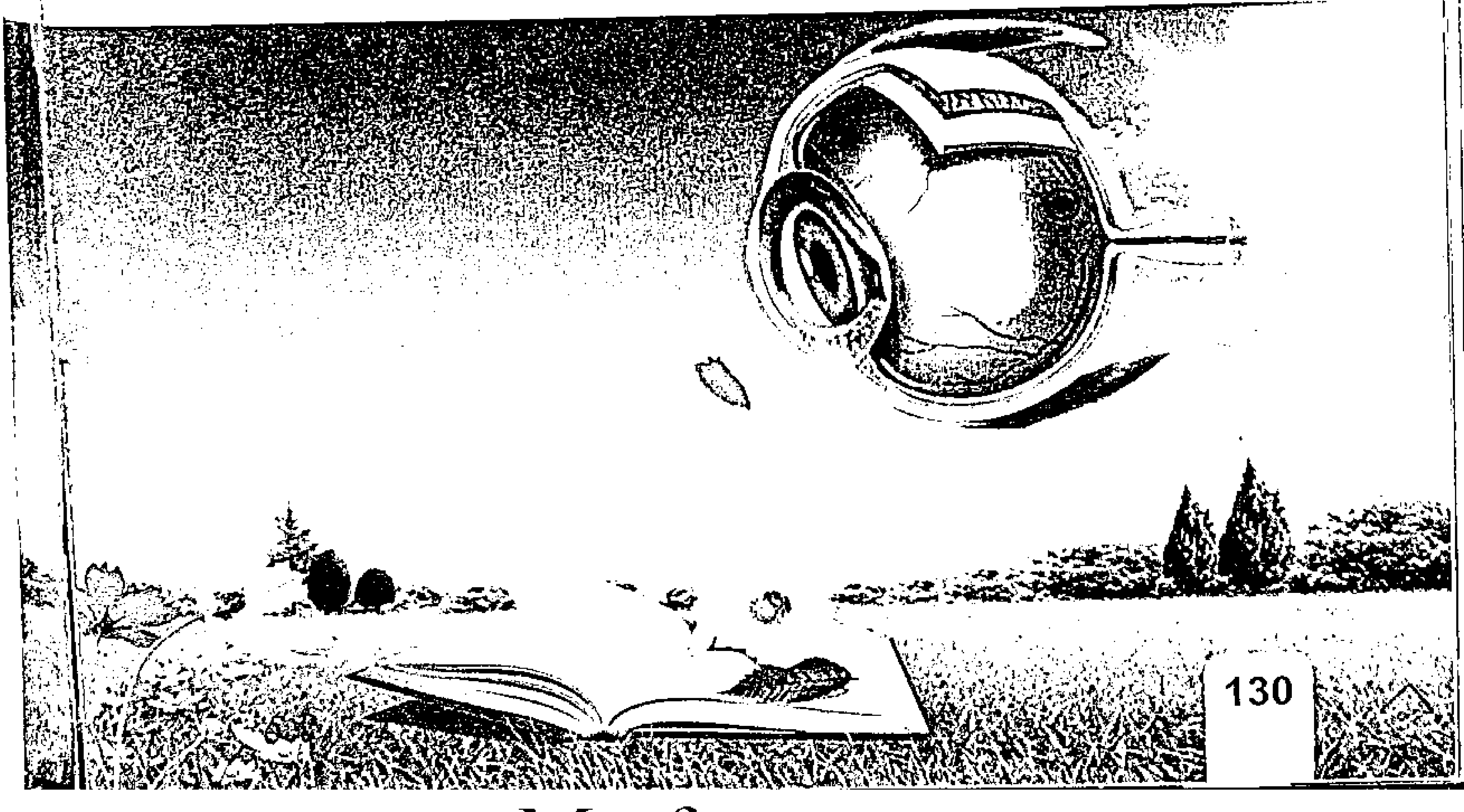

Marfat.com

خدا کے منکر کو کیا، ایک مومن نے لاجواب

(24)...... ایک اسکول کے ڈپٹی تھے وہ واقع میں ایک آنکھ سے دیکھتے تھے دوسری سے انہیں نظر نہیں آتا تھا...... اور وہ خدا کے قائل نہیں تھے...... اسکول آئے، لڑکوں سے کہا کہ آپ خدا کے وجود پر کوئی دلیل پیش کریں۔

لڑکے بیچارے شکل دیکھنے لگے، ان کی لیاقت سے زیادہ سوال تھا...... ماسٹر صاحب اُٹھے اور اٹھ کر کہا کہ ڈپٹی صاحب لڑکوں سے کیا سوال کررہے ہیں، اگر خدا کے وجود کی دلیل مانگنی ہے تو مجھ سے مانگیے...... انہوں نے کہا اچھا، آپ اگر خدا کے وجود کی دلیل دے سکتے ہیں تو دیجیے...... ماسٹر صاحب نے کہا یہ جو 5.5 فٹ کا قد کھڑا ہوا ہے یہ کہاں سے آیا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے ...... ڈپٹی نے کہا یہ غلط ہے مجھے میرے اپنے ماں باپ نے پیدا کیا ہے...... انہوں نے کہا دیکھیے یہ سب تو پرانی باتیں ہیں، ایک بات میں جانتا ہوں مجھے ایک آنکھ سے نظر آتا ہے، دوسری آنکھ سے نظر نہیں آتا، اگر آپ کا خدا موجود ہے تو خدا سے کہیے کہ میری آنکھ ٹھیک کردے میں ایمان لے آؤں گا......

ماسٹر صاحب نے کہا بہت اچھا، انہوں نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور منہ اٹھا کر اس طرح ہونٹ ہلائے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ سے باتیں ہورہی ہیں تھوڑی دیر میں انہوں نے گردن جھکائی اور انہوں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا: اے اللہ! تیرے اوپر ایمان لانے کا مسئلہ ہے تو اس کی آنکھ ٹھیک کردے۔

ڈپٹی صاحب نے پوچھا...... پھر کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے انکار کردیا ہے ...... کیوں کہ...... اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ہم نے جب اسے پیدا کیا تھا اس وقت ہم نے اس کو دونوں آنکھیں دے کر پیدا کیا تھا اور جب اس نے ہمارا انکار کردیا ہم نے اس کی ایک طرف کی آنکھ خراب کردی، اور ہم نے اس لیے خراب کی...... اگر تجھ کو تیرے ماں باپ نے پیدا کیا ہے تو جا کے ماں باپ سے یہ آنکھ بنوا لے۔

Marfat.com

اگر ماں باپ انسان کو سارا وجود دے سکتے ہیں تو کیا ایک آنکھ نہیں بنا سکتے؟ اور نہیں بنا سکتے تو معلوم ہوا کہ انسان کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اللہ نے صرف پیدائش کا ذریعہ بنادیا ہے، وجود کا ذریعہ بنادیا ہے، مگر خالق حقیقی اللہ تعالیٰ ہے......

قران کریم اس انداز فکر کی شدت سے مخالفت کرتا ہے ارشاد ہے:

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ

ترجمہ: ''بس صرف اس لیے جھٹلا دیا کہ بات ان کی سمجھ میں نہ آئی یا دائرہ علم میں نہ اُس کی (حواس خمسہ کی گرفت میں نہ آسکی، اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی نہیں''۔

ارادوں پر غالب آنے والا ایک اللہ ہی ہے

25 ......اس طرح ایک لطیفہ یاد آ گیا، جو سننے کے قابل ہے، ایک سیٹھ صاحب بہت ہی مغرور تھے، پھر کریلا اور نیم چڑھا، لندن سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری لے کر آ گئے، بس پوچھیے مت، ہر وقت ڈارون کی تھیوری بنے پھرتے تھے، اور دن رات سائنس اور فلسفہ بگھارا کرتے تھے۔

ایک دن پچیس ہزار روپیہ جیب میں رکھ کر موٹر خریدنے بمبئی چلے، گھر سے نکلتے ہی ایک مولانا صاحب سے ملاقات ہوگئی، مولانا صاحب نے پوچھا: کہیے سیٹھ صاحب کہاں چلے؟ سیٹھ جی اکڑ کر بولے، ہم بمبئی جاتا ہے، موٹر خرید کر لائے گا، مولانا صاحب نے کہا کہ بھائی اس طرح کہو کہ ان شاء اللہ تعالیٰ میں موٹر خریدوں گا۔

ایک دم سیٹھ جی کی رگِ غرور پھڑک اٹھی اور سائنس کا بخار آ گیا، تیوری چڑھا کر، منہ بگاڑ کر بولے کہ میں تم مولویوں کی ان شاء اللہ کو نہیں مانتا، اجی اس میں ان شاء اللہ کی کیا ضرورت ہے، روپیہ جیب میں ہے موٹر کمپنی میں ہے، خدا چاہے یا نہ چاہے میں تو موٹر خرید ہی لوں گا۔

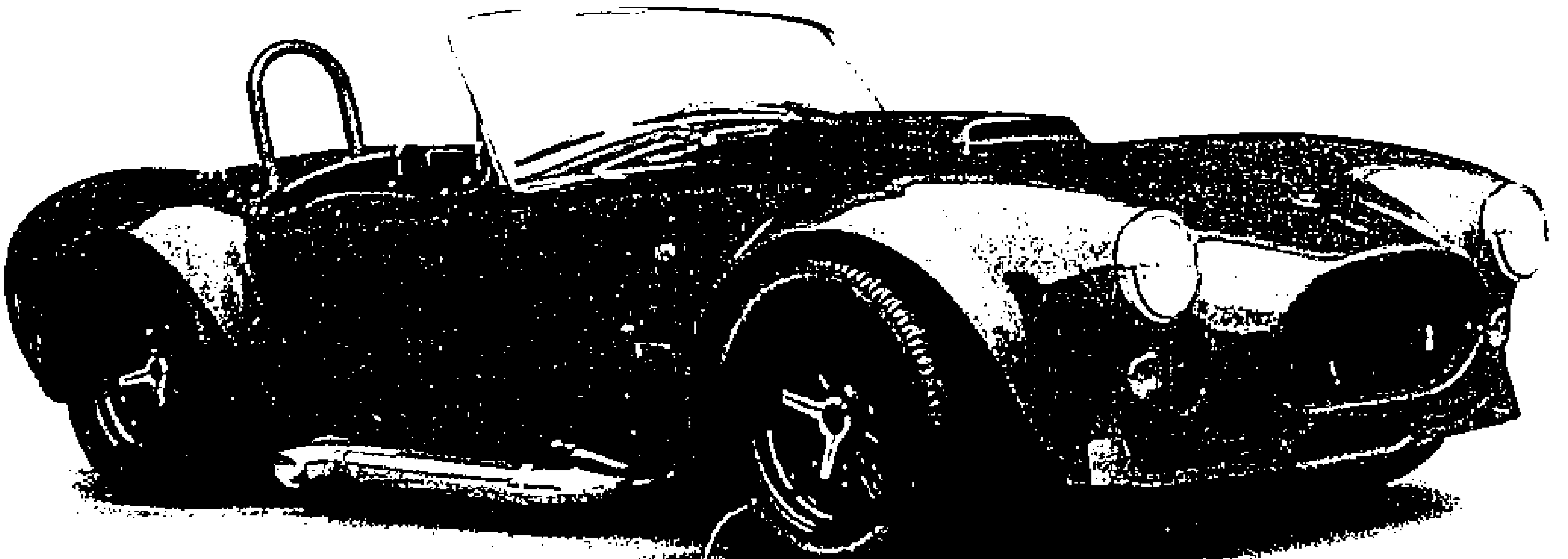

Marfat.com

مولانا صاحب نے فرمایا سیٹھ جی توبہ کریں توبہ، اور ایمان رکھو کہ بغیر خدا کی مرضی کے کوئی کام نہیں ہوسکتا، اس لیے کسی کام کا بھی ارادہ کرو تو پہلے ان شاء اللہ کہہ لیا کرو۔ اس کی برکت سے خداوند کریم تمہارا ہر کام پورا کردے گا، مگر گھمنڈ کا پتلا سیٹھ ناک پھلا کر چل دیا، ایک مرتبہ بھی ان شاء اللہ نہیں کہا، مگر خدا کی شان جیسے ہی سیٹھ جی بمبئی اسٹیشن پر اترے کسی گرہ کٹ نے سیٹھ جی کی جیب کا صفایا کردیا اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔

موٹر کمپنی میں پہنچے اور جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب کٹی ہوئی اور نوٹ غائب تھے، ہاتھ پاؤں پھول گئے، دل دھڑکنے لگا، اور لمبے لمبے سانس لینے لگے، پسینہ پونچھتے ہوئے موٹر کمپنی سے باہر نکلے اب خیال آیا کہ واقعی مولانا نے سچ فرمایا تھا کہ بغیر خدا کی مرضی کے ذرّہ بھی نہیں ہل سکتا، اور ہر کام کا ارادہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہوں گا اور ان شاء اللہ کہے بغیر کوئی بات زبان سے نہ نکالوں گا۔

غمگین منہ لٹکائے گھر پہنچے تو سیدھے مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہیں دیکھ کر مولانا صاحب نے پوچھا کہیے سیٹھ جی! موٹر لے آئے آپ بمبئی سے؟

سیٹھ جی نے ہکلاتے ہوئے بولے نہیں حضور! مولانا نے پوچھا: کیوں بھئی؟ سیٹھ جی کہنے لگے کہ حضرت کیا بتاؤں، عجیب معاملہ ہوا، کہ میں ان شاء اللہ بمبئی پہنچا اسٹیشن پر کسی گرہ کٹ نے میری جیب کاٹ لی، ان شاء اللہ مجھے اس کی خبر ہی نہ ہوئی۔

میں ان شاء اللہ موٹر کمپنی پہنچا، تو ان شاء اللہ جیب میں ہاتھ ڈالا تو نہایت صدمہ ہوا کہ میری جیب ہی نہ تھی، پھر ان شاء اللہ گھر لوٹ آیا، حضرت مجھ سے ان شاء اللہ بڑی غلطی ہوگئی ہے، آپ ان شاء اللہ مجھے معاف فرمائیں، اور آپ ان شاء اللہ میرے حق میں دعا کریں۔

Marfat.com

خدا تو کمیونسٹ کو بھی یاد آجاتا ہے مگر کیا!!!

بزرگو! اور بھائیو! بس یہی حال منکرین خدا کا ہے کہ مصیبت پڑنے پر ان کو بھی خدا یاد آجاتا ہے، روسی کمیونسٹ ہر سال خدا کا جنازہ نکالتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ خدا اور مذہب دونوں کو مٹا دو، کیوں کہ یہی دونوں چیزیں ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

مگر جب ۱۹۴۰ میں ہٹلر کے بم قہر خداوندی بن کر ماسکو اور لینن گراڈ کی کھوپڑی پر دمادم پڑنے لگے تو اسٹالین جی نے اپنی مونچھوں کے ساتھ خدا کو یاد کیا، اور گرجا گھر جا کر عیسائیوں اور مساجد میں مسلمانوں سے دعائیں کرانے لگا۔

بہر حال برادرانِ ملت! ہر صاحب عقل انسان خدا کے وجود کا قائل ہے، یہاں تک کہ کفّار مکہ بھی اللہ کے وجود پر ایمان رکھتے تھے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ربّانی ہے:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللهُ

ترجمہ: ''اے پیغمبر! اگر آپ ان کافروں سے سوال کریں گے کہ بتاؤ آسمان اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا؟ تو کافر بھی یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے!''

مگر ہاں! فرق ہے کہ خدا کا وجود ماننے والوں میں سے کچھ نادانوں نے یہ ظلم کیا کہ وہ دو دو تین تین خداؤں کے قائل ہو گئے، یہاں تک کہ بعض مشرکین نے تو چھتیس کروڑ دیوتاؤں کو خدا مان کر پوجنا شروع کر دیا، عرب کے مشرکین کا یہ حال تھا کہ:

Marfat.com

اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں

قبیلے قبیلے کا بت اِک جُدا تھا کسی کا ہُبَل تھا، کسی کا صفا تھا
یہ عُزّیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا اس طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

اسی پر بس نہیں! بلکہ ان ظالموں نے یہاں تک ظلم کیا کہ سفر میں ستو اور مٹھائیوں کے بت بنا کر ساتھ لے جاتے تھے، جب پوجا کا وقت ہوتا تو ان بتوں کے سامنے خوب بھجن گا گا کر ان کی عبادت کرتے اور بھجن سے فارغ ہو کر جب بھوک لگتی تو انہیں دیوتاؤں کا بھوجن کر لیتے تھے۔

مگر اسلام نے ایسی خدا پرستی کو شرک ٹھہرا کر باطل قرار دیا، اور اعلان کر دیا کہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" یعنی اللہ موجود ہے اور وہ صرف ایک ہی ہے۔

یاد رکھیے! اسلام کے نزدیک توحید کے بغیر خدا کا وجود مان لینا یہ گمراہی میں خدا کو نہ ماننے کے ہی کے برابر ہے، خدا کے وجود کو سچا ماننے والا وہی ہے جو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ کر ایک اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے وجود کی تصدیق دل سے اور زبان سے اقرار کرے، اور تمام معبودانِ باطل کی نفی کر کے شرک سے بیزاری کا اظہار کرے، یہی وہ برحق خدا پرستی ہے جس کو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی مقدس تعلیم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

حضرات! خوب سمجھ لیجیے کہ جس طرح عجائباتِ قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کرنے سے ایک صحیح العقل انسان کو خدا کے وجود کا یقین ہو جاتا ہے، اسی طرح کائنات عالم میں تفکر و تدبر کرنے سے یہ یقین بھی حاصل ہو جاتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے، یہ نظام عالم کی یکسانیت، یہ کائناتِ عالم کا نظام محکم، یہ زمین، یہ آسمان، یہ سارا جہان، بہ بانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ اے غافل انسان! یقیناً خدا موجود ہے اور بلاشبہ ایک ہی ہے۔

Marfat.com

ایک معصوم کی برکت سے دہریہ صاحب ایمان بن گیا

26 ......ایک امیر اللہ کی ہستی سے اس شدت کے ساتھ منکر و مخالف ہو گیا تھا کہ اس نے اپنے دیوان خانے میں بڑے تختے پر یہ فقرہ موٹے حروف میں لکھوا رکھا تھا:

''who is nowhere'' یعنی خدا کہیں نہیں ہے۔ ایک مرتبہ وہ سخت بیمار ہوا، ایک دوست اس کی عیادت کو آیا جس کے ہمراہ اس کا بچہ بھی تھا، دوست مصروفِ عیادت ہو گیا، اور بچہ کمرے کی تصاویر۔

ناگاہ بچے کی نظر اس تختی پر پڑی جس کو اس نے اپنے معصومانہ انداز میں بلند آواز میں اس طرح پڑھا: ''who is now here'' یعنی خدا اب یہاں ہے، امیر ملحد نے جس وقت یہ الفاظ اصل عبارت سے خفیف و نامعلوم تغیر کے ساتھ سنے تو ان کے حقیقی مفہوم سے متاثر ہو کر اپنی بدعقیدگی سے فوراً تائب ہو گیا اور اللہ نے اسے صحت عاجل عطا فرمائی۔

جو مضطرب ہے اس کی طرف التفات ہے
آخر خدا کے نام میں کوئی بات ہے

Marfat.com

اللہ کے منکر کی عبرت ناک سزا

27 ......ایک قاری با آواز بلند قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کی تلاوت کر رہا تھا کہ:

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: ''اے رسول! ان سے کہو کہ بھلا دیکھو یہ تمہارا پانی خشک ہو جائے تو پھر کون ہے؟ جو تمہارے لیے پانی کے چشمے جاری کر دے''

ایک بیمار ذہن فلسفی نے جب اس آیت کو سنا تو بڑی حقارت کے ساتھ مسکرانے لگا اور بولا کہ وہ دن گزر گئے جب انسان پانی کے لیے ترس جایا کرتے تھے، یہ دور سائنس اور فلسفہ کا ہے اگر پانی خشک ہو جائے تو کیا غم ہے؟ ہم ٹیوب ویل لگا کر زمین کی پاتال سے بھی پانی نکال سکتے ہیں۔

رات کو سویا تو فلسفی نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا بزرگ نے فلسفی کو اس زور کا تھپڑ مارا کہ اس کی آنکھوں سے نو کے قطرے بہہ گئے اور وہ اندھا ہو گیا۔ خواب میں ایک مہیب آواز آئی:

''اگر سچا ہے تو آنکھ کے چشمے میں بھی پانی لا کر دکھا''

فلسفی صبح بیدار ہوا تو خواب کا ماجرا حقیقت بن چکا تھا، بصیرت سے تو پہلے ہی محروم تھا، اب بصارت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا، بدبخت کی آنکھ پر فلسفہ نے پردہ ڈال رکھا تھا، اُسے توبہ کرنے کی توفیق نہ ہو سکی ورنہ اب بھی بارگاہ خداوندی میں گڑگڑا کر دعا کرتا تو کیا بعید تھا کہ خدا کے دریائے رحمت میں جوش آ جاتا اور اس کی آنکھوں کا نور واپس آ جاتا۔

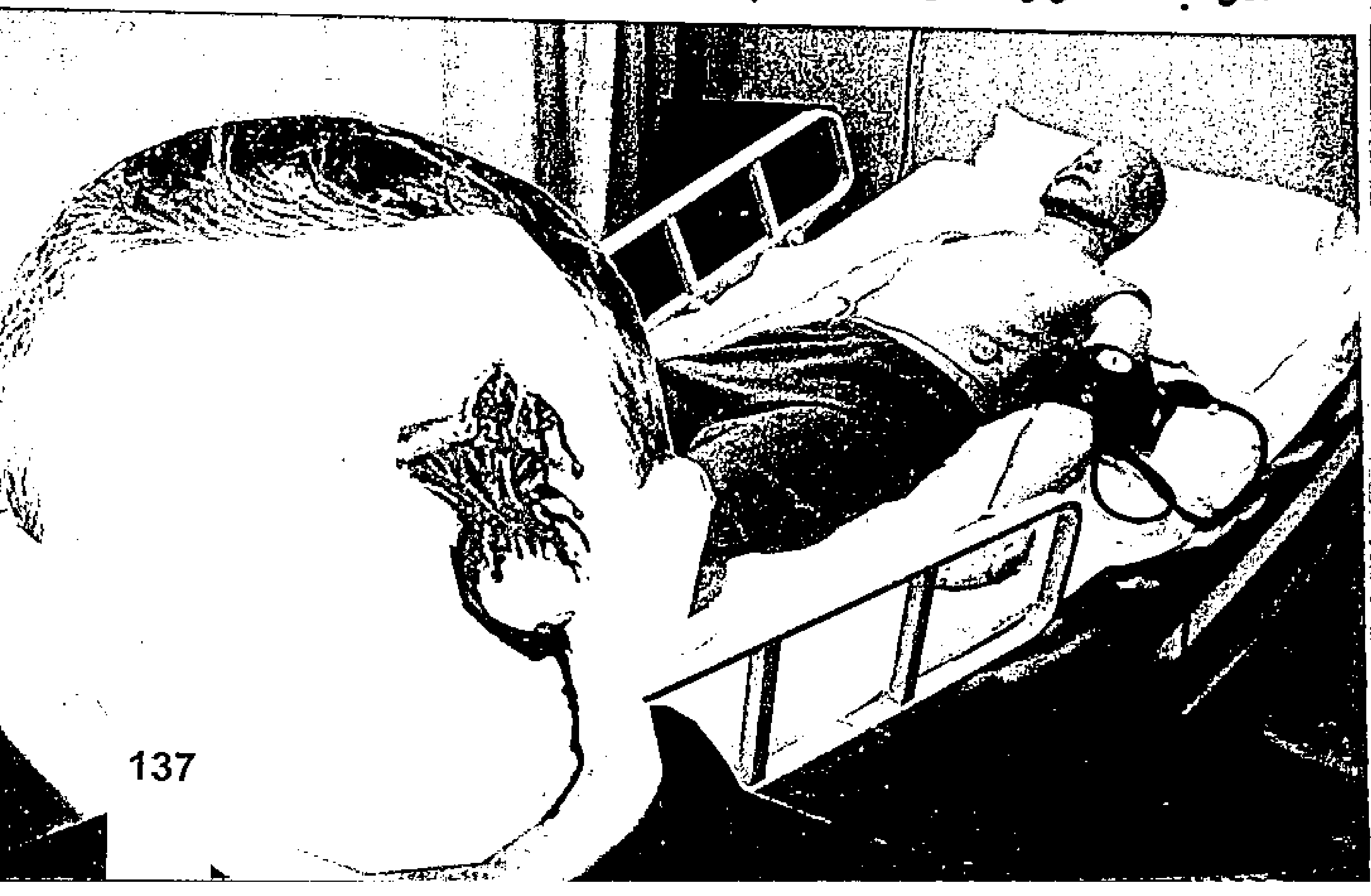

Marfat.com

کیا کائنات خود بخود بن گئی؟

28 ...... مشہور سائنسدان آئزک نیوٹن نے نظام شمسی کا ایک چھوٹا سا ماڈل یا ڈھانچہ بنایا، جیسے تاج محل کا ایک نمونہ بنایا جاتا ہے، اس میں سورج کی جگہ اس نے ایک لیمپ نصب کیا اور زمین اور دیگر ستارے بنائے، جب اس مشین کو دستہ گھمانے سے حرکت دیتا تو اس ماڈل پر دن اور رات نمودار ہوتے تھے، نیوٹن کا ایک دوست تھا جو دہریہ تھا جب اس نے مشین کو دیکھا تو کہنے لگا بہت عجیب چیز ہے، کس نے بنائی ہے؟ نیوٹن نے کہا کسی نے نہیں بنائی خود بخود بن گئی ہے۔

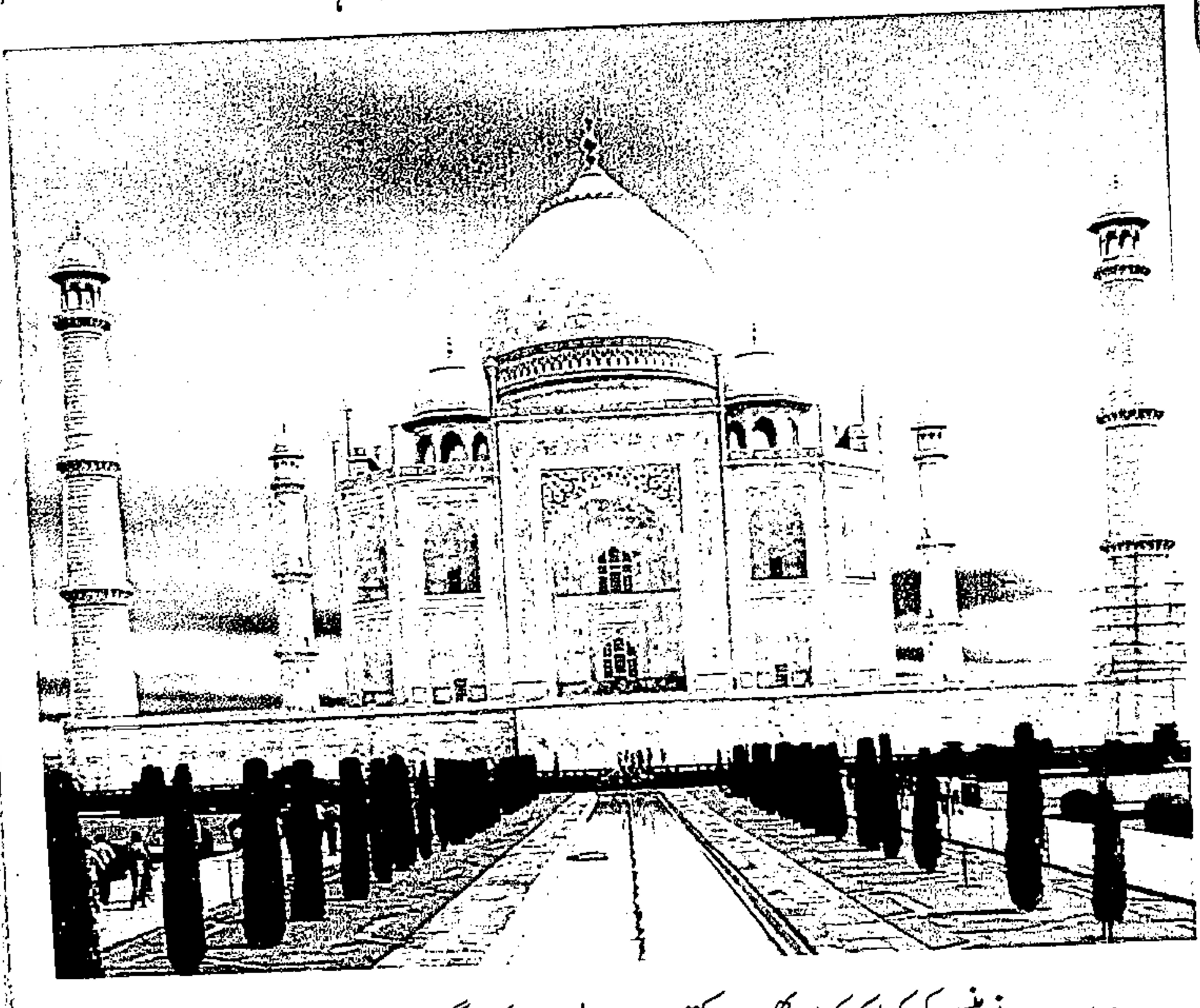

دوست نے ہنس کر کہا کہ کیا یہ بھی ہو سکتا ہے؟ نیوٹن نے کہا اگر کائنات کا یہ ذرا سا ماڈل خود بخود نہیں بن سکتا تو بتاؤ کہ اصل کائنات جو اس سے کہیں بڑی اور حکمت کے خزانوں سے لبریز ہے کیسے خود بخود وجود میں آسکتی ہے؟

Marfat.com

اولاد کا ہونا اور نہ ہونا اللہ کے وجود کی نشانی

(29) ......حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی دہریہ نے نے خدائے تعالیٰ کی ہستی کی دلیل پوچھی تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"کیا نہیں دیکھتے کہ اکثر اوقات بعض والدین یہ چاہتے ہیں کہ اولاد ہو مگر نہیں ہوتی، اور بعض چاہتے ہیں کہ بیٹا ہو مگر بیٹی ہوتی ہے، تو اب خیال کرو کہ یہ ارادے اگر کسی دوسرے کے قبضے میں نہ ہوتے تو یہ تمنّا کے خلاف کیوں وقوع میں آتا ہے۔ سبحان اللہ!

آپ کے اس جواب کو سن کر وہ دہریہ مشرّف با اسلام ہو گیا۔

Marfat.com

روسی دہریہ لاجواب ہو گیا

(30) ......اسی طرح ایک دفعہ ریل گاڑی میں روسی سے بحث ہوئی، اس نے کہا آپ ثابت کریں کہ خدا ہے، ہم نے کہا آپ ثابت کریں کہ خدا نہیں ہے، اس نے کہا یہ کیوں ہم نے کہا اس لیے کہ جب آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ریل گاڑی کو کوئی بنانے والا نہیں ہے تو اس ساری کائنات کے بنانے والے کی کسی طرح نفی کر سکتے ہیں یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا اور سوچتا رہا۔

أشهد أن محمدا رسول الله

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ کی ایک عمدہ دلیل

31 ...... ایک دن نیوٹن کا ایک دہریہ دوست اس سے ملنے آیا، میز پر رکھے ہوئے نمونے کو دیکھ کر فوراً سمجھ گیا کہ نظام شمسی کا نمونہ ہے۔

اس نے نیوٹن سے دریافت کیا کہ: ''یہ نمونہ کس نے بنایا ہے؟''

نیوٹن: .... خود بخود بن گیا ہے؟

دہریہ: .... اجی آپ مذاق کیوں کرتے ہیں، بتلایئے یہ نمونہ کس نے بنایا ہے؟

نیوٹن: .... میں نے جو عرض کیا ہے اس کے بنانے والا کوئی نہیں، یہ خود بخود بنا گیا ہے۔

دہریہ کے بار بار اصرار کرنے پر بالآخر نیوٹن نے جواب دیا:

''حیرت ہے کہ اس بات کو تو بلا چون وچرا تسلیم کرتے ہیں کہ نظام شمسی کا یہ حقیر اور معمولی نمونہ بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بن سکتا، لیکن اس نمونہ کا اصل نظام شمسی جسے دیکھ کر یہ نمونہ بنایا گیا ہے اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ خود بخود بن ہی نہیں سکتا۔''

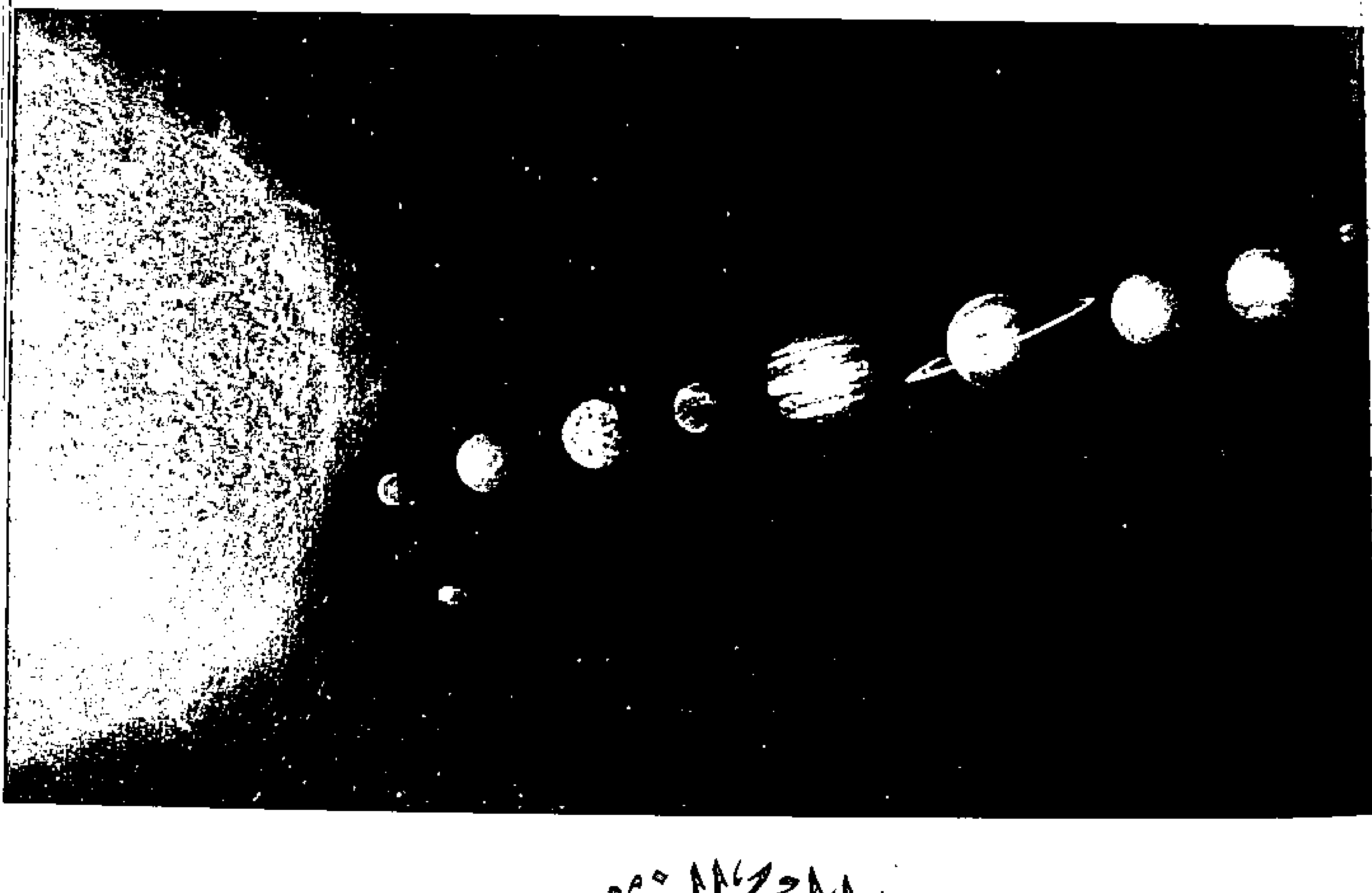

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

Marfat.com

منکر خدا بھی مصیبت میں اللہ ہی کو پکارتے ہیں

32 ......ڈاکٹر جانسن اور آلیور گولڈ اسمتھ انگریزوں میں نہایت مشہور ادیب اور ہمعصر گزرے ہیں، ان کے زمانے میں یورپ میں ملحدانہ خیالات کا بہت زور ہو گیا۔

ان ہر دو اصحاب نے تردید الحاد کے متعلق ایک سوسائٹی قائم کی، ایک روز یہ دونوں ادیب سوسائٹی کے دفتر میں بیٹھے اسی مضمون کے متعلق ایک بلند پایہ اور معرکۃ الاراء کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے کہ اسی اثنا میں ایک ملحد آ گیا اور تردید الحاد پر تصنیف کتاب کا ذکر سن کر ان کی حماقت پر بہت ہنسا اور ان کا تمسخر اڑانے لگا۔

ڈاکٹر جانسن نے جو ایک غیر معمولی طویل القامت اور گرانڈیل جوان تھے، اس ملحد کو بوٹ کی ایک ایسی شدید ٹھوکر لگائی کہ اس کی زبان سے شدت درد سے یہ الفاظ بے اختیار نکل گئے:

"OH! MY GOD!" (ہائے میرے اللہ)

ڈاکٹر نے کہا "یہ ہے وہ اللہ تعالیٰ جس کا تم انکار کرتے ہو"

وجود اس کا ثابت ہوا چاہتا ہے
مرا نقش ہستی مٹا چاہتا ہے

Marfat.com

اللہ کہاں ہے؟

33 ......ایک دہریہ نے جو نہ تو مذہب کو مانتا تھا اور نہ ہی اللہ کے وجود کا قائل تھا ایک مسلمان کو زچ کرنے کے لیے سوال کیا کہ: ''اللہ کہاں ہے؟''

مسلمان نے متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ: ''اللہ نہ صرف موجود ہے بلکہ وہ ایک اور صرف ایک ہے''۔

دہریہ نے طنزیہ پوچھا: مگر وہ ہے کہا؟

''ہر جگہ موجود ہے! اس وقت یہاں بھی ہمارے تمہارے علاوہ اللہ موجود ہے'' مسلمان نے جواب دیا۔ یہ سب تو کہانیاں ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ ایک بھی ہو اور ہر جگہ موجود بھی، کوئی ایک چیز تو صرف ایک ہی جگہ ہو سکتی ہے، دیریہ نے بڑی زوردار آواز میں دلیل دی اور قہقہہ لگایا، جیسے کوئی بڑی وزن دار بات کہی ہو۔

مسلمان تھوڑی دیر خاموش رہا پھر بڑی سنجیدگی سے دہریہ کو متوجہ کرتے ہوئے بولا ''آپ نے کبھی ہوا کے بارے میں سوچا ہے؟'' وہ ایک ہی ہے اور کرۂ ارض کے گرد ایک فاصلہ تک ہر جگہ موجود ہے، ہوا ہر جگہ موجود نہ ہو تو آپ کی زندگی ناممکن ہو جائے اور پھر وہ کہتا گیا آپ نے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کہ ٹیلی ویژن پر اعلان کرنے والا اعلانچی ہے تو ایک ہی لیکن اس وقت آپ کے پاس بھی ریڈیائی لہروں پر موجود ہے، بس ٹی وی سیٹ آن کیجیے وہ آپ کو نظر آ جائے گا، مگر اللہ ان سب دلائل سے بہت بلند ہر جگہ موجود ہے یہ دلائل تو صرف عقلمندوں کے لیے اشارہ ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر: 5

اللہ کے وجود کے دلائل اولیاء کے واقعات کی روشنی میں

اللہ کے وجود کو ثابت کرنے والی چار انمول دلیلیں

(34)......حضرت مولانا پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے، یورپ سے ہندوستان واپسی تھی، مولانا نے اس سفر کا ایک عجیب واقعہ سنایا، کہنے لگے! ہوائی جہاز میں میرے برابر ایک ہندو بیٹھا ہوا تھا، وہ جاپان سے ڈاکٹری کی ڈگری لے کر آ رہا تھا، اس نے مجھ سے سوال کیا اور کہا میں نے جس سے بھی سوال کیا کسی نے مجھے تسلی بخش جواب نہ دیا، بلکہ بعض نے جھڑکا بھی حتیٰ کہ پادریوں، پنڈتوں، مولویوں سے بھی پوچھا۔

پھر اس نے سوال بتایا کہ مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں، پنڈت بھی اللہ کی پوجا کرتے ہیں، کرسچن بھی اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن اللہ تو دکھائی دیتا نہیں جب وہ (نعوذ باللہ) دکھائی نہیں دیتا تو وہ ہے ہی نہیں پھر اس کی کیا عبادت کی جائے اگر ہوتا تو دکھائی دیتا۔

یہ سن کر اس سے کہا بہت سی باتیں جو بغیر دیکھے تم بھی مانتے ہو اور تمہارے گرو بھی مانتے ہیں حالانکہ وہ دکھائی نہیں دیتی بغیر دیکھے تم ان کو مانتے ہو، یہ سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے کہنے لگا بغیر دیکھے؟ میں نے کہا ہاں بغیر دیکھے کہنے لگا آپ مجھے سمجھا سکتے ہیں میں نے کہا ہاں لیکن ایک شرط یاد رکھنا جو بغیر دیکھے مانی جاتی ہے۔

(رسالہ قشیرہ ص 35)

وہ خود تو دکھائی نہیں دیتی البتہ اس کی نشانی دکھائی دیتی ہے، نشانی کو دیکھ کر وہ چیز بغیر دیکھے مانی جاتی ہے یہ مت بھولنا۔

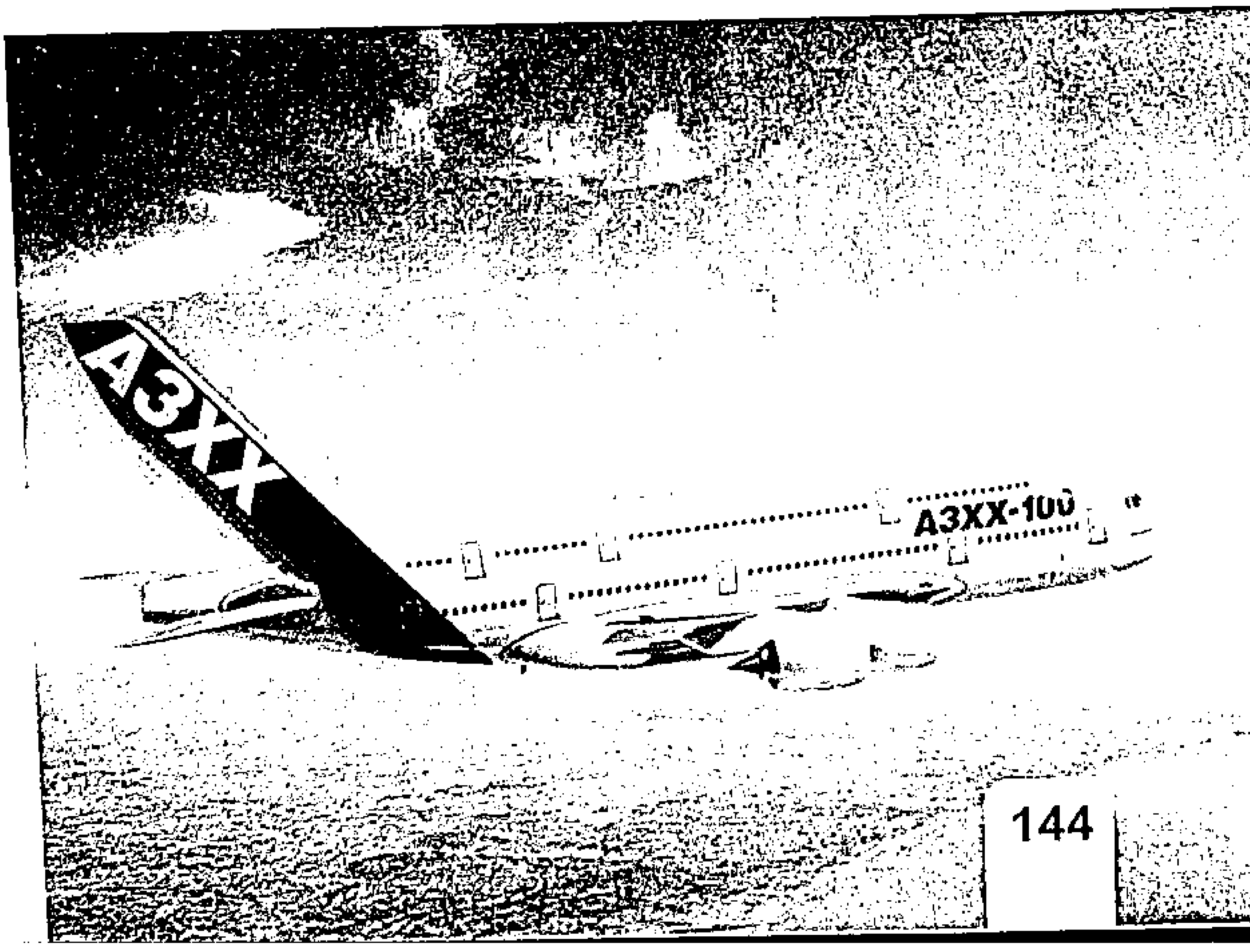

Marfat.com

پہلی مثال:...... میں نے اس سے کہا آپ میں بھی اور مجھ میں ہم سب میں عقل ہے یا کہ نہیں؟ ڈاکٹر کہنے لگا ہاں عقل ہے، میں نے کہا بتائیں کہاں ہے؟ وہ چکرا کر رہ گیا یہ تو میں نہیں بتا سکتا، مولانا نے کہا کہ بتائیں عقل کو بغیر دیکھے مانا کہ نہیں؟ مانا لیکن نشانی سے مانا، نشانی کیا ہے؟ ہم ڈھنگ کے کام کر رہے ہیں، اگر عقل نہ ہوتی تو پاگلوں جیسے کام کرتے ان جیسی حرکت کرتے۔

دوسری مثال:...... پھر میں نے ان کو دوسری مثال دی، ہم سب کے اندر روح موجود ہے کہ نہیں؟ کہنے لگا ہاں موجود ہے، مولانا نے کہا: دکھاؤ، تو وہ خاموش ہو گیا، پھر میں نے کہا روح کو مانا مگر نشانی سے، نشانی کیا ہے؟ یہ چلتا پھرتا ہے، کھاتا پیتا ہے، اس لیے کہ اس میں روح موجود ہے۔

تیسری مثال:...... جنگل میں کوئی بیابان مکان ہے تو فوراً آپ کے ذہن میں آئے گا کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے، اب کون ہے؟ تختی دیکھی تو پتہ چلا کہ ۵۰۰ سال پہلے فلاں شخص نے بنایا تھا یہ مکان، اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کوئی بنانے والا ہے۔

چوتھی مثال:...... ایک شخص صحراء میں اونٹ کے قدموں کے نشانات دیکھ کر کہتا ہے کہ یہاں سے اونٹ گزرا ہے، اس کی تو جاہل بھی گواہی دے گا۔

پھر مولانا نے ان مثالوں کے بعد ڈاکٹر صاحب سے کہا ذرا سوچو مکان بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتا پھر یہ زمین اور چمکتا ہوا چاند، سورج، بڑے بڑے پہاڑ، یہ ہرے بھرے درخت اس بات کی نشانی نہیں ہیں کہ ان کا بنانے والا کوئی ہے یہ سن کر ڈاکٹر صاحب نے اپنے کان پکڑ لیے، اور کہا سر ۳۵ سال کی عمر ہو چکی اور آج تک مجھ کو کسی نے یہ بات نہ سمجھائی۔ "اب میں اللہ کو بن دیکھے مانتا ہوں"۔

Marfat.com

انڈا! خدا کی قدرت

35 .....ایک بزرگ تشریف فرما تھے، ہاتھ میں انڈا تھا، وہ اس کو ہاتھوں میں گھما کر دیکھے جا رہے تھے۔ پھر فرمانے لگے:

''انڈے نے مجھے ربّ کی پہچان کرائی ہے، ایک بند کمرہ ہے، نہ کوئی کھڑکی نہ دروازہ، نہ روشن دان ہے، پھر چھوٹا سا سر لگ گیا، آنکھیں منہ پر بن گئے، جسم کے تمام اعضاء مکمل ہو گئے، اکیس دن گزرنے پر چوں چوں کرتا چوزہ اس گھر سے نکل آتا ہے۔

اگر کہیں سے بلی آ گئی یا کتا آ گیا، تو چوزہ جو نہ تو کسی اسکول گیا، نہ کسی مدرسے گیا، نہ اس نے کسی استاد سے پڑھا نہ کسی استانی سے پڑھا، لیکن جانتا ہے، یہ بلی میری دشمن ہے، یہ کتا میرا دشمن ہے، لہٰذا یہ بھاگ کر ماں کے پروں میں چھپ جاتا ہے۔

''اس چوزے کو بند کمرے کے اندر دوست دشمن کی تمیز کس نے کرائی؟ صرف اور صرف ایک اللہ ربّ العالمین نے''۔

Marfat.com

اللہ کے وجود میں شک کرنے والے کی توبہ

37 ....ایک شخص جو اللہ کے وجود کے بارے میں شبہ کرتا تھا، وہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور آکر عرض کی کہ مجھ کو اللہ کی وجود کے بارے میں سمجھائیں۔

آپ نے اس کے انکار کو کشف کی رو سے دیکھ کر فرمایا کہ فلاں پہاڑ کے غار میں میرا ایک دوست ہے اس کے پاس جاؤ اور سوال کرو تمہارے مسئلے کا حل کر دے گا، چنانچہ وہ شخص غار میں گیا تو ایک بہت بڑا اژدھا جو غصہ میں بھرا ہوا تھا، وہاں دیکھا اور دیکھتے ہی سخت ڈر کے مارے پاخانہ نکل گیا۔ اور بے تحاشا وہاں سے بھاگا اور جوتیاں وہیں رہ گئیں، اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاؤں میں گر پڑا۔

آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا تو اپنی جوتی بھی نہ سنبھال سکا، محض ایک مخلوق سے ڈر کر تیرا پاخانہ نکل گیا، خدا کی ہیبت کا مسئلہ میں تجھ کو کس طرح کشف کرا سکتا ہوں حالانکہ تو انکار کے طور پر میرے پاس آیا تھا۔

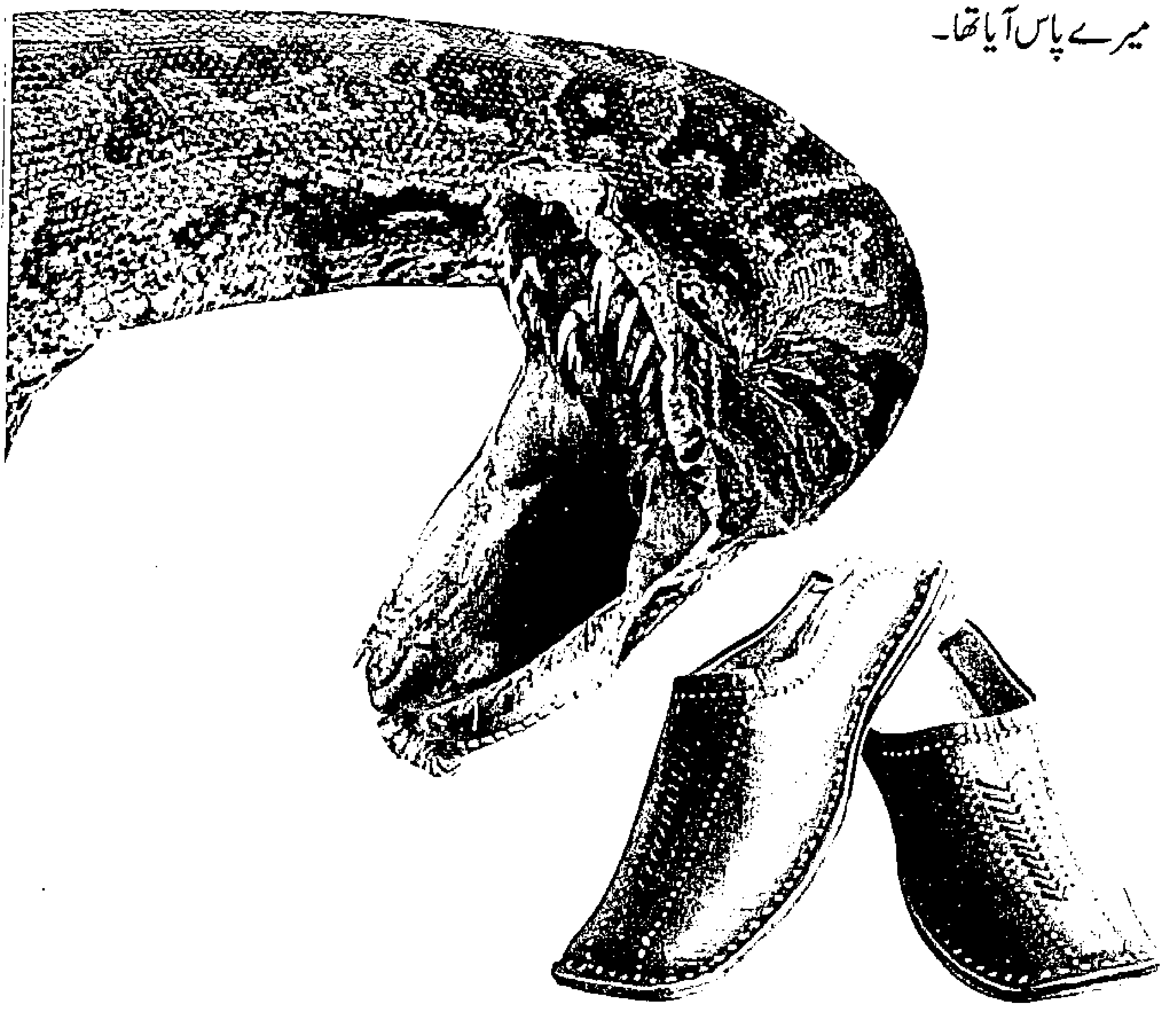

Marfat.com

پادری سے دیہاتی کا مناظرہ

36..... حضرت مولانا نانوتوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیٹا ہونے پر عیسائیوں اور مسلمانوں کا مناظرہ ہو رہا تھا، ایک پرانا بوڑھا دیہاتی ہاتھ میں لاٹھی لیے ادھر آنکلا، جو مولوی صاحب مناظرہ کر رہے تھے ان سے کہنے لگا، مجھے پادری صاحب سے ایک بات پوچھ لینے دیں، مولوی صاحب نے کہا ٹھیک ہے پوچھ لو، تو مناظر کی حیثیت سے وہ دیہاتی کھڑا ہو گیا جس بیچارے کو صحیح بولنا بھی نہیں آتا تھا۔

کہنے لگا: ''پادری صاحب آپ کا دعویٰ کیا ہے؟ پادری کہنے لگا کہ یسوع مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ دیہاتی کہنے لگا کہ: ایک ہی بیٹا ہے کہ اور بھی بیٹے ہیں؟ پادری کہنے لگا کہ: اکلوتا بیٹا ہے! کہا کہ: تمہارے خدا سے تو میں اچھا رہا کہ میرے گیارہ بیٹے ہیں! بس اسی پر مناظرہ ختم ہو گیا۔

حضرت مولانا نانوتوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیہاتی نے دیہاتی زبان میں بات کہی، لیکن بڑی عالمانہ بات کہی، وہ یہ کہ اگر اولاد ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں، پھر بیٹے بھی غیر محدود ہوتے، اللہ کی صفات کی کوئی حد نہیں ہے، اگر اولاد ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت ہوتی کہ اس کے اولاد ہو تو پھر اکلوتا بیٹا کیوں ہوتا؟ ایک دیہاتی کے گیارہ ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے لامحدود بیٹے ہونے چاہیے تھے، معلوم ہوا کہ بیٹا ہونا اللہ کی صفت نہیں، اللہ تعالیٰ مالک ہے، اور اللہ کے سوا باقی ساری کائنات اس کی ملکیت ہے۔

Marfat.com

اللہ کی پہچان دل کے نور سے ہوتی ہے

38..... ایک بدوی نے حضرت محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ تم نے اللہ کو دیکھا ہے؟ اس کی عبادت کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ دیکھ کر عبادت کرتا ہوں، پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: وہ آنکھوں کے نور سے نہیں دل کے ادراک سے دیکھا جاتا ہے، اسے حواس نہیں پا سکتے، وہ اپنی لاتعداد نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے، بے اندازہ اوصاف سے موصوف ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا، وہ آسمان و زمین کا مالک ہے، اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بدوی بے ساختہ کہہ اٹھا، اللہ جانتا ہے کہ اس نے کس گھرانے میں اپنا رسول بھیجنا ہے۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

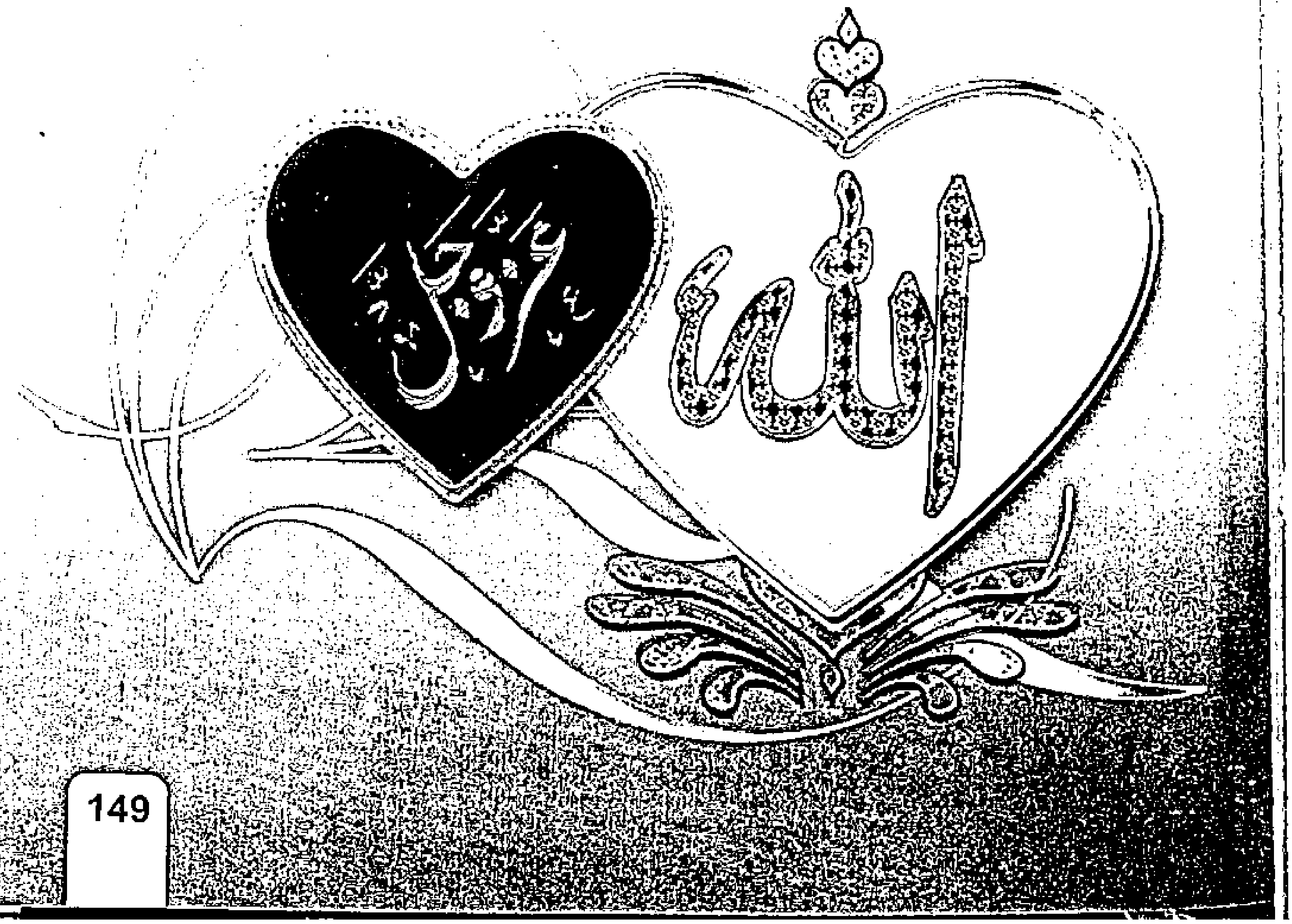

Marfat.com

حضرت موسیٰ رضا علیہ السلام اور دلیل خالق کائنات

39 .....ایک شخص نے امام علی ابن موسیٰ الرضا رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ:

''خالق کائنات کے وجود کی کیا دلیل ہے اور اس دنیا کو وجود میں لانے والا کون ہے؟'' حضرت نے فرمایا:

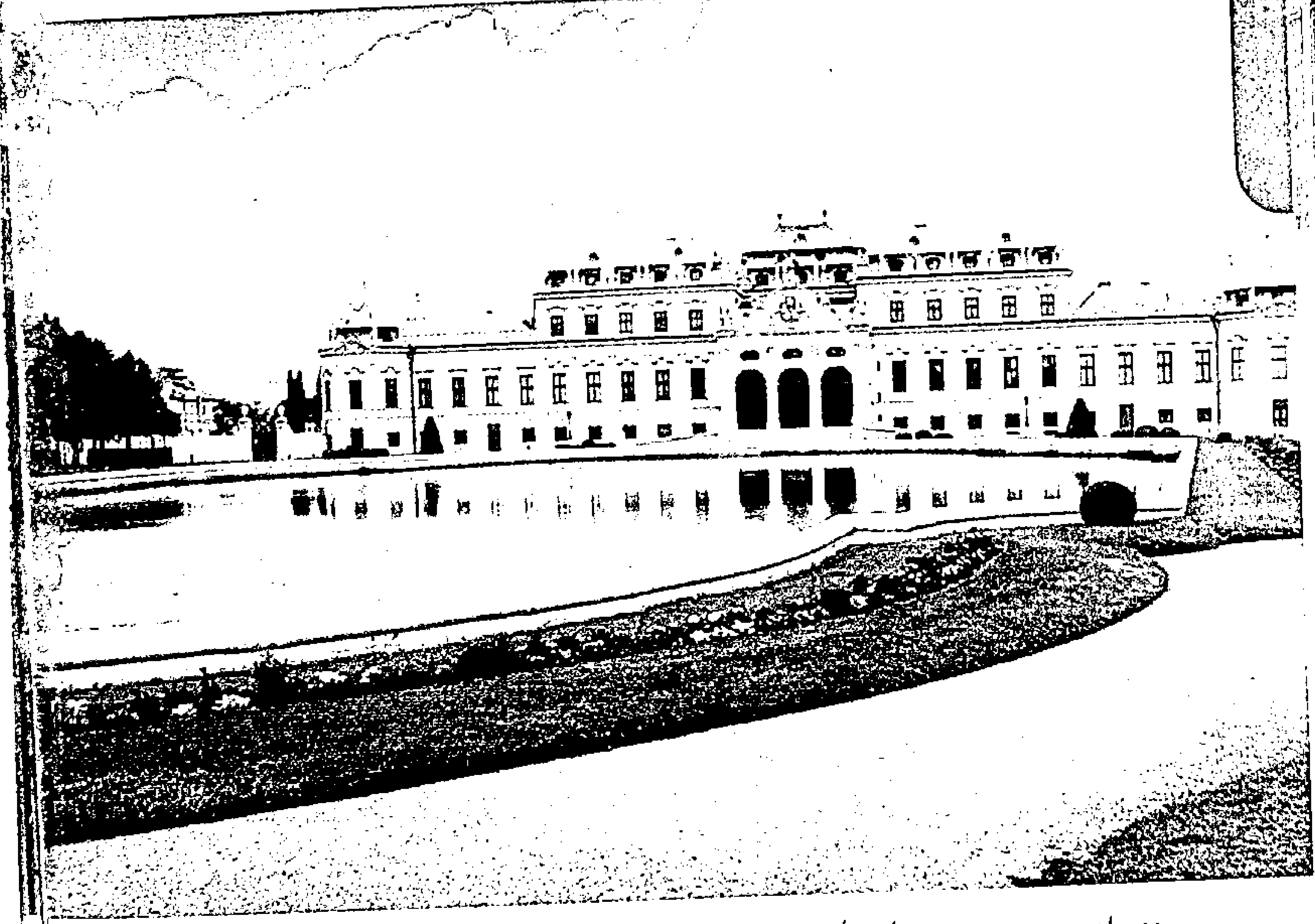

''خالق کائنات کے وجود کی دلیل یہ ہے کہ کائنات کی تمام چیزیں بغیر کسی استثناء کے ایک مخصوص نظام اور ایک خاص حساب کے تحت موجود ہیں، اور فقط یہی ایک دلیل کافی ہے، یہ بتاتی ہے کہ ان تمام چیزوں کو ایک حکیم و علیم خالق نے بنایا ہے، اسی طرح جیسے کہ انسان جب ایک شاندار اور باقاعدہ عمارت کو دیکھتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ عمارت کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بنی، اور اس کو بنانے والا عقل و شعور رکھتا ہے اگرچہ کہ اس نے بنانے والے کو دیکھا نہ ہو''۔ (بحار الانوار، جلد سوم صفحہ 92)

الحمد للہ رب العالمین

Marfat.com

''انڈا'' معبود برحق کی کاریگری کا بے مثال نمونہ

40 ......جس زمانے میں مادّہ پرستوں نے اسلام اور توحید کی مخالفت زور شور سے شروع کر رکھی تھی، اسی زمانے میں ایک اور مشہور مادّہ پرست شخص ''ابوشاکر یصانی'' تھا، وہ بھی تعصب کی اس انتہا تک پہنچا ہوا تھا کہ لاجواب ہو کر بھی حق قبول نہیں کرتا تھا، اور مضبوط اور ناقابل تردید دلیلوں کو آسانی سے نہیں مانتا تھا یعنی ڈھیٹ تھا۔

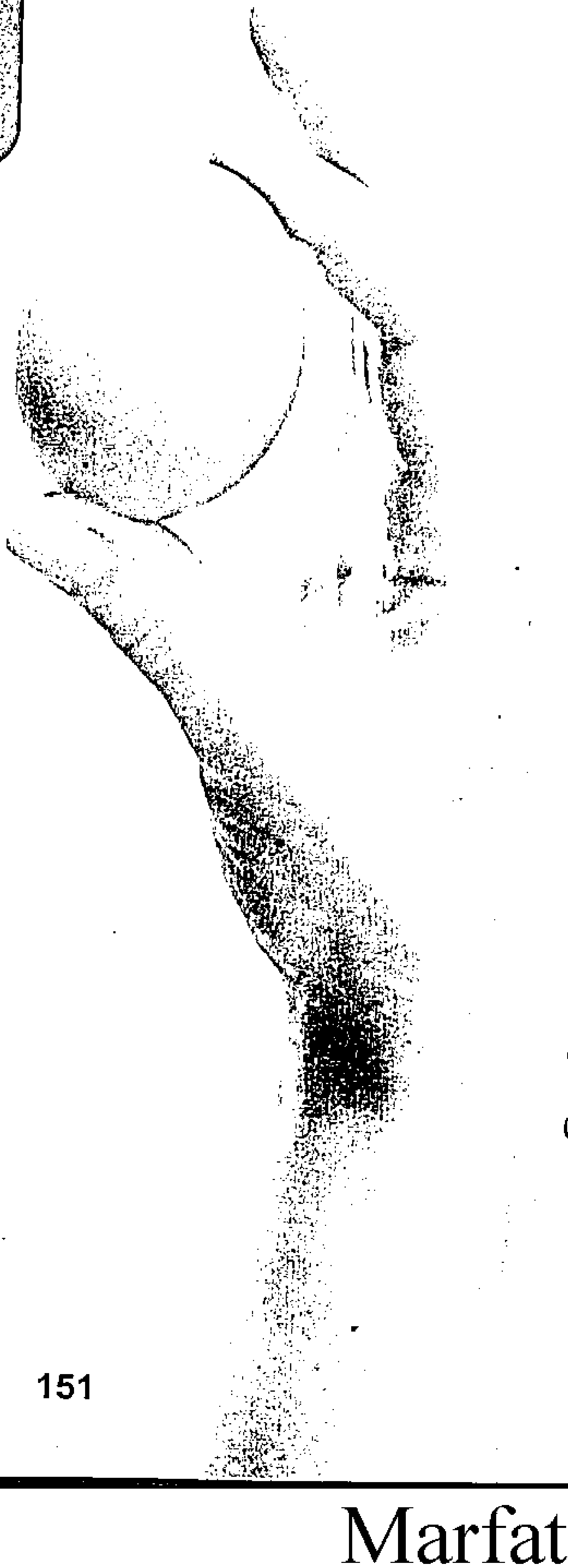

ابو شاکر یصانی ایک دن امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بحث و مباحثہ کے لیے حاضر ہوا، اب تک اس نے مسلمانوں سے بحث کی تھی، لیکن کوئی بھی اسے قائل کرنے میں کامیاب نہ ہوا تھا، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ بہت زبان دراز اور بات گول کرنے کا ماہر تھا۔

وہ ایسے سوال کرتا تھا کہ خدا پرست مسلمان حضرات کو ان کا جواب نہیں دینا پڑتا تھا، وہ ان کی دلیلوں کو ناکافی سمجھتا تھا، اور خدا کے وجود کو قبول نہیں کرتا تھا، بہرحال جیسے ہی وہ جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا اس نے کہا:

''میرے پروردگار تک میری رسائی کیجیے''

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ارد گرد نگاہ ڈالی، ایک چھوٹا بچہ نظر آیا، شاید وہ خود امام صاحب کا بیٹا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک انڈا تھا وہ اس سے کھیل رہا تھا۔

Marfat.com

انڈے میں اللہ کے وجود کی نشانیاں

حضرت نے بچے کے ہاتھ سے انڈا لیا اور ابو شاکر یصانی کی طرف رخ کر کے فرمایا:

''اسی انڈے پر غور کرو اس کے ارد گرد ایک مضبوط حصار کی طرح کا چھلکا ہے، تا کہ اس حصار کے اندر جو کچھ بھی ہے وہ محفوظ رہے، اس حصار کے نیچے ایک نرم و نازک پردہ ہے تا کہ، اس کی وجہ سے انڈے کے اندر کا مواد اور بیرونی دیوار کے درمیان توازن برقرار رہے، اس نازک پردے کے اندھر کچھ پگھلا ہوا سونا اور کچھ پگھلی ہوئی چاندی ہے، (یعنی زردی اور سفیدی) سونا، چاندی کے پانی میں مخلوط ہوتا ہے اور نہ پگھلی ہوئی چاندی مائع حالت میں موجود سونے سے جا ملتی ہے۔

کوئی ابھی تک اس حصار یا چھلکے سے باہر نہیں نکلا، جو یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اس کے اندر ایسا انتظام کیا ہے، اسی طرح کوئی اب تک اس حصار یا چھلکے کے اندر بھی داخل نہیں ہوا ہے جو یہ کہے کہ اس نے اس انتظام کو متاثر کیا ہے۔

کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ ''انڈا'' نر چوزہ پیدا کرنے کے لیے ہے یا مادّہ، اس کے اندر سے مرغی نکلے گی یا مرغا، ایک مدت بعد خاص حالات میں یہ ٹھیک وقت پر یہ حصار ٹوٹ جاتا ہے، اور رنگا رنگ

مور کی طرح کا ایک پرندہ اس میں سے نکلتا ہے، جس کے بدن کے اعضاء بہت مناسب ہوتے ہیں اور کہیں کوئی عیب نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ پر والا یہ جانور خود بخود تو نہیں بن گیا ہے، اس نے اپنے آپ کو تو نہیں بنایا ہے، کوئی انسان بھی اس انڈے کے اندر چوزہ بنانے کے لیے نہیں گیا، پس اس کے علاوہ بھی کوئی اور بات ہے کہ ایک دانا و توانا حکمت اور تدبیر والے خالق نے بنایا ہے؟''

Marfat.com

مُلحد کے سوالات اور، ابن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تسلی بخش جوابات

(411)...... معتبر اسلامی کتابوں میں لکھا ہے: ایک مُلحد نے حضرت علی ابن موسی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات اور گفتگو کی، حضرت نے بحث اور گفتگو کے دوران اس سے فرمایا کہ:

"تو دلیل سے اس دنیا کے خالق کا انکار کرتا ہے؟ مادّہ پرست شخص نے کہا: دلیل یہ ہے کہ میں نے اپنے حواس میں سے کسی حس سے اسے محسوس نہیں کیا ہے۔

حضرت نے فرمایا:

"تو خدا کا انکار اس لیے کرتا ہے کہ تو نے اپنے حواس سے اسے محسوس نہیں کیا...... لیکن میں اس کے وجود پر ایمان اس لیے رکھتا ہوں کہ وہ حواس سے محسوس نہیں ہوتا، یعنی جس سبب سے تو خدا کا انکار کر رہا ہے اسی سبب سے میں خدا کا اقرار کر رہا ہوں۔

مادّہ پرست شخص نے سوال کیا: آپ کے اس ایمان کی بنیاد کس دلیل پر ہے؟

حضرت نے فرمایا: میرے ایمان کی بنیاد دو مضبوط دلیلوں پر ہے: (1) دلیل نفسی (2) دلیل آفاقی

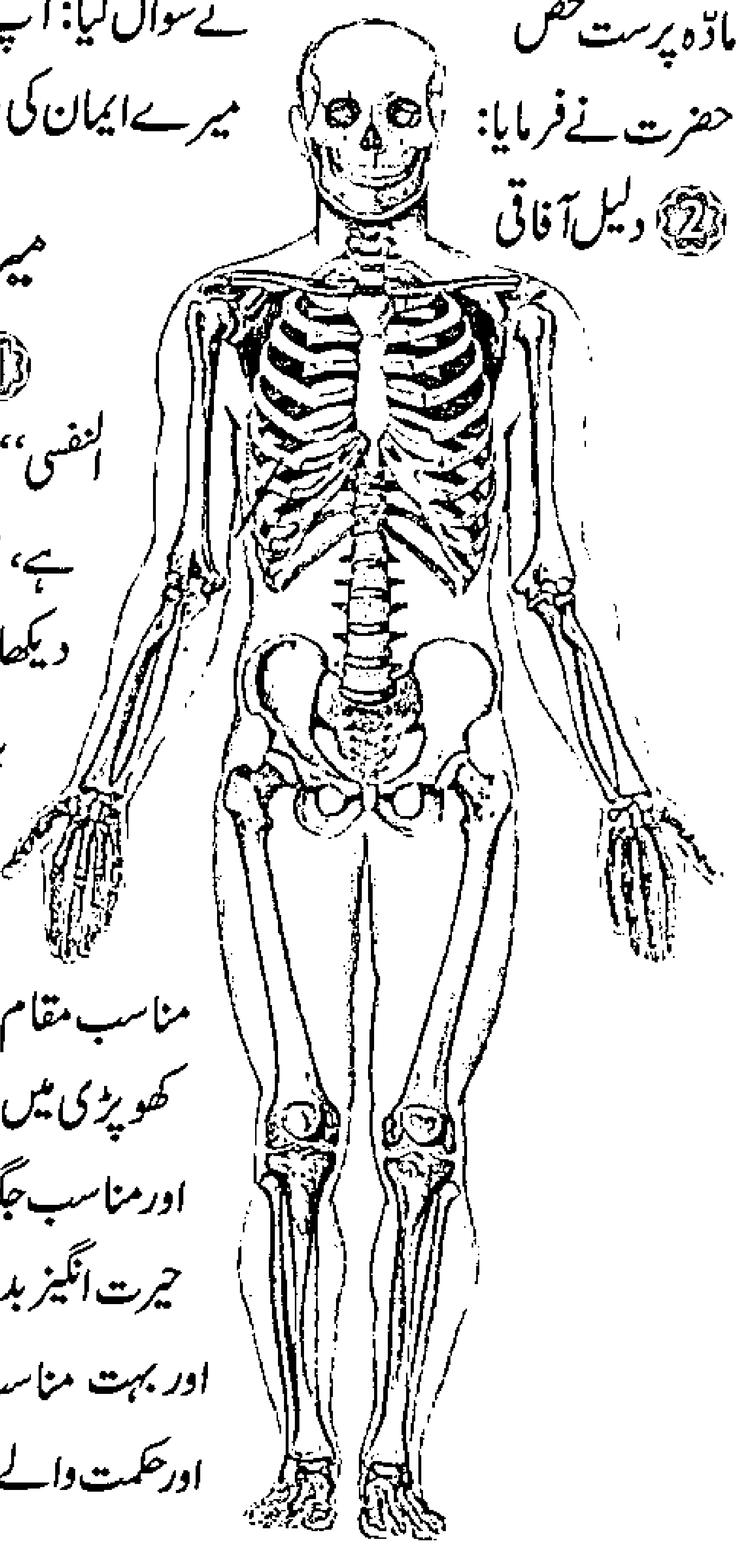

میرا جسم اللہ کے وجود کا شاہکار ہے

(1)...... میرے ایمان کی ایک بنیاد "دلیل النفسی" پر ہے اس دلیل کا تعلق خود میرے وجود سے ہے، میں نے بہت غور سے خود کو دیکھا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ میرے بدن کے تمام اعضاء و جوارح باقاعدہ اور بالکل ٹھیک بنائے گئے ہیں، کہیں بھی کوئی عیب نظر نہیں آتا۔

(آنکھ اپنی جگہ، کان اپنی جگہ، زبان اور دانت مناسب مقام پر، ہاتھ اور پاؤں انتہائی مناسب محل پر، دماغ کھوپڑی میں اور بہت ٹھیک مقام پر) غرض ہر چیز خود مناسب ہے اور مناسب جگہ پر ہے، اسی طریقے سے مجھ پر ثابت ہوا کہ یہ حیرت انگیز بدن اور دیکھنے سننے اور بولنے وغیرہ کے لیے باقاعدہ اور بہت مناسب اعضاء خود بخود نہیں بن گئے، یہ یقیناً ایک توانا عالم اور حکمت والے خالق نے خلق کیا اور ترتیب دیا ہے۔

Marfat.com

کائنات اللہ کے وجود کا کرشمہ ہے

(2)......پھر فرمایا: اور ''دلیل آفاقی'' کو پھیلی ہوئی کائنات میں تلاش کرنا چاہیے، میں نے چاند اور سورج کی گردش، ستاروں کی حرکت، بادلوں کی پیدائش، ہواؤں کے چلنے اور اسی طرح ماحول کی تمام چیزوں پر غور کیا ہے، مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں ایک خاص نظم وضبط اور ایک مخصوص حساب کے تحت موجود ہیں اور اپنی حرکت کو جاری رکھے ہوئے ہیں، کائنات کی تمام مخلوقات پر یہی نظم وانتظام برقرار ہے، اس سے مجھ پر واضح ہوا کہ کوئی ہے جو اس جہان کا خالق ہے اور وہ عالم، قدیر، حکیم اور خبیر بھی ہے، ایسے بے مثال خالق کے بغیر یہ وسیع کائنات خلق نہیں ہو سکتی تھی۔

خدا کیوں نہیں دکھائی دیتا؟

مادّہ پرست آدمی نے ایک بار پھر کہا:

''اگر خدا موجود ہے تو وہ آنکھ سے نظر کیوں نہیں آتا ہے؟''

حضرت نے فرمایا: ''کائنات کا ''خدا'' اس بات سے برتر ہے کہ وہ آنکھ سے دیکھا جائے''

یہاں پر امام صاحب کی گفتگو کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت ضروری ہے۔

امام رضا رحمۃ اللہ علیہ کا اس بیان سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ

''خدا اس بات سے برتر وبالاتر ہے کہ کوئی اسے دیکھ سکے''

دوسرے الفاظ میں دکھائی دینے کے لیے کچھ مادی شرائط کا ہونا ضروری ہوتا ہے صرف وہی چیز آنکھ سے نظر آئے گی جس کا کوئی ''جسم'' اور ''حجم'' ہو، اسی لیے ہم خوشی، غم، درد، خیال، خوشبو اور اس قسم کی دیگر چیزوں کو آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔

Marfat.com

''دیکھنے'' کے عمل کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جسم اور حجم رکھنے والا جسم روشنی کی شعاؤں کے سامنے ہو، اسی لیے جو جسم کم روشنی میں ہوتا ہے وہ کم ہی دکھائی دیتا ہے، اور جو جسم بالکل تاریکی میں ہو اور روشنی کی کوئی کرن اس پر نہیں پڑ رہی ہو تو وہ دکھائی دینے کے قابل نہیں رہتا۔

جب جسم روشنی میں ہوتا ہے تو اس کی شعاعیں پہلے اس پر پڑتی ہیں پھر روشنی کی شعاع انعکاس (reflettion) کے قانون کے مطابق اس جسم سے ٹکرا کر واپس پلٹتی ہے اور آنکھ کے تین حصوں کو عبور کر لیتی ہے ان کا نام ''جلیدیہ'' (عدسہ) ''زجاجیہ'' (عدسے کے پیچھے کا شفاف مادہ) اور ''زلالیہ'' (پتلی اور زجاجیہ کے درمیان کا صاف پانی) ہیں۔

ان تینوں حصوں کو عبور کر کے روشنی کی شعاع یا کرن پردے یا اسکرین کو بھی پار کر لیتی ہے اور زرد رنگ کے ایک چھوٹے سے نقطے یعنی پتلی پر پڑتی ہے اور پردے اور پُتلی کا سلسلہ اعصابی نظام کے ذریعے دماغ میں مربوط ہوتا ہے، دماغ تک اس شعاع کا احساس پہنچتا ہے۔

دماغ خالص اعصاب کی مدد سے پردے پر اس شعاع میں موجود جسم کے آثار کی تصویر محسوس کرتا ہے، وہ اس تصویر کی شکل، رنگ، حجم اور اس کی دیگر خصوصیات کو نوٹ کر لیتا ہے۔

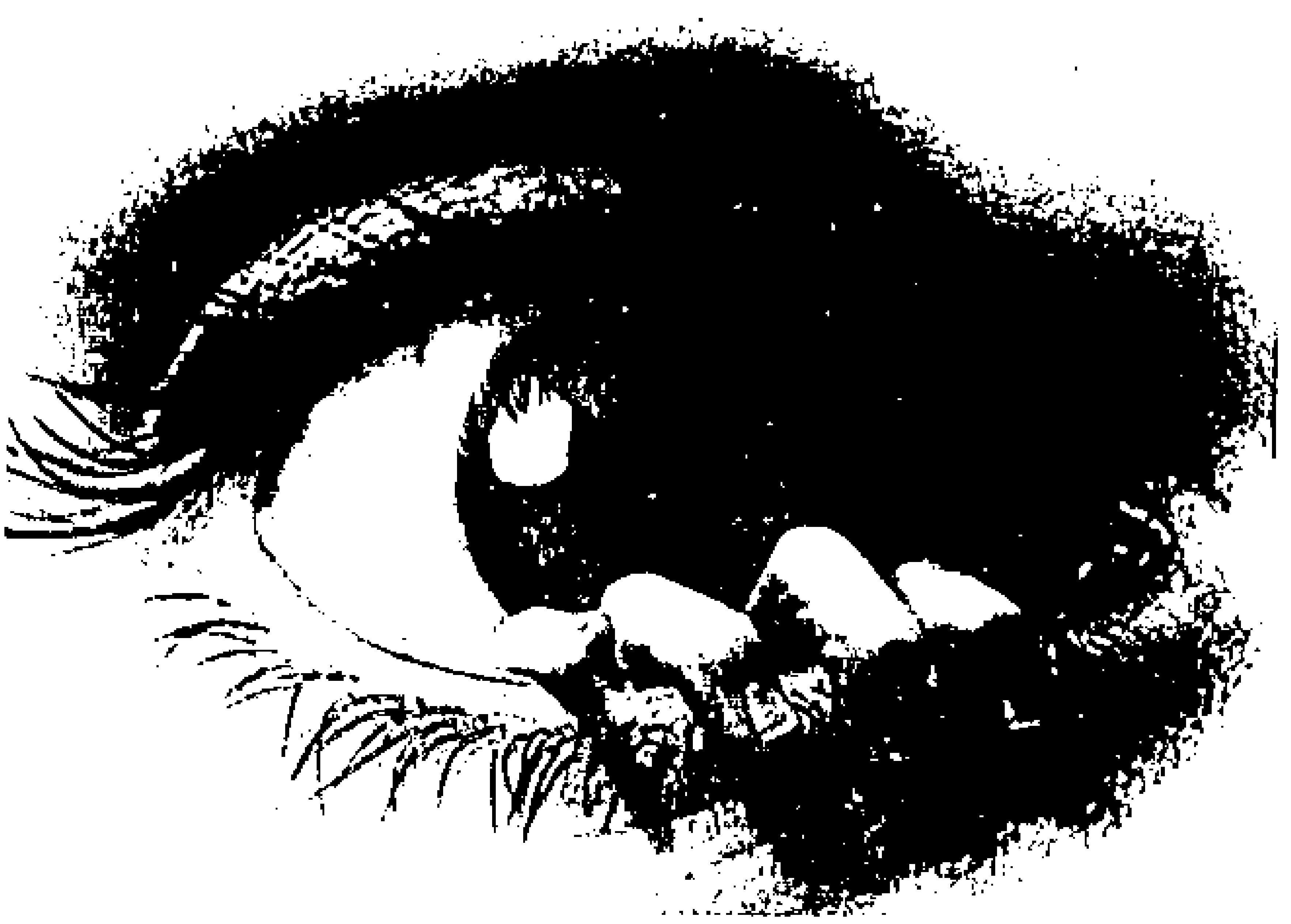

اس مرحلے پر پہنچ کر انسان اس جسم کو ''دیکھنے'' میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس بناء پر جب تک دیکھے جانے کی شرائط نہ پائی جائیں، آنکھ دیکھ نہیں سکتی، آنکھ اس چیز کو دیکھ سکتی ہے جس کا جسم ہو، حجم ہو اور جو روشنی کی زد میں ہو، کیوں کہ خدائے تعالیٰ کا جسم اور حجم نہیں ہے اس لیے وہ روشنی کی زد میں نہیں آتا اور اسی لیے وہ دکھائی نہیں دیتا۔

دوسرے الفاظ میں:

''خدا ہر جسم اور ہر مخلوق سے برتر اور بالاتر ہے، وہ اس بات سے برتر ہے کہ اس کا کوئی جسم ہو اور انسان کی آنکھ اسے دیکھ سکے''۔

Marfat.com

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت اور فاسق کی توبہ

42.....اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے بارے میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ بہت واضح اور ٹھوس تھا، ایک مرتبہ کسی شخص نے آپ کے پاس آ کر اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ خدا کا دیدار کرنا چاہتا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص سے فرمایا:

''کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا گیا تھا کہ تُو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا، پھر تو نے کس لیے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ تجھے خدا دکھایا جائے، اگر کوئی باطن کی نگاہ سے دیکھے تو اسے ہر شے میں خدا نظر آئے گا۔

وہ شخص بھی آسانی سے ٹلنے والا نہ تھا اس نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ اور تھا لیکن یہ تو امتِ محمدی ہے جس کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے ''رَاٰنِي قلبي رَبِّي''، یعنی میرے قلب نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ ''لو عبد ربًا لما راہ''، یعنی میں ایسے رب کی عبادت نہیں کرتا جو مجھے نظر نہیں آتا۔

اس شخص کی یہ باتیں سن کر حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ اس شخص کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے دریائے دجلہ میں ڈال دیا جائے۔

Marfat.com

چنانچہ جب اس شخص کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے دجلہ میں ڈال دیا گیا، اور پانی نے اس کو اوپر پھینکا تو اس نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی بہت التجا کی مگر آپ نے اس کی ایک نہ سنی اور دریا کے پانی کو حکم دیا کہ اس شخص کو خوب اچھی طرح غوطے دے دے، اور وہ برلبِ جان ہو گیا تب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اعانت کا طلب گار ہوا، حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا کہ خدا کے دیدار کا مطالبہ کرنے والا راہِ راست پر آ گیا ہے تو آپ نے اسے پانی سے باہر نکلوایا۔

تھوڑی دیر بعد پانی سے نکلنے کے بعد اس شخص کے حواس قدرے درست ہوئے اس وقت حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا:

اب بتاؤ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا؟

وہ کہنے لگا: ''اے پیرومرشد! جب تک میں دوسروں کی اعانت کا طلبگار رہا اس وقت تک تو میرے سامنے ایک حجاب کا پردہ تھا، لیکن جب میں اللہ تعالیٰ سے اعانت کا طالب ہوا تو میرے دل میں کچھ ایسی روشنی اور سکون پیدا ہوا جس سے میری ساری اضطراری کیفیت جاتی رہی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ کون ہے جو حاجت مند کے پکارنے پر اس کا جواب دے؟''

اس پر امام جعفر صادق نے اس شخص سے فرمایا: ''اے بندے جب تک تو نے اللہ تعالیٰ کو نہ پکارا اس وقت تک تو ''جھوٹا'' تھا، لیکن اب تمہارا دل ایمان کی روشنی سے منور ہو چکا ہے''۔

(تذکرۃ الاولیاء)

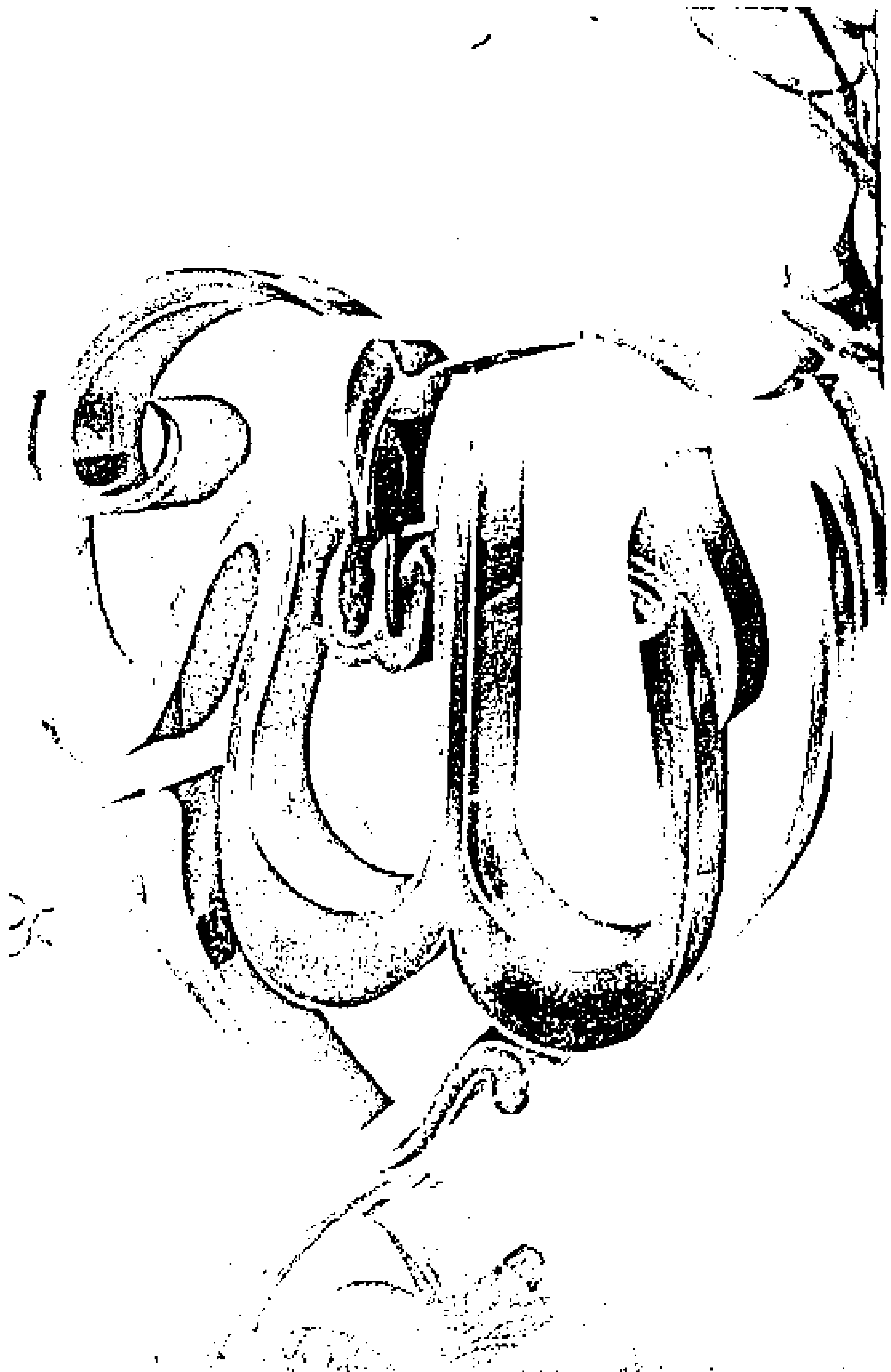

Marfat.com

جنت پر راہب کے سوالات اور جوابات

43 ......ایک مرد مجاہد راستہ بھول کر ایک اُونچے پہاڑ پر چڑھ گیا، وہاں اس نے دیکھا کہ عیسائیوں کا یک بہت بڑا مجمع لگا ہوا ہے، اور بیچ میں ایک بڑی کرسی لگی ہوئی ہے، مرد مجاہد نے ان سے اس اجتماع اور بیچ میں خالی کرسی ہونے کی وجہ پوچھی، تو وہ بولے کہ ہمارے پاس سال بھر میں ایک دفعہ راہب یہاں آتا ہے اور کچھ وعظ ونصیحت کرتا ہے، اسی لیے ہم یہاں جمع ہیں اور یہ کرسی اس راہب کے لیے ہے۔

وہ مردِ مجاہد بھی اس مجمع میں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر میں ایک راہب آیا اور اس کرسی پر بیٹھ گیا، اور چاروں طرف متجسّس نظریں ڈال کر کہنے لگا: ''اے حاضرین! آج میں تم لوگوں کو وعظ نہیں سناؤں گا، کیوں کہ اس وقت تم میں اُمّتِ محمدیہ کا کوئی شخص موجود ہے، یہ کہہ کر اس نے چاروں طرف نظر ڈالی، اور با آواز بلند کہا: اے محمدی! میں تجھے تیرے دین کی قسم دیتا ہوں کہ ہم سب کے سامنے آ کھڑا ہو، تا کہ ہم تمہیں دیکھیں، اور تجھ سے کچھ سوال کریں''۔

وہ مردِ مجاہد فوراً اٹھا اور راہب کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور راہب سے کہا: میں ہوں محمدی! فرمایئے، کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

راہب نے کہا میرے چند سوالات ہیں، ان کے جواب دو، پہلے یہ بتاؤ کہ میں نے سُنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جنّت میں رنگ رنگ کے پھل اور طرح طرح کے میوے پیدا کیے ہیں کیا دنیا میں بھی ان جیسے پھل ہیں؟ مردِ مجاہد نے جواب دیا: بے شک دنیا میں بھی ان جیسے پھل ہیں، مگر جنّت کے پھلوں کے ساتھ صرف نام اور رنگ میں مشابہت رکھتے ہیں مزے اور لذّت میں دنیا کے پھلوں کو جنّت کے میووں سے کچھ مناسبت نہیں۔

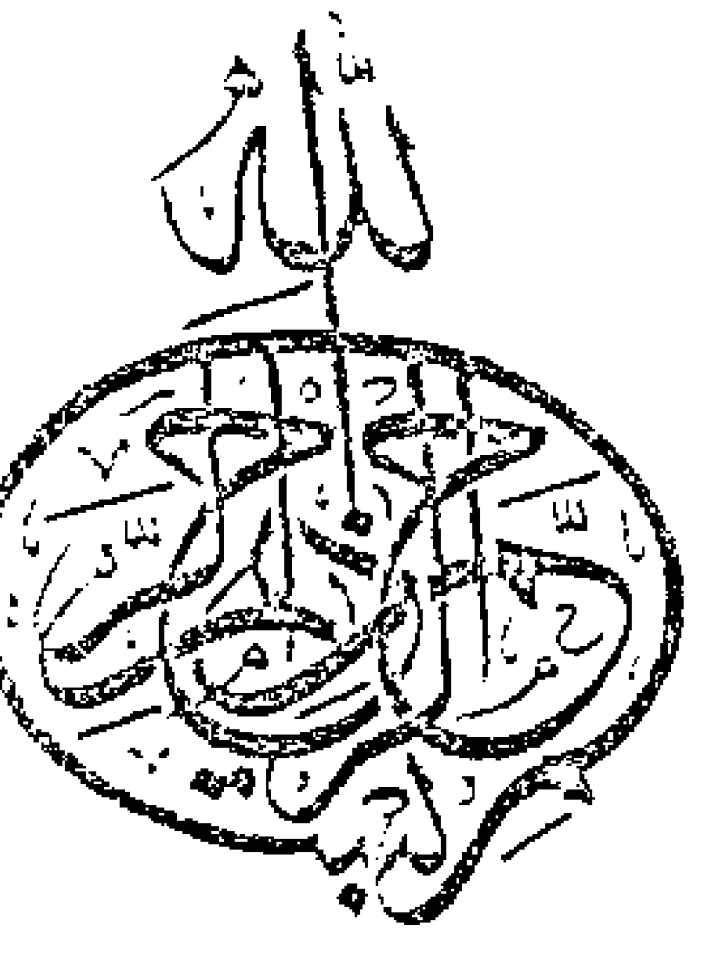

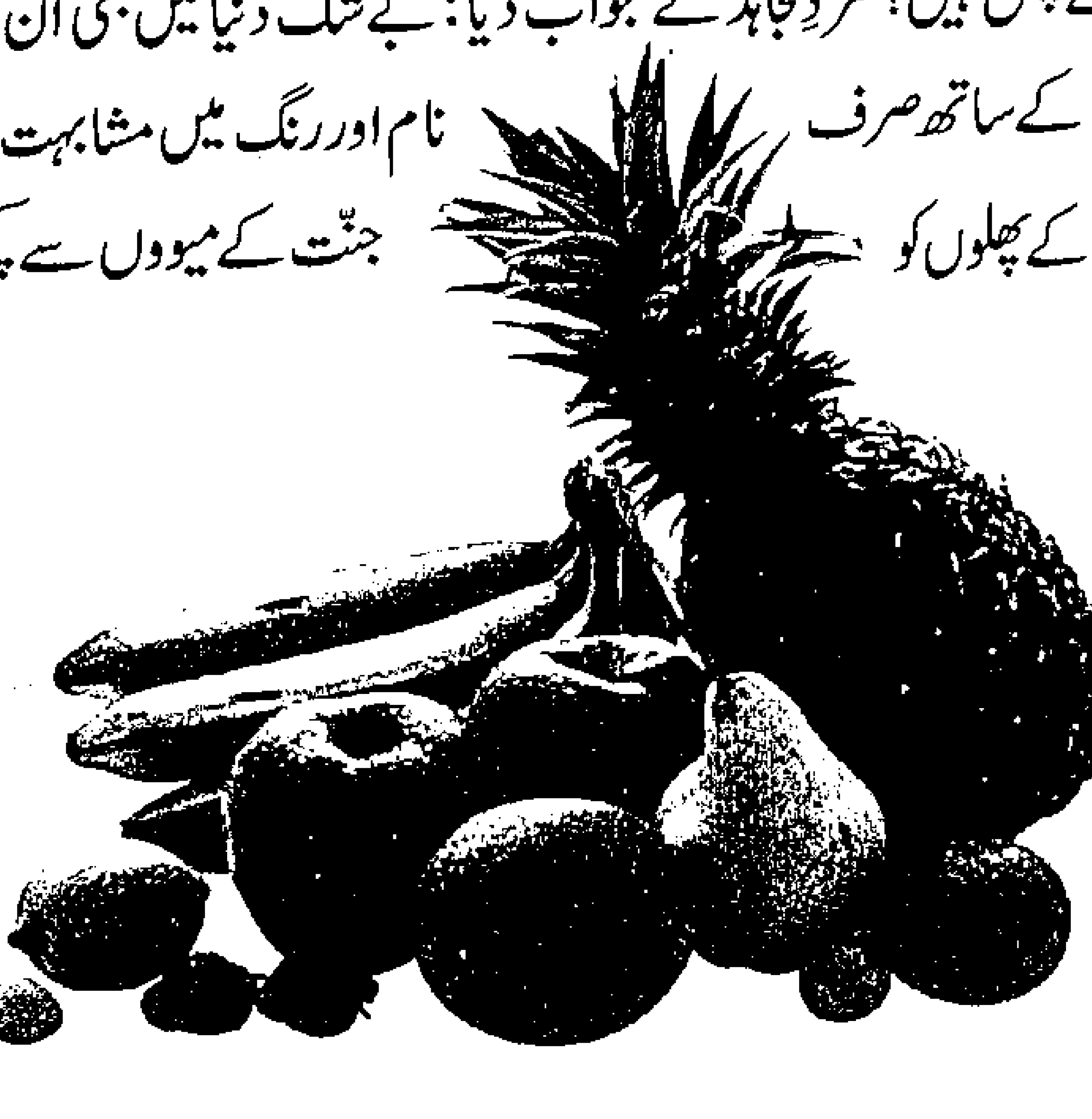

Marfat.com

اس کے بعد راہب بولا: کہ میں نے سنا ہے کہ جنت میں کوئی ایسا گھر اور بالا خانہ نہیں جس میں شجر "طوبیٰ" کی ایک شاخ موجود نہ ہو کیا دنیا میں اس کی کوئی نظیر ہے؟

اس مردِ مجاہد نے کہا ہاں دیکھو جب آفتاب آسمان کے وسط میں پہنچتا ہے تو جس طرح شجرِ طوبیٰ کی شاخیں تمام مکانوں میں ہر جگہ پہنچی ہوئی ہیں اس طرح اس وقت آفتاب کا نور ہر جگہ پھیل جاتا ہے۔ راہب نے کہا کہ جنت میں چار نہریں ہیں جن کے مزے تو مختلف ہیں مگر ان کا منبع اور جڑ جہاں سے نکلی ہیں ایک ہی ہے کیا دنیا میں اس کی بھی کوئی نظیر ہے؟

مردِ مجاہد بولا بے شک اس کی مثال بھی دنیا میں ہے دیکھو کان کا پانی کڑوا ہے اور آنکھ کھاری، ناک کا بدبودار اور منہ کا شیریں، تو یہ چاروں پانی کے مزے اور بُو میں گو مختلف ہیں مگر ان سب کی اصل ایک ہی ہے اور وہ ہے سَر۔

اس کے بعد راہب بولا کہ بس ایک بات اور پوچھنی ہے، میں نے سُنا ہے کہ اہل جنّت طرح طرح کے کھانے کھائیں گے اور قسم قسم کے مشروبات نوش کریں گے، مگر انہیں نہ تو پیشاب کی حاجت پڑے گی نہ پاخانہ کی، کیا دنیا میں اس کی بھی کوئی نظیر ہے؟

مردِ مجاہد بولے کہ: ہاں اس کی مثال بھی ہے، دیکھو جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تو وہ جس چیز کے کھانے کی خواہش ماں کے دل میں ڈال دیتا ہے اور قدرتِ خدا سے وہی غذا بچّہ کے پیٹ میں پہنچ جاتی ہے، مگر جب تک وہ پیٹ میں رہتا ہے نہ تو پاخانہ کرتا ہے اور نہ پیشاب!

اس کے بعد راہب خاموش ہو گیا اور لوگوں سے کہنے لگا، لو آج کا میرا وعظ یہ ہے کہ:

تم بھی میری طرح یہی کلمہ پڑھ لو، چنانچہ وہ سب کلمہ پڑھ کر مُسلمان ہو گئے۔ (نزھۃ المجالس: ص 45-46 ج1)

اللہ کے بندوں اور مجاہدوں کے علم و عرفان کی بدولت ہزاروں کو دولتِ ایمان مل جاتی ہے۔

Marfat.com

انسانی وجود ’’اللہ کے وجود کی واضح دلیل ہے‘‘

44 ..... حضرت مولانا الحاج محمد مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب منازل العرفان میں لکھتے ہیں کہ:

’’حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ حجۃ الاسلام میں فرماتے ہیں کہ کون شخص ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ ایک زمانہ وہ ہو گا کہ ہم پردۂ عدم میں جا چھپیں گے، ہمارا (یہ) وجود دو عدم میں ایسا گھرا ہوا ہے جس طرح نور (دن کی روشنی) شب گذشتہ اور شب آئندہ کی دو

میں ایسا گھرا ہوا ہے جس طرح نور (دن کی روشنی) شب گذشتہ

اور شبِ آئندہ کی دو ظلمتوں (تاریکیوں) میں محصور (گھرا) ہوا ہے، زمین پر نور کی آمد و رفت با آواز بلند کہہ رہی ہے کہ یہ نور زمین کا ذاتی نہیں ہے بلکہ مستعار ہے اور عطائے غیر (غیر کا دیا ہوا) ہے، کیوں کہ اگر یہ نور زمین کا ذاتی ہوتا تو کبھی زائل نہ ہوتا۔

پس اسی طرح موت و حیات کی کشمکش اور وجود کی آمد و رفت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ کائنات کا وجود ذاتی نہیں ہے، ورنہ عدم و زوال کو کبھی قبول نہ کرتا، بلکہ جس طرح زمین کی روشنی آفتاب کا فیض ہے اور پانی کی گرمی آگ کا فیض ہے۔ اسی طرح ہمارا وجود بھی کسی ایسی ذات کا فیض اور عطیہ ہو گا جس کا وجود اصل اور خانہ زاد ہو، اور وجود اس ذات کے لیے اس طرح لازم ہو جیسے آفتاب کے لیے نور اور آگ کے لیے حرارت اور چار کے عدد کے لئے زوجیّت (جفت ہونا) اور تین کے عدد کے لیے فردیّت (طاق ہونا) لازم ہے، یہ ناممکن ہے کہ آفتاب ہو اور نور نہ ہو، آگ ہو اور حرارت نہ ہو، چار ہو اور زوجیّت نہ ہو تین ہو اور فردیّت نہ ہو، اسی وجودِ اصلی کو اہل اسلام اللہ تعالیٰ (خدا) اور واجب الوجود کہتے ہیں‘‘۔ (منازل العرفان ص 454)

Marfat.com

اللہ کے وجود کی حیران کن دلیل

45 ...... مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اشرفیہ کے استاد، "اللہ اللہ" کر رہے تھے، ایک بڑے میاں گزرے جو سائنسدان تھے۔

کہنے لگے: .... اللہ کہاں ہے؟ ...... جو تم اسے پکار رہے ہو؟

مولانا نے فرمایا: ...... یہ زمین اور چاند یہ سورج، یہ بغیر ستونوں کے آسمان یہ پہاڑوں کی بلندی، یہ درخت ان سب کو جو چلا رہا ہے "وہی میرا اللہ ہے"۔

سائنسدان نے کہا: ...... ارے مولانا! ...... یہ سارا نظام "میگنٹ" سے چل رہا ہے

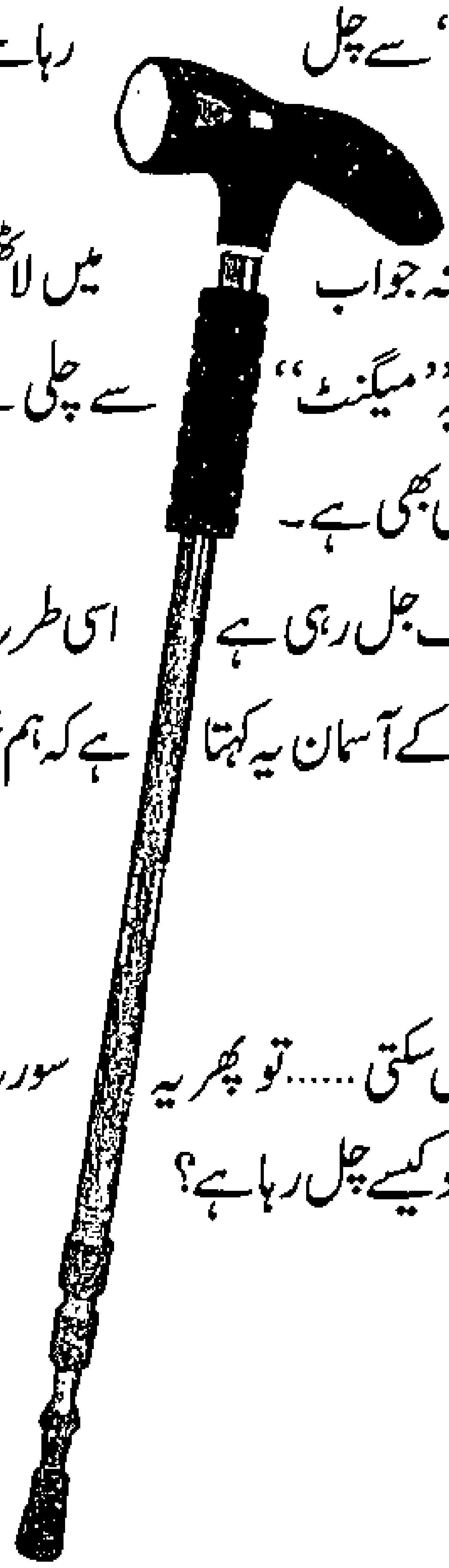

مولانا نے یہ سن کر ایک لاٹھی اس کی کھوپڑی پر دے ماری۔

سائنسدان نے کہا: ...... آپ کو کوئی جواب نہیں آیا تو آپ نے جاہلانہ جواب میں لاٹھی ماردی ...... مولانا کہنے لگے: ...... ارے یہ لاٹھی میں نے نہیں چلائی، یہ "میگنٹ" سے چلی ہے جب سارا عالم "میگنٹ" سے چل رہا ہے تو ...... اس عالم کا جز میری لاٹھی بھی ہے۔

دوستو! ...... جب دھواں اٹھتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ کہیں آگ جل رہی ہے اسی طرح یہ سرسبز درخت، بلند پہاڑ، جنگلوں میں ہزاروں درندے، بغیر ستون کے آسمان یہ کہتا ہے کہ ہم خود نہیں بنے ...... ہمیں کسی نے بنایا ہے۔

اس سائنسدان کی کھوپڑی ایک لاٹھی کھا کر صحیح ہو گئی۔

مولانا کہنے لگے: ...... جب ایک لاٹھی بغیر چلانے کے نہیں چل سکتی ...... تو پھر یہ سورج کا روزانہ آنا جانا، بارش کا برسنا، یہ دن آنا اور چلا جانا، یہ سب پھر خود بخود کیسے چل رہا ہے؟

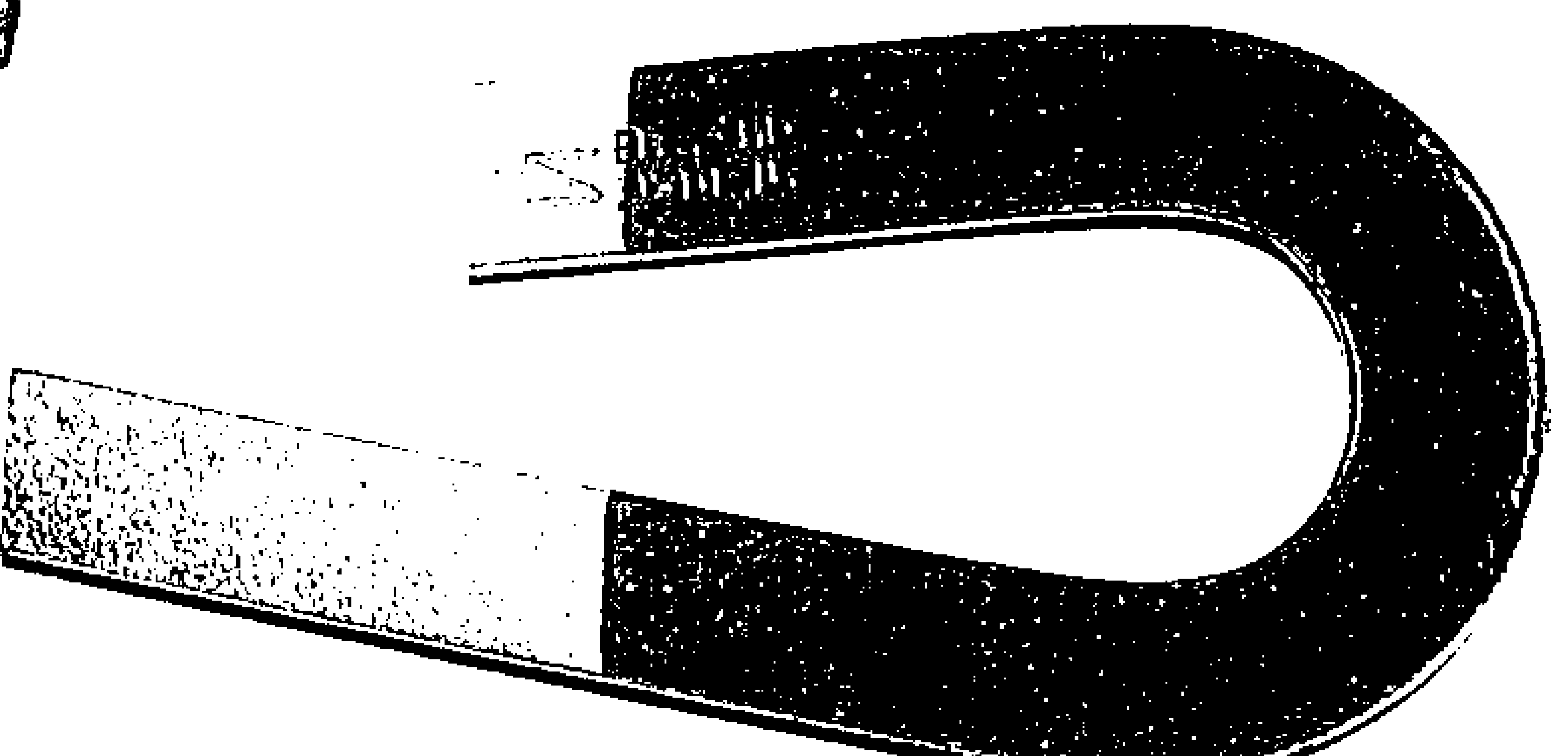

Marfat.com

اگر خدا کہیں سے نکل آیا تو؟

46 ......ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ سول سروسز اکیڈمی لاہور میں ایک مرتبہ کھانے کی میز پر وجود باری تعالیٰ پر گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک صاحب نے خوبصورت بات کہی کہ بھئی میں تو خدا کو اس لیے مان لیتا ہوں کہ اگر وہ نہیں ہے تو ہمارے اور کفّار کے انجام میں خاص فرق نہیں ہے، اور اگر وہ کہیں سے نکل آیا تو پھر کیا کرو گے، اس لیے خیر اسی میں ہے کہ اس کا وجود مان لو اور جس قدر ہو سکے اس کی اطاعت کیے جاؤ۔

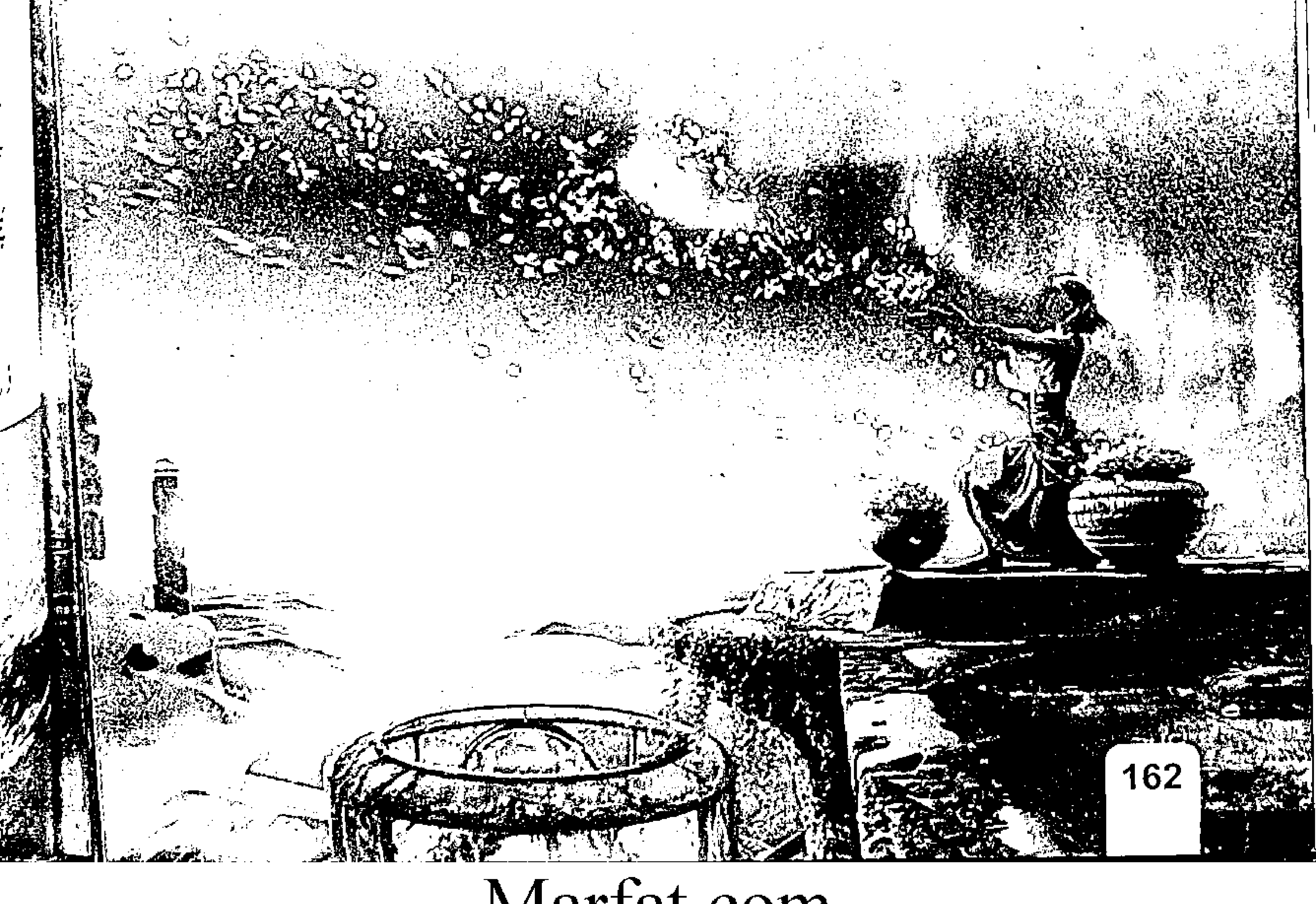

Marfat.com

سمندر کی بپھرتی لہروں کو لگام ڈالنے والا کون؟

47 ......ایک بزرگ فرماتے ہیں، میرا یقین اللہ کے وجود پر اسی طرح مضبوط ہوا کہ بنگلہ دیش کی طرف روانگی پانی کے جہاز کے ذریعے اور واپسی بھی پانی کے جہاز کے ذریعہ ہوئی تو دوران سفر، ملاح سے ایمان ویقین کی بات بھی ہوئی، اس ملاح سے پوچھا کہ اتنا عرصہ ہوگیا جہاز پر سفر کرتے ہوئے یہاں کا کوئی عجیب واقعہ سناؤ۔

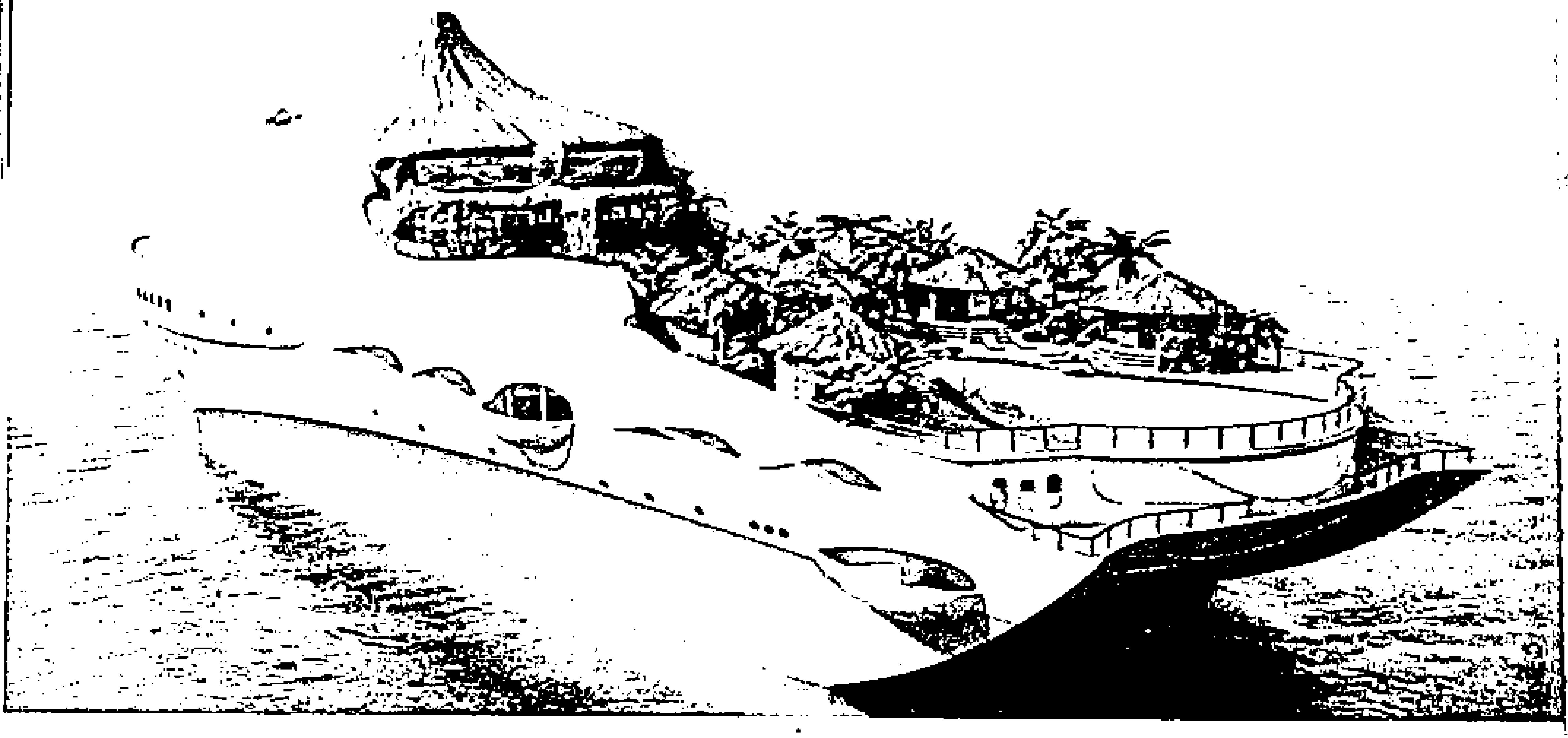

اس ملاح نے کہا: مولانا! ایک دفعہ جہاز پر اپنے کام میں مصروف تھا کہ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ پانی میں تیزی آ گئی، اور میں جہاز کے عرشے پر کھڑا ہوا تھا کہ اچانک جہاز کے عرشے کے دائیں طرف سے ایک لمبی لہر آئی، اس لہر نے مجھے پانی میں دے مارا پھر اللہ صفت ''حفیظ'' جوش میں آئی اور پھر بائیں طرف سے ایک لمبی لہر اٹھی اس نے مجھے دوبارہ عرشے پر دے مارا۔

اسی طرح غیبی طور پر اللہ نے مدد فرمائی جو کہ میرے دل میں اللہ کے وجود کا پختہ یقین ہونے کا ذریعہ بنی۔

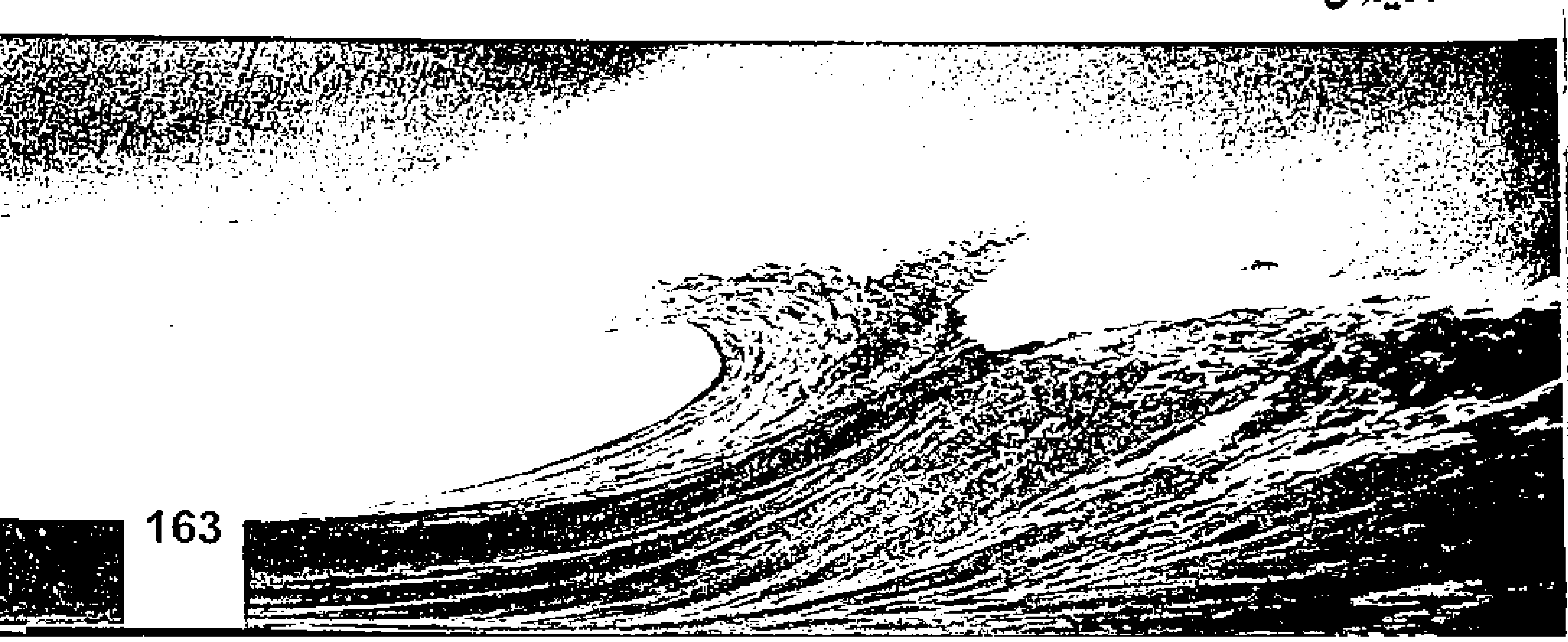

Marfat.com

''سمندر'' اللہ کی قدرت کا عظیم شاہکار

48 ......سمندر کا کثیر پانی پیدا کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے، حضرت مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم ایک موقع پر سمندر کی سیر کے لیے تشریف لے گئے، سمندر دیکھ کر حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ:

''اتنا پانی پیدا کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے، جہاں تک دیکھو، وہاں تک پانی ہی پانی ہے۔ جن لوگوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے، جیسے فرعون، نمرود، ہامان، شدّاد یا وہ لوگ منکرین خدا ہیں۔ یعنی جو اللہ کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ کوئی چیز نہیں (نعوذ باللہ)۔ ان کو بیچ سمندر میں ڈال دو، جب ڈوبنے لگیں تو پوچھو کہ خدا ہے کہ نہیں؟ تو کہیں گے، اوہ مائی گاڈ (ohmyhoe) بلکہ پُوچھنے کی بھی ضرورت نہیں، منہ سے خود بخود نکلے گا......

جب مُصیبت میں گھریں گے اور پانی ان کو آدبوچے گا تو خُدا یاد آجائے گا حالانکہ ابھی سمندر کے کنارے کہہ رہے تھے کہ ہم خدا کو نہیں مانتے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کو ماننا ہماری فِطرت میں داخل ہے، جو لوگ مُنکر ہیں وہ اپنی فطرت کے خلاف بغاوت کرتے ہیں، لیکن مُصیبت میں خدا ہی یاد آتا ہے۔ ایسے میں اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اللہ کو پکارتے ہیں، اسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ: جب تمہاری کشتی ڈوبنے لگتی ہے تو تم کس کو پکارتے ہو؟''

Marfat.com

اللہ کے ولی کی برکت سے پنڈت اور اس کے چیلوں کا قبولِ اسلام

49.....ایک ہندو پنڈت کی ایک مسلمان بزرگ سے ملاقات ہوگئی، پنڈت بزرگ کی باتیں سن کر بہت متاثر ہوا، اس نے کہا: ''اگر آپ میرے تین سوالات کے جواب دے دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا''

بزرگ نے یہ سن کر کہا: ''آپ سوالات بتائیں؟ اللہ کی مہربانی سے میں جواب دوں گا''

ہندو پنڈت بولا:

پہلا سوال: جب آپ کا ''ربّ'' آپ کو نظر نہیں آتا، تو کیوں اس کی عبادت کرتے ہیں؟ ہمارے خدا تو ہمیں نظر آتے ہیں، ہر ہندو کو نظر آتے ہیں۔

دوسرا سوال: آپ کے رب کا صرف ایک نام ہے ''اللہ'' اس کا مطلب کیا ہے، کیا اس کا اللہ کے سوا کوئی اور نام بھی ہے؟

تیسرا سوال: میں نے سنا ہے، آپ اپنے دین کو بہت جامع کہتے ہیں، کوئی ایسا جملہ یا زیادہ سے زیادہ چند سطریں ایسی دکھائیں جس میں آپ کا پورا دین آجائے۔

بزرگ نے ہندو کے یہ عجیب وغریب سوال سن کر فرمایا: ''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ہم نے اپنے ربّ کو نہیں دیکھا؟

جواب میں پنڈت فوراً بولا:

''میری یادداشت میں تو ایسا کوئی واقعہ موجود نہیں کہ کسی مسلمان نے اپنے ربّ کو دیکھا ہو''

''تب پھر پہلے آپ اپنی وہ عقل اور یادداشت دکھائیں، جس کے ذریعے آپ ہمارے رب کے وجود کی نفی کرتے ہیں''، بزرگ نے مطالبہ کیا۔

پنڈت یہ سن کر حیران ہوا، اس نے کہا:

''میرے اندر عقل بھی ہے اور یادداشت بھی، لیکن میں ان کو نہیں دیکھ سکتا''

بزرگ مسکرائے اور بولے:

''بس تو پھر بالکل اسی طرح اگرچہ ہمارا ربّ نظر نہیں آتا، مگر وہ موجود ہے، اس لیے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں، اب رہا آپ کے دوسرے سوال کا معاملہ، اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے ربّ کے ''صفاتی'' نام بہت ہیں اور ذاتی نام ایک ہے یعنی ''اللہ''۔

Marfat.com

اب رہی یہ بات کہ اس کا مطلب کیا ہے تو سُنیے!

''اگر کوئی خود اپنا نام تجویز کرے تو وہ اس کا مطلب بھی خوب جانتا ہے، اس لیے اللہ اس کا مطلب خوب جانتا ہے، اس مقدس نام کے حقیقی معارف اور رموز مکمل طور پر اللہ ہی جانتا ہے۔

مگر کچھ نکات ہمیں بھی سمجھ آتے ہیں مثلاً یہ کہ اس کے تو ایک حرف میں توحید بھری ہوئی ہوئی ہے، مثلاً ''الف'' سے اللہ، پہلے ''لام'' سے لَا اِلٰہ یعنی کوئی معبود نہیں، دوسرے ''لام'' لاشریک لک یعنی وہ ان سب کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں، اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔

اب دیکھیے! ''اللہ'' سے الف ہٹادیں، تو عربی رسم الخط کے لحاظ سے للہ بن جاتا ہے یعنی'' اللہ کے لیے''، یہ بھی اللہ کا ذکر ہے، ہمارے قرآن میں ہے ''لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ''یعنی ''اس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے''

اس کے بعد درمیان والا ''لام'' ہٹادیا جائے تو رسم الخط کے لحاظ سے الہ بن جائے گا، یہ بھی ہمارے ربّ کا نام ہے، کیوں کہ قران کریم میں ہے اِلٰہٌ وَّاحِدٌ یعنی ''ایک معبود'' بھی آیا ہے۔ اس کے بعد اگر پہلے دو حروف ہٹادیے جائیں تو رسم الخط کے لحاظ سے لہ بن جاتا ہے یعنی

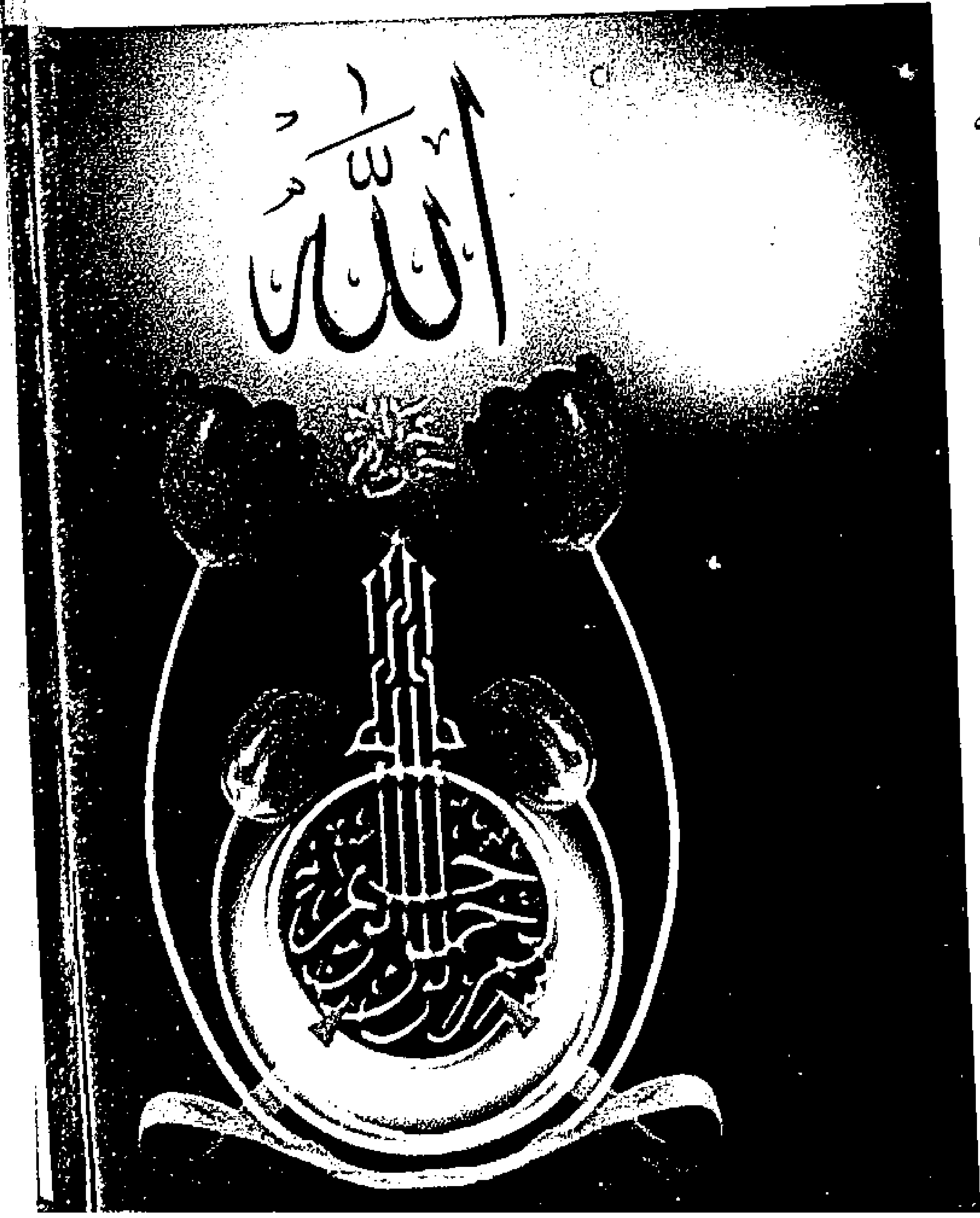

اس کے لیے جیسا کہ قرآن میں ہے ''لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' یعنی اس کا ہے جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، اس کے بعد پہلے تینوں حرف ہٹادیں تو ''ہ'' رہ جاتا ہے یہ بھی ہمارے رب کی طرف اشارہ ہے، یعنی وہ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی ''نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی'' اب آپ خود سوچیں اس چھوٹے نام میں کتنا بڑا ''فلسفہ'' ہے اور یہ توحید کی کتنی بڑی دلیل ہے۔

Marfat.com

ہندو پنڈت کا تیسرا سوال

اب آپ کے تیسرے سوال کی طرف آتا ہوں، ہماری آسمانی کتاب قرآن میں ایک سورت ہے۔اس کا نام "سورۃ الاخلاص" ہے، اس چھوٹی سی سورت میں ہمارا سارا دین موجود ہے، اگر کوئی اس ایک سورت پر عمل کرلے تو اس نے تو پورے دین پر عمل کرلیا۔" سورت آپ کو سناتا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ الاخلاص

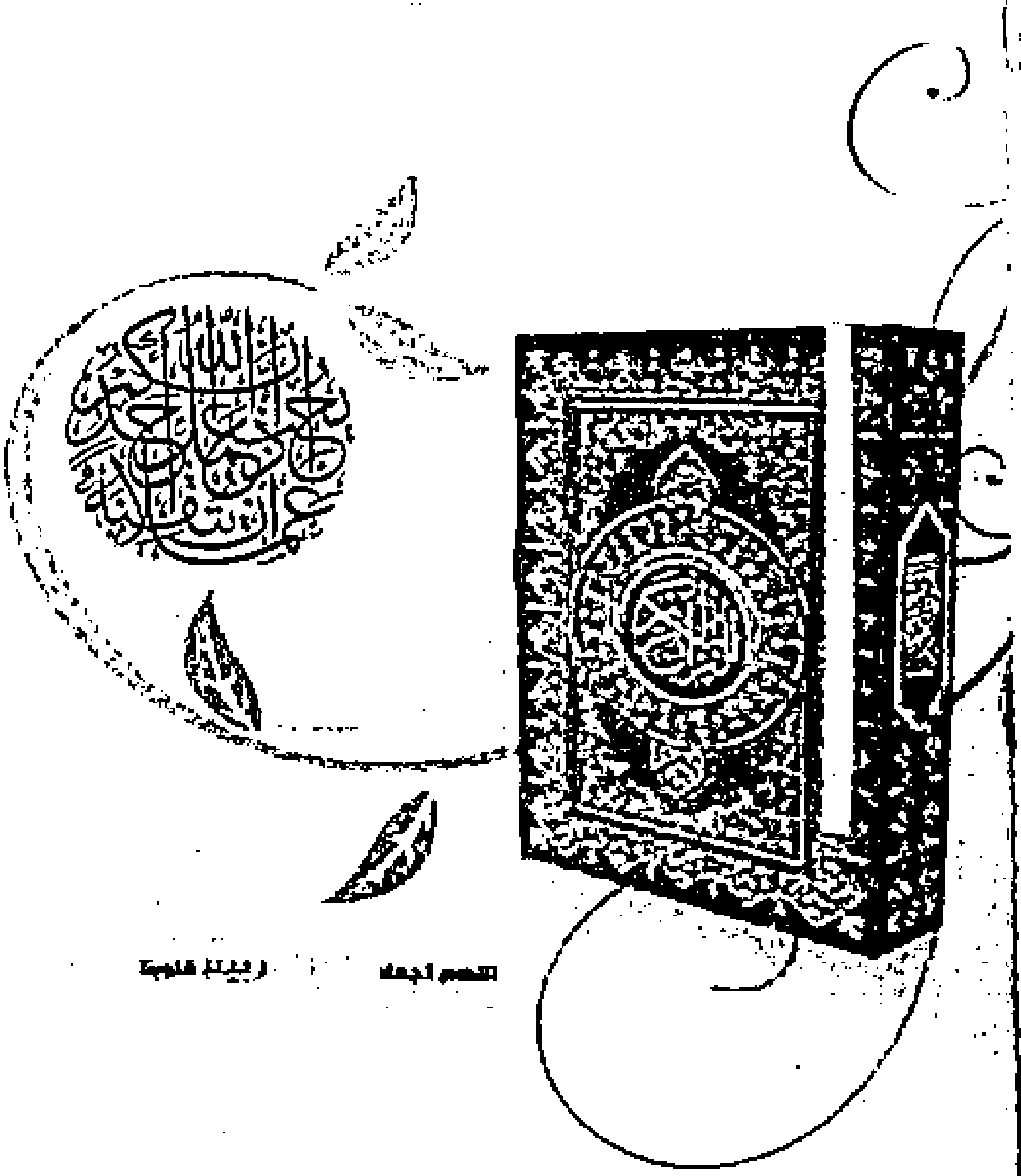

ترجمہ: "اے نبی! آپ کہہ دیجیے، اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، وہ کسی سے نہیں جنا گیا، نہ اس سے کوئی جنا گیا، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے"۔

اب اس صورت کی وضاحت کرتا ہوں، پہلا لفظ ہے "قُلْ" یعنی کہہ دیجیے، لفظ ایک ہے لیکن دو عقیدے ظاہر ہو رہے ہیں۔ایک یہ کہ "کوئی حکم دے رہا ہے" دوسرا "حکم سن رہا ہے" اب جو حکم دے رہا ہے، وہ تو اللہ ہے اور اور جو حکم سن رہا ہے، وہ اس کا پیغمبر ہے یعنی اس ایک لفظ سے ہمارے دو عقیدے ثابت ہو گئے۔

یعنی اللہ کی توحید اور پیغمبر ﷺ کی رسالت، جو کوئی ان کو تسلیم کر لیتا ہے، وہ ہمارے دین میں داخل ہو جاتا ہے۔

آگے تیسرا عقیدہ بیان ہو رہا ہے، یعنی ہمارا ربّ مخلوقات سے بے نیاز ہے، چاہے ساری کی ساری مخلوقات اس کی اطاعت کریں یا نہ کریں، اللہ کو کوئی نقصان نہیں اس طرح اس میں مسلمانوں کے لیے ایک سبق ہے کہ جس طرح ہمارا اللہ کفّار سے بے نیاز ہے اسی طرح ہمیں بھی کفّار سے بے نیاز ہونا چاہیے۔

Marfat.com

چوتھا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے رب کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ کوئی ماں۔ پہلے عقیدے میں بیان ہوا تھا کہ اللہ موجود ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں، ماں وغیرہ نہیں ہیں ''وہ بالکل اکیلا ہے''

پھر پانچواں بہت اہم عقیدہ یہ بیان ہوا کہ: ''اللہ کے برابر کوئی نہیں''۔

اس عقیدے پر اگر مسلمان پختہ یقین کرلے تو دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے، مثلاً اگر انسان کو یقین ہو جائے کہ رزق صرف اللہ ہی دیتا ہے تو پھر وہ کسی ناجائز ذریعے سے روزی نہیں کمائے گا، نتیجہ یہ کہ اللہ اسے بابرکت رزق دے گا، اس کے جواب میں انسان بھی اس روزی پر شکر بجالائے گا، اور حلال رزق کھائے گا، حرام سے بچے گا۔

جب حرام سے بچے گا اللہ بھی ایسے شخص کو پسند کرے گا لوگ بھی اس سے امن میں رہیں گے، اس طرح ہر طرف امن وامان پھیل جائے گا، اور یہی اسلام کا عین مقصد ہے۔

اسی طرح جب کوئی مسلمان کفار سے لڑتا ہے تو اسے چونکہ یقین ہوگا کہ ہمارے ربّ کے برابر کوئی اور نہیں ہے اس لیے وہ بے خوف ہو کر لڑے گا اور اللہ بھی مدد کرے گا، اب آپ خود بتائیں، ہمارا پورا دین اس سورت میں موجود ہے یا نہیں؟

بزرگ کی یہ بات پوری ہونے پر پنڈت فوراً آگے بڑھا اور بول اٹھا:

''میں اپنے دھرم سے توبہ کرتا ہوں
اور اسلام قبول کرتا ہوں''

اس کے بعد اس نے اپنے تمام چیلوں سے کہا: ''اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو اسلام قبول کرلو'' اس پر اس کے تمام چیلوں نے بھی اسلام قبول کرلیا، اس طرح ایک بزرگ کی ذہانت سے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور جہنم میں جانے سے بچ گئے۔

Marfat.com

مولانا طارق جمیل صاحب سے یہودی کا بالواسطہ سوال

50 ..... حضرت مولانا طارق جمیل نے ارشاد فرمایا کہ ہم ساہیوال میں تھے کہ ایک بچہ آ گیا، سر پر ہیڈ فون لگا ہوا تھا، کہا جی یہ میرے کمپیوٹر سے جڑا ہوا ہے، اس وقت سات سولڑ کے میری بات سنیں گے جو میں آپ سے کروں گا اور آپ مجھے جواب دیں گے۔

اس وقت ایک یہودی ہے جو ہم سے یہ سوال کر رہا ہے کہ یہ جو آج سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ دنیا ایک دھماکے سے بنی اور وجود میں آئی ہے اس کی تمہارے مذہب میں کوئی دلیل ہے اگر مجھے دلیل دے دو تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

ہم مسجد میں بیٹھے تھے میں نے کہا دیکھو قرآن کریم سائنس کی تائید کے لیے نہیں آیا۔ ہدایت کے لیے آیا ہے، کل کو سائنس کا نظریہ غلط ہو جائے تو کیا ہمارا قرآن غلط ہو جائے گا سائنس کے نظریات تو بدلتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ولیطمئن قلبی" تا کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

"مجھے پتہ تو ہے کہ تو مردوں کو زندہ کرے گا، مگر ایسے ہی ذرہ دیکھنا چاہتا ہوں، تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے کہ کوئی اس کو دلیل سمجھے، میں یہ کوئی دلیل نہیں دے رہا ہوں"۔

تو انہوں نے کہا: کہ کوئی ایسی آیت ہے جس یہ پتہ چلتا ہو کہ دھماکے سے کائنات بنی ہو۔ تو ایک دم میری زبان پر یہ آیت آگئی:

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: "کہ یہ منکرین اور نہ ماننے والے دیکھتے نہیں کہ زمین و آسمان ایک مادّہ تھا، ملا ہوا، پھر ہم نے اسے پھاڑ دیا"۔

تو میں نے کہا کہ: اس آیت سے اشارہ ہوتا ہے، یہ آیت تفصیل نہیں ہے، یہ اس کا ترجمہ نہیں اس کی تعبیر نہیں، پر یہ آیت اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ تو شام کو وہ بچہ میرے پاس آیا کہ جی وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

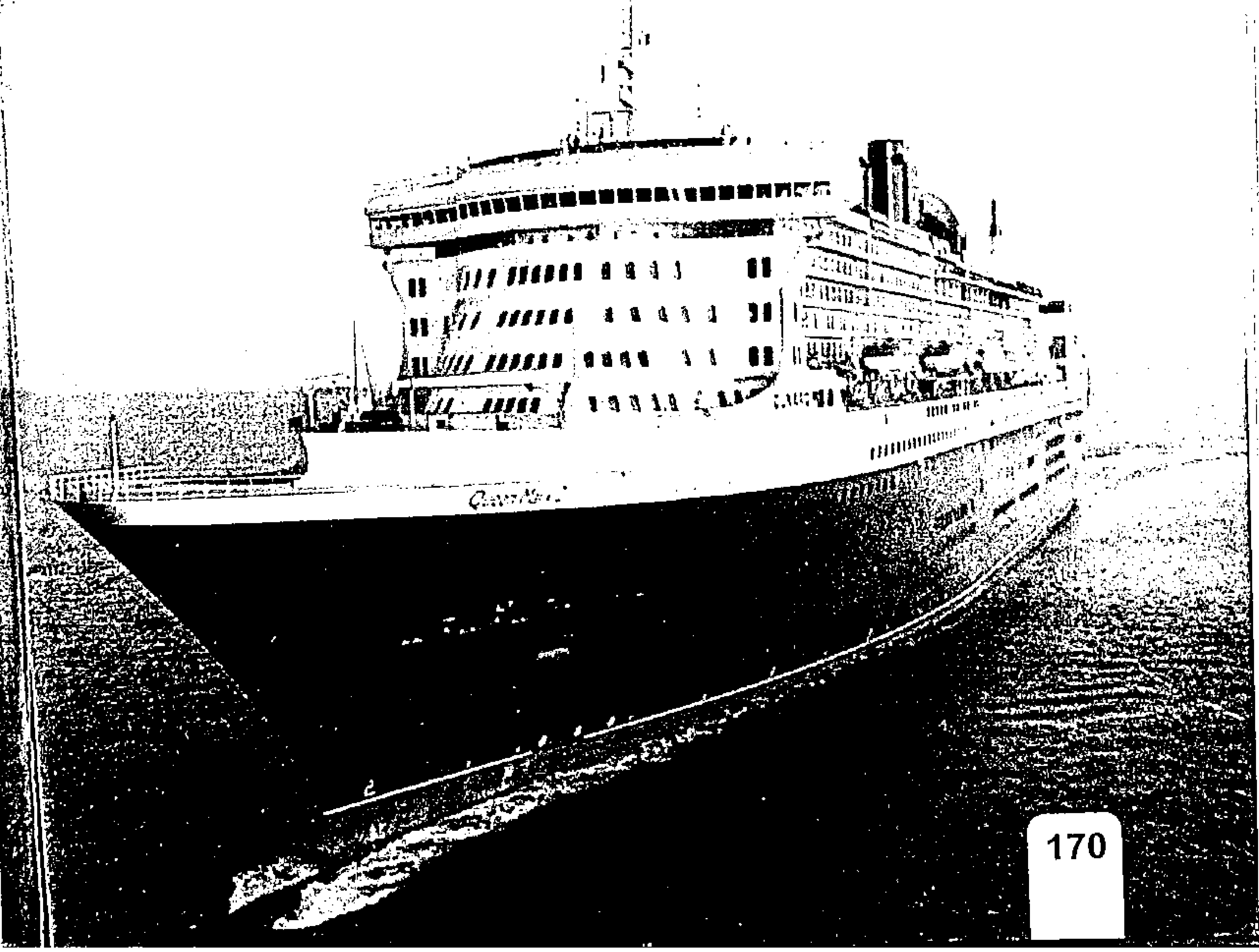

Marfat.com

ایک دہریہ کا اقرار ”یہ شکست فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے“

51 ....حضرت مولانا انوار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بذریعہ بحری جہاز جنوبی افریقہ جارہے تھے، جہاز میں ایک انگریز دہریے سے ملاقات ہوئی اور اس کے ساتھ ایک دلچسپ مناظرہ ہوا جس کی تفصیل مولانا انوار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے۔ فرماتے ہیں:

”ایک دن جب میں نماز سے فارغ ہوا تو انگریز دہریہ آیا اور نہایت تعجب کے ساتھ پوچھنے لگا کہ ابھی ابھی آپ یہ اٹھک بیٹھک کیا کررہے تھے؟ میں نے اسے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور مذہب اسلام میں یہ خدا کی عبادت کا ایک طریقہ ہے، خدا کا نام سنتے ہی وہ ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ خدا کہاں ہے؟ میں نے تو آج تک اسے دیکھا نہیں اور جس چیز کو ہم دیکھ نہ سکیں اس کو محض خوش اعتقادی سے ماننے کا کیا فائدہ ہے؟

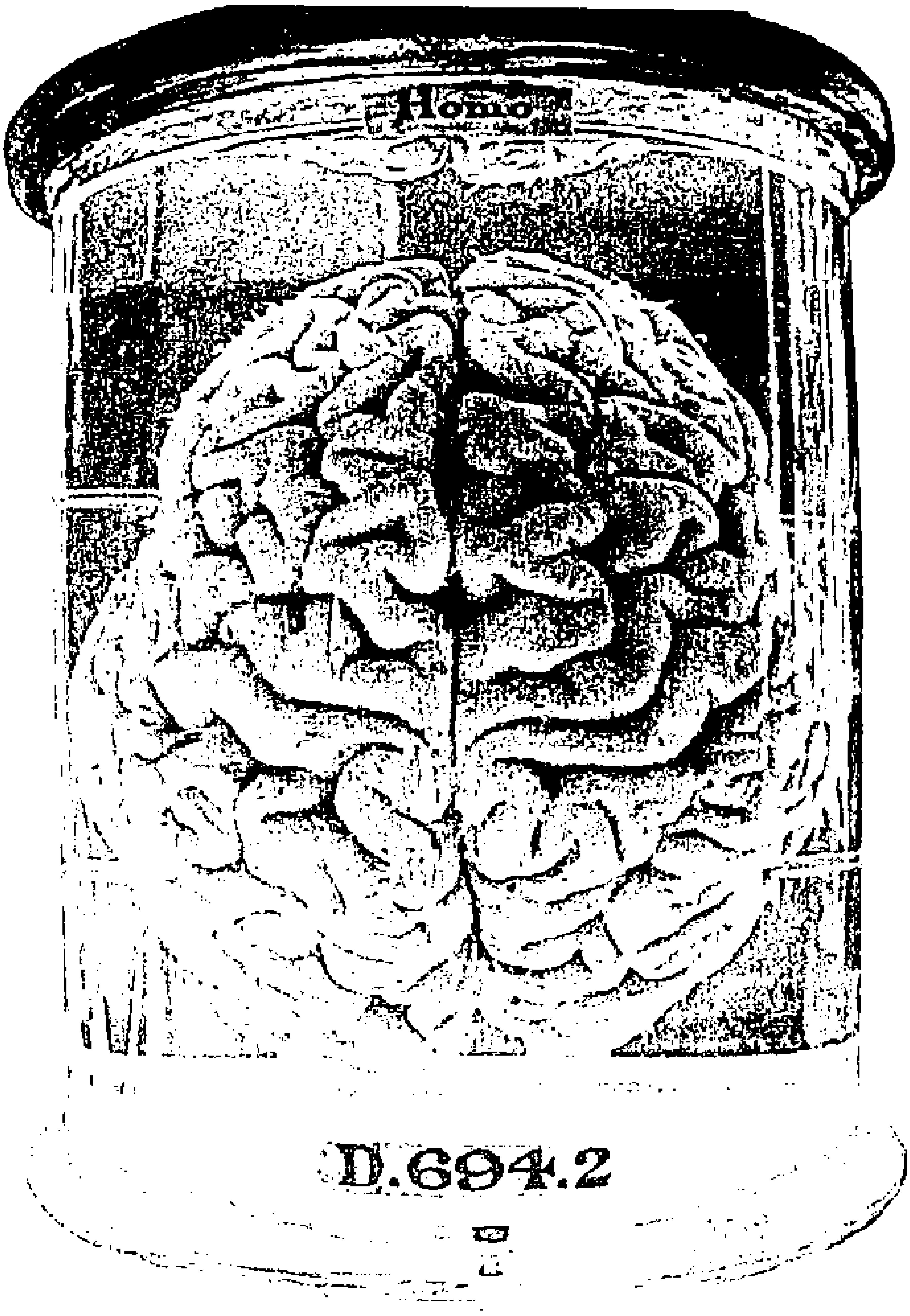

میں نے اسے کہا جناب کیا آپ میری آواز دیکھ رہے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی اپنی روح کو دیکھا ہے؟ کیا ہوا آپ کو نظر آرہی ہے؟ اس دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی موجود ہیں کہ ہم انہیں دیکھتے نہیں پھر بھی ہم ان کو مانتے ہیں کسی چیز کے وجود کے لیے اس کا دکھائی دینا ضروری نہیں۔

Marfat.com

دیکھنے کا تعلق تو صرف قوت باصرہ سے ہے، اور قوت باصرہ ہمارے ظاہر اور باطنی حواس کا ۱/۱۰ حصہ ہے تو آپ بتائیں کہ پھر کائنات کا ۹/۱۰ حصہ جو ہمارے دوسرے حواس سے محسوس ہوتا ہے اس کا انکار کردیں گے پھر خدا تو حواس سے محسوس نہیں ہوتا، وہ فہم وادراک کی حدود سے ہیں، وہ ان سے منزہ اور مبرا ہے، پھر جس چیز کو دیکھنا مقصود ہو اس کے لیے جسم کثیف کا ہونا ضروری ہے ورنہ اپنی لطافت کے باعث نظر نہ آسکے گا، دیکھیے ہوا جو کہ جسم لطیف رکھتی ہے جب تک اس کے ساتھ گرد وغبار نہیں ملتا اس وقت تک یہ ہمیں نظر نہیں آتی تو پھر وہ ہستی جس پر جسم کا اطلاق ہی ناجائز ہو، ہمیں کس طرح نظر آسکتی ہے۔

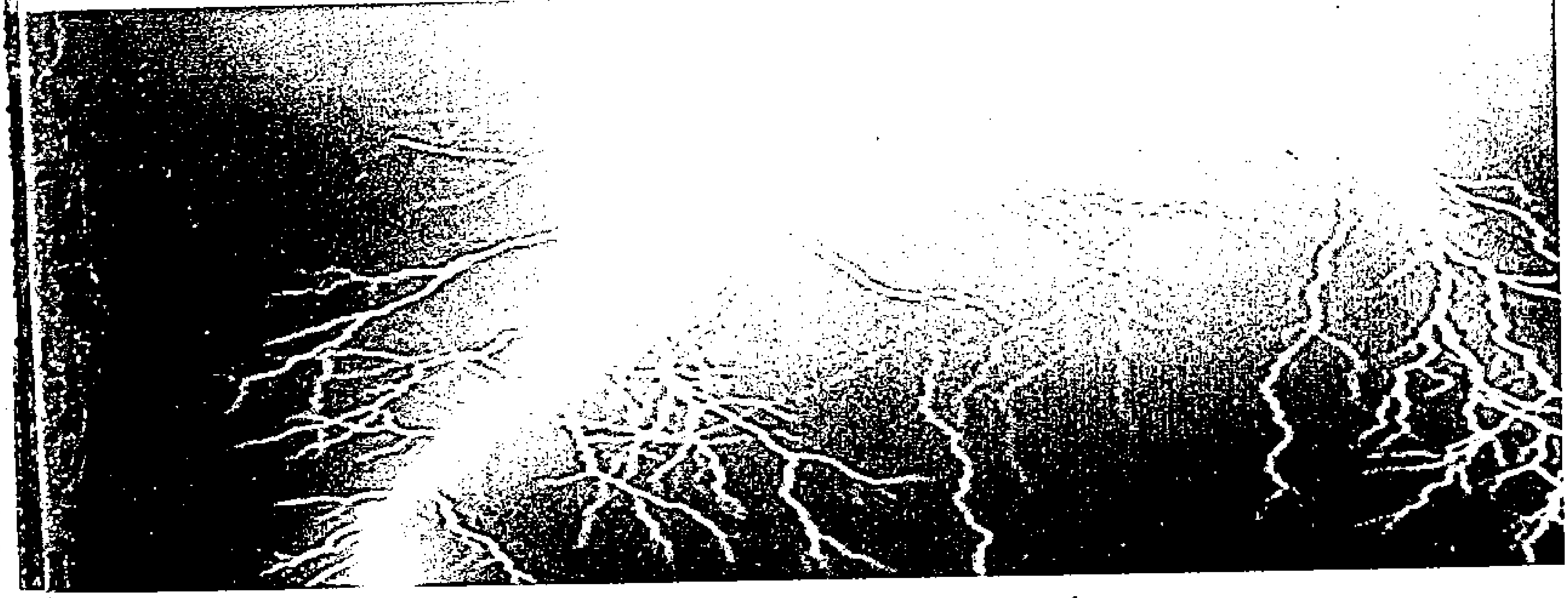

اس پر وہ دہریہ کہنے لگا کہ: جب بقول تمہارے عقل میں آتا ہی نہیں تو پھر ایسی نادیدہ اور ناقابل ادراک ہستی کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

میں نے اسے کہا: صاحب پہلے یہ بتاؤ کہ عقل ہے کیا چیز جس سے تم خدا کو سمجھنا چاہتے ہو، کیا تم نے آج تک اس عقل کو دیکھا ہے اسے کسی اور قوت حاسہ سے محسوس کیا ہے؟ کہنے لگا کہ اگرچہ میں نے اسے دیکھا تو نہیں، اور نہ ہی کسی اور حاسہ سے محسوس کیا ہے مگر میں نے اسے اس کے آثار سے پہچانا ہے، میں نے کہا: صاحب جب تم عقل جیسی مخلوق چیز کو بغیر دیکھے محض اس کے آثار سے مان رہے ہو تو کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہ ساری کائنات جو ان تمام عظیم الشان آثار سے بھری ہوئی ہے اس کے خالق و مالک کی طرف رہنمائی نہیں کرتی۔

وہ کچھ اور کہنے کی تیاری کررہا تھا کہ میں نے بحث کو مختصر کرنے کے لیے کہا اگرچہ وہ دیکھا تو نہیں جاسکتا مگر پھر بھی میں کوشش کروں گا کہ وہ اپنی ہستی پاک کا ایک جلوہ دکھادے مگر مجھے بتایئے کہ اگر وہ اپنی ہستی کا جلوہ دکھانے کے لیے راضی ہوجائے تو دیکھے گا کون؟

Marfat.com

وہ میری اس طرز کلام سے بہت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ میں دیکھوں گا، میں نے اسے پھر سے کہا اچھا آپ پہلے مجھے ''میں'' دکھا دیں تا کہ میں اسے خدا دکھانے کی کوشش کروں، کہنے لگا ''میں'' میں ہوں!!!

میں نے کہا صاحب صرف میں میں کرنے سے کام نہیں چلے گا اس ''میں'' کو معین کرو تا کہ اسے خدا دکھایا جا سکے، پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کہ کہنے لگا کہ یہ میں ہوں میں نے کہا یہ تو تمہارا سینہ ہے نہ کہ میں، پھر اس نے سر کو پکڑا میں نے کہا یہ تو تمہارا سر ہے نہ کہ میں ''میں'' مجھے تو وہ دکھاؤ جو خدا کو دیکھنے کا متمنی ہے۔

بالآخر جب ہر طرف سے تنگ آ کر بہت خفیف ہوا تو میں نے کہا جیسے ''میں'' جسم کی دنیا میں ہوتے ہوئے بھی نہ دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی اس کو معین کیا جا سکتا ہے اس طرح رب العزت باوجود موجود ہونے کے دکھائی نہیں دیتا۔

بے حجابی اس قدر ہر شے سے ہے آشکار
اور حجاب اس پر ہے ایسا آج تک دیکھا نہیں

پھر اس نے کہا :اگر وہ ہے تو پھر کہاں ہے کوئی، اس کا مقام بھی تو ہوگا؟ میں نے کہا اچھا مجھے ''کہاں'' دکھا دیجیے تا کہ میں آپ کو اس ''کہاں'' میں خدا دکھا سکوں۔ اس نے اشارہ کیا یہاں۔ میں نے کہا یہ کہاں تو نہیں یہ تو یہاں ہے اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ خدا کہاں ہے، لہٰذا پہلے کہاں دکھاؤ تا کہ تمہارا مطالبہ پورا کیا جائے۔ پھر کہنے لگا: وہاں، میں نے کہا :صاحب آپ سوال کہاں کے متعلق کر رہے ہیں اور دکھا رہے ہیں یہاں یا وہاں، پہلے کہاں بتایئے۔ آخر کار کہاں نہ دکھا سکا اور اسے کہنا پڑا کہ:

''یہ شکست فاش آج مجھ کو پہلی بار ہے''

Marfat.com

باب نمبر:6

اللہ کا وجود عقلی دلائل کی روشنی میں

سوال:......اللہ تعالیٰ کے وجود (موجود ہونے) کی کیا دلیل ہے؟

جواب: ....اللہ تعالیٰ واجب الوجود (جس کا ہونا ضروری) ہے، وہ یقیناً موجود ہے، اس کے وجود میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، وہ ازلی ہے کیوں کہ اس کی ابتداء نہیں ہے، ہمیشہ سے ہے اور ابدی ہے کیوں کہ اس کی انتہا نہیں ہے، ہمیشہ رہے گا، اس کے وجود پر بے شمار دلائل ہیں، چند آسان دلیلیں یہاں بیان کی جاتی ہیں انہیں خوب سمجھ کر یاد کرلیں۔

پہلی دلیل: اس دنیا میں دو قسم کی چیزیں ہیں:

(1)......انسان کی بنائی ہوئی چیزیں، جیسے کاغذ، کتاب، مدرسہ، مکان وغیرہ، ان کو ''مصنوعات انسانی'' کہتے ہیں۔

(2)......قدرت کی بنائی ہوئی چیزیں، جیسے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، دریا، پہاڑ، رات، دن وغیرہ۔ ان کو ''مصنوعات الٰہی'' کہتے ہیں۔

جب تم مدرسہ کی عمارت دیکھتے ہو تو تم یقیناً یہ سمجھ لیتے ہو کہ اس کا بنانے والا کوئی ضرور ہے، یا جس کتاب کو پڑھتے ہو اس کو بغیر شک وشبہ کے یہ جانتے ہو کہ اس کا لکھنے والا کوئی ضرور ہے، اسی طرح زمین، آسمان، چاند، سورج وغیرہ کو دیکھتے ہو تو تمہارے دل میں یہ خیال آتا ہوگا کہ اس کا بھی کوئی کوئی بنانے والا ضرور ہے، بس جس نے زمین وآسمان وغیرہ بنایا ہے وہی اللہ ہے۔ اور اب بھی سورج چاند وغیرہ کو پہلے کی طرح ہی چلا رہا ہے۔ لہٰذا اب بھی موجود ہے۔

اس لیے قرآن کریم میں فرمایا:

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: ''کیا اللہ تعالیٰ کے وجود میں کوئی شک ہوسکتا ہے؟ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے''۔

یعنی اس کے وجود وہستی میں کوئی شک نہیں ہے، وہ یقیناً موجود ہے اور فرمایا:

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا

ترجمہ: ''اللہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور تمام چیزوں کو بنایا ہے''

Marfat.com

دنیا بھر کی مخلوقات اللہ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں

1 ......دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں، بعض چیزوں پر غور کر کے خدا کی ہستی کو سمجھو۔

کرۂ ارض (زمین)

یہ زمین جس پر تم رات دن چلتے پھرتے، رہتے، بستے اور نجاستوں سے آلودہ کرتے ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ (سورۃ الطور)

ترجمہ: ''ہم نے زمین کا بچھونا بچھایا ہے تو ہم کیسے عمدہ بچھانے والے ہیں''

زمین کے فرش میں دو متضاد نرم و سخت صفات کا جمع ہونا اللہ ہی کا کام ہے، نرم اتنی کہ ایک خلال کے تنکے یا ناخن سے کھودنا شروع کر دو تو برابر کھدتی چلی جائے گی۔

سخت اتنی کہ بڑے سے بڑے قلعے ہزار ہا محل، ہزاروں پہاڑ اس نرم بستر پر رکھ دو، سب کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے گی، اور پتھر کی طرح سخت ہے جس پر لیٹ کر کمر دکھ جائے اور نہ پانی کی طرح ہے کہ پیر رکھتے ہی ڈوب جائے، درمیانی حالت ہے، اس کی ظاہری صورت کالی مٹیالی ہے مگر اس کا باطن کتنا صاف اور مفید ہے، پھولوں کی صفائی اور نزاکت زمین ہی کی صاف باطنی کا نتیجہ ہے۔

تعجب کی بات ہے اگر کوئی شخص اپنے پانی کے مٹکوں میں سات دفعہ پانی چھان کر بھرے، خواہ مٹکے سونے کے ہوں یا چاندی کے ہوں یا مٹی کے، چوتھے پانچویں دن پانی ضرور خراب اور میلا اور گدلا ہو جائے گا، پانی میں بو آنے لگے گی، کیڑے پڑ جائیں گے۔ مگر یہی پانی برسوں تک کنویں کی تہہ اور کالے کیچڑ میں کیسا موتی سا صاف شفاف اور ستھرا رہتا ہے نہ بدبو ہوتی ہے نہ کیڑے پیدا ہوتے ہیں اس مٹی میں کس نے تمہارے لیے پانی چھان رکھا ہے تم سوچو اور غور کرو گے تو سمجھ جاؤ گے یہ سب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

Marfat.com

اس زمین کی سخاوت دیکھو کہ جب تم کوڑا اور نجاست گوبر کھاد وغیرہ اس پر ڈالو گے تو وہ تم کو دوگنا چوگنا میوہ، غلّہ، رنگین اور خوشبودار پھول اور خوش ذائقہ پھل اس قدر عطا کرے گی کہ تم اٹھا نہ سکو گے، نجاست لے کر پھول وعطر دینا کوڑا لے کر میوہ جات دینا اسی کا کرشمہ ہے۔

Marfat.com

ایک گٹھلی آم یا کھجور کی اس زمین کو دو گے تو وہ تم کو بہت بڑا درخت دے گی، پھر سالہا سال تک سینکڑوں من شیریں آم یا کھجور لیتے جاؤ، ایک مرتبہ کنواں کھودو ہزاروں برس تک پانی پیتے جاؤ، ایک دانہ گیہوں کے بدلے میں سو دانے دینا اسی فرش کا صلہ ہے۔

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ادنیٰ نمونہ ہے، جو سب کی ضرورتیں اسی زمین سے پورا کرتا ہے، کھانے کی جگہ کھانا، میوہ کی جگہ میوہ، لباس کی جگہ لباس، زیور کی جگہ زیور، جواہرات کی جگہ جواہرات، عطر کی جگہ عطر، پھولوں کی جگہ پھول، غرض جو کچھ تمہیں ملا ہے اسی زمین سے ملا ہے اسی زمین سے ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

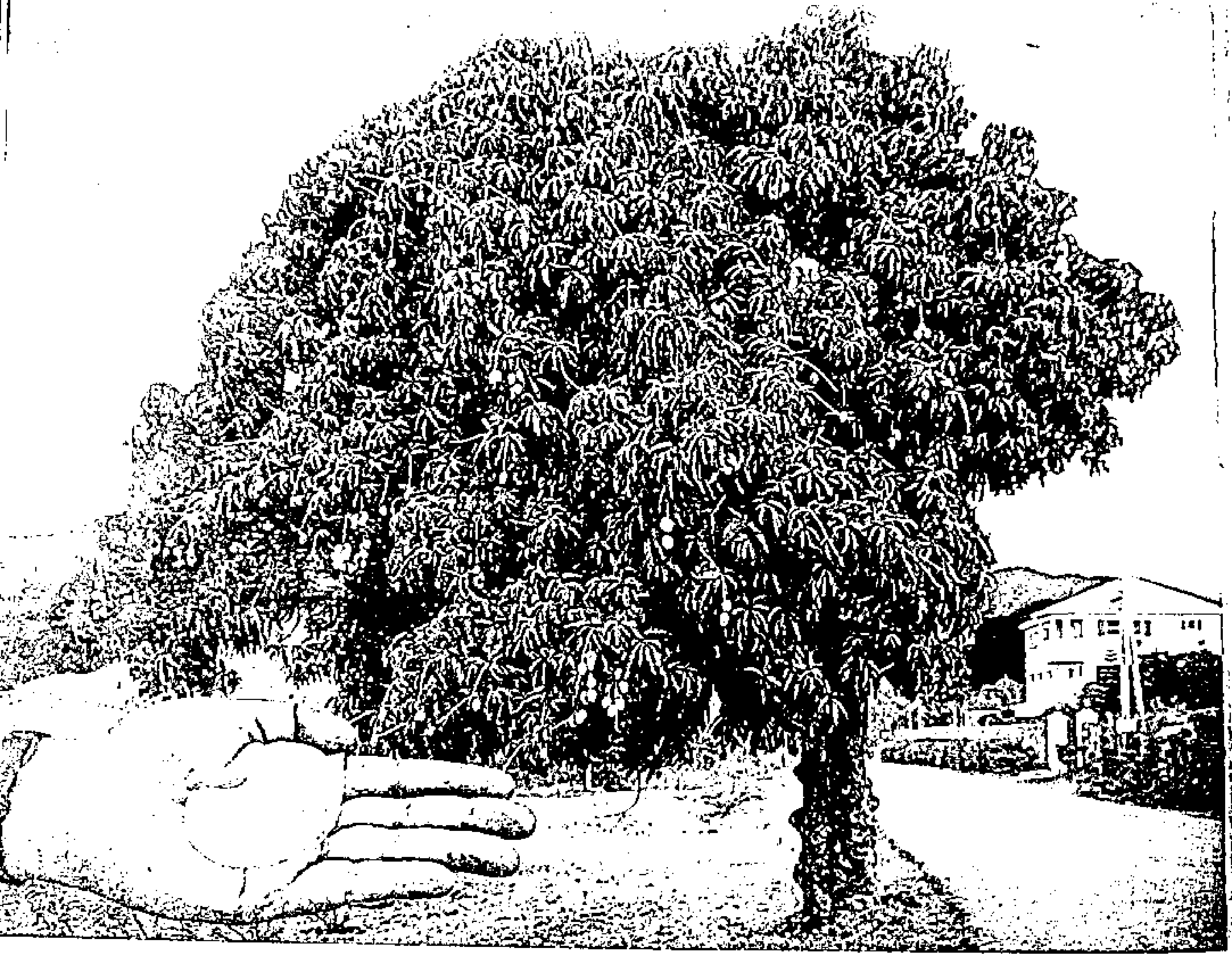

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا

ترجمہ: ”ہم نے زمین کو تمہاری ساری موت وحیات کی ضروریات کے لیے کافی بنا دیا ہے“

پس یہ زمین خدا کے وجود کو ثابت کرتی ہے۔

Marfat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کا اللہ کے وجود کا اقرار بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے

2 ...... جناب محمد انس صاحب اپنے مقالہ میں اللہ کے وجود کے دلائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''راقم پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی (ریاضی) کی کلاس میں زیر تعلیم تھا، کہ ایک دفعہ اپنے ایک کلاس فیلو سے نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر کیا۔

اس نے مجھے کہا ''انس یار چھوڑو پرے، حقیقت صرف یہ ہے کہ محمد ﷺ ایک ذہین وفطین انسان تھے، عرب کے ایک اعلیٰ گھر میں پیدا ہوئے، لوگوں کا لیڈر بننا چاہتے تھے، انہوں نے خود کتاب (قرآن کریم) لکھی اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، راقم اسے تو صرف یہی کہہ سکا کہ تو یہ کیا فضول بات کرتا ہے۔ بہر حال اس واقعہ نے راقم کی سوچ کے دھارے کو ایک اور رخ پر ڈال دیا، لہٰذا راقم نے بجا طور پر یہ محسوس کیا کہ ایسے دہریہ نظریات رکھنے والے افراد کو راہ راست پر لانے کے لیے ان کے سامنے ''اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے برحق ہونے پر عقلی دلائل' رکھنے چاہئیں۔

اس کے بعد راقم نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے برحق ہونے پر عقلی دلائل نوٹ کرنا شروع کیے، الحمد للہ اب تک بغیر کسی خاص محنت کے تقریباً اڑھائی صد دلائل نوٹ کیے جا چکے ہیں۔

قارئین کرام! اگر کوئی باشعور انسان اس کائنات، اس دنیا اور اس کی تمام قسم کی تخلیق پر بلکہ انسان خود اپنی تخلیق پر غور کرے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث پر بھی غور وفکر اور تدبر کرے تو پھر عقل سلیم کو ان تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے برحق ہونے پر اتنے بین دلائل ملیں گے جن کا شمار نہیں کیا جا سکے گا، ان میں سے چند ایک ملاحظہ فرمائیے۔

انشاء اللہ العزیز یہ دلائل جہاں دہریت کی بیماری پر نسخہ کیمیا کا کام کریں گے، وہاں عام مسلمانوں کے ضعف ایمانی کے لیے اکسیر خاص ثابت ہوں گے۔

Marfat.com

125000 انبیا نے ایک اللہ کے وجود کا بتلایا کیا یہ کافی نہیں؟

......قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے کہ اس دنیا میں بے شمار سائنسدان پیدا ہوئے ہیں، ایک آیا اس نے اللہ کے وجود کے بارے میں اپنے نظریات پیش کئے، لوگوں نے اسے تسلیم کیا۔ پھر دوسرا آیا اس نے پہلے کے بعض نظریات کی تردید کی اور اپنے نظریات اور فارمولے پیش کیے، لوگوں نے اسے تسلیم کرلیا۔ پھر تیسرا آیا اس نے پہلوں سے ہٹ کر اپنے منفرد نظریات پیش کیے۔

لیکن اس کے برخلاف اس دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مختلف قوموں کی طرف مختلف زمانوں میں آئے لیکن سب کا ایک ہی نظریہ اور ایک ہی منشور تھا کہ: ''اس دنیا بلکہ، پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اکیلا اللہ تعالیٰ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

قارئین کرام! اس بات پر ذرہ غور فرمائیے کہ انبیاء کرام کی اتنی بڑی جماعت کا ایک ہی بات (مسئلہ توحید) پر متفق ہوجانا، کیا اس کو محض اتفاق کہا جاسکتا ہے؟ اور پھر یہ حقیقت بھی سامنے رکھیں کہ یہ ابنیاء علیہم السلام ایک ہی زمانہ اور ایک ہی علاقہ میں پیدا نہیں ہوئے کہ ایک دوسرے سے متاثر ہوئے ہوں، بلکہ یہ برگزیدہ ہستیاں ایک دوسرے سے ہزارہا میل دور مختلف علاقوں میں پیدا ہوئیں۔

ان کی زبانیں مختلف، ماحول اور ثقافت الگ، اکثریت کی نبوت کے زمانوں میں صدیوں کی دوری، ایک دوسرے کی تعلیم اور تعارف سے بھی بالکل ناآشنا تھے، لیکن اس کے باوجود سب کی تعلیمات کا ایک جیسا ہونا، مسئلہ توحید میں سو فیصد اتفاق ہونا یہ اس بات کی ایک بڑی روشن دلیل ہے کہ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ ایک ایسی ہستی موجود ہے جس نے ان پیغمبروں کو مبعوث کیا ہے، اور انہیں ایک جیسی تعلیم دی ہے، اور پھر ان پیغمبروں نے انتہائی مشکل حالات، سخت ترین تکالیف میں بھی، ہر قسم کی قربانی دے کر بھی اپنے ربّ تعالیٰ کے احکامات بنی نوع انسان تک پہنچائے ہیں۔

Marfat.com

نبی کریم محمد ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں کہا!

3 ......سیّد الانبیاء محمد مصطفی ﷺ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے، آپ ﷺ نے اپنا بچپن لڑکپن اور جوانی وہیں گزاری، آپ ﷺ کی بچپن سے لے کر جوانی تک بالکل بے داغ زندگی، خوش اخلاقی، سچائی اور امانت داری سے متاثر ہو کر مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے القاب سے پکارنے لگے۔

قارئین کرام! کیا چالیس سال بعد یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ایسا برگزیدہ شخص جس نے چالیس سال تک انسانوں پر جھوٹ نہ بولا ہو، چالیس سال بعد عمر کے بہترین نیک اخلاق اور شعوری عرصہ میں اللہ پر اتنے بڑے بڑے جھوٹ در جھوٹ باندھے کہ کتاب خود لکھے اور کہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، ہر گز نہیں بلکہ یہ بات اتنی ناممکن ہے جتنا اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا ممکن ہے۔

یہی وجہ تھی جب علامہ اقبال فلسفہ میں پی ایچ ڈی کر کے آئے اور اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر تعینات ہوئے تو ان سے ان کے شاگردوں نے یہ سوال کیا کہ: علامہ صاحب آپ عقلی طور پر یہ ثابت کریں کہ ہمارا کوئی ربّ ہے؟ تو علامہ اقبال نے یہی جواب دیا کہ:

"ہمیں اپنے ربّ تعالیٰ کا اس لیے پتہ چلا ہے کہ ہمیں محمد عربی ﷺ نے بتلایا کہ ہمارا رب اللہ ہے"۔

یہاں علامہ اقبال کا اشارہ اسی طرف تھا کہ اس دنیا کا "سچا ترین انسان" جس کے متعلق اس کے دوست اور دشمن سب متفق ہیں کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ برگزیدہ ہستی ہمیں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بتلائے۔ بنی نوع انسان کی یہ فطرت ہے کہ جس کے اندر کوئی برائی ہوتی ہے تو وہ اس برائی کو برائی نہیں سمجھتا پھر اسے معمولی سی برائی سمجھتا ہے، اگر برائیوں اور گناہوں کا مرتکب افراد ان برائیوں کو بہت بڑی برائیاں خیال کرتے تو پھر ان کے قریب ہر گز نہ جاتے۔

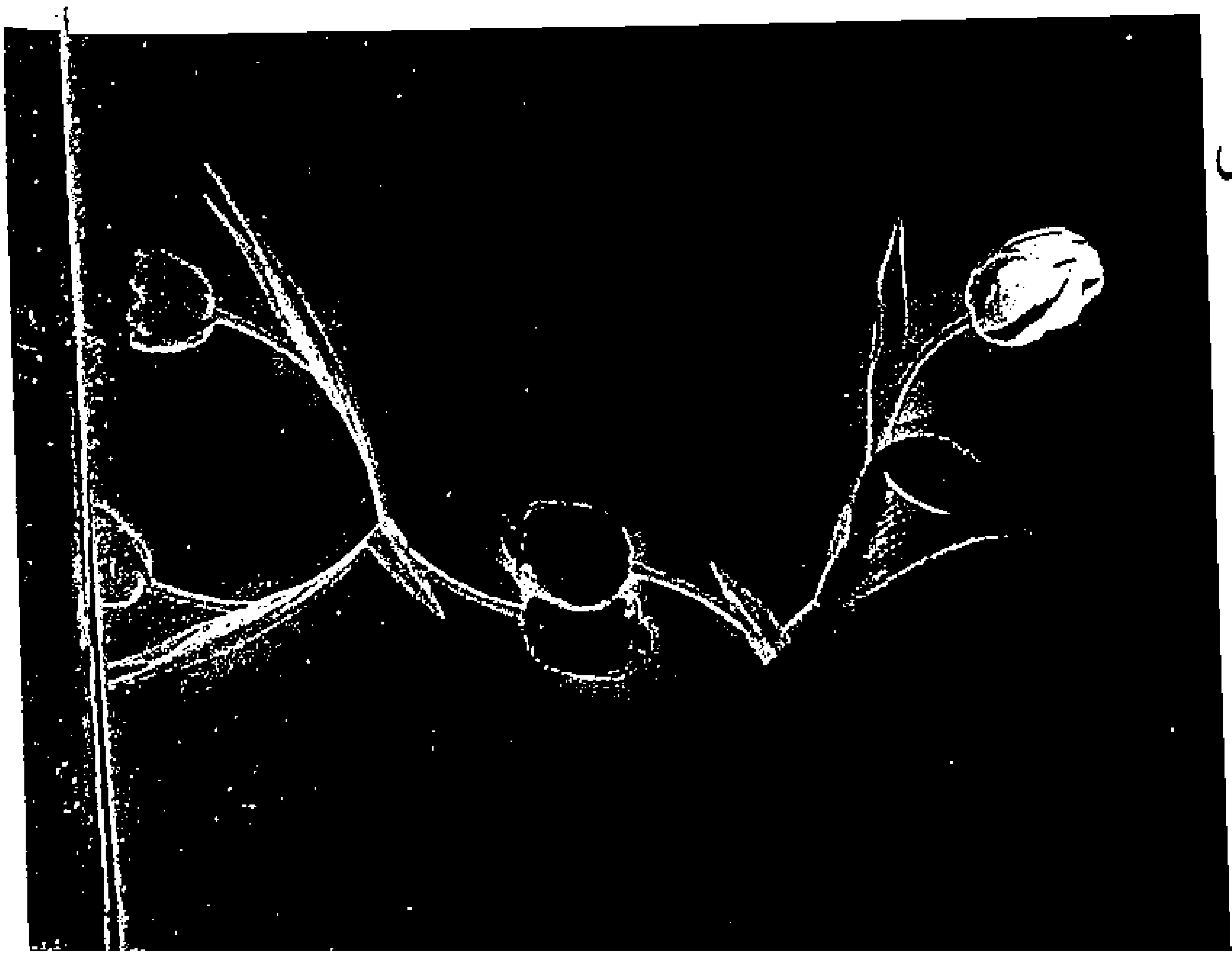

Marfat.com

قارئین کرام! اگر محمد ﷺ (نعوذ بالله من ذالك) خود جھوٹ بولتے ہوتے پھر جھوٹ کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں اتنی سخت وعیدیں نہ ہوتیں، جھوٹ کے متعلق قرآن وحدیث کی چند ایک وعیدیں ملاحظہ ہوں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ (الانعام:21)

ترجمہ: ''اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے، بے شک وہ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے ہلاکت اور ہلاکت ہے''۔ (مشکوۃ، ترمذی)

سفیان بن اسید حضرمی سے روایت ہے، فرمایا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے، وہ تجھے اس بات میں سچا سمجھے اور تو اس میں جھوٹا ہو''۔

(مشکوۃ بحوالہ ابوداؤد)

غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور کفّار کو شکست ہوئی، ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے، متعدد روایات میں ہے کہ جب جنگ بندی کے قیدی رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔

سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ انہیں اپنے اپنے مسلمان رشتہ دار کے حوالے کیا جائے اور یہ مسلمان اپنے رشتہ دار قیدیوں کو قتل کر دیں تا کہ یہ ثابت ہو جائے کہ مسلمانوں کے ہاں اصل محبت، تعلق اور رشتہ داری کی بنیاد اسلام ہے، اس کے علاوہ کسی اور رشتہ کی کوئی حیثیت نہیں۔

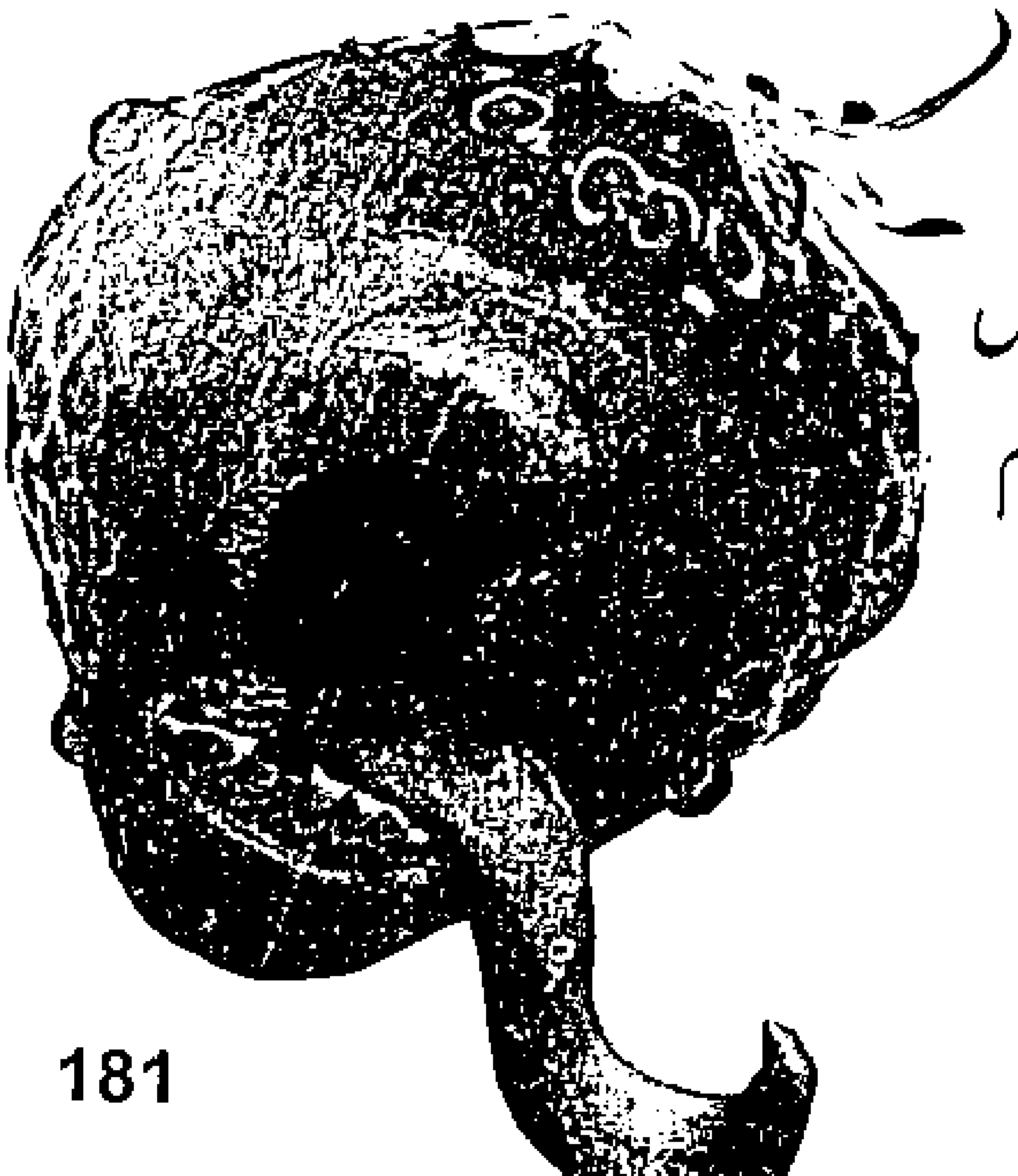

Marfat.com

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو رائیں ہوئیں۔ بعض نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند کیا اور کچھ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی حمایت کی لیکن اکثریت نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کی حمایت کی۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق فیصلہ فرمایا، یعنی ان قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے۔

ان جنگی قیدیوں میں سے بہت سے قیدی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے، سب سے بڑی بات یہ کہ ان قیدیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کو اس سے بہت خوشی ہوئی اور سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی بہت خوش تھے۔

قارئین کرام! اب ذرا اس بات پر غور فرمایئے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلموں کے خیال کے مطابق، قرآن مجید خود لکھا ہوا ہوتا اور اس میں مذکورہ بالا جنگی قیدیوں کی رہائی کا واقعہ بیان کرنا ضروری ہوتا تو پھر اس واقعہ کی بہت تعریف کی گئی ہوتی کہ دیکھو! رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے کتنا اچھا فیصلہ کیا، کمزور اور نومولود اسلامی ریاست کو بہت سامان بھی مل گیا اور رسول اللہ ﷺ کے چچا سمیت بہت سے لوگ مسلمان بھی ہو گئے۔

لیکن اللہ تعالیٰ جو کہ سب سے زیادہ حکیم اور علیم اور خبیر ہے، اس ہستی کو اپنے محبوب محمد ﷺ کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ پر بڑے سخت لہجے میں عتاب فرمایا:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

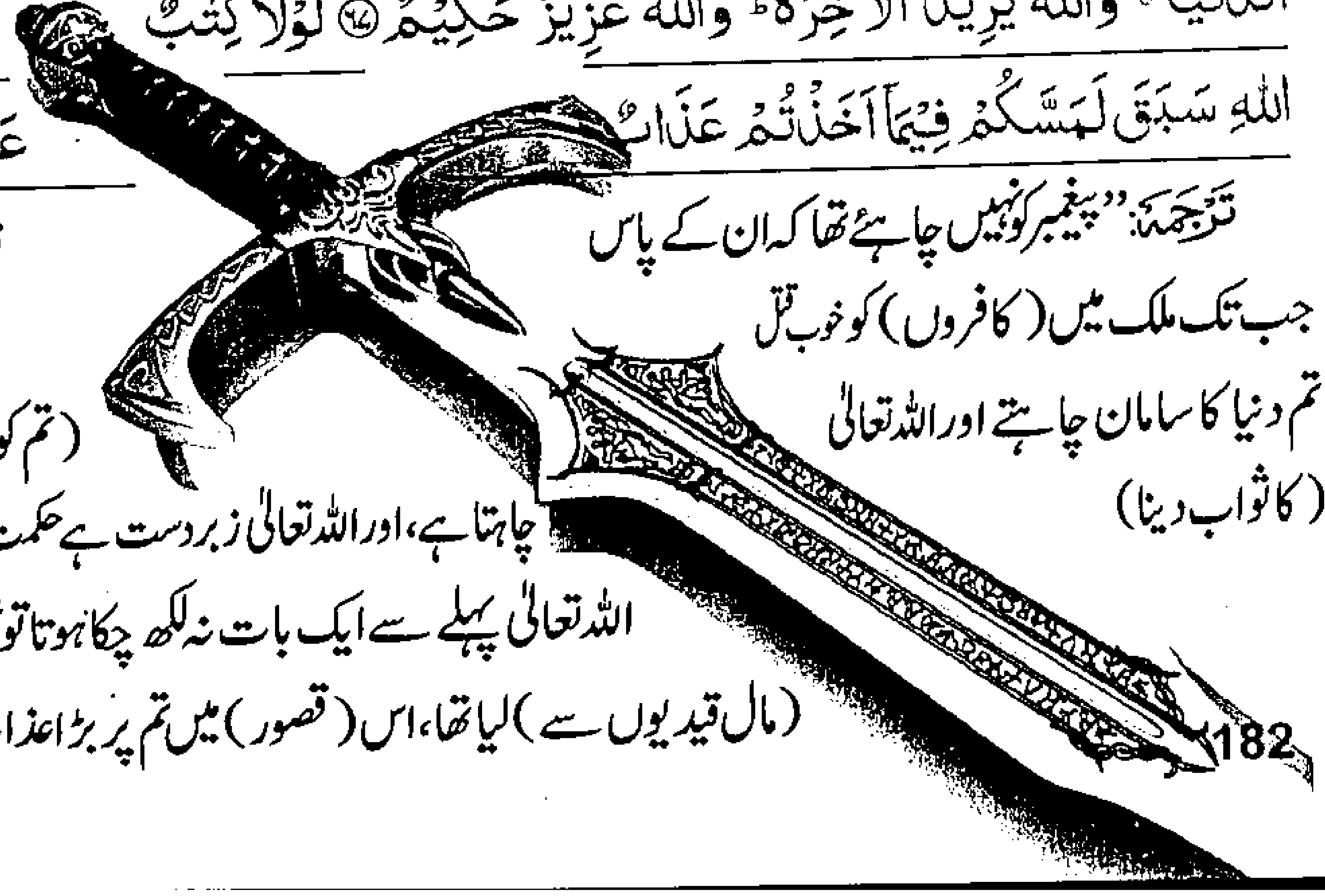

ترجمہ: "پیغمبر کو نہیں چاہیے تھا کہ ان کے پاس قیدی رہیں جب تک ملک میں (کافروں) کو خوب قتل نہ کرے، تم دنیا کا سامان چاہتے اور اللہ تعالیٰ (تم کو) آخرت (کا ثواب دینا) چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا، اگر اللہ تعالیٰ پہلے سے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو تم نے جو (مال قیدیوں سے) لیا تھا، اس (قصور) میں تم پر بڑا عذاب اترتا"۔

Marfat.com

ناسازگار حالات میں ہونے والی پیشین گوئیاں "بدر" میں ہوئیں سچ

مکہ کے کٹھن حالات کے باوجود سورہ روم میں پیشین گوئیاں جب "بدر کے میدان" میں سچ ثابت ہوئیں تو دنیا کو یقین ہو گیا کہ قرآن کسی انسان کی فکری کاوش نہیں بلکہ منزل من جانب اللہ اور وحی الٰہی ہے۔

قارئین کرام! ان آیات میں "قرآن کریم" کا منزل من اللہ ہونے پر کتنی بڑی دلیل ہے، یعنی جو واقعہ دنیاوی عقل کے مطابق قابل ستائش تھا (آج کل ہونے والی اصطلاح عام "زمینی حقائق" کے مطابق)، اسی واقعہ پر سماوی عقل نے مؤاخذہ فرمایا ہے۔

نیز ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو الفاظ بھی آپ ﷺ پر نازل ہوئے آپ ﷺ نے بغیر کسی کمی بیشی کے وہی الفاظ آگے پہنچائے ہیں۔ اسی جیسا ایک اور مقام بھی ملاحظہ فرمایئے:

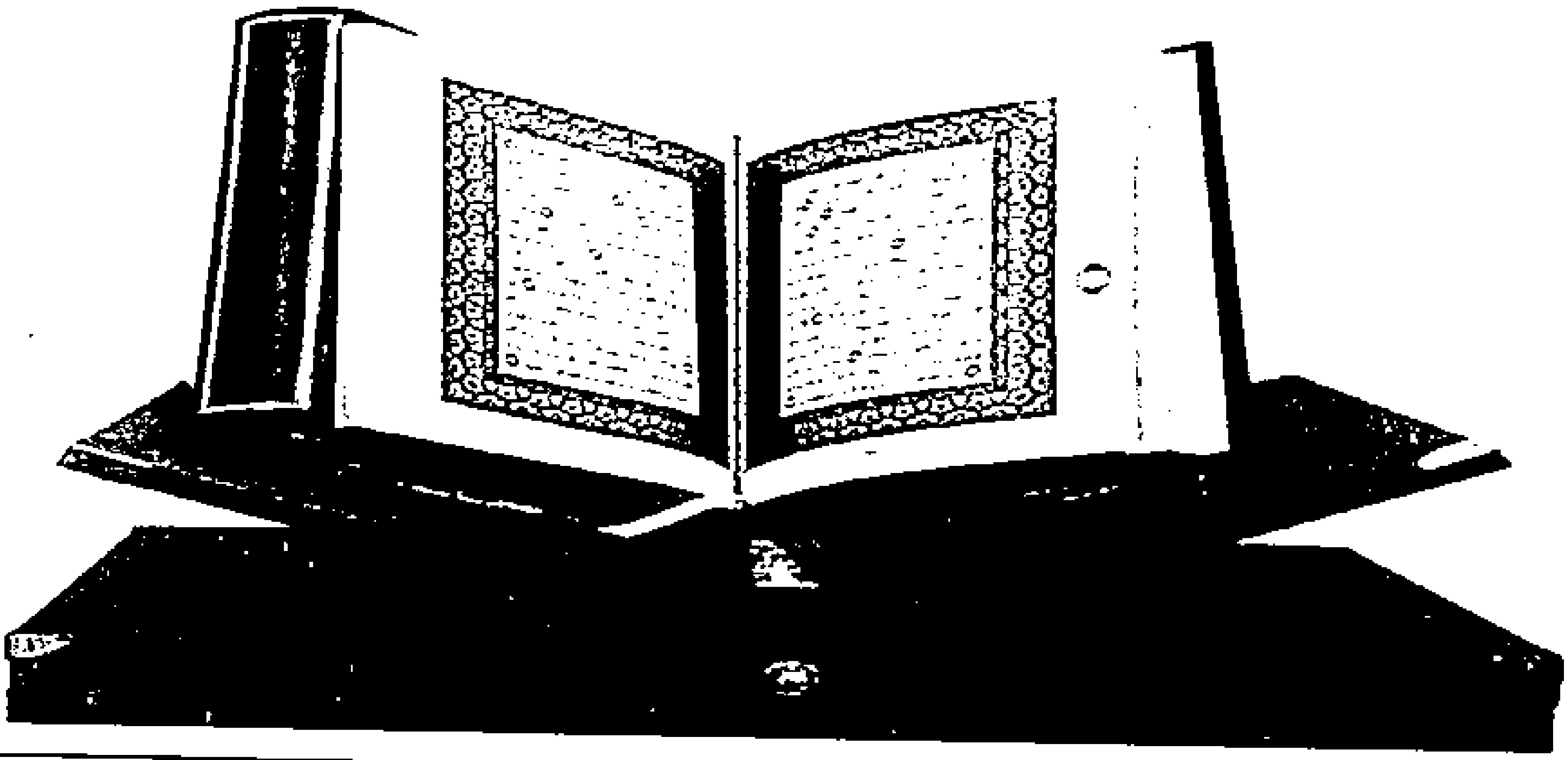

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ② وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ⑥ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ وَهُوَ يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ⑫

ترجمہ: "(پیغمبر نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا اس بات پر کہ (عبداللہ بن ام مکتوم) اندھا ان کے پاس (دین کی بات پوچھنے) آیا اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ پاک ہو جاتا یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اسے فائدہ دیتی، لیکن تُو تو جو امیر ہے اس کی طرف مخاطب ہوتا ہے، حالانکہ تم پر کوئی الزام نہیں کہ اگر وہ نہ سنورے اور جو کوئی (بیچارہ اللہ سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے، پس تو اس کی طرف خیال ہی نہیں کرتا، ہرگز یوں نہیں تحقیق قرآن تو ایک نصیحت ہے جس کا جی چاہے اس سے نصیحت لے"۔ (عبس:12-1)

Marfat.com

قارئین کرام! ان آیات کا شان نزول صرف یہ ہے کہ ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مشرکین مکہ کے سردار بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اگر یہ مسلمان ہوجائیں تو اسلام کو بہت قوت نصیب ہوجائے گی، اس لیے آپ انہیں پوری توجہ سے سمجھا رہے تھے، اتنے میں سیّدنا عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے، آپہنچے اور دین کو سمجھنے کے لیے سوالات کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ پر ان کا قطع کلامی کرنا ناگوار گزرا، اس لیے آپ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیرلیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں''۔ (شوکانی بذریعہ اشرف الحواشی)

آپ میری اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ ہماری دنیاوی عقل کے مطابق دینی مفاد کے پیش نظر بڑے بڑے سرداروں کے مقابلہ میں وقتی طور پر ایک نابینا آدمی کی بات کی طرف توجہ نہ دینا کوئی غلطی یا گناہ نہیں ہے، لہٰذا اگر رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی نہ ہوتے تو پھر اپنی اس معمولی لغزش کو محسوس بھی نہیں کرسکتے تھے۔

اور اگر محسوس کر بھی لیتے تو پھر (بقول غیر مسلم) اپنی لکھی ہوئی کتاب ''قرآن کریم'' میں اس کا ذکر نہ کرتے اور اگر اس کا ذکر کرنا ضروری ہی سمجھا جاتا تو پھر آپ اپنے متعلق مذکورہ بالا انتہائی سخت اور عتاب آمیز لہجہ قطعاً اختیار نہیں کرسکتے تھے، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ کلام رسول اللہ ﷺ کا کلام نہیں بلکہ یہ کسی ایسی ہستی کا کلام ہے جس کے ہاں امیر اور غریب، آنکھوں والا اور نابینا سب برابر ہیں، اس کے ہاں عزت والا ہے وہ جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

قارئین کرام! آپ اس بات کو بھی نوٹ کیجیے کہ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے اس نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کی بہت زیادہ عزت و تکریم فرمایا کرتے تھے، لہٰذا اس میں بھی عقل والوں کے لیے بڑی دلیل ہے۔

Marfat.com

مور کا حسن اور کوے کی بدصورتی اللہ کے وجود کی ایک دلیل

(4) ......ہمارے پاس ایسی مشین ہی کوئی نہیں......تو اللہ تعالیٰ ہمارا خالق، اللہ ہمارا مالک، اس کائنات کا مصور اس جہان کا مصور، اور کتنی عجیب قدرت ہے میرے رب کی، ایک وقت میں انتہائی خوبصورت مور بنا رہا ہے اسی وقت میں انتہائی بدصورت مگرمچھ بنا رہا ہے، اسی وقت میں کالا کوّا بنا رہا ہے، اسی وقت میں سفید کبوتر بنا رہا ہے۔

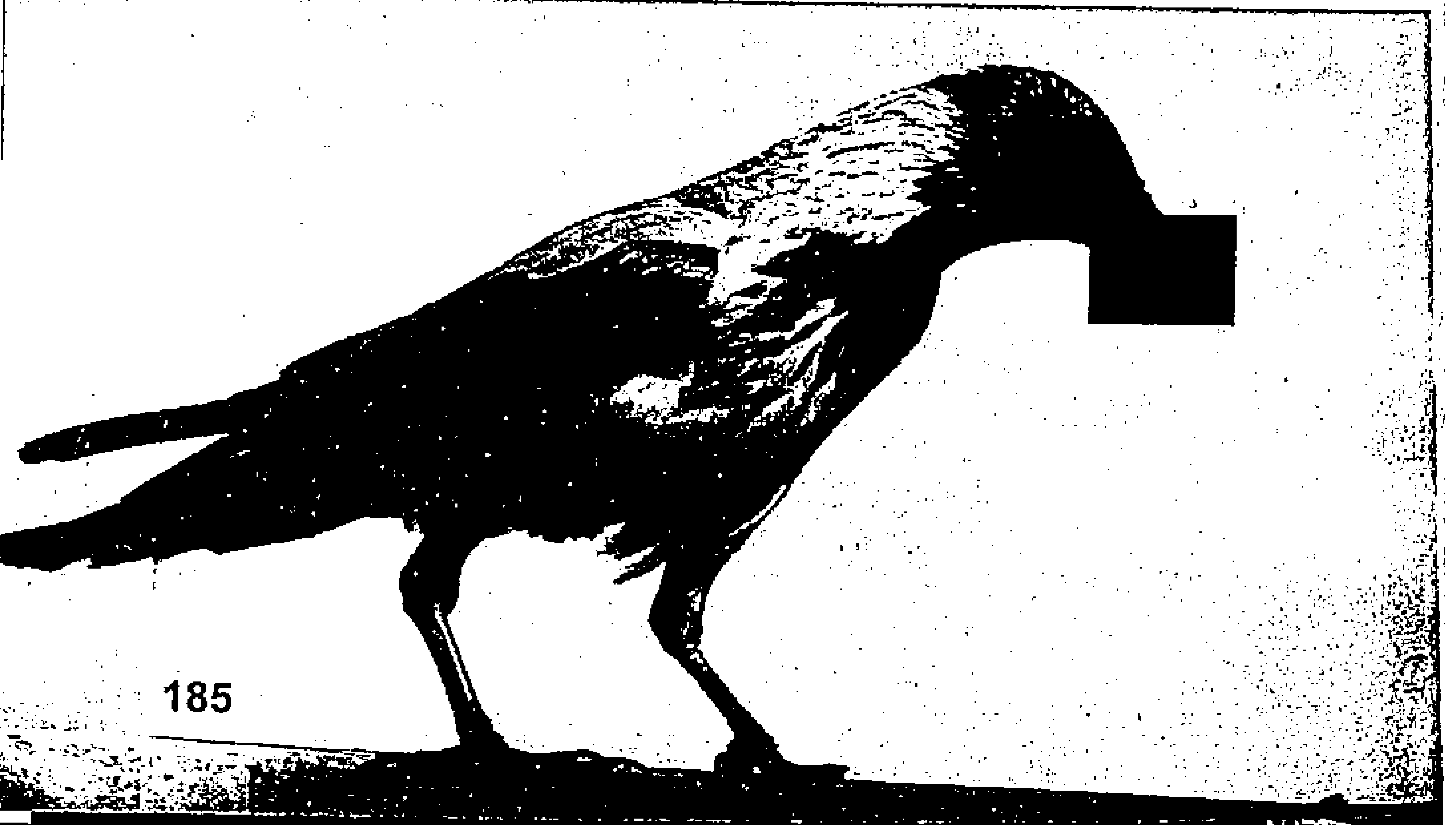

Marfat.com

اسی وقت میں گندگی کا کیڑا ابنا رہا ہے، اسی وقت میں گلاب کا پھول مہکا رہا ہے، اسی وقت میں انگور کی بیلیں لگا رہا ہے، پھل لگا رہا ہے، اسی وقت میں ناشپاتی میں رس بھر رہا ہے، اسی وقت میں آم کو پینٹ کر رہا ہے، اسی وقت میں شہد کی مکھی کے منہ میں جا کر رس کو شہد میں بدل رہا ہے۔

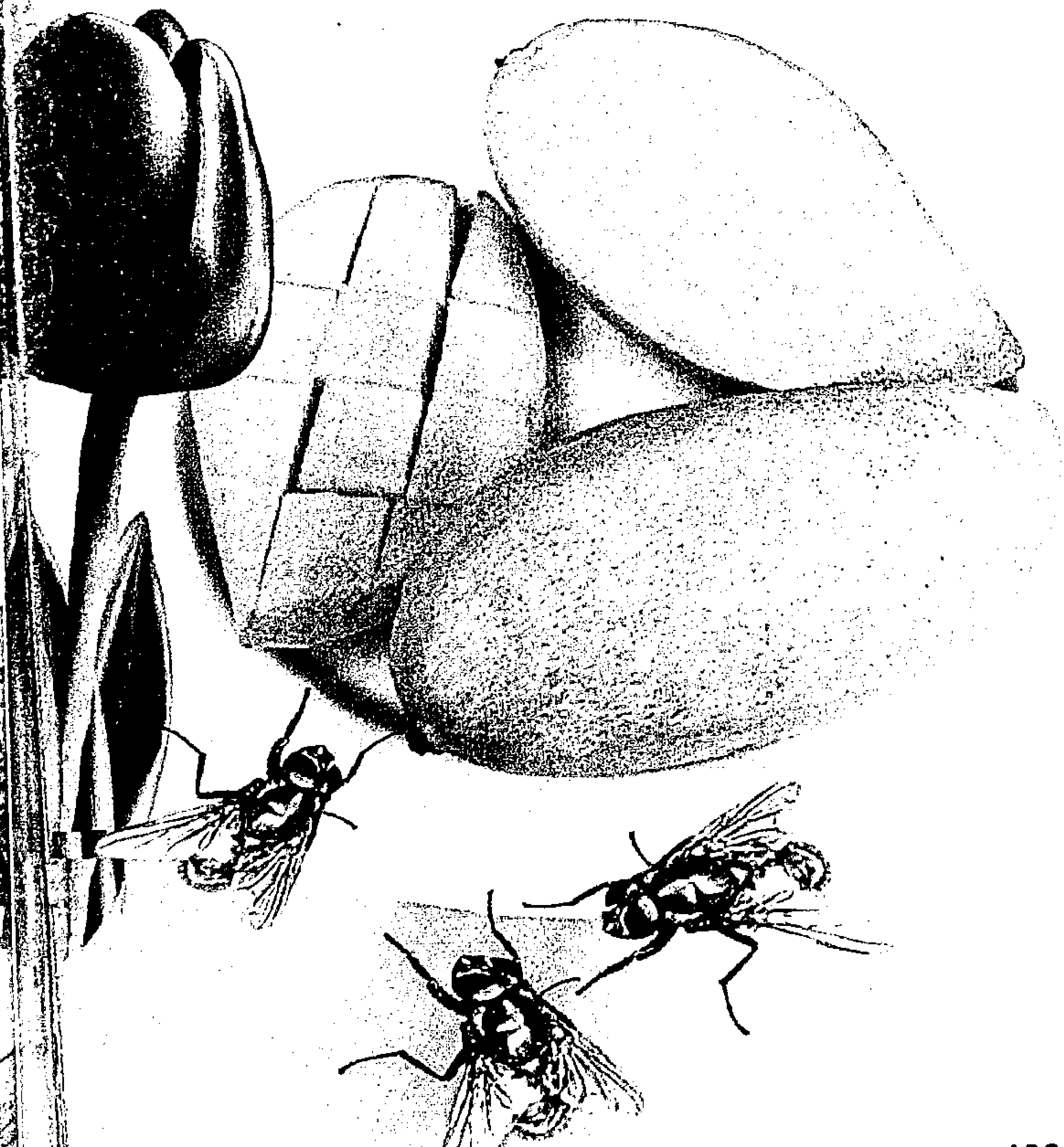

Marfat.com

کپاس سے کپڑا بنانے والی ذات

اسی وقت میں کپاس کے ٹنڈے کا منہ کھول رہا ہے اور اسی وقت میں مکئی کے سٹے کو بند کر رہا ہے، کہ اگر کپاس بند ہو گئی تو کسی کام کی نہیں اور مکئی کا سٹہ کھل گیا تو کسی کام کا نہیں، اُسے کپڑے پہنانا، اس کے کپڑے اتارنا۔ اس وقت میں مختلف کام کر رہا ہے، زمین کے اندر کڑوا پانی چل رہا ہے، میٹھا پانی چل رہا ہے، کھارا پانی چل رہا ہے۔

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ''ان کو آپس میں ملنے نہیں دے رہا''

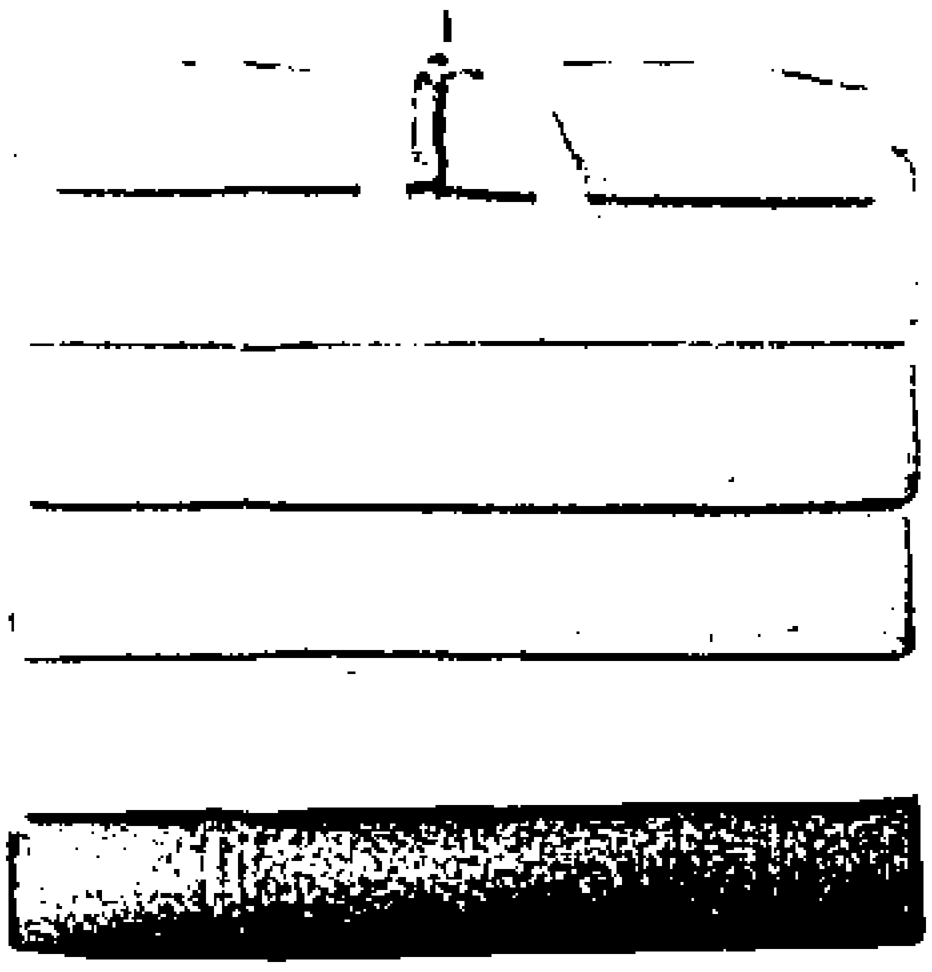

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ''آپس میں ان کے پردے ہیں، ان کو ملنے نہیں دے رہا''

کیپ ٹاؤن کے پاس موجود کھارے اور میٹھے پانی کا سمندر جسے اللہ اپنی قدرت سے ملنے نہیں دیتے

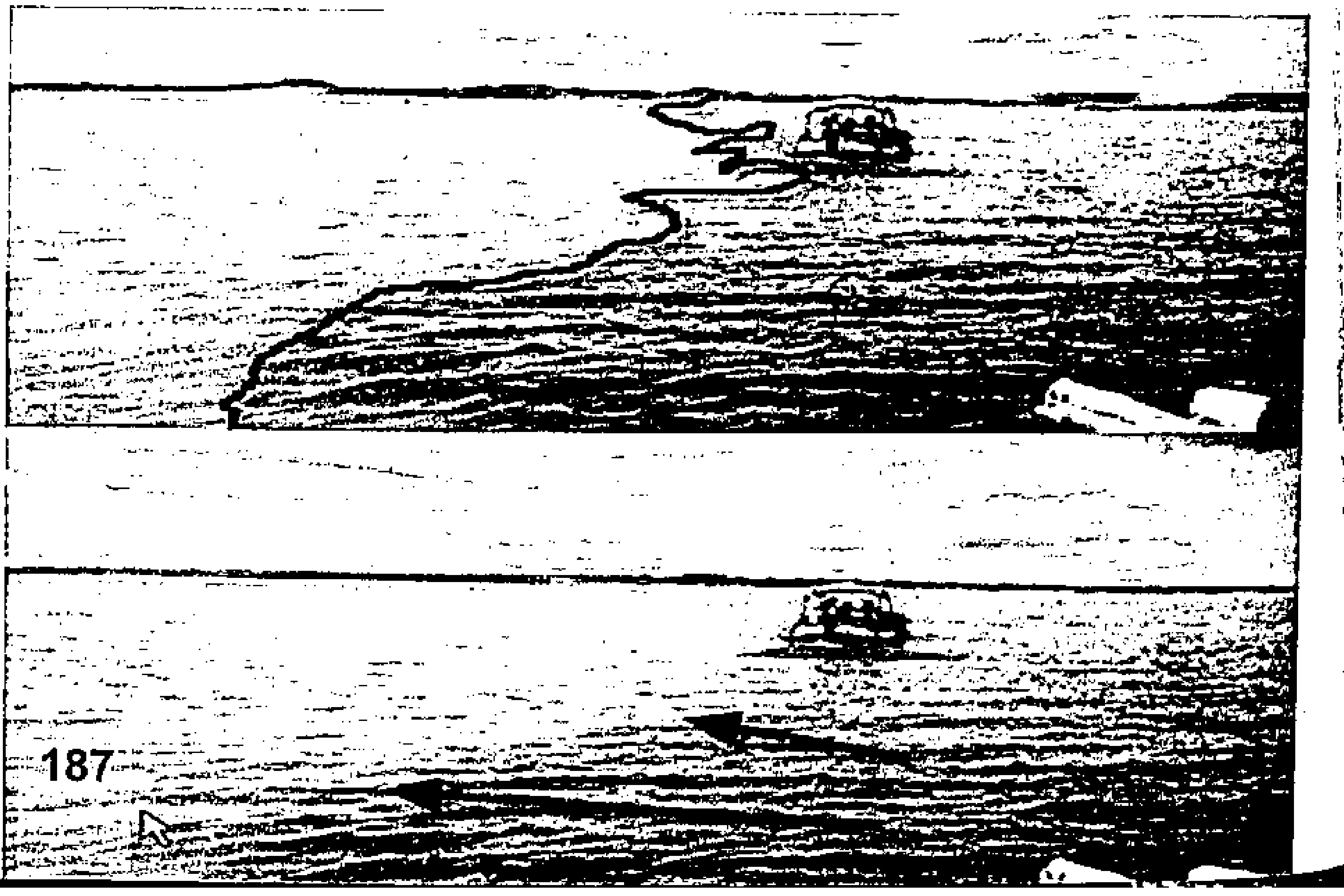

Marfat.com

ایک وقت میں گائے کے تھنوں میں دودھ تیار کر رہا ہے، اسی وقت میں ہرن کے نافے میں مشک تیار کر رہا ہے، اسی وقت میں ریشم کے کیڑے کے منہ سے نکلے ہوئے تھوک کو ریشم میں تبدیل کر رہا ہے، اسی وقت میں وہ سانپ کے منہ میں زہر تیار کر رہا ہے، اسی وقت میں وہ درخت کی جڑوں کو پانی دے کر اوپر ہریالی لا رہا ہے، اسی وقت میں وہ پہاڑوں کے اوپر برف جما رہا ہے، اُسی وقت میں وہ چھوٹی سی تتلی کے پر پر ایسا حسین پرنٹ بنا رہا ہے۔

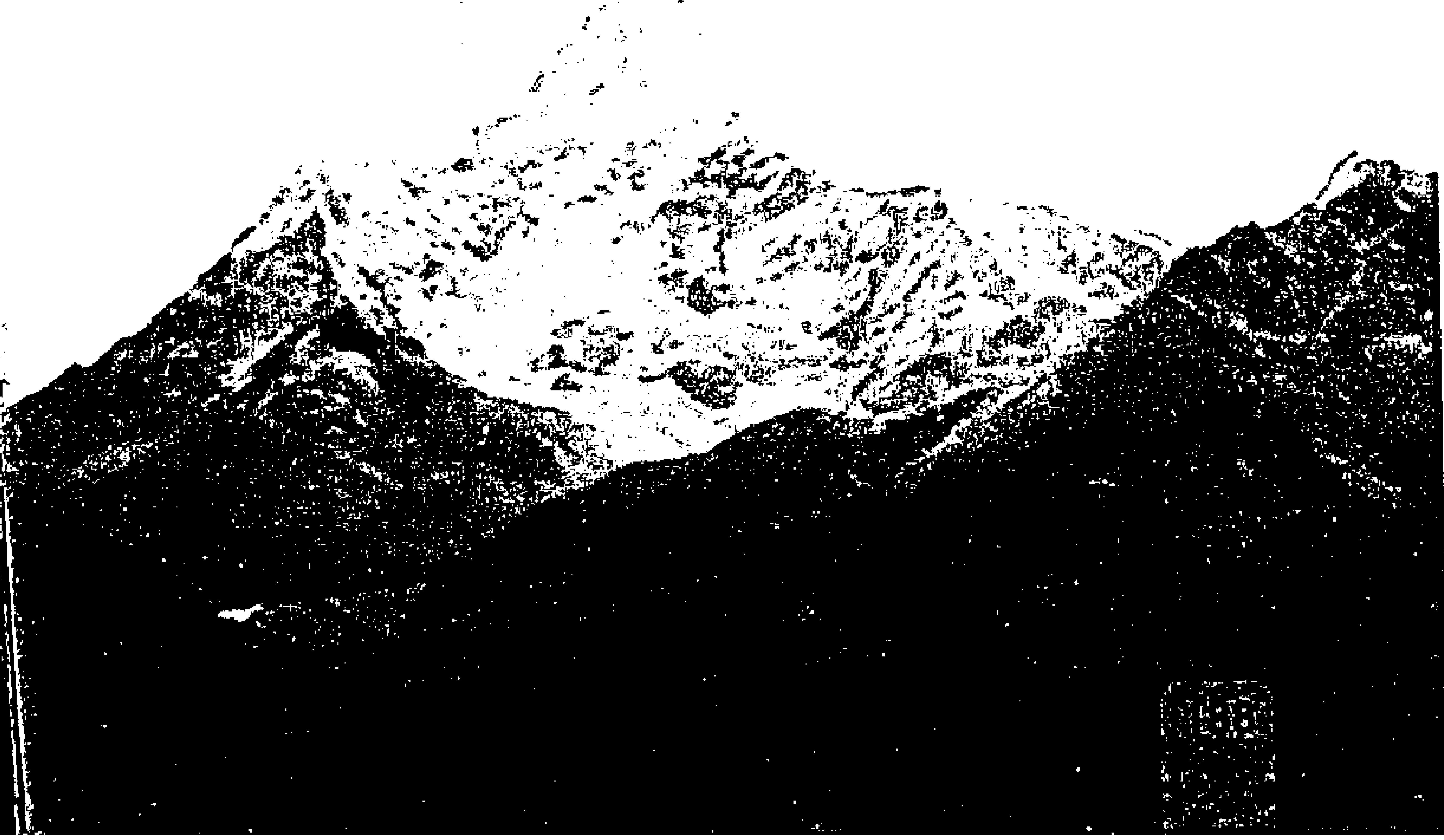

Marfat.com

تتلی میں خوبصورت ڈیزائین بنانے والی ذات

ہمارے پاس ایسی مشین ہی کوئی نہیں جو اتنی چھوٹی سی جگہ پر اتنے حسین رنگ بکھیر دے اتنے پرنٹ بنادے اور اس کو ایسا حسن و جمال دے دے، اس کو اڑانا سکھادے، اسے پھول پہ بٹھایا بھورے کو گندگی پہ بٹھایا، تتلی کو پھول پہ بٹھایا، یہ کون ہے جو اتنے مختلف ڈیزائن ایک وقت میں تیار کر رہا ہے اور کہیں بھی کوئی خطا نہیں کھاتا؟...... یہ اللہ ہے...... یہ اللہ ہے......

......ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَق.......... "یہ اللہ ہے"......

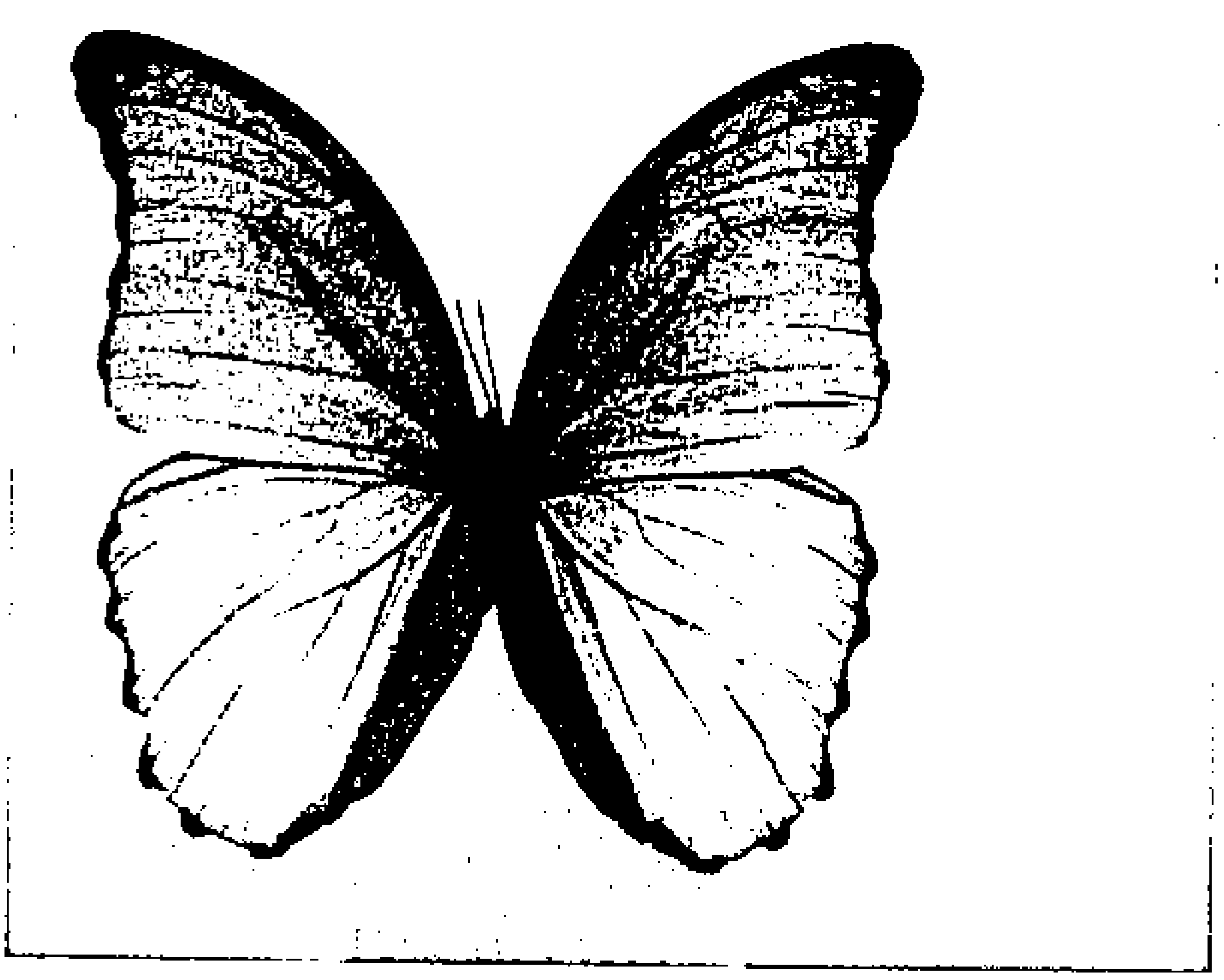

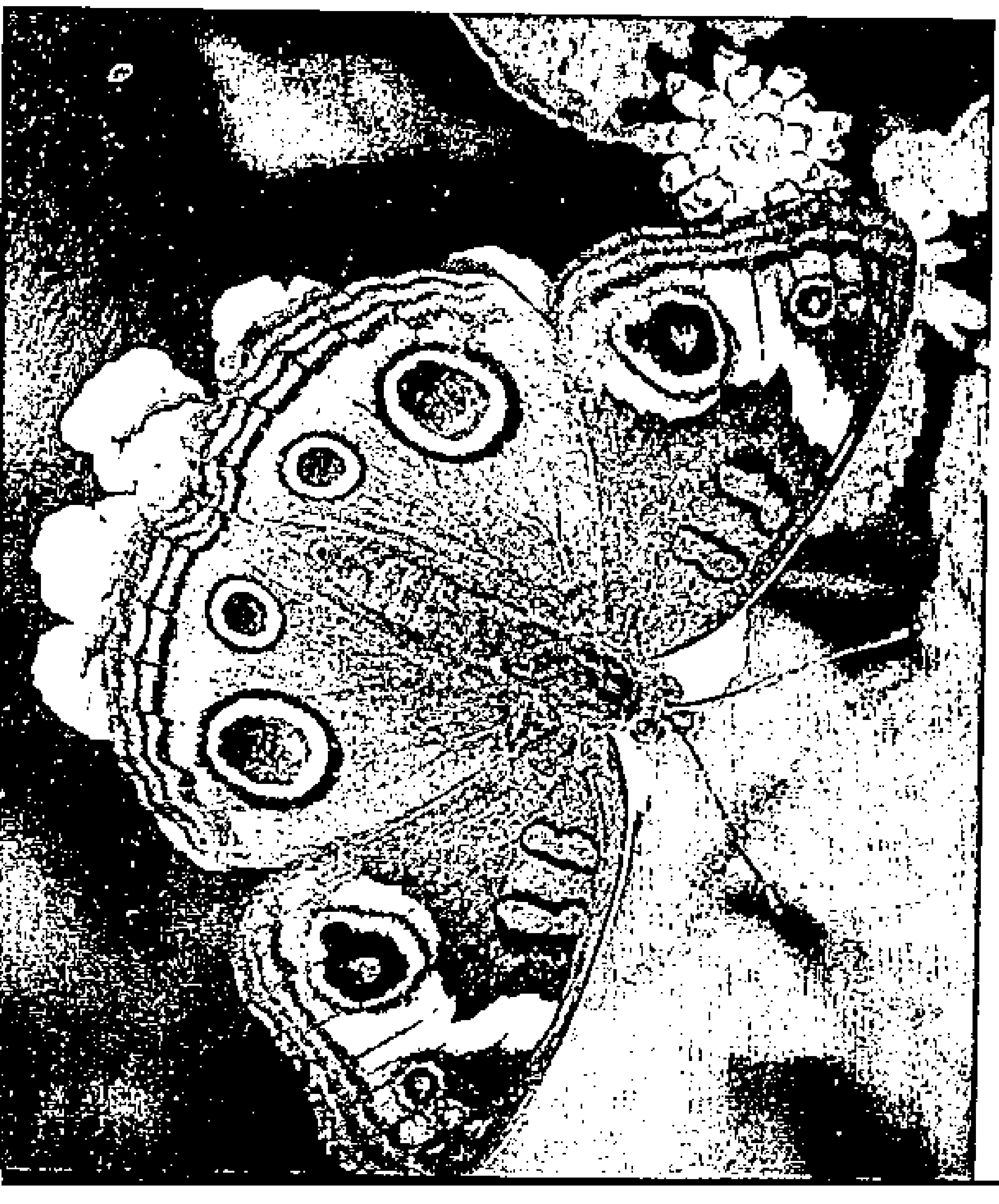

Marfat.com

حضور ﷺ کا روضہ مبارک بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے

5 ......رحمت کائنات ......جان دوعالم......دیانتداروں کے سپہ سالار......محمد رسول ﷺ ہیں ......کیا میں اُن کے وجود کو تسلیم نہ کروں؟......

اور کون محمد رسول اللہ ﷺ؟......وہ محمد رسول اللہ ﷺ......جس کی صداقت پر اس کے دشمنوں کو بھی اعتماد تھا، جس کی امانت و دیانت کا تذکرہ اس کے حاسدوں کی زبان پر تھا، جس کی زبان نبوت ملنے سے قبل بھی جھوٹ سے ناآشنا رہی تھی، تو کیا کائنات کے سردار ﷺ کے بتانے کے باوجود خدا کے وجود کو تسلیم نہ کروں؟

اس سے بڑا ستم اور تعصب کیا ہوا کہ میں عام لوگوں کے کہنے پر تو ان دیکھی چیزوں کے وجود کو تسلیم کرلوں، لیکن محبوب کونین ﷺ کے کہنے پر خدا کے وجود کو تسلیم نہ کروں، بلکہ میں تو ایک قدم آگے بڑھ کر صاف صاف کہتا ہوں کہ جب میرے آقا و مولا نے کہہ دیا کہ خدا ہے تو اب مجھے خدا کے وجود پر کسی دلیل کی ضرورت نہیں، آپ ﷺ کا فرمودہ میرے لیے کیا بلکہ ہر مسلمان کے لیے آخری حجت ہے اور واشگاف کہتا ہوں کہ:

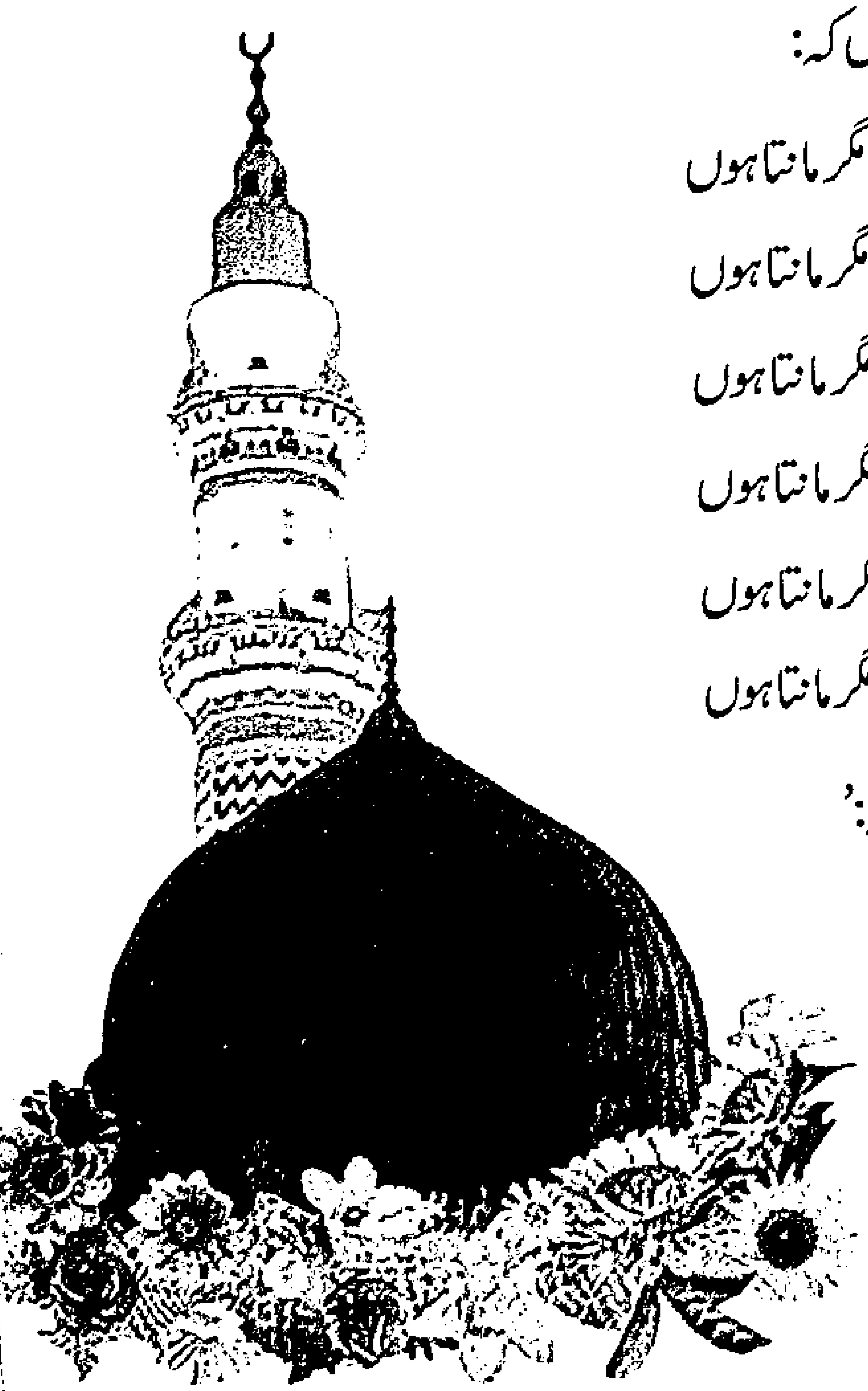

میں نے عرشِ معلّٰی کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں
میں نے ملائکہ کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں
میں نے جنت کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں
میں نے دوزخ کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں
میں نے حوروں کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں
میں نے سدرۃ المنتہٰی کو نہیں دیکھا　　مگر مانتا ہوں

صرف اور صرف اس لیے مانتا ہوں کہ:'
کے سردار نے بتایا نبیوں کے
کے وجود کی گواہی دی۔
میرے آقا نے بتایا، کائنات
سالار نے ان سب چیزوں

Marfat.com

جو دل میں آتا ہے پر سمجھ میں نہیں آتا وہی میرا خدا

بعض عقل پرست یہ کہتے ہیں کہ خدا کی ذات وصفات سمجھ نہیں آتیں، نہ یہ سمجھ ہیں آتا ہے کہ خدا کیا ہے، کہاں ہے، کیسا ہے؟ یہ سمجھ نہیں آتا کہ اگر وہ ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں ناک منہ کیوں نہیں؟ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ اصول مان لیا جائے کہ جو چیز ہماری سمجھ میں نہ آئے تو ان چیزوں کا انکار کرنا پڑے گا، کتنی ایجادات ہیں جو لاکھوں لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتیں تو کیا ان ایجادات کا انکار کر دیا جائے (ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ٹیلیفون، سیلولر فون اور انٹرنیٹ، سیٹلائیٹ سمیت بہت سی چیزیں بہت سے لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتیں)۔

میرے دوست وجود باری تعالیٰ کے مسئلہ کا تعلق عقل سے ہے ہی نہیں اس کا تعلق تو دل کے ساتھ ہے اپنے دل سے پوچھو کہ وہ ایک بالاتر ہستی کی ضرورت محسوس کرتا ہے یا نہیں؟

شاعر نے کیا پیاری بات کہی ہے ؎

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تیری پہچان یہی ہے

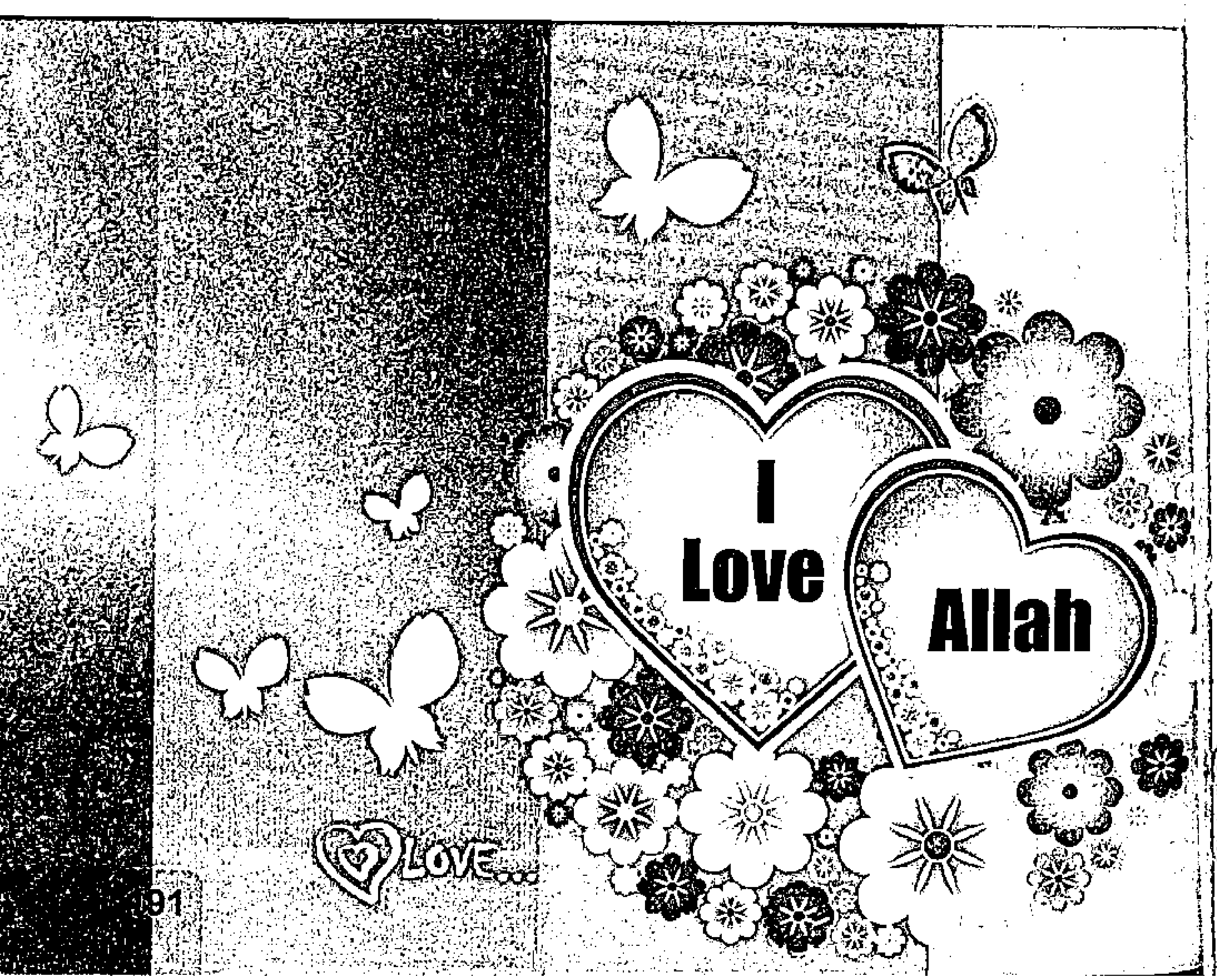

Marfat.com

خدا کی تلاش

وہ تو شہ رگ سے زیادہ قریب ہے

اللہ تعالیٰ کی جستجو اور پالینے کے لیے انسان نے نہ معلوم کیا جتن کیے ہیں اور کیسی کیسی کٹھن عبادتیں اور ریاضتیں کی ہیں۔

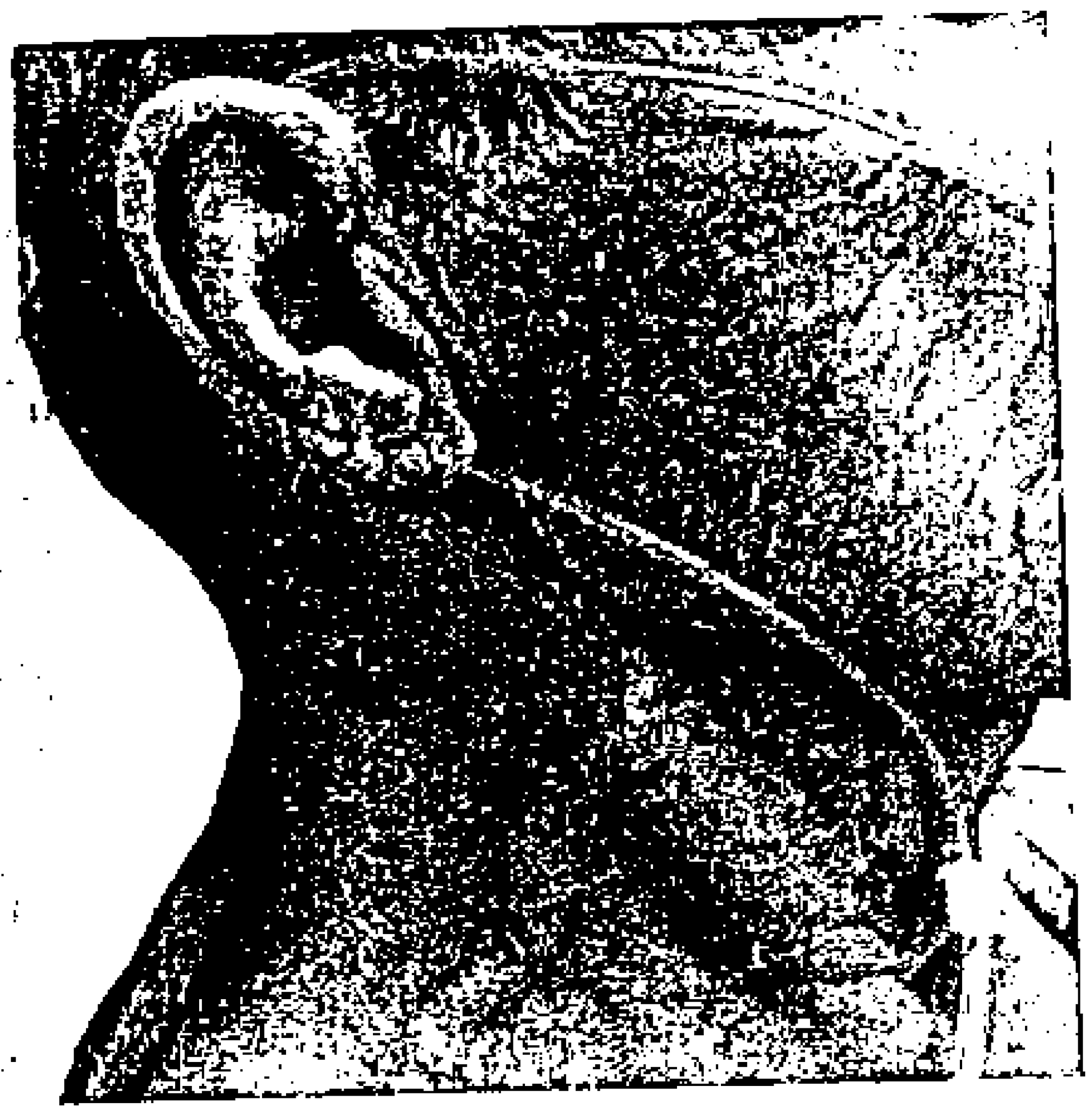

کسی نے خدا کو......... صحراؤں میں تلاش کیا
کسی نے خدا کو......... پہاڑوں میں تلاش کیا
کسی نے خدا کو...... وحشت ناک جنگلوں میں تلاش کیا
کسی نے خدا کو .... مندروں میں تلاش کیا
کسی نے خدا کو..... ایک ٹانگ پر کھڑے رہ کر تلاش کیا

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۝

ترجمہ: ”اور پھر مجھے پالینے کے لیے تمہیں جانکاہ ریاضتیں اٹھانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا صرف ایک طریقہ ہے میں جس کو بھی ملوں گا اسی راستے سے ملوں گا اس کے علاوہ میرے ملنے کے تمام راستے اور تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں“۔

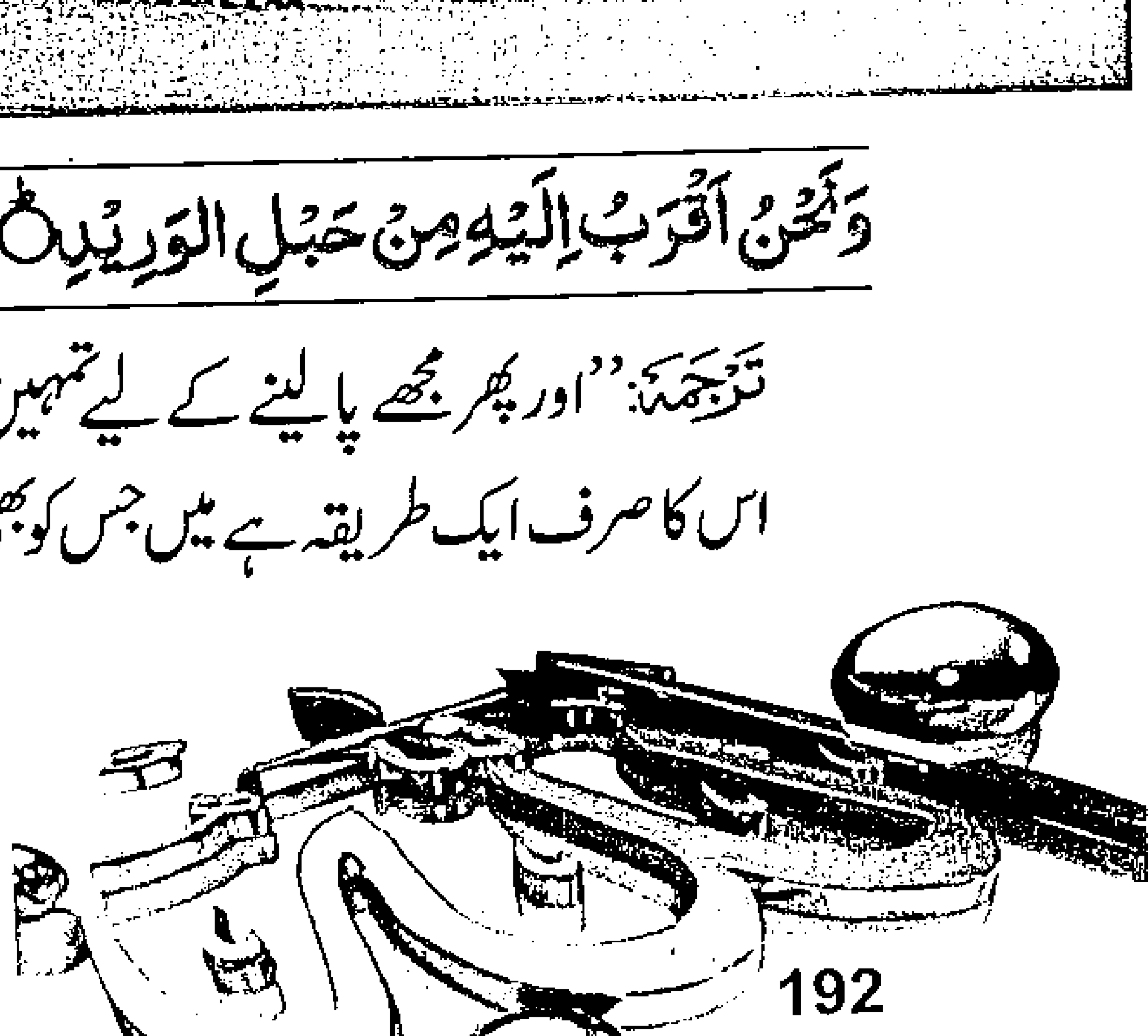

Marfat.com

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے''۔ (سورۃ آل عمران: ع11)

اور بات یہ ہے دوستو! جس نے خدا کو پالیا اُس نے سب کچھ پالیا۔

شاعر کہتا ہے ؎

گر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری

اور مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تو کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

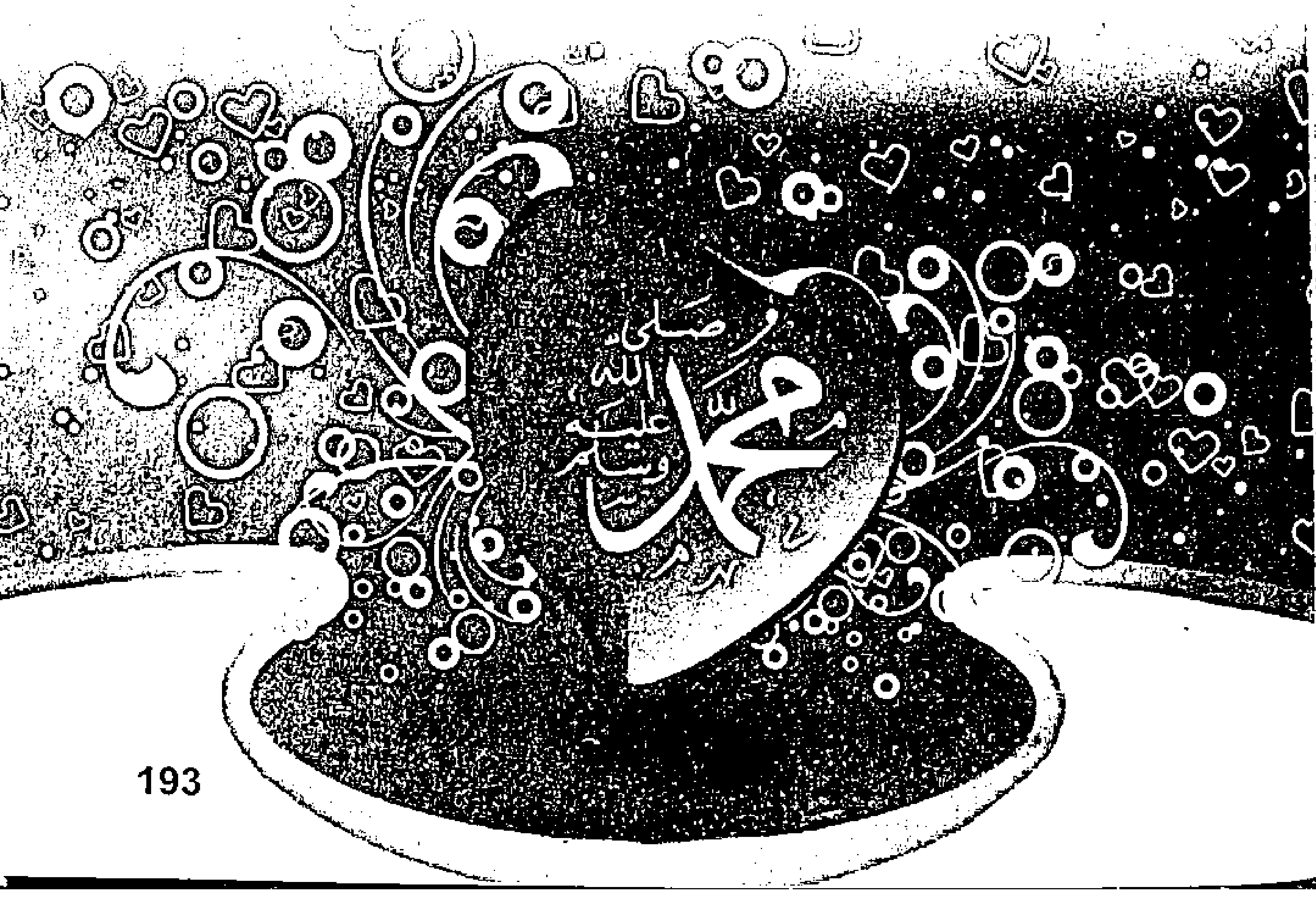

Marfat.com

قرآن وحدیث کا انکار کرنے والوں کے لیے انمول دلائل

6 ......وحی اور نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتا ہے، اور یہ کوئی خلاف عقل یا ناممکن چیز نہیں، اور نہ دنیا کا کوئی فلسفہ اس کی تردید کر سکتا ہے انسان خود جو خدا کے مقابلے میں ہیچ ہے

ایک بے جان آلہ ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کے ذریعے الفاظ منتقل کر سکتا ہے، اور روزانہ اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے، اور مسمریزم وغیرہ جو ایک روحانی عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنے خیالات اور باتیں مخفی طور پر دوسرے انسان کے ذہن میں ڈال دیتا ہے تو کیا خالق کائنات اللہ جل شانہٗ کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی بے جان آلہ میں نہیں بلکہ ایک منتخب رسول اور مقدس ہستی کے دل و دماغ میں اپنے کلام کو ڈال دیں۔

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ وحی نبوت پر محققانہ بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اگر آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کائنات ایک قادر مطلق نے پیدا کی ہے اور وہی اس کے مربوط و مستحکم نظام کو اپنی حکمت بالغہ سے چلا رہا ہے اور اسی نے انسان کو کسی خاص مقصد کے تحت یہاں بھیجا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کر کے اسے اندھیرے میں چھوڑ دیا ہو اور اسے یہ تک نہ بتایا ہو کہ وہ کیوں اس دنیا میں آیا ہے، یہاں اس کے ذمہ کیا فرائض ہیں؟ اس کی منزل مقصود کیا ہے؟ اور وہ کس طرح اپنے مقصدِ زندگی کو بروئے کار لا سکتا ہے؟

کیا کوئی شخص جس کے ہوش وحواس سلامت ہوں ایسا کر سکتا ہے کہ اپنے کسی نوکر کو ایک خاص مقصد کے تحت سفر پر بھیج دے اور اُسے نہ چلتے ہوئے اس کے سفر کا مقصد بتائے اور نہ بعد میں کسی پیغام کے ذریعہ اس پر واضح کرے کہ اسے کس کام کے لئے بھیجا گیا ہے اور سفر کے دوران اس کی ڈیوٹی کیا ہوگی؟

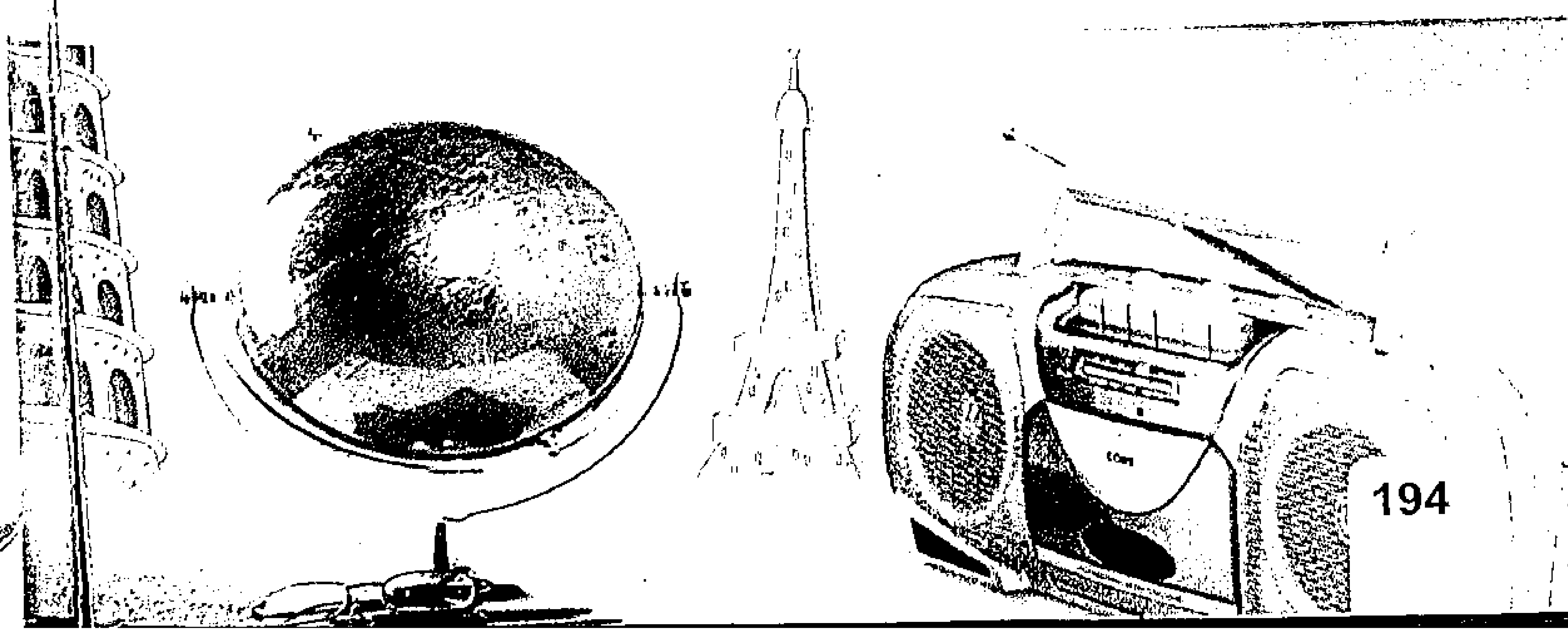

Marfat.com

جب ایک معمولی قسم کا انسان بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے تو آخر اس خداوند قدوس کے بارے میں یہ تصور کیسے کیا جا سکتا ہے جس کی حکمت بالغہ سے کائنات کا یہ سارا نظام چل رہا ہے۔

یہ آخر کیسے ممکن ہے کہ جس ذات نے چاند، سورج، آسمان و زمین، ستاروں اور سیاروں کا ایسا محیّر العقول نظام پیدا کیا ہو، وہ اپنے بندوں تک پیغام رسانی کا کوئی ایسا انتظام بھی نہ کر سکے جس کے ذریعہ انسانوں کو ان کے مقصد زندگی کے سے متعلق ہدایات دی جا سکیں۔

اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ پر ایمان ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اس نے اپنے بندوں کو اندھیرے میں نہیں چھوڑا ہے بلکہ ان کی رہنمائی کے لیے کوئی باقاعدہ نظام ضرور بنایا ہے، بس رہنمائی کے اس باقاعدہ نظام کا نام وحی و رسالت ہے، جس کا انکار درحقیقت اللہ کی حکمت بالغہ کا انکار ہے۔

رہی یہ بات کہ وحی کے جو طریقے جو اوپر ذکر کیے گئے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتے، سو یہ وحی کو تسلیم نہ کرنے کی کوئی علمی دلیل نہیں ہے جس چیز کی عقلی ضرورت اور اس کا وقوع ناقابل انکار دلائل سے ثابت ہوا، اُسے محض اس بناء پر رد نہیں کیا جا سکتا کہ ہم نے اس کا مشاہدہ نہیں کیا، آج سے چند سال پہلے اگر کسی شخص کے سامنے یہ ذکر کیا جاتا کہ عنقریب انسان ہوائی جہاز میں پرواز کر کے ہزاروں میل کا فاصلہ چند گھنٹوں میں طے کر لیا کریں گے تو وہ یقیناً اسے پریوں کا افسانہ قرار دیتا، لیکن کیا اس کے مشاہدہ نہ کرنے سے ہوائی جہاز کی حقیقت ختم ہو گئی ہے؟

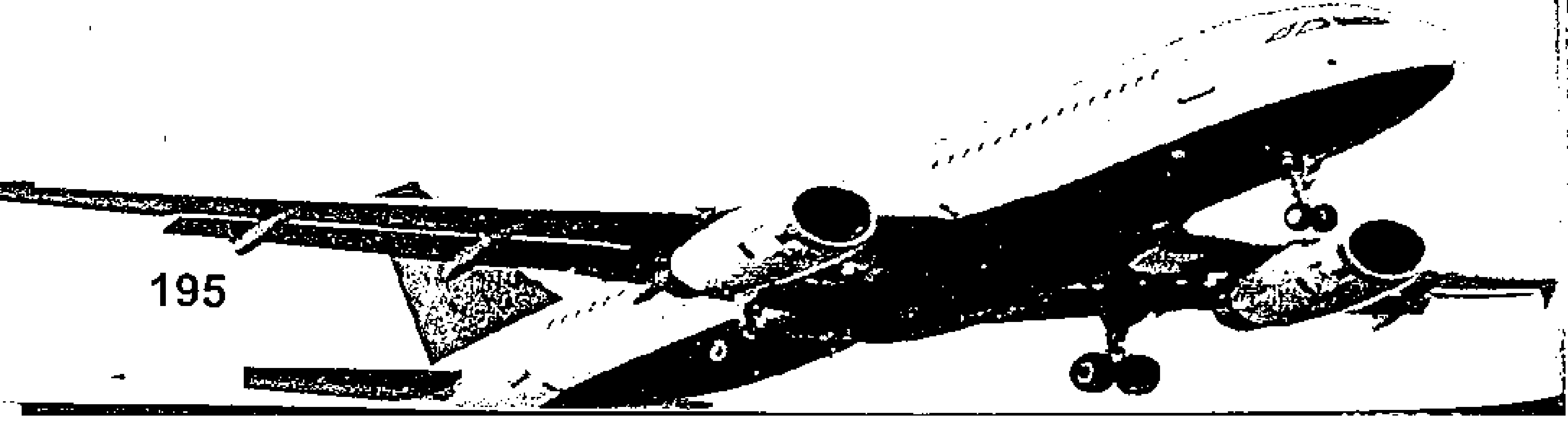

Marfat.com

آج بھی پس ماندہ علاقوں کے ہزارہا افراد ایسے ہیں جو اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے، لیکن کیا ان کے انکار کرنے سے یہ واقعہ غلط ثابت ہو گیا ہے، دیہات میں جا کر کسی آدمی سے کمپیوٹر سسٹم کی تفصیلات بیان کیجیے اور اسے بتائیے کہ کس طرح ایک مشین انسانی دماغ کا کام کر رہی ہے، وہ آپ کے بیانات پر آخر تک شک وشبہ کا اظہار ہی کرتا رہے گا لیکن کیا ان کے شکوک شبہات سے کمپیوٹر کے وجود کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو وہ وحی جس کی عقلی ضرورت مسلّم اور نا قابلِ انکار ہے اور جس کا مشاہدہ دنیا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صادق ترین انسانوں (علیہم السلام) نے کیا ہے اُسے محض ان شکوک وشبہات کی بنا پر کیسے جھٹلایا جا سکتا ہے، اور آخر وحی کے طریقوں میں عقلی بُعد کیا ہے، کیا معاذ اللہ خدا تعالیٰ کو وحی کے ان طریقوں پر قدرت نہیں؟

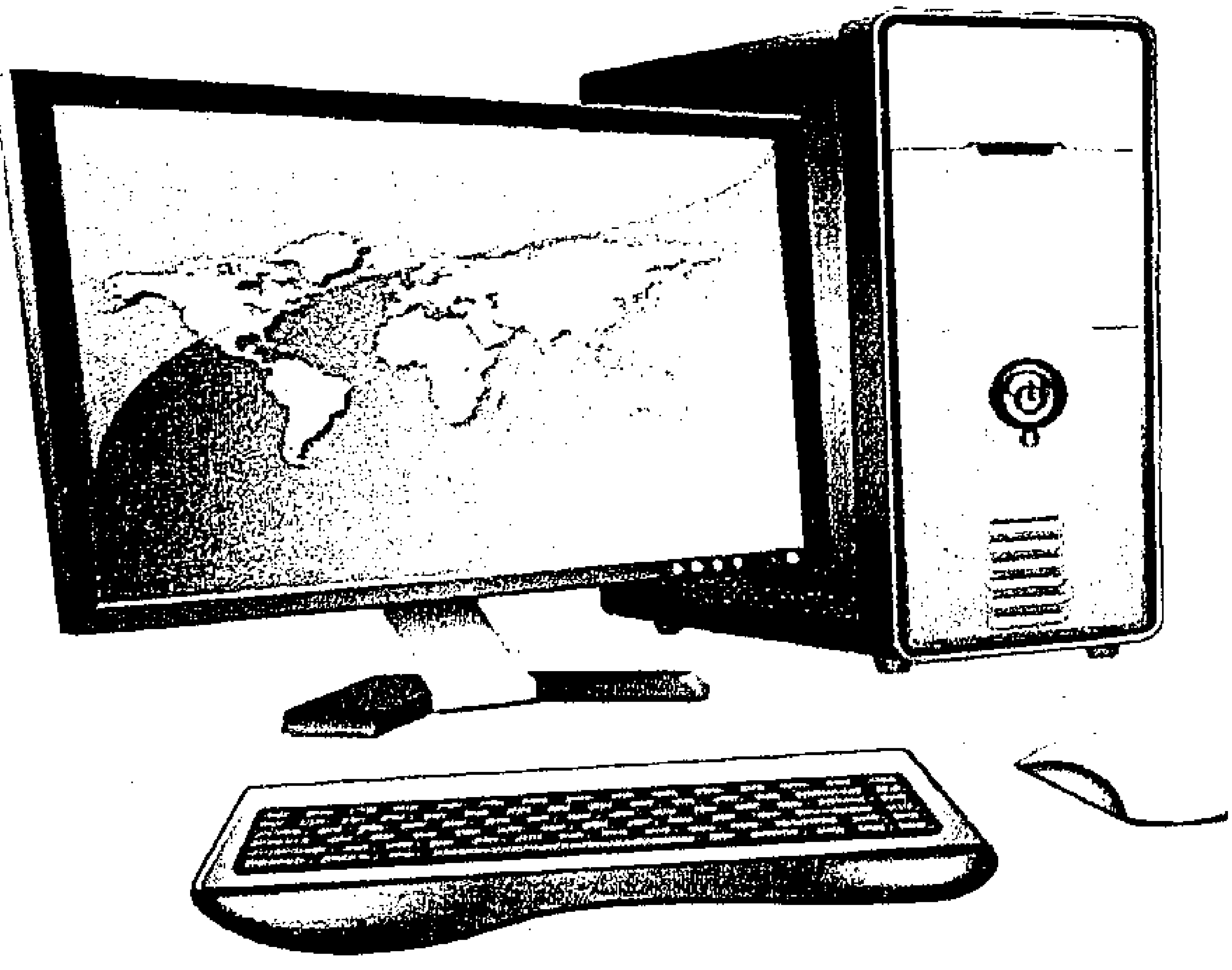

Marfat.com

اگر ایک سائنسدان اپنی محدود عقل کے بل پر پیغام رسانی کے لیے ٹیلیفون، تار، ٹیلی پرنٹر، فیکس، سیٹلائیٹ اور سیلولر فون، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے حیرت انگیز آلات ایجاد کر سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) اتنی بھی قدرت نہیں ہے کہ وہ اپنے بندوں تک پیغام رسانی کا کوئی ایسا سلسلہ قائم فرمادے جو تمام ذرائع مواصلات سے مستحکم اور یقینی ہو، وحی کی حقیقت یہی تو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام کسی واسطے کے ذریعے یا بلاواسطہ اپنے کسی پیغمبر پر القا فرمادیتا ہے۔

جیمس بریڈ کی تحقیقات اور تجربات کے بعد ہپناٹزم کو ان مادّہ پرست لوگوں نے مان لیا جو پہلے اس کے قائل نہ تھے، اور آج کل تو یہ مغربی عوام کی دلچسپی کا بہت بڑا موضوع بنا ہوا ہے، سینکڑوں عامل اس کے ذریعے روپیہ کما رہے ہیں، مریضوں کے علاج میں بھی اس سے کام لیا جارہا ہے اور وہ ''تصرف خیالی'' جس کا ذکر مسلمان صوفیاء کرام کے ہاں صدیوں سے چلا آرہا تھا اور جس کو لوگ محض توہم پرستی کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے۔

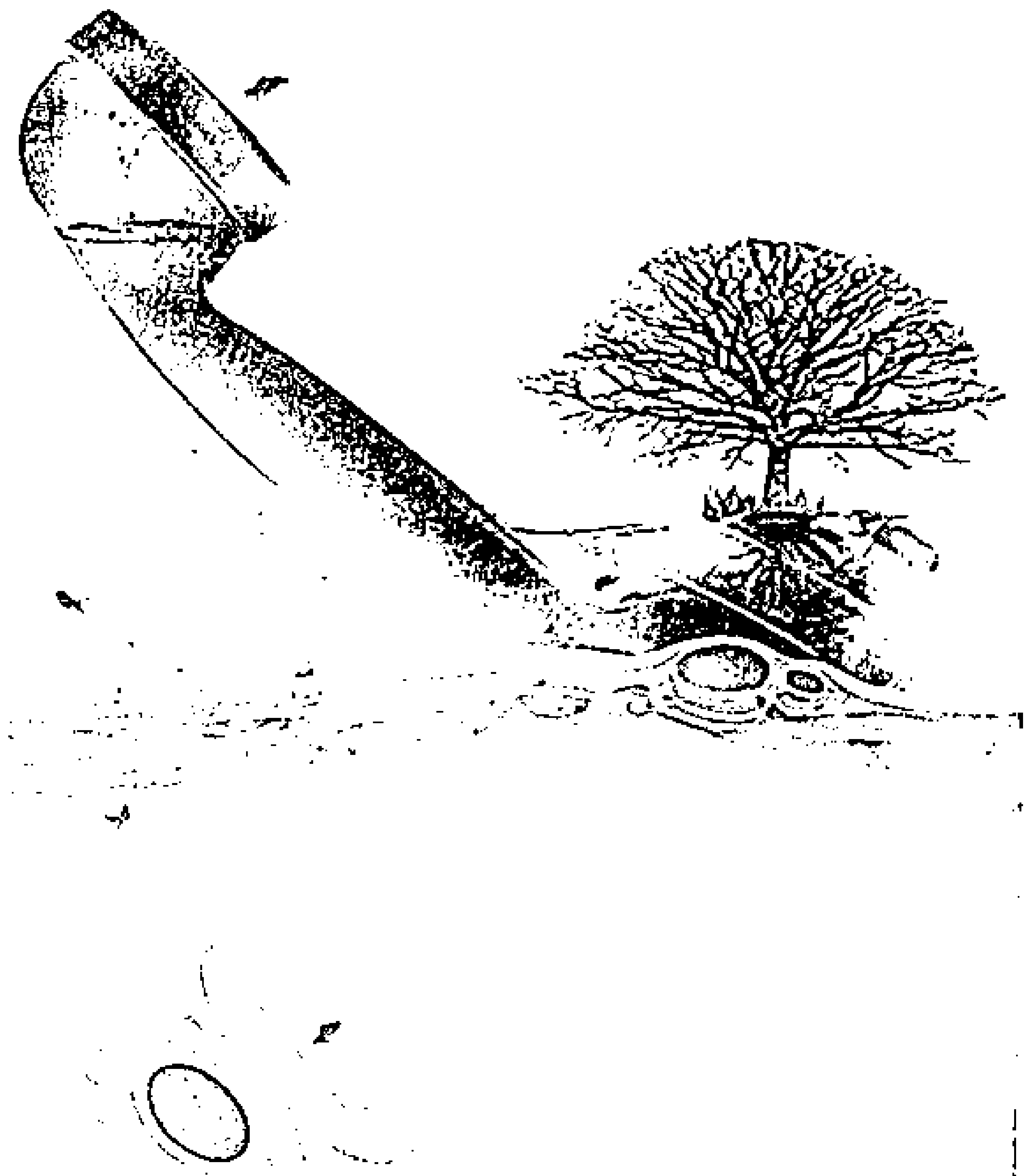

اب ہپناٹزم کے نام سے ایک حقیقت بن گیا ہے اور اب ہمارے زمانے کے نام نہاد ''عقلیت پسند'' بھی اسے تسلیم کرنے لگے ہیں جنہیں مسلمانوں کی ہر غیر معمولی بات توہم پرستی اور مغرب کی ہر دریافت سائینٹفک نظر آتی ہے۔ بہرکیف عرض کرنا یہ تھا کہ مسمریزم ہو یا ہپناٹزم اس کی حقیقت اس کے سوا اور کیا ہے کہ ایک انسان دوسرے کو مسخر کرکے اپنے خیالات اور اپنی باتیں اس کے دل و دماغ میں ڈال دیتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ جس خدا نے انسان کے تصرف خیالی یا عمل تنویم میں اتنی قوت ڈالی ہے کہ وہ معمولی معمولی مقاصد کے لیے بلکہ بعض اوقات بالکل بےکار دوسرے کے دل و دماغ کو مسخر کرلیتا ہے''۔

''کیا وہ خود اس بات پر قادر نہیں کہ انسانیت کی ہدایت کی خاطر ایک پیغمبر کے قلب کو مسخر کرکے اپنا کلام اس میں ڈال دیں۔ سبحانك هذا بهتان عظيم۔

(دہریت سے اسلام تک 166 علوم القرآن مؤلفہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی ص 45-48)

Marfat.com

مجھے خلا میں جنت نظر نہیں آئی اسی لئے میں نے خدا کو نہ مانا!!

7 ......روس وجود باری تعالیٰ کا منکر ہے، وہ اپنی وسیع سلطنت اور سائنس میں ترقی کے گھمنڈ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا مذاق اڑاتا ہے، (فی معاذ اللہ) جب روس نے چاند کی طرف اپنا راکٹ چھوڑا تھا تو ایک روسی سائنس دان کا یہ مضمون اخبارات میں آیا تھا کہ ہم نے راکٹ میں ایک آدمی کو بٹھا کر کافی دور اوپر تک خلا میں کوشش کی کہ جنت یا خدا نظر آئے مگر ہمیں تو نہ جنت نظر آئی اور نہ خدا۔

گویا آج کل سائنس ہر اس چیز کو مانتی ہے جو نظر آجائے، حالانکہ یہ بات خود سائنس ہی کی رو سے غلط ہے کیوں کہ یہ بات سائنس ہی کہتی ہے کہ پانی کے ایک قطرے میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جراثیم ہوتے ہیں۔ پانی پیتے وقت کبھی کسی کو یہ نظر آتے ہیں؟

اگر نظر آنے لگیں تو پانی ہی کوئی نہ پی سکے مگر ماننے والے پانی بھی پیتے ہیں اور پانی میں ان کا وجود بھی مانتے ہیں کیوں صاحب اگر پانی کے ایک قطرے میں لاکھوں کیڑے موجود ہوتے ہیں تو آپ کو نظر کیوں نہیں آتے؟ اور اگر کوئی اس کا جواب یہ دے کہ یہ کیڑے اس قدر چھوٹے اور کمتر ہوتے ہیں کہ بغیر ''خوردبین'' کے نظر نہیں آسکتے جن کے پاس خوردبین کی آنکھ ہے انہوں نے انہیں دیکھا ہے۔

تو ہم کہیں گے کہ جنت و دوزخ اس قدر بلند و بالا اور عظمت کی چیزیں ہیں کہ جن کے پاس نبوت کی آنکھ ہے انہوں نے ان کو دیکھا ہے، اور جنت و دوزخ اور ان کا خالق اللہ تعالیٰ اس قدر بزرگ و برتر ہے کہ بغیر محمد رسول اللہ ﷺ کی دور بین آنکھوں کے اور کسی نے نہیں دیکھا اور حضور ﷺ نے معراج میں اللہ تبارک تعالیٰ کو دیکھا ہے۔

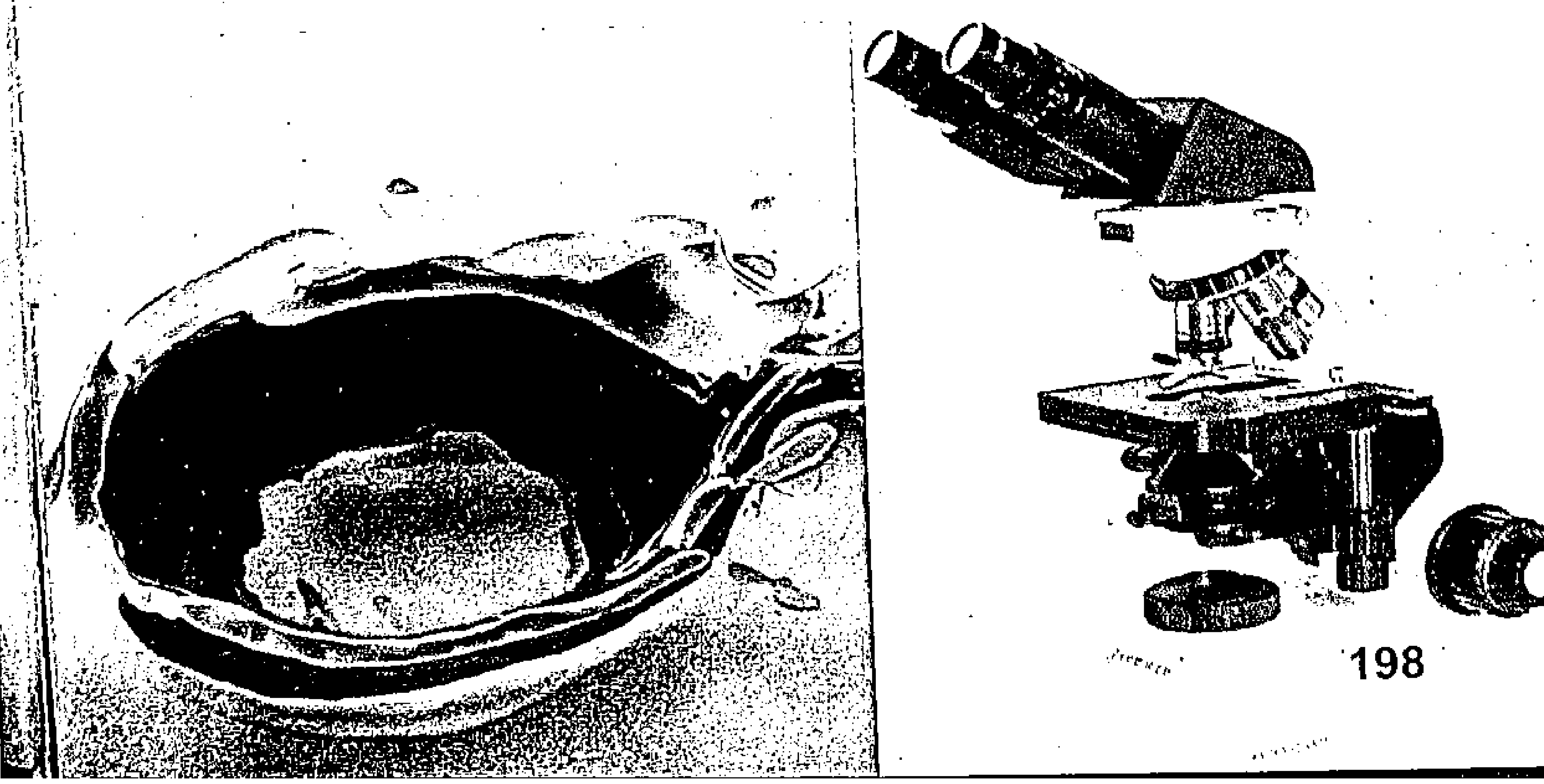

Marfat.com

تو جو لوگ ڈاکٹروں کی زبان پر اور خورد بین کے مشاہدے پر ایمان لائے اور بن دیکھے لاکھوں کیڑوں کا وجود مان رہے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔

مسلمان انبیاء کرام علیہم السلام کی سچی زبانوں پر اور ان کی دور بین آنکھوں کے مشاہدوں پر ایمان لا کر بن دیکھے جنت و دوزخ اور ہستی باری تعالیٰ کا وجود تسلیم کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ یقیناً خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے اور اسی کی قدرت کاملہ سے جنت و دوزخ کا بھی وجود ہے، اور ساری کائنات کا وہی خالق ہے اور ایک دانا کا قول ہے کہ منکر خدا جب جہاز وغیرہ میں خطرہ محسوس کرتا ہے تو خدا ہی کو پکارتا ہے۔ علماء کا قول ہے کہ دنیا بھر میں کسی ایسے منکر خدا کا وجود نہیں جس کو یہ کامل یقین ہو کہ خدا نہیں ہے۔

ہاں تو مصیبت کے وقت خدا ضرور یاد آتا ہے اور بڑے بڑے منکر بھی فطری طور پر خدا کا اقرار کرنے لگتے ہیں، ایڈولف ہٹلر بمقابلہ الائیڈ فورسز کے درمیان زمانہ جنگ میں جب جرمن افواج روس کی طرف بڑھنے لگیں اور اس کی سرحدوں کو پھاندنے لگیں تو خدا کا انکار کرنے والے نے مسجدوں اور گرجوں کے دروازے کھول دیے تھے، اور اپنی رعایا سے کہا تھا کہ خدا سے دعا مانگو کہ روس کو فتح حاصل ہو۔

روس سے قبل فرعون بھی گزر چکا ہے جس کا یہ دعویٰ تھا کہ (نعوذ باللہ) ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی'' کہ ''میں تمہارا رب ہوں''، دنیا کے تھوڑے سے حصے پر حکومت اور سلطنت پا کر وہ اس قدر مغرور ہو گیا تھا کہ خود خدا بن بیٹھا مگر جب دریا میں ڈوبنے لگا تو اس وقت اسے بھی خدا یاد آیا اور لگا کہنے کہ ''میں خدا پر ایمان لایا''، مگر عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا ملعون! اب اس وقت عذاب میں مبتلا ہو کر ایمان لانے کا کیا فائدہ؟ چنانچہ اس کے اس بے وقت ایمان لانے کو قبول نہ فرمایا گیا، مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ایک فطری امر ہے اور حقیقت ہے۔ مصیبت کے وقت خدا یاد آنے لگتا ہے۔

Marfat.com

کائنات مادے سے بن گئی چند جاہلانہ خیالات اور اس کے جوابات

8 ...... اللہ کے وجود کا انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ کائنات خود بہ خود مادے سے بن گئی ہے، اس کا کوئی خالق نہیں ہے، چند مادہ ملے جس سے ایک دھماکہ (bihbenh) رونما ہوا اور پھر چاند سورج اور زمین بن گئی، یہ انسان بھی اسی مادہ سے خود بہ خود بن گیا، اس نظریہ کو ماننے والوں کے لیے ایک مثال پیش خدمت ہے۔

فرض کریں کہ ہم دس سکے نمبر لگا کر بالترتیب اپنی جیب میں رکھیں، پھر ان سب کو خوب ہلائیں، اس کے بعد ان کو اس ترتیب سے نکالنے کی کوشش کریں کہ پہلے نمبر 1 اور آخر میں نمبر 10 والا سکہ برآمد ہو اور اس عمل کو مسلسل جاری رکھیں تو علم الحساب کی رو سے ہم جان سکتے ہیں کہ دس بار کے بعد ایک مرتبہ امید کی جا سکتی ہے کہ پہلے نمبر والا سکہ برآمد ہو۔

لیکن اگر ہم چاہیں کہ نمبر 1 اور نمبر 2 یکے بعد دیگرے نکل آئیں تو اس عمل کا سو بار اعادہ کرنا پڑے گا، اسی طرح نمبر 1، نمبر 2، اور نمبر 3 کو بالترتیب نکالنے کے لیے ایک ہزار مرتبہ اور دسوں کو بالترتیب نکالنے کے لیے دس ارب بار اس عمل کی ضرورت پڑے گی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کا ایک حقیر ترین حادثہ بھی اتفاق پر مبنی نہیں بلکہ کسی مکمل نظام یا اعلیٰ اصول کے تابع ہے۔

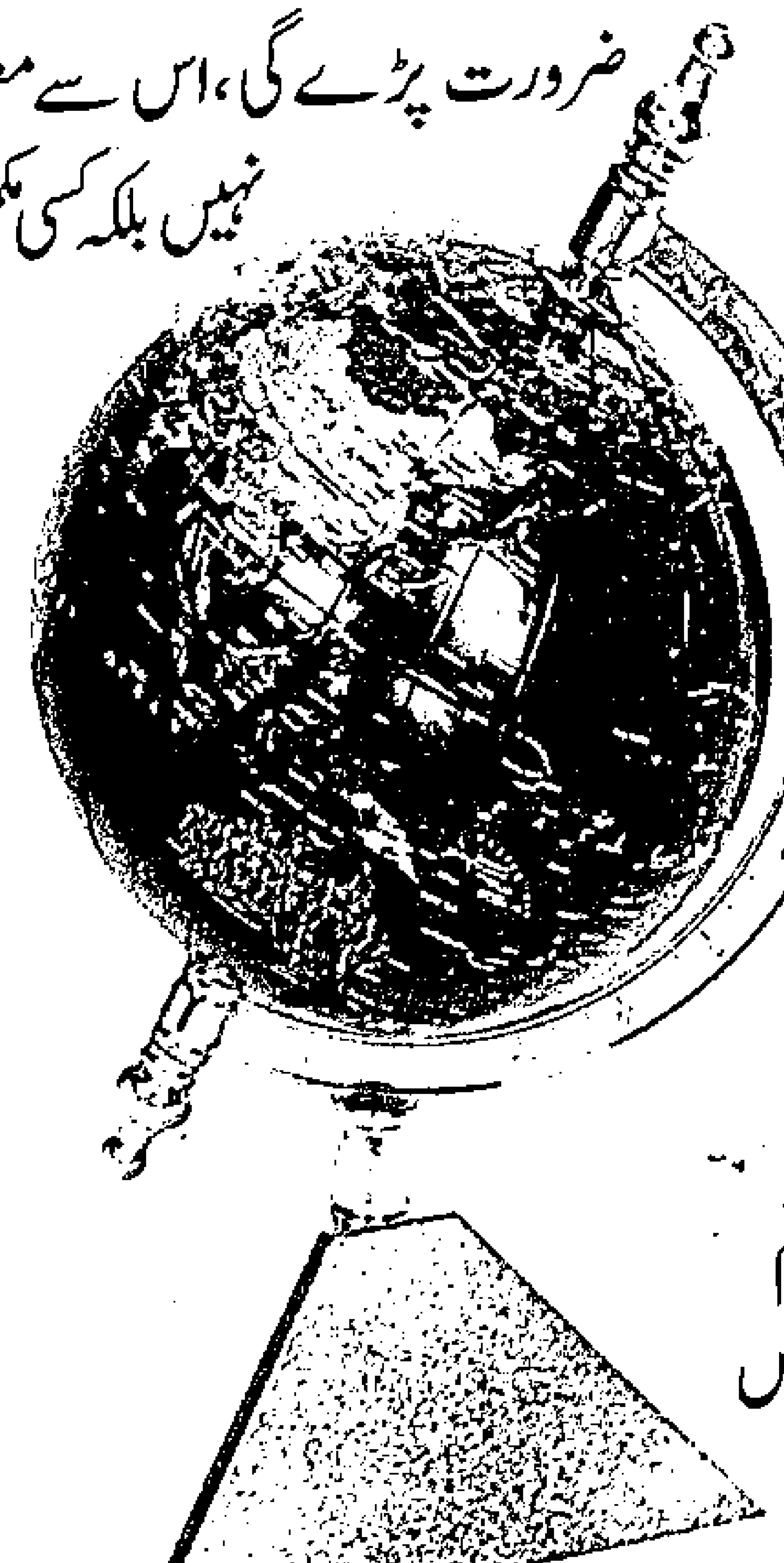

اسی استدلال کی روشنی میں دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ نظام حیات ایسے محکم قوانین سے جکڑا ہوا ہے کہ جن کو صحیح توازن کے ساتھ قائم رکھنا کسی اتفاق یا حادثے کا فعل نہیں ہوسکتا، دنیا اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے، اگر اس کے بجائے یہ 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومنے لگے تو اس نظام زندگی کا درہم برہم ہونا یقینی ہے، کیوں کہ ایسی صورت میں ہمارے دن اور رات دس گنا بڑھ جائیں گے، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ طویل دنوں میں سورج کی شعاعیں ہمارے کھیتوں کو جھلسا ڈالیں گی اور طویل راتوں میں زمین میں اگنے والی ہر شے ٹھٹھر کر رہ جائے گی۔

Marfat.com

ہماری زمین کا سورج جس کا سطحی درجہ حرارت ہزار ڈگری فارن ہائیٹ ہے۔ زمین سے ٹھیک اسی قدر فاصلے پر رکھا گیا کہ اس کی طاقتور شعاعیں ہمیں اتنی ہی روشنی پہنچا سکیں جو ہمارے لیے ازبس ضروری ہیں، نہ کم نہ زیادہ، اگر اپنی اس گرمی کو جو اس وقت ہمیں عطا کر رہا ہے، پچاس فیصد گھٹا دے تو ہم منجمد ہو کر رہ جائیں گے اور اگر پچاس فیصد بڑھا دے تو جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ زمین کے گولے کا ساڑھے 23 ڈگری پر جھکاؤ موسموں کی رنگا رنگی کا ذمہ دار ہے۔

اگر اس جھکاؤ کا وجود نہ ہوتا تو سمندروں کے پانی کا جھاگ شمال اور جنوب کی طرف اٹھتا اور برف کا لامتناہی سلسلہ ہمارے اوپر مسلط ہو جاتا، اگر ہمارا چاند اپنے موجودہ فاصلے میں زمین سے صرف پچاس ہزار میل کے فاصلے پر ہوتو تو جوار بھاٹا کی شدت سے دن میں دو مرتبہ زمین کو پانی میں غرقاب ہونا پڑتا اور اس کے تھپیڑے ایسے زبردست ہوتے کہ ہمارے دیوپیکر پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے۔

اگر سمندر کی سطح اپنی موجودہ گہرائی کے مقابلے میں چند فٹ اور زیادہ ہوتی تو کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن محلول ہو جاتیں، اسی طرح پودوں کی نمو کی طاقت بالکل ختم ہو جاتی، اگر زمین کی پپڑی جتنی موٹی اس وقت ہے اس سے دس فٹ زیادہ موٹی ہو جاتی تو دنیا سے آکسیجن کا خاتمہ ہو جانا لازمی ٹھہرتا اور ظاہر ہے بغیر آکسیجن کے زندگی کا وجود ممکن ہی نہیں۔

اسی طرح اگر فضا کی سطح اپنی موجودہ حالت کے مقابلے میں اور پتلی ہو جائے تو شہاب ثاقب جو لاکھوں کی تعداد میں ہر وقت خلا کے اندر جلتے رہتے ہیں، زمین کے ہر حصے میں گر کر آگ کے شعلے بلند کر دیں گے، اور اس قسم کے کتنے ہی حقائق جو آج ہمارے علم میں آ چکے ہیں، شاہد ہیں کہ دس لاکھ میں ایک حصہ بھی اس شبہ کو تقویت نہیں پہنچاتا کہ زمین اور اس میں زندگی کی تخلیق کسی حادثے پر مبنی ہے۔

Marfat.com

قرآن بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے

9 ...... یوں تو قرآن کریم ہر دور میں ایک معجزہ ہے، لیکن سائنس کے جدید دور میں قرآنی اعجاز نئے ہی اسلوب میں نکھر کے سامنے آ گیا ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں سائنسی علم اور حکمت میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے قرآن کریم کی فہم کے افق اور واضح اور نمایاں ہوتے چلے جارہے ہیں، سائنس اور فلسفے کا طالب علم جب اس دور میں قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے تو آیات قرآنیہ اس سے عجیب وغریب انداز میں گویا ہوتی ہیں اور اسی انداز سے ہم کلام ہوتیں ہیں کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے۔

بہت سی باتیں ہیں جو ڈیڑھ ہزار سال قبل بیان کردی گئیں ہیں، لیکن اس لیے سمجھ میں نہ آسکیں کہ انسان کا فہم اور اس کی تحقیق و تفتیش کا درجہ اس فہم و بصیرت کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا، بہت سی باتیں جو کہ آج ہمارے لیے محض جدید انکشافات ہیں اور گذشتہ ایک ڈیڑھ صدی سے پہلے انسان کو ان کی ہوا بھی نہ لگی تھی قرآن کریم میں انتہائی صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان کردی گئیں ہیں یہ اس بات کا کھلا ثبوت نہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ایسا کھلا ہوا معجزہ جو اپنی حقانیت اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایک کھلا ہوا ثبوت ہے۔ اور نہ ختم ہونے والی شہادت۔

Marfat.com

کیا کائنات کا عظیم الشان نظام محض اتفاقی ہے

(10) ......قارئین کرام! یہ حقیقت ہے کہ اگر ایک عام آدمی بھی تھوڑا سا غور وفکر کرے تو اسے بھی بڑی آسانی سے معلوم ہونے لگے گا کہ قرآن حکیم کا ایک ایک لفظ اور اس کائنات کی ایک ایک چیز اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی اور اس کی لامحدود صفات کا پتا دے رہی ہیں اس سلسلہ میں ہم قرآن حکیم کی سورۃ روم کی چند آیات کی روشنی میں غور کرتے ہیں:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر تم انسان ہو گئے چلتے پھرتے، اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بیویاں تم ہی میں سے بنائیں اس لیے کہ تم ان کے پاس چین حاصل کرو، اور تم (میاں بیوی) میں الفت اور محبت رکھی، بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لیے جو (کان لگا کر) سنتے ہیں اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں، اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو ڈرانے اور بار کی امید دلانے کے لے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برستا ہے، پھر اس پانی سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، اور آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر اس پانی سے مردہ زمین کو زندہ رکھتے ہیں اس کی (قدرت) کی نشانیاں ہیں"

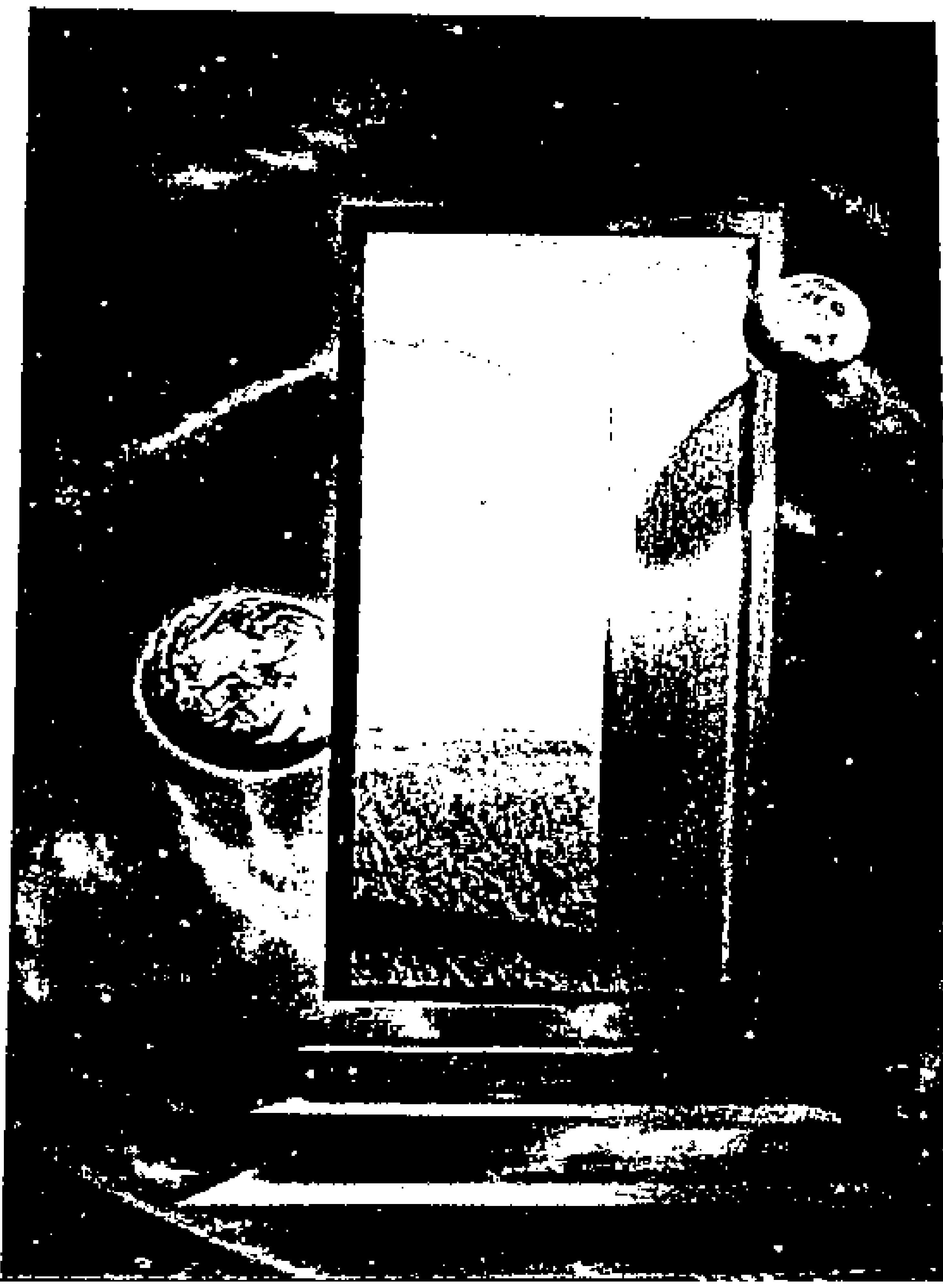

Marfat.com

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل علم وعقل کے لیے اپنی مختلف تخلیق پر غور وفکر کرنے کا حکم دیا ہے، سب سے پہلے انسان کو اس کی اپنی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

قارئین کرام! کیا یہ انسان کو دہریوں کے ایسا کہنے پر حقیقت جاننے کے لیے ایک تجربہ کرنا چاہیے، وہ پانی کا ایک گلاس لے کر زمین پر پھینکیں، اس پانی سے زمین پر ایک نقشہ سا بن جائے گا، جو پہلے نقشے سے مختلف ہوگا، اب یہ عمل بے شک ہزار بار کریں اور بننے والے سب نقشوں کو دیکھیں، ایک نقشہ بھی دوسرے سے نہیں ملے گا۔

اسی لیے کہ یہ سب نقشے اتفاقاً بنے ہیں، اور اتفاقاً بننے والی چیزیں کبھی ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوسکتیں جیسا کہ ہل چلاتے وقت زمین سے اتفاقاً پیدا ہونے والے سب ڈھیلے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح اگر انسان بھی پانی کی ایک ایک بوند سے محض اتفاقاً پیدا ہو رہے ہوتے تو پھر یہ سب کے سب ایک دوسرے سے اتنے مختلف ہوتے جتنے یہ نقشے یا ڈھیلے مختلف ہوتے ہیں۔

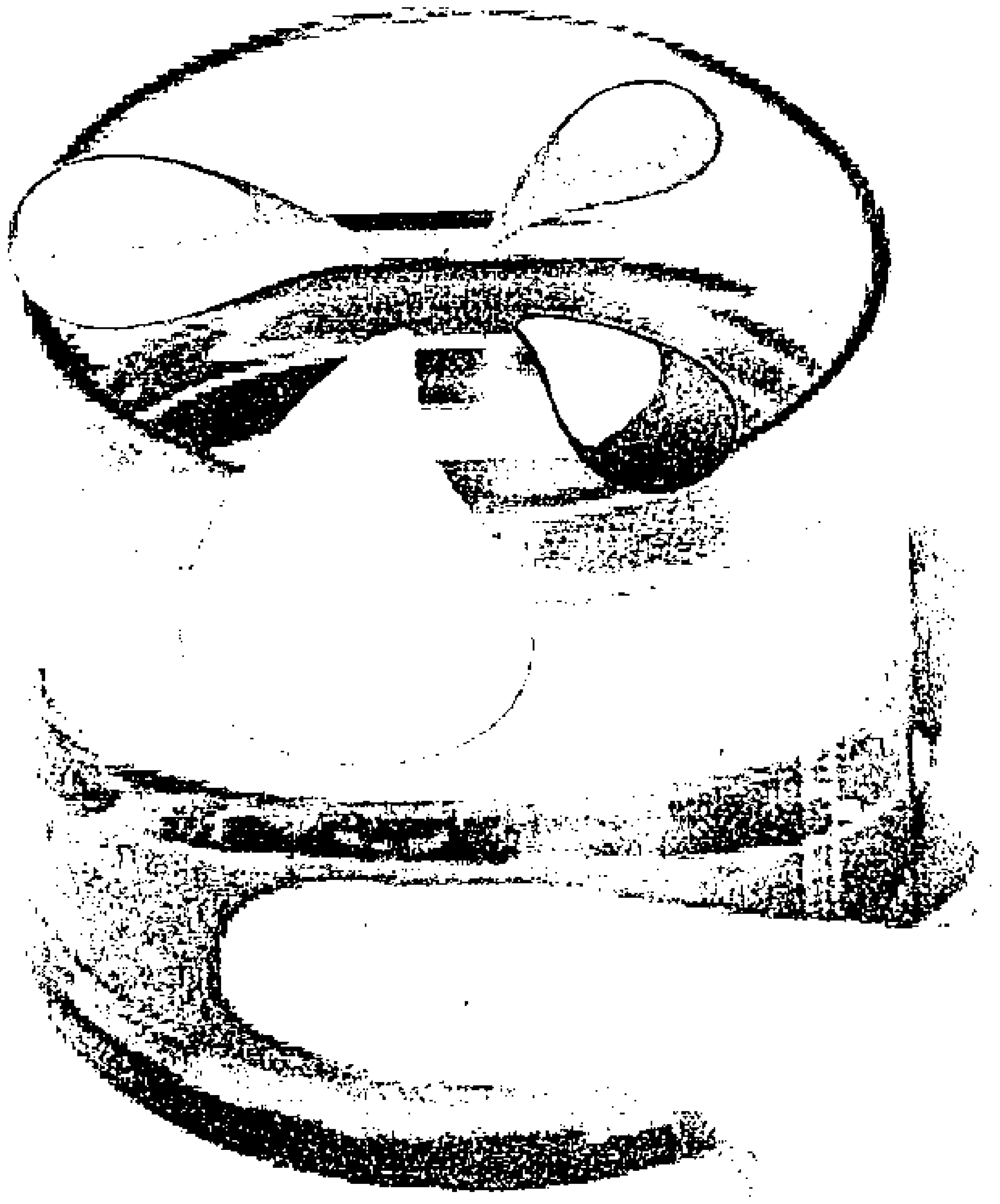

Marfat.com

اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو یقیناً یعنی کسی کا ایک ہاتھ ہوتا تو دوسرے کسی کے چار ہاتھ ہوتے، کسی کی آنکھیں چار ہوتی، کسی کی آنکھیں سر کے اوپر تو کسی کی پچھلی طرف، کیا یہ محض اتفاق ہے کہ سب کے سب انسان ایک جیسے پیدا ہو رہے ہیں پھر اس مشابہت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے سے پہچان کے لیے کچھ فرق کی ضرورت تھی تو خالق نے وہ فرق بھی رکھ دیا ہے۔

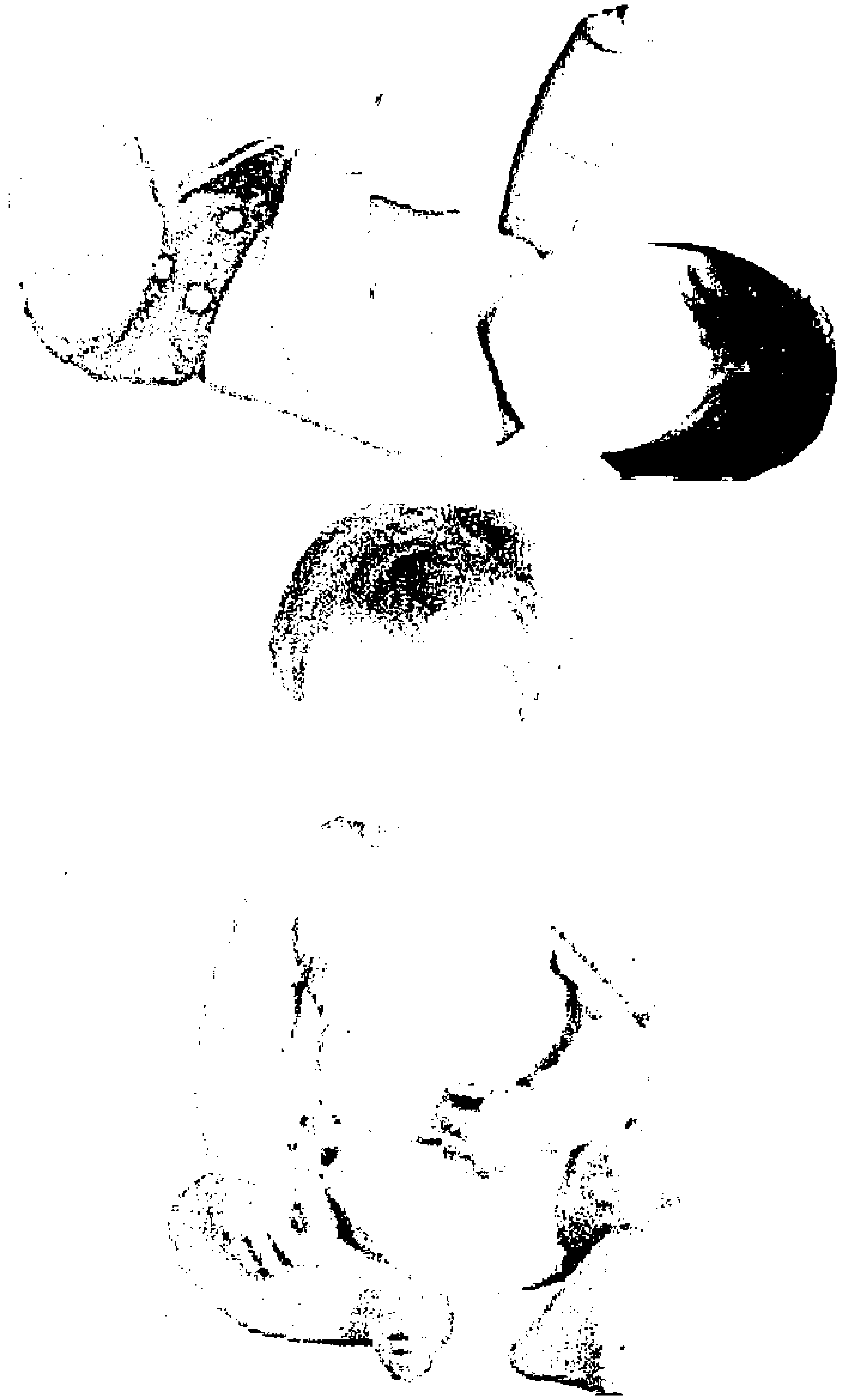

Marfat.com

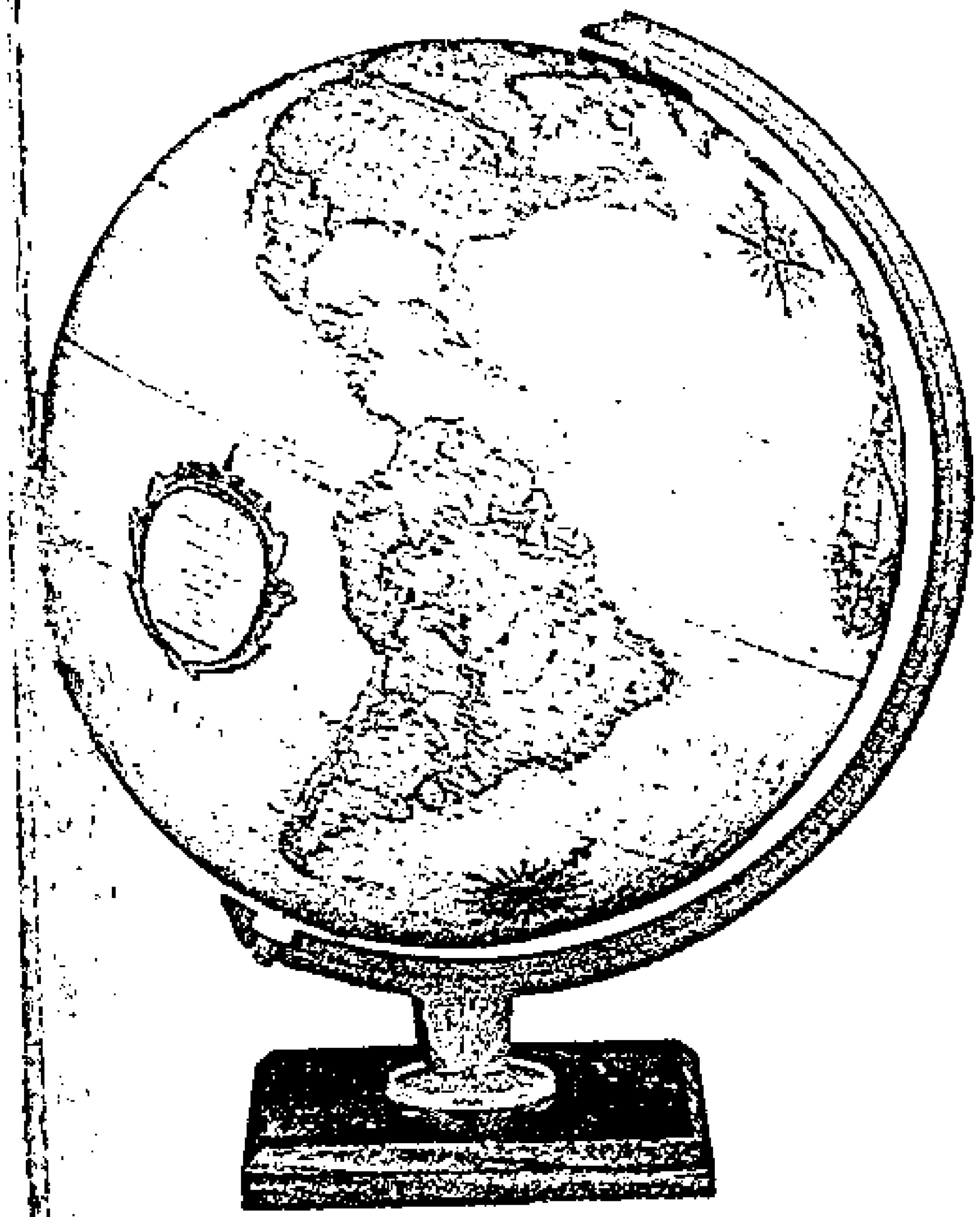

اسی طرح اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو یقیناً انسان
سے جانور پیدا ہوتا اور جانور سے انسان پیدا ہوتے
اور ایسا بھی ہوتا کہ انسان نما جانور کی تیسری نسل
والے لوگ بھی ہوتے کیوں کہ دھریوں کا یہ نظریہ ہے
کہ کائنات دھماکہ سے بنی ہے۔ پہلے یہ انسان جانور
تھا پھر بندر بنا پھر انسان بنا۔ ایسے نظریہ والوں کو
چاہیے کہ وہ یہ سوچیں کہ جب انسان جانور سے بنا تو
انسان سے آج تک کسی جانور کی پیدائش کیوں نہ
ہوئی؟

اگر تمام انسانوں کے درمیان یہ فرق اور امتیاز نہ ہوتا اور سب انسان ایک جیسے ہوتے تو پھر چوری کوئی کرتا اور پکڑا کوئی اور جاتا۔ قتل کوئی کرتا پھانسی کوئی اور چڑھا دیا جاتا اس بگاڑ کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو ایک جیسا بنا کر بھی پہچان کے لیے ایک واضح فرق رکھ دیا ہے۔ جس بنا پر گھر والے اور دوسرے ملنے والے سب واضح طور پر پہچان لیتے ہیں۔

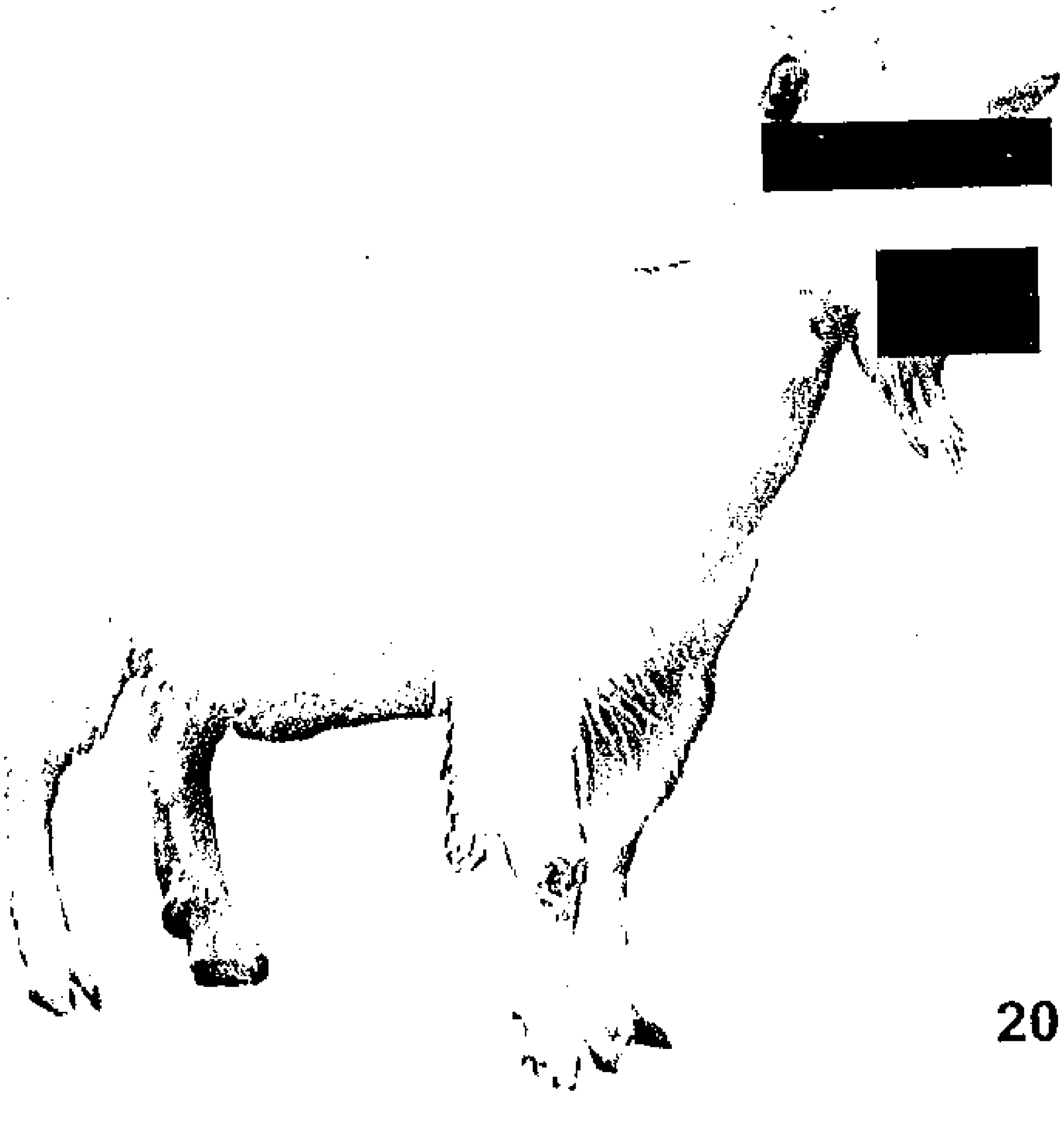

Marfat.com

قارئین کرام! اگر محض اتفاق کی بات ہوتی تو پھر زیادہ اتفاق تو اس بات کا تھا کہ نر اور مادّہ نہ ہوتے بلکہ سب انسان ایک ہی جنس ہوتے اور انسانی نسل بھی درختوں کی طرح ہر ایک فرد سے پیدا ہوتی جاتی اور بڑھتی جاتی، لیکن خالق نے اپنے کمال علم سے بنی نوع انسان کو مرد اور عورت کی شکل میں پیدا فرما کر اس دنیا میں رونق اور حسن بخش دیا ہے، مزید یہ کہ مرد اور عورت کے درمیان جنسی جذبات و محبت ڈال دیئے، والدین کے دلوں میں بچوں کی محبت پیدا فرما دی۔

اگر یہ محبت ہی نہ ہوتی تو پھر کون شادی کرتا اور کون بچے پیدا کرتا اور ان کی پرورش وغیرہ کے مشکل کام کو اپنے ذمے لیتا۔ نتیجتاً انسانی نسل اور دوسرے حیوانات وغیرہ سب کے سب کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔

قارئین کرام! اس زندگی کو ایک حادثہ یا اتفاق سمجھنے والوں کو اتنی سی بات پر ہی غور کر لینا چاہیے کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر یہ کیسا اتفاق ہے کہ عین اسی وقت اس کی ماں کی چھاتی سے دودھ بھی پیدا ہو جائے، حالانکہ مسلمہ ضرب المثل ہے کہ جس وقت آگ لگتی ہے اس وقت مینہ نہیں برستا اور یہ کیسا اتفاق ہے کہ ادھر بچہ پیدا ہوا، اور اس بچے کی بہترین غذا اس کی ماں کی چھاتی سے پیدا ہو جائے اور یہ کیسا اتفاق ہے کہ خون اور فضلہ وغیرہ کے درمیان سے آنے والا دودھ بالکل خالص ہو اور کوئی باریک سی شریان بھی ٹوٹ کر دودھ کو زہریلا نہ کر سکے، اور یہ کیسا اتفاق ہے کہ اس بچے کو دنیا جہان کی کچھ خبر نہ ہو لیکن اپنی ماں کی چھاتی سے دودھ چوسنے کا علم اور طریقہ وہ ہم سے زیادہ جانتا اور پہچانتا ہو۔

Marfat.com

انسان کا بچہ ماں کا محتاج ہے لیکن بعض پرندے ماں کے محتاج نہیں!!

اور یہ کیسا اتفاق ہے کہ اگر وہ نومولود بچہ کسی حیوان کی بجائے کسی پرندے یا مرغی وغیرہ کا ہو تو پھر پیدا ہونے کے بعد وہ اپنی ماں کی چھاتی سے چمٹنے کی بجائے بذات خود اپنی چونچ سے اپنی خوراک تلاش کرنے میں لگ جائے، ایک آدھ گھنٹے کا چوزہ ایک چیز اپنی چونچ میں اٹھاتا ہے اور اپنی زبان کی نوک سے جان لیتا ہے کہ میرے کھانے کی ہے کہ نہیں، مفید چیز کھاتا ہے نقصان دہ چیز چھوڑ دیتا ہے، کیا یہ علم ہر چوزے کو خود بخود محض اتفاقاً حاصل ہو رہا ہے؟

Marfat.com

قارئین کرام! سب کچھ ہونے کے باوجود اگر مرغی، تیتر اور بٹیر وغیرہ کے چوزوں میں مفید اور نقصان دہ چیز میں امتیاز کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی اور پیدا ہونے کے بعد انہیں جو کچھ ملتا، وہ کھاتے جاتے اور مرتے جاتے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ اس کائنات کا کوئی خالق نہیں ہے، یا اگر خالق ہے بھی تو پھر اس کا علم کامل نہیں ہے۔

لیکن ہمارا خالق تو ایسا خالق ہے کہ اس نے جو چیز بھی پیدا کی اس میں کمال کر دیا ہے کہ کوئی نقص اور عیب چھوڑا ہی نہیں اس کے برخلاف انسانوں نے بلکہ بڑے بڑے سائنسدانون نے کچھ ایجاد کیا ہے اور جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے یہ سب کچھ پہلی دفعہ کسی کاری گر نے اس موجودہ حالت میں تیار نہیں کیا، بلکہ پہلے سے کسی نے کسی چیز کا ایک ادھورا خاکہ بنایا، پھر بعد میں آنے والوں نے اس کمی پوری کی اور جو جو نقائص تھے وہ دور کیے اور ماڈل ماڈل بدلتے رہے۔

آج ہمیں جو خوبصورت سائنسی ایجادات نظر آ رہی ہیں، وہ ہزار ہا انسانوں کی سال ہا سال کی محنتوں کا نتیجہ ہیں، اس کے باوجود ابھی تک ان ایجادات میں مثلاً گاڑیوں، ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور کمپیوٹروں وغیرہ میں بے شمار نقائص موجود ہیں، جن کو دور کرنے کے لیے بڑے بڑے سائنسدان جتے ہوئے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی بھی تخلیق میں کوئی کمی یا نقص نظر نہیں آئے گا۔

اس سلسلے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾

ترجمہ: ”(اللہ وہ ذات) جس نے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر نیچے، اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں بھول چوک یا (کوئی خلل) نہیں دیکھے گا، پھر پھیر لے جا نظر کو، کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر پھیر لے جا نظر کو (یہ) نظر ذلیل ہو کر تھک ہار کر دوبارہ تیری طرف لوٹ آئے گی“۔

Marfat.com

قارئین کرام! سائنسدانوں کی تحقیق بے شمار پہلوؤں میں ہزار ہا سال سے جاری ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی تخلیق بے شمار پہلوؤں میں ہزار ہا سال سے جاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی ایک دہریہ سائنسدان بھی آج تک نقص یا تضاد نہیں نکال سکا اور نہ ہی اسلام کے فطرتی اصولوں اور قوانین میں سے کسی ایک کوئی بھی غیر فطری ثابت کر سکا ہے، بلکہ آئے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب قوانین کی تصدیق پر تصدیق ہی ہوتی جا رہی ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (الروم:24)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بارش اور پھر بارش سے پیدا ہونے والے نباتات کا ذکر کیا ہے کہ عقل والوں کو ان کے اندر بڑی بڑی قدرت کی نشانیاں نظر آئیں گی۔

قارئین کرام! بارش پر غور کریں کہ ہواؤں کا پانی جنوبی سمندروں سے بخارات کی شکل میں اٹھانا......اور پھر شمال میں لا کر پہاڑوں سے ٹکرانا جس کے نتیجے میں بارشوں کا برسنا اور میدانی علاقوں تک برستے جانا بلند پہاڑوں پر برف پڑنا اور پھر اس پانی کا چشموں اور چھوٹی چھوٹی نالیوں کی صورت میں بڑے بڑے نالوں میں جمع ہونا اور ان کے بہاؤ کے لیے شمالی علاقوں کا جنوب کی نسبت اونچا ہونا، کیا یہ سب کے سب محض اتفاق ہیں یا پھر کسی کی پلاننگ کے تحت یہ سب کچھ تیار کیا گیا ہے۔

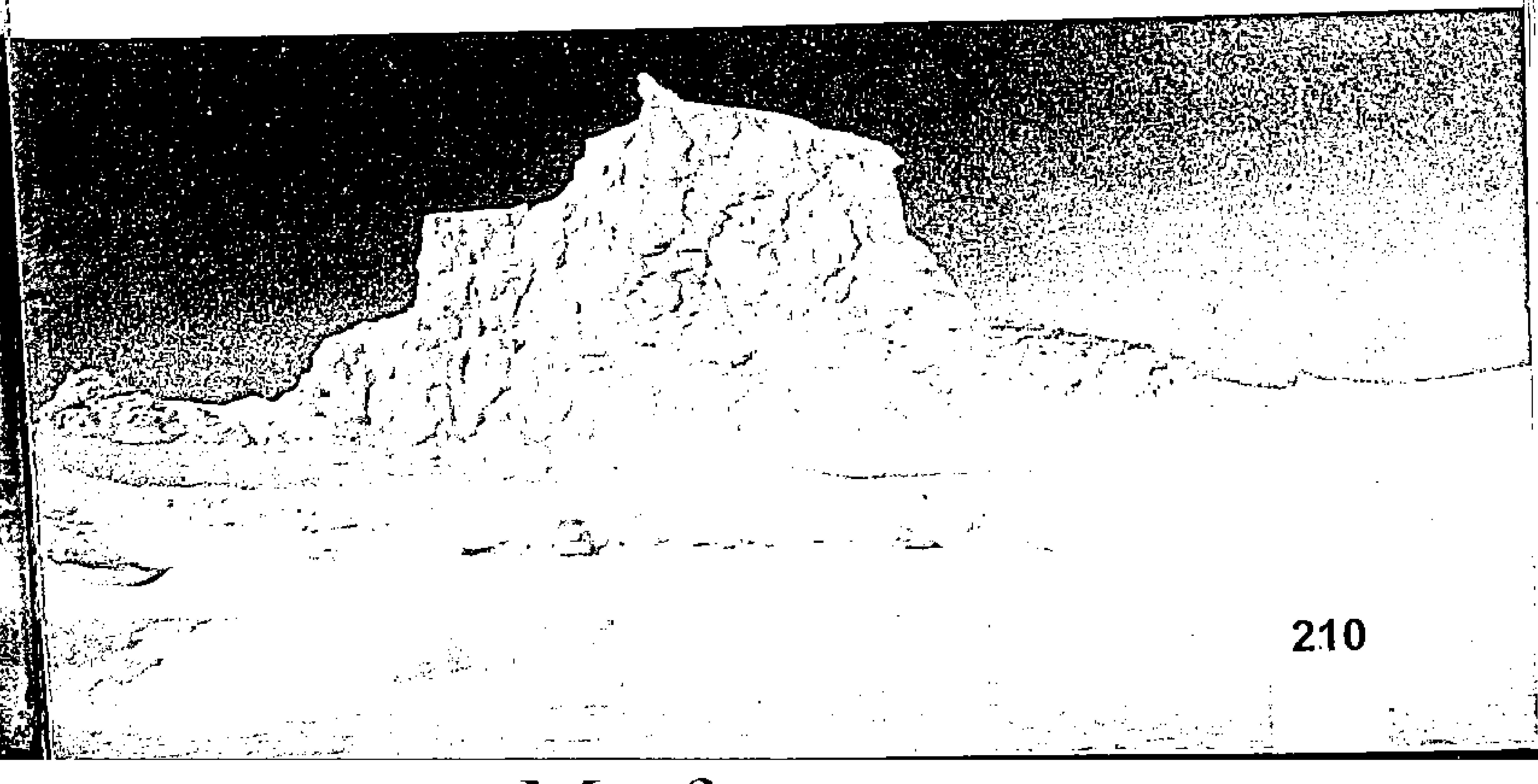

Marfat.com

اتفاق تو یہ بھی ہوسکتا تھا کہ پہاڑ سمندر کے اردگرد ہوتے اور وہاں بارش برستی رہتی اور یہ میدان اور شمالی علاقے سب خشک رہ جاتے نتیجۃً زندگی قحط سے مرتی رہتی، تو پھر بارشوں کا پانی یہاں پہاڑوں کے اردگرد جمع ہوتا رہتا، اور پہاڑوں کے اردگرد بھی ایک سمندر بن جاتا اور میدانی علاقے خشک کے خشک ہی رہ جاتے۔

اگر ایسی صورت ہوتی تو پھر ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ یہ دنیا کسی حادثے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے، یا پھر اس کائنات کے خالق سے کچھ کمی اور نقائص باقی رہ گئے ہیں، اور وہ ان کو دور نہیں کرسکا، لیکن ہمارا خالق تو ایسا خالق ہے کہ اس نے جو چیز بھی پیدا کی ہے کامل اور مکمل پیدا کی ہے، اس خالق نے اپنی کسی تخلیق کے اندر کوئی عیب چھوڑا ہی نہیں ہے کہ جسے آج کوئی ڈھونڈ سکے۔

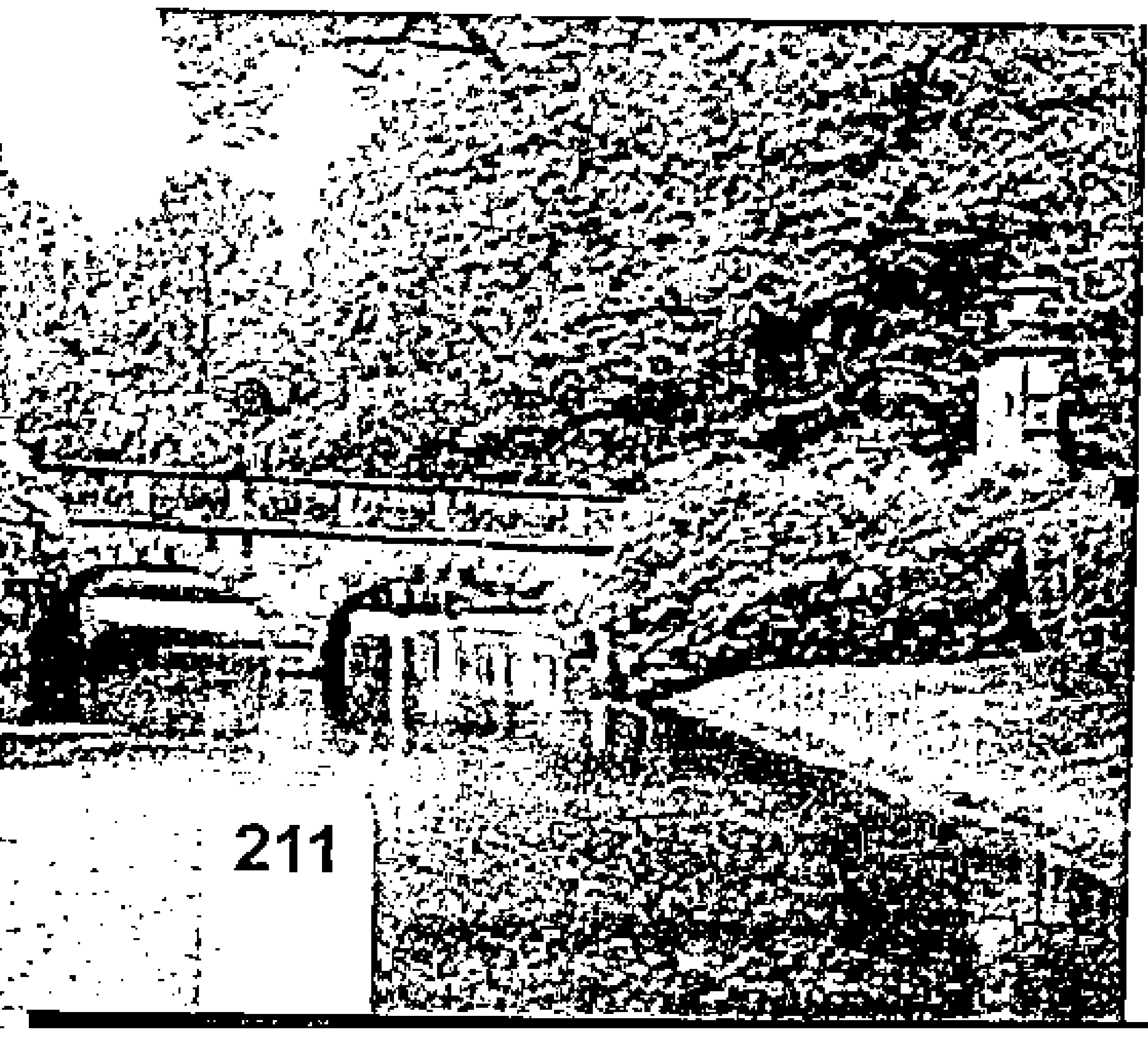

Marfat.com

قارئین کرام! آخر میں قرآن حکیم کی ایک پشین گوئی بھی ملاحظہ فرمالیں: یہ پشین گوئی سورۃ روم کے شروع میں بیان کی گئی ہے:

الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ
بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾
بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ (الروم:1-6)

ترجمہ: ''رومی مغلوب ہوگئے بیچ قریبی زمین میں (یعنی شام میں) اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند سالوں (پانچ سے نو سالوں) میں غالب آجائیں گے، اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب وہ مغلوب ہوئے) اور بعد میں بھی (جب رومی غالب ہوں گے) مسلمان اللہ تعالیٰ کی مدد پر خوش ہوجائیں گے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے، وہ زبردست ہے رحم کرنے والا، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے (یعنی رومیوں کا غالب آنا اور مسلمانوں کا فتح یاب ہونا) اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے''

ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ کئی برس سے ایران اور روم کے درمیان جنگوں کا سلسلہ جاری تھا، روم کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ تھیں اور ان کی فتح سے خوش ہوتے تھے، اور ایرانی آتش پرست تھے اس لیے مشرک ان کے غلبہ اور فتح سے خوش ہوتے تھے۔ آخر کار نبی ﷺ کی بعثت کے تقریباً پانچ سال بعد ایران اور روم کے درمیان ایک زبردست معرکہ ہوا، جس میں ایرانی غالب رہے۔ جس پر مشرکین مکہ نے خوشیاں منائیں اور مسلمانوں سے ازراہ فخر و غرور کہنے لگے کہ دیکھا غیر کتاب والے (ایرانی) کتاب والوں پر غالب آگئے، ان باتوں سے مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا، اس پر آیات نازل ہوئیں جن میں قرآن نے ایک نہیں بلکہ دو پیشین گوئیاں ایسی کردیں جن کے وقوع پذیر ہونے میں ظاہری حالات واسباب سراسر مخالف تھے۔

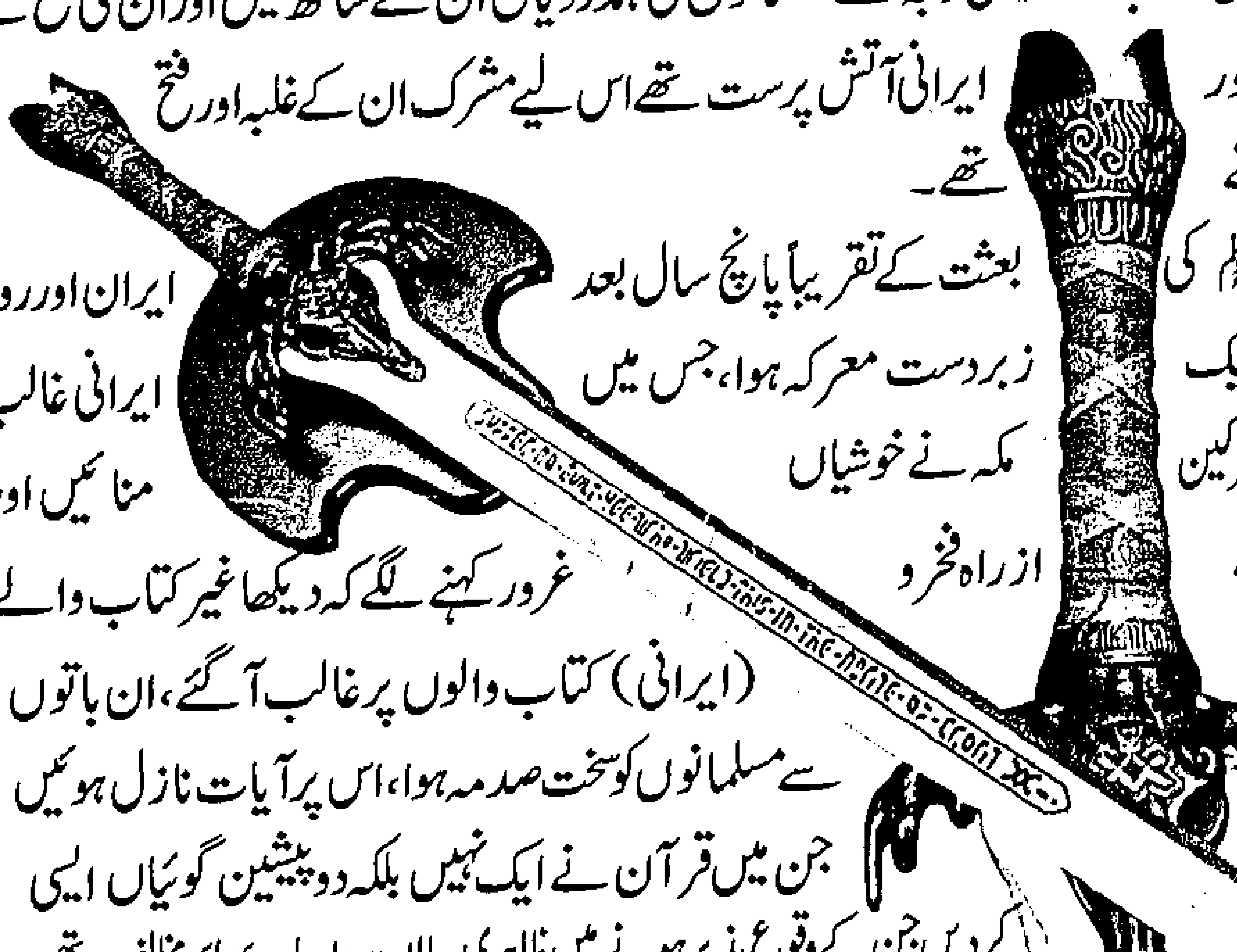

Marfat.com

ایک پیشین گوئی یہ تھی کہ چند سالوں میں یعنی پانچ سے نو سالوں میں رومیوں کو ایرانیوں پر غلبہ حاصل ہو جائے گا، اور دوسری پیشین گوئی یہ تھی کہ اسی روز مسلمان بھی فتح کی خوشی منائیں گے۔

قارئین کرام! غور فرمایئے، کیا یہ پیشین گوئیاں دنیاوی عقل کے سراسر مخالف نہ تھیں؟ یقیناً دنیاوی شعور سے یہ دونوں باتیں بالاتر تھیں یعنی ایک قوم کا دوسری قوم سے شکست کھا کر دوبارہ اٹھا اور پھر غالب قوم پر فتح حاصل کرنا، اس کام کے لیے عام طور پر صدیاں درکار ہوتی ہیں۔

اور دوسری پیشین گوئی یعنی مسلمانوں کو بھی چند سالوں میں مشرکین پر فتح ہو جائے گی، یہ بھی ناممکن اور مضحکہ خیز تھی، کیوں کہ اس وقت مسلمانوں کی حالت بے انتہا کمزور تھی، انہیں ماریں پڑ رہی تھیں...... انہیں قتل کیا جا رہا تھا، وہ بیچارے اپنے اسلام اور اپنے ایمان کو چھپاتے پھرتے تے، چھپ چھپ کر عبادات کرتے تھے۔

قارئین کرام! غور فرمایئے اور فیصلہ دیجیے ان حالات میں اگر رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہ ہوتا تو پھر کیا رسول اللہ ﷺ اپنے پاس سے مذکورہ بالا پیشین گوئیاں پیش کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا پیشین گوئیاں ہی نہیں کی گئیں بلکہ صاف الفاظ میں پیشین گوئیاں کرنے کے بعد فرمایا:

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (الروم:6)

ترجمۃ: "یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے"

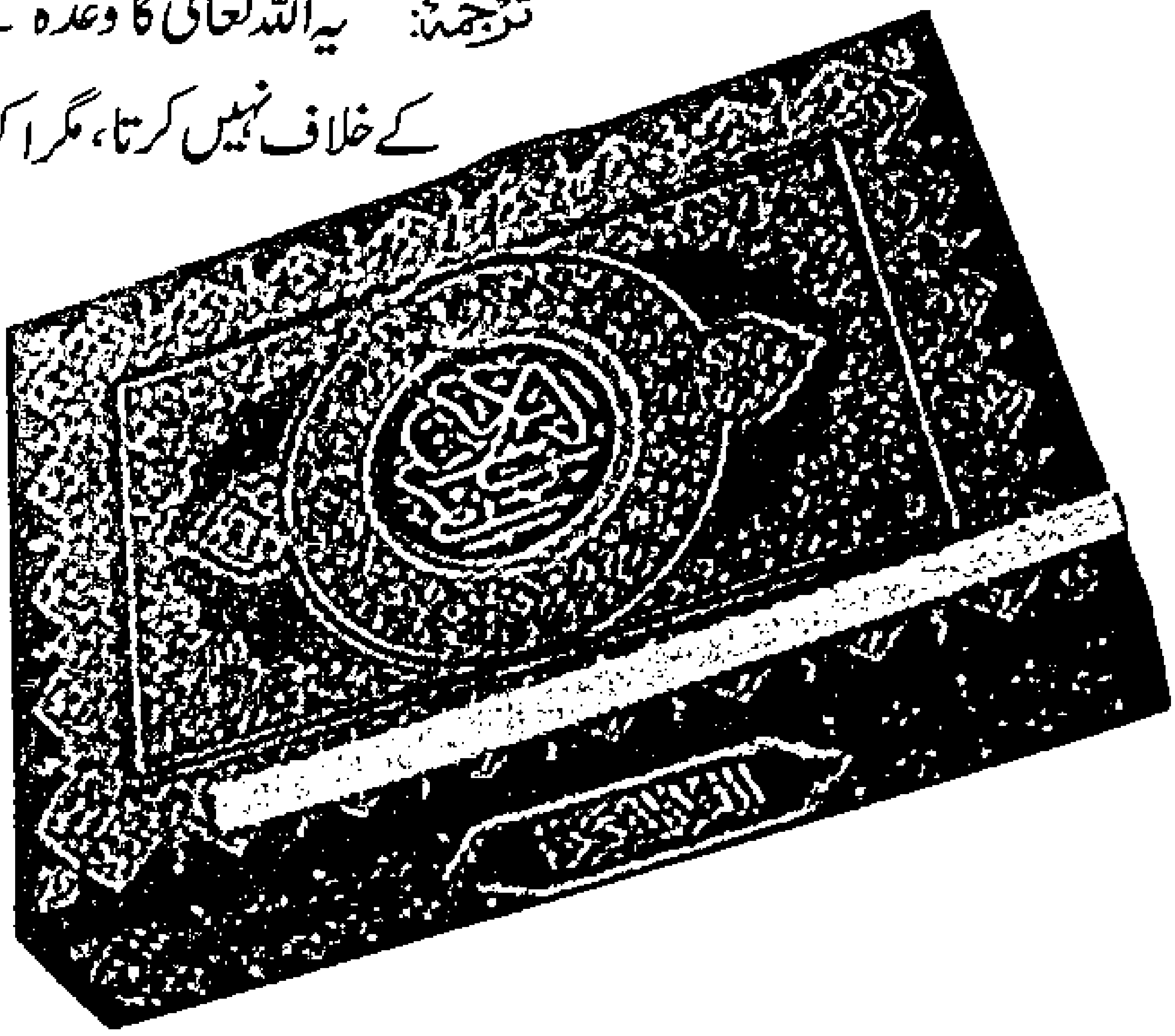

Marfat.com

قارئین کرام! اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرام کا اس کتاب پر سچا ایمان تھا، لہٰذا ان پیشین گوئی کے پیش نظر سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک سے ایک سو اونٹ کی شرط کرلی (جو اس وقت حرام نہ تھی) کہ اگر پانچ سال میں رومی ایرانیوں پر غالب نہ آئے تو پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ سو اونٹ دیں گے۔

اور اگر پانچ سال کے عرصہ میں رومی ایرانیوں پر غالب آگئے تو پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ سو اونٹ مشرک سے لیں گے، سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ شرط میں مدت بڑھا کر نو سال کرو، بضع کا لفظ عربی زبان میں پانچ سے نو سال تک کے لئے بولا جاتا ہے اس پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی مدت نو سال تک بڑھا دی۔

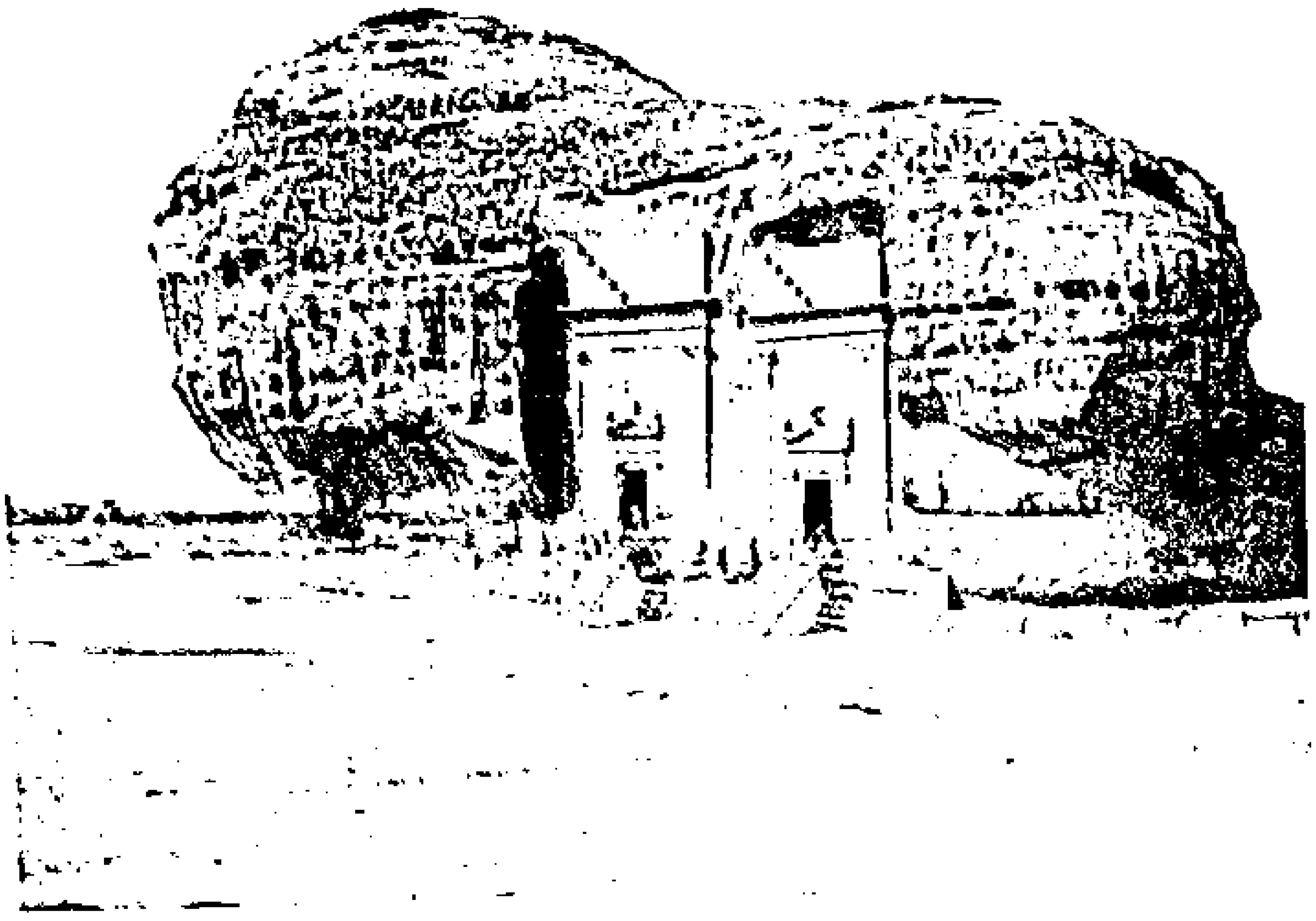

قارئین کرام! تاریک گواہ ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال جنگ بدر کے موقع پر یعنی نو سال کی مدت کے اندر ہی رومی ایرانیوں پر غالب آگئے، اور انہوں نے اپنا کھویا ہوا مال واپس لے لیا، اور مدائن تک کا علاقہ فتح کرلیا، عین اسی دن مسلمانوں کو بھی جنگ بدر میں فتح ہوئی، لہٰذا مسلمانوں کو دوہری خوشی اور مشرکین کو دوہرا غم ہوا۔

جب ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ نے دونوں پیشین گوئیاں سچی ثابت کردیں تو اس پر بہت سے لوگ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے، قارئین کرام! اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ واقعہ اور اس جیسے دوسرے واقعات انسانوں کے لیے سبق حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

Marfat.com

معمولی خلیے (Cell) سے عظیم انسان بنانے والا کون؟

11 ...... ہر جاندار اپنی احتیاج کے لیے ذرائع تلاش کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اس قدرت کا وجود اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ زندگی کے پیچھے کوئی زبردست طاقت اور اعلیٰ دماغ کارفرما ہے، مگر زندگی کیا ہے، ابھی تک کوئی نسان اس کی گہرائیوں کی تہہ نہیں پاسکا، یہ ایک عجیب چیز ہے جس میں وزن ہے نہ حدودِ اربعہ، پھر اس میں نمو کی حیرت انگیز طاقت موجود ہے، کیا عجیب بات نہیں کہ ایک نشونما پانے والی جڑ میں اتنی طاقت ہے کہ وہ چٹان میں شگاف پیدا کرسکتی ہے۔

یہ زندگی ہے جس نے پانی، زمین اور ہوا پر اپنا تسلط جما رکھا ہے، اس کی مثال سنگتراش کی ہے، جو ہر ذی روح کی مورت تراشی کے فرائض انجام دیتا ہے، ایک صناع کی ہے جو درخت کی ایک پتی ڈیزائن اعلیٰ کاریگری کے معیار پر مرتب کرتا ہے، یا ایک رنگ ساز کی ہے جو کمال قدرت وندرت کے ساتھ ایک پھول میں رنگ بھرتا ہے۔

ایک ماہر معدنیات کی ہے جو چڑیوں کو چچہانا، اور کیڑوں کو گنگنانا سکھاتا ہے، ایک ماہر کیمیا کی ہے جو پھلوں کی لذت اور چاشنی کا پتہ چلاتا ہے، پھولوں کو خوشبو اور شکر کو مٹھاس عطا کرتا ہے، اور اس کی بدولت آکسیجن ہر ذی روح کے لئے سانس کا ذریعہ بن سکی۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ مادّہ حیات یعنی پروٹو پلازم کا ایک باریک ترین قطرہ، جسے بغیر آلات کے دیکھا نہیں جاسکتا ہے، حرکت پر قادر ہے، اور سورج کی روشنی اخذ کرتا ہے، اس اکیلے حلیہ کے اندر زندگی کا جرثومہ موجود ہے اور اس زندگی کو ہر ذی روح میں تقسیم کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت پائی جاتی ہے، اس چھوٹے قطرے کی طاقتیں، درختوں جانوروں اور انسانوں سے عظیم تر ہیں کیوں کہ ان سب کا وجود اسی سے ہے، سوال یہ ہے کہ زندگی یہ کرشمہ کس کی تخلیق ہے؟

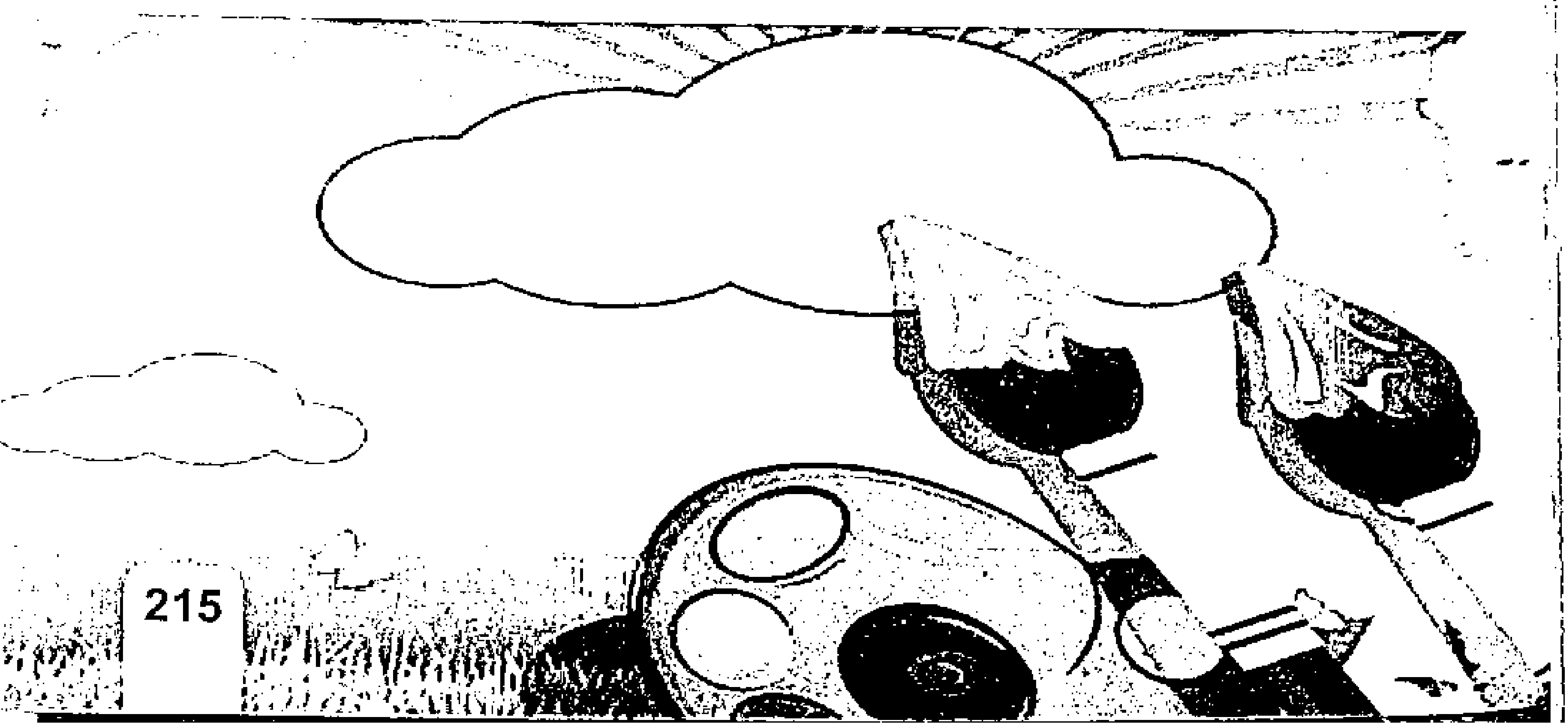

Marfat.com

جانوروں کی رہنمائی کا حیران کن نظام الٰہی

12 ......جانوروں کی عقل حیوانی (instintt) کا وجود ایک لاجواب خالق کا خود بخود اعلان کر رہا ہے کیوں کہ اگر ان میں یہ تحریک طبعی عطا نہ کی گئی ہوتی تو ان کی بے چارگی اور بے بسی کا ٹھکانہ نہ رہتا۔

''سالمن'' مچھلی عین نوعمری میں ترک وطن کرتی ہے، سالہا سال سمندر میں زندگی گزارنے کے بعد بلا کسی ظاہری راہنمائی کے اس کا پھر مادر وطن کی طرف رجوع کرنا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے، کسی عزم کے ساتھ یہ بہاؤ پر تیرتی ہوئی سمندر کی ٹھیک اسی شاخ کے ساتھ مر جاتی ہے جو اس کی جائے پیدائش کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

اگر آپ اس کو پکڑ کر کسی غلط شاخ میں ڈال دیں تو آپ دیکھیں گے کہ واپسی کی زبردست جنگ میں مبتلا ہو جائے گی اور اس وقت تک مبتلا رہے جب تک وہ منزل مقصود حاصل نہ کر لے، اس سے بھی زیادہ ''محیر العقل'' عیل (eel) مچھلی کے حالات ہیں جو سن بلوغت کو پہنچنے کے بعد فوراً تالابوں اور دریاؤں سے نکل کر ہزاروں میل دُور ''مرموڈا'' کے قریب گہری اور تاریک سمندری سطح پر قیام کرتی ہے، وہیں انڈے دے کر بچے نکالتی ہے، اور وہیں اسے موت آتی ہے۔

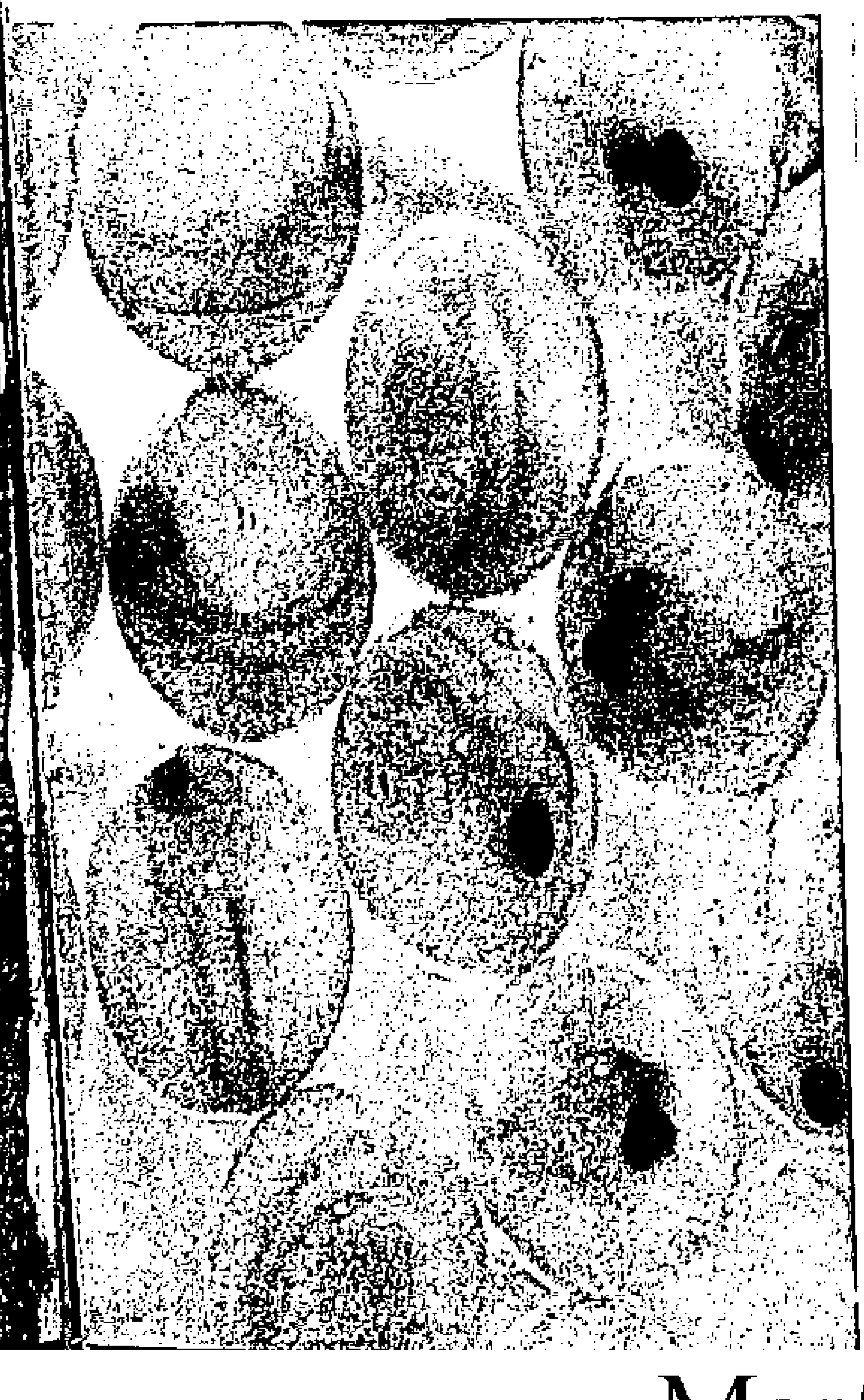

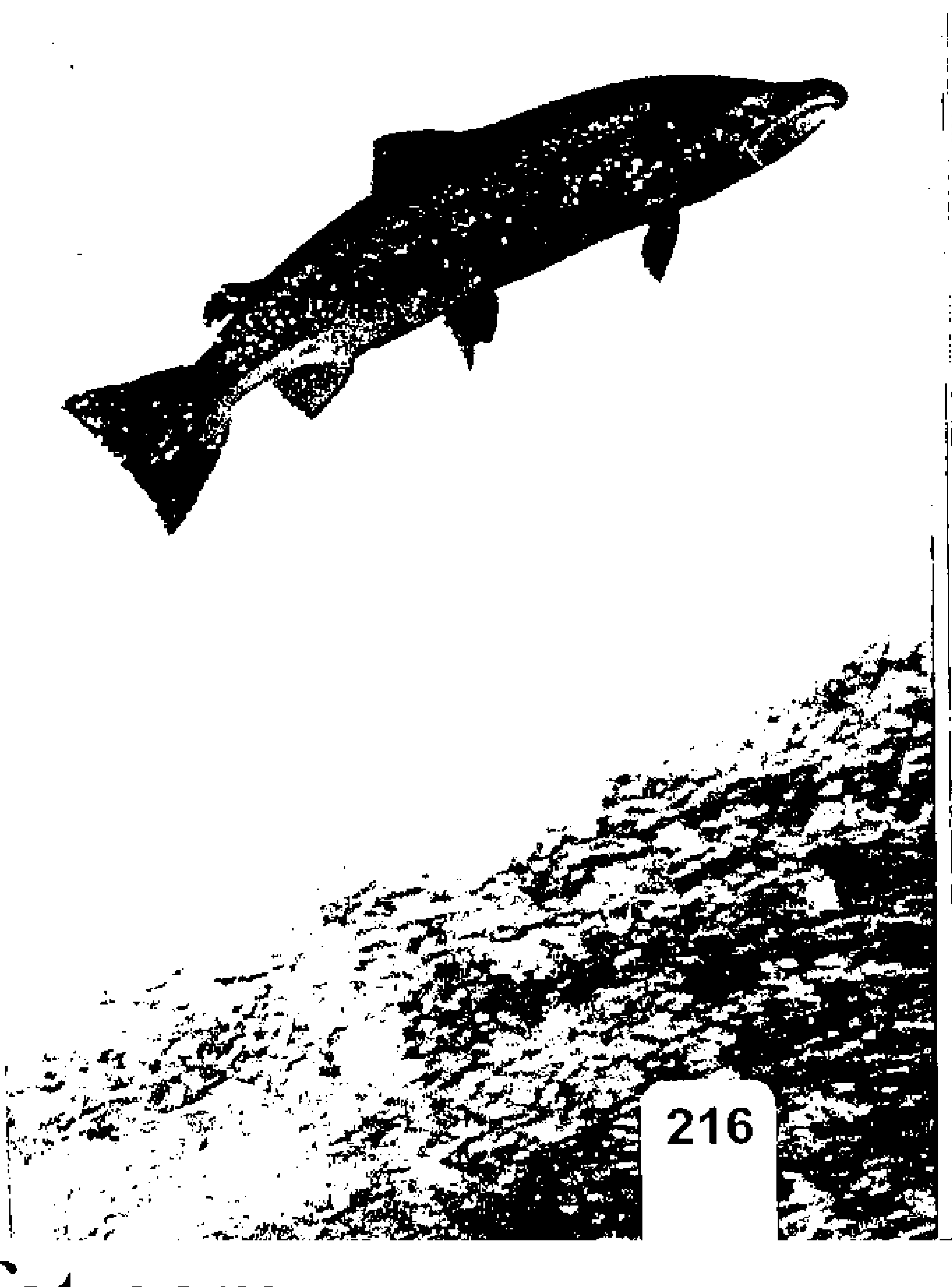

Marfat.com

مگر اس کے بچے جن کے پاس ظاہراً کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے وہ اپنے والدین کے متروکہ وطن کا پتہ چلاسکیں، وسیع سمندروں سے گزر کر ٹھیک انہی دریاؤں، جھیلوں اور تالابوں میں پہنچ جاتے ہیں جہاں سے ان کے والدین نے ہجرت کی تھی، اور یہ سفر اس صحت سے عمل میں آتا ہے کہ آج تک کسی نے ''امریکہ کی عیل'' مچھلی کو یورپ میں نہیں دیکھا، اور ''یورپ کی عیل مچھلی'' کو امریکہ میں نہیں دیکھا گیا۔

اس معاملے میں قدرت نے یہاں تک احتیاط سے کام لیا ہے کہ یورپ کی عیل میں بلوغ ایک سال بعد نمایاں ہوتا ہے تاکہ امریکہ کے مقابلے میں یورپ کے سفر لمبائی کا تدارک ہوسکے اور یورپ و امریکہ دونوں مقاموں کی عیل مچھلیاں ٹھیک بلوغت کے وقات اپنے اپنے وطن میں داخل ہوسکیں، کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس حیرت انگیز رہبری اور رہنمائی کا سامان کس نے فراہم کیا؟۔

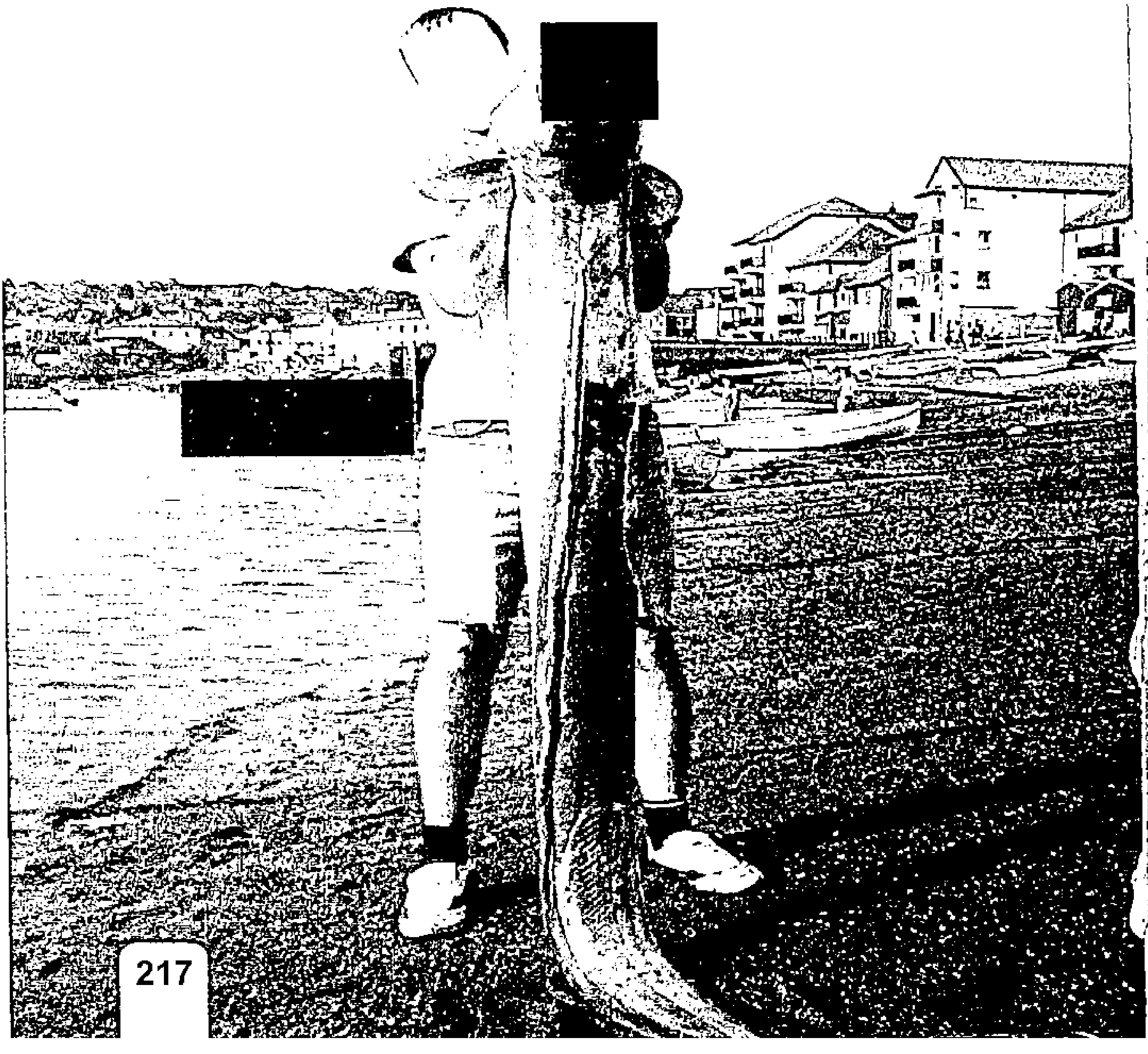

Marfat.com

واسپ (wesb) جو ایک ڈنگ مارنے والا کیڑا ہے، ٹڈی کو پکڑ کر کمال مہارت جراحی کے ساتھ اس میں اپنے ڈنگ سے اسی قدر زہر پیوست کرتا ہے کہ ٹڈی بے ہوش ہو جائے مگر مرنے نہ پائے، پھر زمین کھود کر اسے اس طرح محفوظ کر دیتا ہے کہ اس کو زندہ گوشت کی غذا میسر آسکے، کیوں کہ وہ مردہ گوشت ان کے لیے مہلک ثابت ہوتا ہے۔

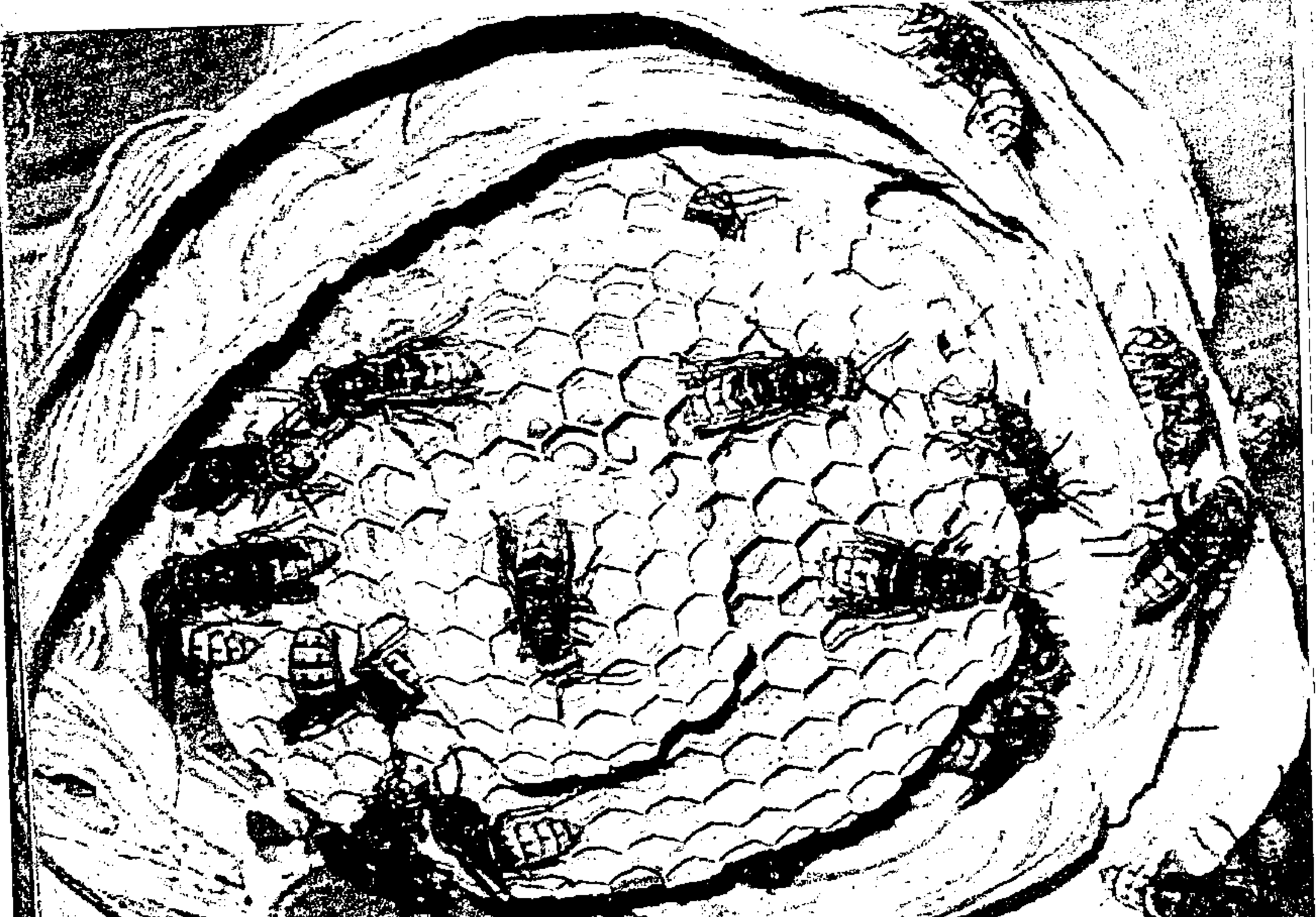

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ بچوں کے جنم لینے کے بعد ان کی ماں اڑ جاتی ہے، اور اس کو یہ موقع نصیب نہیں ہوتا کہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی تربیت کر سکے، مگر یہ بچے جملہ وظائف زندگی بلا کسی تربیت کے خود انجام دیتے ہیں۔

ہم پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کون سا تیکنیکی ماحول ہے جس نے یہ علم ان کو سکھایا اور ان کی تربیت کی، جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ یہ عادات حاصل کردہ نہیں بلکہ ذات باری تعالیٰ کا عطیہ ہیں۔

Marfat.com

عقل انسانی قدرت الٰہی کا ایک انمول تحفہ

13 ......انسان کے اندر عقل کا مادّہ ہے جو کسی دوسری مخلوق میں نہیں پایا جاتا ہے، تاریخ شاہد ہے کہ کسی دوسری مخلوق میں کبھی یہ صلاحیت نہیں رہی کہ وہ ایک سے دس تک گنتی بھی گن سکے یا دس کے معنی کبھی سمجھ سکے، بغیر مخلوق فطری رجحانات (instintt) سے مزین کی گئی ہے۔

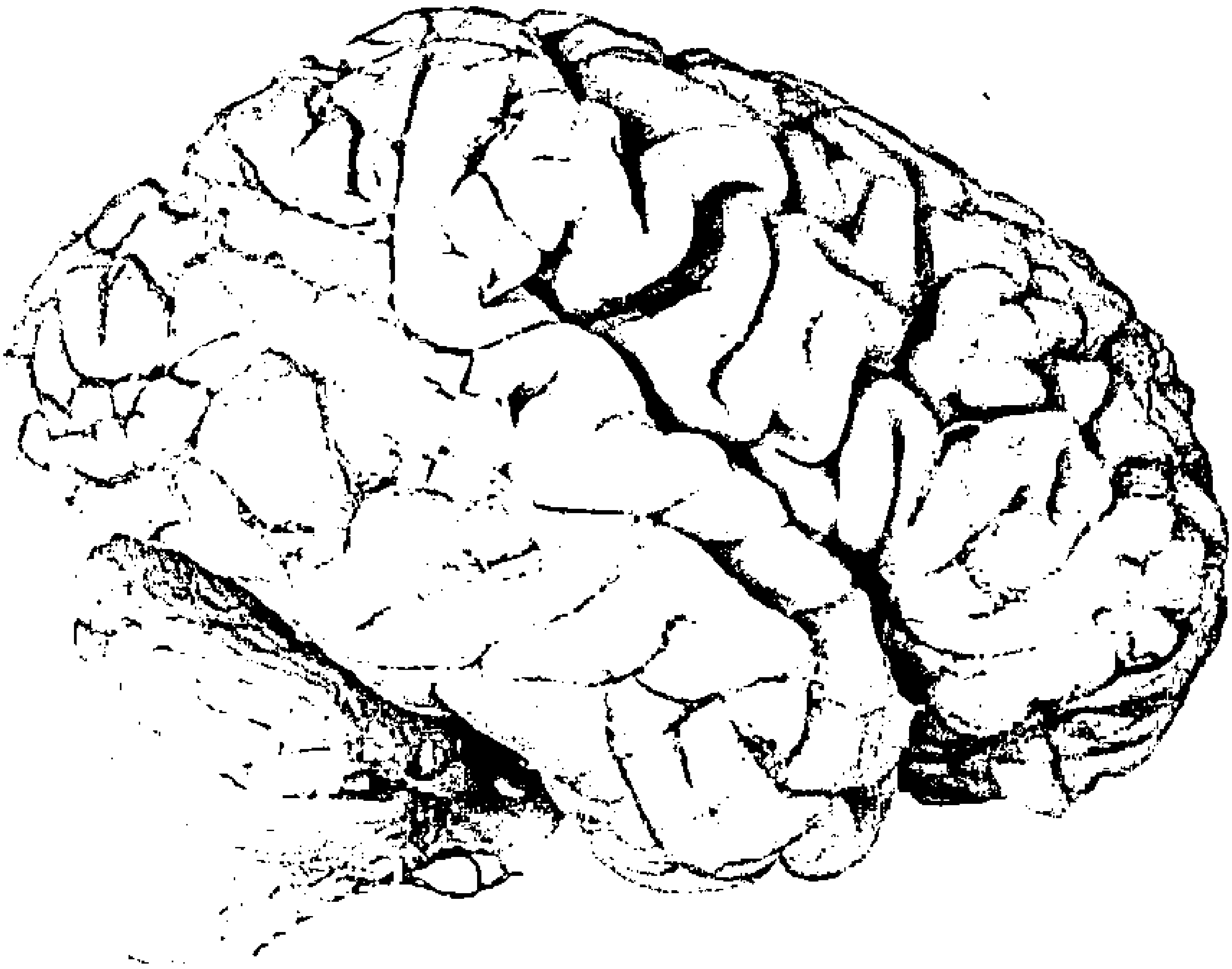

ان کی مثال ایسے ساز کی ہے جس سے ایک ہی آواز نکل سکتی ہے، برخلاف اس کے انسانی دماغ اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس میں ساز کے سبھی پردے موجود ہیں اور ہر پردہ اپنی اپنی آواز نکالتا ہے اور کمال ہنرمندی کے ساتھ نکالنے کی قدرت رکھتا ہے، اس نکتے کی مزید وضاحت یہ ہے کہ آج ہم جو کچھ ہیں وہ صرف اس وجہ سے ہیں کہ ایک ابدی اور لازوال خزینہ نور سے ہم کو شعاعیں نصیب ہوگئی ہیں۔

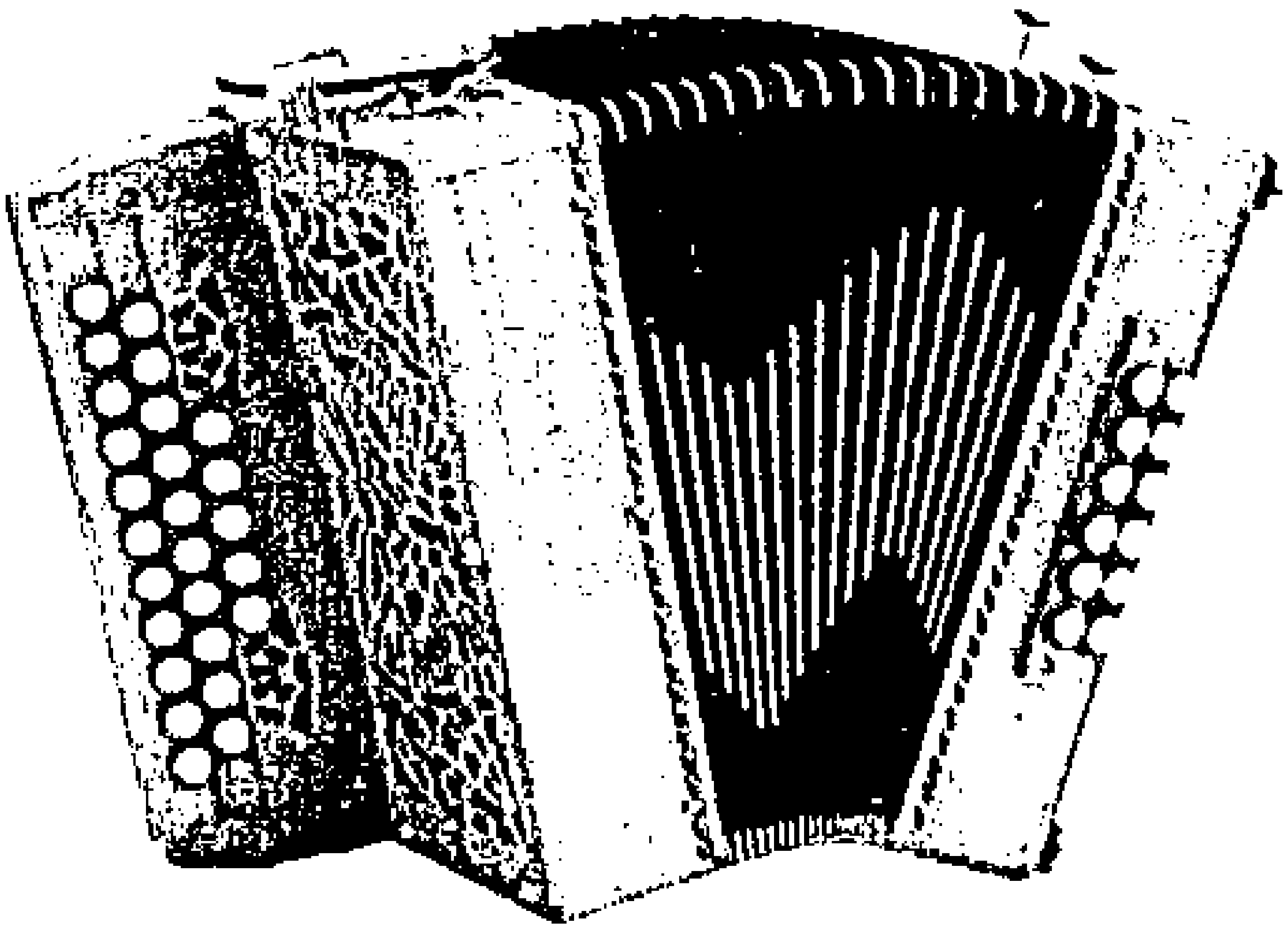

Marfat.com

خالق کائنات کے وجود کے تین انمول دلائل

14 ......تینوں دلائل پر ہم ذیل میں روشنی ڈالیں گے:

پہلی دلیل:...... زندگی کے آثار ان تمام ظوہرات (phenomene) میں موجود ہیں، جن سے آج ہم پوری طرح واقف ہیں، اگرچہ ڈارون ان سے ناواقف تھا مثلاً وراثتی خصائل کے حامل ذرات (henes) کے عجائبات، یہ ذرّات اس قدر ناگفتنی حد تک باریک ہوتے ہیں کہ اگر ان کے صرف اسی حصے کو جمع کیا جائے جن پر دنیا کی تمام آبادی کا انحصار ہے تو وہ سب ایک انگشتانے سے کم جگہ پر اکھٹے کیے جاسکتے ہیں۔

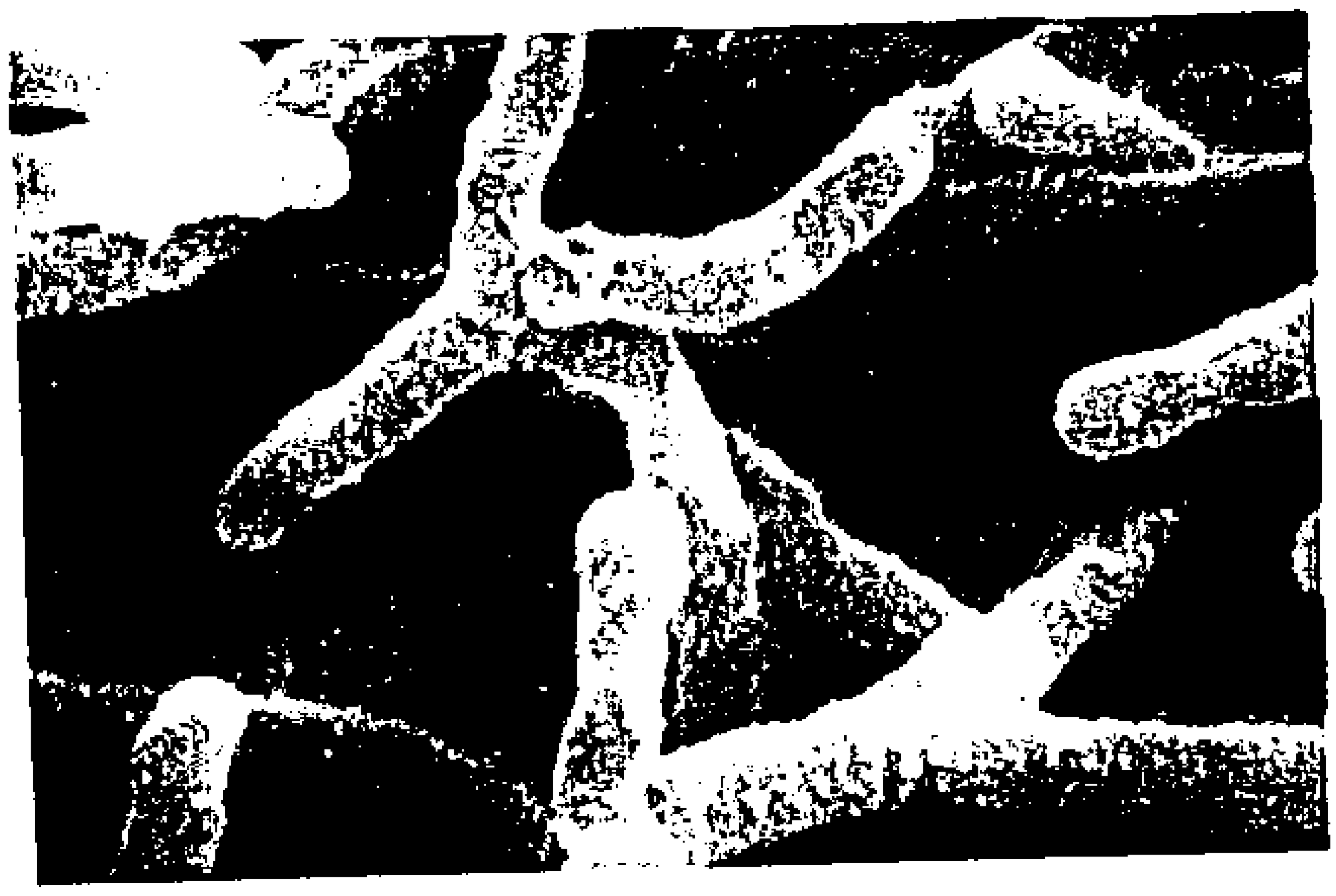

پھر بھی یہ باریک ذرّات جن کو صرف طاقت ور خوردبین (electronic microscope) سے بھی بڑی مشکل سے دیکھا جاسکتا ہے اور ان کے ساتھی کروموسومز (thromosomes) ہر جاندار (cell) میں بسے ہوتے ہیں اور انسان وحیوان کے عادات وخصائل پر کماحقہ روشنی ڈالتے ہیں، یہ ذرّات لاکھوں آباءواجداد کے توارثی تاثرات اور ایک ایک کی نفسیات کو حددرجہ چھوٹی جگہ میں کس طرح محفوظ کر لیتے ہیں؟ یہی خلیہ ارتقاء کی پہلی منزل ہے، اسی کے اندر وہ (henes) پنہاں ہیں جن سے انسان کا وجود ہے، کیا محض چند لاکھ ذرّات کا باریک ترین جراثیم کی ایک شکل میں ایک چھوٹے سے مقام کے اندر بند ہو کر روئے زمین کے ہر ہر گوشہ زندگی پر حکمرانی کرنا، ایسی تخلیقی ذہانت کی کارفرمائی کا ثبوت نہیں جس کے اکمل ہونے سے انکار نہ کیا جاسکے؟ انسان بہت سے خلیوں سے مل کر بنا ہے، ہر خلیہ بہت سے کروموسومز ہوتے ہیں اور کروموسومز میں لاکھوں کی تعداد میں مورثے (henes) نظر آتے ہیں، انسان کے آباءاجداد (Perents) کی ہر خصلت کا ایک ایک جین ان میں موجود ہوتا ہے۔

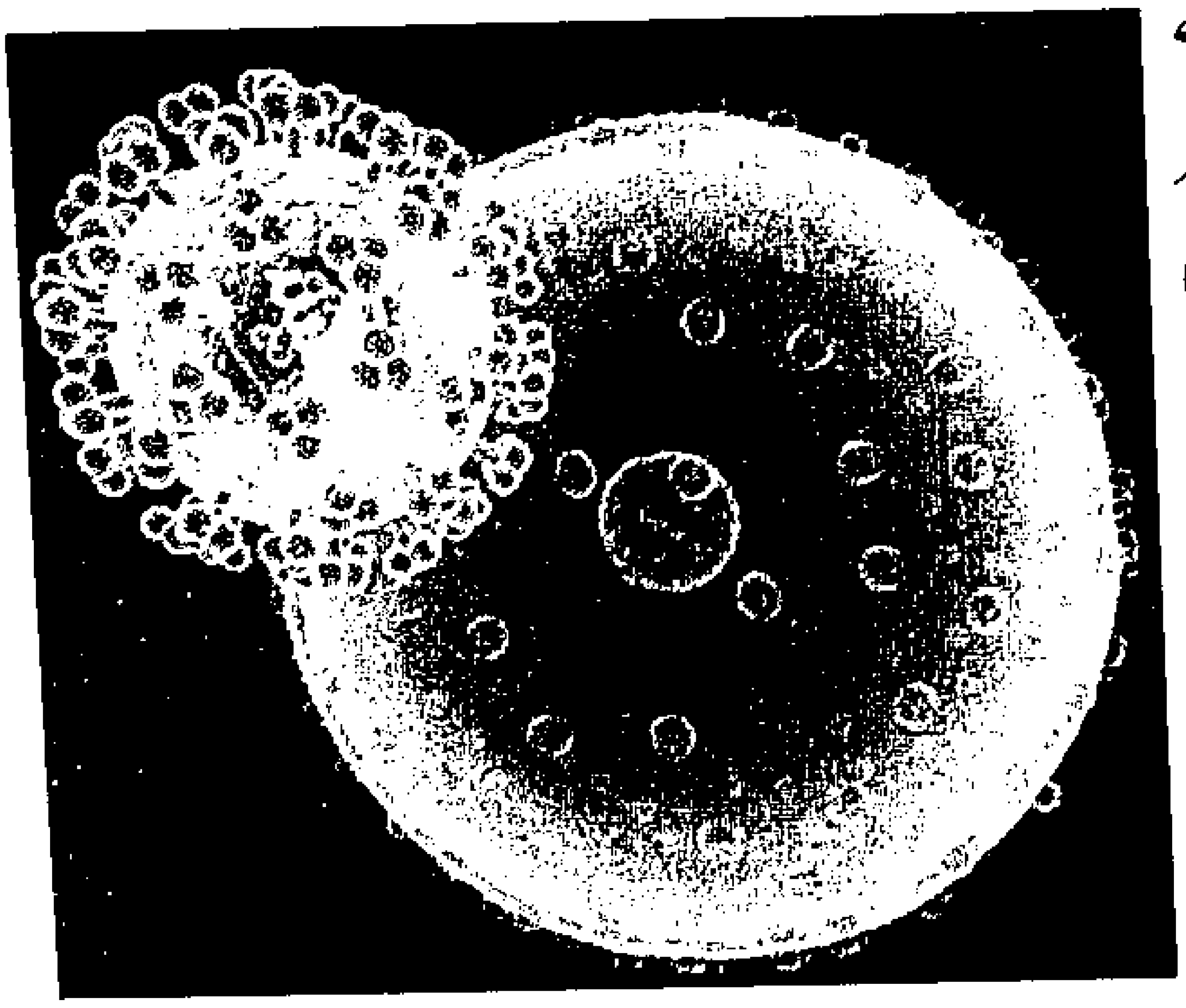

Marfat.com

ان میں سے جو جین زیادہ طاقت ور ہوتا ہے وہ غالب آجاتا ہے اور اس کے مطابق انسان کے عادات واطوار، شکل و رنگ وغیرہ مرتب ہوتے ہیں، خلیہ ایک مجتمع مادّہ ہے جو پودوں، درختوں، ناوروں اور دیگر موجودات میں پایا جاتا ہے اور دوسرے مجتمع مادوں سے مل کر ایک اعلیٰ مخلوق وجود میں لاتا ہے۔

دوسری دلیل:...... فطرت کا محتاط تصرف ہمیں یہ یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ ضرور کسی ایسی عقل کاملہ کا وجود ہے جو اپنی دوراندیشی اور ذکاوت کو محیرالعقل طریقے سے استعمال کرتی ہے۔

کچھ مدت ہوئی آسٹریلیا میں ناگ پھنی کا استعمال جھاڑی کے طور پر شروع ہوا، اس وقت آسٹریلیا میں ناگ پھنی کے کیڑے موجود نہ تھے، اس لیے یہ بے تحاشا بڑھنے اور پھیلنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے اتنی لمبی چوڑی زمین پر قبضہ جمالیا، جس پر اس وقت انگلستان بسا ہوا ہے، اور کھیتوں کو تباہ کر کے انسانوں کو دیہات اور قصبوں سے باہر نکال دیا۔

اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے کیڑوں کے ماہرین نے ایک ایسا کیڑا تلاش کر لیا جس کی غذا ناگ پھنی ہے اور وہ سوائے ناگ پھنی کے کچھ کھاتا ہی نہیں، وہ افزائش نسل میں محتاط بھی بہت ہے۔

آسٹریلیا میں یہ کیڑے موجود نہ تھے اس لیے انہیں باہر سے لانا پڑا، ان کیڑوں نے آکر جلد ہی فتح حاصل کر لی اور ناگ پھنی کی لائی ہوئی مصیبت کا ازالہ ہو گیا، اب صرف احتیاطی تدابیر سے ناگ پھنی کو قابو میں رکھا جاتا ہے، جس کے لیے تھوڑے ہی کیڑوں کی ضرورت پڑتی ہے، زندگی میں توازن قائم رکھنے کے لیے ایسے ہزار ہا اسباب دنیا کے گوشے گوشے میں فراہم کیے گئے ہیں بہت سے کیڑے ایسے ہیں جن میں حد درجہ سرعت کے ساتھ بڑھنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ وہ روئے زمین پر چھا نہیں جاتے۔

Marfat.com

قدرت نے توازن قائم رکھنے کا یہ انتظام کیا ہے کہ کیڑے کے جسم کے اندر اس طرح کے پھیپھڑے موجود نہیں جیسے انسان کے اندر پائے جاتے ہیں وہ نلکیوں کے ذریعے سانس لیتے ہیں، یہ کیڑے جب بڑھنے لگتے ہیں تو یہ نلکیاں اسی نسبت سے نہیں بڑھتیں اس لیے کیڑے بڑی جسامت کے کبھی نہیں ہو سکتے۔

یہ ایک فطری کمزوری ہے جو ان کو قابو میں رکھتی ہے، اور ان کی لامحدود افزائش پر بھی پابندی عائد کرتی ہے، اگر یہ رکاوٹ فطرت کی طرف سے مہیا نہ کی گئی ہوتی تو انسان کا دنیا میں وجود ناممکن ہو جاتا، کیوں کہ ایسی صورت میں ایک حقیر کیڑا بھی جسامت کے لحاظ سے شیر کے برابر ہو جاتا اور افزائش نسل میں تیز رفتاری کی وجہ سے تمام روئے زمین پر چھا جاتا۔

تیسری دلیل:...... یہ حقیقت ہے کہ انسان خدا کے تصور کا حامل ہے، خود ہی خدا کے وجود کی زبردست دلیل ہے، انسان میں خدا کا تصور ایک ایسی خداداد صلاحیت کا نتیجہ ہے جسے دنیا میں سوائے انسان کے کوئی دوسرا نہیں حاصل کر سکتا، اس صلاحیت کو متخیلہ کے ساتھ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

یہی نادیدہ چیزوں کے ثبوت مہیا کرتی ہے اور اسی زبان سے انسان پر صدہا شاہراہوں کا ظہور ہوتا ہے، اور اسے صاف صاف معلوم ہونے لگتا ہے کہ آسمان ک نیچے جہاں جہاں جو کچھ بھی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہر ہر جگہ اور ہر ہر چیز کے اندر خدا موجود ہے اور وہ خود ہمارے دلوں سے اتنا قریب ہے کہ اس سے قریب تر کوئی چیز ہیں۔

غرضیکہ سائنس اور متخیلہ دونوں ہی کا فتویٰ ہے کہ ہمارا یہ کارخانہ حیات خدا کی وجہ سے ہی ہے اور اسی کی مرضی کے مطابق چل رہا ہے اور نہ صرف یہ کہ زمین کا گوشہ گوشہ اس کی ربوبیّت کا اعلان کر رہا ہے بلکہ آسمان اور چمکنے والے ستارے بھی اس کی جلالت وحشمت اور اس کی عدیم المثال کاریگری کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ (ماہنامہ دعوت اسلام آباد)

Marfat.com

انسانی ارادے تقدیر کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور

﴿115﴾ ......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے خدا کو کس طرح پہچانا؟ فرمایا:

عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ

ترجمہ: ''میں نے اپنے رب کو مضبوط ارادوں، بڑے بڑے عاقلوں کے منصوبے ٹوٹ جانے کے سبب پہچانا کہ ضرور ان سب علاقوں سے بالاتر کوئی اور طاقت ہے جس کے سامنے سب عاجز ہیں''

موجودہ زمانے میں اس اجمال کی تشریح یوں ہوسکتی ہے کہ جب ''ایڈورڈ ہفتم'' بادشاہِ انگلستان وہندوستان کے پیٹ میں شدید زخم ہوا اور وہ زخم کسی طرح بھی اچھا نہ ہوا، بعض ڈاکٹروں کی رائے ہوئی کہ پیٹ میں شگاف دیا جائے بعض نے کہا کہ شگاف دینے کے بعد جانبر ہونا مشکل ہے، مگر انجام میں اتفاق رائے اسی پر ہوا کہ ضرور شگاف دے کر زخم صاف کیا جائے، شگاف دیتے وقت بعض ''تقدیر کے منکر'' ڈاکٹروں نے با آواز بلند پکارا کہ: ''آج تقدیر بمقابلہ تدبیر کا مقابلہ ہے اور ضرور تدبیر تقدیر پر غالب آجائے گی''۔

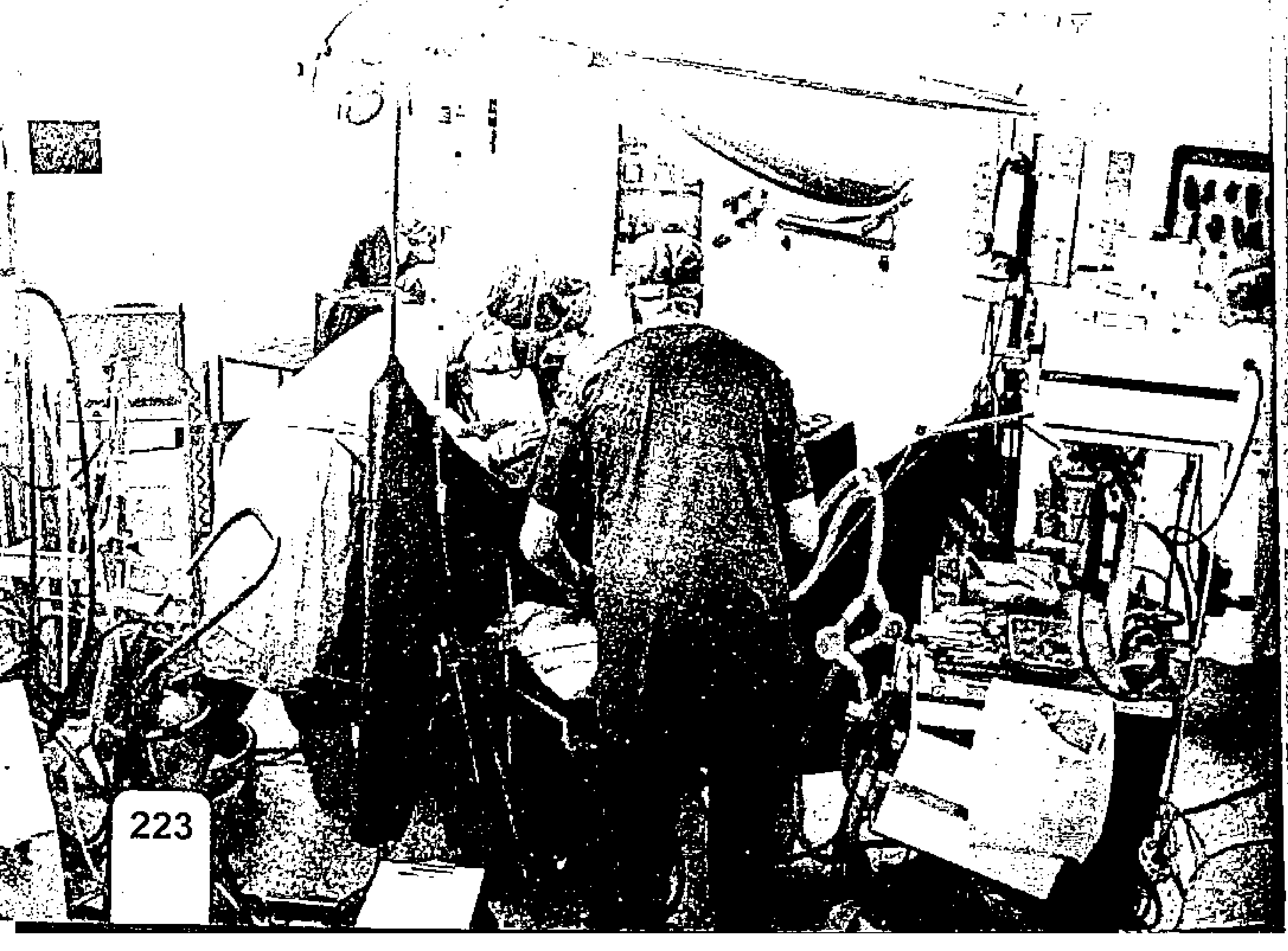

Marfat.com

اتفاق سے وہ جراحی کا عمل موافق ہوا، وہ علاج درست آیا اور بادشاہ کو شفاء ہوئی پھر تو جو کچھ ان جراحوں نے ناز کیا اور بے جا کلمے منہ سے نکالے وہ واقفوں پر روشن ہیں لیکن اس تجربہ اور تدبیر کے تقدیر پر غالب آنے کے بعد جب بادشاہ کے مرنے کا وقت آیا اور:

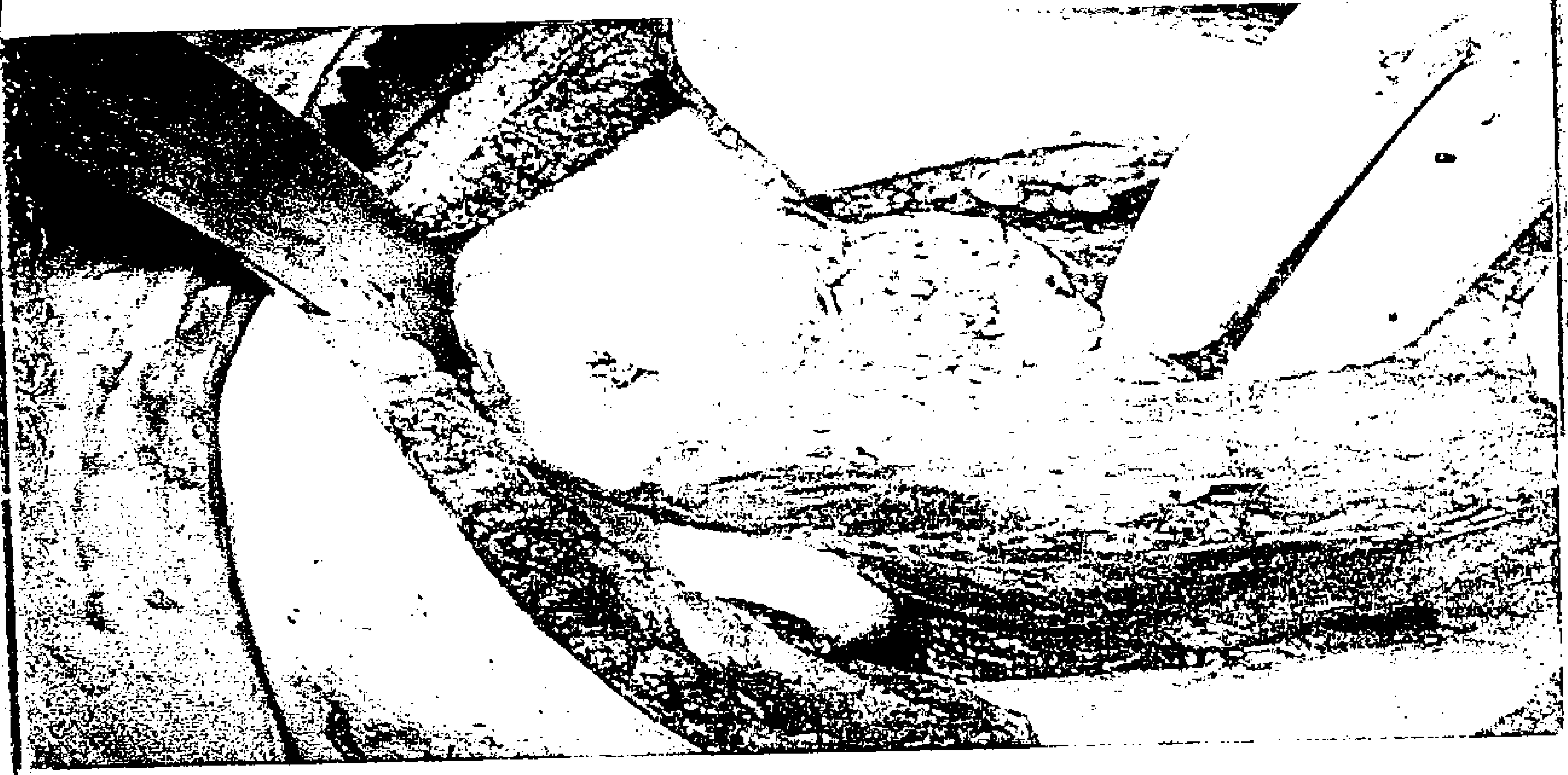

اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ کا مطلب پورا ہونے کو ہوا، اس وقت وہ سارے تجربہ کار ڈاکٹر جن کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا جو اپنی تدبیر کو تقدیر پر غالب سمجھتے تھے، جو اس سے پہلے جراحی عمل کر کے موت کو ٹال چکے تھے، جو اپنے کام میں نہایت پختہ کار تھے، وہ سب کے سب وہاں کھڑے تھے اور بادشاہ اپنی جان خدا کے حوالے کر رہا تھا۔

افسوس اس وقت سب کی تدبیریں غلط ہوئیں آخر تقدیر کا لکھا تدبیر پر غالب آیا، سارے منصوبے ٹوٹ گئے، اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

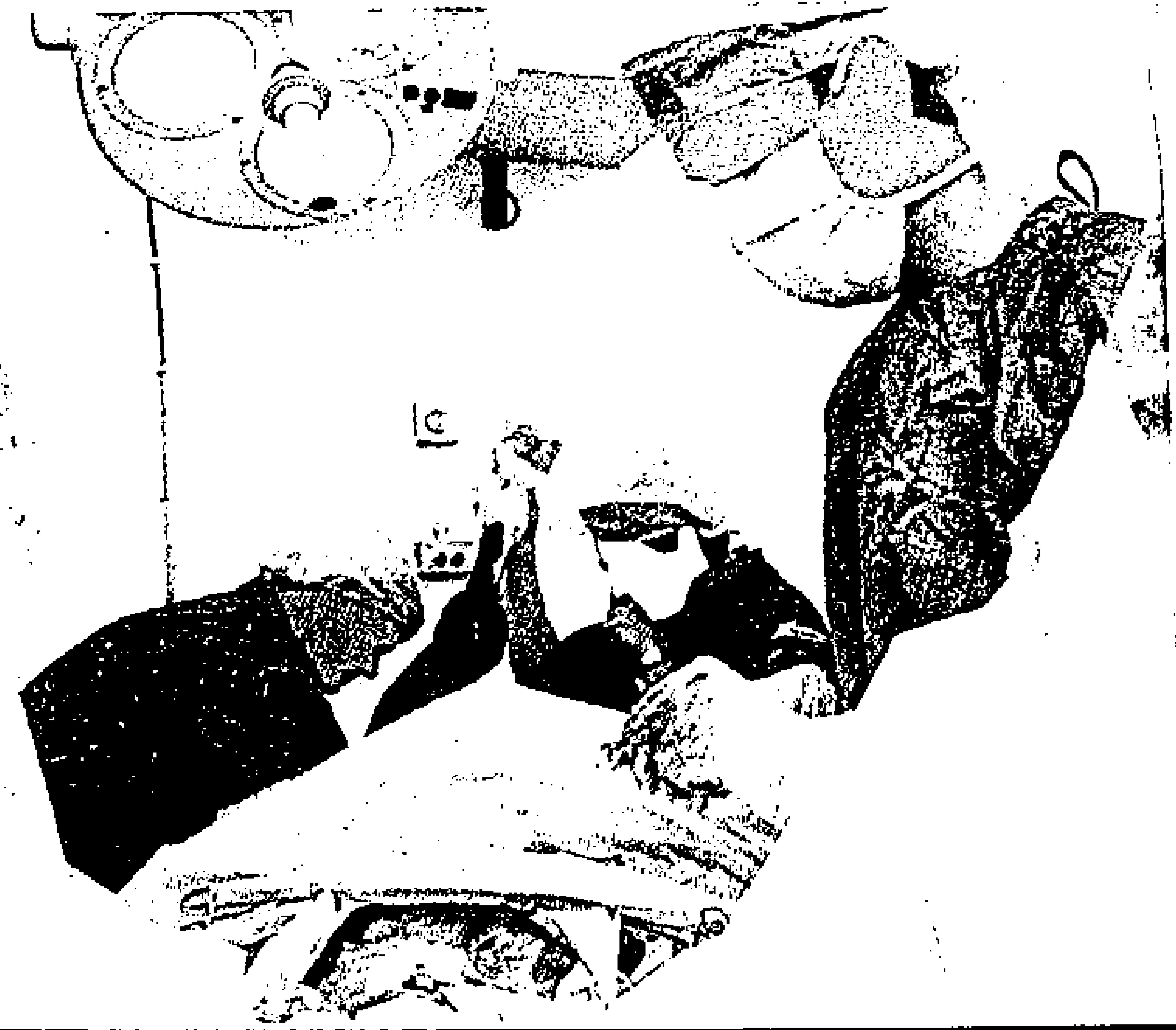

"دنیا کے بڑے بڑے عقلمندوں کی تدبیریں ٹوٹ جانے سے مجھے معلوم ہوا کہ ان سب کے اوپر کوئی اور طاقت موجود ہے، جو سب کو زیر کرتی ہے وہی زبردست خدا

Marfat.com

زہریلا سانپ اور اس کا تریاق قدرت کا عجیب کرشمہ

16 ......زمانہ حال میں علم پر عملی تجربات جس قدر بڑھ گئے ہیں، خدا کی ہستی کا اور بھی زیادہ ثبوت ملتا گیا، ایک اچھا زہریلا سانپ جس کو کاٹے وہی مرجائے، مگر ایک سانپ کا دوسرے سانپ کو کاٹنا کوئی نئی بات پیدا نہ کر سکے۔

تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ ہر ایک سانپ کے منہ میں دو عظیم الشان خزانے ہیں، اور ایک سم قاتل دوسرا تریاق، یہ دونوں باہم ضد ہیں لیکن بہت ہی پاس پاس یہ دو دشمن آباد ہیں جن کی پیدائش کی ایک ہی جگہ ہے، ایک منہ ایک غذا سے پیدا ہوئے ہیں ان کے بیچ میں ایک باریک سا پردہ ہے جو ہر ایک خزانے کو الگ الگ رکھتا ہے۔

اوّل باریک آلات کے ذریعہ سے وہ دونوں خزانے توڑ کر الگ الگ نکالے گئے، پھر باریک سی پچکاری کے ذریعہ زہر کا خزانہ جو نہایت قلیل سی زہریلی رطوبت تھی ایک کتے کے بدن میں پہنچائی تب فوراً ہی وہ کتا مر گیا پھر تریاق کی پچکاری دوسرے کتے کے لگائی گئی، اس کے بعد اس کے بعد زہریلی پچکاری لگا کر دیکھا تو اب کوئی اثر پیدا نہ ہو، اس تجربہ سے زہر اور تریاق دو متضاد خزانے بہت ہی پاس پاس مل گئے زہر کی حالت یہ ہے کہ کل کائنات زہر کے ایک قطرہ کا ساٹھوں حصہ رطوبت ہے مگر تاثیر میں دو تین بوند سنکھیا سے بھی زیادہ تیز ہے۔

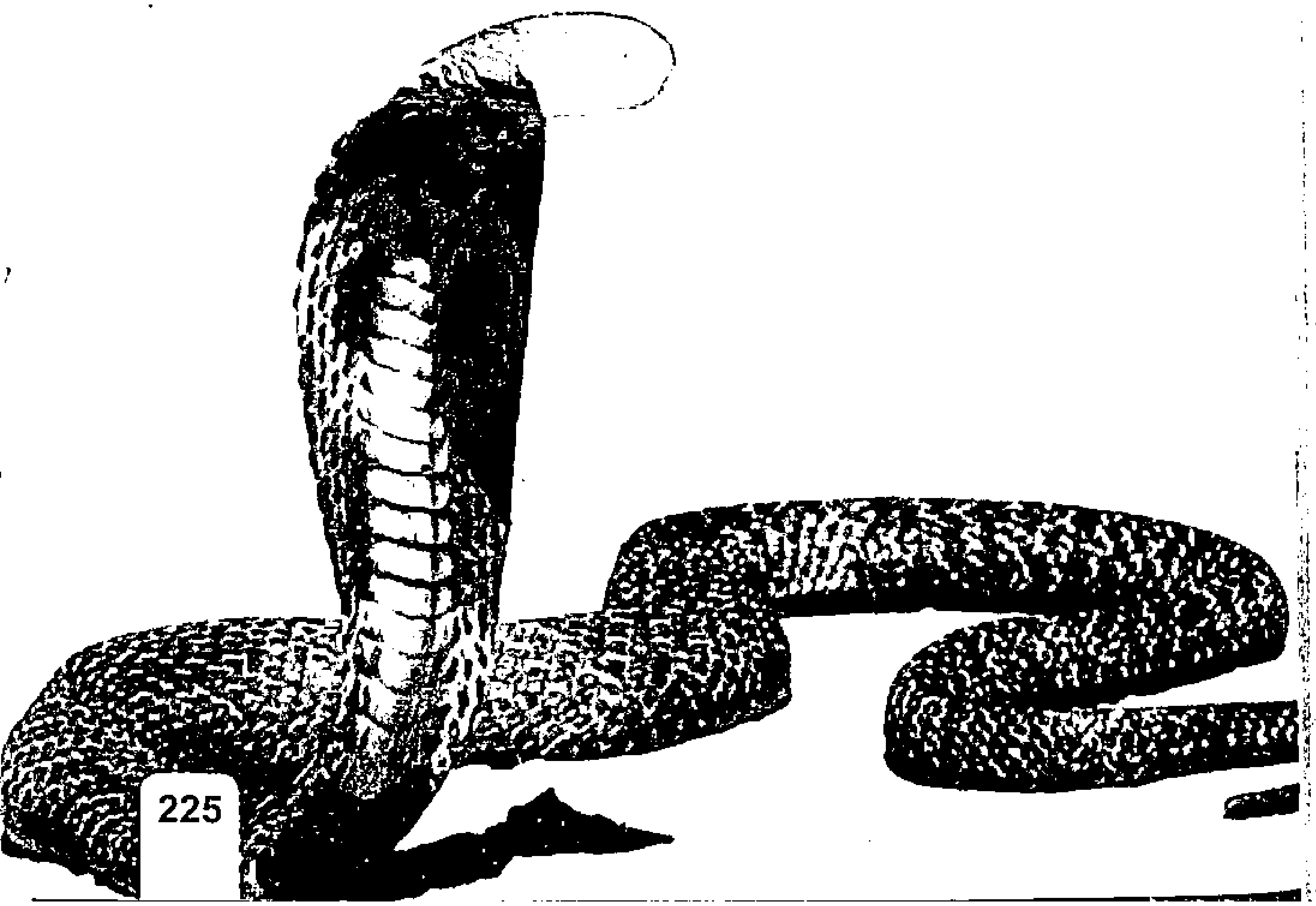

Marfat.com

اسی طرح تریاق کی حالت بھی ایسی ہے جس کی مقدار قطرہ کا ساٹھواں حصہ بھی نہیں ہے مگر تاثیر شفا میں منوں زہر مہرہ خطائی سے زیادہ ہے، کثیر المقدار تریاق افاعی سے اثر میں فاضل ہے، پھر اتنے قریب قریب اس طرح آگ پانی کا رکھنا اور ایک ہی مادّہ صندوق کا پیدا کرنا بڑی عقل پر موقوف ہے، پھر وہ اس قابل ہے کہ خدائی کا تاج اس کا حصہ قرار دیا جائے اس کی حکمتیں وہی خوب جانتا ہے۔

جو کچھ ہمیں بتادیا وہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں، اگر اس زہر میں مقابل تریاق نہ ہوتا و سانپ کی نسل دنیا میں نہ رہ سکتی، ایک سانپ دوسرے کا کاٹ کر فوراً فنا کر دیتا اور سانپ کے منہ میں زہر بہت سے فائدوں کے لیے امانت رکھا گیا ہے۔

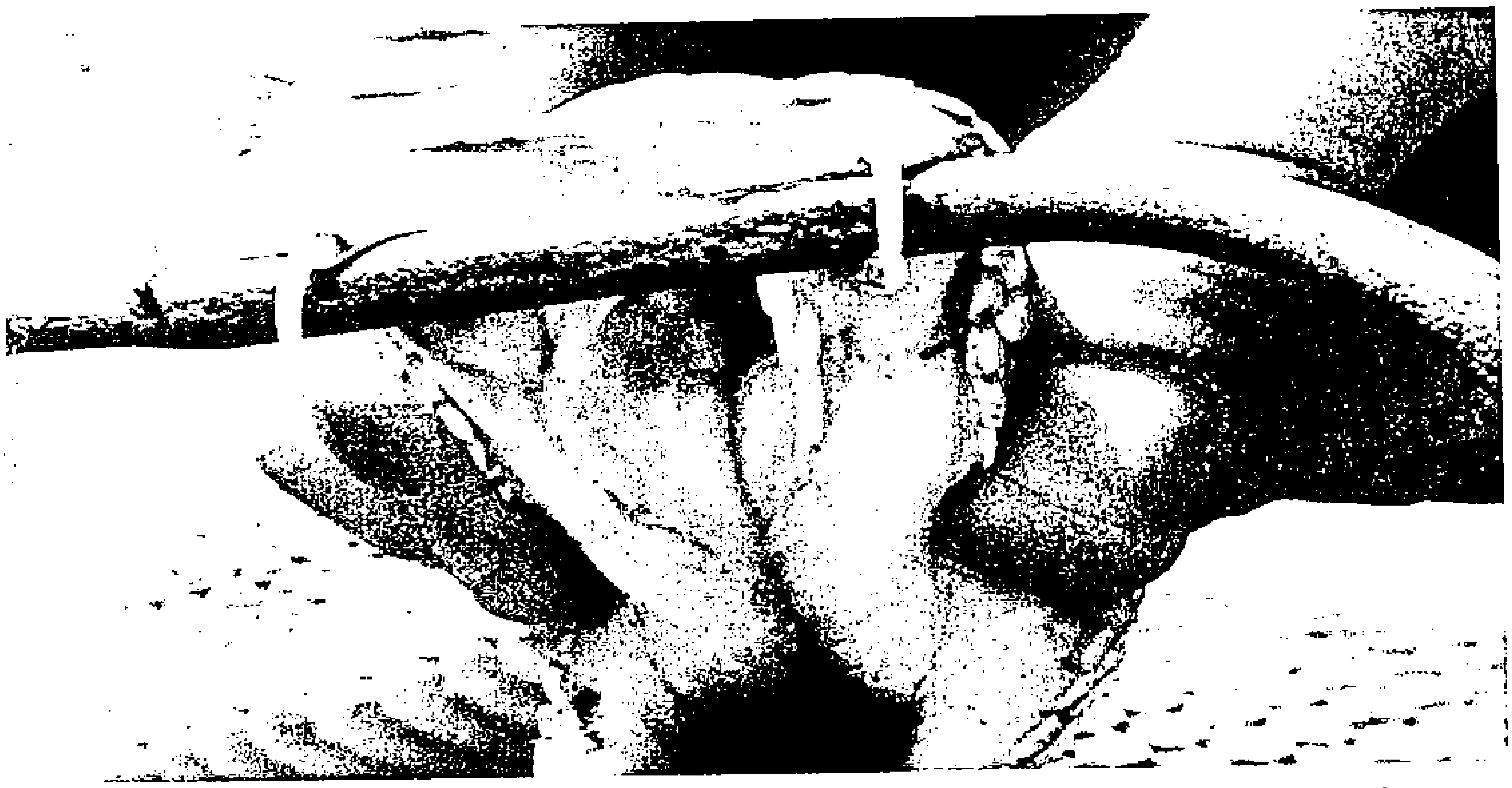

اگر ایک کالے سانپ کے زہر کی ایک بوند پانی میں حل کیا جائے، پھر اس بوند سے ایک قطرہ دس بوند میں ملا کر حل کیا جائے پر اس دس بوند سے ایک قطرہ اس آفت رسیدہ کو پلایا جائے، جو کہیں راستہ میں دب کر رہ گیا ہو، اور پھر بہت دیر بعد نکالا گیا، برف کی ٹھنڈک سے جس کا تمام خون جم گیا، سانس آنا بند ہو کوئی دم کا مہمان ہو، علاج بالضد ہوتا ہے اگر برف والے مریض کو کوئی قوی دوا پلا دی جائے جس کے سبب بدن میں فوراً حرارت پھیل جائے تو مریض بھی اچھا ہوسکتا ہے، ایسی کوئی دوا موجود نہ تھی بجز اس زہر کے جو مذکور کیا گیا ہے۔

پس اس کا ایک قطرہ پلاتے ہیں فوراً سارے بدن میں گرمی ہی کے ساتھ روح پھیل جائے گی اور دوبارہ زندگی میسر ہوگی ''خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا'' جو کچھ زمین میں ہے وہ سب لوگوں کے نفع کے لیے اس خالق نے پیدا کیا ہے۔

Marfat.com

کارخانہ الٰہی کے بے مثال کرشمے

17 ......اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ تم نے خدا کی ہستی کو کس طرح جانا تو ہم اسے جواب دیں گے کہ ہم نے بڑے بڑے شہروں میں بڑی بڑی کپڑوں کی مشینیں دیکھی ہیں جن میں کوئی ریشمی کپڑا بنتی ہے، اور کوئی ادنیٰ کپڑا، کوئی سوتی جن، جن میں سے ہم کو ایک ریشمی کپڑے کی مشین کی سیر کا اتفاق ہوا۔

مشین کے ایک سرے پر الجھا ہوا ریشم ڈالا جاتا تھا اور دوسری طرف سے تیار ریشمی تھان اٹھایا جاتا تھا، اس کی صورت یہ تھی کہ کچھ پرزے اس ریشم کو درست کرتے، آگے جا کر کچھ پرزے اسے کات کر سوت بنتے، کچھ پرزے کپڑا بنتے، کچھ پرزے پھول اور بیل بوٹے ڈالتے، کچھ پرزوں کے ذریعہ مختلف رنگتیں ڈالی جاتی تھیں، جب تھان بن کر تیار ہوا تو کچھ پرزوں نے تھان کو تہہ کیا، مارکہ ونشان لگایا، ایک پرزہ نے تھان کو کاٹ کر مشین سے الگ کر دیا۔

الغرض دو تین ہزار گز میں یہ کام پھیلا ہوا تھا، مشین کے پرزے تھان تیار کرنے کا کام کرتے تھے، بہت سے قلی مستری لوگ مشین چلانے بنانے کھولنے میں لگے ہوئے تھے، فی الحقیقت انسانی دماغ کے نتیجہ کو دیکھ کر تعجب ہوا، لیکن جب ہم نے اس عجیب صنعت کو کارخانہ الٰہی کی صنعت سے ملا کر دیکھا تو سب کچھ انسانی کمالات ہیچ اور بدنما معلوم ہوئے جو کام ایک بڑی بھاری مشین نے جس کا پھیلاؤ سینکڑوں فٹوں میں تھا جس کے ہزاہا پرزے تھے، جس کے قلی اور ملازم بے شمار تھے جب کہ کچھ تھان ریشمی پھولدار تیار ہوتے نظر آتے تھے۔

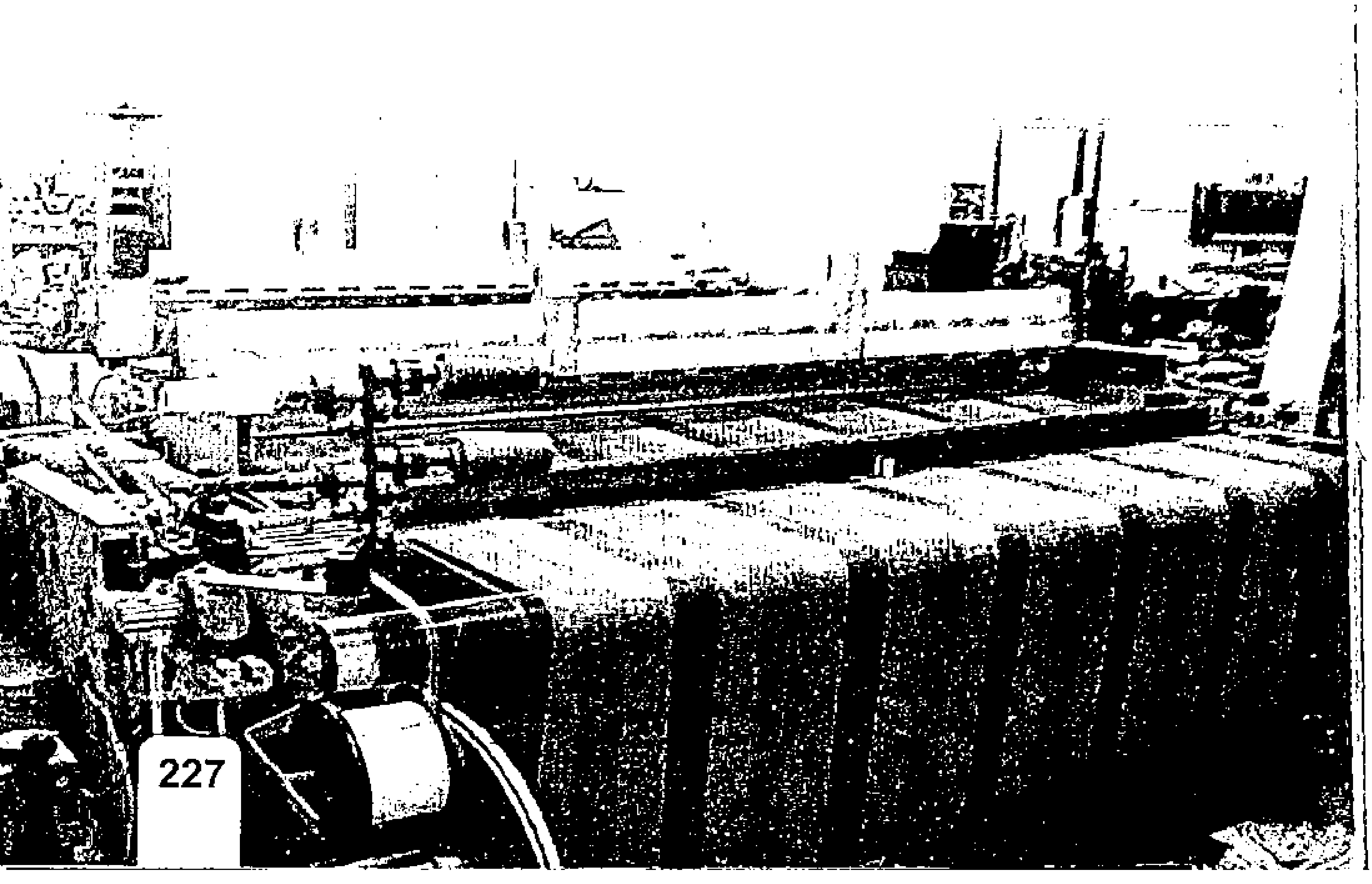

Marfat.com

گوبر سے خوبصورت پھل اور پھول بنانے والا کون؟

مگر سارے کارخانہ الٰہی میں چمن یا باغ کے چھوٹے چھوٹے درختوں میں موجود تھے، جن کی لمبائی چوڑائی دو چار انچ زمین میں ہوگی جن میں نہایت اعلیٰ قسم کے سبز رنگ کے پتے جن کا بنالہ ریشمی کپڑے سے کہیں عمدہ اور نازک اور ملائم اور خوش رنگ ہیں،

جن میں سات سات قسم کے مختلف رنگ کے پھول تھے، پھولوں میں رنگتیں، رگوں پر نازک خوشبودار پوست، پوست پر شبنم کی اوس نظر آئی الٰہی اس مشین قدرت کا انجن کہاں ہے؟

جو ایک باغ میں لاکھوں درختوں کو بنا رہا ہے، کتنے پرزے ہیں جو ہر ایک

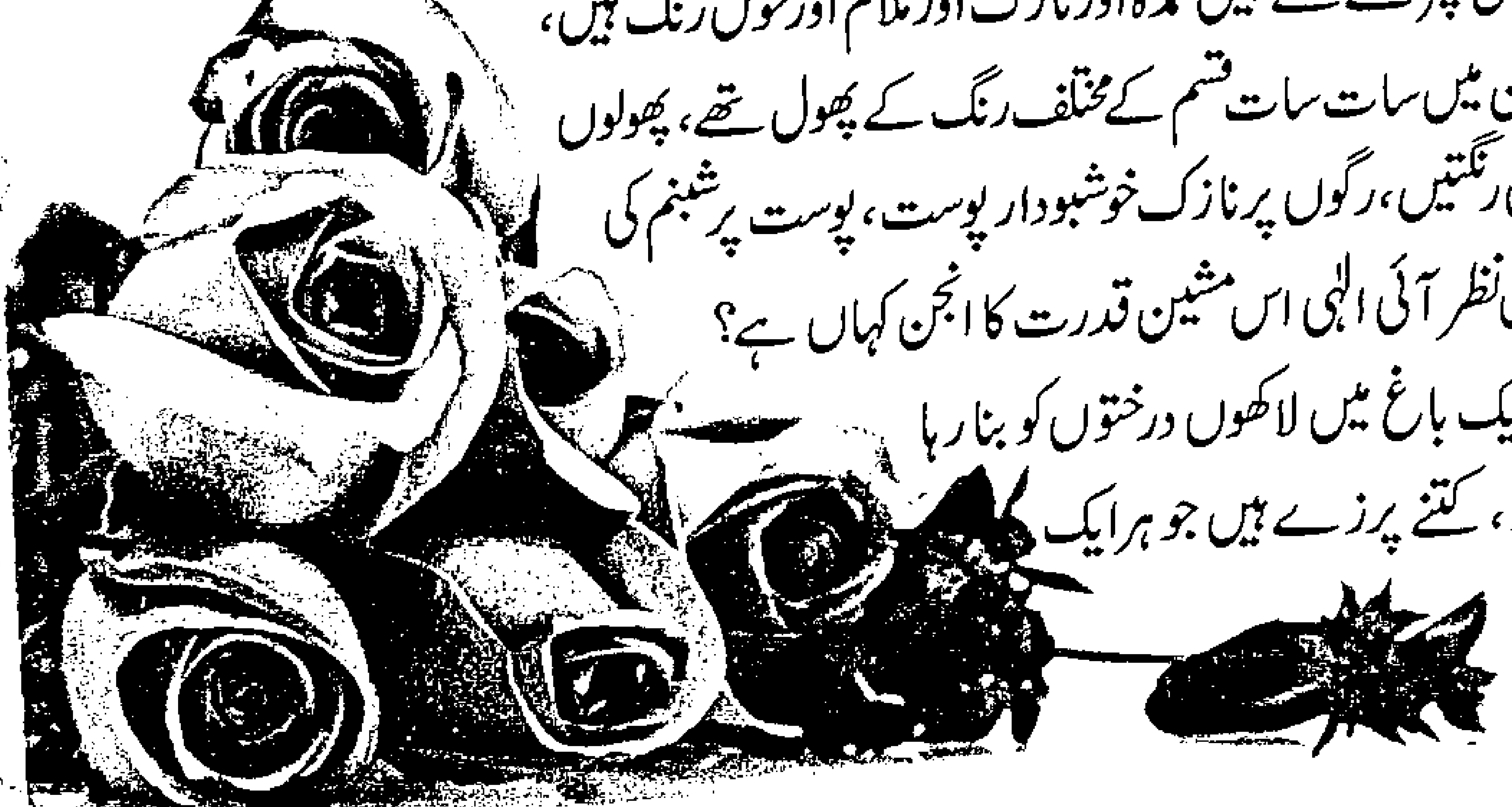

درخت کے پتوں کو بنا رہے ہوں گے، کتنے پرزے پتیوں میں کنگوری کاٹ رہے ہوں گے، کتنے پرزے ہیں جو پتیوں کے جرم میں نقش ونگار بنا رہے ہوں گے۔

کتنے پرزے پتیوں میں کلیاں بنا رہے ہوں گے، کتنے پرزے درختوں کی جڑ میں الگ تاثیر ٹہنیوں میں الگ تاثیر، پتیوں میں الگ تاثیر، کلیوں میں الگ پھولوں میں الگ تاثیر عطا کر رہے ہوں گے، کتنے پرزے پھولوں کے بعد پھل بنا رہے ہوں گے،

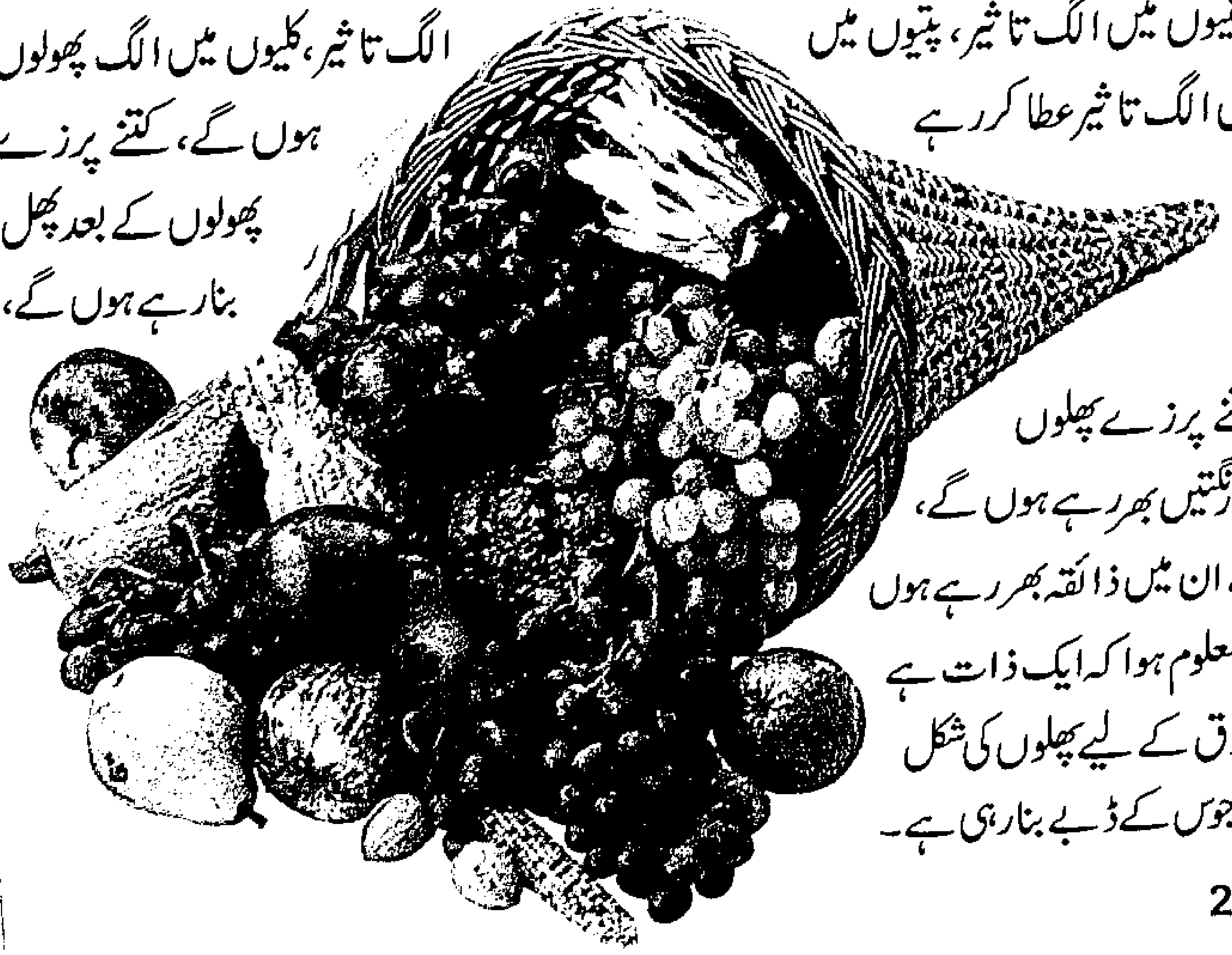

کتنے پرزے پھلوں میں رنگتیں بھر رہے ہوں گے، کتنے ان میں ذائقہ بھر رہے ہوں گے معلوم ہوا کہ ایک ذات ہے جو مخلوق کے لیے پھلوں کی شکل میں جوس کے ڈبے بنا رہی ہے۔

Marfat.com

میں نے زمین کو دیکھ کر اللہ کے وجود کا اقرار کیا!!

18 ...... کسی بزرگ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک خدا کی قدرت کی بڑی نشانی کون سی چیز ہے فرمایا کہ فرش زمین جس کو رات دن ہم پیروں سے روندے اپنی نجاستوں سے آلودہ کرتے ہیں، جس کی شان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

ترجمہ: ''ہم نے زمین کا بچھونا بچھایا پھر ہم کیسے عمدہ بچھانے والے ہیں''

زمین کے فرش میں متضاد اوصاف کا جمع کرنا محض اسی قدرت والے کا کام ہے، آج اگر ہزار روپیہ فٹ کا قالین بنایا جائے، اس میں بھی ایسے وصف جمع نہیں ہو سکتے، نرمی اور سختی باہم دو متضاد صفتیں کس خوبی سے زمین میں جمع کی گئی ہیں، نرم اتنی کہ ایک خلال کے تنکے یا ناخن سے کھودنا شروع کردو برابر کھدتی جائے گی، سخت اتنی کہ بڑے سے بڑے قلعے ہزار ہا محل ہزاروں پہاڑ اس نرم بستر پر رکھ دیجئے سب کو اپنی پشت پر اٹھالے گی، ایک تل برابر نیچے نہ دھنسے گی، نہ دبے گی، پھر نہ پتھر کی طرح سخت ہے جس پر لیٹ کر کمر دکھ جائے نہ پانی کی طرح نرم ہے کہ پیر رکھتے ہی دب جائے۔

وہ درمیانہ وصف عطا فرمایا کہ ''سبحان اللہ'' صورت کالی مٹیالی ہے، مگر باطن کتنا صاف اور پوشیدہ ہے پھولوں کی صفائی اور نزاکت زمین ہی کی صاف باطنی کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

مٹکے کا پانی خراب ہو جاتا ہے مگر کنویں کا خراب کیوں نہیں ہوتا؟؟

تعجب کی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے پانی کے مٹکوں میں سات دفعہ پانی چھان کر بھرے خواہ مٹکے سونے کے ہوں یا چاندی کے یا شیشے کے ہوں یا مٹی کے چوتھے پانچویں دن ضرور پانی خراب اور میلا اور گدلا ہو جائے گا، پانی میں بو آنے لگے گی، کیڑے پڑ جائیں گے، مگر یہی پانی برسوں تک کنویں کی تہہ اور کالی کیچڑ میں کیسا موتی سا صاف شفاف اور ستھرا رہتا ہے، نہ بدبو پیدا ہوتی ہے نہ کیڑے پڑتے ہیں بلکہ کالی کیچڑ میں کیسا موتی سا صاف شفاف اور ستھرا رہتا ہے۔

سڑی اور کالی مٹی میں کس نے آپ کے لیے پانی چھان کر رکھا ہے، غور کا مقام ہے کہ سونے چاندی کے مٹکے میں چھنا ہوا پانی میلا ہو جائے گا مگر کنویں میں کیچڑ میں پانی صاف رہے، معلوم ہوا کہ زمین کا باطن نہایت صاف ہے اور یہ سب کچھ اُس خالق کی قدرت ہے، اس فرش کی سخاوت دیکھیے! جب آپ اس پر کوڑا اور نجاست کے ٹوکرے بھر بھر کر زمین پر ڈالیں گے، یہ اپنے کرم سے آپ کو دوگنا چوگنا میوہ غلہ، خوشبودار پھول، اور خوش ذائقہ پھل اسی قدر عطا کرے گا، کہ آپ سے لیے نہ جائیں گے۔

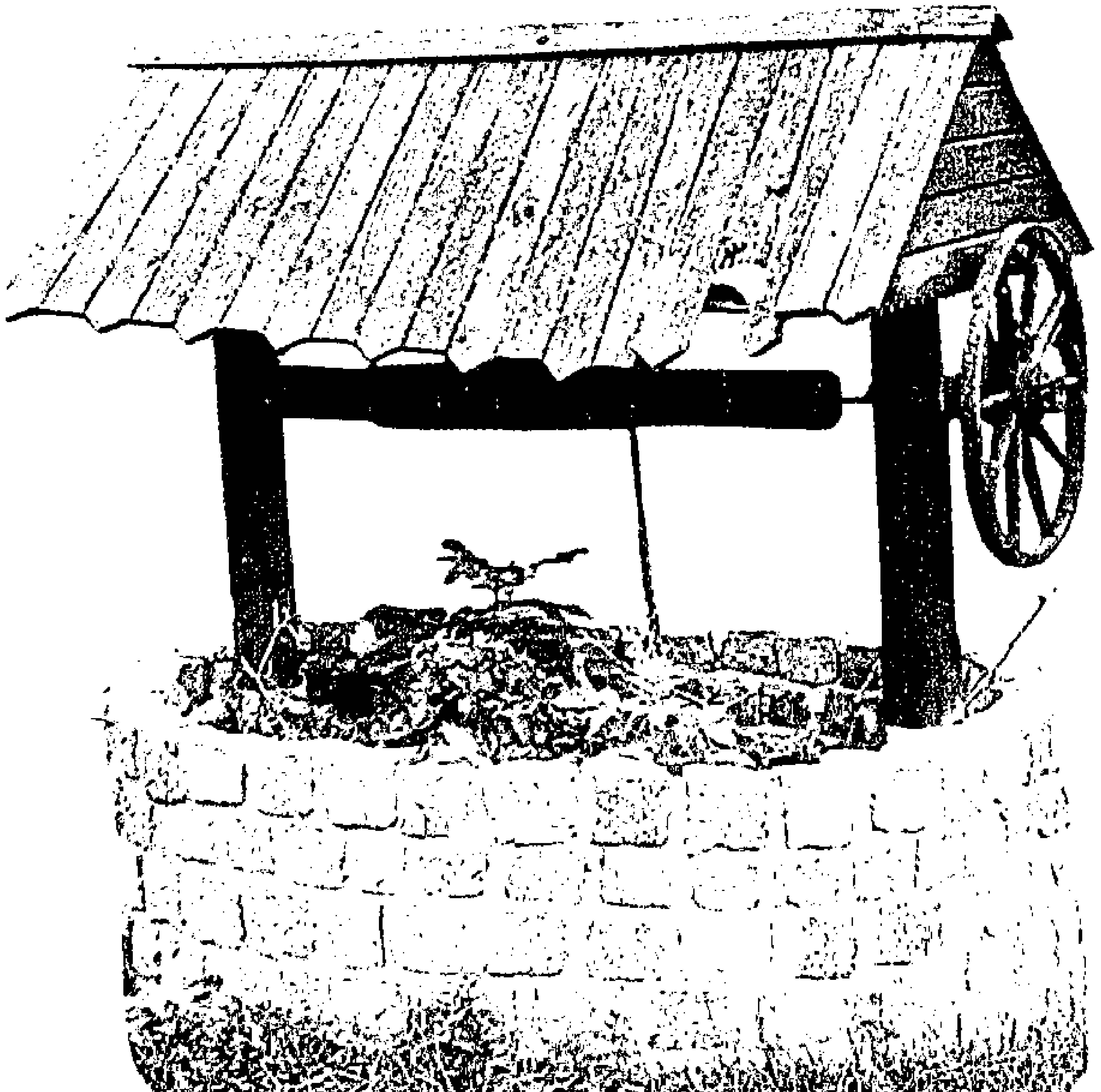

Marfat.com

ایک دانے سے عظیم درخت کس نے بنایا

نجاست لے کر پھول اور عطر دینا، کوڑا لے کر میوہ جات عوض میں دینا، اسی فرشِ زمین کا کام ہے، ایک گٹھلی آم یا کھجور کی اس زمین کو دیجئے عظیم الشان درخت لیجئے۔ پھر سالہا سال تک صد ہا من شیریں آم یا کھجوریں لیے جایئے۔

ایک مرتبہ کنواں کھودیے ہزاروں برس تک پانی پیتے جایئے، ایک دانہ گیہوں کے عوض سینکڑوں دانے دینا اس سخی فرش کا حوصلہ ہے یہ سب کچھ عطا اس پاک و بے نیاز کی ہے ،جس کی شان کا یہ مبارک فرش زمین ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے، ابتداء سے انتہا تک مخلوقات کی ضرورتیں ساری اسی زمین سے پوری کردیں، کھانے کی جگہ کھانا، میوہ کی جگہ میوہ، لباس کی جگہ لباس ، زیور کی جگہ زیور، جواہرات کی جگہ جواہرات، عطر کی جگہ عطر پھول کی جگہ پھول، غرض جو کچھ پایا سب کچھ اسی زمین سے پایا گیا، خوب فرمایا:

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ كِفَاتًا اَحۡيَآءً وَّاَمۡوَاتًا

ترجمہ: ”ہم نے زمین کو تمہاری ساری موت وحیات کی ضرورتوں کے لیے کافی بنادیا ہے“

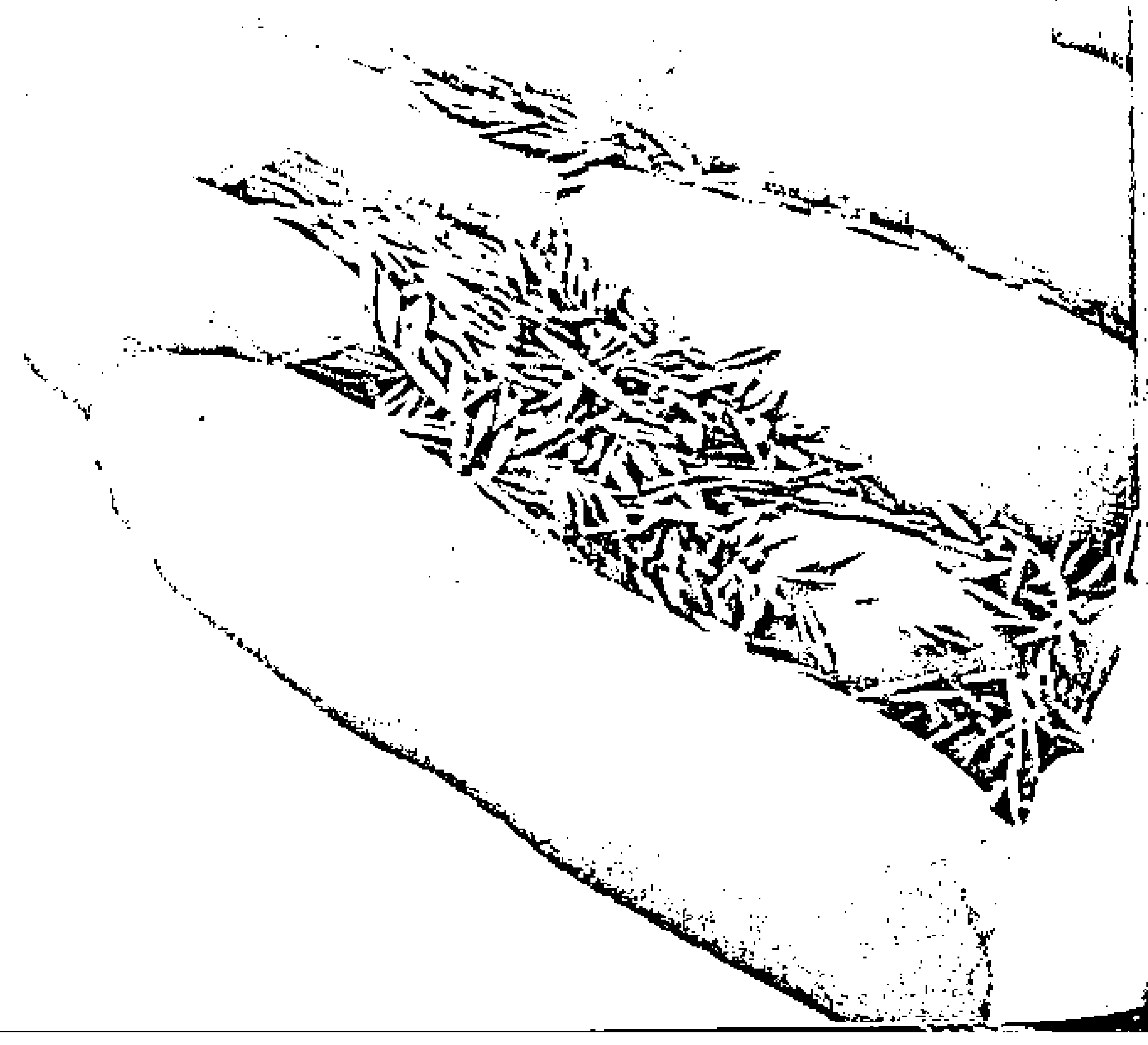

Marfat.com

پہاڑ کے درمیان موجود دریا کا زمین کو سیراب کرنا، اللہ کے وجود کی نشانی

19 ...... پیچھے جو دلائل گزرے ہیں ان دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کا کوئی خالق ہے اور وہ ہے بھی ایک، اگر یہ کائنات کسی حادثہ سے وجود میں آئی ہوتی تو اس کے جمال میں یہ رعنائی اور اس کے کمال میں نکھار نہ ہوتا، اگر کائنات کے کئی خالق ہوتے تو کائنات کی ہر چھوٹی اور بڑی چیز میں جو حیرت انگیز ہم آہنگی موجود ہے، وہ نظر نہ آتی۔

آسمان سے لے کر زمین تک، سورج سے لے کر ذرّہ تک، دریاؤں سے لے کر ایک معمولی جڑی بوٹی تک، ایسا نظم ونسق قائم ہے گویا کسی ماہر کاریگر نے کائنات کی بظاہر ان مختلف، متضاد اور بکھری ہوئی چیزوں کو ایسی لڑی میں پرودیا ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دوسری کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔

اگر پہاڑوں کو بنانے والا کوئی دوسرا خدا ہوتا، اور میدانوں کو بنانے والا کوئی اور، تو وہ کبھی پہاڑوں سے ایسا دریا جاری نہ کرتا جن کا پانی وہاں سے بہہ کر میدانوں کو جا کر سیراب کرے، اگر اجرام فلکی اور زمین کے خالق الگ الگ ہوتے تو انہیں کیا پڑی تھی کہ سورج چاند اور دوسرے کواکب کو اتنی مسافت پر رکھتے کہ ان سے پیدا ہونے والی حرارت اور روشنی کی صرف اتنی مقدار زمین کو پہنچے جس سے زندگی نشوونما پا سکے۔

کائنات کے تنوع میں جو ''وحدت اختلاف'' کی یکسانیت اور ہر چیز کا دوسری چیز سے جو گہرا ربط ہے وہ اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ ایک قادر مطلق حکیم اور ہمہ دان خدا اس کا خالق ہے جس کا کوئی شریک نہیں لیکن یہ روشن دلائل اس قوم کے دلوں کو تو یقین سے منور کر سکتے ہیں جن کا دل ہر طرح کی گندگی اور گناہوں سے پاک وصاف ہو۔

Marfat.com

پانی کا حیرت انگیز نظام قدرتِ الٰہی کا شاہکار

20 ......جب ہم کائناتِ ہستی کے اعمال و مظاہر پر غور کرتے ہیں تو سب سے پہلی حقیقت جو ہمارے سامنے نمایاں ہوتی ہے، وہ اس کا ''نظامِ ربوبیّت'' ہے۔

ہم دیکھتے ہیں! دنیا میں سُودمند اشیاء کی موجودگی کے ساتھ ان کی بخشش و تقسیم کا بھی ایک نظام موجود ہے، اور فطرت صرف بخشتی نہیں، بلکہ جو کچھ بخشتی ہے، ایک مقررہ انتظام اور ایک مضبوط ترتیب و مناسبت کے ساتھ بخشتی ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، ہر وجود کو زندگی اور بقا کے لئے جس جس چیز کی ضرورت تھی اور جس جس وقت اور جیسی جیسی ضرورت تھی، ٹھیک ٹھیک اُسی طرح، اُنہی وقتوں میں اور اُسی مقدار میں اسے مل رہی ہے، اور اس نظم و انضباط سے تمام کارخانہ حیات چل رہا ہے۔

زندگی کے لیے پانی اور رطوبت کی ضرورت ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ پانی کے وافر ذخیرے ہر طرف موجود ہیں، لیکن اگر صرف اتنا ہی ہوتا تو یہ زندگی کے لیے کافی نہ تھا، کیوں کہ زندگی کے لیے صرف یہی ضروری نہیں کہ پانی موجود ہو، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایک خاص انتظام، ایک خاص ترتیب اور ایک خاص مقررّہ مقدار کے ساتھ موجود ہو۔

Marfat.com

پانی کی تقسیم کا قدرتی نظام اللہ کے وجود کا شاہکار ہے

دنیا میں پانی کے بننے اور تقسیم ہونے کا ایک خاص انتظام پایا جاتا ہے اور فطرت صرف پانی بناتی ہی نہیں، بلکہ ایک خاص ترتیب و مناسبت کے ساتھ بناتی ہے، ایک خاص اندازہ کے ساتھ بانٹتی رہتی ہے تو یہی "ربوبیت، کامل و منصف حکومت، منظم ترین ایڈمنسٹریشن" ہے، جو خدا کی خاصیت ہے۔ جو پانی کو ایک ایک بُوند کر کے ٹپکاتی زمین کے ایک ایک گوشے تک پہنچاتی، ایک خاص مقدار اور حالت میں تقسیم کرتی، ایک خاص موسم اور محل میں برساتی، پھر زمین کے ایک ایک تشنہ ذرّے کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر سیراب کر دیتی ہے۔

یہ کس قدر اہم بات ہے کہ دنیا میں صرف یہی نہیں کہ پانی موجود ہے بلکہ ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ موجود ہے، یہ کیوں ہے کہ پہلے سورج کی شعاعیں، سمندر سے ڈول بھر بھر کر فضا میں پانی کی چادریں بچھادیں؟ پھر ہواؤں کے جھونکے انہیں حرکت میں لائیں اور پانی کی بُوندیں بنا کر ایک خاص وقت اور خاص محل میں برسادیں؟

پھر یہ کیوں ہے کہ جب کبھی پانی برسے تو ایک خاص ترتیب اور خاص مقدار ہی سے برسے، اور اس طرح برسے کہ زمین کی بالائی سطح پر اس کی ایک خاص مقدار بہنے لگے اور اندرونی حصوں تک ایک خاص مقدار پہنچے؟ کیوں ایسا ہوا کہ پہلے پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کے تودے جمتے ہیں پھر موسم کی تبدیلی سے پگھلنے لگتے ہیں پھر ان کے پگھلنے سے پانی کے چشمے اُبلنے لگتے ہیں، پھر چشموں سے دریا کی جدولیں بہنے لگتی ہیں پھر یہ جدولیں پیچ و خم کھاتی ہوئی دور دور تک پہنچاتی ہیں اور سینکڑوں ہزاروں میلوں تک اپنی وادیاں شاداب کر دیتی ہیں؟

Marfat.com

بارش کا نظام اللہ کے وجود کی ایک دلیل

21 ......کیوں یہ سب کچھ ایسا ہی ہوا؟ کیوں ایسا نہ ہوا کہ پانی موجود ہوتا مگر اس انتظام اور ترتیب کے ساتھ نہ ہوتا۔ بارش زمین کی شادابی اور روئیدگی کا ذریعہ ہے، اگر یہ نہ ہو، تو زمین کی روئیدگی بھی نہ ہو۔ لیکن دیکھیں! کس طرح یہ معاملہ ظہور میں آتا ہے، اور کس طرح مقررہ اندازوں اور پیمانوں کا ایک پورا نظام کام کر رہا ہے۔

پہلے سمندر میں بھاپ اٹھتی ہے، وہ پانی کے ذرّوں سے باردار ہو کر یعنی انہیں اپنے اندر لے کر بلندی کی طرف چڑھتی ہے، پھر بلندی میں ابر کی چادریں بنتی ہیں اور چادریں فضا میں پھیل جاتی ہیں پھر وہی چادریں بارش کے قطرے بن کر گرنے لگتی ہیں، اور زمین کے ایک ایک ذرّے کو شاداب کر دیتی ہیں، آپ نے پانی کے ذخیرے جمع کر کے نہیں رکھے تھے، لیکن آسمان جمع کرتا رہتا ہے، اور پھر ٹھیک ٹھیک ہماری احتیاج کے مطابق مطلوبہ مقدار ہمیں بخش دیتا ہے۔

یہ بات کہ پانی کے جمع ہونے اور ایک خاص ترتیب اور اندازہ کے ساتھ برستے رہنے کا ایک پورا نظام ہے اور وہ زمین کی احتیاج کے ٹھیک ٹھیک مطابق ہے، بغیر اس کے نہیں ہو سکتی کہ ربوبیت کا کوئی ارادہ پس پردہ کام کر رہا ہو۔

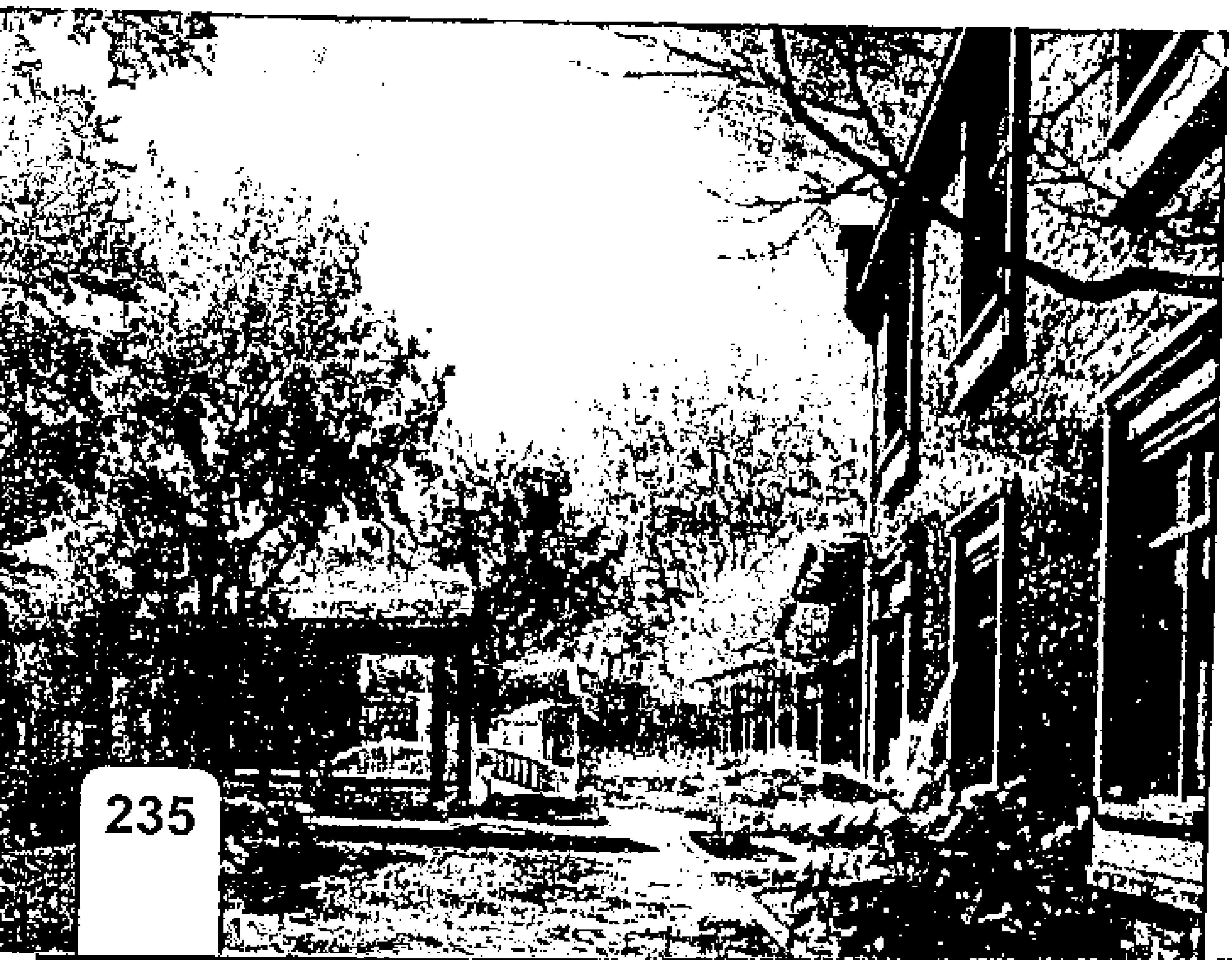

Marfat.com

جیسے آگ اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح دو خدا بھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے

22 ......کوئی انسان دو ضدوں کو جمع نہیں کر سکتا، مثلاً آگ اور پانی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، لیکن خدا تعالیٰ ان دونوں کو ایک جگہ جمع کرنے پر قادر ہے، عرب میں دو درخت پائے جاتے ہیں جن کے نام ''مرخ'' اور ''عفار'' ہیں، ان کی شاخوں میں اتنا پانی ہوتا ہے کہ شاخ توڑیں تو پانی ٹپکنے لگتا ہے، اور ایک شاخ دوسری شاخ پر رگڑیں تو آگ نکلتی ہے، درخت میں موجود آگ لکڑی نہیں جلاتی اور پانی آگ نہیں بجھاتا، خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ

ترجمہ: ''اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی جس سے تم آگ سلگاتے ہو''

(خدا کی ہستی کے دلائل)

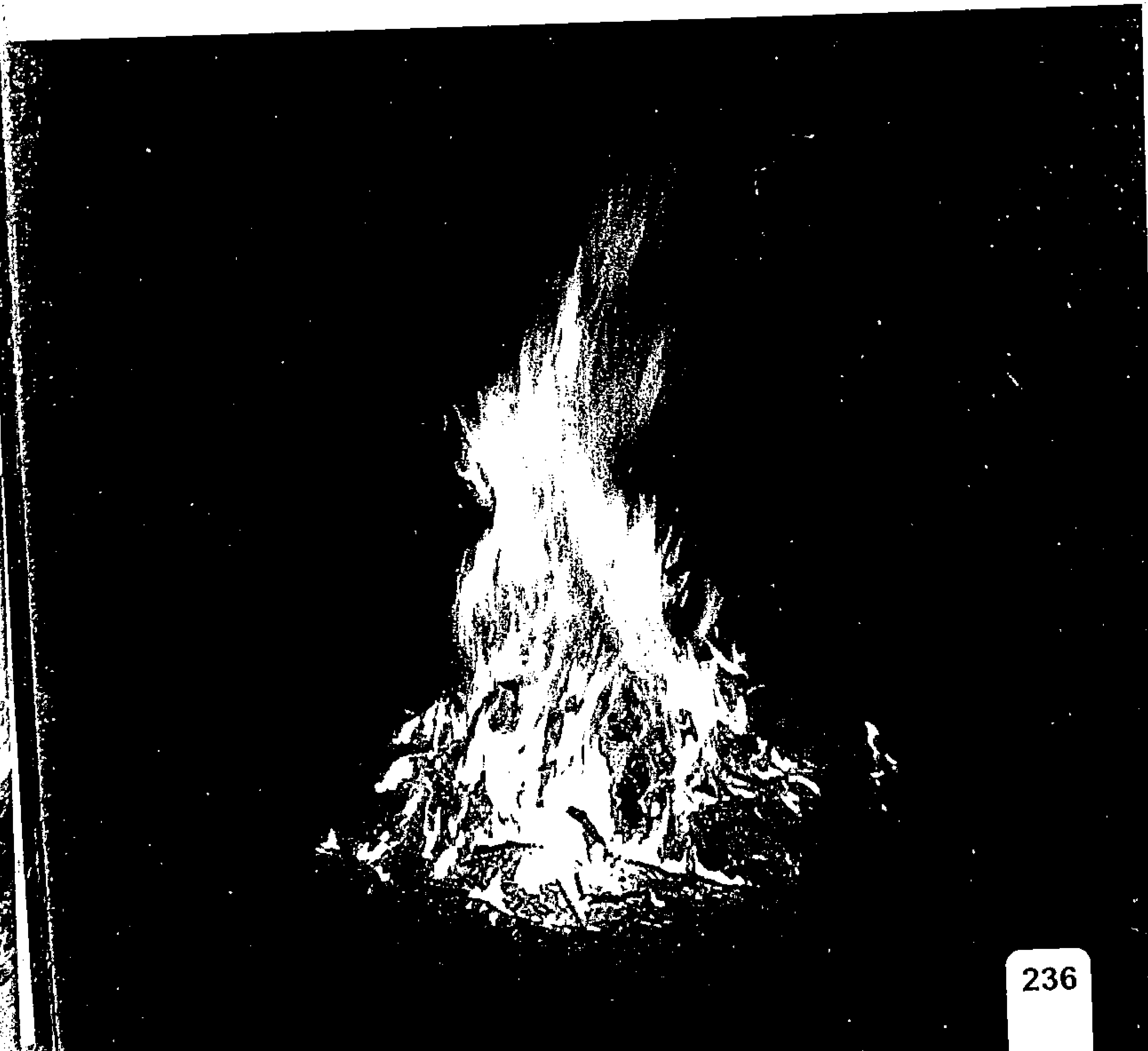

Marfat.com

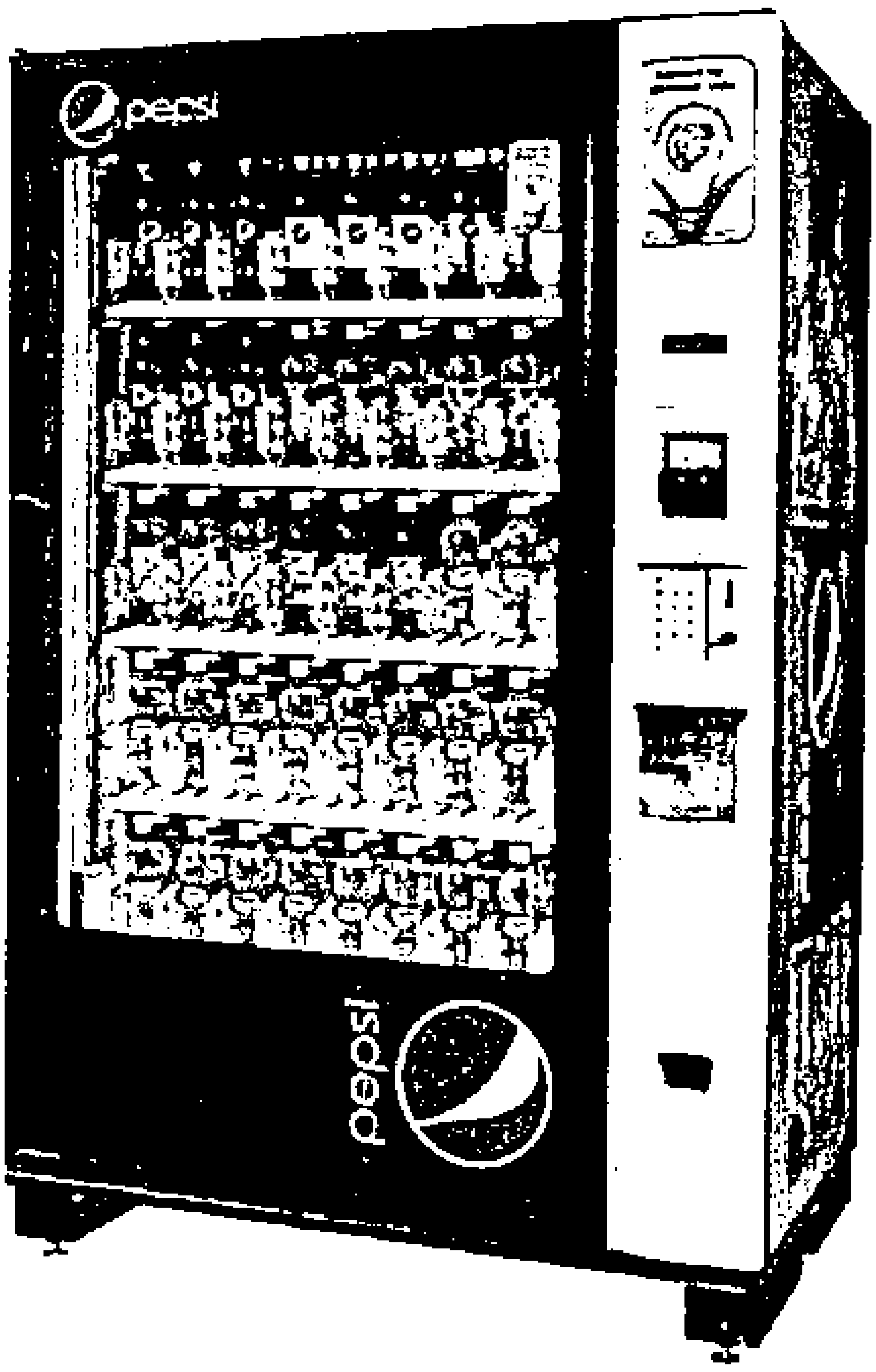

جوس بنانے والی قدرت کی مشینیں

(23) ......اللہ کے وجود کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی ہر تخلیق انتہا درجے کی پیچیدہ اور فہم انسانی کے لیے چیلنج ہے، جب انسان کوئی چیز بناتا ہے تو اس کی مشینوں کی گڑگڑاہٹ سے گرد نواح میں زلزلہ سا آجاتا ہے، دوسری طرف قدرت کی کروڑ در کروڑ مشینیں یوں چل رہیں کہ کہیں سے کوئی ہلکی آواز بھی ہیں نکلتی، آم کا درخت ایک مکمل فیکٹری ہے، جس میں شاخیں پتے، اور جڑیں ڈھل رہی ہیں۔ بُور امبیوں میں تبدیل ہو رہا ہے اور گٹھلیاں آم بن رہی ہیں۔ آم میں گٹھلی، صوف، مٹھاس، خوشبو اور لذیذ رس پایا جاتا ہے۔ اگر کوکا کولا کی بوتل بھرنے کی لیے ایک لمبی چوڑی مشین درکار ہے تو آموں میں رس بھرنے کے لیے کئی مشینیں چل رہی ہوں گی، لیکن کمالِ صناعی دیکھئے کہ یہ تمام مشینیں خاموش ہیں، اگر ان سے آواز نکلتی تو یہ زمین رہائش کے قابل نہ رہتی، اور تمام جانور اس سے اُسی طرح بھاگ نکلتے جیسے ٹرین کے آنے سے اردگرد کے جانور دوڑ پڑتے ہیں، کوئی ہے جو ان مشینوں یعنی درختوں اور پودوں کو گن سکے؟

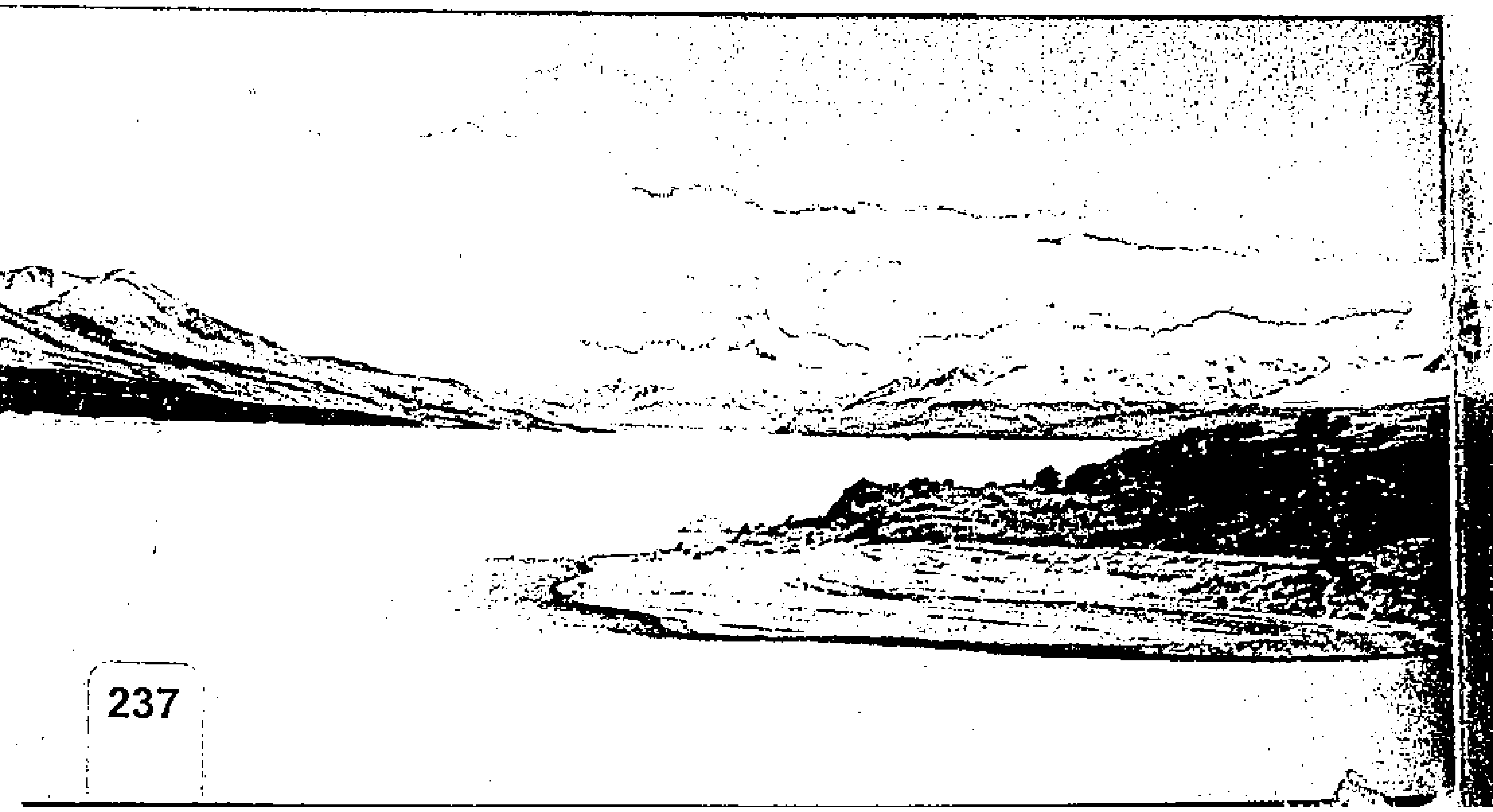

Marfat.com

گھاس کو دودھ میں تبدیل کرنے والا کون؟

24 ......دنیا میں بڑے بڑے سائنسدان گزر چکے ہیں لیکن گھاس (چارے) کو دودھ میں تبدیل کر دینے کا راز کوئی دریافت نہ کر سکا، جو قدرت الٰہی کی بہترین کاریگری ہے، کہ کس طرح خون اور

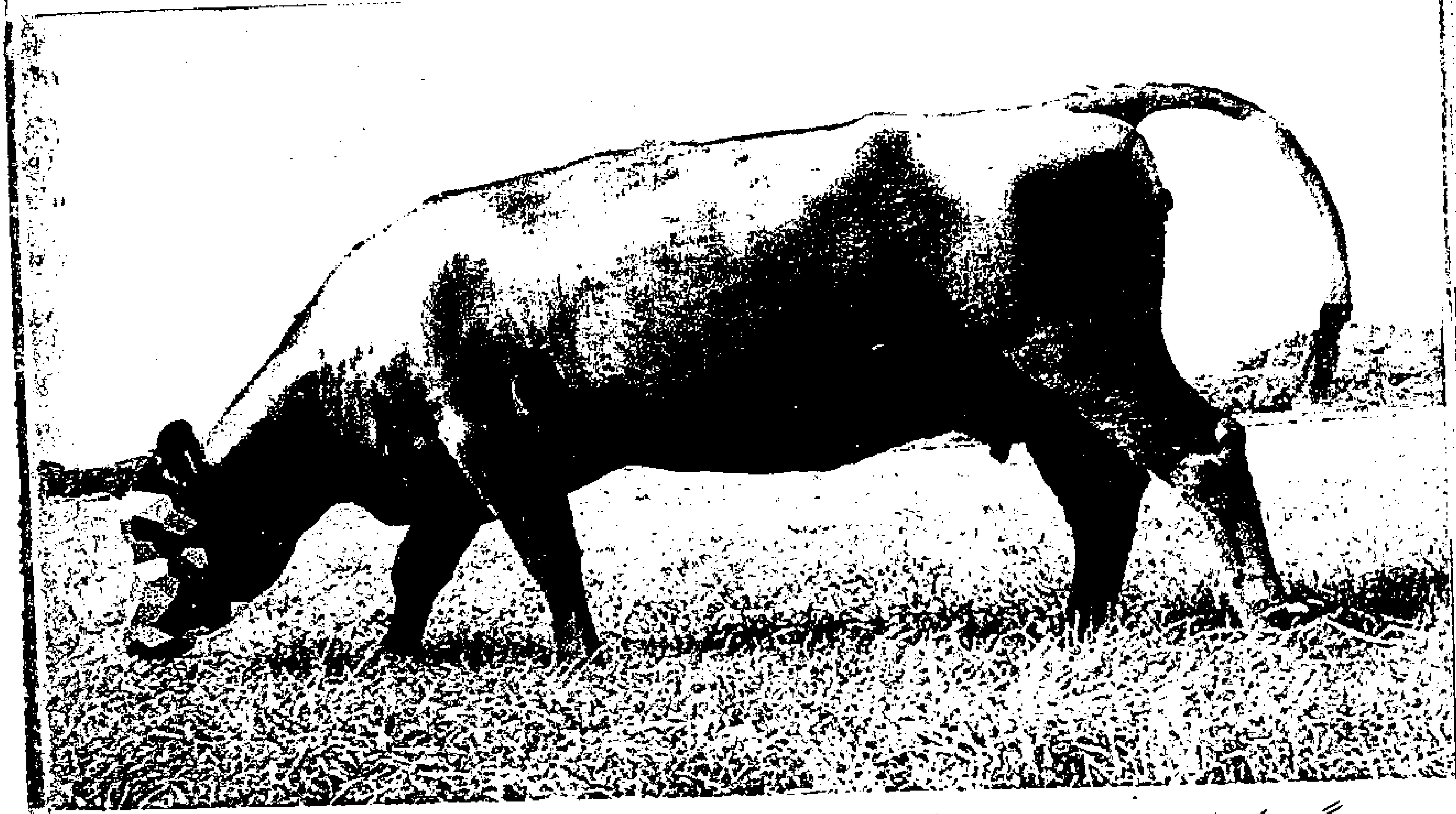

گوبر کے بیچ سے وہ دودھ جیسی خوراک تیار کر رہا ہے، جو کہ دودھ دینے والے جانور کا خاصہ نہیں کیوں کہ جانور عقل کے اعتبار سے ادنیٰ مخلوق ہے۔

Marfat.com

انسانی عقل اللہ کے وجود کی حقیقت کو نہیں پا سکی

25 ......اللہ کے وجود کو سمجھنا کوئی مشکل کام نہیں، ہم اس کے وجود کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں، آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم کوئی مادّی چیز کو دیکھتے ہیں تو فوری ہمیں اس کے بنانے والے کا خیال آجاتا ہے، اسی طرح جب میز کرسی کو دیکھتے ہیں تو بڑھئی کا تصور کرتے ہیں، خوبصورت عمارت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم فوراً معمار کی تعریف کرتے ہیں، گھڑیال کی طرف جب ہماری نظر جاتی ہے تو ہم گھڑی ساز کا خیال کرتے ہیں اس لیے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کسی مادّی چیز کا وجود نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا بنانے والا نہ ہو۔

حالانکہ ہم نے بڑھئی کو دیکھا نہ معمار کو، نہ یورپ میں رہنے والے گھڑی ساز کو، اسی طرح جب ہم کائنات کے مظاہر کو دیکھتے ہیں تو ہم کو یقین کرنا پڑتا ہے کہ ان کا وجود بھی کسی خالق کے بغیر ممکن نہیں، یہی خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

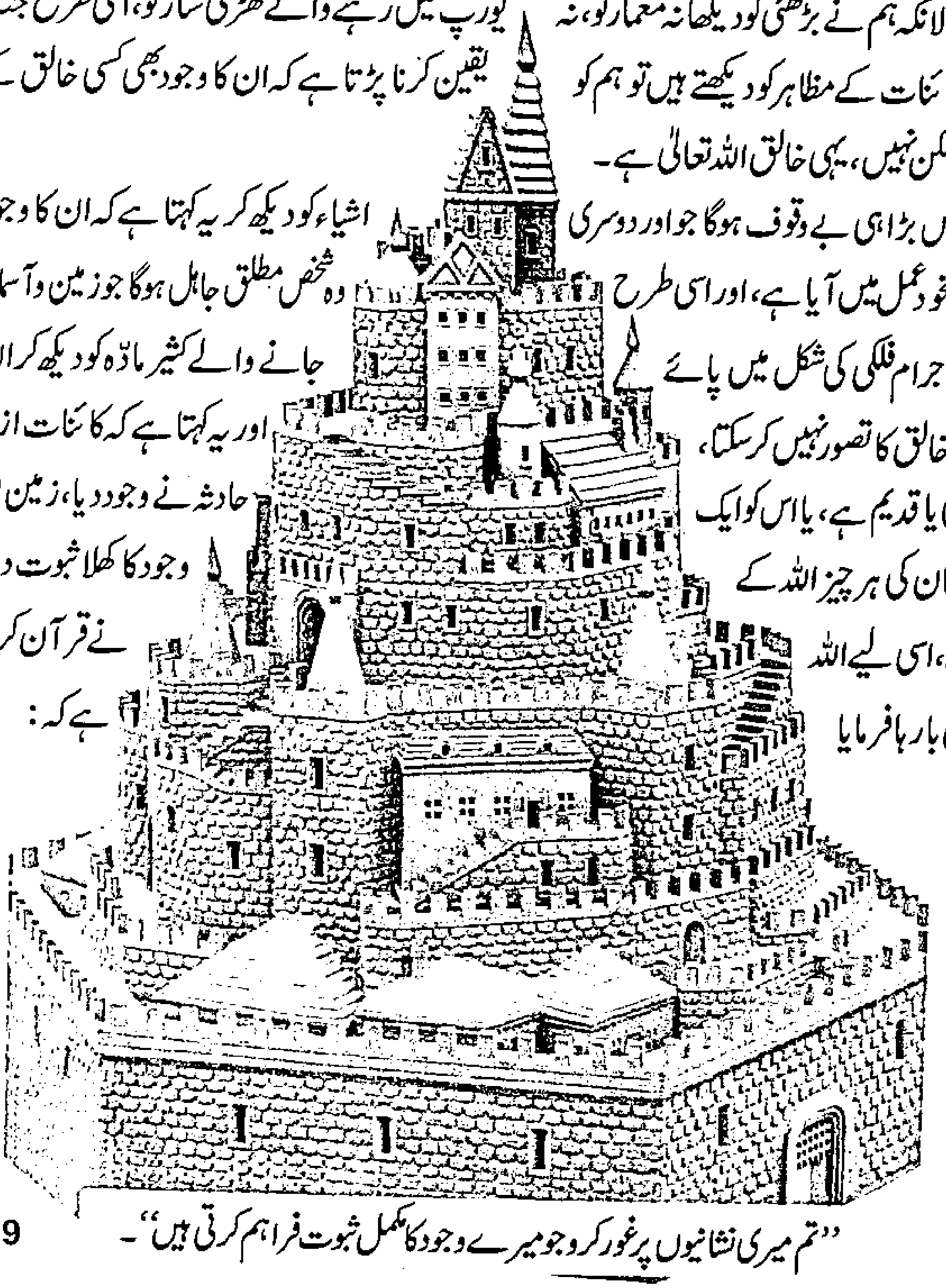

وہ شخص بڑا ہی بے وقوف ہوگا جو اور دوسری اشیاء کو دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ان کا وجود خود بخود عمل میں آیا ہے، اور اسی طرح وہ شخص مطلق جاہل ہوگا جو زمین و آسمان اور اجرام فلکی کی شکل میں پائے جانے والے کثیر مادّہ کو دیکھ کر ان کے خالق کا تصور نہیں کرسکتا، اور یہ کہتا ہے کہ کائنات ازلی ابدی یا قدیم ہے، یا اس کو ایک حادثہ نے وجود دیا، زمین اور آسمان کی ہر چیز اللہ کے وجود کا کھلا ثبوت دیتی ہے، اسی لیے اللہ نے قرآن کریم میں بارہا فرمایا ہے کہ:

”تم میری نشانیوں پر غور کرو جو میرے وجود کا مکمل ثبوت فراہم کرتی ہیں“۔

Marfat.com

کائنات کو نظام فطرت کہنے کی شیطانی سوچ سے بچیئے

اس کی عظمتوں کو دیکھ کر ہمیں اس کے وجود کا قائل ہونا پڑتا ہے، اس وسیع اور عظیم الشان کائنات کی ہر شے پکار پکار کر اپنے خالق کے وجود کی گواہی دیتی ہے، کہ وہ اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، وہی ''قادر کل''فاطر السمٰوات والارض'' ہے، اور اس کا وجود مسلمہ ہے۔

مگر بعض دہریت پسند لوگوں نے مناظر کائنات کو دیکھ کر اللہ کے وجود کو تسلیم کرنے کے بجائے ان نشانیوں کو قانونِ فطرت سمجھا، اور بعض لوگ فلسفہ کی وادیوں میں عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے مختلف نظریات بنانے لگے، اور مادّہ کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے، ان کا خیال تھا کہ ہر چیز مادّہ سے پیدا ہوتی ہے، اور فنا ہوتی ہے تو مادّہ میں ضم ہوجاتی ہے، جس طرح پانی کی لہریں پیدا ہوکر اپنا الگ وجود بنالیتی ہیں اور پھر فنا ہوتی ہیں تو پانی میں ضم ہوجاتی ہیں، اسی طرح چیز مادّہ سے پیدا ہوکر مادّہ میں ضم ہوجاتی ہے، لہٰذا وہ سمجھتے ہیں کہ مادّہ ہیولیٰ ہے اور مادّہ ہی خالق۔

ایسے غلط نظریات کافی عام ہیں اور ان پر کئی کتابیں زمانہ قدیم سے لے کر آج تک لکھی گئی ہیں، ان نظریات کے ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ مادّہ کا خالق اللہ ہے تو پھر اللہ کا خالق کون ہے؟ یہ سوال کئی لوگوں کو پریشان کرتا اور تشویش میں ڈالتا رہا، چنانچہ فلاسفر اور پڑھے لکھے لوگ بھی جب اس سوال کی زد میں آجاتے ہیں تو بے دست و پا ہوجاتے ہیں، ان کی عقل کام نہیں کرتی، وہ سوچتے ہیں کہ کائنات کو اللہ نے پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا یہ سوچ سراسر ''شیطانی'' ہے۔

Marfat.com

میرا خالق وہ ہے جس کا سورج ہمیشہ روشن رہتا ہے

26 ...... یورپ کا ایک محقق راسٹن، مناظر قدرت کو دیکھ کر کہتا ہے:
''اے آسمانو! مجھ کو خبر دو، اے دریاؤ! مجھ کو بتاؤ، اے زمین مجھ کو جواب دے، اے بے انتہا ستارو! بولو کہ کون سا ہاتھ ہے جس نے تم کو افق میں تھام رکھا ہے، اور شب چاردہ (چودھویں رات) کس نے تیری تاریکی کو خوبصورت بنایا ہے، تو کس قدر شاندار ہے کس قدر عظمت مآب ہے تو خود ہی بتا رہی ہے کہ تیرا کوئی صانع ہے جس نے تجھ کو بغیر کسی زحمت کے بنایا ہے اس نے تیری چھت کو قبہ ہائے نور سے مرصع کیا ہے۔

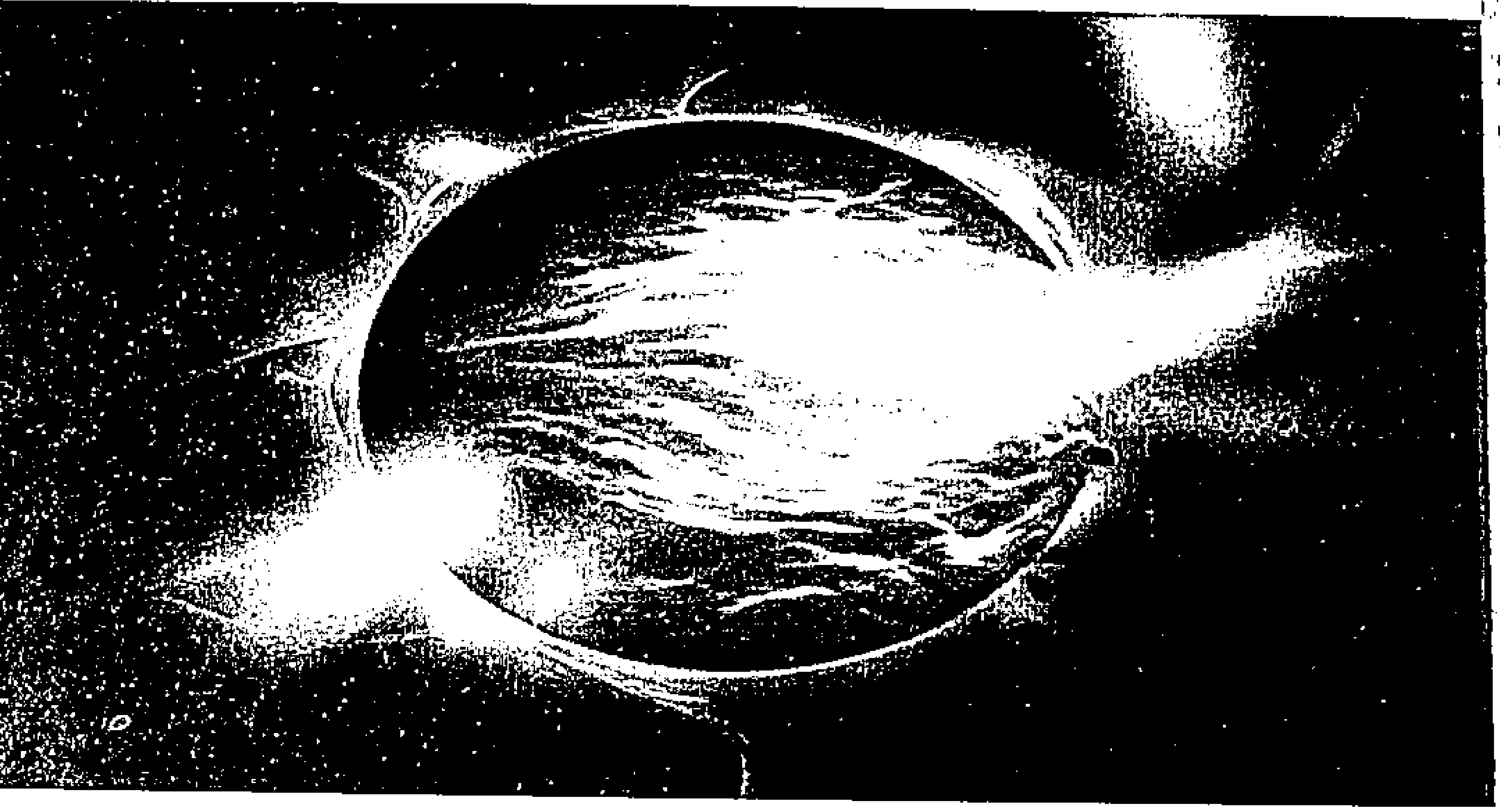

..........جس طرح اس نے زمین پر خاک کا فرش بچھایا ہے ارگرد کو ابھارا ہے اور مژدہ رسان سحر اور نیرّ شگوف اور ہمیشہ روشن رہنے والے ستارے اور آفتابِ درخشاں سچ بتا تو کس کی ادائے اطاعت کے لیے محیط پردے سے باہر آتا ہے، اور نہایت فیاضی کے ساتھ اپنی روشن شعاعیں عالم پر ڈالتا ہے۔

..........اے پر رعب سمندر! اے وہ جو غضبناک ہو کر زمین کو نگل جانا چاہتا ہے، کس نے تجھ کو محبوس کر رکھا ہے، جس طرح کہ شیر کٹہرے میں قید کر دیا جاتا ہے، تو اس قید خانہ سے بے فائدہ نکل جانے کی کوشش کرتا ہے لیکن تیری موجود کا زور ایک حدِ معین سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا''۔ (منازل العرفان صفحہ:49-48)

Marfat.com

مادّہ اور انسان کم عقل ہیں پھر وہ خالق کیسے ہو سکتے ہیں؟

27 ......انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کو عقل و فہم دوسری مخلوقات سے زیادہ عطا کی گئی ہے، جس سے وہ کمال کی چیزیں ایجاد کرتا ہے، ہوا میں اڑتا ہے، آلات کے ذریعے دور دراز کی باتیں سنتا ہے اور دیکھتا ہے، مختلف قسم کی معلومات اور ایجادات کے لیے ایک لامحدود میدان اس کے سامنے کُھلا پڑا ہے، اس کو دیکھ کر بعض دہری انسان کو سب کچھ سمجھنے لگے ہیں گویا انسان ہی کائنات کا کرتا دھرتا ہے اور اختیار و قدرت کی باگیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ اگر انسان خالق ہوتا تو بے عقل کوئی نہ رہتا، سب کے سب ارسطو اور افلاطون کی طرح عقل مند ہوتے معلوم ہوا کہ انسان خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے اگر خالق ہوتا تو بے عقل کوئی نہ ہوتا۔

کائنات کا ہر ذرّہ اللہ کے وجود کی دلیل ہے

28 ......قرآن پاک میں حق تعالیٰ نے اپنی پہچان کی اتنی نشانیاں رکھ دی ہیں، جن کا احاطہ انسان کے علمی احاطے سے باہر ہے کیوں کہ تمام عالم کے ہر ایک ذرّے میں ایک ایک پتی اور اس کے باریک سے باریک رگ و ریشے میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت الٰہیہ کارفرما ہے۔

کائنات عالم کا ہر ذرّہ ربوبیّت الٰہیہ کا مرہون ہے، زمین اور آسمان میں ربوبیّت الٰہیہ کے کارخانے پھیلے ہوئے ہیں۔

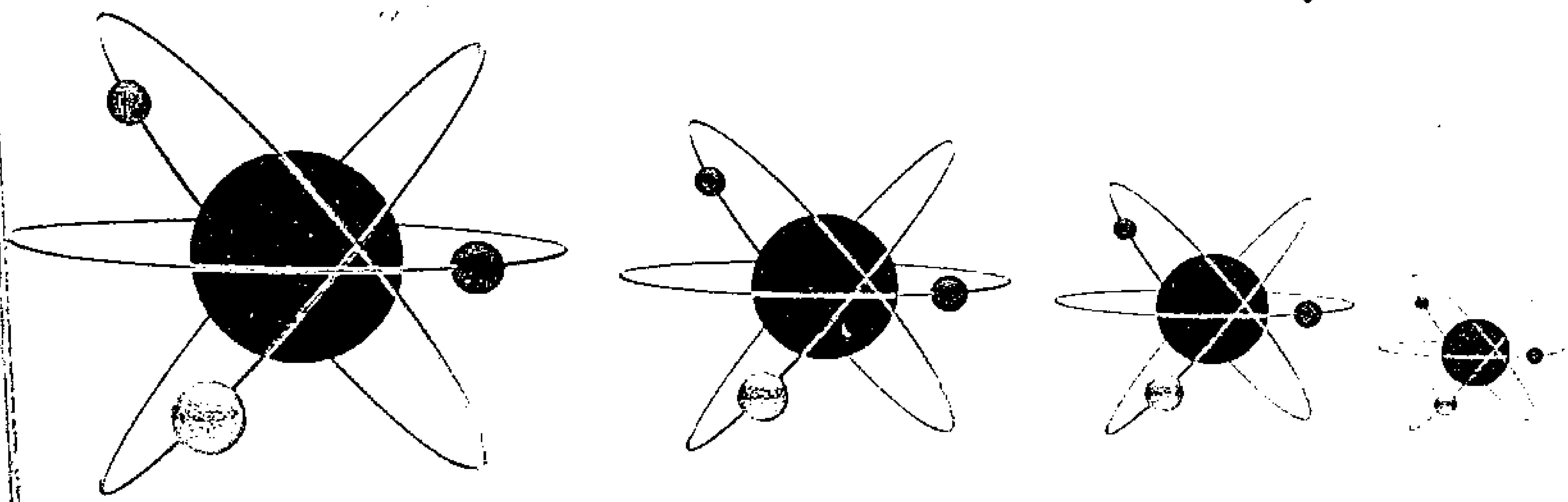

سرآرتھر کیتھ کا کہنا ہے: ”.........جب وہ انسان کے حیرت انگیز نظم و نسق پر غور کرتا ہے تو علماء و عوام سب ایک خالق کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، ہماری یہ دنیا ایک دل کش ناول کی طرح ہے۔ جس کی کہانی ہم باین امید پڑھ رہے ہیں، کہ شاید ہمیں اس کا پلاٹ بھی معلوم ہو جائے، پلاٹ کی گریز پائی، ہمارے شوق تجسّس میں اضافہ کرتی ہے، اور بالآخر یہی شوق ہمارے ایمان کا جزو بن جاتا ہے، میرا احساس یہ ہے کہ یہ تاریکی جس میں تخلیق کائنات کا راز مستور ہے خدا کے عظیم پلان کا ایک حصہ ہے“

Marfat.com

عقل سے محروم شے عقل کی خالق کیسے ہو سکتی ہے؟

29 ......اللہ کے وجود کا انکار کرنے والے کہتے ہیں کہ، کائنات اور انسان ایک مادّہ سے بنے ہیں ،مادّہ کی وجہ سے انسان خود بہ خود بنتے جا رہے ہیں حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔

جب ہم اپنی ذات کا مادّہ کے ساتھ موازنہ کرتے ہی تو ہمیں صاف طور پہ نظر آتا ہے کہ انسان صاحب عقل ہے جبکہ مادّہ میں عقل وشعور نہیں ہے، انسان صاحب علم ہے اور مادّہ میں علم نہیں ہے، انسان صاحب ارادہ ہے اور مادّہ ارادے سے محروم ہے، انسان میں سننے اور دیکھنے کی قوتیں ہیں جبکہ مادّہ ان قوتوں سے خالی ہے، انسان میں جذبات واحساسات ہیں جبکہ مادّہ تمام جذبات و احساسات سے یکسر خالی ہے۔

انسان صاحب اخلاق ہے جبکہ مادّہ میں اخلاق نام کی کوئی چیز نہیں اب کیا یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ مادّہ ایک ایسی چیز کو پیدا کرے جو اس سے زیادہ ترقی یافتہ ہو، انسان مادّہ اور روح دونوں پر مشتمل ہے یہ تو ہو سکتا ہے کہ کل اپنے جزو کو پیدا کرے اور روح اور مادّہ مل کر مادّہ کو پیدا کرلیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مادّہ بیک وقت انسان کا یا روح اور مادّہ کے امتزاج کا خالق ہو۔

کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انسان میں عقل اس چیز سے پیدا ہو جائے جس میں عقل موجود نہ ہو؟ یا انسان میں علم اس چیز سے آجائے جو خود علم سے خالی ہو؟ انسان میں ارادہ اس چیز کے ذریعے پیدا ہو جو خود ارادے سے محروم ہو؟ یا انسان میں دیکھنے، سننے اور سونگھنے کی قوتیں اس چیز سے حاصل ہوں جو ان تمام خواص سے محروم رہے؟ انسان میں جذبات احساسات اس شے سے پیدا ہو جائیں جو جذبات واحساسات سے یکسر خالی ہے؟

اگر مادّہ خود کسی چیز سے یکسر خالی ہے تو وہ چیز دوسروں کو کس طرح عطا کر سکتا ہے، جو خود محروم ہو، وہ دوسروں کو کیا دے گا؟ اس سے ظاہر ہوا کہ مادّہ نہ تو خود اپنا خالق ہو سکتا ہے

Marfat.com

مادّہ جن برق پاروں سے بنا ہے ان کو بنانے والا کون؟

30 ......ہم یہاں بیان کر چکے ہیں کہ مادّہ مختلف برق پاروں سے بنا ہوا ہے جن میں الیکٹران، پروٹان اور نیوٹران شامل ہیں ان کی باہمی ترتیب کے اختلاف سے ایک مجموعہ سونا بن جاتا ہے، اور دوسرا چاندی، تیسرا لوہا، ہائیڈروجن کے جوہر میں صرف ایک الیکٹران ہوتا ہے، آکسیجن کے جوہر میں آٹھ، اور کیلشیم میں بیس۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ الیکٹران، پروٹان، اور نیوٹران کا وجود کہاں سے آیا، انہیں کس نے بنایا، اور پھر ان میں اس خاص درجے کی ترتیب اور ترکیب کس نے پیدا کی کہ دو مختلف عناصر کو معرض وجود میں لے کر آگئے، اور یہ عناصر کی پھر علیحدہ علیحدہ خوصیات اور صفات پیدا ہوگئیں کیا مادّہ نے خود ان کو پیدا کیا؟ کیا مادّہ کے اندر انہیں الیکرانز، پروٹانز اور نیوٹرانز میں سے کسی نے انہیں پیدا کیا ہے؟

اہم سوال یہ ہے کہ ان برق پاروں میں سے ہی کچھ ایسے ہیں جنہوں نے دوسرے برق پاروں کو پیدا کر لیا ہے اور اپنے آپ کو بھی؟ اور پھر ان میں مختلف ترکیب پیدا کر کے مختلف تشکیلات وجود میں لے آئے۔ یہ سارے برق پارے تو ایٹم یعنی ذرّہ کا جزو ہیں اور جزو کُل پیدا نہیں کرتا۔

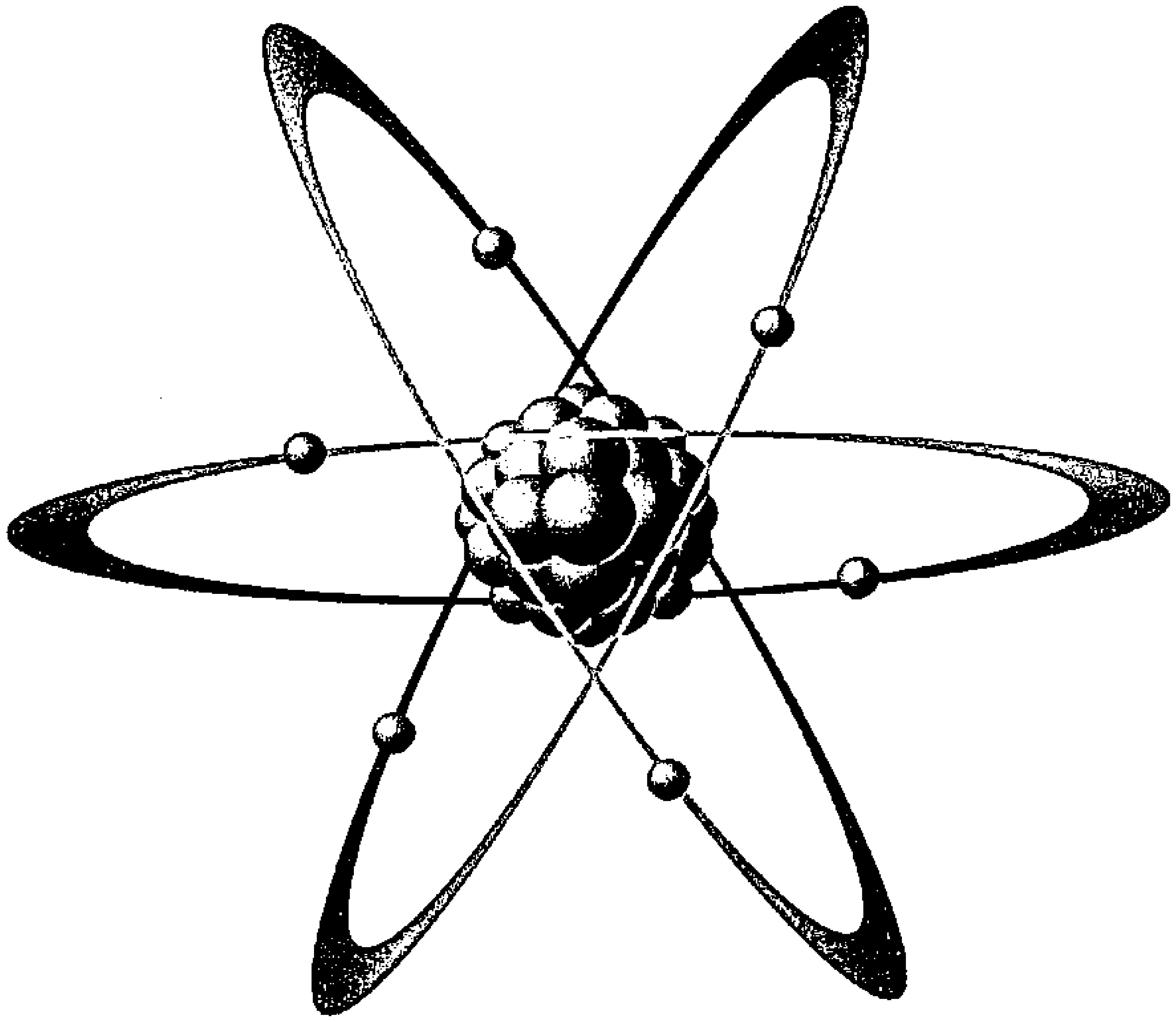

Marfat.com

غلط راستہ سے اللہ کی تلاش نادانی کے سوا کچھ نہیں

31 ......اللہ کہاں ہے؟ ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟ یہ وہ شیطانی سوال ہے جو عموماً دہریوں کے دلوں اور کمزور ایمان والوں کے دلوں میں آتا ہے جو لوگ اللہ کے عاشقوں کے ساتھ ہیں یا قرآن و حدیث کی مجالس میں جانے کا اہتمام کرتے ہیں ان کے دلوں میں کبھی یہ شیطانی خیال نہیں آتا، بلکہ جب ان کو اپنے محبوب مولیٰ کی یاد آتی ہے ان کے آنسو جھلک پڑتے ہیں، ان کے دلوں میں اللہ کی محبت عظمت اس یقین کے ساتھ ہوتی ہے۔

اگر ان کے سامنے کوئی اللہ کے وجود کا انکار کردے تو یہ اس کی گردن اڑادیں کیوں کہ یہ اللہ کو ہر آن ہر گھڑی محسوس کرتے ہیں اللہ ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ حضرات ہر آن ہر گھڑی مولیٰ کی محبت میں گناہوں سے بچنے کے لیے جان کی بازی لگادیتے ہیں، اور یہی یقین انہیں دن کو روزہ رکھنے اور رات کو مصلہ پر کھڑا ہونے پر مجبور کرتا ہے، اور اسی یقین کی وجہ سے ان حضرات کو موت سے ایسی محبت ہوتی ہے جیسے شرابی کو شراب سے، جب بھی جہاد کا موقع ہوتا ہے، یہ ایک سیکنڈ بھی جان دینے میں دیر نہیں کرتے اس کی وجہ اللہ کے وجود کا یقین ہے۔

اس کے برخلاف جس شخص کے دل میں اللہ کے وجود کا یقین کم ہوتا ہے وہ نہ ہی گناہ چھوڑتا ہے اور نہ ہی اللہ کے لیے جان دے سکتا ہے، آج ہم اللہ کی تلاش غلط راستہ سے کرتے ہیں اس وجہ سے ہمیں کامیابی نہیں ملتی حالانکہ اللہ کے وجود کے یقین کا سب سے آسان راستہ اللہ والوں کی مجلس میں حاضر ہونا اور قرآن وحدیث کی مجالس میں بیٹھنا ہے۔

Marfat.com

ایک مثال ملاحظہ ہو:

''..........ایک پیالی میں چائے رکھی ہے اور آپ کو معلوم نہیں کہ اس میں چینی ہے یا نہیں اگر آپ اس کو دیکھتے رہیں تو کیا صرف دیکھتے رہنے سے پتہ چل جائے گا کہ اس میں چینی ہے کہ نہیں؟ پیالی کو دیکھنے سے چینی بالکل معلوم نہیں ہوگا۔

..........اگر آپ چائے کے چند قطرے اپنے کان میں ڈالیں کہ شاید چینی کی آواز کان میں آجائے تو آپ کو پتہ نہیں چلے گا، اگر آپ اس میں انگلی ڈالیں کہ شاید انگلی کو پتہ چل جائے کہ چینی ہے یا نہیں، ہزار برس گزر جائیں تلاش جاری رہے گی، مگر کامیابی نہیں ہوگی، کامیابی اس وقت ہوگی جب ایک گھونٹ چائے پی جائے گی، قوت ذائقہ سے مس ہوگا، تو قوت ذائقہ بتادے گی کہ چینی ہے یا نہیں''۔ اسی طرح آج ہم اللہ کی تلاش غلط راستے سے کر رہے ہیں۔ اگر ہم اللہ کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم ان اللہ والوں کی مجلس میں جائیں جو اللہ کو دل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

ہر انسان اسی محبت کے فطری تقاضے کی بناء پر اس ربّ کو تلاش کر رہا ہے جس کو بلیٰ کہہ کر ربّ مانا جاتا تھا، وہ کہاں ہے تو تلاش کا ذریعہ جس نے عقل کو بنایا وہ دہریہ ہو گئے، اور جس نے حواس کو بنایا وہ مظاہر پرست ہو گئے۔

یہ بات خوب ذہن نشین کر لیجیے کہ حصول علم کے تین ذریعے ہیں۔

(1)......خواص خمسہ (2)......عقل (3)......خبر صادق

(4)......''خواس خمسہ'' میں قوت باصرہ، قوت سامعہ، قوت ذائقہ، قوت شامہ اور قوت لامشہ شامل ہیں۔

Marfat.com

(1)..... آنکھ کا کام ہے مبصرات صورتوں کو دیکھنا، کان کا کام ہے مسموعات تک رسائی حاصل کرنا، قوت ذائقہ کی رسائی مذوقات تک ہے، قوت لامشہ کی رسائی ملموسات تک ہے۔

آنکھ اس چیز کو دیکھتی ہے، اس کا احاطہ کر لیتی ہے، اور جو احاطے میں آجائے، وہ محدود ہوگی، اور جو چیز محدود ہوگی وہ خدا نہیں ہو سکتی، اور جو خدا ہوگا وہ محدود نہیں ہو سکتا، خدا غیر محدود ہے، لہٰذا اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، اسی طرح باقی قوتوں کا حال ہے یعنی خدا نہ سونگھا جا سکتا ہے، نہ چھوا جا سکتا ہے، نہ معاذ اللہ چکھا جا سکتا ہے، اور نہ ہی سنا جا سکتا ہے، ثابت ہوا کہ خدا کی پہچان "خواس خمسہ" سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

عقل سے خدا کا ادراک ناممکن ہے

(2)..... علم کے حصول کا دوسرا ذریعہ "عقل" ہے۔ اس سے بھی خدا کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی، کیوں کہ یہ اکثر اوقات دھوکہ کھا جاتی ہے، مثال کے طور پر اگر گاڑی میں سوار ہوں اور وہ سٹیشن پر کھڑی ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسری گاڑی آکر ٹھہر جائے اور بعد میں چلنے لگے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہماری گاڑی چل رہی ہے۔

اسی طرح چاند بادلوں میں آجائے اور بادل چل رہے ہوں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ چاند دوڑ رہا ہے، علاوہ ازیں اگر عقل سے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی تو اہلیان امریکہ، یورپ اور روس سب عارف باللہ ہوتے کیوں کہ انہوں نے اپنی عقل سے ایسی ایسی ایجادات کی ہیں کہ ہماری عقلیں حیران ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو عرفان الٰہی کی ہوا تک نہیں لگی۔

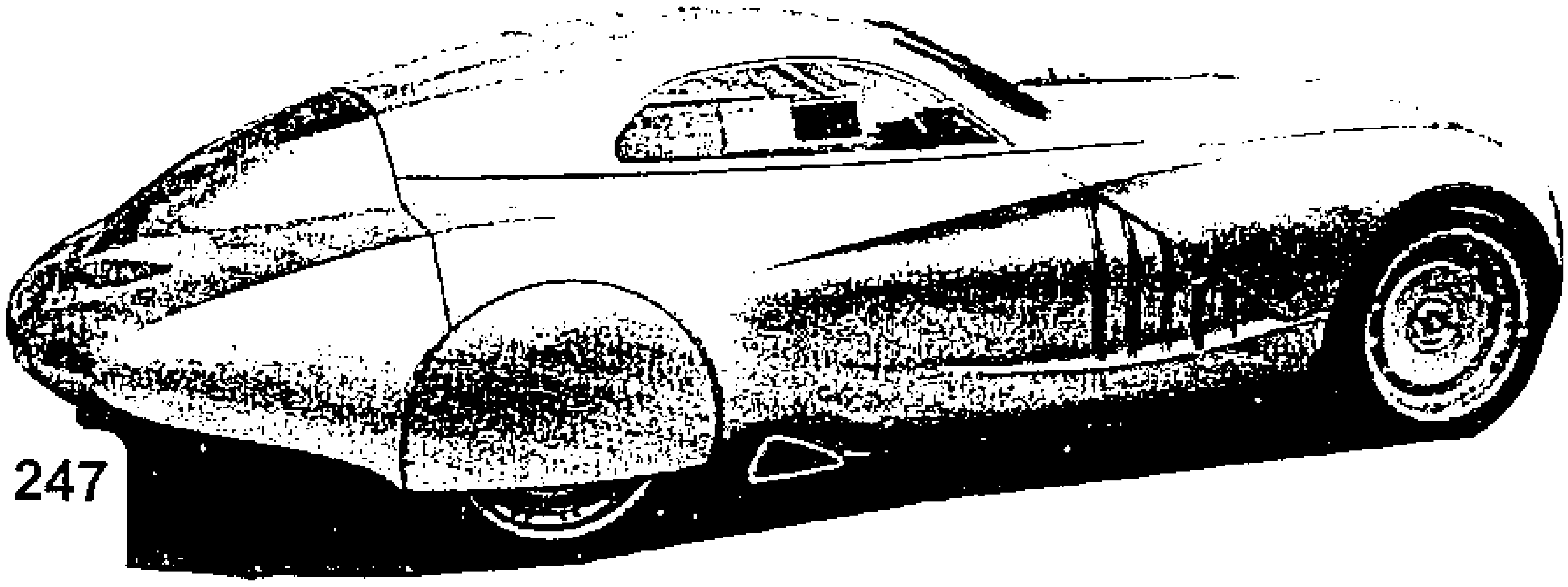

Marfat.com

ثابت ہوا کہ ''حواس خمسہ'' اور ''عقل'' معرفت الٰہی کا ذریعہ نہیں ہیں، ان سے حصول معرفت الٰہی میں مدد لی جاسکتی ہے، لیکن ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ حواس خمسہ ناقص ہیں اور عقل ناتمام۔

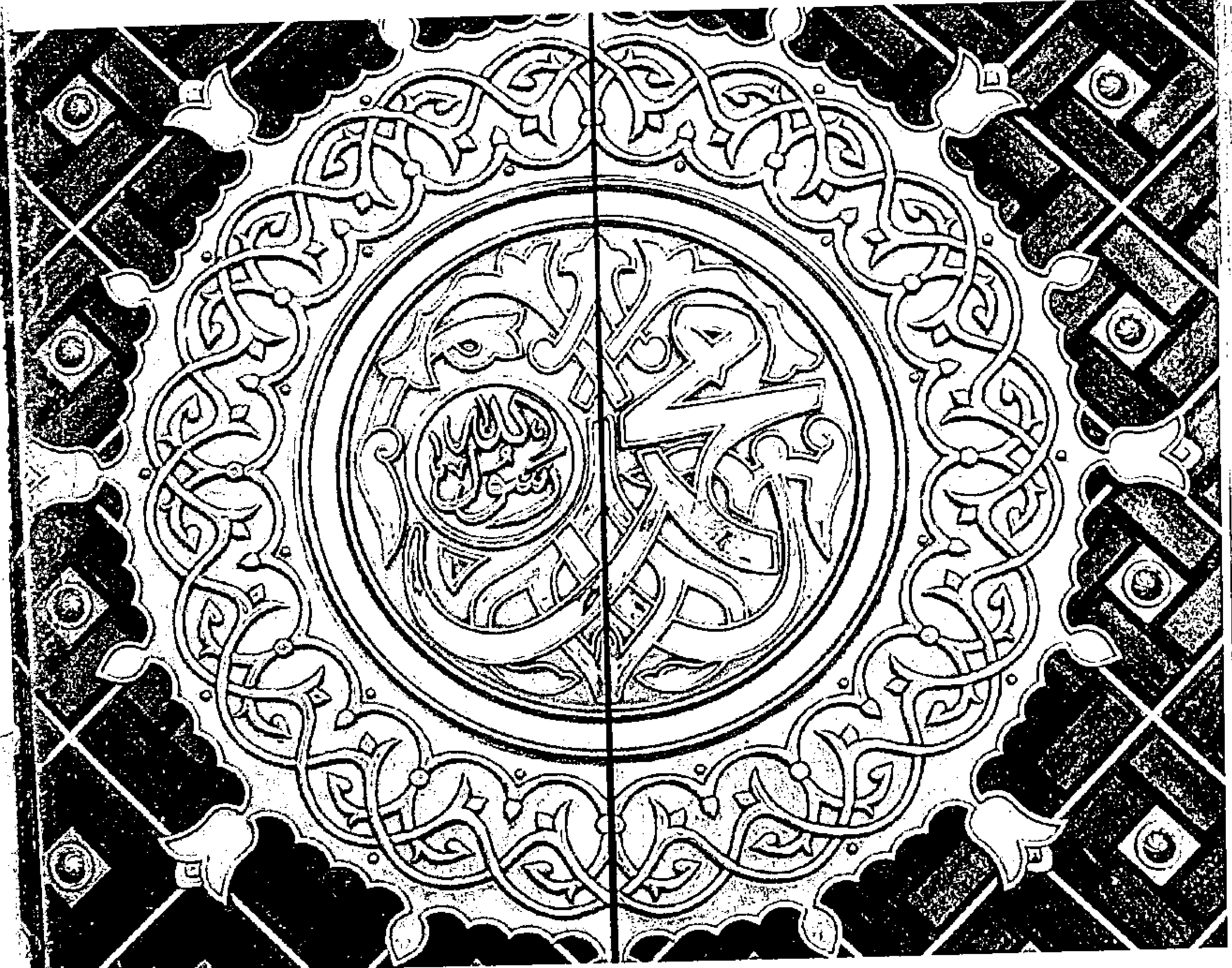

پھر یہ بھی ہے کہ خدا کامل ہے، عقل ناقص ہے وہ لامتناہی ہے، حواس متناہی ہیں، خدا لامحدود ہے اگر لامحدود کو تلاش کرنے کا ذریعہ محدود کو اور لامتناہی کو تلاش کرنے کا ذریعہ متناہی کو اور کامل کے لیے ناقص کو ذریعہ بنالیا جائے تو حصول مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی، کامیاب وہ ہوگا جس نے صحیح ذریعہ اختیار کیا اور درست اور صحیح ذریعہ خدا کی معرفت کا ہے۔

③...... ''خبر صادق'' اور خبر صادق کا ذریعہ حضور نبی کریم ﷺ کے واسطے اور ذریعے سے ہوسکتی ہے، جس کسی نے بھی آپ ﷺ کی ذات کو چھوڑ کر خدا کی تلاش کرنی چاہی وہ ساری عمر ضلالت میں سرگرداں رہے گا کامیابی اسی وقت ہوگی جب دامنِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہوجائے گا۔

Marfat.com

کائنات کی یکسانیت اور حسن ترتیب

32 ......عقلی دلائل: میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کارخانہ حیات آپ ہی آپ خود بخود موجود ہونا مانا جائے، کوئی ایک چیز ہو تو بات بھی تھی، یہاں تو جس طرف نظر ڈالو، قدرت کا نظارہ سامنے آجاتا ہے، کبھی غور کیا، یہ خلقت سامنے ہے مگر اس خلقت کے مناظر کا اختلاف و تنوع کس کی تقسیم ہے؟ انسان کی طبیعت کا خاصہ یہ کس نے قائم کیا کہ اس کی طبیعت میں یکسانیت سے اکتاتی ہے، تبدیلی و تنوع میں خوش گواری محسوس کرتی ہے۔

اگر کائنات میں یکسانی اور حسن ترتیب نہ ہوتی تو یہ خوشگواری پیدا نہیں ہوسکتی جو اس کے ہر گوشہ میں نظر آرہی ہے، اوقات کا اختلاف، موسم کا اختلاف، خشکی و تری کا اختلاف، سرد و گرم کا اختلاف، سو یہ اختلاف جہاں بہت سی مصلحتیں رکھتا ہے وہاں ایک مصلحت دنیا کی زیب و زینت بھی ہے۔

گل ہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن

اے ذوق اس جہاں میں ہے زیب اختلاف سے

اس سلسلے میں قرآن رات و دن کے اختلاف کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان کے اختلاف میں حکمت الٰہی کی نشانیاں پوشیدہ ہیں۔

Marfat.com

وہ کونسی ذات ہے جو ننھے بچوں کو ہدایت دیتی رہتی ہے؟

33 ......ہم دیکھتے ہیں، ہر مخلوق کی طبیعت میں کوئی ایسا اندرونی الہام موجود ہے، جو اسے زندگی اور پرورش کی راہوں پر خود بخود لگا دیتا ہے، اور وہ باہر کی رہنمائی و تعلیم کی محتاج نہیں ہوتی، انسان کا بچہ ہو یا حیوان کا، جونہی شکم مادر سے باہر آتا ہے، خود بخود معلوم کر لیتا ہے کہ غذا ماں کے سینے میں ہے، اور جب پستان منہ میں لیتا ہے تو جانتا ہے کہ اسے زور زور سے چوسنا چاہیئے، بلّی کے بچوں کو ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ ابھی ابھی پیدا ہوئے ہیں، ان کی آنکھیں بھی نہیں کھلی ہیں لیکن ماں جوشِ محبت میں انہیں چاٹ رہی ہے، وہ اس کے سینے پر منہ مار رہے ہیں،

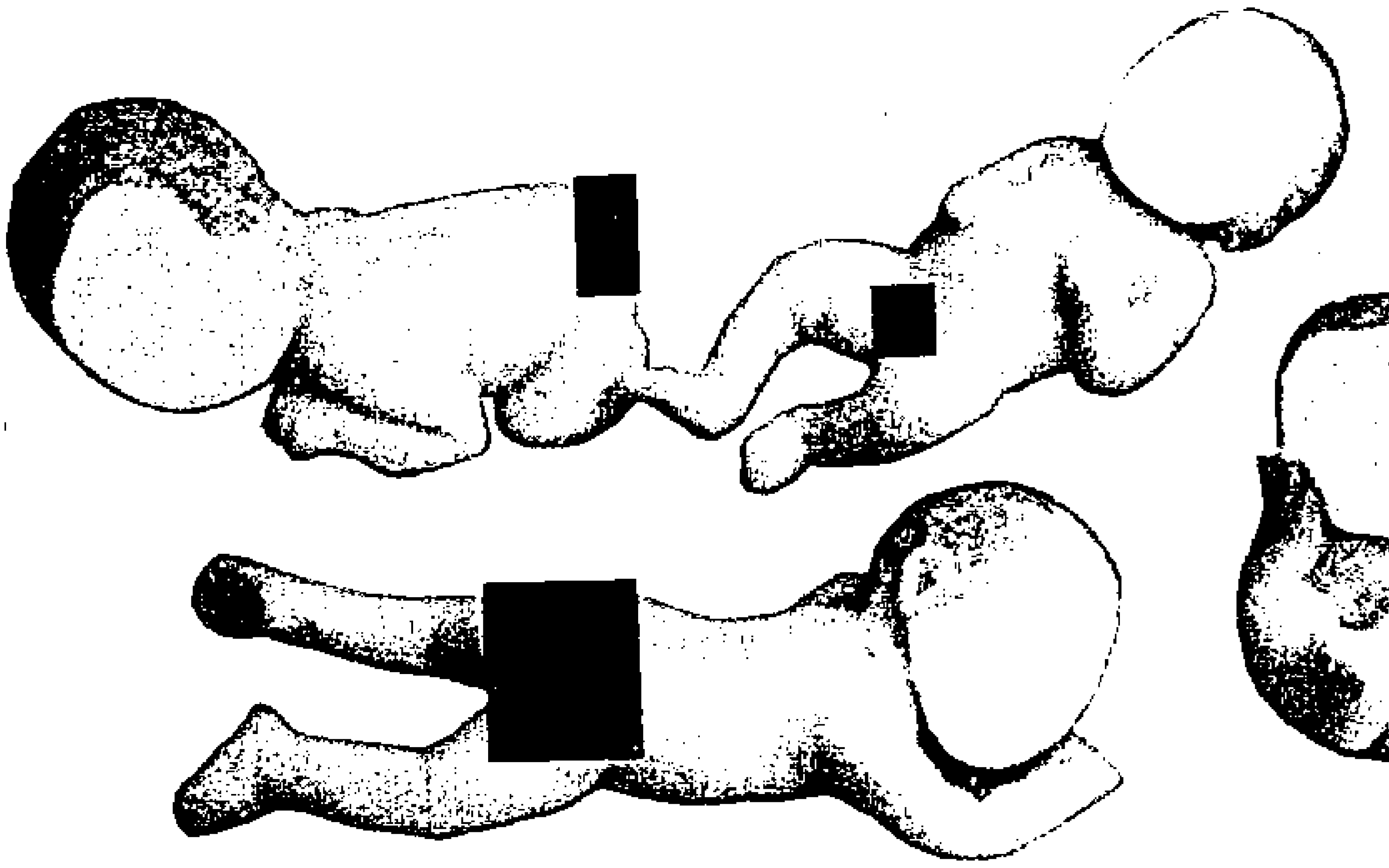

یہ بچہ جس نے عالم ہستی میں ابھی ابھی قدم رکھا ہے جسے خارج کے مؤثرات نے چھوا تک نہیں ، کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ اسے پستان منہ میں لے لینا چاہیے، اور اس کی غذا کا سرچشمہ یہیں ہے؟ وہ کون سا فرشتہ ہے جو اس وقت اس کے کان میں پھونک دیتا ہے کہ اس طرح اپنی غذا حاصل کر لے؟ یقیناً وجدانی ہدایت کا فرشتہ ہے اور یہی وجدانی ہدایت ہے جو قبل اس کے کہ حواس و ادراک کی روشنی نمودار ہو، ہر مخلوق کو اس کی پرورش و زندگی کی راہوں پر لگا دیتی ہے۔

Marfat.com

بلی میں اللہ کے وجود کے دلائل

34...آپ کے گھر میں پلی ہوئی بلّی ضرور ہوگی، آپ نے دیکھا ہوگا کہ بلّی اپنی عمر میں پہلی مرتبہ حاملہ ہوئی ہے اس حالت کا اسے کوئی پچھلا تجربہ حاصل نہیں، تاہم اس کے اندر کوئی چیز ہے جو اسے بتادیتی ہے کہ تیاری وحفاظت کی سرگرمیاں شروع کردینی چاہئیں، جونہی وضع حمل کا وقت قریب آتا ہے، خود بخود اس کی توجہ ہر چیز سے ہٹ جاتی ہے اور کسی محفوظ گوشے کی جستجو شروع کردیتی ہے، آپ نے دیکھا ہوگا مضطرب الحال بلی مکان کا ایک ایک کونہ دیکھتی پھرتی ہے، پھر وہ خود بخود ایک سب سے محفوظ اور علیحدہ گوشہ چھانٹ لیتی ہے، اور وہاں بچہ دیتی ہے۔

پھر یکایک اس کے اندر بچے کی حفاظت کی طرف سے ایک مجہول خطرہ پیدا ہوجاتا ہے، اور وہ یکے بعد دیگرے ٹھکانہ بدلتی ہے، غور کریں یہ کون سی جبلت ہے جو بلی کے اندر یہ خیال پیدا کردیتی ہے کہ محفوظ جگہ کی تلاش کرے کیوں کہ عنقریب اسے ایسی جگہ کی ضرورت ہوگی؟ یہ کون سا الہام ہے جو اسے خبردار کردیتا ہے کہ بلّا بچوں کا دشمن اور ان کی بُو سُونگھتا پھرتا ہے، اس لیے جگہ بدلتے رہنا چاہیے؟ بلاشبہ یہ ربوبیت الٰہی کی وجدانی ہدایت ہے جس کا الہام ہر مخلوق کے اندر اپنی نمود رکھتا ہے اور جوان ان پر زندگی اور پرورش کی تمام راہیں کھول دیتا ہے۔

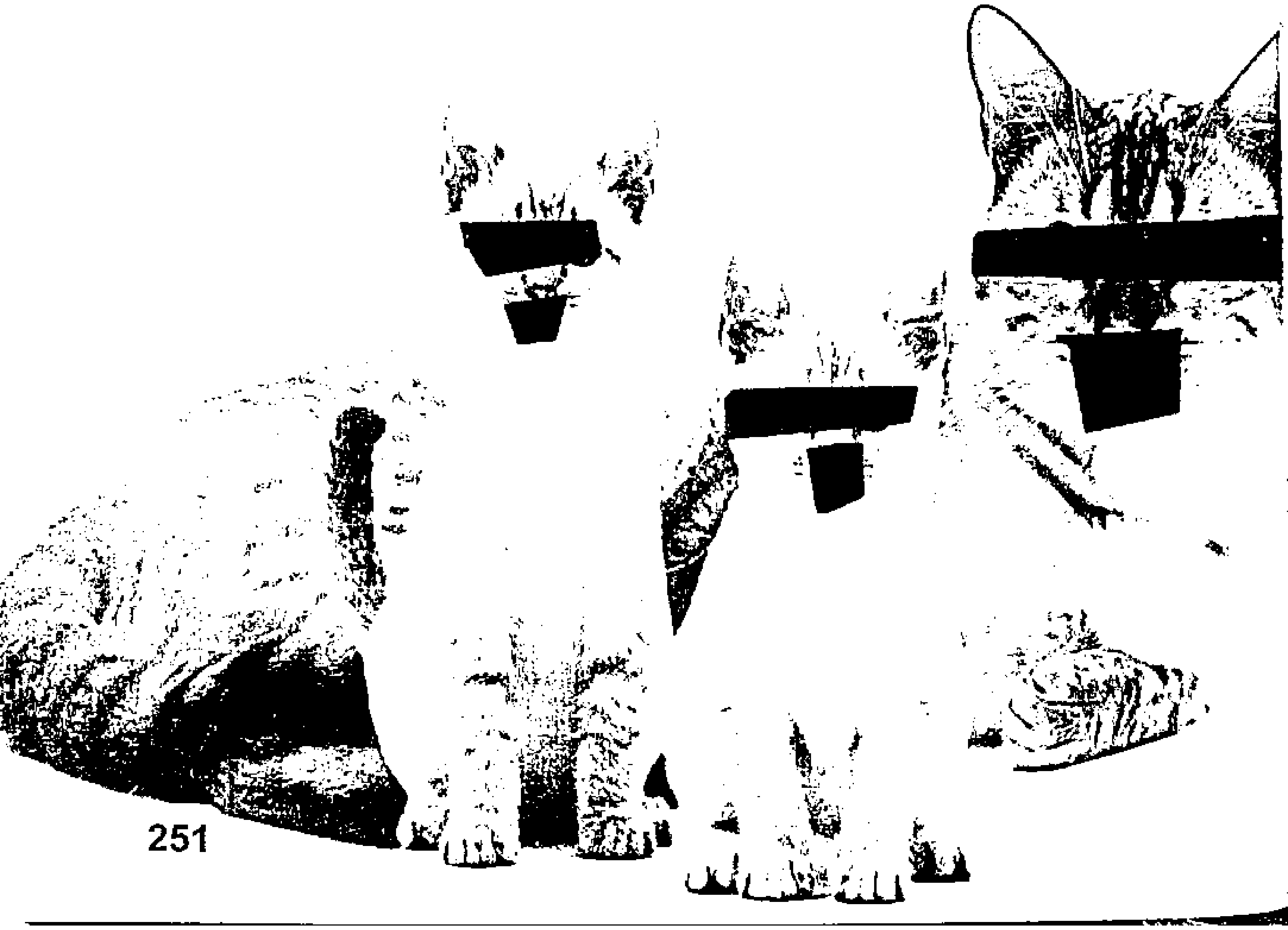

Marfat.com

سورج کی سنہری کرنوں میں بھی نورِ خداوندی ہے

32 ...... اگر ہم ایک اعلیٰ درجہ کی مشین کو پہلی بار دیکھیں تو فی الفور ہم اس کے انجینئر کی موجودگی کو وہاں محسوس کرتے ہیں، اسی طرح اگر ہم دنیا کو اور اس کی چیزوں کو گہرائی کے ساتھ دیکھ سکیں تو اسی وقت ہم وہاں خدا کی موجودگی کو پالیں گے، خالق ہم کو اس طرح نظر آئے گا کہ ہم خالق اور تخلیق کو ایک دوسرے سے جدا نہ کر سکیں۔

موجودہ دنیا میں انسان کی سب سے بڑی دریافت یہ ہے کہ وہ خدا کو دیکھنے لگے، وہ اپنے پاس خدا کو محسوس کر لے، اگر آدمی کا احساس زندہ ہو تو سورج کی سنہری کرنوں میں اس کو خدا کا نور جگمگاتا ہوا دکھائی دے گا، ہرے بھرے درختوں کے حسین منظر میں وہ خدا کا روپ جھلکتا ہوا پائے گا، ہواؤں کے لطیف جھونکے میں اس کو لمسِ ربانی کا تجربہ ہوگا، اپنی ہتھیلی اور اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتے ہوئے اس کو ایسا محسوس ہوگا گویا اس نے اپنا وجود اپنے رب کے قدموں میں ڈال دیا ہے، خدا ہر جگہ موجود ہے بشرطیکہ دیکھنے والی نگاہ آدمی کو حاصل ہو جائے۔

خدا کی ہستی کا مشاہدہ

لوگو! ایک اکیلے خدا کی ہستی کا تعیّن کرنا ہر ایک انسان کے لیے فرض ہے، کیوں کہ جہان کی ہستی انسان کو مجبور کرتی ہے کہ صانع اور خالق مان لینے پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہیچ چیز خود بخود چیزے نہ شد — ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عالم میں دو قسم کی چیزیں موجود ہیں ایک انسانی مصنوعات ایک قدرت کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں، جس طرح انسانی مصنوعات میں لوہا، خود بخود تلوار نہیں بن سکتا، جب تک کوئی لوہار نہ بنائے، اسی طرح لوہا بھی زمین کے اندر خود بخود نہیں بن سکتا جب تک کہ مولیٰ نہ بنائے۔

Marfat.com

کیا سونا خود بخود بن گیا

افسوس ہے ان دہریوں خدا کے منکروں پر کہ ان کے نزدیک انسانی مصنوعات خود بخود عناصر کے ملنے سے نہیں ہو سکیں، مگر قدرتی مصنوعات مخلوقات خود بخود اربعہ عناصر کے میل سے بغیر صانع کے تیار ہو جائیں وجہ افسوس کی یہ ہے کہ وہ باریک ذرے جن سے مخلوقات تیار کی جاتی ہے، اگر ان کو کسی عالم عاقل صانع کے ماتحت نہ تسلیم کیا جائے۔

تب یہ ضرور ماننا ہوگا کہ وہ ذرّات ذی شعور اور بہت بڑے ذی شعور ہیں، جو ہر چیز کے بنیادی اجزاء کو ایسے مناسب طریقہ سے باہم ملاتے ہیں کہ دنیا میں کوئی انسان عقلمند سے عقلمند بڑی سے بڑی کمیٹی بھی نہیں ملا سکتی، مثلاً سونا زمین میں پیدا ہوتا ہے، اب اس کے اندر ایسے مناسب اجزاء ملتے ہیں کہ جس سے سونا تیار ہوتا ہے مگر انسان باوجود عقل کے ایسے اجزاء نہیں ملا سکتا، اسی طرح نیم کے کڑوے درخت میں پھل کا شیریں پیدا ہونا ایسے کاریگر پر دلالت کرتا ہے کہ جو انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

Marfat.com

مقناطیس میں کشش لانے والی ذات

لوہے کے مقناطیس میں کشش کا پیدا کرنا کچھ ایسی خاص مناسبت اجزاء پر موقوف ہے کہ کوئی انسان یہ کشش دوسری چیز میں پیدا نہیں کرتا اس طرح ہزار ہا اشیاء کی ساخت لاکھوں درخت اور پھول ایسے ہیں کہ سارے جہاں کے عقلمند مل کر ایک پتی بھی نہیں بنا سکتے تب معلوم ہوا کہ اربعہ عناصر کے ذرّات نہایت درجہ کے عقلمند ذی شعور ہیں کہ ان کی مثل کوئی عقلمند نہیں ہو سکتا، اور عناصر یا ذرّات کا ذی شعور کہنا بداہتاً باطل ہے۔

پس یہ ضرور ہوا کہ ان ذرّات سے عالم کا بنانے والا کوئی زبردست عقلمند ذی شعور ذات ہے ورنہ اربعہ عناصر یا ان کے ذرّات کی تو حیات بھی محقق نہیں ہوئی اور ان کا شعور پھر شعور بھی ایسا کہ جو جہاں بھر کو عاجز کرتا ہو بالضرور یہ قول حق ہے۔

این سبب ہادر نظر ہا پر دہاست
درحقیقت فاعلِ ہر شئے خدا است

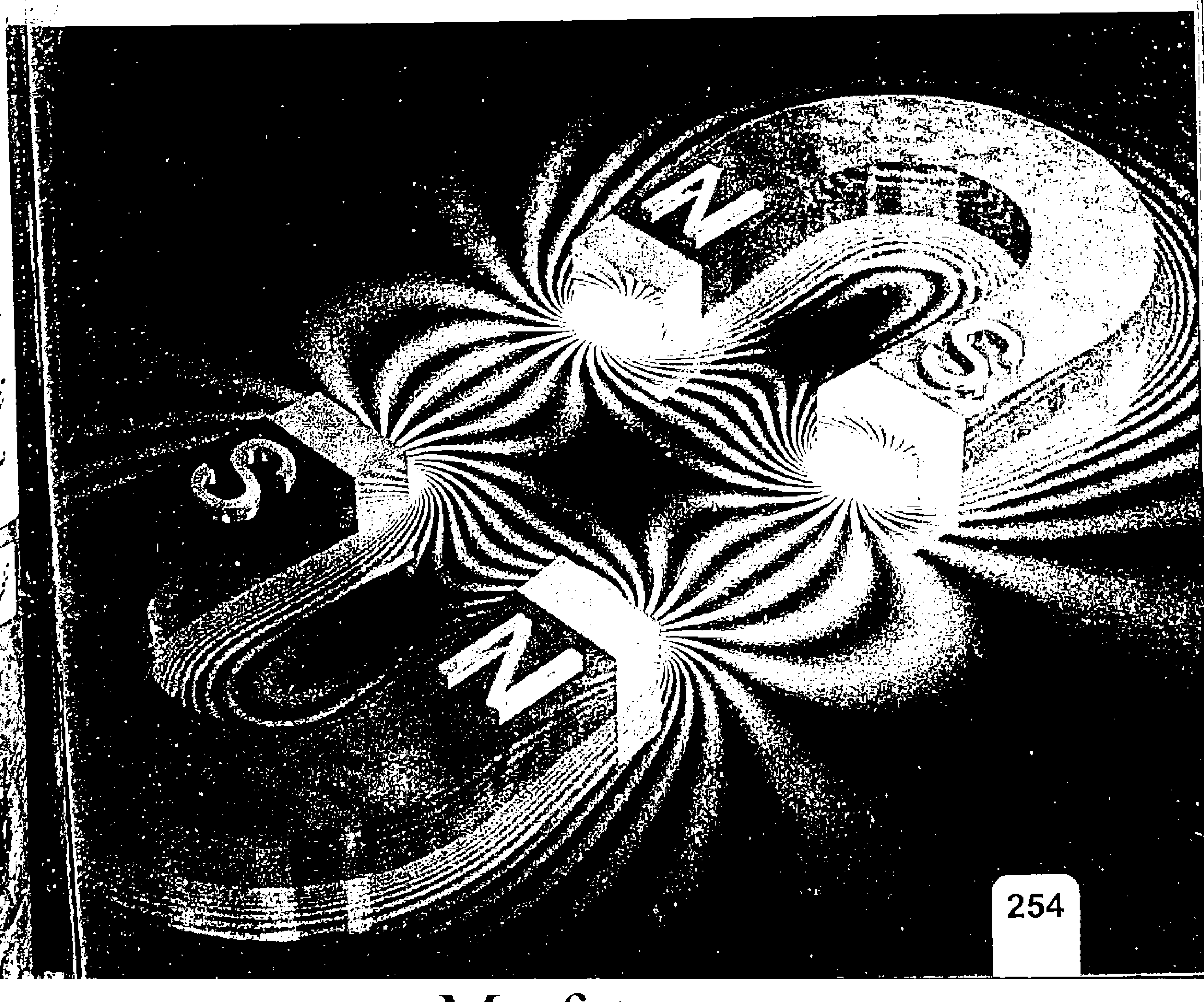

Marfat.com

ننھے کیڑے کے عجائبات

(35) ......قدرتِ الٰہی کے عجائبات میں نے بہت دفعہ دیکھے ہیں، ایک سفید باریک سا کیڑا جس کی جسامت خشخاش کے دانے سے بھی کم ہوتی ہے جو کتاب کے ورق پر ایک طرف سے دوسری طرف چلتا نظر آتا ہے جب میں نے اس باریک سے کیڑے کے منہ کے سامنے اپنی انگلی یا تنکا رکھا تو اسے دیکھ کر کچھ دور ہی سے وہ کیڑا ادھر سے رستہ چھوڑ کر دوسری طرف کو چلنے لگا۔

جب دوسری طرف بھی انگلی رکھی گئی تب وہ تیسری طرف کو مائل ہوا پھر چوتھی طرف کو اسی طرح سارے ورق پر بچتا اور ہٹتا پھرتا رہا، جہاں سامنے انگلی یا تنکا رکھا ہوا دیکھا فوراً ادھر کا راستہ چھوڑ کر صاف راستہ کی طرف چلنے لگا۔

معلوم ہوا کہ ذرّہ جتنے ننھے کیڑے میں بھی اللہ کے عجائبات کی ایک دنیا آباد ہے، اس میں آنکھیں بھی ہیں، دماغ بھی ہے، سونگھنے کی حس بھی ہیں، سننے کے لیے دو کان بھی ہیں، خوراک اور اس کو ہضم کرنے کا نظام بھی ہے، کیا یہ کیڑا خود بہ خود بن گیا اربوں کیڑوں کی دو آنکھیں ہوتی ہیں چار نہیں ہوتیں، ایسا کیوں ہے؟ ....

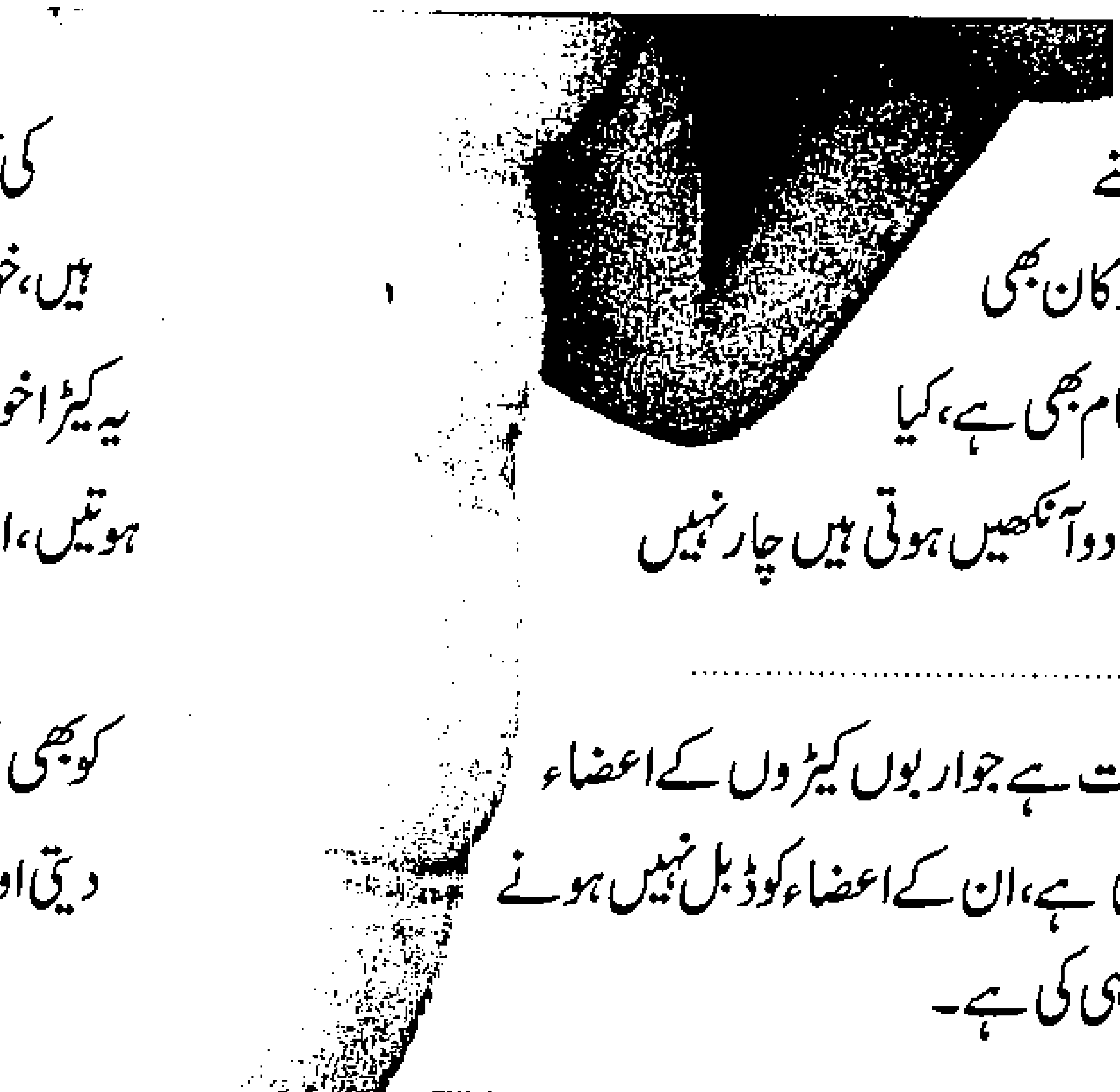

معلوم ہوا کہ ایک ذات ہے جو اربوں کیڑوں کے اعضاء کو بھی ایک ہی تناسب سے پیدا کرتی ہے، ان کے اعضاء کو ڈبل نہیں ہونے دیتی اور وہ ذات صرف اور صرف اللہ ہی کی ہے۔

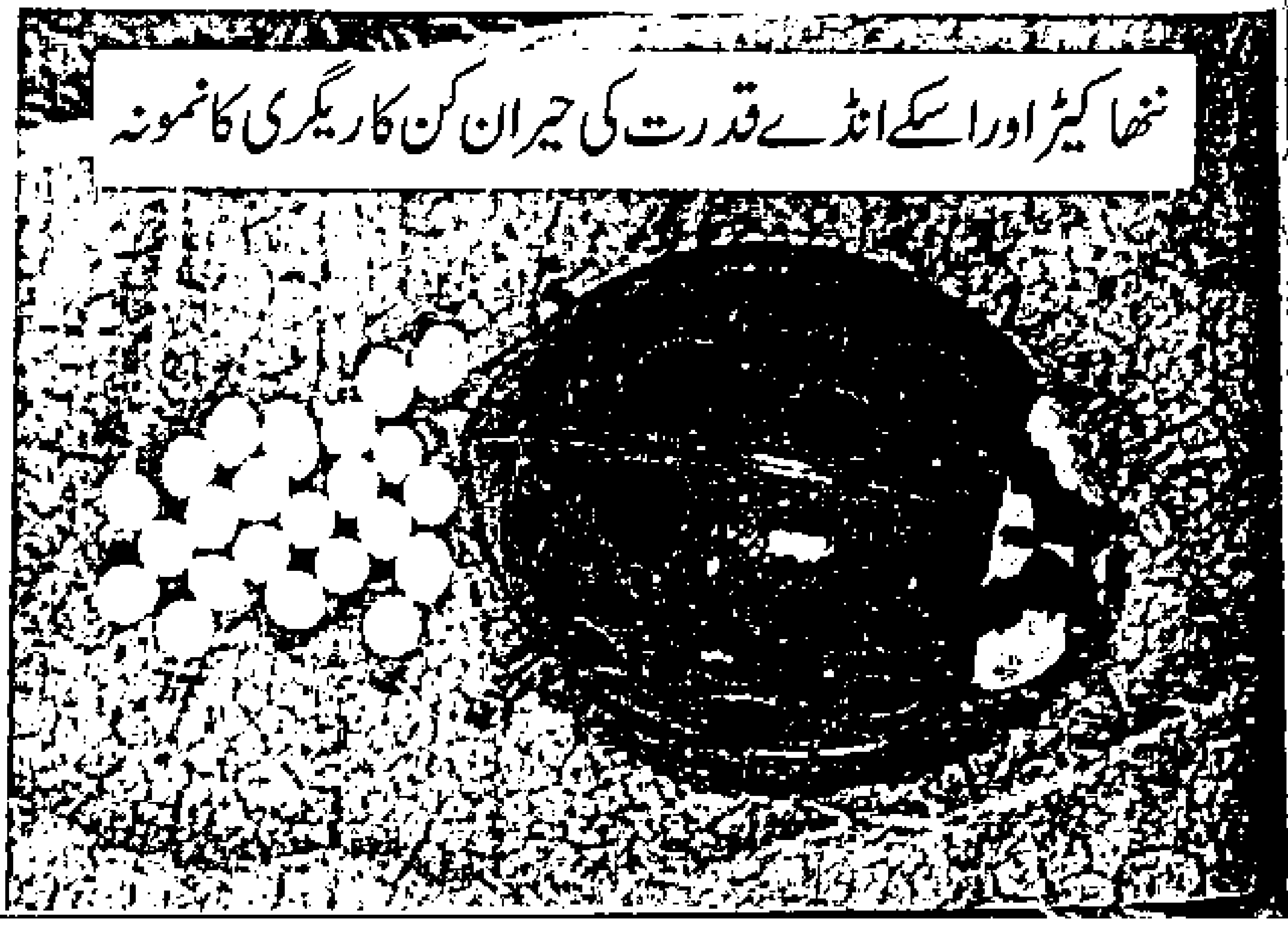

ننھا کیڑا اور اسکے انڈے قدرت کی حیران کن کاریگری کا نمونہ

Marfat.com

کیا ایفل ٹاور اور تاج محل خود بخود بن گئے؟؟

36 ...... ہارون یحییٰ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

جو تتلیوں کے پردوں پر بھی پھول کاڑھتا ہے
یہ لوگ کہتے ہیں اس کی کوئی نشانی نہیں

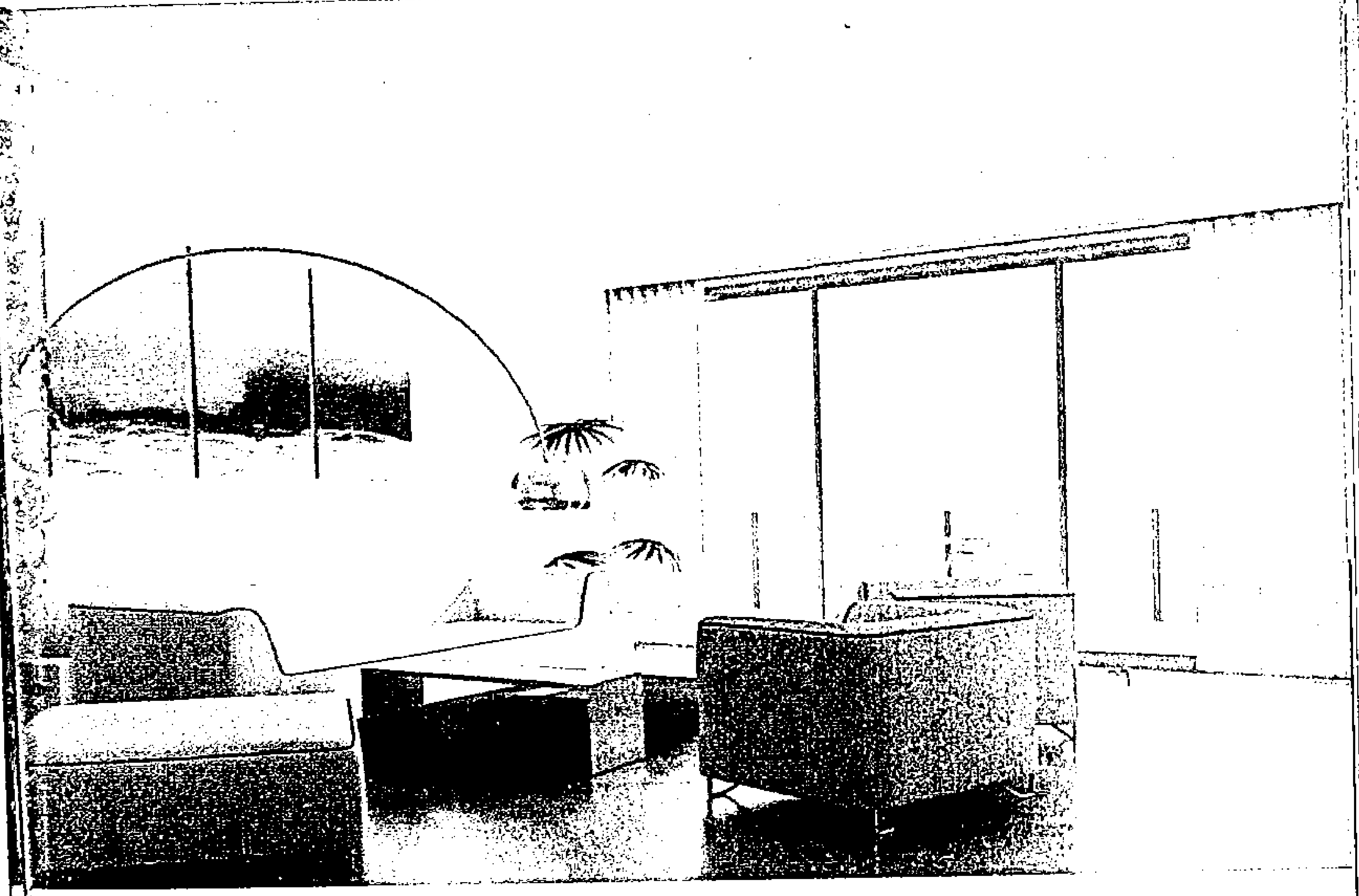

آپ جہاں کہیں بھی بیٹھے ہوں، اگر آپ اپنے گردوپیش پر نگاہ ڈالیں، تو آپ دیکھیں گے کہ کمرے کی ہر شے ''بنائی گئی ہے'' دیواریں، اسباب خانہ، چھت، کرسی جس پر آپ براجمان ہیں، کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے میز کا شیشہ اور بے شمار دوسری چیزیں جو اس کمرے میں بچھے ہوئے قالین کا دھاگہ بھی کسی نہ کسی نے ضرور بنایا ہوگا نہ تو یہ سب از خود اچانک وجود میں آ گئے، نہ محض اتفاق کے نتیجے میں بن گئے۔

اگر کسی روز ایک شخص آئے اور یہ اعلان کر دے، کہ خام لوہے اور کوئلے نے اتفاقاً باہم مل کر فولاد بنا دیا ہے، جس سے اتفاقاً ایفل ٹاور تعمیر ہو گیا ہے، تو وہ شخص جو اس شخص پر یقین کرنے لگے کیا آپ انہیں دیوانہ اور معذور العقل تصور نہ کریں گے؟

Marfat.com

کائنات کا ایک ایک ذرّہ اپنے خالق کی گواہی دے رہا ہے

نظریہ ارتقاء کا یہ دعویٰ جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے انکار کا انوکھا طریقہ ہے اس سے مختلف تو نہیں ہے، یہ کائنات جس کا ایک ایک ذرّہ ایک ایک شے اپنے خالق کی گواہی دے رہی ہے، اس کے بارے میں کوئی یہ کہے کہ یہ از خود وجود میں آ گئی ہے، چنانچہ کائنات کے اس اعتدال و توازن کا جو ہمیں ہر جگہ نظر آتا ہے، ہمارے جسم سے لے کر وسعت نظر اور حدِ نگاہ سے بہت آگے تک کوئی نہ کوئی مالک ضرور ہونا چاہیئے۔

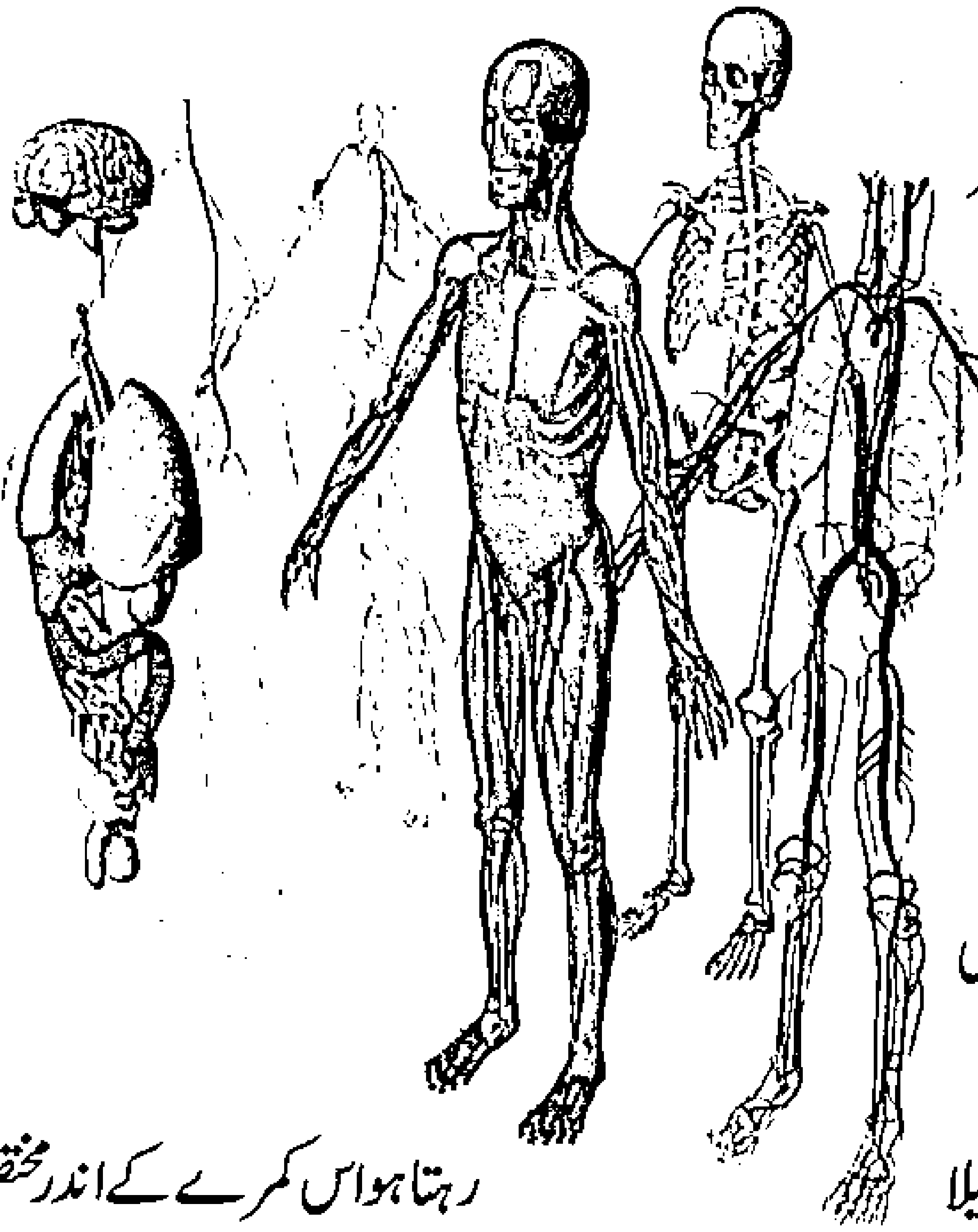

وہ خالق جس نے کائنات کی ہر شے کو اس قدر نفاست و نزاکت کے ساتھ وجود میں آ جانے کا حکم دیا، وہ عظیم خالق وہ ہے جس کی ذات کی اپنی نہ کوئی ابتداء ہے نہ انتہا۔

سچ تو یہ کہ اللہ کی ذات کو سمجھنے کے لیے کوئی طویل تحقیق ضروری نہیں ہے، اگر کوئی شخص پیدائش سے لے کر آخر تک ایک ہی کمرے میں اکیلا رہتا ہوا اس کمرے کے اندر مختصر دنیا میں اس کے لیے یہ سمجھنے کو کافی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔

خود انسانی جسم کے اندر ثبوت اور شواہد اس قدر جمع ہیں کہ اتنے تو کئی جلدوں پر مشتمل کسی انسائکلو پیڈیا میں بھی نہ ہوں گے، اگر کوئی اسے چند منٹ بھی غور اور فکر کے لیے دے سکے تو اسے یقین دلانے کو اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔

موجودہ نظام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اور وہی اسے قائم و دائم رکھے ہوئے ہے، صرف انسانی جسم ہی انسان کے لیے غور و فکر کے دریچے وا نہیں کرتا ہے بل کہ زمین کے ہر مربع ملی میٹر میں زندگی بستی ہے۔

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ، انسانی فطرت کا بھرپور تقاضہ

(37)...... وجود باری تعالیٰ کے بارے میں سوچنے کا صحیح اور فطری انداز کیا ہے؟ اس سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کی ایک تحریر نظر انداز نہیں کی جاسکتی، غبار خاطر میں لکھتے ہیں:

"بارہا مجھے خیال ہوا کہ ہم خدا کی ہستی کا اقرار کرنے پر اس لیے بھی مجبور ہیں کہ اگر نہ کریں و کارخانہ ہستی کے معمّے کا کوئی حل باقی نہیں رہتا، اور ہمارے اندر ایک حل کی طلب ہے جو ہمیں مضطرب رکھتی ہے"

اگر ایک اُلجھا ہوا معاملہ ہمارے سامنے آتا ہے اور ہمیں اس کے حل کی جستجو ہے تو ہم کیا میں ایسا نہیں کرسکتا، کائنات اس کے لیے ناسازگار معلوم ہوتی ہے، دہریہ وہ ہر قدم بعد انسان کا راستہ روک کر کھڑی ہوجاتی ہے، مایوسی وناکامی کے علاوہ اسے کچھ نہیں ملتا، یہی وجہ ہے کہ بعض مفکّروں نے دنیا کو دُکھوں کا گھر قرار دیا۔ کیا ہماری تمام خواہشیں، جذبات، خیالات، اور ہماری فطرت کے زوردار تقاضے سب غیر حقیقی ہیں، وہ تمام فطری تقاضے وہ تمام احساسات جن کو لے کر انسانی نسلیں پچھلے ہزاروں سالوں سے پیدا ہورہی اور جن کو اپنے سینے میں لیے ہوئے دفن ہوجاتی ہے کہ وہ انہیں حاصل نہ کرسکی، کیا ان احساسات کی کوئی منزل نہیں؟

ساری کائنات میں انسان ایک ایسا وجود ہے جو کل (tomorrow) کا تصور رکھتا ہے، انسان کل چاہا ہے مگر اس کو صرف آج دیا گیا ہے اور وہ بھی ناسازگار!

غور کیجئے! کہ ہماری فطرت اور عقل سلیم ہماری کس طرف رہنمائی کررہی ہے، اس کا کیا تقاضا ہے؟ کیا اس کا تقاضا یہی ہے کہ آخرت نہ ہو، اس کی کوئی خواہش فطری پوری نہ ہو، نہ خلود، نہ ابدیت، نہ انصاف، نہ دیگر آرزوؤں کی تکمیل؟

کوئی شخص بقائمی ہوش وحواس اپنی فطرت کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا تقاضا اس قدر بھونڈا، ظالمانہ اور غیر حقیقت پسندانہ ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

انسانی فطرت اور آرزوؤں کی تکمیل نہ ہونا یہ جنت کا تقاضا کرتی ہے

انسانی فطرت واضح طور پر یہ تقاضا کرتی ہے کہ اسے ابدی زندگی، انصاف حس جمال اور دیگر آرزوؤں کی تکمیل کا صحیح سامان ہو اور یہ سب کچھ اُخروی زندگی کے بغیر ممکن نہیں، یہ سب کچھ اس کے بغیر ممکن نہیں کہ ایک خدا ہو جو انسان کو ابدی زندگی اور تمام خواہشات کی تکمیل کا موقع آخرت کی صورت میں عطا فرمائے، پس ثابت ہوا کہ وجود باری تعالیٰ انسانی فطرت کا انتہائی زوردار تقاضا ہے، اس کے بغیر کسی انسانی مسئلہ کی گرہ کشائی نہیں ہوتی۔

یہی وجہ ہے کہ جب انسان پر آفت آتی ہے تو وہ اپنی مصنوعیت سے باہر آتا ہے اس کا بناوٹی پن ختم ہو جاتا ہے، اور اس کی فطرت سلیم کی صحیح آواز باہر آنے لگتی ہے، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

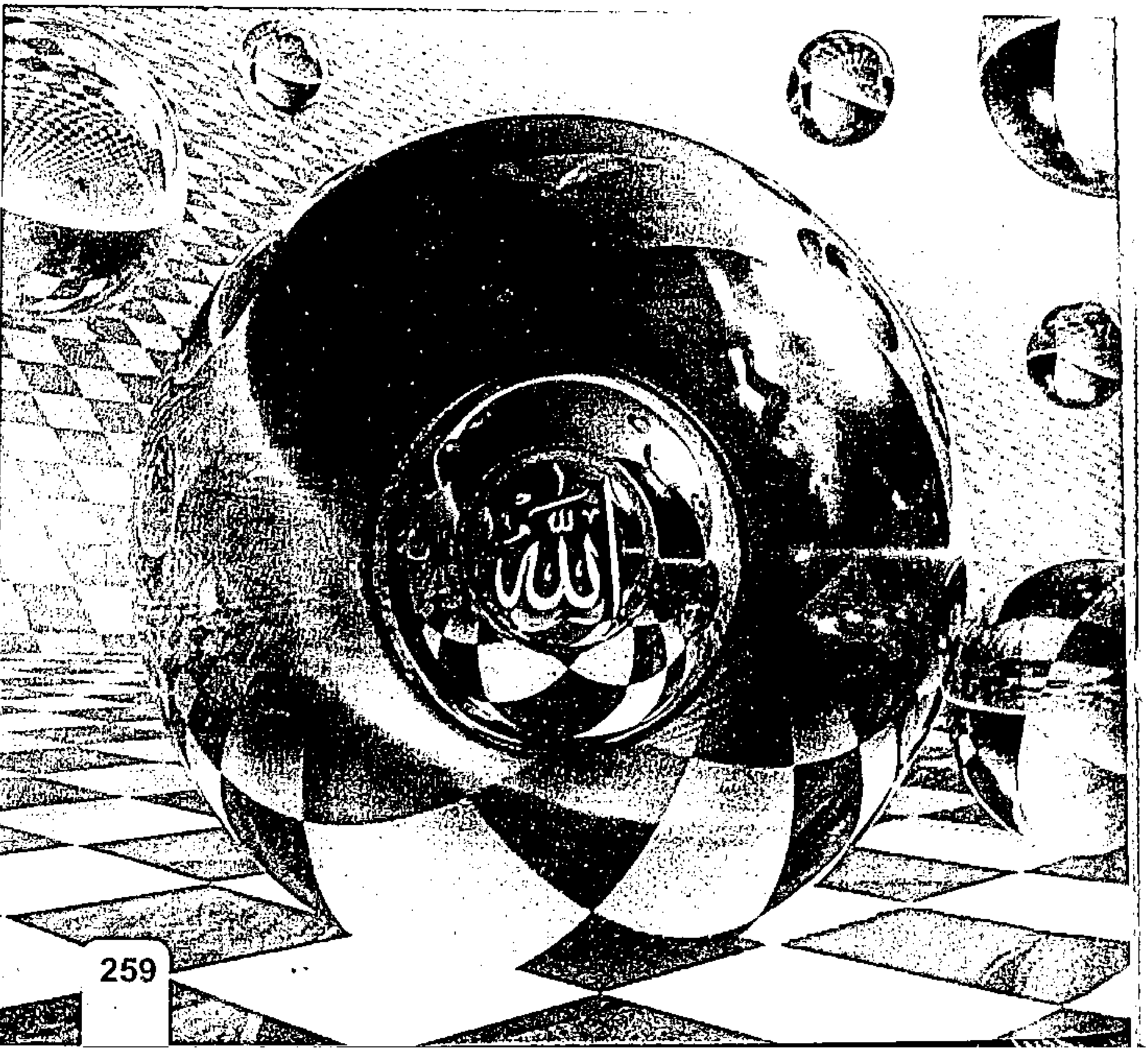

Marfat.com

غور و فکر کی آنکھ سے خداوند تعالیٰ کو دیکھئے

38 ......میں نے خداوند تعالیٰ کو دیکھا بے شک دیکھا لیکن ظاہری آنکھ سے نہیں میری یہ محدود آنکھ غیر محدود خدا کو دیکھنے کی اہلیت اور طاقت نہیں رکھتی، کیوں کہ یہ عارضی وفانی آنکھ خدا کو دیکھنا تو ایک طرف رہا، ایک معمولی دیوار کی دوسری طرف بھی نہیں دیکھ سکتی۔

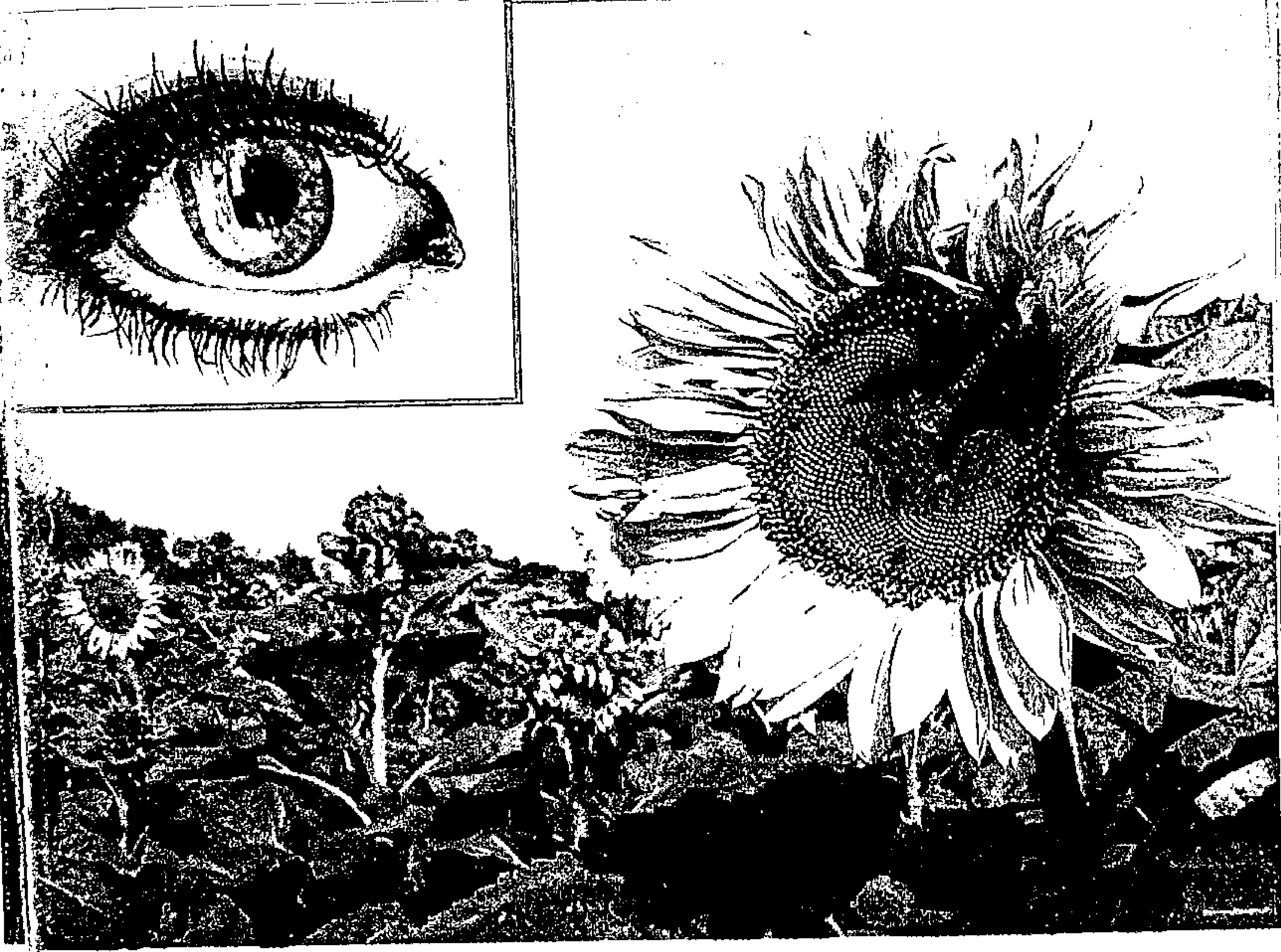

سورج کی روشنی کے بغیر محض بے کار یہ انسانی آنکھ دوپہر کے وقت آفتاب کی تیز روشنی اور تیز بجلی کی روشنی میں بے بس یہ میری محدود آنکھ، خالق کائنات جس کی ذات انسانی فہم وادراک سے بالا تر ہے کہ نہیں، دیکھ سکتی اور جس چیز کو یہ انسانی ضعیف آنکھ دیکھ سکتی ہے جن انوارات کا یہ مشاہدہ کرسکتی ہے، جن کی تجلیات کو یہ محسوس کرتی ہے، وہ سب کی سب خدا نہیں بلکہ خدا کی مخلوق ہیں، خدا کی ذات انسانی فہم وادراک سے بالاتر اور بعید از بعید ہے۔

ہاں تو میں نے خدا کو دیکھا! ضرور دیکھا! لیکن ظاہری آنکھ سے نہیں غور وفکر اور استدلال کی آنکھ سے، سر کی آنکھ سے نہیں جسم کی آنکھ سے نہیں دل کی آنکھ سے!

Marfat.com

روزانہ استعمال کی عام اشیا میں اللہ کی تلاش

ایک محقق لکھتے ہیں کہ میں جس سائیکل پر روزانہ سوار ہوتا ہوں، یہ گھڑی جس پر وقت دیکھتا ہوں، جوتا جسے پہنتا ہوں، قلم جس سے لکھتا ہوں، برقی پنکھا جس کے نیچے بیٹھ کر روزانہ کام کرتا ہوں، اور سینکڑوں دیگر اشیا جن کو روزمرہ استعمال کرتا ہوں، ان میں سے ہر چیز کے متعلق میں حتمی اور یقینی طور پر جانتا ہوں کہ اگرچہ میں نے ان اشیاء میں سے کسی بھی شے کے بنانے والے کو نہیں دیکھا، تاہم مجھے ناقابل تردید اٹل یقین حاصل ہے کہ ہر چیز کسی بنانے والے بنائی ہے اور حادثہ یا اتفاق کی پیداوار نہیں ہے۔

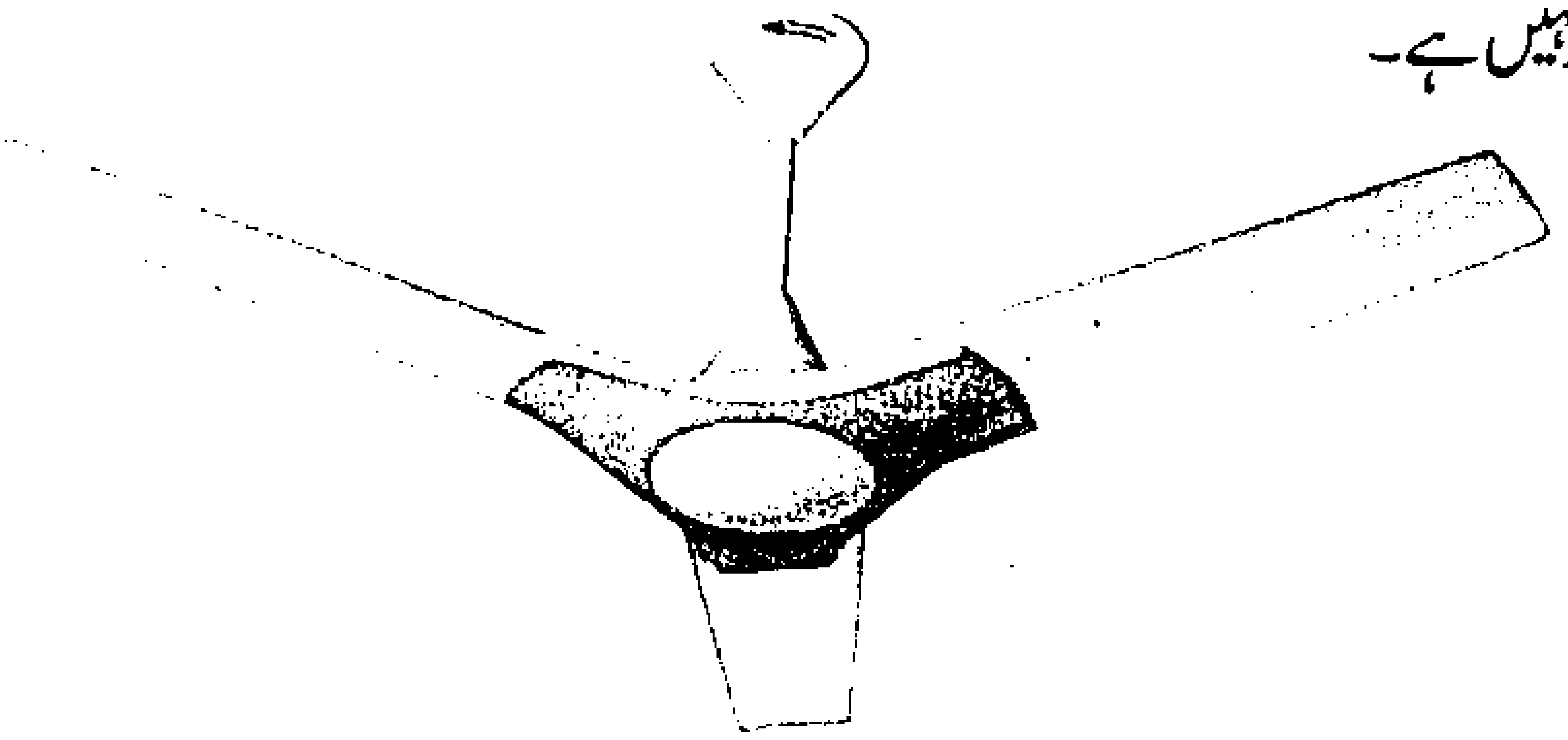

ہر چیز کی ساخت میں مجھے اس چیز کے بنانے والے کا ذہن صاف نظر آتا ہے، موٹر ہو یا ہوائی جہاز، آٹا پیسنے کی چکی ہو یا خرادکی مشین، غرض کہ ہر مشین کا ہر پرزہ، اس کے چھوٹے سے چھوٹے پیچ میں مجھے ایک خاص مقصدیت اور افادیت نظر آتی ہے ان تمام کل پرزوں کی ساکت ان کا آپس میں ربط و نظم اور جوڑ مجھے پکار پکار کر بتاتا ہے کہ یہ مشین خود بخود نہیں بن گئی بلکہ کسی بنانے والے نے بنائی ہے۔

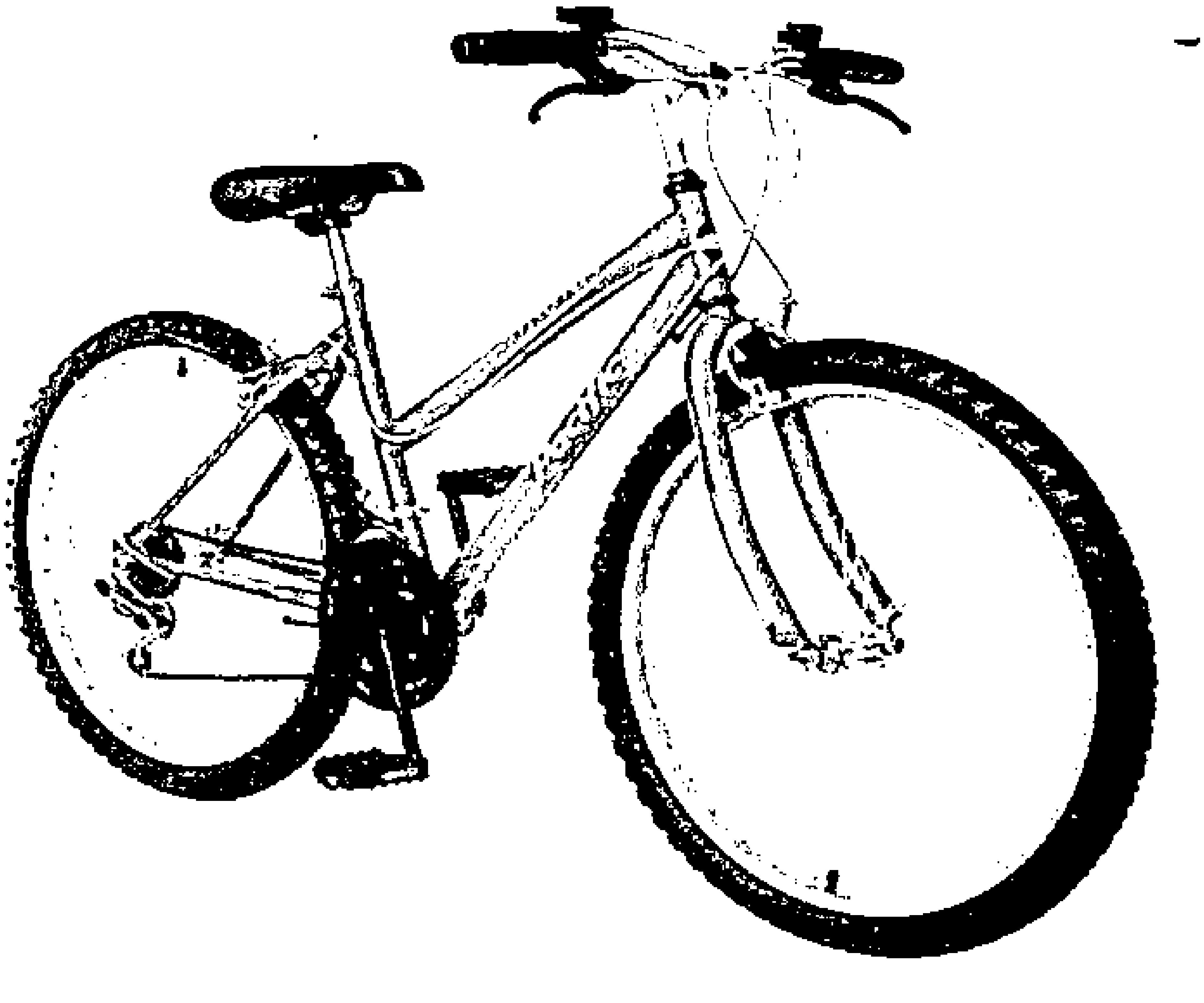

Marfat.com

یہ بانس کا جھونپڑا اور کرسی خود بخود نہیں سکتی تو پھر

کسی بھی چیز پر غور کیجئے میرے سامنے اخبار رکھا ہے کوئی پاگل اور مجنون بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بانس کے جنگلات مختلف ارتقائی ادوار سے گزر کر خود بخود کاغذ بن گئے، کاغذ آندھیوں، بارشوں اور زلزلوں سے خود بخود ابھر آئے اور کسی نامعلوم ذریعے سے اس پر تمام دنیا کی تازہ خبریں چھپ گئیں اور پھر یہ اخبار آندھی کے ذریعے اڑ کر لاہور سے دور دراز کا فاصلہ طے کر کے میری میز پر پہنچ گیا۔(pic:206)

ہم ایک کرسی دیکھتے ہیں تو اس کرسی کے بنانے والے کو بھی دیکھتے ہیں مگر وہ دیکھنا ظاہری آنکھوں سے نہیں ہوتا، جس طرح ہم کرسی کو دیکھتے ہیں، بڑھئی کو نہیں دیکھ پاتے، مگر پھر بھی یقین رکھتے ہیں کہ اسے کسی نے بنایا ضرور ہے خود نہیں بنی پھر ہم کہتے ہیں کہ بنانے والے نے بڑی اچھی بنائی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ بڑھئی نے فلاں خامی چھوڑ دی ہے اور پھر بعض اوقات یہ بھی کہہ کر اٹھتے واہ رے بڑھئی خوب بنائی ہے حالانکہ بڑھئی ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتا مگر ہم اسے مخاطب کر کے اس کی تعریف یا برائی کرتے ہیں۔

اسی طرح ہم کائنات کو دیکھتے ہیں تو خدا کو بھی دیکھتے ہیں جیسے کرسی کو دیکھتے ہیں تو بڑھئی کو بھی دیکھتے ہیں۔ہم اور آپ ہر وقت خدا کو دیکھتے ہیں گو ہم میں بہت سے افراد ایسے ہیں جو اسے ہر وقت ہماری ہی طرح تو دیکھتے ہیں، مگر پہچانتے نہیں۔

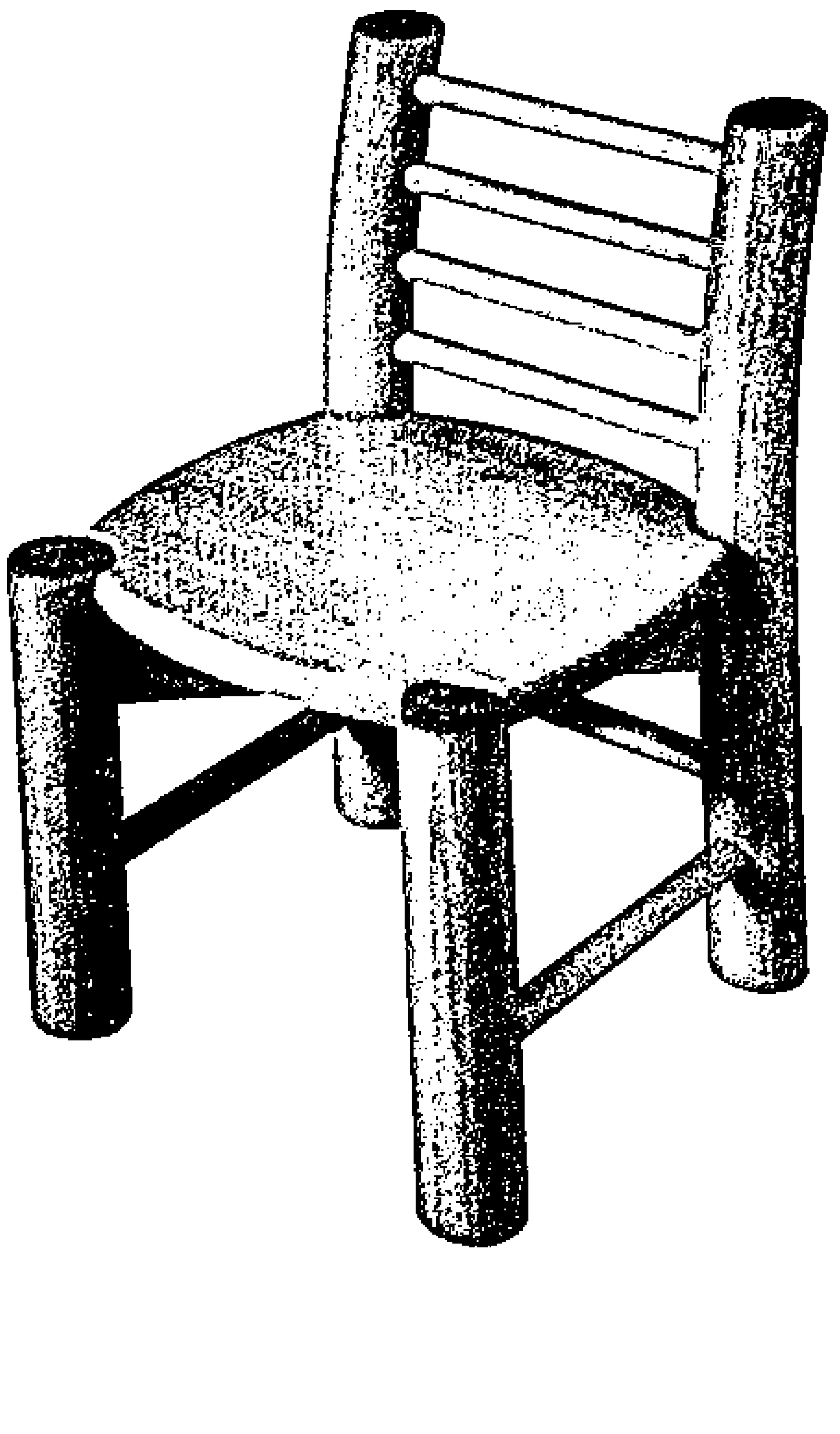

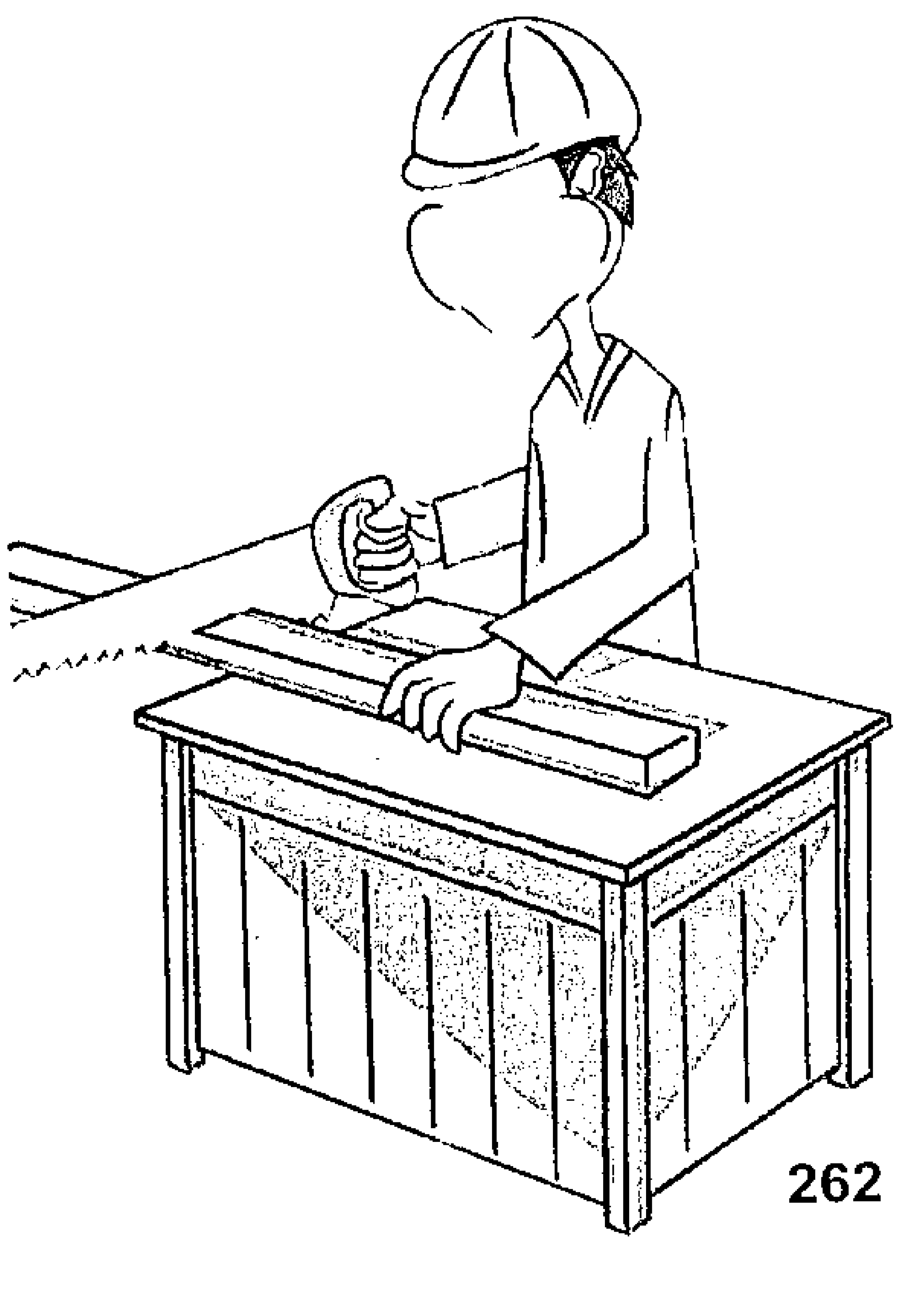

Marfat.com

پھولوں میں مٹھاس اور رنگ بھرنے والی ذات

جب انسانی آنکھ اللہ کی ادنا مخلوق سورج کو نہیں دیکھ سکتی تو پھر اس اللہ کو کیسے دیکھ سکتی ہے جس کے سامنے کائنات ایسے ہے جیسے ہتھیلی میں جو کا دانہ۔

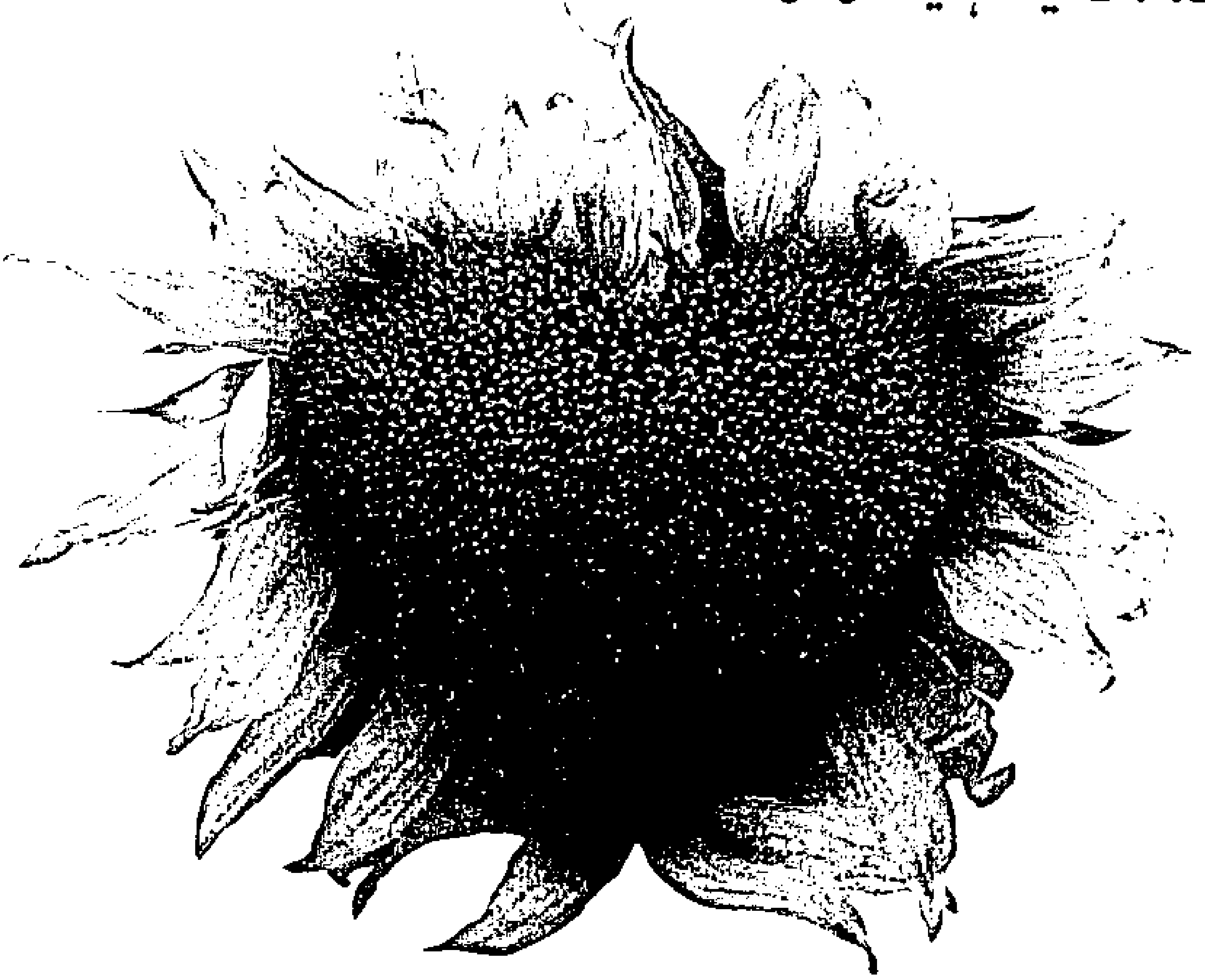

رات دن میں ایسا ہوتا ہے کہ ہم بعض اشیاء کو دیکھتے تو ہیں مگر پہچانتے نہیں تو انکار کر بیٹھتے ہیں، مگر ہمارے نہ پہچاننے یا انکار سے کیا ہوتا ہے، ہمارے اقرار یا انکار سے چیز کے وجود میں کوئی فرق نہیں پڑتا بہت سے ایسے ہوئے جنہوں نے اپنے بیٹے کو دیکھا مگر پہچانا نہیں، اور قتل کر دیا اور بہت سوں نے اپنے باپ کو دیکھا مگر پہچانا نہیں بلکہ انکار کر دیا گو اس نے انکار کیا مگر وہ باپ اس کا خالق تو بہر صورت ہے اس کے انکار سے اس کے ''خالق مجازی'' ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کائنات کے ہر ذرّے میں خدا دکھائی دیتا ہے آپ اپنے دل کی آنکھیں کھولیں تو ضرور دکھائی دے گا، آنکھیں موند لو گے تو کیسے دکھائی دے گا؟ کیا بغیر آنکھیں کھولے آپ کچھ دیکھ سکتے ہیں؟ دیکھنے کے لیے آنکھ کھولنا شرط ہے آنکھیں بند کر لو گے تو کچھ نہ دیکھ سکو گے۔

یہ ایک پھول ہے کتنا خوشنما، کتنا خوش رنگ کیسا خوش وضع کیسا نازک کیسا تر و تازہ، بھینی خوشبو والا کس طرح اپنی آغوش میں زرگل لیے ہوئے ہے، شہد و شکر سے لبریز اس پھول میں ہمیں ایک صاحب جمال و کمال لطافت و نزاکت نظر آ رہا ہے، آپ بھی اپنے دل کی آنکھ کھولیں تو آپ بھی اس جلوہ گر کو پائیں گے، بالکل آنکھوں کے سامنے۔

Marfat.com

کیا یہ ساری مخلوقات خود بخود بن گئیں

یہ شیر جس کی آواز سے سارا جنگل دہل رہا ہے، اور آپ کا دل دھک دھک کر رہا ہے، یہ مجسمہ قوت شجاعت وجلالت وہیبت بتا رہا ہے کہ میرے اندر کوئی صاحب جلال وجبار قوی اثر انداز ہے جو بڑے سے بڑے طاقتور جبار کو توڑ مروڑ سکتا ہے، یہ ذرّہ، یہ شیشہ جو چمک رہا ہے اپنے اندر یہ خود تو نور پیدا نہیں کرسکتا کسی نے اس اندر نور بھرا ہے تب ہی تو یہ روشن ہوا ہے۔

یہ چاند سورج اور ستارے کہاں سے لائے؟ یہ بے پایاں نور بھرا ہے تب ہی تو یہ روشن ہوا ہے

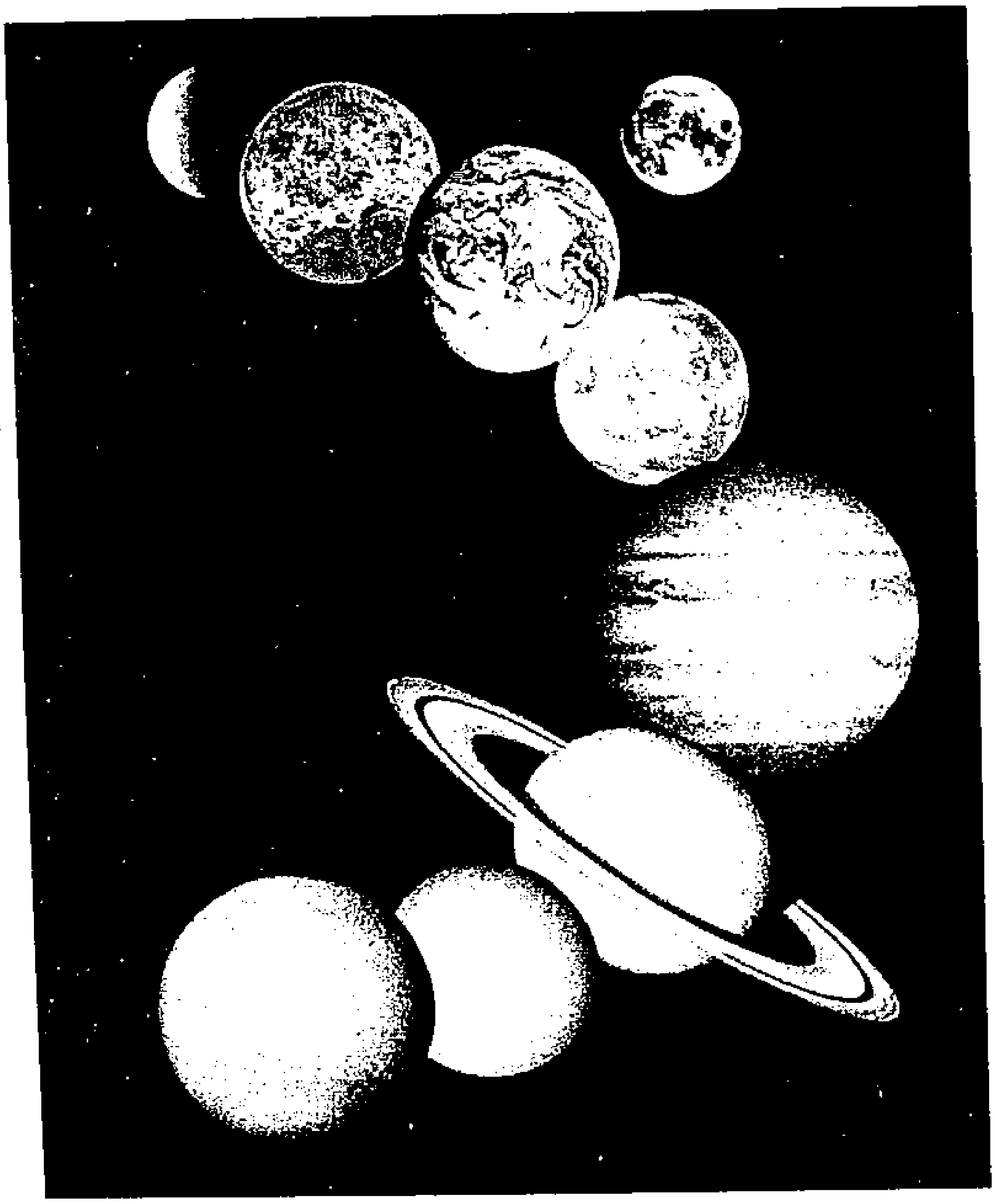

یہ بے پایاں نور کے کیسے مالک ہوگئے؟ ظاہر ہے یہ ان کا ذاتی نور نہیں ہے، کسی اور ہی کے نور سے یہ چمک رہے ہیں، یہ مخلوقات جو دوڑی بھاگی پھر رہی ہیں از خود تو نہیں دوڑتی کیوں کہ پیدائش کے وقت تو اسے حرکت کرنے میں بھی دشواری ہوتی تھی پھر اس میں دوڑنے کی قوت کس نے پیدا کی؟

اور کچھ مخلوق ایسی ہے جو چل پھر سکتی نہیں ہے البتہ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے حرکت کرسکتی ہے تو اس میں حرکت کی طاقت کس نے پیدا کی، اور کچھ مخلوق ایسی ہے جو نہ تو چل پھر سکتی ہے نہ حرکت کرسکتی ہے بس اپنی جگہ پڑی رہتی ہے، تو یہ کس کے حکم کی پابند ہے؟ کیوں حرکت نہیں کرتی؟ اگر باقی مخلوق اپنے اختیار سے چلتی پھرتی اور حرکت کرتی ہے تو یہ مخلوق کیوں ایک جگہ پڑے رہنے پر قانع ہوگئی، اپنے آپ کو کون بے جان دیکھنا پسند کرتا ہے؟

Marfat.com

حیرت کا مقام ہے کہ ہم سب کے سب بلا استثناء یہ تو یقین رکھتے ہیں کہ ایک معمولی اخبار کے تیار کرنے کے لیے بھی ایک ذہن منصوبہ، سوچ سمجھ شعور اور انسانی سعی درکار ہے، ایک معمولی سے معمولی مشین کے بنانے کے لے کسی فہیم اور باشعور کاریگر کی ضرورت ہے۔

لیکن انسانی جسم کی حیرت انگیز مشین جو عجیب و غریب نظام، دوران خون یہ اعتقاد انہظام، اعصابی نظام اور بے شمار دیگر کل پرزوں پر مشتمل ہے، اس کے متعلق ہم سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام دنیا بھر کی مشینوں سے زیادہ پیچیدہ یہ انسانی جسم کی مشین کسی بنانے والے کے بغیر خود بخود مختلف ادوار میں سے گزرتی ہوئی جامد، بے حس بے شعور، گونگے، بہرے، مادے سے شروع ہو کر آخر میں انسان کی شکل اختیار کر گئی۔

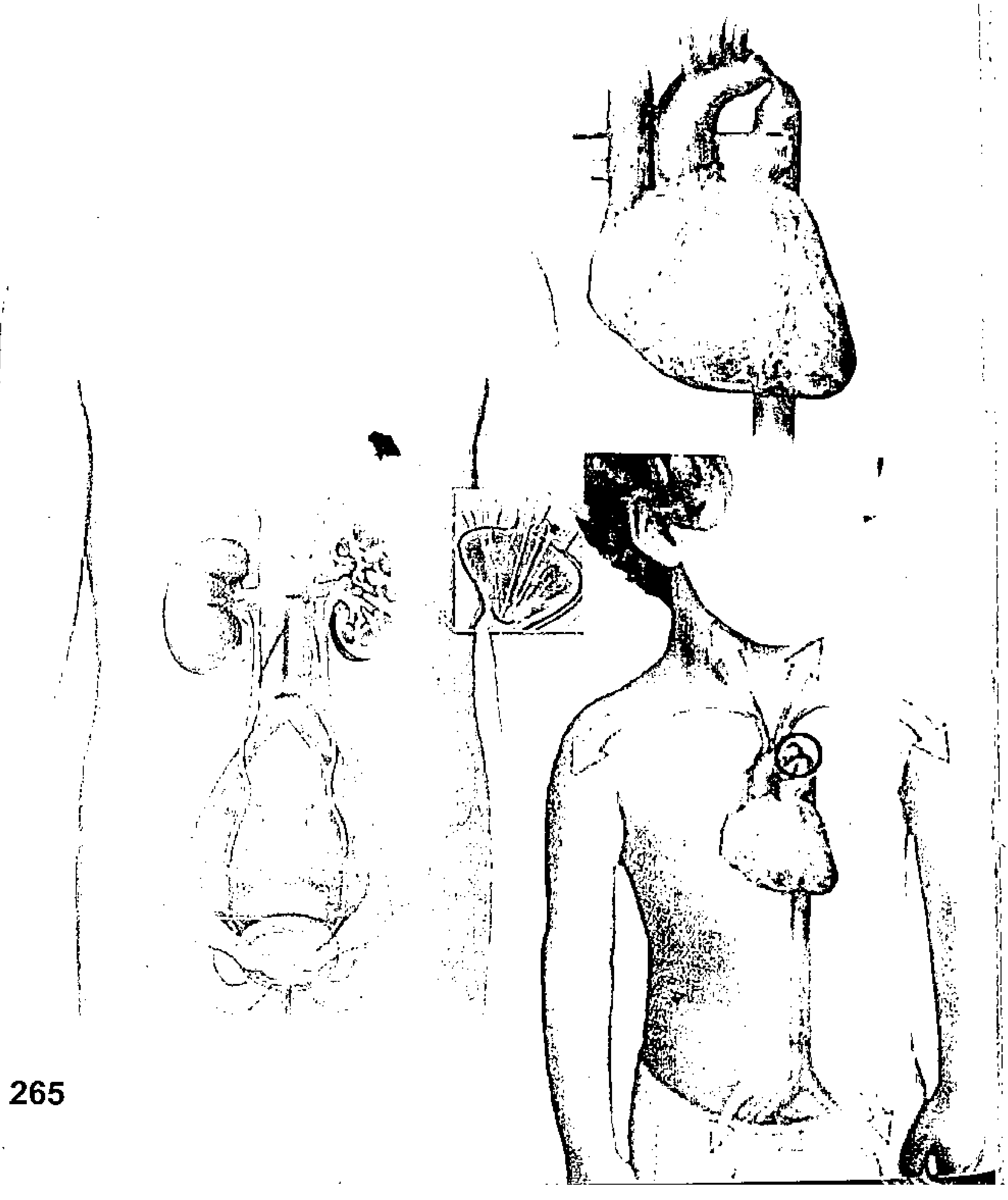

Marfat.com

شکر کے اجزا معلوم کرنے والے سائنسدانوں تم ایک دانہ بھی خود سے نہیں بنا سکتے

بہت سی ایسی مشینیں ایجاد ہوئیں ہیں جو پھولوں پھلوں کے کیمیاوی اجزاء کو الگ الگ تو کرتی ہیں، مثلاً املی سے گوند، شکر ترشی پانی، بھوسی جدا جدا کر دیتی ہیں، مگر ہم تو جب جانیں کہ جو اجزاء جدا کیے ہیں ان کو کوٹ کر ملا کر پھر ویسی املی تیار ہو جائے، اگر وہ اجزاء ملائے بھی جاتے ہیں تو اور کوئی مہمل سی شئے تیار ہو جاتی ہے۔

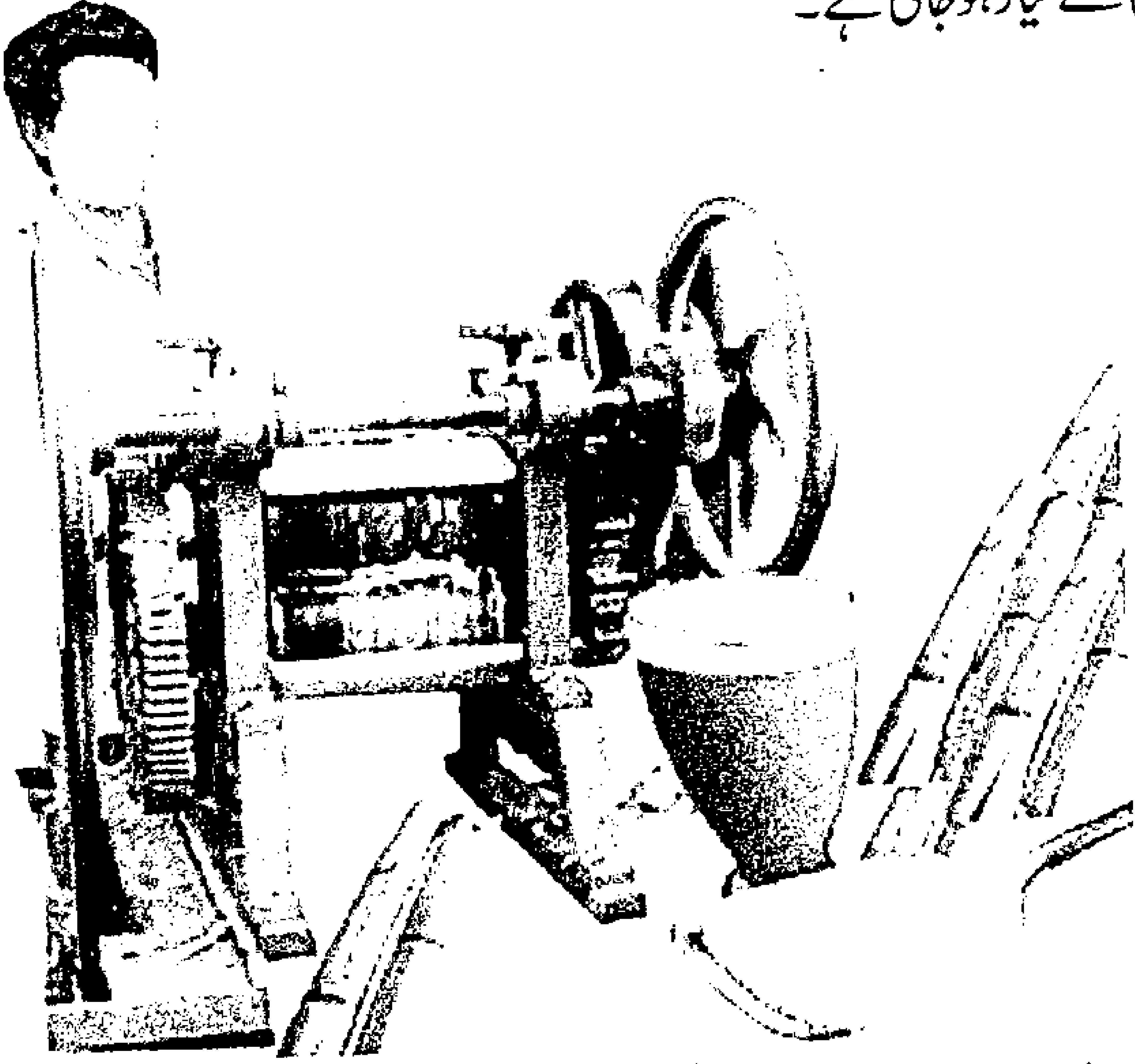

اور وہ مثل صادق آتی ہے کہ تیرا روپ بھی کھودوں تو کیا دے گا، جب عقلمند انسان کی بڑی سے بڑی جماعت املی کے اجزا معلوم ہونے کے بعد املی تیار نہ کر سکتے، پھر وہ ذرّات یہ پھل پھول یہ میوے یہ باغات یہ سونا یہ چاندی یہ جواہرات یہ حیوانات یہ خوبصورت آدمی وغیرہ وغیرہ کس طرح بنا سکتے ہیں قرآن کا فرمان بالکل درست ہے:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ .... ''بیشک اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے''

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ .... ''اور وہ ہر چیز کی ساخت کا علم رکھتا ہے''

پھر اگر اربعہ عناصر اور وہ ذرّات بھی حادثات ہیں، جیسا کہ بعض محققین یورپ کی تحقیق سے ثابت ہوا ہے تب تو پھر ان کے لیے بھی موجد و خالق کا ہونا لازم ہوا، پھر جو عناصر کا خالق ہے وہی سب کا خدا ہے۔

Marfat.com

وجودِ باری تعالیٰ کے ثبوت کی ایک دلچسپ مثال

اگر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ یا ولیم شیکسپئر کی ایک نظم کے متفرق مفردات اور الفاظ کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر ایک تھیلے میں ڈال دیے جائیں اور ایک نابینا بچے کے ذریعے ایک ایک پرچی نکلوائی جائے تو کروڑہا کروڑ مرتبہ ایسا کرنے پر بھی وہ نظم مرتب شکل میں وجود میں نہ آسکے گی۔

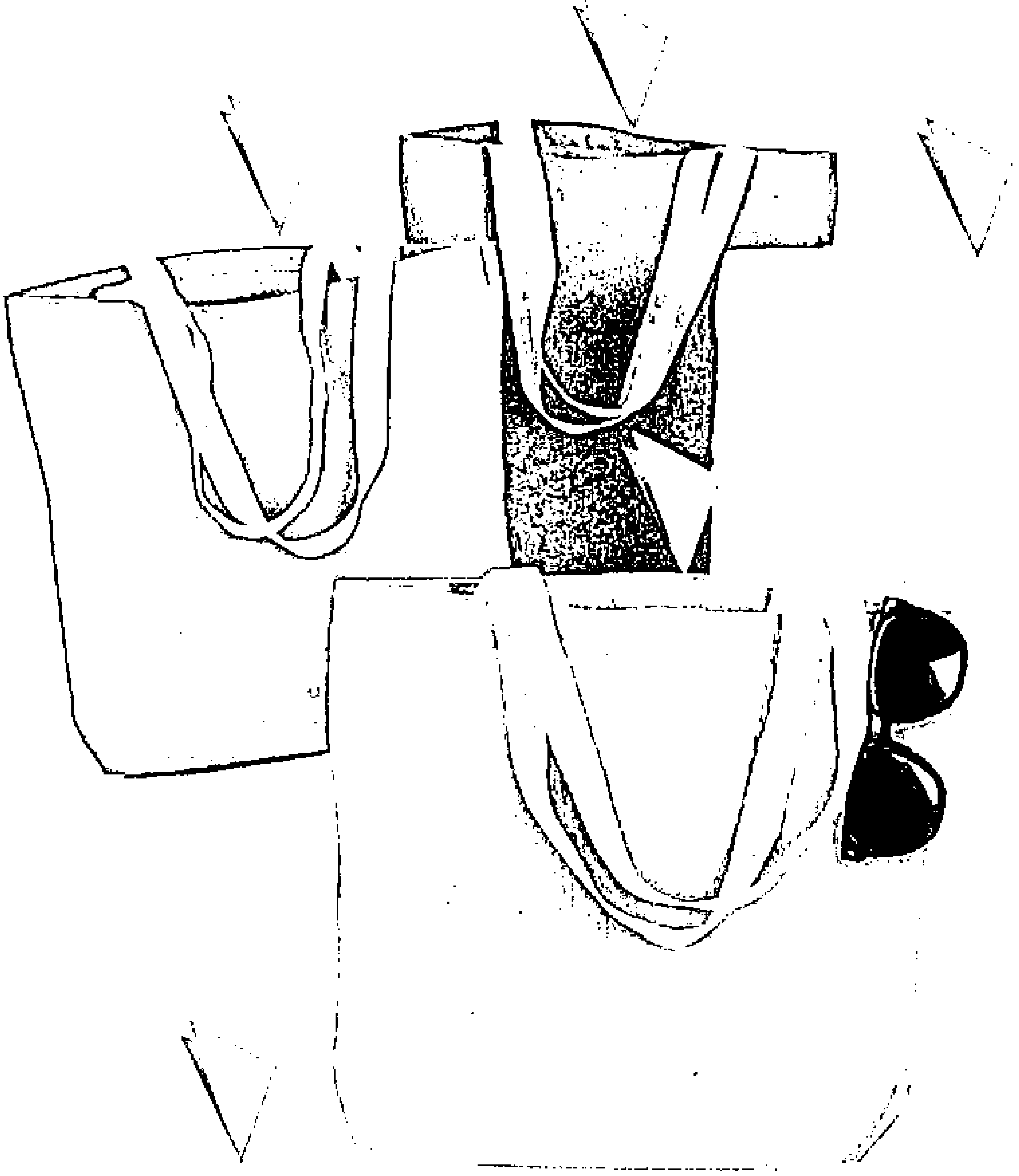

جب اتنی چھوٹی سی نظم اس طرح اتفاقاً وجود میں نہیں آسکتی تو کائنات عالم کا یہ حکیمانہ مرتب سلسلہ اور بامقصد نظام اندھے بہرے ماڈے سے کس طرح وجود میں آسکتا ہے، بلکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات کے وجود کے متعلق یہی ایک صورت ہے کہ وہ ایک حکیم قادر اور مختار ذات قصد اور ارادہ کے ماتحت ظہور میں آئی ہے، اور یہی درست اور عقل کے عین مطابق اور مقتضی ہے۔

Marfat.com

عقل کے اندھے مادّہ پرست فلسفیوں کی ایک مثال

اس سلسلہ میں ایک مثال پیشِ خدمت ہے:

39 فرض کیجئے! کسی صحرا کے وسط میں ایک شاندار محل تعمیر کی گیا ہے، محل میں رہنے والے کہیں گئے ہوئے ہیں، اسی اثناء میں ایک دیہاتی جس نے کبھی پختہ تعمیر شدہ مکان نہیں دیکھا، کسی غار سے نکل کر اس محل میں جا پہنچا ہے، وہ اس محل کی تعمیر اور اس کے نقش ونگار پر حیران رہ جاتا ہے۔

سوچتا ہے کہ یہ محل کس طرح تعمیر ہوا اچانک اس کی نگاہ ایک دیوار پر پڑتی ہے، جس پر محل کی تعمیر کا پورا پلان موجود ہے، نقشہ، فارمولا، اور ہر وہ چیز جو محل کی تعمیر میں استعمال ہوئی، اس کی تفصیل اور ترکیب دیوار پر درج ہے۔

یہ سب کچھ پڑھنے کے بعد وہ دیہاتی اپنی جگہ مطمئن ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس نقشہ اور اس مسالہ نے محل کو جنم دیا ہے، فلاں فلاں قوانین طبیعی اور فلاں فلاں فارمولے استعمال ہوئے اور محل وجود میں آ گیا۔

محل کی ساخت ترکیب، تنظیم، قوانین تعمیر، قوانین طبیعی اور دیہاتی کو اس قدر حیرت میں ڈال دیتے ہیں کہ وہ اتنی ساری معلومات اچھی طرح ہضم نہیں کرسکتا، اس علمی بدہضمی کے سبب اس کا خیال انہی معلومات تک محدود رہتا ہے اور نہ ہی قوانین طبیعی اور محل میں استعمال شدہ اینٹوں اور مسالے کو ہی محل کا اصل معمار سمجھ لیتا ہے، یہ بدہضمی اس کے ذہن میں محل کے نقشہ نویس اس کے انجینئر، معمار اور مالک کی طرف جانے ہی نہیں دیتی، اور اس کی فکر کی بساط صرف وہیں تک رہ جاتی ہے، جو کچھ اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یا پڑھا۔

ایسا ہی حال ان مادّہ پرست فلسفیوں یا چشم سائنس دانوں کا ہے جو کائنات سے متعلق ناپختہ اور ادھوری معلومات حاصل کرنے کے بعد علمی بدہضمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور کائنات کے وجود کو مادّہ اور قوانین طبیعی کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں اور خالق و مالک کے وجود کا انکار کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

توحید، وجود باری تعالیٰ کے متعلق عقلی دلائل

40 ...... اگر عقل سے سوچا جائے تو ایک حد ایسی آتی ہے، جہاں عقل ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ کائنات کا انتظام، بڑے بڑے پہاڑ، دریا، سمندر، زمین جس کی کئی قسمیں ہیں۔ کہیں سیم، کہیں تھور اور کہیں زرخیز زمین ہے، کہیں پتھریلی زمین ہے، کہیں ریتلی زمین ہے، پہاڑ اونچے اونچے اور نیچے نیچے کیسے بنائے گئے ہیں پھر پانی پر کشتیاں کیسے تیرتی رہیں، تو بندہ تو اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ عقل دینے والی، فکر کرنے والی، غور وفکر کی دعوت دینے والی وہی ذات ہے جو کہ باری تعالیٰ ہے۔

اگر عقل سے نہیں سوچا جاتا، تفکّر سے کام نہیں لیا جاتا، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ایک دانہ بیج سے کیسے پودا بنا؟ پھر پھول اُگا، پھر پک کر پھل بن گیا یہ کیسے ہوا؟ لیکن صرف اس کو کھا لینا اور اس کی کاشت کرنے کے بعد پرورش کر لینا، پانی دینا بڑی بات نہیں ہے۔

بلکہ سوچنے کی بات ہے کہ اس ایک دانے سے کس نے اس کو مٹی میں سے پودا بنایا، اور خوبصورت معرضِ وجود میں آیا؟ اور سب کے پھول، پھل، لگانے والا کون ہے؟ تو آدمی کی عقل اس نتیجے پر پہنچتی ہے، کہ وہی ذات ہے جو ''وحدہٗ لاشریک'' ہے (س)۔

ایک انگریز خاتون سے جس کا نام ہیلن کیلر تھا، امریکہ کی رہنے والی تھی، جو کہ تین اہم صلاحیتوں سے محروم تھی، اندھی، گونگی، بہری ہونے کے باوجود ایک مضمون لکھا (three eeys to see) یعنی وہ کہتی ہے کہ اگر اس کو تین دن دیکھنے کے لیے دیئے جائیں تو وہ کیا کیا دیکھے گی؟ اور کیا چیزیں دیکھے گی؟ وہ اس مضمون میں لکھتی ہے

> ''اگر اسے قوت بصارت دی جائے اور گھر میں رکھی ہوئی بناوٹ کی چیزیں دیکھے گی پھر جنگل میں قدرت کی پیدا کردہ اشیاء دیکھے گی اور غور وفکر سے مطالعہ کرے گی، جس کو وہ بصارت کے بغیر چھو کر اندازہ کرتی تھی، پھر وہ قدرت کی کاریگری کو دیکھے گی''۔

Marfat.com

مذکورہ واقعہ پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ بصیرت رکھنے والے عام چیزوں کا نوٹس نہیں لیتے، کیوں کہ انسان جس ماحول میں پرورش پاتا ہے اس کے اردگرد اشیاء ہوتی ہیں، جو کہ اس کے دیکھنے کا معمول بن چکی ہوتی ہیں اگر ایک دیہاتی آدمی جو کہ خاص دیہاتی ہو، شہر میں جائے جس نے ماڈرن چیزوں کو جو کہ شہر میں موجود ہیں نہ دیکھا ہو تو وہ بڑے غور سے مشاہدہ کرے گا اور بنانے والے کے بارے میں سوچے گا کہ اس کو کیسے اور کس طرح بنانے والے نے بنایا؟

اس کے علاوہ شہری آدمی جو کبھی دیہات میں نہ گیا ہو، وہ ہاں کاشتکاری کی طریقے، کنویں سے بیلوں کے ذریعے پانی نکالتا ہوا (اونٹ کی سواری) سبزیوں کی کاشتکاری، دیہاتی ماحول اور قدرت کے کرشمے دیکھ کر متحیّر ہوگا، اور اندازہ لگائے گا کہ انسان کس طرح کھیتوں کو پانی دے رہا ہے، اور درختوں پر پھل، پھول، پودے، خود بخود کیسے پیدا ہو رہے ہیں، تو وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ ان سب کا کوئی مالک وخالق ہے جوان کو بڑھا رہا ہے، تو وہ باری تعالیٰ ہی ہے، جو کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا کرنے ولی ذات ہے۔

Marfat.com

انسان کا خود مختار نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی ڈور کسی اور کے ہاتھ میں ہے

انسان اگر اپنے جسم پر غور کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ جسم کا مالک کوئی اور ہے مثلاً انسان لاکھ کوشش کرے تو وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نہ بڑھے اس کی آرزو نہ پوری ہوگی، بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کے اجزاء بڑھیں گے، اور جسم مضبوط، طاقتور، اور بڑھتا جائے گا، پھر اگر انسان اگر چاہے کہ بیمار نہ ہو یا پھر مرے نہ تو یہ نہیں ہوسکتا، انسان کو یہ بات سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو نہ بڑھا سکتا ہے نہ کم کر سکتا ہے، تو وہ کون سی ذات ہے جس کا عمل دخل ہے؟ تو وہ ذات باری تعالیٰ ہے، اس طرح اگر ایک جوان بندہ چاہے کہ میں ساری زندگی جوان رہوں اور ایک بچہ چاہے کہ وہ ساری عمر بچہ ہی رہے اور جوان یہ خواہش کرے کہ وہ بوڑھا ہو جائے یا بچہ ہو جائے تو نہیں ہوسکتا، کیوں کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ وقت آنے کے ساتھ ساتھ یہ خود بخود ہوتا رہتا ہے، کیوں کہ تخلیق کرنے والی ذات نے ایک نظام قائم فرما دیا ہے، اس نظام کے تحت وقت آنے پر ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔

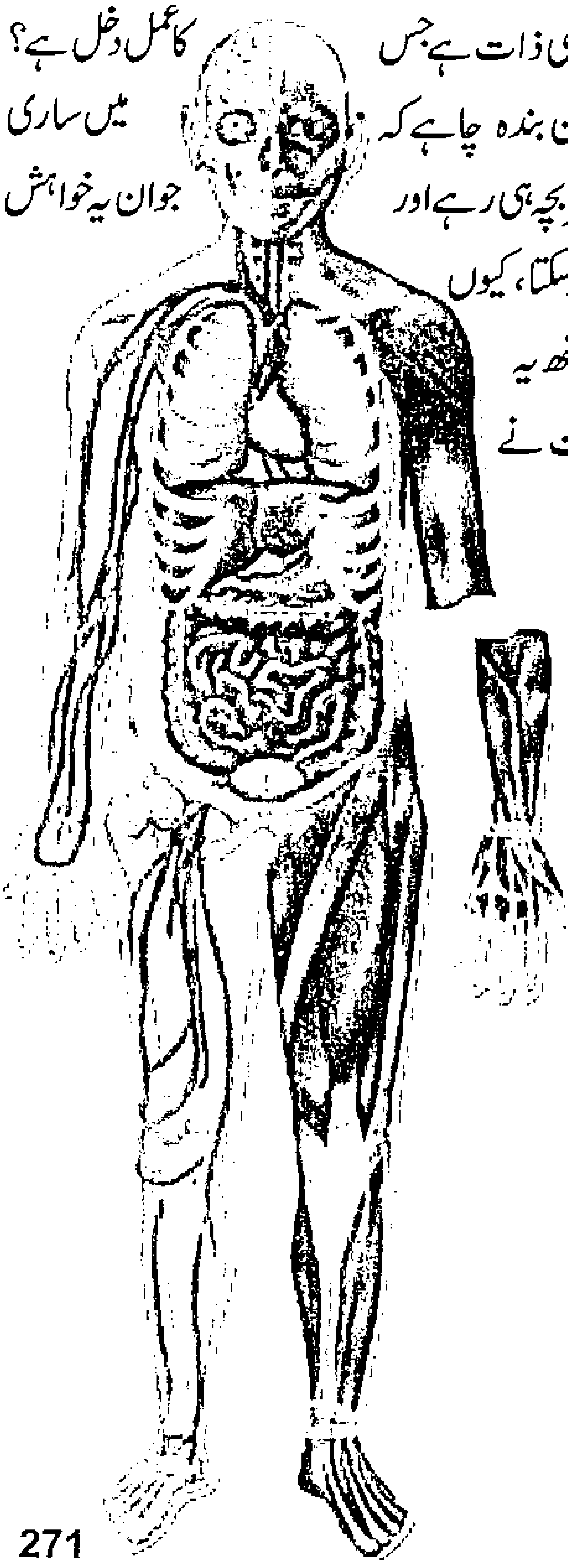

Marfat.com

بے جان چیز سے جاندار کو وجود کس نے بخشا؟

(411)......اللہ وہ ہے جو بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان چیز کو پیدا کرتا ہے، جاندار مرغی سے بے جان انڈا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے، اور بے جان انڈے کے اوپر مضبوط چھلکا چڑھانے والا بھی اللہ ہی ہے، اگر انسان اسے ہتھیلی پر رکھ کر توڑنا چاہے تو انڈا نہیں توڑ سکتا، اگر انڈا اونٹ کے گھر کے نیچے رکھا جائے پھر بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

یہی انڈا ۲۱ دن مرغی کی چھاتی کے نیچے رہتا ہے، مرغی اسے چونچ سے توڑتی ہے، اس سے چوں چوں کرتا چوزہ نکل کر دوڑنے لگتا ہے، مرغی کے انڈے کے اندر چوزے کی آنکھیں کس نے بنائیں؟ چونچ کس نے بنائی؟ پر کس نے بنائے؟ ٹانگیں کس نے بنائیں؟ اس کے اوپر بال کس نے اگائے؟ اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، آخر یہ سب کچھ اس بند کمرے میں کس نے کیا؟ ظاہر ہے یہ سب کچھ کرنے والی ذات صرف س ہے۔

اس انڈے کے چھلکے کے اندر ایک باریک سا پردہ، اس پردے کے اندر زرد اور سفید رنگ بھرنے والا بھی اللہ ہے، اور زردی کے اندر مختلف تاثیر اور سفیدی کی الگ تاثیر رکھنے والا بھی اللہ ہی ہے۔ انسان اپنے وجود پہ غور کرے کہ رب العزت نے اسے بجنے والی مٹی سے پیدا کیا، او قطرہ بے جان سے اس کو پیدا کیا، ماں کے پیٹ میں اس کی آنکھیں، کان، ناک اور سارے اعضاء اس ذات نے اکیلے ہی بنائے۔

(خطبات دعوت 287)

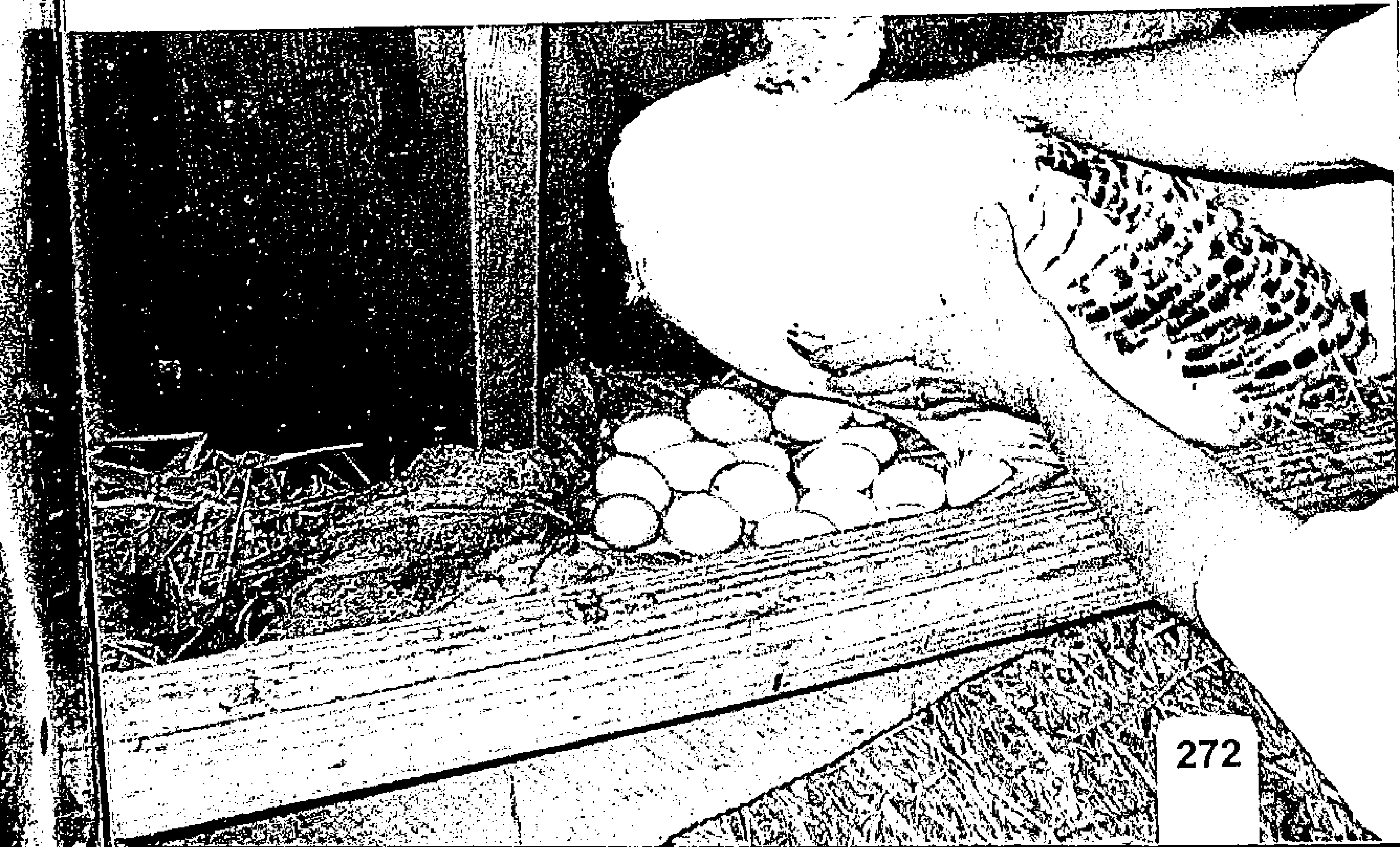

Marfat.com

ستارے ٹکراتے کیوں نہیں؟

42 ......علم فلکیات میں پیش رفت نے آج انسان کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، کائنات کی وسعت انسان کے تصور میں نہیں آسکتی، ہزاروں سیارے اور ستارے فضاء میں بغیر کسی سہارے کے تیرتے پھر رہے ہیں، اور ان میں توازن صرف کشش کی لطیف قوتوں کے ذریعہ قائم ہے اور یہ اتنا وسیع نظام ان دیکھی قوتوں کے کنٹرول میں ہے۔

اگر کوئی ایک سیارہ یا ستارہ اپنے مدار کے ذرہ برابر بھی ہٹ جائے تو کشش کے نظام کا توازن بگڑتے ہی سینکڑوں سیارے اور ستارے ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔ زمین بھی جا کر سورج میں گر جائے اور بھسم ہو جائے، آخر کوئی تو قوت ہے جو اس کائناتی نظام کو صحیح سمت میں حرکت میں رکھے ہوئے ہے۔

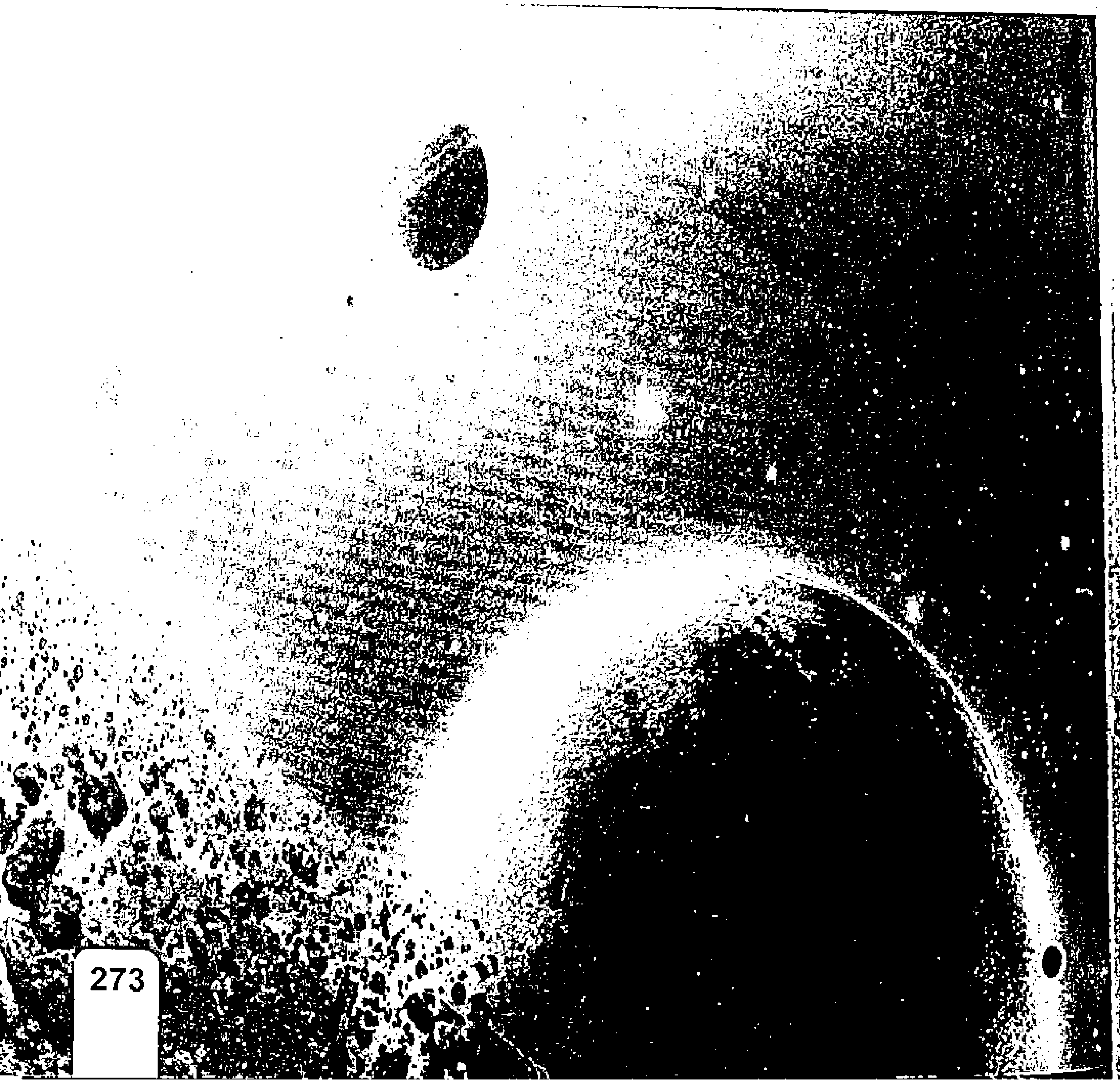

Marfat.com

بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

43 ......اللہ پاک نے ساری مخلوق کو چیلنج کیا کہ وہ ایک مکھی تو بنا دے، لیکن کوئی بھی ایک مکھی کی تخلیق نہیں کر سکتا، علم انسانی نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے، یہاں تک کہ ستاروں پر بھی کمند ڈالنے لگا۔ اور انسان کو چاند پر قدم رکھنے کا اہل بنا دیا، یہ بھی ممکن بنایا کہ کروڑوں لوگ گھروں میں بیٹھے ایک ہی آدمی کو ایک ہی وقت میں ٹیلیویژن اسکرین پر دیکھ لیں۔

ایک ہی آدمی کو ایک ہی وقت میں ساری دنیا کے لوگوں کو ریڈیوں کے ذریعہ اپنی آواز پہنچا سکتا ہے، اس سے بڑھ کر اور کیا علمی ترقی ہوسکتی ہے، علم انسانی نے ہر کام کو ممکن بنا دیا، لیکن یہ حقیقت اب بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ انسان ایک مکھی نہ بنا سکا۔

Marfat.com

دنیا بھر کے سائنسدان پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں بنا سکتے

خالق کائنات انسان کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس نے اس کو بہت ساری نعمتوں سے سرفراز کیا ہے، لیکن وہ خدا کی قدرت کے سامنے مچھر کے پر کے برابر حقیقت نہیں رکھتا، انسان کبھی بھی ایک گلاس پانی نہیں بنا سکتا، دودھ کا ایک قطرہ نہیں بنا سکتا، اور نہ مکھی کا ایک پر، مطلب یہ ہوا کہ یہ ڈینگیں مارنے والا انسان خدا کی قدرت کے سامنے عاجز ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝

ترجمہ: ''بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو، کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے یا ہم ہیں اتارنے والے'' (سورۃ الواقعہ)

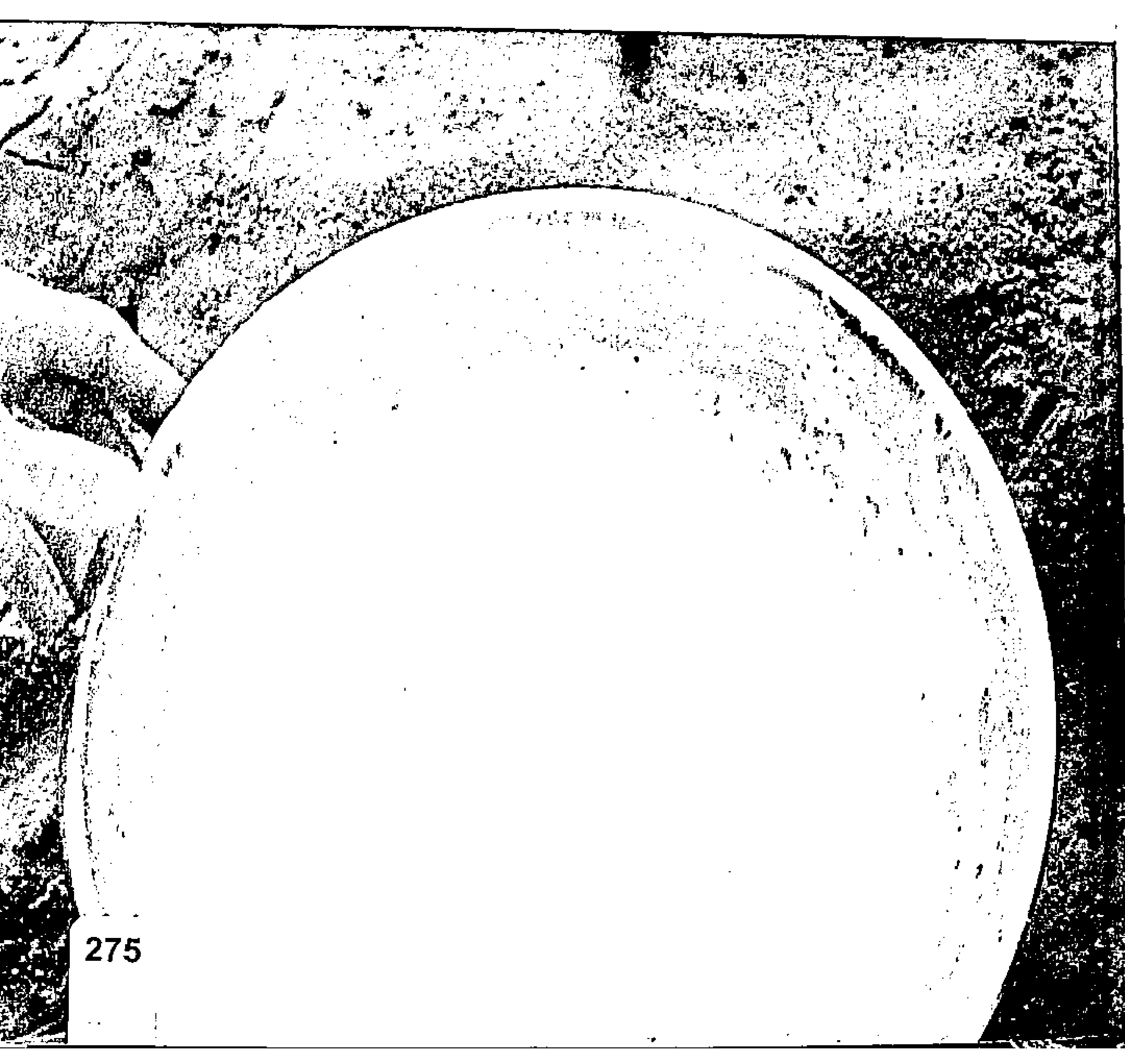

Marfat.com

بادل اللہ کی ایک نشانی

44 ......کہتے ہیں ایک دفعہ نیویارک سٹی میں پانی کی سطح گر گئی، بارشیں بند ہوگئیں، کنویں خشک ہوگئے، اور پانی کا قحط پڑ گیا، لوگوں کو کہا گیا کہ پانی زیادہ استعمال نہ کریں، اس مسئلے کا حل ڈھونڈ نکالنے کے لیے سائنسدن جمع ہوگئے، اور مصنوعی بارش برسانے کی اسکیم بنانے لگے، بہت سارے مصنوعی بادل بنائے گئے، اور ان سے مصنوعی بارش برسانے کی حتی الوسع کوشش کی، لیکن کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ کرسکے۔

اس اسکیم پر وہ لاکھوں ڈالر خرچ کر گئے، لیکن یہ ساری رقم ضائع ہوکر رہ گئی۔

دیکھئے پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہے، یعنی اس میں دو مالیکیول ہائیڈروجن کے اور ایک مالیکیول آکسیجن کا رہتا ہے (مالیکیول مایع اور گیس کی اکائی ہے جس طرح ٹھوس کی اکائی ایٹم کہلاتا ہے) جس سائنسی فارمولا (H_2O) ہے، ان دونوں کے ملنے سے پانی وجود میں آتا ہے، اور یہ بہت سادہ عمل ہے، لیکن پھر بھی پانی کا خالق صرف خدا ہے، انسان اس کو نہیں بنا سکتا مطلب یہ کہ علم انسانی قدرت الٰہی کے سامنے عاجز ثابت ہوا۔

دیکھئے! جو آدمی چاند پر کمند ڈال گیا، وہ پانی کی ایک چھوٹی سی ندی نہیں بنا سکتا، آخر اتنا طاقتور انسان خدا کی قدرت کے سامنے کس طرح بے دست و پا بن گیا، جب وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے وقت دو تاکہ انسان بناؤں۔ حالانکہ وہ ایک گلاس پانی نہیں بنا سکتا، ہم چاہتے ہیں انسان اپنے الیکٹرانی علم کے بموجب بشریت کے لیے ایک گلاس پانی تو بناتا، لیکن ایسا کرنا اس کے لیے محال ہے، یہ کام صرف اور صرف خدا کرسکتا ہے۔

Marfat.com

ساری دنیا کے سائنسدان مل کر بھی دودھ کا ایک قطرہ نہیں بنا سکے

دیکھئے! انسانی علم کو دودھ کے اجزاء معلوم ہیں۔ وہ سارا فارمولا جانا ہے جو دودھ میں موجود ہے، لیکن یہ جاننے کے بوجود کیا وہ دودھ کا ایک قطرہ بنا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۝

ترجمہ: ”گویا کہ خدا انسان سے یہ کہتا ہے کہ انسان بہت عاجز ہے باوجود اس کے اس کو بہت ساری قدرتیں دی گئی ہیں“۔

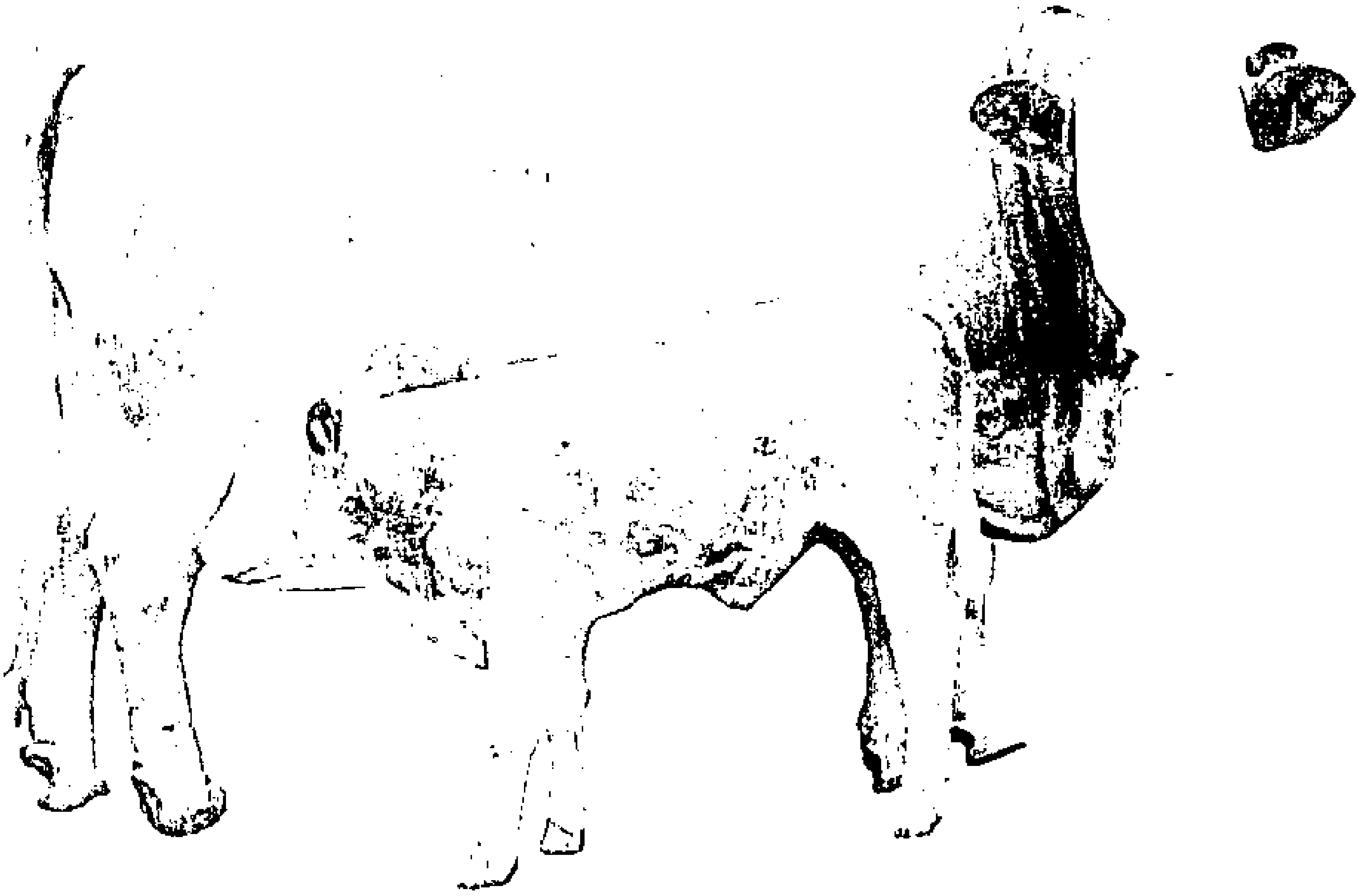

اسلئے دودھ کا پیدا کرنا خدا کا دوسرا معجزہ ہے، اور اس لیے کہ گائے بھینس کوئی مخصوص اشیاء نہیں کھاتے کہ آدمی کہے کہ ان سے دودھ بنتا ہے، وہ ساری چیزیں کھاتے ہیں اور ان ساری چیزوں سے دودھ بنتا ہے، انسان کی بنیادی غذا دودھ ہے، لیکن علم انسانی اس کے بنانے میں عاجز ہے، علم انسانی دودھ کے اجزاء تو معلوم کرنے میں کامیاب ہوا، اپنے علم کی بدولت اچھی نسل کی گائے اور بھینس کلون کرلیں، لیکن وہ اپنے علم کی بدولت دودھ کا ایک قطرہ پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

Marfat.com

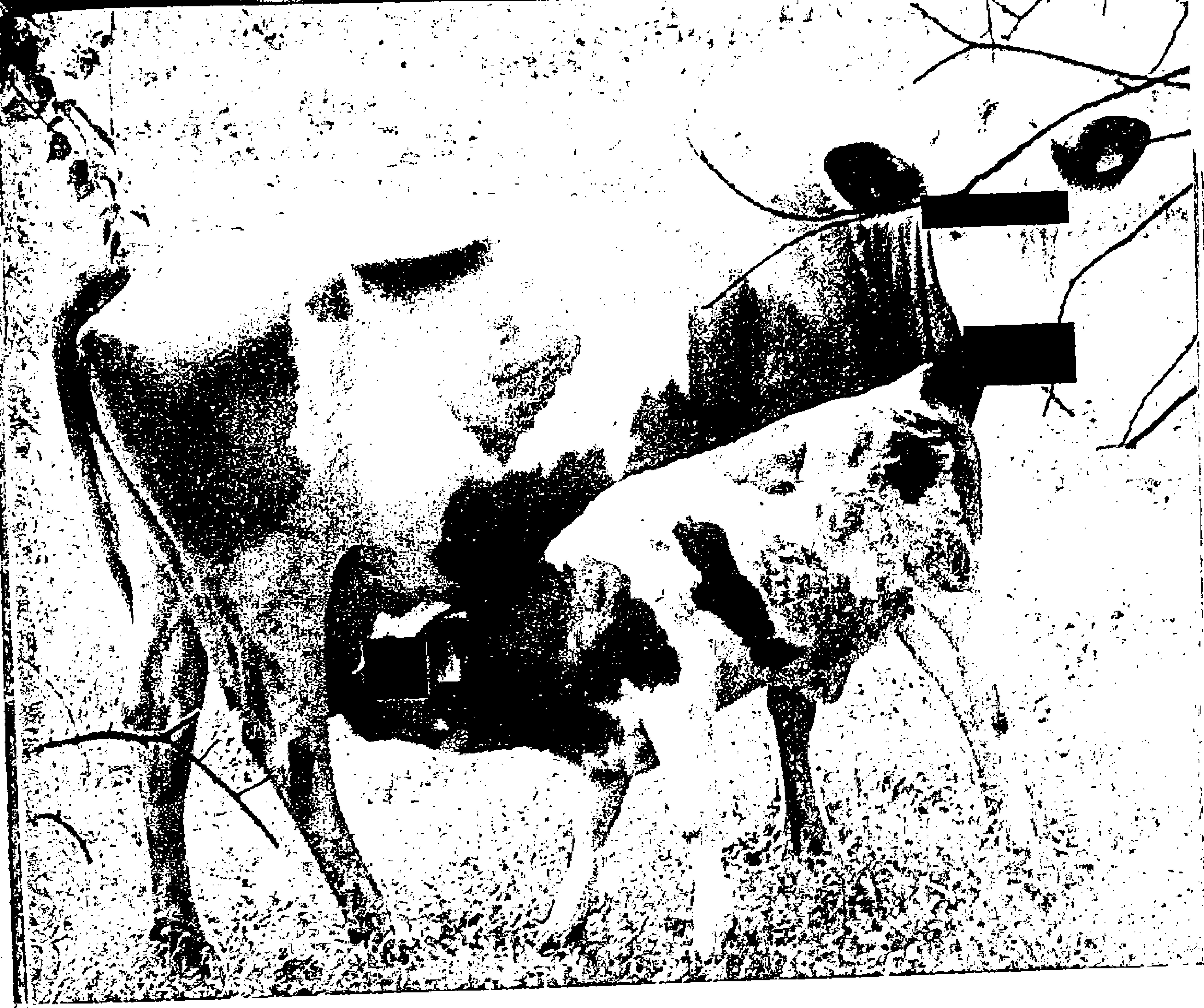

Marfat.com

دودھ کی نقل بنانے والوں کا ایک واقعہ

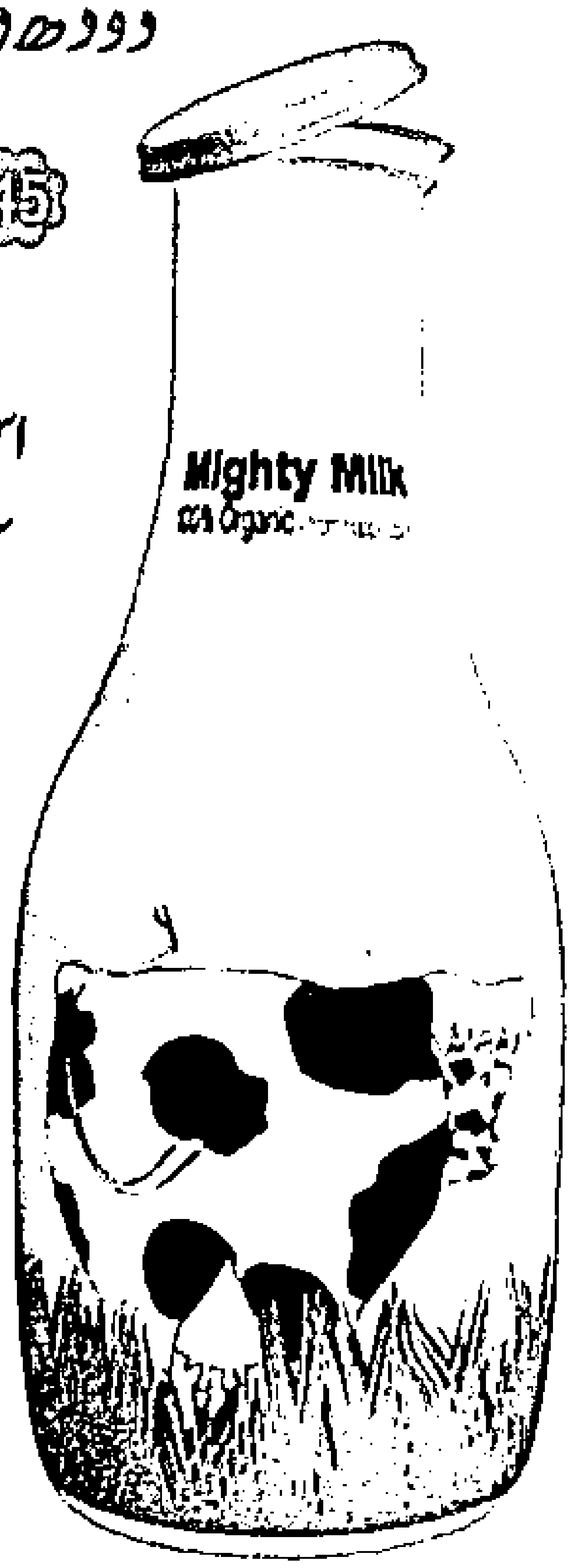

45 ...... کہتے ہیں کہ ایک امریکی تجربہ گاہ میں دودھ بنانے کا تجربہ کیا گیا، تجربہ میں سارا مواد اکھٹا کیا گیا جو دودھ میں موجود ہوتا ہے، اس سارے مواد کا مرکب بنادیا گیا، جس کے نتیجے میں دودھ وجود میں آیا، پھر بیس چوہے لائے گئے، دس کو مصنوعی دودھ پلایا گیا، اور دس کو اصلی، جن چوہوں کو مصنوعی دودھ پلایا گیا تھا، اگرچہ اس میں دودھ کے سارے اجزاء موجود تھے، وہ سارے مرگئے، اور جن دس کو اصلی دودھ پلایا گیا تھا، وہ بڑھ گئے، اور زندہ رہے، اس طرح علم انسانی بچوں کے لیے ایک قطرہ دودھ بنانے میں ناکام ہوا۔

ہاں جو دودھ آج کل بازاروں میں ملتا ہے یہ علم انسانی پیدا کردہ ہے مگر اس میں بھی کیمیائی اجزاء قدرت کی مرہون منت ہیں جو کہ قدرتی اشیاء سے حاصل کئے گئے، اس لیے وہ بھی خدا ہی کا پیدا کردہ ہوگا، اگرچہ علم انسانی بھی خدا ہی کا عطا کردہ تحفہ ہے مگر انسان کو اپنے اس عطا کردہ علم پر بے جاناز ضرور ہے، لہٰذا اس میں علم انسانی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (بشکریہ: عبدالرحمٰن سنجوانی)

سائنس کی بے چارگی کے سبب وہ اللہ کے وجود کا قائل ہوگیا

45 ...... مشہور سائنسدان "اے کریزی ماریسن" لکھتا ہے کہ ہم لوگ آج ایسے سائنسی دور سے گزر رہے ہیں جس کی صبح ختم نہیں ہو پاتی اور جیسے جیسے روشنی کی شعاعیں تیز ہوتی جاتی ہیں، ساتھ ساتھ حقیقت واضح تر ہوتی جاتی ہے، کہ دنیا کی تخلیق میں کسی خالق کا ہاتھ ہے۔

اگرچہ ڈارون کے بعد نوے برس میں نئی معلومات کا کثیر ذخیرہ ہمارے قبضے میں آچکا ہے، مگر آج بھی سائنس کی بے چارگی ہمیں خداشناسی کے قریب کررہی ہے، جہاں تک میرا تعلق ہے ایسے اسباب ہیں جن کے پیش نظر میں اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے لیے مجبور ہوں۔

Marfat.com

پانی میں ہائیڈروجن کا ایک جوھر کم کر دیا جائے تو یہ ہلاکت کا سامان بن جائے گا

46 ......کائنات کی ہر چیز عناصر کی نہایت پُرحکمت اور پیچیدہ آمیزش سے بنی ہوئی ہے، عنصروں کے خواص و آثار اور ذاتی عوارض یکساں نہیں ہیں، بعض عناصر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں یا جزوی طور پر یکساں خواص رکھتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل متضاد خاصیتوں کے حامل ہیں، مختلف اور متضاد اثرات والے عناصر ایک ہی جسم میں جمع ہو کر حیرت انگیز طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اگر ان کی ترکیب میں ذرہ بھر کمی یا بیشی ہو جائے، سلسلہ حیات آناً فاناً درہم برہم ہو جائے، اگر پانی کی ساخت میں ہائیڈروجن کا صرف ایک جوہر کم کر دیا جائے، تو دریاؤں اور سمندروں میں زہر کا سیلاب آ جائے، اور کوئی ذی حیات باقی نہ رہے، آخر وہ کون ہے جو متضاد خاصیتوں والے عناصر کو جمع کرے ایسے تناسب سے یکجا کرتا ہے کہ زندگی کا نظام پھلتا پھولتا رہتا ہے، اور اس کے قائم کردہ تناست میں ذرہ سا فرق زندگی کی تباہی و بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔

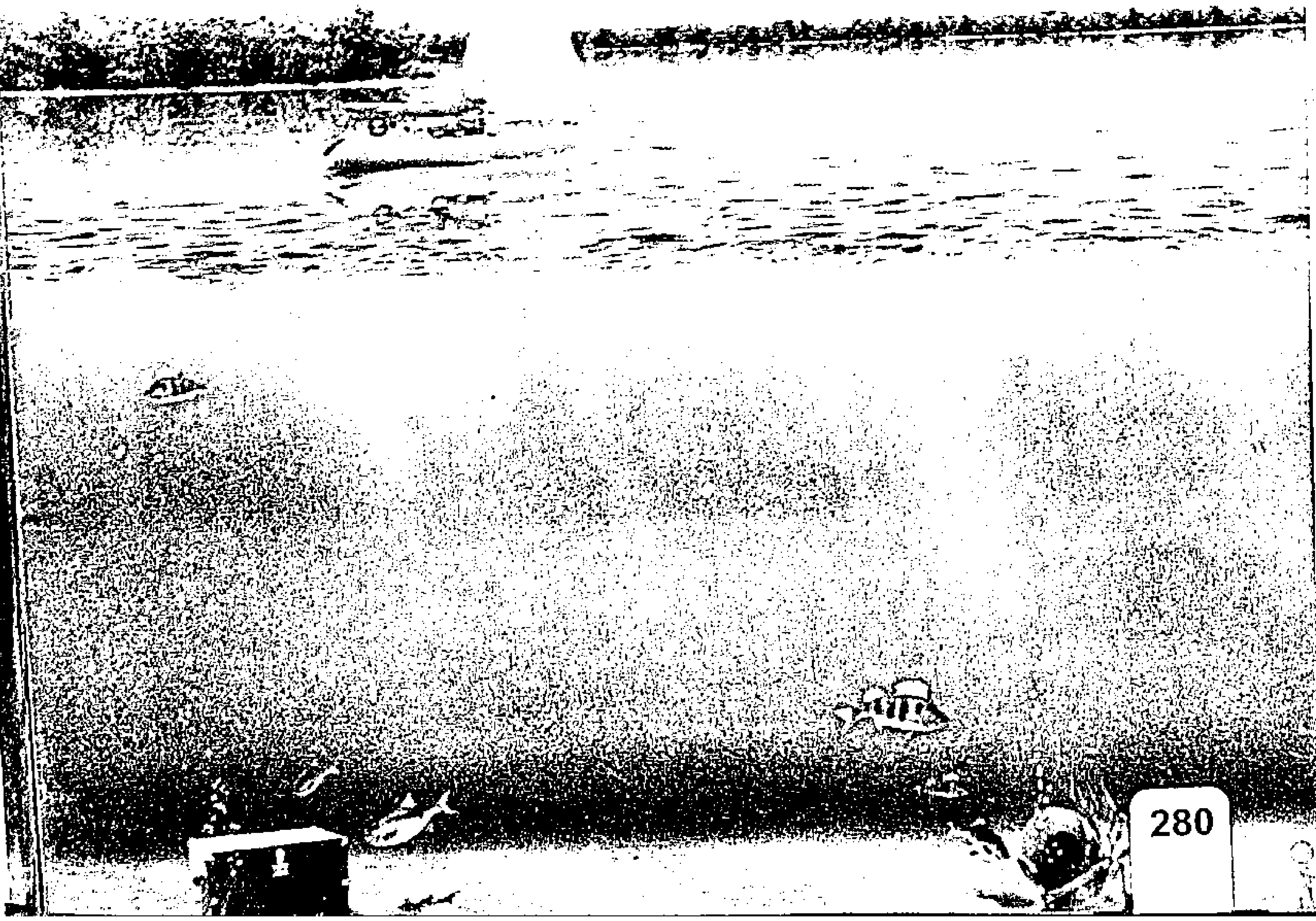

Marfat.com

کائنات خدا کی گواہی دیتی ہے

48...... اس مضمون کے عنوان کے لیے یہ الفاظ موزوں ترین ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کا سب سے بڑا ثبوت اس کی وہ مخلوق ہے جو ہمارے سامنے موجود ہے، فطرت اور اس کے بارے میں ہمارا بہترین علم پکار رہا ہے کہ بے شک اس دنیا کا ایک خدا ہے اس کے بغیر کائنات کو اور اپنے آپ کو نہیں سمجھ سکتے۔ کائنات کی موجودگی اس کے اندر حیرت انگیز تنظیم اور اس کی اتھاہ معنویت کی اس کے سوا کوئی توجیہہ نہیں ہوسکتی کہ اس کو کس نے بنایا ہے، اور یہ بنانے والا ایک لامحدود ذہن ہے نہ کہ کوئی اندھی طاقت، جب ایک کائنات ہے تو لازماً اس کو چلانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔

یہ بالکل بے معنی بات ہے کہ ہم مخلوق کو مانتے ہیں مگر خالق کا وجود تسلیم نہ کریں، ہمیں کسی بھی ایک چیز کا علم نہیں جو پیدا کئے بغیر وجود میں آگئی ہو، ہر چھوٹی بڑی چیز لازمی طور پر اپنا ایک سبب رکھتی ہے، پھر اتنی بڑی کائنات کے بارے میں کیسے یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ وہ یونہی وجود میں آگئی اس کا کوئی خالق نہیں۔

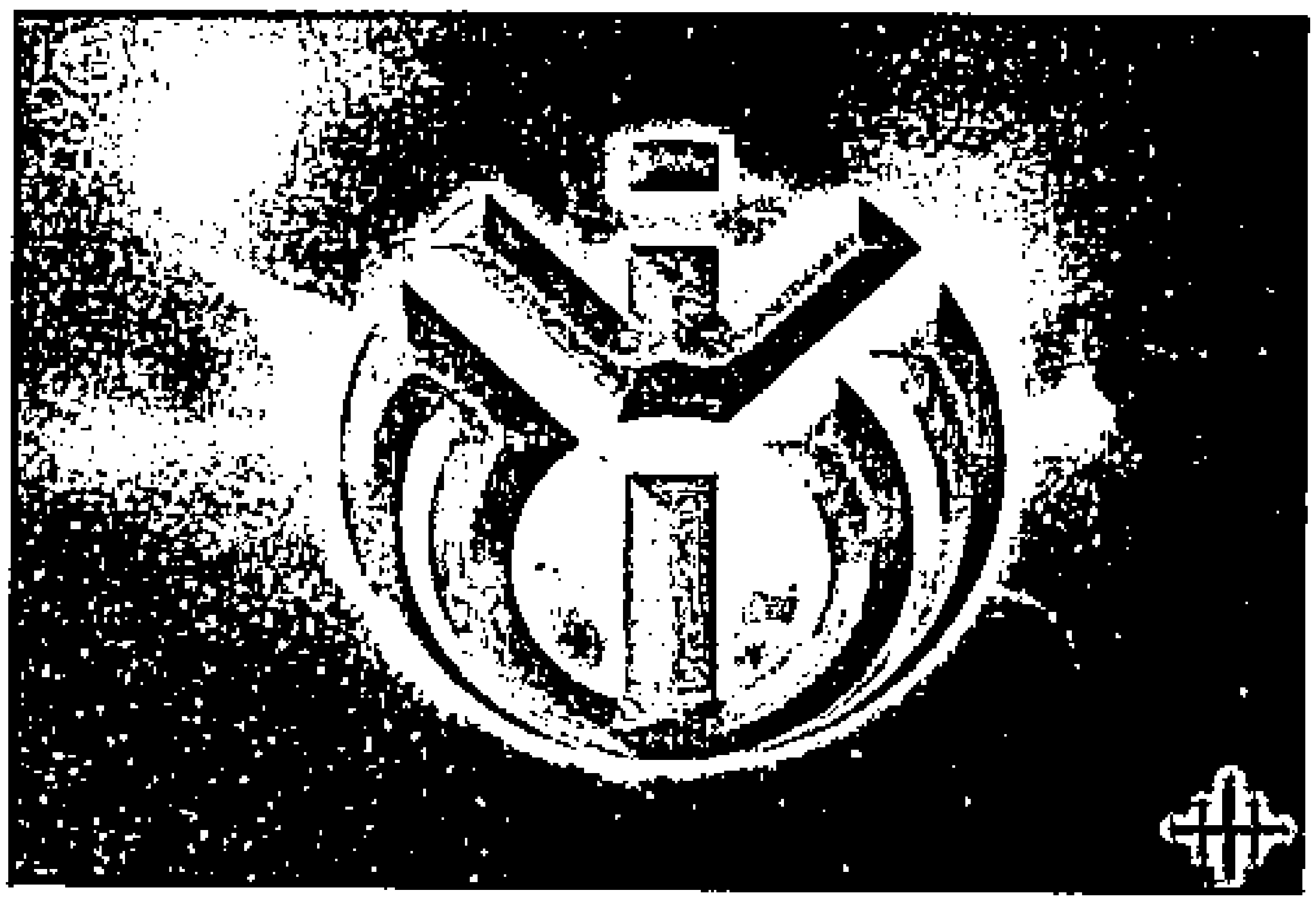

جان اسٹیوارٹ نے اپنی خودنوشت میں لکھا کہ اس کے باپ نے اسے یہ سبق دیا کہ یہ سوال کہ کس نے مجھے پیدا کیا، خدا کے اثبات کے لیے کافی نہیں، کیوں کے اس کے بعد دوسرا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا۔ چنانچہ بلنٹڈ رسل نے بھی اس اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے محرک اوّل کے استدلال کو رد کردیا، یہ منکرین خدا کا بہت پرانا استدلال ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کا اگر کوئی خالق مانیں تو اس خالق کو لازمی طور پر ازلی ماننا پڑے گا، پھر جب خدا کو ازلی ماننا ہے تو کیوں نہ کائنات کو ازلی مان لیا جائے، اگرچہ یہ بالکل بے معنی بات ہے کیوں کہ کائنات کی کوئی ایسی صفت ہمارے علم میں نہیں آئی، جس کی بناء پر اس کو خود اپنا خالق تصور کیا جاسکے۔

تاہم انیسویں صدی تک منکرین خدا کی اس دلیل میں ایک ظاہر فریب حسن ضرور موجود تھا مگر اب ''حرکیات حرارت کے دوسرے قانون Setone lew of thermo eynemits کے انکشافات کے بعد تو یہ دلیل بالکل بے بنیاد ثابت ہوچکی ہے۔

Marfat.com

یہ قانون جسے ضابطہ ناکارگی (Lew of entorpy) کہا جاتا ہے ثابت کرنا ہے کہ کائنات ہمیشہ سے موجود نہیں ہوسکتی، ضابطہ ناکارگی بتاتا ہے کہ حرارت مسلسل باحرارت وجود سے بے حرارت وجود میں منتقل ہوتی رہتی ہے، مگر اس چکر کو الٹا نہیں چلایا جاسکتا کہ خود بخود یہ حرارت کم حرارت کے وجود سے زیادہ حرارت کے وجود میں منتقل ہونے لگے، ناکارگی، دستیاب توانائی (eveileble enerhy) اور غیر دستیاب توانائی (uneveileble enerhy) کے درمیان تناسب کا نام ہے۔

اور اس بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کائنات کی ناکارگی برابر بڑھ رہی ہے، اور ایک وقت ایسے آنے کا مکان ہے کہ جب تمام موجودات کی حرارت یکساں ہوجائے گی، اور کوئی کارآمد توانائی باقی نہ رہے گی، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تمام کیمیائی اور طبعی عمل کا خاتمہ ہوجائے گا اور زندگی بھی اس کے ساتھ ختم ہوجائے گی۔ اس تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے ایک امریکن ماہر حیاتیات ایڈورڈ لوتھر کیسیل اپنے مقالے (Eveeente of hoe p:51) میں لکھتا ہے۔

”اس طرح غیر ارادی طور پر سائنس کی تحقیقات نے یہ ثابت کردیا کہ کائنات اپنا ایک آغاز رکھتی ہے، اور ایسا کرتے ہوئے اس نے خدا کی صداقت کو ثابت کردیا کیوں کہ جو چیز اپنا ایک آغاز رکھتی ہو وہ اپنے آپ شروع نہیں ہوسکتی، یقیناً وہ ایک محرک اول ایک خالق، ایک خدا کی محتاج ہے“

یہی بات سر جمیز جینز نے اپنے مقالے (MysteriousUniverse.p133) میں بیان کی:

”موجودہ سائنس کا خیال ہے کہ کائنات میں ناکارگی (Entropy) کا عمل ہمیشہ جاری رہے گا، یہاں تک کہ اس کی توانائی بالکل ختم ہوجائے گی، یہ ناکارگی ابھی اپنے آخری درجہ کو نہیں پہنچی، جب کہ یہ عمل جاری ہے تو یہ عمل شروع بھی ہوگا، لہذا اس کے آغاز کا ہونا ضروری ہے، کائنات میں لازماً اس قسم کا عمل ہوا ہے جس کو ہم ایک وقت خاص میں تخلیق (treetion et e time) کہہ سکتے ہیں نہ کہ کائنات خود بخود ازل سے موجود ہے“

(بشکریہ: ڈاکٹر سیّد زاہد علی صاحب)

Marfat.com

کائنات کا حسن اللہ کے وجود کی دلیل ہے

(49)......کائنات کا حسن وہ سب سے پہلی چیز ہے جو صاحب ذوق انسان کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، اس کائنات کے ہر ہر جزو سے حسن وزیبائی کا اظہار ہوتا ہے۔

یہ بھی ہوسکتا تھا کہ کائنات تو ہوتی مگر اس پر حسن و جمال کی نقاب نہ ہوتی، درخت ہوتے مگر شاخوں کی ترتیب اور پھلوں اور پھولوں کی رنگارنگی نہ ہوتی، زمین ہوتی مگر اس میں ندی نالوں کا دشوار اور باغ وچمن کا ظہور نہ ہوتا، ستارے ہوتے مگر روشنی نہ ہوتی، پھول ہوتے مگر رنگ و بو نہ ہوتا۔ پربت ہوتا مگر ستاروں کا جھرمٹ نہ ہوتا، زمین ہوتی مگر سبزے کے چادر نہ ہوتی، چاند ہوتا مگر چاندنی نہ ہوتی، بلبل ہوتی مگر اس کی نواسنجی نہ ہوتی، گویا نگاہ ہوتی مگر نگاہ نوازی نہ ہوتی، کان ہوتے مگر ان کی حلاوت کو کوئی سامان نہ ہوتا۔

انسانی علم ونظر آج تک اس سوال کا جواب نہیں دے سکا کہ یہاں تخلیق کے ساتھ حُسن کیوں ضروری ہے، مگر قرآن جواب دیتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لیے ہے

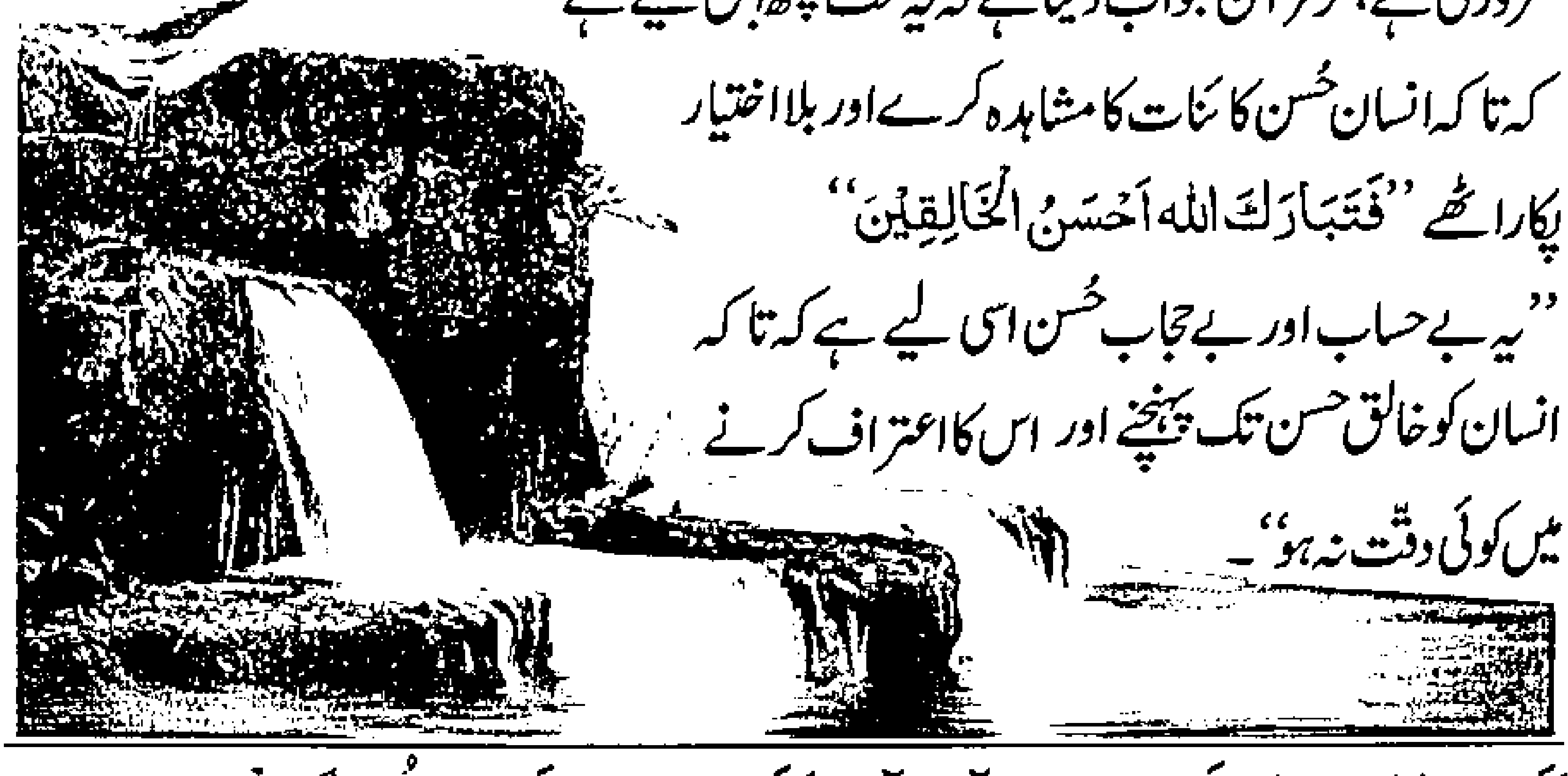

کہ تا کہ انسان حُسن کائنات کا مشاہدہ کرے اور بلا اختیار پکار اٹھے ''فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ''

''یہ بے حساب اور بے حجاب حُسن اسی لیے ہے کہ تا کہ انسان کو خالق حسن تک پہنچنے اور اس کا اعتراف کرنے میں کوئی دقت نہ ہو''۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ○

ترجمہ: ''کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ اُن کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ، اے بھولے بھالے انسان! کیا کائنات کا یہ سارا حُسن و جمال، کیا یہ ساری زیبائی اور رعنائی خود بخود بغیر کسی مؤثرِ حقیقی کے خود وجود میں آگئی؟ (فاطر ع 51)

Marfat.com

کیا یہ درخت خود بخود بن گئے؟

زمین کو سبزہ، ستاروں کو روشنی، پھولوں کو رنگ و بو، درختوں کو قامتِ زیبا، خود بخود مل گیا، نہیں
، بلکہ اعلان ہوتا ہے:

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ○ نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ○

ترجمہ: ''اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں، ہم نے اس کو
یاددہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے'' (الواقعہ)

کیا یہ محل خود بخود بن گیا؟

50 ......عبداللہ ساحل سمندر پر کھیل رہا تھا پھر وہ ساحل پر بنے ہٹ میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ سمندر کے کنارہ ایک خوبصورت محل بنا ہوا ہے، کیا یہ محل خود بہ خود بن گیا ہے، آپ کہیں گے ہرگز نہیں ضرور اسے کسی نے بنایا ہے۔

جب یہ مٹی کا محل بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بن سکتا تو پھر یہ پانی پر بنی زمین خود بہ خود کیسے بن گئی؟ یہ چاند ستاروں کا وقت پر آنا جانا، خود بہ خود ہوتا ہے، ہر انسان دو ٹانگوں والا ہوتا ہے، تین چار ٹانگوں والا نہیں پیدا ہوتا، کیوں سوچئے اور غور کیجئے!

Marfat.com

وجود باری تعالیٰ کی ایک لاجواب دلیل

51 ...... "سیب بائس ہامان" ماہر نباتات زیادہ غور خوض کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ:
"پانی کے ایک قطرے سے لے کر جو خوردبین (Mitrostope) سے بھی بمشکل دیکھا جاسکتا ہے، فضائے بسیط میں پھیلے ہوئے ان دور دراز ستاروں تک نگاہ دوڑاؤ، جو طاقتور دوربین (Telestope) کے بغیر نظر نہیں آتے، تمہیں ان کا فقید المثال نظم نظر آئے گا۔"

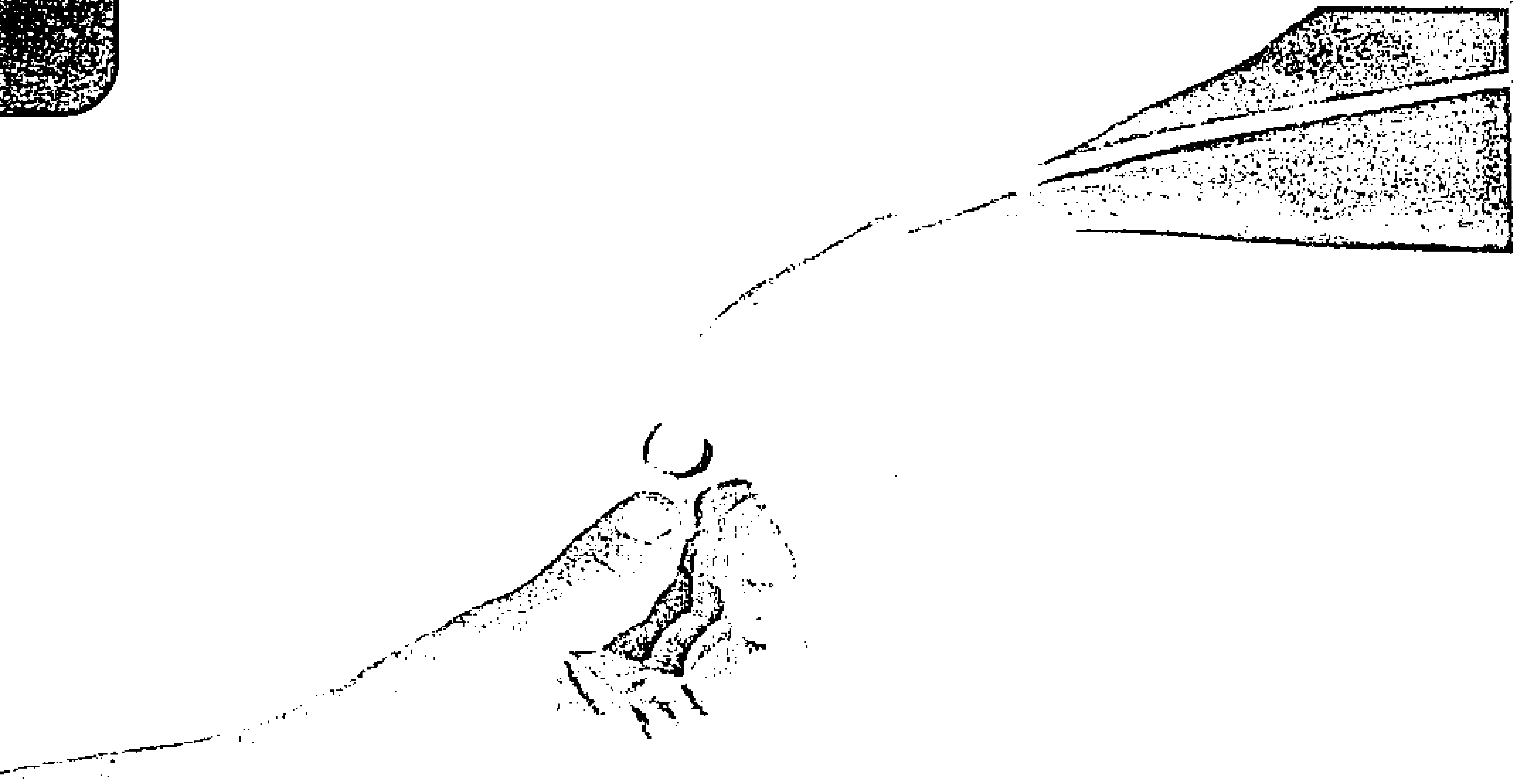

ان کے وظائف میں اس قدر یکسانیت پائی جاتی ہے کہ ہم اس کی بنیاد پر قوانین مرتب کرسکتے ہیں، فطرت کے مظاہر میں یکسانیت اور ہم آہنگی کے یقین ہی نے بے شمار انسانوں کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ یکسانیت کی تحقیق میں عمریں صرف کرلیں، اگر انہیں اس پر اعتماد نہ ہوتا تو وہ عمر ایسی متاعِ عزیز کو اس کی تحقیق میں گنوانے کے لیے تیار نہ ہوتے، اگر کائنات کی تہہ میں محض اتفاق کارفرما ہوتا تو پھر ہر نئے تجربے سے نت نئے نتائج برآمد ہوتے، ان حالات میں کوئی ترقی ممکن نہ ہوتی، کائنات کا حسن انتظام اس بات پر شاہد ہے کہ اس کا کوئی ناظم ضرور ہے، کیوں کہ ناظم کے بغیر کسی کام میں یکسانیت پیدا نہیں ہوسکتی، ہر نیا قانون جو دریافت ہوتا ہے زبان حال سے پکار پکار کر کہتا ہے":
میرا صانع خدا ہے، اس نے (سائنسدان نے) مجھے صرف دریافت کیا ہے۔
(خدا موجود ہے صفحہ 267-266)

Marfat.com

ساری کائنات کو انسان کی نشو نما میں کس نے لگایا

52 ......سائنس دان اور تمام ماہرین علوم اللہ تعالیٰ کے وجود میں کیوں شک اور لادریت ظاہر کریں، جب کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عالم کائنات میں جتنی چیزیں ہیں وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ انسان کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

اور انسان کو جس چیز کی زیادہ ضرورت ہے وہ اسی قدر عام ہوتی ہے، جب ہوا کی ضرورت سب سے زیادہ ہے تو اس کو اس قدر عام کر دیا کہ بغیر کسی تکلیف ہر جگہ داخل ہو، یہی ہوا بے شمار فوائد کی حامل ہے، تمام جانداروں کی زندگی اس سے وابستہ ہے، اور ہم نے ایک دوسرے تک باتیں پہنچانے کے لیے اسی ہوا کو ذریعہ بنایا ہے، یعنی ہوا آواز سے متکیّف ہو کر دوسرے تک پہنچانے کے ذریعہ ہے، اس کے علاوہ یہی ہوا بے شمار خدمات انجام دے رہی ہے، جو کسی صاحب بصیرت پر مخفی نہیں ہیں۔

ہوا کے بعد انسان کے لیے دوسرے نمبر پر پانی کی زیادہ حاجت پیش آتی ہے تو اسے دریاؤں، چشموں، اور کنوؤں وغیرہ میں عام کر دی، پھر قدرت نے پانی کو جو سیال بنایا ہے جس میں بے شمار فوائد اور حکمتیں رکھ دی ہیں، پانی سے پیاس بجھتی ہے، اور اس کے ذریعے دھلائی اور غسل ہوتا ہے، اس سے فصلوں وغیرہ کو سیراب کیا جاتا ہے، اس پانی سے انسان کو خوراک بھی مہیا کی جاتی ہے، قدرت نے پانی میں وہ خاصیتیں جمع کر دی ہیں جس کی وجہ سے اسی میں رہنے والے حیوانات کی زندگی برقرار رہتی ہے۔

دیکھیں اگر پانی دوسری چیزوں کی طرح منجمد ہونے سے بھاری ہو جاتا یا اس کی پوری مقدار اوپر سے نیچے تک منجمد ہو جایا کرتی تو سمندر میں رہنے والے حیوانات کہاں جاتے، لیکن قدرت نے اس طرح بنایا کہ پانی منجمد ہونے کے ساتھ ساتھ سمندری مخلوق کو کوئی تکلیف نہ پہنچے، بلکہ اس کے سامان آسائش و راحت پہنچائے اور سکڑ بھی جائے لیکن وزن میں اضافہ نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ہلکا ہو جائے، پھر جب پانی جمنے لگتا ہے تو وہ کثیر مقدار میں حرارت خارج کرتا ہے۔

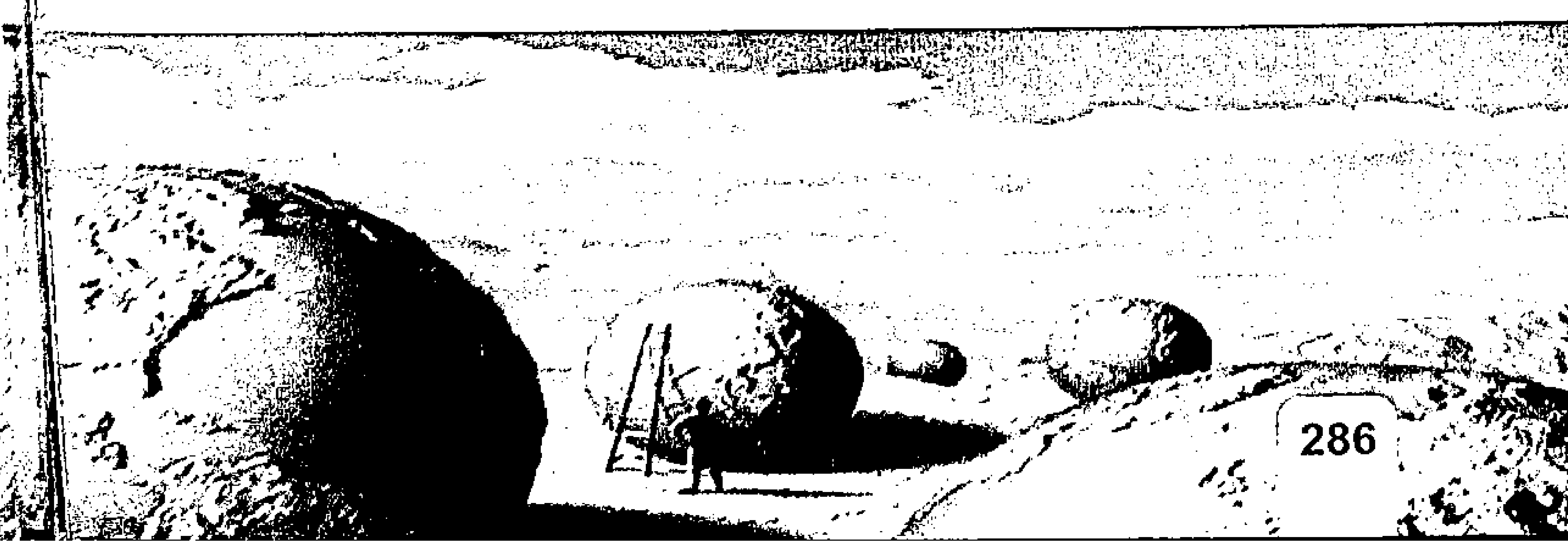

Marfat.com

نرم ملائم پانی میں دیوہیکل جہاز کا نہ ڈوبنا اللہ کی نشانی ہے

اگر پانی میں یہ خصوصیات نہ ہوتیں تو سمندر کے اندر بے شمار حیوانات کی زندگی ناممکن ہوجاتی، اور پانی دقیق اور سیال ہونے کے باوجود اس پر ہزاروں بلکہ لاکھوں من وزنی جہاز بڑے بڑے وزن لے کر مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک سفر کرتے ہیں، الغرض اس جیسے بے شمار فوائد ہیں جن کا احاطہ دشوار ہے، بڑی سے بڑی کتاب بھی ان کے لیے ناکافی ہوگئی۔

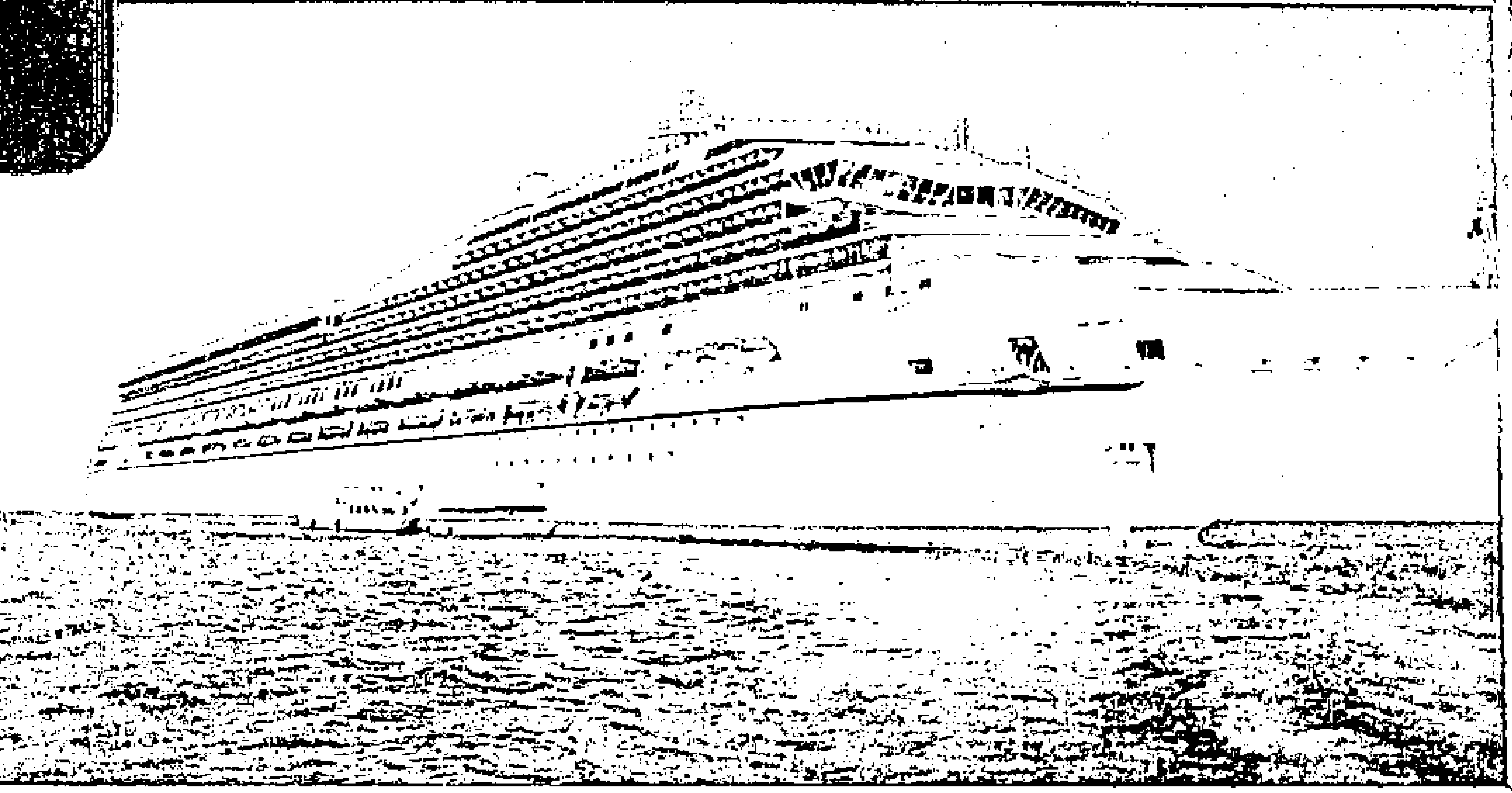

Marfat.com

فائدہ مند جڑی بوٹیوں میں اللہ کا وجود

انسان کا غذائی نظام دیکھئے، گندم، جو، مکئی، ٹماٹر، مرچ آلو، بھنڈی، اور قسم قسم کے گوشت الغرض قسم قسم کے کھانوں اور میووں سے لطف اندوز ہوتا ہے، اور اپنے امراض کا جڑی بوٹیوں سے علاج کراتا ہے، اور سورج اور چاند اور دیگر سماوی کُرّے اس کے فائدے میں لگے ہوئے ہیں، اور یہ بات بھی مسلمات میں سے ہے، کہ انسان زمین اور سماوی کرّوں، دریاؤں پہاڑوں وغیرہ کے بعد وجود میں آیا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ یہ الگ الگ بکھرے ہوئے اجزاء کیسے ایک دوسرے کے مقصد سمجھ گئے، اور کس آلہ کے ذریعے ایک دوسرے کو اپنے مقصد سے آگاہ کر دیا۔

کس مشورے اور میٹنگ میں یہ بات طے ہوئی اور کون اس پر امیر بنا کہ دیکھو ہم سے بعض اجزاء ایک طویل مدت کے بعد انسان تیار کریں گے، جس کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوگی، تو ہم میں سے بعض ہوا بن کر اس کے کام آئیں گے، اور بعض پانی بن کر اس ضعیف البنیان کی خدمت کرے گا، اور بعض سماوی کرّوں کی شکل میں طرح طرح کی کارکردگیاں انجام دیں گے۔

اور بالکل غلام کی طرح کام میں لگے رہیں گے، کوئی مرغی، تو کوئی بکری بنے گی، جس کے گوشت میں یہ بے چارہ انسان لطف اندوز ہوگا، کوئی میوے بن کر ان کی لذّتوں میں اضافہ کرے گا، کوئی مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں بن کر اس کے مختلف امراض کے لیے شفایابی کا سامان مہیا کرے گا، اسی طرح ہر ہر ذرّہ مصروف عمل ہوگا، پھر یہ متفرق اجزاء کیسے سمجھ گئے کہ اگر چڑیا بنانا ہو تو دانہ کھانے کے لیے چونچ اور اڑنے کے لیے پروں کی ضرورت ہوگی، اور شاہباز بنیں جو انسان کے لیے شکار کریں، تو چونچ اور دوسری خاصیتیں ایسی ہوں جس کے ذریعے شکار کرسکیں۔

Marfat.com

سوئی کو تو اپنی ایجاد سمجھتے ہو پر کائنات کو اللہ کی تخلیق نہیں سمجھتے

اوران کو کیسے پتہ چلا کہ فلاں پرندہ گوشت کھائے گا، فلاں دانہ کھائے گا، اوراسی طرح ہر چیز کا نرو مادّہ اوران کی نسل بڑھانے تک کی کاریگری یہ الگ الگ اجزاء کیسے سمجھ گئے کہ حیوانات اپنی زندگی میں دل، جگر، ہڈی، آنکھیں، اوردوسرے اعضاء کے محتاج ہیں، پھران میں سے بعض اجزاء نے اتنی تکلیف کیوں قبول کی کہ غذا بن کر نیست و نابود ہوجائیں، اور بعض نے ایسی ایسی غلامیوں کو قبول کیا جوکوئی ادنیٰ غلام بھی برداشت نہ کرسکے، اور بعض نے ذبح ہوکر عجیب عجیب تکالیف کو سہا، کیا اتنا عظیم سوچا سمجھا منصوبہ ایک بے شعور اور منتشر اجزاء سے وجود میں آنا ممکن ہے، اگر یہ ممکن ہے تو پھر یہ بھی ممکن ہوگا کہ:

یہ ساری دنیا کی کتابیں جو حکمت کی باتوں، مسجّع، قصیدوں اورنظموں سے بھری پڑی ہیں اور یہ سارے مصنوعات سوئی سے لے کر سماوی کرّوں تک پرواز کرنے والے جہاز اور کمپیوٹر تک کی مصنوعات اورتلوار سے لے کرایٹم بم تک ہلاک کرنے والی اشیاء اوراس طرح تمام انسانی ایجادات بھی ریت کے ٹیلوں سے خودبخود وجود میں آئی ہوں گی۔

تعجب ہے دہریوں پر کہ اپنی ایک سوئی تک کی ایجاد کو تو اپنی ایجاد سمجھتے ہیں لیکن اپنے وجوداور اپنی عقل جو عجیب وغریب چیزوں کی ایجادات میں مصروف ہے اور کائنات عالم جو ساری اس کے فائدے میں صرف ہوتی ہے، پھران سب کچھ سے غافل ہوکر ساری کائنات اوراپنی ہستی تک کے وجود کو ایک بے حس ولاعلم مادّہ کی حرکات کا اتفاقی نتیجہ بتلاتا ہے۔

سچ یہ ہے کہ اس قسم کی مضحکہ خیز حماقتوں کا صدوران ہی لوگوں سے ہوسکتا ہے جنہوں نے فطرت اوراس کے دقیق، مضبوط اور مستحکم قوانین پر کبھی غور ہی نہیں کیا، یا جن کی زندگی صرف فسق و فجور میں مسخرگی میں گزررہی ہو، ورنہ سچے اور صحیح سوچنے والے ہمیشہ کائنات کے ہر ہر ذرہ میں ہستی باری تعالیٰ کے کمالات اورخوبیوں کا مشاہدہ کرکے پکار اٹھے الحمد للہ رب العالمین۔

Marfat.com

''خدا کا وجود کیوں؟'' ایک فضول سوال ہے

مسلمانوں سے یہ سوال کرنا کہ خدا کا وجود کیوں کر ہے، سراسر جہالت ہے، کیوں کہ مسلمان کسی مخلوق کو خدا نہیں کہتے بلکہ اُن کا خدا ایسی ذات ہے جو خالقِ حقیقی ہے، اگر خالق حقیقی کے بارے میں یہ سوال کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے قطعاً نہیں پوچھا جا سکتا، یہ سوال صرف مخلوق کے بارے میں ہوسکتا ہے، کیوں کہ خالق حقیقی سب مخلوقات کو پیدا کرنے والی ذات ہے نہ کہ کسی دسرے کی پیدا کی ہوئی۔

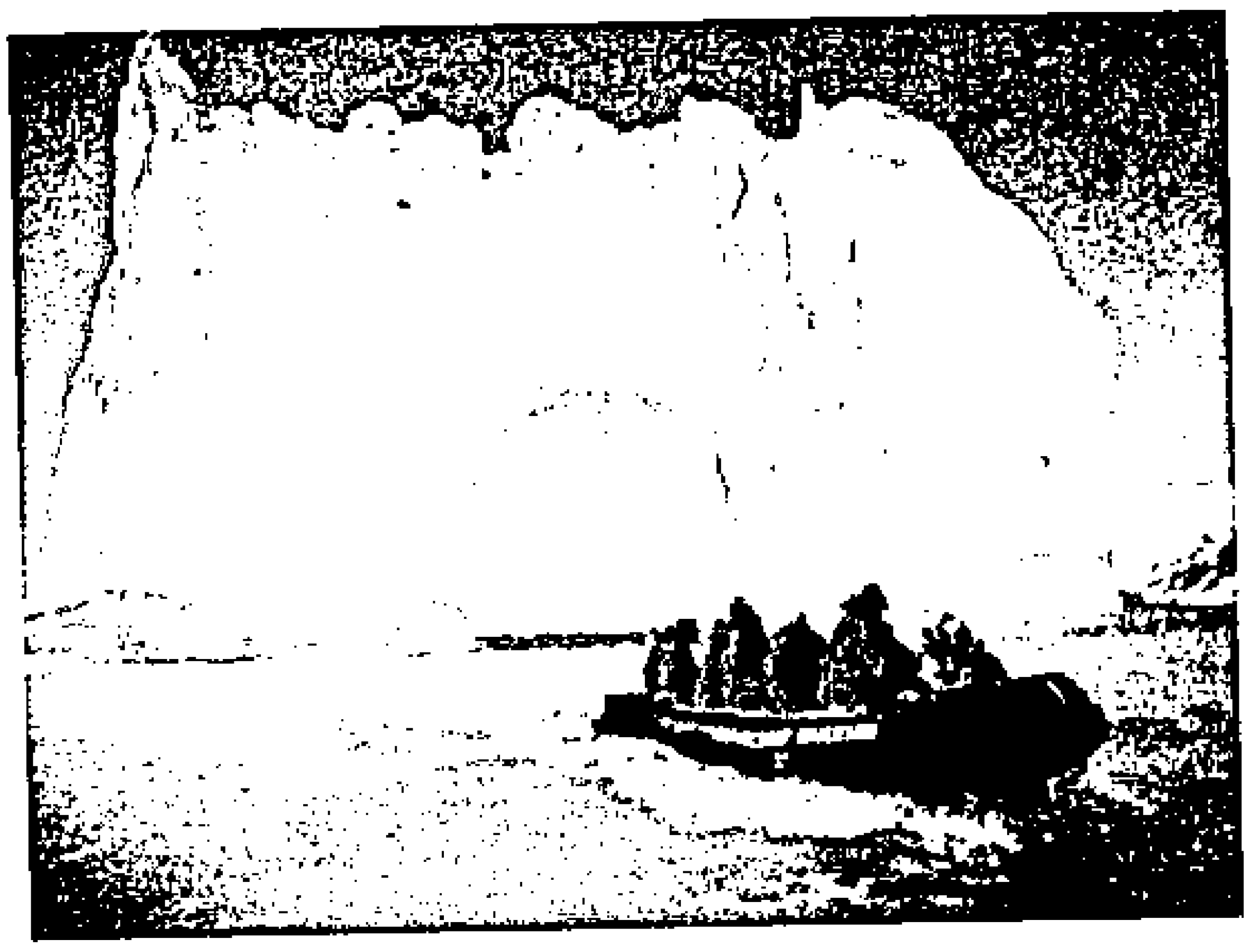

اللہ وتبارک کے بارے میں یہ سوال کرنا کہ اس کا وجود کس کی وجہ سے ہے، فلسفہ کی رُو سے بھی غلط اور مردود ہے، کیوں کہ ما بالذات یعنی جس کا وجود اس کی ذاتی صفت ہو، اس کے بارے میں سرے سے یہ سوال ہو ہی نہیں سکتا، البتہ ما بالعرض یعنی عارضی وصف کے بارے میں کیوں کا سوال ضرور کیا جاتا ہے۔

اس لیے کہ عارضی وصف کسی بیرونی علت کا نتیجہ ہوتی ہے، اور علت دریافت کرنے کے لیے کیوں استعمال ہوتا ہے، مثلاً پانی کیوں میٹھا یا گرم ہے؟ اس کا جواب یہ ہوگا کہ چینی کی وجہ سے میٹھا یا آگ کی وجہ سے گرم ہے، کیوں کہ مٹھاس یا گرمی پانی کی عارضی وصف ہے، اور گھریلو یا خانہ زاد اور ذاتی وصف نہیں، لیکن ما بالذات کے بارے میں یہ سوال نہیں پوچھا جا سکتا، یعنی چینی کے بارے میں یہ سوال نہیں پوچھا جا سکتا کہ چینی کیوں میٹھی ہے یا آگ کیوں گرم ہے، کیوں کہ مٹھاس چینی کی اور گرمی آگ کی ذاتی وصف ہے کسی بیرونی علت کا نتیجہ نہیں۔

اسی طرح کائنات کی تمام چیزوں کا وجود عارضی ہے اور ساری کائنات کے بارے میں یہ سوال درست ہے کہ اس کا وجود کیوں کر ہے کیوں کہ تمام اشیاء اور مخلوقات تغیّر پذیر ہیں اور وجود ان کی عارضی وصف ہے یہ اشیاء بھی معدوم ہوتی ہیں کبھی موجود عالم کائنات کے بارے میں اس سوال کا جواب یہ ہوگا کہ اس کا وجود کسی ایسی ذات کی وجہ سے ہے جس کا وجود اس کے ساتھ لازم غیر منفک ہے یعنی وجود اس کی ذاتی صفت ہے وہ ذات اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے، یہاں پہنچ کر سب سوالات ختم ہو جاتے ہیں جیسے یہ نہیں پوچھا جا سکتا کہ چینی کیوں میٹھی اور آگ کیوں گرم ہے اس طرح یہ نہیں کہا جاتا کہ خدا کیوں موجود ہے۔

Marfat.com

مادّہ سے کائنات کا وجود میں آنا ناممکن ہے

55 ......کائنات عالم کو مادے اور اس کی حرکت کی طرف منسوب کرنا اس وجہ سے بھی نامعقول اور باطل ہے کہ کائنات میں حیات موجود ہے اور مادّہ حیات سے خالی ہے، جس طرح منفی سے مثبت وجود میں نہیں آسکتا، اسی طرح غیر زندہ مادے سے زندگی اور حیات وجود میں نہیں آسکتی، کیوں کہ مثبت سے ہی مثبت پیدا ہوسکتا ہے۔

مثلاً کوئلہ اور لکڑی میں جلنے کی صلاحیت موجود ہے تو اس سے آگ پیدا ہوسکتی ہے، لیکن راکھ میں یہ صلاحیت موجود نہیں، اس لیے راکھ سے آگ کا وجود ناممکن ہے، اسی طرح زندہ اشیاء مردہ مادّہ سے نہیں نکل سکتیں، حیات کو مادّہ کی طرف منسوب کرنا خلاف عقل ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ وتبارک مادّہ کو مختلف صورتیں دے کر جس کو چاہے حیات کی صفت سے نوازتا ہے۔ (بحوالہ: دہریت سے اسلام تک)

وجود باری تعالیٰ

تو دل میں آتا ہے سمجھ نہیں آتا — میں جان گیا تیری پہچان یہی ہے

جو کچھ دنیا میں نظر آرہا ہے اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کوئی شخص دن کے وقت سورج کے موجود ہونے سے انکار کرے اور پھر سورج کی روشنی میں نظر آنے والی تمام چیزوں کا انکار کرے۔ اسے پیاس لگ رہی ہو، اور پانی سے انکار کرے، بھوک ستا رہی ہو مگر کھانے سے انکار کرے، دھوپ کی شدت سے تڑپ رہا ہو مگر سائے کی راحت سے انکار کرے، سردی سے ٹھٹھرا جا رہا ہو، مگر آگ کی تپش سے انکار کرے، اور اس سے دور بھاگے، آوازیں سنے مگر کسی آواز پر توجہ نہ دے، الغرض نہ دیکھنے والی حس سے کام لے، نہ سننے والی قوت کو کام میں لائے، سردی گرمی کا احساس کرے نہ ذائقہ کی حس کو محسوس کرے، کیا آپ اسے زندہ انسان یقین کریں گے؟ اگر کریں گے تو کم از کم اسے پاگل، بے ہوش، دیوانہ یا بے عقل ضرور کہیں گے۔

Marfat.com

ننھے بیج سے بڑا درخت کیسے بن گیا؟

اگر وہ ان چیزوں کو کم یا زیادہ کچھ نہ کچھ محسوس کرتا ہے اور ان کے موجود ہونے کو زبان سے یا عمل یا کسی نہ کسی حد تک مانتا ہے تو یقیناً وہ گرد و پیش کی جو موجود چیزوں کے وجود کا منکر نہیں ہے، ایک شخص جو درخت کو دیکھتا ہے، لازماً یقین کرے گا کہ یہ درخت اپنے بیج سے پھوٹ کر نکلا ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم کرے گا کہ یہ علیحدہ علیحدہ درخت اپنے اپنے علیحدہ بیجوں سے ہی پیدا ہوئے ہیں، اپنے آپ نہیں اُگے ہیں۔

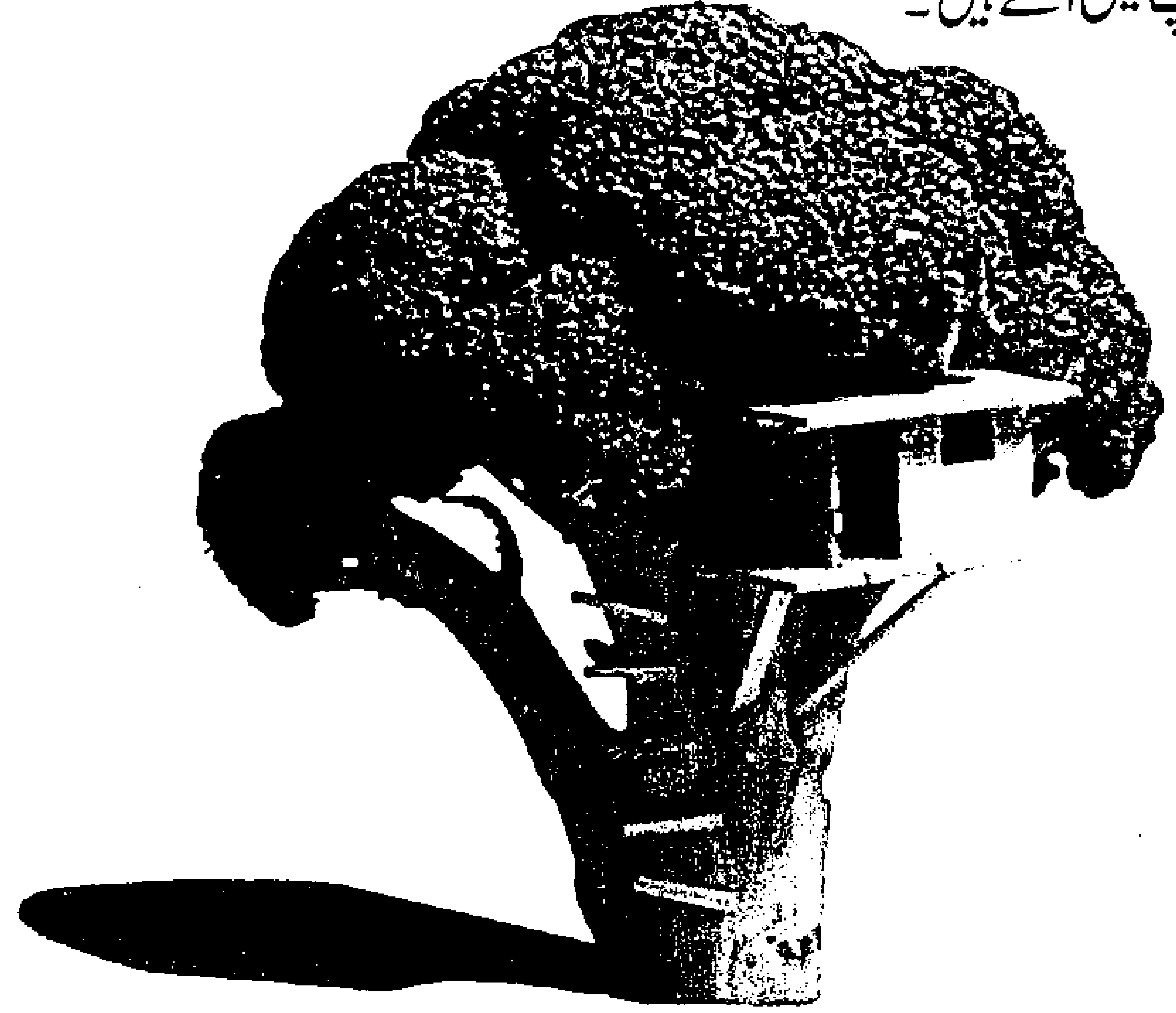

وہ جب کسی آدمی سے ملتا ہے تو سمجھتا ہے کہ یہ کسی کا بیٹا ہے کیوں کہ باپ کے بغیر بیٹے کا وجود ممکن نہیں، وہ کم ز کم اپنے آپ کو تو اپنے باپ کا بیٹا ضرور یقین کرتا ہوگا۔

اسی طرح ہر شے کے وجود کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور مانے گا اور پورے یقین کے ساتھ مانے گا جس طرح نظر آنے والی شے کو مانتا ہے، اس کا یہ سب کچھ ماننا کسی شک وشبہ کے بغیر ایک کھلی حقیقت پر مبنی ہوگا، اسی نظر آنے والی شے کا جو اصل سبب ہے اسی سبب کے وجود کے متعلق بھی اسے ایسا ہی یقین لازماً ہوگا۔

اس مقام پر سوال پیدا ہوگا کہ اس سبب کا کون سا اور کیا ہے؟ یہاں تک کہ آخر کار یہ صورت سامنے آئے گی بظاہر کوئی سبب نظر نہیں آئے گا، مگر سبب در سبب کا یقین اور ایمان اس حد تک پہنچ چکا ہوگا جسے حقیقت میں نفس الامر ہی کہا جائے گا، لہٰذا یہ حقیقت اللہ کی ذات ہے۔

Marfat.com

اللہ نظر کیوں نہیں آتا؟

اللہ نظر نہیں آتا مگر حقیقت میں موجود ہے، سوال یہ ہے کہ کیا جو نظر نہ آئے فی الواقع وہ موجود نہیں؟ یہ بات ہرگز نہیں ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نظر نہیں آتا مگر یہ اس کے نہ ہونے یا عدم موجودگی کی دلیل نہیں بن سکتی، کائنات پر غور کیجئے! اس میں بے شمار ایسی حقیقتیں ہیں جو ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی لیکن ہیں ضرور، بلکہ اصل وہی ہیں۔

(1)...... ہر جاندار کا جسم نظر آتا ہے مگر جان یا روح نظر نہیں آتی۔

(2)...... پھول پتیاں، رنگ، شکل وصورت سب کچھ نظر آتا ہے مگر خوشبو جو اصل شے ہے دکھائی نہیں دیتی۔

(3)...... آندھی میں اڑنے والا غبار اور خس وخاشاک دکھائی دیتا ہے، لیکن اس سارے طوفان کی اصل بنیاد اور محرک ''ہوا'' نظر نہیں آتی۔

(4)...... الفاظ کاغذ پر لکھے ہوئے سفید پر سیاہ نظر آتے ہیں مگر ان کے معانی جو مقصود بالذات حقیقت ہیں، نظر نہیں آتے۔

(5)...... غم اور خوشی کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن ان کی شکل وصورت اور رنگ کا تعین خود کرنے والا نہ غم زدہ اور نہ خوش ہونے والا کر سکتا ہے نہ کوئی دوسرا۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ سے دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے، اور ٹٹولنے کے بعد ذہن، ضمیر، اور وجدان نے جو فیصلہ کیا وہی اصل فیصلہ ہوتا ہے اور وہی حقیقت ہے، خواہ وہ نظر نہ آئے، سنائی نہ دے، چکھی نہ جائے، ٹٹولا نہ جا سکے۔

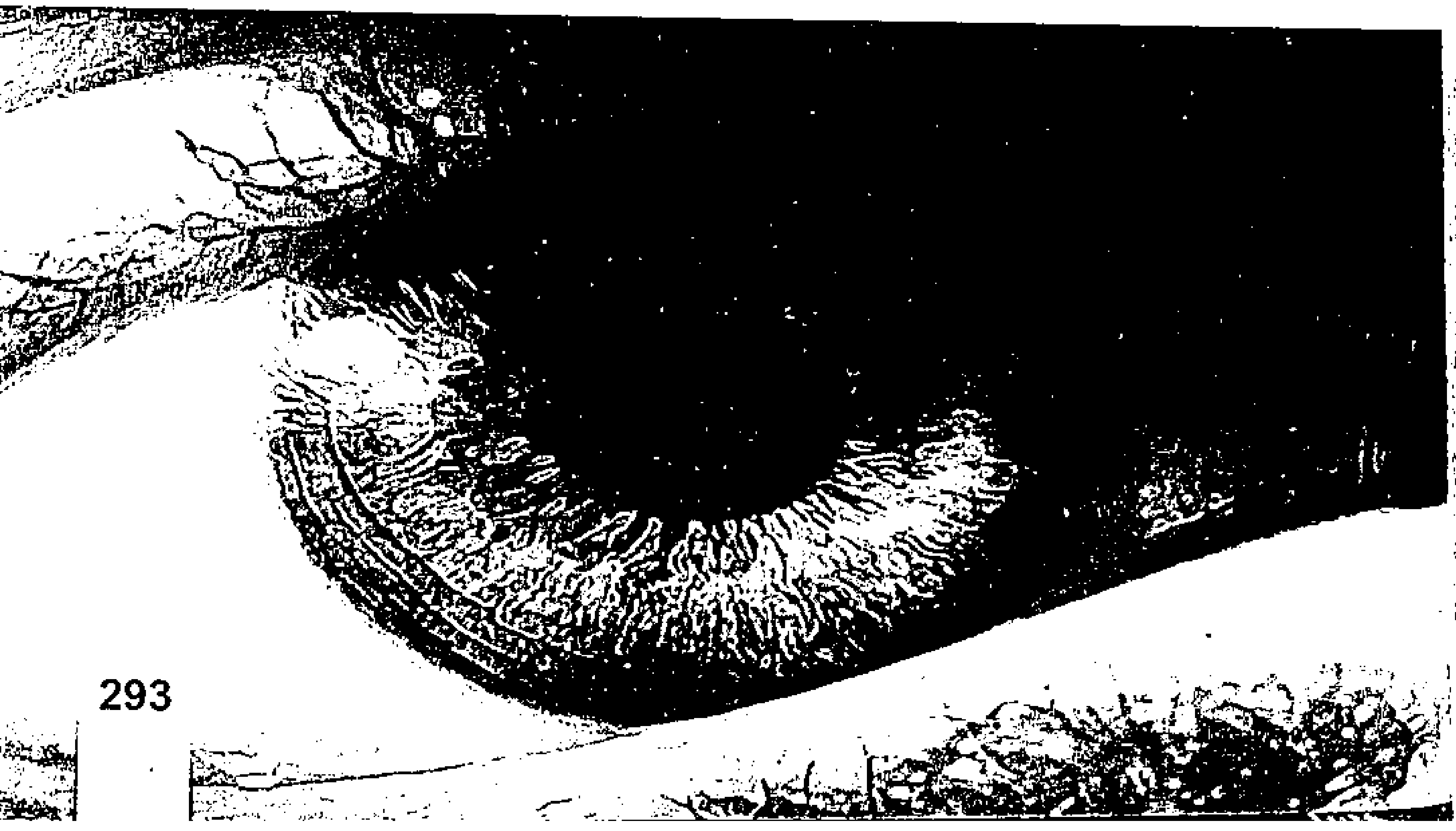

Marfat.com

کیا یہ سبزیاں خود بخود بن گئیں

56......آج کے مادّہ پرست کہتے ہیں کہ کائنات کا وجود اللہ نے نہیں بلکہ مادّہ کے ذریعہ ہوا، ایک مادّہ کے ذریعہ جانور بنے پھر جانور سے انسان بنے یعنی یہ سب خود بخود ہو گیا، میں یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دس پندرہ چیزیں، مثلاً دھنیا، مرچ، نمک، پانی، دس بارہ مختلف ترکاریاں،

گوشت، قیمہ، ٹماٹر، ہرا دھنیا، گرم مصالحہ کی چار پانچ چیزیں، پیاز، ادرک لہسن الغرض یہ سب چیزیں خود بخود بن گئیں پھر خود بخود ایک دیگچی میں آکر جمع ہو گئیں اور خود بخود آگ جلی خود بخود ہانڈی پکی، جب بالکل پاک کر تیار ہو گئی تو خود بخود اپنے آپ بلا کسی کے کیے سب الگ الگ ہو کر مختلف پلیٹوں میں چلی گئیں، ایک پلیٹ میں پانی چھلک رہا ہے اور ایک میں ہلدی رکھی ہے، ایک میں دھنیا رکھا ہے اور وہ بہت سے کام انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

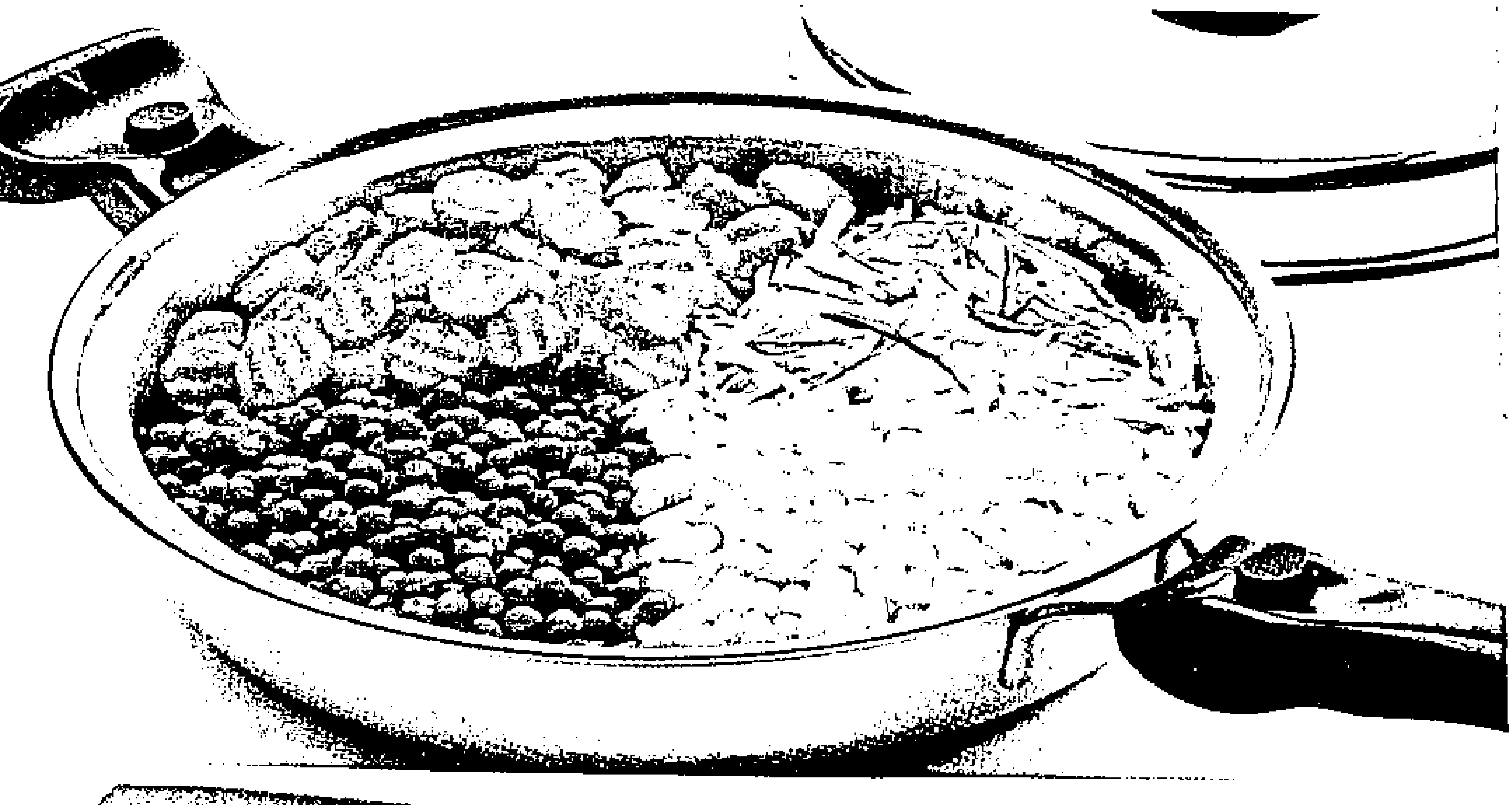

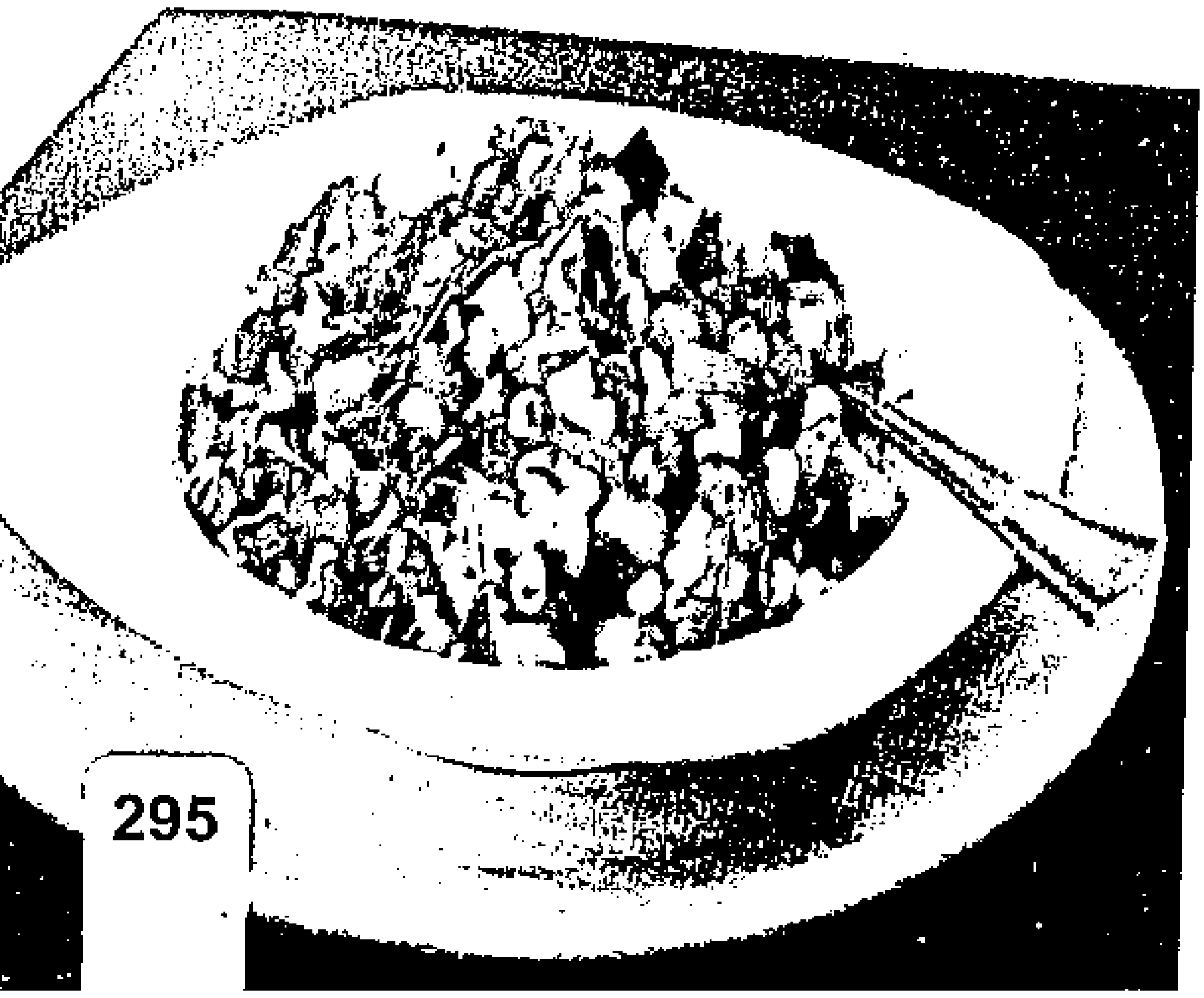

Marfat.com

آج کا دوسرا مادہ پرست کہتا ہے کہ میں یہ گتھی سلجھانے کے لیے بیٹھا ہوں کہ مادّہ خود بخود ایک خاص مقدار میں ایٹم ہوگیا پھر وہ اڑ کر کوئی دریا بن گیا، کوئی خود بخود زمین بن گیا، کوئی پہاڑ، یہ سب کام ایک مادّے میں تھے مگر آپ ہی آپ جہاں پر وجود میں آ گیا، اور رنگ رنگ کے کام چل رہے ہیں، اور کہتے ہیں کہ یہ عقل کی بات ہے مگر دائرہ عقل سے باہر ہے۔

چلو ایک مالیکیول ہوا بننا تھا وہ ہوا بن گیا، مگر کسی نے اسے بنایا نہیں، بغیر بنائے ہوا بن گئی، مگر میرے عزیز یہ تو سوچا ہوتا کہ اس ہوا میں آواز بھی ہوتی ہے یہ کہاں سے آئی، اس ہوا میں یہ تاثیر کس نے پیدا کی کہ درخت کو ثمر دار کر دے، کھیتی کو نمی دے اور یہی ہوا کھیتی کو سکھا دے، اور حیوانات کی طبائع پر اثر ڈالے، کبھی یہی ہوا بدن کو ڈھیلا کر دیتی ہے اور یہی ہوا سخت کر دیتی ہے، قوی کو صحت دیتی اور ہوا ہی سے بیماری پھیل جاتی ہے، چہرے بشرے کو صاف کرتی ہے، اس کو ملّٰی کرتی ہے شہوت کو اٹھاتی ہے، اور اس کے علاوہ کام کرتی ہے بھاری بھاری کشتیاں لے جاتی ہے ذرا سی دیر میں مدت طویلہ طے کر لیتی ہے۔

اور سب سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ بادلوں کو کھینچ کھینچ کر لے جاتی ہے پھر جہاں جہاں جتنی ضرورت ہوتی ہے زمین اور ذی حیوان وغیر جاندار اشیائ کو سیراب کرتی ہے، جہاں ضرورت ہوتی ہے برساتی ہے، آخر یہ سب حکمت کی باتیں کس نے اس میں رکھی ہیں اور کس نے یہ خواص پیدا کیے ہیں قرآن کہتا ہے:

> ''وہ اللہ کی ذات ہے جو بارش سے پہلے بشارت والی ہوائیں بھیجتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھاتی ہیں تو ہم مرہ شہروں کو سیراب کرتیہیں اور ان بادلوں سے پانی برساتے ہیں پس اس کے ذریعہ قسم قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں''

Marfat.com

معمولی روٹی خود سے نہیں پکتی تو عظیم کائنات کیسے!!!

57 ......کپڑا تو بازار میں رکھا ہوا میں نے دیکھا ہے، مگر آپ کہتے ہیں کہ یہ مشین نے بنایا ہے، یہ مجھے تسلیم نہیں ہے، آخر کپڑا بننے کے لیے مشین ہی کی کیا ضرورت ہے، یہ خود بخود کیوں نہیں بن سکتا؟

ہاں! یہ مانتا ہوں کہ روٹی بازار میں ملتی ہیں، مگر آپ یہ تقریر کرنے لگیں کہ اس کو کسی نے پکائی اس کا پکانے والا موجود ہے، یہ میری عقل تسلیم نہیں کرتی کہ روٹی جیسی عام ضرورت کی چیز ہو، اور اپنے وجود میں کسی کی محتاج ہو، کیا روٹی خود نہیں پک سکتی ہے؟ کیا ضرورت ہے کہ پکانے والا ضرور مانا جائے اور اس کی نوکری دی جائے۔

اور اس کی کیا ضرورت ہے کہ دُنیا کا کوئی خالق ہی مانا جائے، اور اس خالق کو خدا کہا جائے، بس یہ تو خود بخود چل رہی ہے، یہ آپ کا خیال ہے، مگر ہاں یہ تو بتلائیں کہ یہ ساری مخلوق تو سامنے موجود ہے؟ ہاں مخلوقات تو ہے، مخلوق کا مجھے انکار نہیں کیوں کہ مشاہدہ ہے مگر آپ یہ گھتی بھی تو سلجھائیں کہ مخلوق ہے مگر خالق نہیں؟ روٹی ہے مگر پکانے والا کوئی نہیں، کپڑا ہے مگر بننے والا کوئی نہیں۔ اسی طرح مخلوق تو ہے مگر خالق کوئی نہیں، بریں عقل بباید گریست اگر یہی عقل ہے تو اس پر رونا چاہیے۔

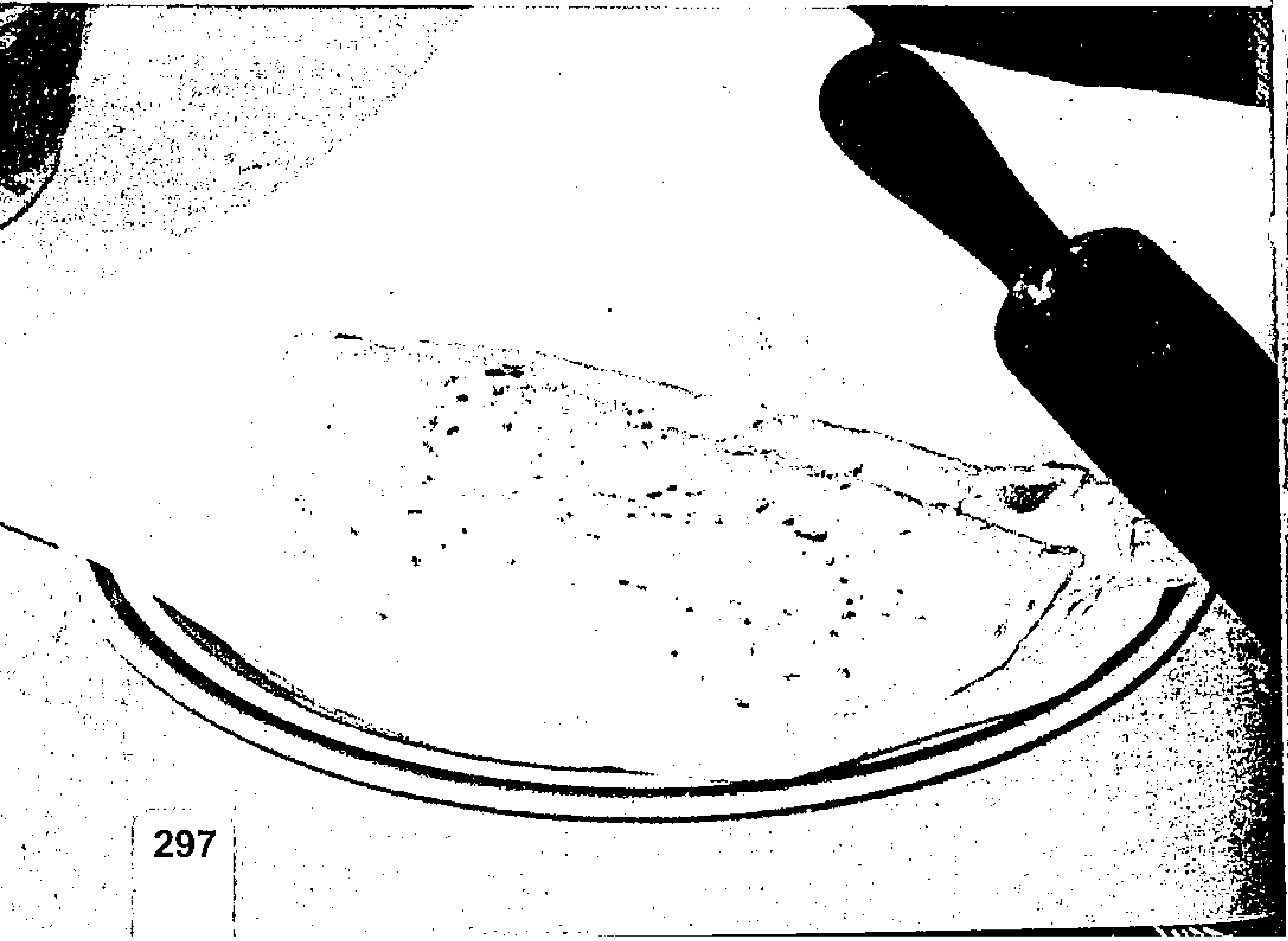

Marfat.com

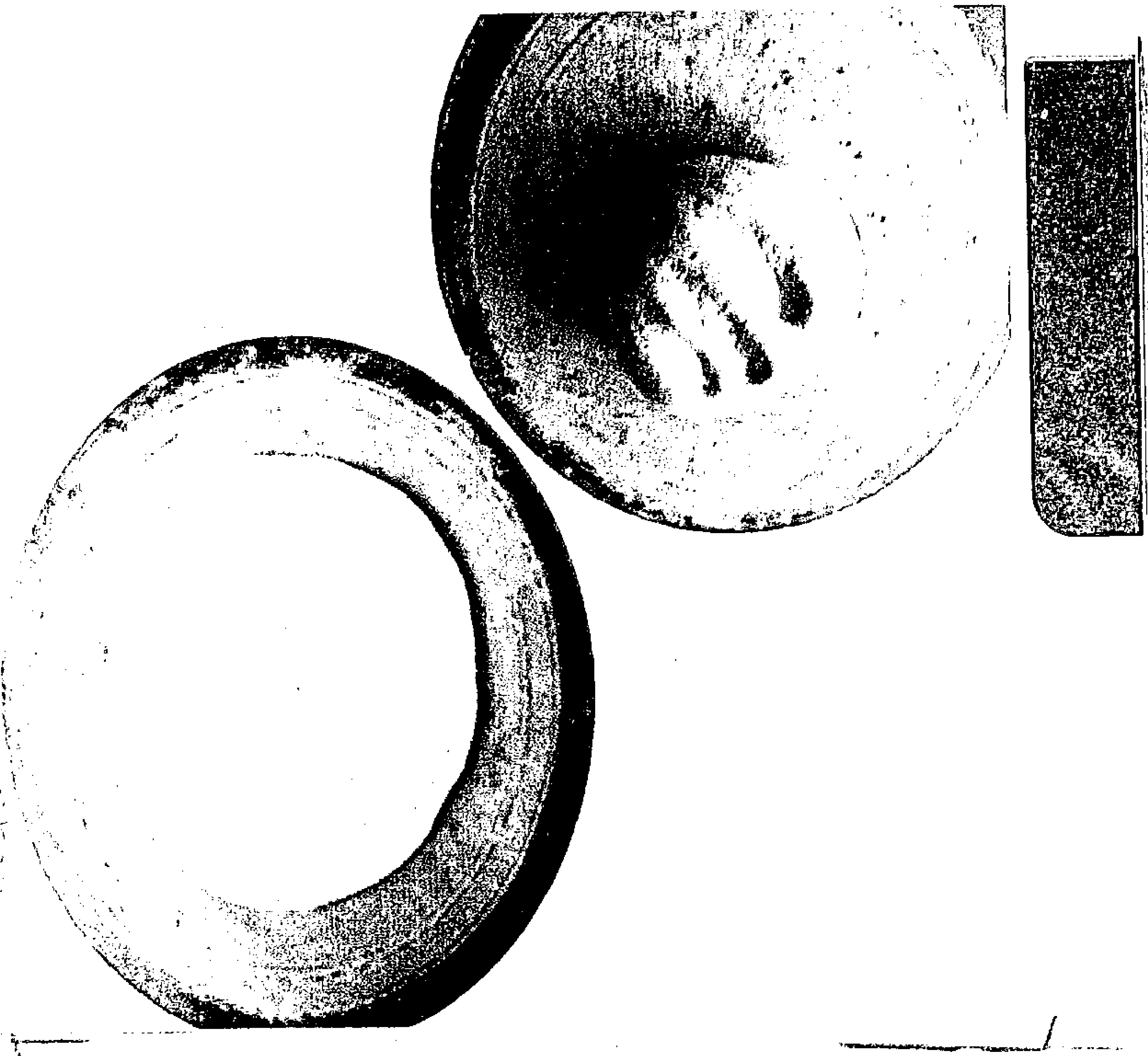

Marfat.com

کیا یہ محل خودبخود بن گیا یا اسے کسی نے بنایا ہے

58 ......"منازل العرفان" میں رسالہ حمیدیہ کے حوالے سے خدا پرست اور مادّہ پرست کی ایک عجیب مثال ذکر کی گئی ہے، علامہ آفندی رسالہ حمیدیہ میں لکھتے ہیں کہ اہل اسلام اور مادّہ پرستوں کی مثال دو شخصوں کی سی ہے، جو کسی نہایت رفیع الشان محل میں داخل ہوئے، جس میں مختلف قسم کے کمرے اور متعدد نشست گاہیں ہیں، اور ہر کمرے میں اعلیٰ درجہ کے تخت اور عمدہ قسم کے قالین اور فرش بچھے ہوئے ہیں اور طرح طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہیں۔

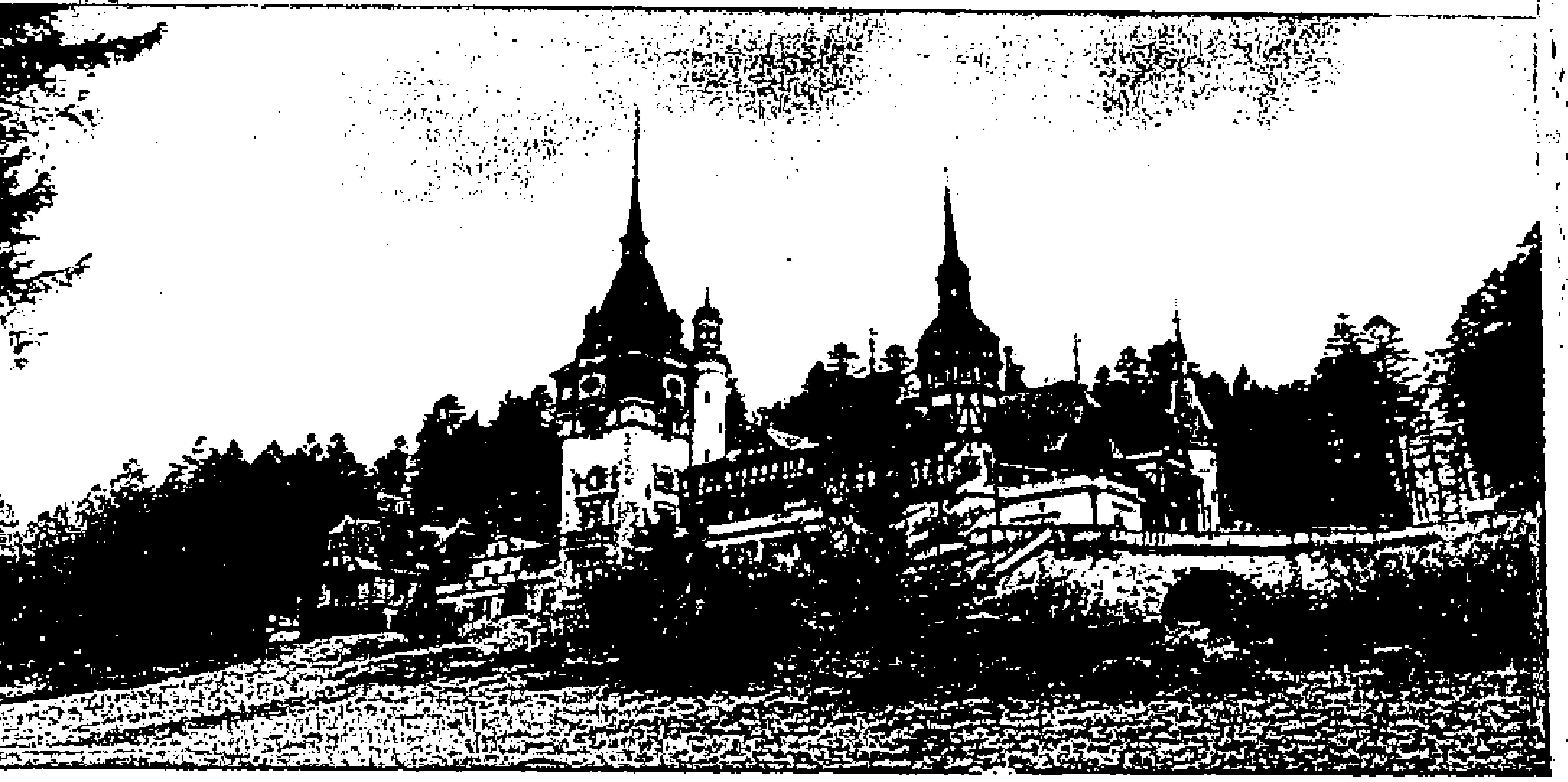

ہر چیز اس میں قرینہ کے ساتھ لگی ہوئی ہے، کمروں کے سامنے سیر گاہیں اور قسم قسم کے سبزے اور شاداب چمن بھی ہیں، درمیان میں حوض ہیں اور نہریں بھی بہہ رہی ہیں، غرض یہ دونوں شخص اس میں داخل ہوئے اب ان میں سے ایک شخص نے یہ دیکھ کر کہا کہ گو میں نے اس کے بنانے والے کو نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی پوری حقیقت اور کہنہ سے واقف ہوں، اور نہ ہی اس محل کی صنعتوں کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں، لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس کا بنانے والا کوئی بہت ہی بڑا مدبّر، اختیار والا، اور حکمتوں کی رعایت کرنے والا ہے، گو میں اس کی حکمتوں کو اپنی عقل نارسا کی وجہ سے پوری طرح نہ سمجھ سکا، لیکن اس کے مدبّر اور حکیم ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اور جو کچھ بھی اس نے بنایا ہے وہ ضرور حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے، اس کے برعکس دوسرا شخص چاروں طرف دیکھنے لگا، گویا کسی گتھی کو سلجھانے کی فکر کر رہا ہے، کہ اچانک اس کی نظر ایک پہاڑ پر پڑی جس میں کچھ چشمے بھی جاری نظر آئے۔

Marfat.com

کچھ سوچ کر (بڑے مدبرانہ انداز میں) کہنے لگا (نہیں) یہ بات نہیں جو تم کر رہے ہو کہ یہ مکان کسی بڑے صناع و کاریگر نے بنایا ہے بلکہ ان سب کی یہ علت معلوم ہوتی ہے کہ قدیم زمانہ میں اسی پہاڑ کی طرف سے ایک ہوا چلا کرتی تھی، پس وہ ہوا اسی طرح ہزاروں لاکھوں سال چلتی رہی اور اسی وجہ سے مختلف مقامات پر پتھر اور مٹی حرکت کر کے اپنے طبعی اور مادی تقاضہ کی وجہ سے ایک جگہ جمع ہو گئے، اور سالہا سال ان پر بارش ہوتی رہی، حتیٰ کہ ایک طویل عرصہ اور مدتِ دراز کے بعد اس تدریجی اور اتفاقی اجتماع سے ارتقائی طور پر یہ محل خود بخود تیار ہو گیا۔

اسی طرح اتفاقاً یہ پتھر یہ اینٹیں خود بخود ایک دوسرے پر جمتی رہیں اور جب بلند ہو گئیں تو دیوار بن گئیں اور اتفاق یہ کہ ان کے درمیان کشادگی ہوتی رہتی تو کمروں کی شکل ہو گئی، پھر اتفاق یہ کہ جب دیواریں بلند ہو گئیں تو کچھ شہتیر اور لمبی لمبی لکڑیاں، کڑیوں کی شکل میں ان دیواروں پر آ کر جم گئیں۔ پھر اتفاقاً ان پر کچھ تختے، اُڑ کر آ پڑے۔

پھر وہ اپنے طبعی تقاضہ سے ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو گئے، پھر ایک ہوا چلی تو اتفاق سے مٹی ان تختوں پر پڑ کر جم گئی، اور اس طرح اس محل کی چھت مکمل ہو گئی، پھر اتفاق یہ ہوا کہ وہ پانی جو پہاڑی چشموں پر بہہ رہا تھا اس کا رخ محل کی طرف ہو گیا جس کی بدولت یہ حوض اور نہریں محل بن گئیں اور رہا یہ کہ اس محل میں زیب و زینت اور آراستگی کے اسباب عمدہ عمدہ قالین اور مرصّع تخت کہاں سے آئے

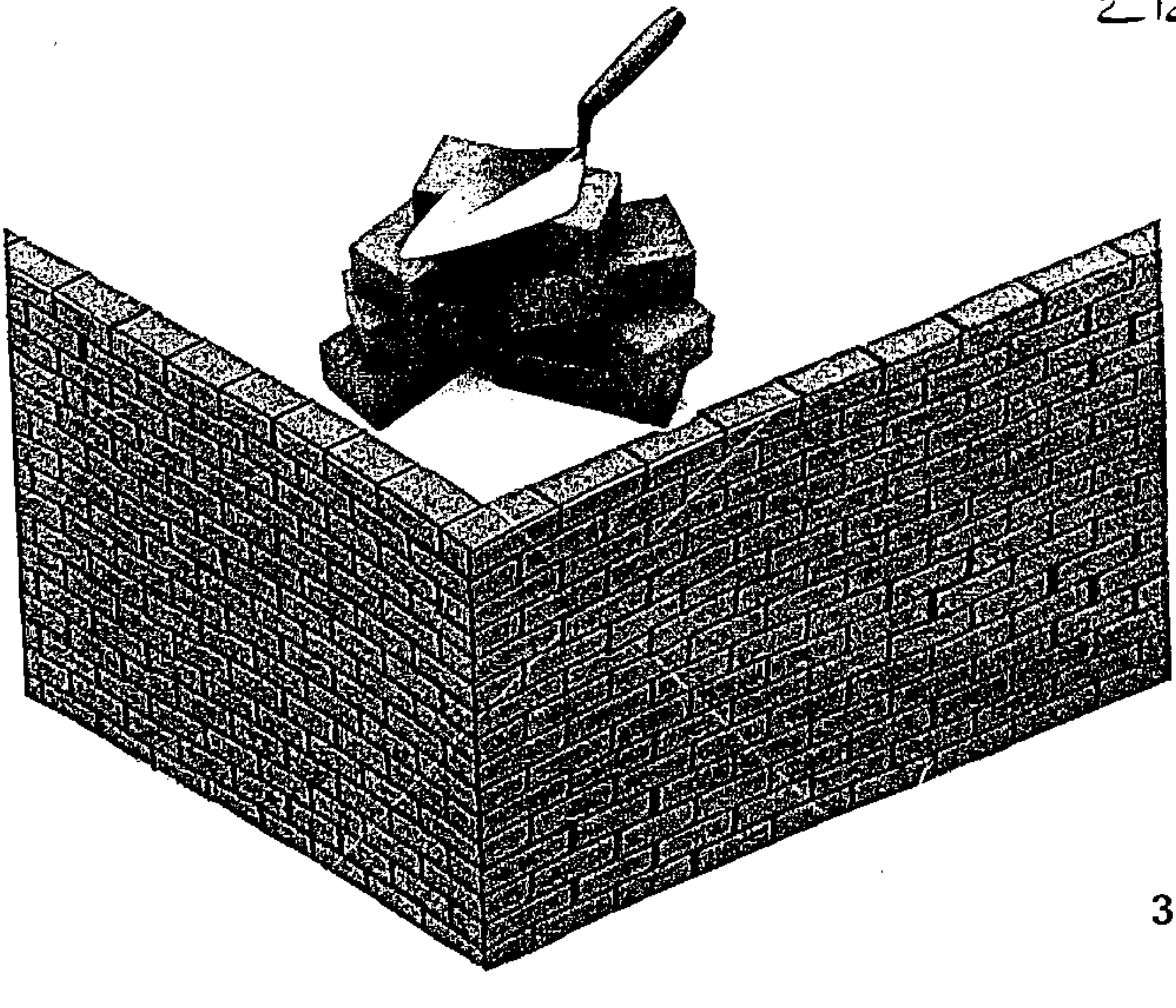

Marfat.com

کسی زمانہ میں ایک قافلہ اس پہاڑ پر آ کر اترا اور اتفاقاً اپنا سامان بھول کر چلا گیا، ہوائیں تو چلتی رہی ہیں تو ہواؤں نے رفتہ رفتہ یہ سامان اس محل میں لا ڈالا، اور سامان تدریجی طور پر اپنے ارادہ اور طبعی تقاضے سے مرتب ہو گیا، اور ہر جگہ اس طرح سے سلیقہ سے رکھا ہوا نظر آ رہا ہے۔

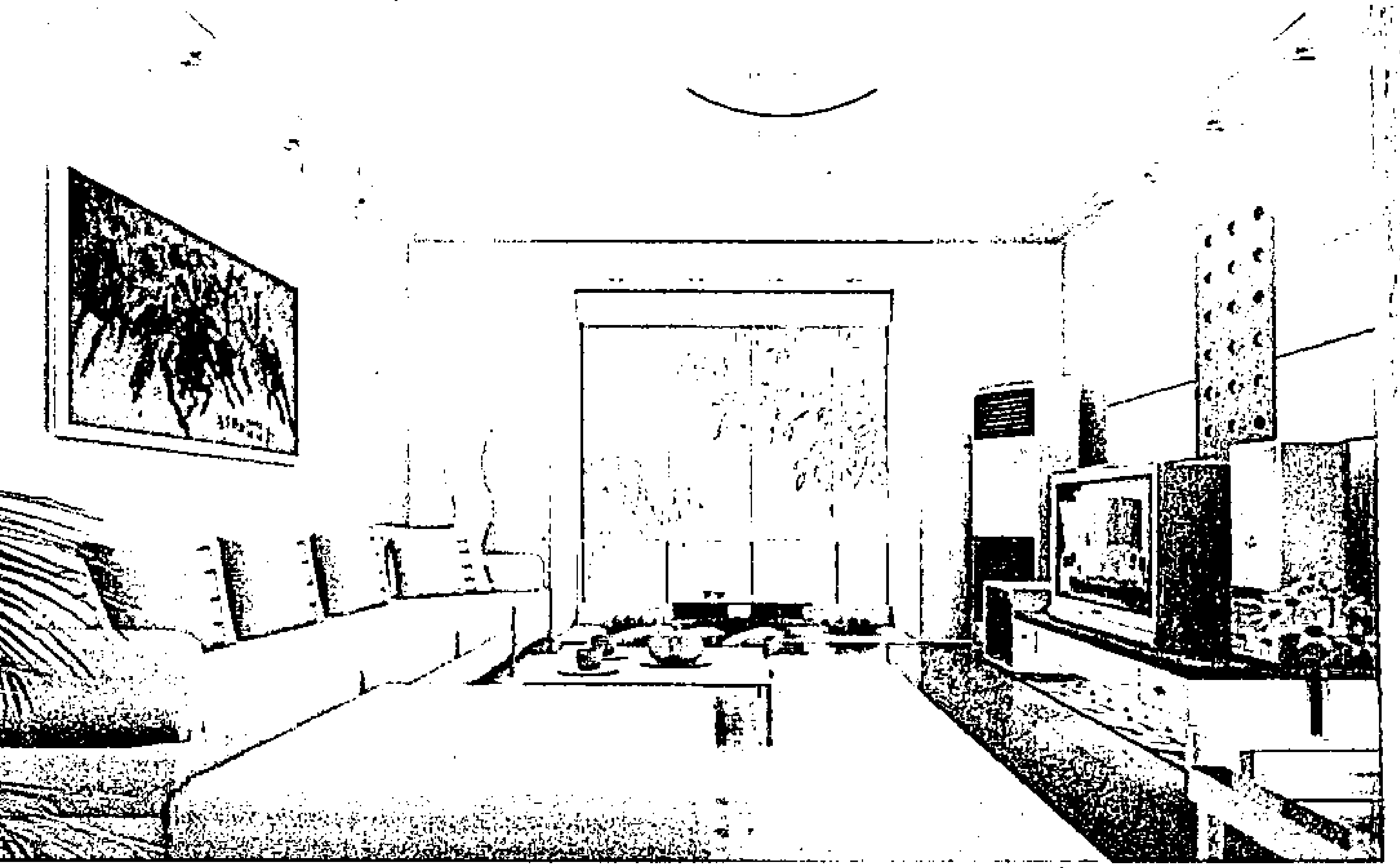

ذرا غور فرمایئے! بخت و اتفاق اور مادّہ طبیعت کے تقاضوں پر ایمان لانے والوں کی عقل کا اندازہ لگایئے، کہ ان کی کہانی عقل و دانش سے کس قدر بعید ہے، بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ عقل والا انسان بھی مادّہ اور خاک کی حرکتوں کے قائل فلسفی کے اس فلسفے کو سن کر ہنسے گا، اور سمجھ جائے گا کہ ایسے شخص کا اصل ٹھکانہ تو پاگل خانہ ہے اور جس چیز کو یہ شخص فلسفیانہ تحقیقات سمجھ رہا ہے وہ بے ہودہ بکواس اور خرافات ہیں، ظاہر ہے کہ ایسے عقل کے دشمن میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ دلائل اور حقائق کو سن سکے یا اُن کو سمجھ سکے، ان چیزوں کو سمجھنا اور پہچاننا عقل والوں کا کام ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ

ترجمہ: ''بے شک ان تمام چیزوں میں یقیناً عبرت و نصیحت ہے، ہر ایسے شخص کے واسطے جس کے لیے قلب (شعور و فہم) یا ان کی طرف کان لگائے حاضر الحواس ہو کر''

Marfat.com

باب نمبر: 7

اگر دو خدا ہوتے تو نظام کائنات تباہ ہو جاتا

1 ......انسانی عقل خود اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے، اگر دو خدا ہوتے تو زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ جاتے اور سارا نظام عالم برباد ہو جاتا، اور کوئی چیز باقی نہ رہ سکتی، اس اجمال کی مثال یوں سمجھ لو۔

1 ......اگر دو خدا ہوں تو ایک خدا کسی شخص کو زندہ رکھنا اور دوسرا اس کو اسی وقت مارنا چاہے، تو ایک ہی وقت میں اس شخص کا مرنا اور جینا لازم آئے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا یا تو وہ مر ہی جائے گا یا زندہ ہی رہے گا، دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی تو ایک خدا کا حکم لازم آئے گا، دوسرے خدا کا حکم مغلوب ہوگا، جو غالب رہے گا وہی خدا ہوگا، اور جو مغلوب رہے گا وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

2 ......ایک خدا ایک شخص کو تندرست رکھنا چاہے دوسرا اسے بیمار کرنا چاہے، اور یہ محال ہے یعنی ہو نہیں سکتا کہ ایک ہی وقت میں وہ اچھا بھی رہے اور بیمار بھی، یا تو اچھا ہی رہے گا یا بیمار ہی، ان دونوں میں ایک ضرور ہوگا، تو ان دونوں خداؤں میں سے ایک کا حکم غالب دوسرے کا مغلوب ہوگا۔ غالب خدا ہے مغلوب خدا نہیں ہو سکتا ایک ہی غالب خدا رہا۔

3 ......ایک پھل کو ایک خدا میٹھا بنائے دوسرا کڑوا کرے گا، یا تو وہ میٹھا ہی ہوگا یا کڑوا ہی، دونوں صفات (میٹھے اور کڑوے کی) ایک ہی پھل میں جمع نہیں ہو سکتیں، جس خدا کا حکم غالب آئے گا وہی خدا ہوگا، اور جس کا حکم مغلوب ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

پس جس طرح ہر ایک چیز میں دو متضاد وصف جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک ہی وقت میں دونوں خدا بھی غالب نہیں آسکتے، ہر غالب کے لیے ایک مغلوب کا ہونا ضروری ہے، ضرور ایک غالب اور دوسرا مغلوب ہوگا، غالب خدا ہے اور مغلوب خدا نہیں ہے، اور نہ ایک ہی وقت میں دونوں مغلوب ہو سکتے ہیں کیوں کہ مغلوب کے لئے غالب ہونا لازم ہے، پھر غالب خدا ہے مغلوب خدا نہیں ہے اور نہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک کام اور ایک ارادہ میں ایک خدا غالب ایک مغلوب دوسرے کام اور دوسرے ارادوں میں ایک خدا غالب دوسرا مغلوب، کیوں کہ جو ایک دفعہ مغلوب ہو چکا ہے وہ کبھی بھی خدا نہیں ہو سکتا، ورنہ لازم آئے گا کہ یہ خدا جو آج غالب آتا ہے وہ کل مغلوب تھا، کل ناقص تھا آج کامل ہوا، پرسوں پھر ناقص ہو جائیگا، یہ سب خرافات خدا کی شان سے بعید ہیں۔

اور نہ دونوں متفق اور مل جل کر کام کرنیوالے ہوں گے کیوں کہ ہر ایک کام میں ایک دوسرے کے محتاج ہوں گے یا نہیں، اگر محتاج ہوں گے تو محتاج خدا نہیں ہو سکتا، اور اگر ایک دوسرے کے محتاج نہیں اور ہر ایک خدا (مثلاً) مستقل طور سے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو ایک خدا ضرورت وحاجت سے زائد فضول اور بے کار ہے اور جو حاجت سے زائد و بیکار ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا، بہر حال ہر صورت میں تمہیں ایک خدا ماننا پڑے گا۔

کائنات کے لیے دو خداؤں کا ہونا اس کی تباہی کا سبب ہے

(2) ...... جہان کا بنانے والا ایک ہے، اگر دو ہوتے تو یہ جہان، یہ زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے، کیوں کہ ایک عورت کے لیے ایک وقت میں دو خاوندوں کا ہونا عورت کی بربادی کا سامان، ایک تخت کے لیے دو بادشاہوں کا ہونا ملک اور تخت کی تباہی کا سامان، ایک فلاسفر کا قول ہے جہاں کے لیے دو خداؤں کا ہونا جہان کی خرابی کا سامان۔

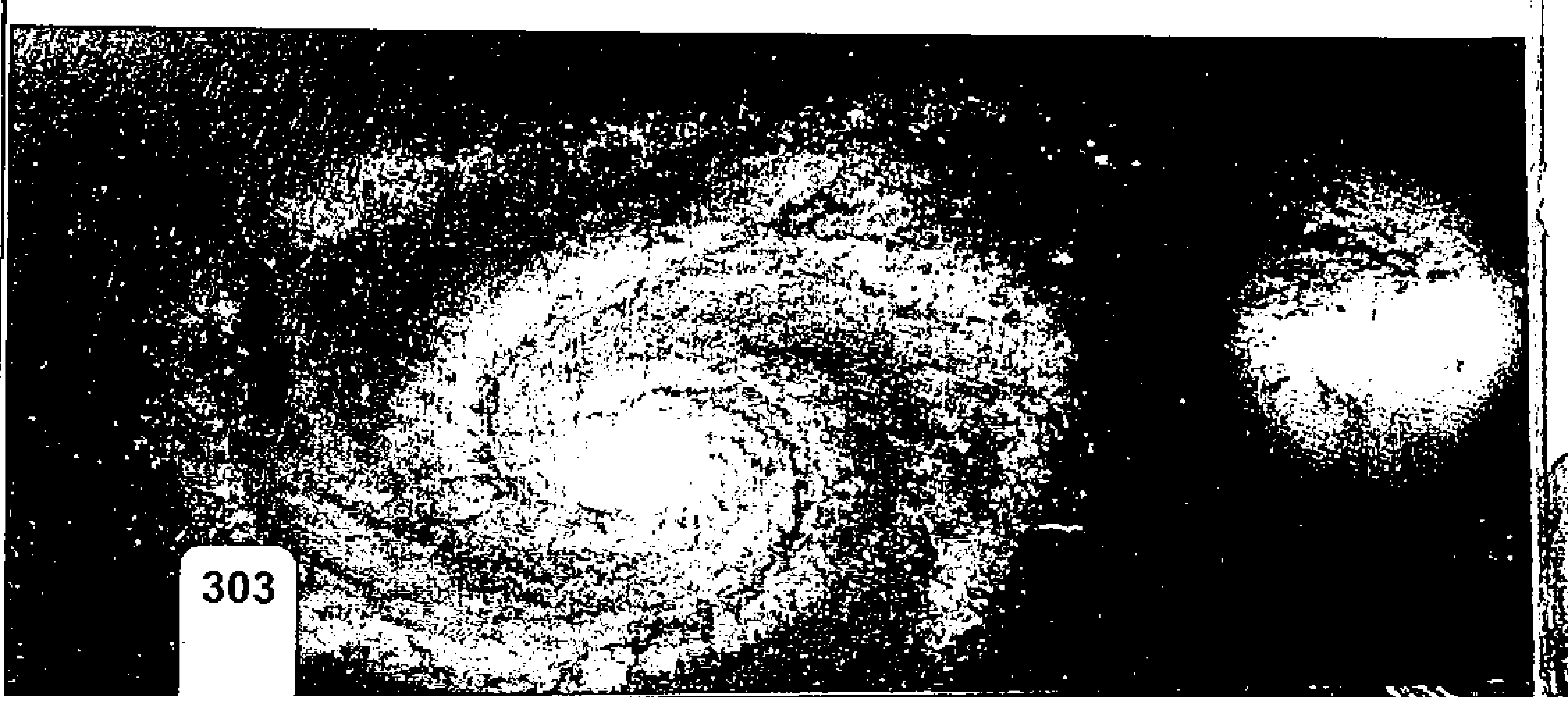

Marfat.com

ایک سے زیادہ خداؤں کا وجود ناممکن ہے!

3 ......اس کائنات میں ایک سے زیادہ خدا ہونے کا تصور کسی طرح بھی معقول نہیں ہے، کیوں کہ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو وہ سبھی یا تو قوت واقتدار میں برابر ہوتے یا کچھ چھوٹے اور کچھ بڑے ہوتے، اگر تو سبھی برابر قوت کے مالک ہوتے تو پھر ایک دوسرے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا اور یوں سبھی اس پہلو سے عاجز ہوتے اور جو خود عاجز ہو وہ بھلا خدا کیوں کر تسلیم کیا جاسکتا ہے، اور اگر کچھ خدا چھوٹے اور کچھ بڑے ہوتے تو یقیناً ہر چھوٹا اپنے بڑے کے مقابلے میں کمتر، مغلوب اور کمزور ہوتا ہے اور یوں سب سے بڑے ایک خدا کے علاوہ باقی تمام میں کمزوری، کمتری، اور چھوٹائی کے عیوب پائے جاتے اور جس میں عیب ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا۔

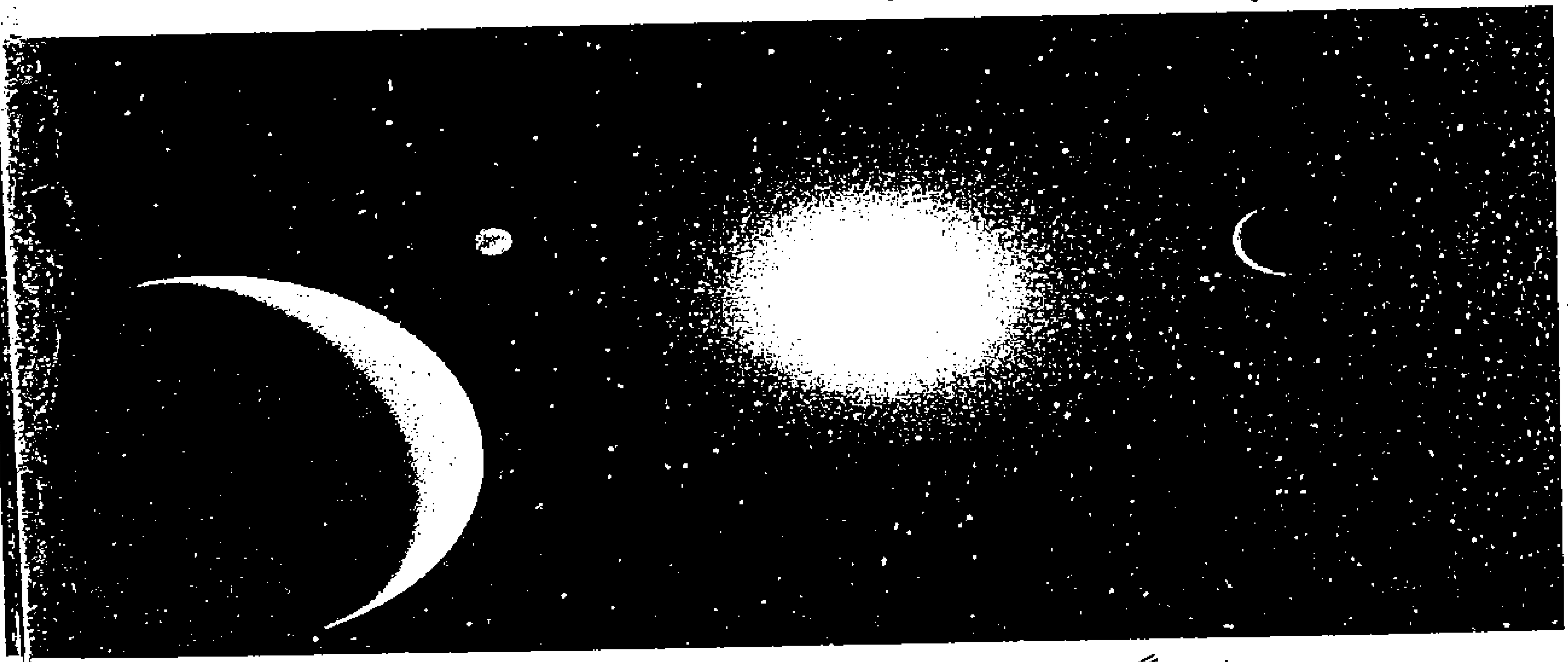

اسی طرح اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو یہ سوال پیدا ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کے اختیارات میں مداخلت کر سکتے ہیں یا نہیں، اگر تو ایک دوسرے کے نظام میں مداخلت کرسکتا ہے تو دوسرا اسے روک نہیں سکتا، تو پھر دوسرا عاجز ہے اور پہلا خود مختار، اور خدا صرف اسے ہی مانا جاسکتا ہے جو عاجز نہیں، بلکہ خود مختار ہو۔

اور اگر ایک مداخلت کرے اور دوسرا بھی مقابلہ کرے تو اس کے نتیجے میں کائنات کا نظام نہیں چل سکتا (جیسا کہ پیچھے ہم نے بیان کیا ہے) اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ سارے باہمی تعاون سے چل رہے ہیں تو اس کا معنی ہے وہ سبھی ایک دوسرے کے تعاون کے محتاج ہیں اور جو محتاج ہو وہ ''الٰہ (معبود)'' نہیں ہوسکتا، اور اگر کوئی یہ کہے کہ ہر خدا کی کائنات الگ ہے تو یہ بات بھی غلط ہے اس لیے کہ کائنات تو ایک ہی ہے، اور اگر پرامن طریقے سے چل رہی ہے تو اسے چلانے والا مالک و مختار بھی ایک ہی ہے ایک سے زیادہ نہیں۔

Marfat.com

صفات کمالیہ سے متصف اللہ کی شان ہے

④ ......اگر دو خدا مانے جائیں تو ظاہر ہے کہ الوہیت میں دونوں مساوی اور مشترک ہونگے، اب اس الوہیت کے علاوہ ہر ایک خدا میں کوئی ایسی خاص صفت ہونی چاہیے کہ جس کے ذریعے دونوں میں امتیاز ہو، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلے خدا کو دوسرے خدا سے صفت کمال کے ذریعے سے امتیاز حاصل ہے، یعنی پہلے خدا میں وہ صفت کمال پائی جاتی ہے اور دوسرے خدا میں نہیں پائی جاتی۔

تو ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں دوسرا خدا، خدا نہیں رہ سکتا، کیوں کہ صفت کمال سے خالی ہونا ایک عیب ہے جو کہ الوہیت کے سراسر منافی ہے، اور اگر پہلے خدا کو دوسرے خدا سے صفت نقص کے ذریعے سے امتیاز حاصل ہے یا غیر صفت کمال کے ذریعہ سے امتیاز ہے تو اس صورت میں پہلا خدا خدا نہیں رہ سکتا کیوں کہ صفت نقص کے ساتھ موصوف ہونا یا صفت کمال سے عاری ہونا شان الوہیت کے بالکل منافی ہے۔

ایک خدا تدبیر عالم کے لیے کافی ہے یا نہیں اگر کافی ہے تو دوسرا خدا بالکل ضائع اور بیکار یعنی بالکل فالتو جس کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں اور جس کی کوئی ضرورت نہ ہو وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے، خدا کی شان تو یہ ہونی چاہیے کہ وہ سب سے مستغنی ہو اور تمام عالم اس کا محتاج ہو اور اگر ایک خدا تدبیر کے لیے کافی نہیں تو یہ خدا عاجز ہوگا اور کسی دوسرے خدا کا تدبیر عالم میں محتاج ہوگا اور ظاہر اور محتاج خدا نہیں ہوسکتا۔

اللہ وہ ہے جو تمام اسرار و رموز کو محفوظ رکھتا ہے

⑤ ......اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو یہ بتلایئے کہ ایک خدا اپنے اسرار کو دوسرے خدا سے پوشیدہ رکھ سکتا ہے یا نہیں، اگر رکھ سکتا ہے تو دوسرا خدا بے خبر اور جاہل ہونے کی وجہ سے خدا نہ رہے گا اور اگر یہ خدا اپنے اسرار کو مخفی نہیں رکھ سکتا تو یہ خدا عاجز ہونے کی وجہ سے خدا نہ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ یکتائے زمانہ اور بے مثل ہے

⑥ ......شرکت ایک قسم کا عیب ہے اور یکتائی صفت کمال ہے، چنانچہ جب کسی کی مدح کی جاتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ آپ یکتائے زمانہ ہیں بے مثل اور بے نظیر ہیں، اور جب خدا کے لیے ہر عیب سے پاک ہونا ضروری ہے تو اس عیب شرکت سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

اللہ کو ماننے بغیر چارہ نہیں ہے

7 ...... اگر خداوند عالم کو وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ نہ تسلیم کیا جائے اور اسی کو کل عالم کی تدبیر کے لیے کافی نہ سمجھا جائے تو عقلاً دو چار کی کوئی حد نہیں اس لیے کہ جس دلیل سے آپ دو یا چار صانع اور خدا مانیں گے اسی دلیل سے دوسرا شخص خدا کو زائد عدد میں مان سکتا ہے، بلکہ اگر کوئی شخص ایک انسان کی ہر حرکت اور سکون کے لیے جدا جدا خدا مان لے تو آپ اس کو عقلاً روک نہیں سکتے، خلاصہ یہ نکلا کہ اگر خدا کو ایک نہ مانا جائے تو غیر محدود خدا ماننے کا ایک دروازہ کھل جائے گا۔

اگر دو یا دو سے زائد خدا تسلیم کئے جائیں، ہر خدا کا اپنے وجود خاص پر دلیل قائم کرنے سے عاجز ہونا لازم آتا ہے اس لیے کہ حدوث عالم مطلق وجود صانع پر دلالت کرتا ہے، تعدد صانع پر کسی قسم کی دلالت نہیں کرتا اگر بالفرض تعدد صانع پر دلالت کرے بھی تو وہ کسی خاص خدا پر دلالت نہیں کرتا جو دلیل ایک خدا پر پیش کر سکتا ہے وہی دلیل بعینہ دوسرے خدا کے وجود پر قائم ہو سکتی ہے، لہٰذا تعدد صانع کی تقدیر پر ہر خدا پر اپنی ذات پر ایسی دلیل قائم کرنے سے جو فقط اسی کی ذات پر دلالت کرے اور دوسرے پر ہرگز دلالت نہ کرے عاجز ہونا لازم آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر طرح کے احتیاج سے پاک ہے

8 ...... اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو اس صورت میں یا تو ہر ایک دوسرے کا محتاج ہوگا یا فقط ایک محتاج دوسرا مستغنی یا یہ کہ ہر ایک دوسرے مستغنی اور بے نیاز ہوگا۔ پہلی صورت میں کوئی خدا نہ رہے گا، اس لیے کہ احتیاج اور نیاز مندی سراسر خدائی کے منافی ہے، اور دوسری صورت میں جو محتاج ہوگا وہ خدا نہ رہے گا، خدا وہی رہے گا جو سب سے مستغنی اور بے نیاز ہو اور وہ ایک ہی ہے۔

تیسری صورت میں کوئی خدا نہ رہے گا اس لیے کہ خدا کی شان یہ ہونی چاہیے کہ کوئی اس سے بے نیاز نہ ہو سب اسی کے محتاج اور دست نگر ہوں اس لیے کہ استغنا اور بے نیازی غیر ضروری شے سے ہوا کرتی ہے، پس اگر معاذ اللہ خدا سے بھی استغفار اور بے نیازی ممکن ہو تو معاذ اللہ خدا کا غیر ضروری ہونا لازم آتا ہے جو کہ ایک کھلا عیب ہے اور خدا کی ذات سب عیبوں سے پاک ہے اس لیے خدا کا وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

نظام کائنات کی حسن ترتیب اللہ کی شہنشاہی کا کھلا ثبوت ہے

(9) ......اس کائنات کا نظام یہ بتاتا ہے کہ اس کا خالق و مالک صرف ایک ہے کیوں کہ اس نظام میں ایک عجیب سا تسلسل اور مساوات ہے، سورج اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے، سردی اور گرمی، بہار اور خزاں کا ایک متعین موسم ہے دن اور رات ایک دوسرے کے تعاقب میں رواں دواں ہیں، شیر گوشت کھانے اور بکری گھاس چرنے کا نظام آج تک تبدیل نہیں ہوا، غرضیکہ جن، انسان، حیوان، آگ اور پانی اشجار اور احجار، چرند، پرند، روشنی تاریکی جسے دیکھو سب کے سب مخصوص نظام کے تحت ہیں اور سب ایک ہی بالاتر ہستی کے اشارے پر چل رہے ہیں اسی لیے فرمایا:

وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ترجمہ: ”اور اس معبود حقیقی کے ساتھ کوئی اور معبود نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق کو الگ لے جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا“

Marfat.com

10 ......اگر کئی خدا ہوتے تو زمین و آسمان میں فساد برپا ہو جاتا، کائنات انتشار کا شکار ہو جاتی، آیئے میں آپ کو کئی خداؤں کی ایک فرضی مجلس کا نقشہ دکھاؤں کئی خدا اپنے اپنے تخت خدائی پر جلوہ افروز ہیں ہر خدا قدرت اور طاقت والا ہے اس لیے کہ خدا عاجز نہیں ہوسکتا، ہر خدا اپنی بات منوانے کا اختیار رکھتا ہے اس لیے کہ جو اپنی بات نہ منوا سکے وہ خدا کیا ہوا ہر خدا غالب رہنے والا ہے، اس لیے کہ خدا مغلوب ہو ہی نہیں سکتا۔

1 ....ایک خدا کہتا ہے کہ ''سلیم شاہ'' کو اولاد دے دی جائے۔

2 ....دوسرا کہتا ہے نہیں ہرگز نہیں وہ اولاد کے قابل ہی نہیں رہا۔

3 ....تیسرا خدا کہتا ہے کہ اس کے جرائم سے چشم پوشی کی جائے اور اسے لڑکا دے دیا جائے۔

4 ....چوتھا خدا کہتا ہے نہیں لڑکا تو اسے نہ دیا جائے ہاں لڑکی دے دی جائے۔

5 ....پانچواں خدا کہتا ہے تراپی جیسا بدبخت انسان اولاد کے لائق نہیں، لیکن میں اسے سزا کے طور پر ''ہیجڑا'' دینے کا فیصلہ صادر کرتا ہوں جس کی فوراً تعمیل کی جائے۔

آپ ہی بتایئے کہ ان پانچوں میں سے کس کی بات نافذ ہوگی، سب کی بات پر عمل ہو نہیں سکتا اگر کسی کی بات پر بھی عمل نہ ہوا تو سب عاجز ہوئے اور اگر ایک کی بات پر عمل ہو گیا تو باقی چار عاجز اور مغلوب ہوئے اور عاجز اور مغلوب خدا نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

اسی طرح رات کو طویل یا مختصر کرنے میں سردی اور گرمی بڑھانے یا گھٹانے میں کسی کو اقتدار پر فائز کرنے یا محروم کرنے میں بارش برسانے یا نہ برسانے میں دنیا والوں پر وبائیں نازل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ان متعدد خداؤں کا آپس میں تنازعہ ہو سکتا ہے اور آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ اگر خداؤں کا ٹکراؤ ہو جائے تو پھر کائنات کا کیا بنے گا اسی لیے تو رب کریم نے فرمایا:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

''اگر زمین و آسمان میں ایک خدائے برحق کے سوا چند اور بھی ہوتے تو زمین و آسمان برباد ہو جاتے''

ظاہر ہے جب دو افراد آپس میں جھگڑتے ہیں تو صرف ان کے اپنے ہاتھ پاؤں زخمی ہوتے ہیں لیکن جب دو خاندان ٹکراتے ہیں تو پورے خاندان پر تباہی آتی ہے، جب دو بادشاہ ٹکراتے ہیں تو مملکتیں برباد ہوتی ہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے سانڈوں کی لڑائی میں مینڈکوں کا نقصان ہوتا ہے، ہمارے سامنے صدام حسین اور شیطان اکبر بش کے درمیان معرکہ برپا ہوا تو عراق، کویت، اور سعودیہ عرب سمیت پورے خطے کا نقصان ہوا، تو جب کائنات کے کئی حکمران ''ھل من مبارز'' کہہ کر میدان میں اتریں گے تو کائنات تباہ ہو گی۔

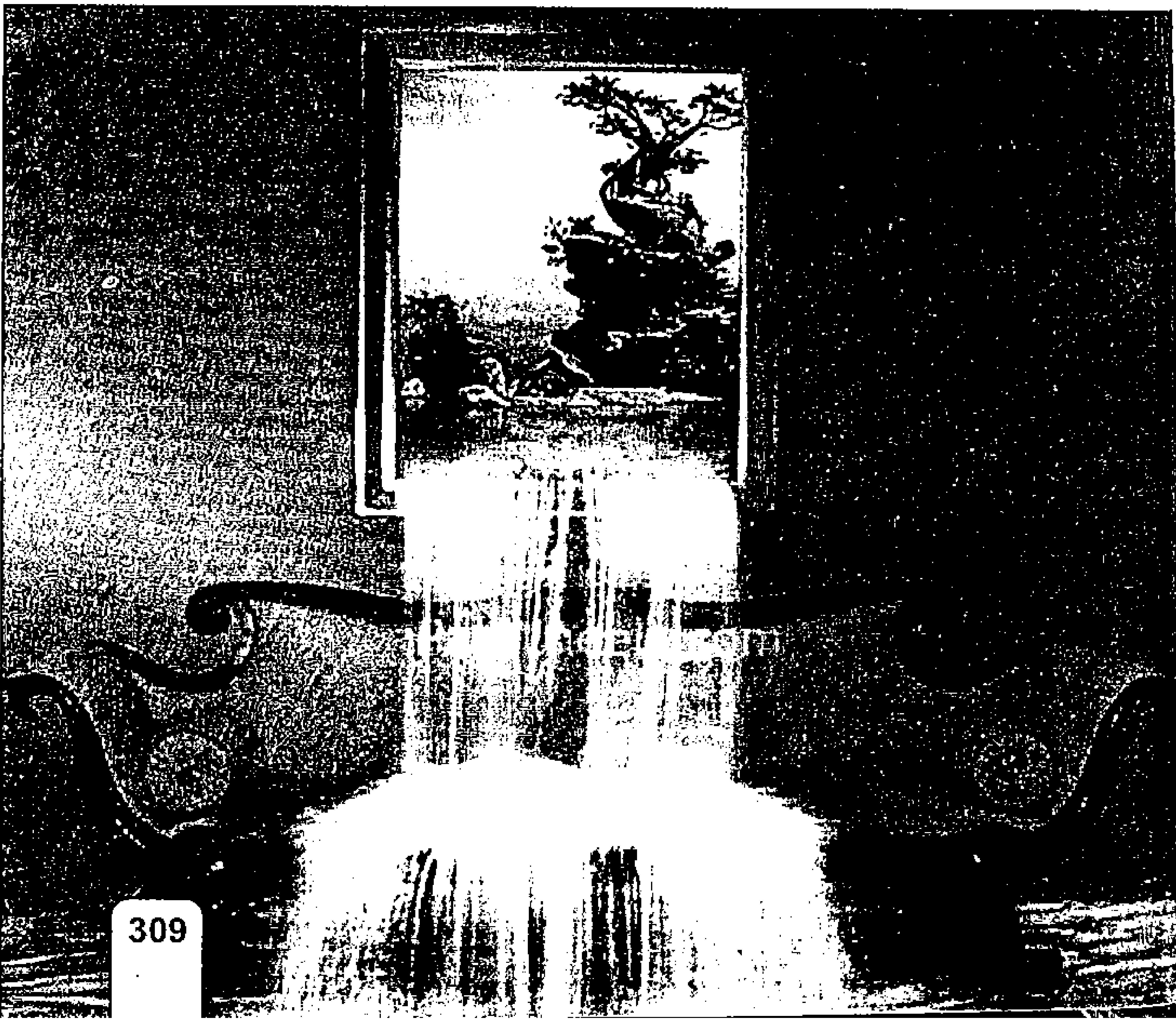

Marfat.com

اللہ کو ایک نہ ماننے کا انجام

11 ......ایک خدا کو ماننے میں بڑی خوبی ہے تو اگر کوئی ایک خدا کو نہ مانے بلکہ دو یا اس سے زیادہ بہت سے خداؤں یا دیوتاؤں کو مانے تو کیا برائی ہے؟

''شرک'' کے معنی ہیں حصّہ اور ساجھا، مشرک حصّہ دینے والا بہت سے خداؤں یا دیوتاؤں کے ماننے والوں اور حقیقی اور سچے خدا کے ساتھ دوسرے چھوٹے خداؤں یا دیوتاؤں کی عبادت کرنے والوں کو مشرک کہتے ہیں، جیسا کہ تم اسلامی تعلیم کے دوسرے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔

اللہ کے ساتھ دوسرے کو حصہ دینا ظلم ہے اس لیے مشرکین کے لیے بڑی بڑی سزائیں ہیں مرنے کے بعد ہی قبر میں عذاب کے فرشتے ان کو گرزوں سے ماریں گے، جن سے ان کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔

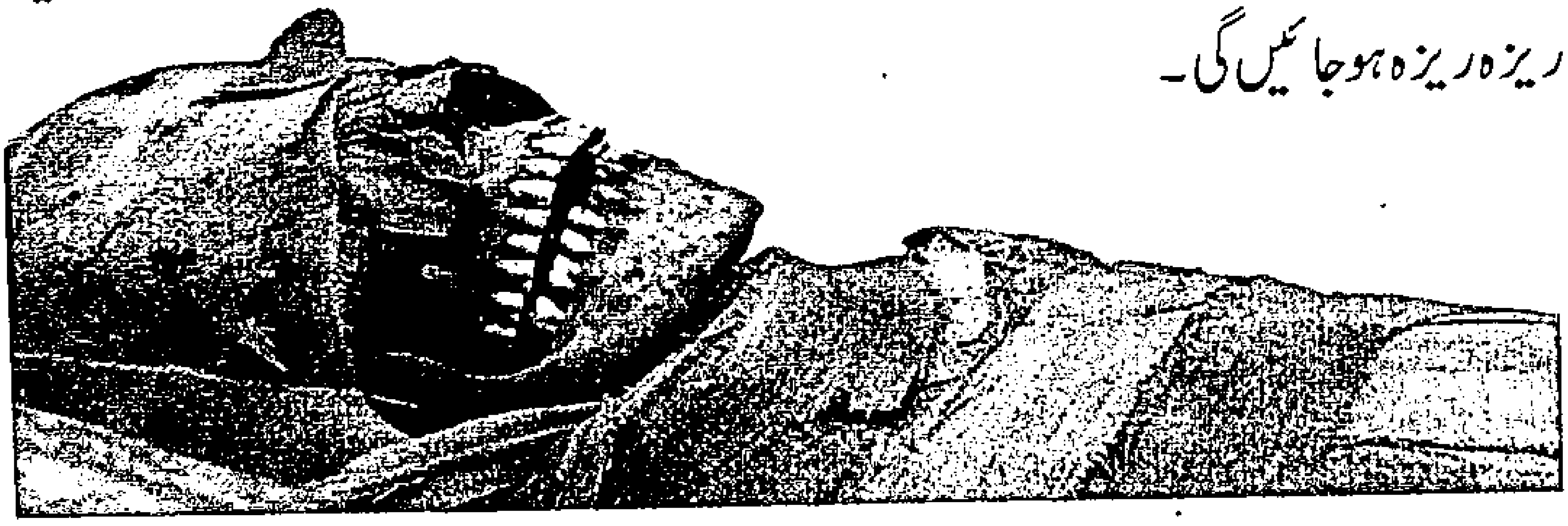

اور ایسے زہریلے سانپ بچھو ان کو کاٹیں اور ڈنگ ماریں گے کہ وہ اگر ایک مرتبہ زمین پر پھونک ماریں تو ان کے زہر کی وجہ سے قیامت تک زمین پر کوئی سبزہ نہ اُگے، اور خود قبر بھی ایسی دبوچے گی کہ تمام پسلیاں ٹوٹ کر ادھر اُدھر نکل جائیں گی، اور جہنم کی طرف کھڑکی کھول دی جائے گی، جس سے گرم لو آئے گی، اور قیامت قائم ہونے پر دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلیں گے۔

سانپ بچھو کاٹیں گے، اور پیپ، لہو اور اتنا گرم کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا کہ لبوں تک پہنچتے ہی اوپر کا ہونٹ اس قدر سوکھ اور سکڑ جائے گا کہ ناک اور آنکھیں ڈھک جائیں گی، اور نیچے کا ہونٹ سوج کر سینے اور ناف تک پہنچ جائے گا، زبان جل جائے گی، حلق سے اُترتے ہی پھیپھڑے، معدے اور آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دے گا۔

اور کھانے کو زقوم دیا جائے گا، جو گلے میں پھنس جائے گا، اس طرح دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتے رہیں گے، ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تو ایک خدا کو نہیں مانتا تھا اس لیے یہ سزا مل رہی ہے اگر ایک خدا کو مانتا تو یہ سزا نہ ملتی۔

Marfat.com

اندھیرے میں انسان کو بنانے والی ذات

(12) ......اللہ کی قدرت کا ایک اور انمول نمونہ دیکھیے کہ ہر مصور تصویر بنانے میں دیوار یا پردہ، لکڑی ، کینوس، رنگ وروغن، برش یا قلم اور روشنی اور کیمرے کا محتاج ہے، کوئی مصور اندھیرے میں تصویر نہیں بنا سکتا، یا پانی پر صورت گری اور نقش ونگار نہیں بنا سکتا۔

مگر مصور حقیقی نے تین اندھیروں میں انسان کی صورت بنائی ہے، اور کمال ہے کہ پانی پر بنائی ہے کہ وہاں دیوار ہے نہ پردہ، نہ لکڑی نہ کینوس، نہ رنگ وروغن، نہ برش نہ قلم نہ روشنی نہ آج کل کے جدید کیمرے۔ اسی بات کو "سورۃ التغابن" کی آیت نمبر ۳ میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ:

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

ترجمہ: "اس نے تمہاری صورت بنائی پھر تمہاری صورتوں کو بہتر بنایا، صورت گری درحقیقت خالق کائنات کی مخصوص صفت ہے"۔

اس لیے اسماءِ الٰہیہ میں المصور جل جلالہٗ آیا ہے، غور کرو کہ کائنات میں کتنی اجناس مختلفہ ہیں اور ہر جنس میں کتنی انواعِ مختلفہ، ہر نوع میں اصنافِ مختلفہ، اور ہر صنف میں لاکھوں کروڑوں افرادِ مختلفہ پائے جاتے ہیں ایک کی صورت دوسرے سے نہیں ملتی، ایک نوعِ انسانی میں ملکوں اور خطوں کے اختلاف سے نسلوں اور قوموں کے اختلاف سے شکل وصورت میں کھیے ہوئے امتیازات پھر ان میں ہر فرد کی شکل وصورت کا دوسرے سب سے ممتاز ہونا ایک ایسی حیرت انگیز صنعت وصورت گری ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

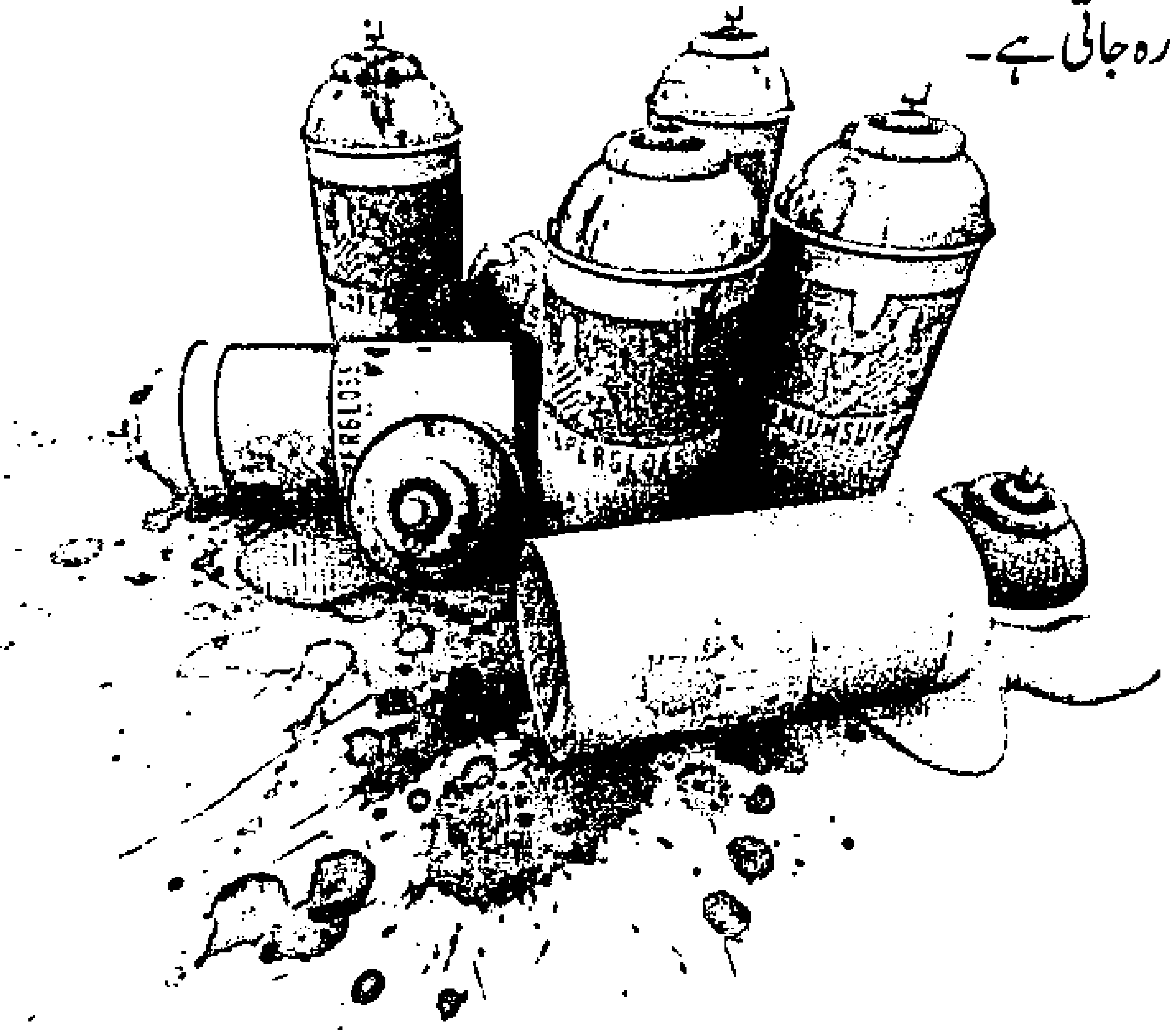

Marfat.com

جانوروں کے کان کی صفائی کا قدرتی انتظام

آیت مذکورہ میں ایک نعمت ''صورت گری'' ہے اس کا ذکر فرمایا اس کے بعد فرمایا ''فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ''، یعنی شکل انسانی کو ہم نے تمام کائنات ومخلوقات کی صورتوں سے زیادہ حسین اور بہتر بنایا ہے، کوئی انسان اپنی جماعت میں کتنا ہی بدصورت بدشکل سمجھا جاتا ہو مگر باقی تمام حیوانات وغیرہ کے اشکال کے اعتبار سے وہ بھی حسین ہے۔

(1)...... جانور اپنے کان صاف نہیں کر سکتے، لہٰذا اس نے ان کے کانوں پر بے شمار بال اگا دیئے ہیں جو گرد وغبار کو اندر جانے نہیں دیتے، اور کیڑے مکوڑوں کو داخل نہیں ہونے دیتے۔

بطخوں کے کان میں موجود رطوبت اور قدرت الٰہی کا کرشمہ

(2)...... مرغیوں بطخوں اور پرندوں کے کانوں کو بالکل ہی بند کر دیا ہے کہ گرد وغبار وغیرہ سے محفوظ رہیں، کانوں کے اندر ایسی رطوبت رکھ دی ہے کہ کیڑے اس کی تلخی سے اندر گھسنے سے باز رہتے ہیں، اس طرح اس نے سماعت کے عضو کی حفاظت کا پورا پورا سامان پیدا کر دیا ہے، ورنہ انسان اور حیوان بڑے جلدی بہرے ہو جایا کرتے۔

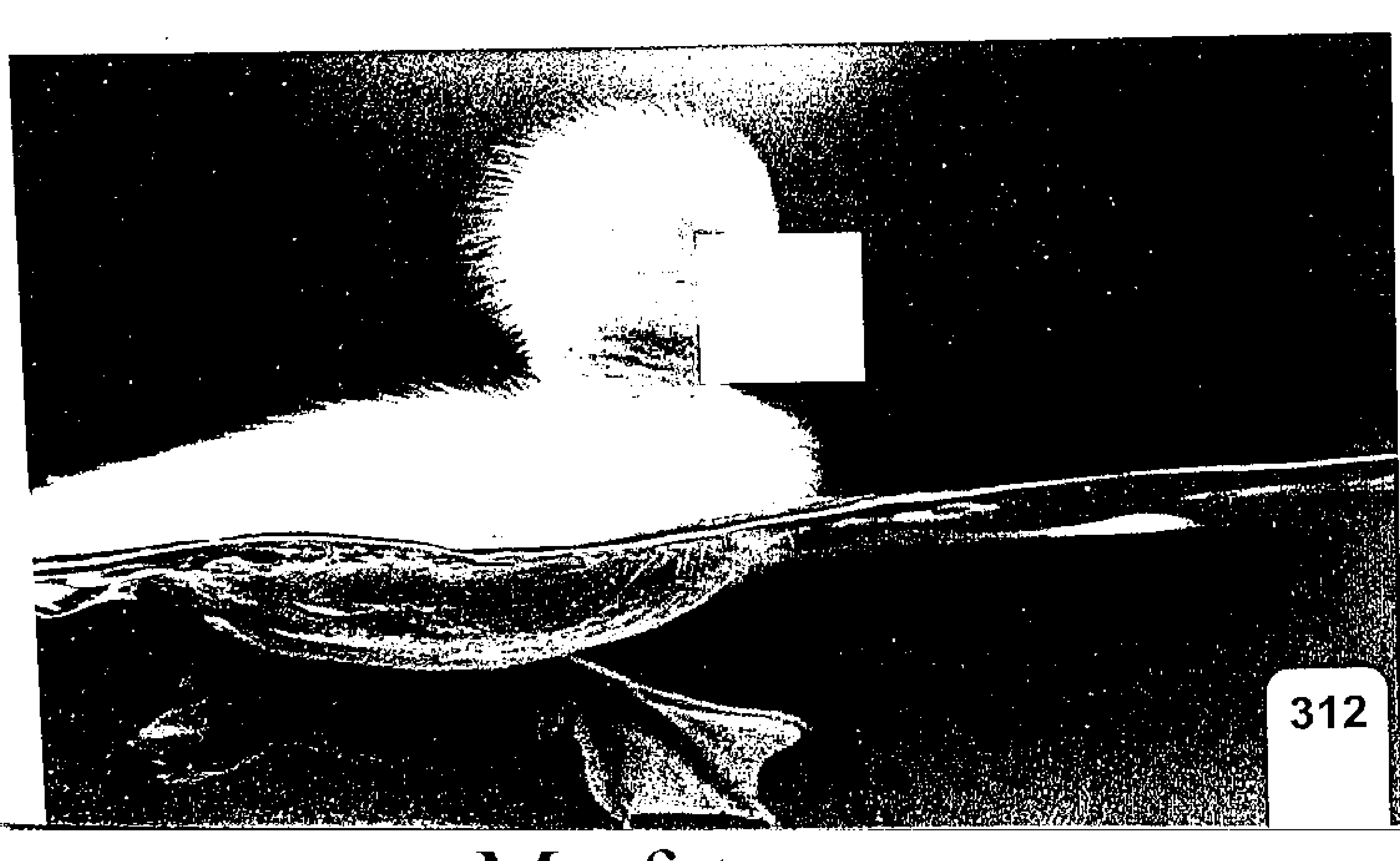

Marfat.com

انسانی جسم میں اللہ کی نشانیاں

③......اس نے سات پردوں سے آنکھوں کے نور کی حفاظت کی ہے، آنکھ جو جسم کا سب سے نازک عضو ہے، اسے ایک گڑھے میں جڑ دیا ہے، اس کے اوپر ایک قوس اور ناک کی ہڈی قائم کر دی ہے، پلکیں اور پپوٹے اتنے حساس بنائے ہیں کہ ذرّہ غیر چیز سامنے آئے اور وہ بند ہوئے، شکار کیے جانے والے جانور کی آنکھیں ذرا اور زیادہ گڑھے میں رکھی ہیں کہ شکار انہیں گزند نہ پہنچا سکے، دماغ میں ایک بجلی گھر بنا دیا جو ہر وقت بیٹری پیدا کرتا رہتا ہے۔

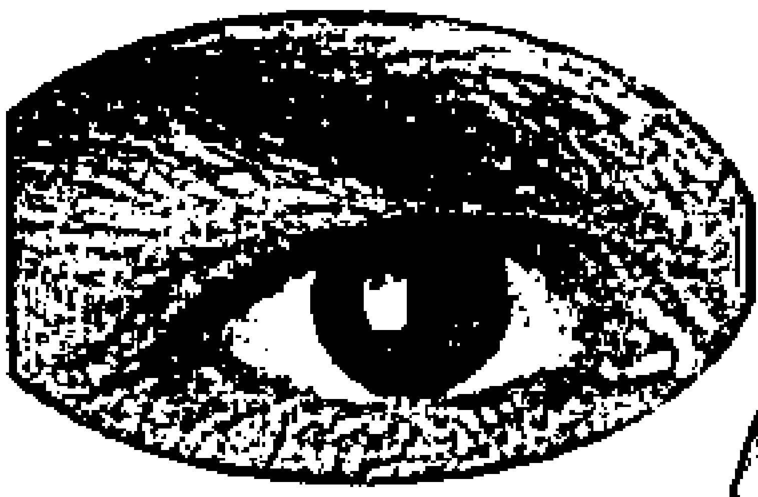

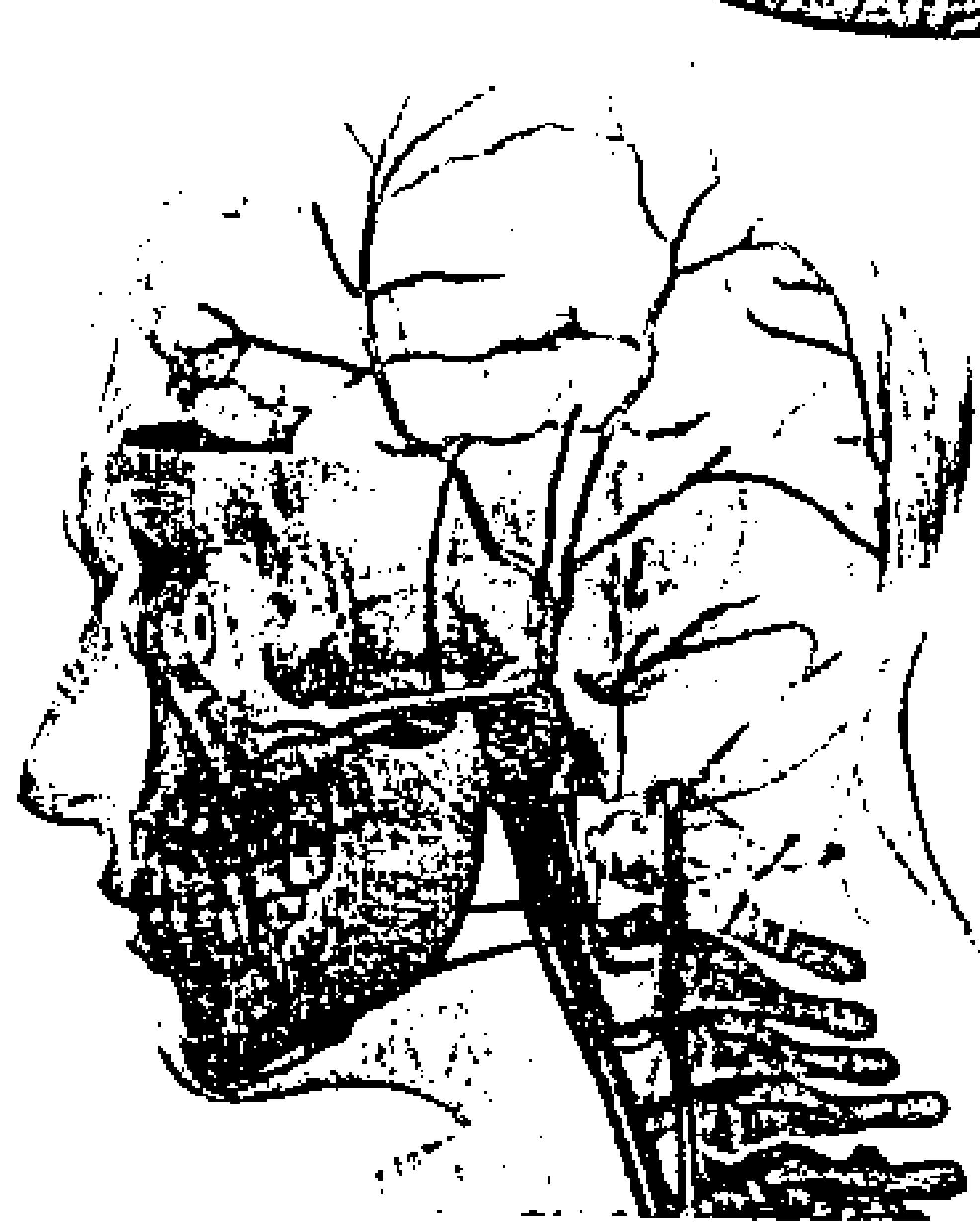

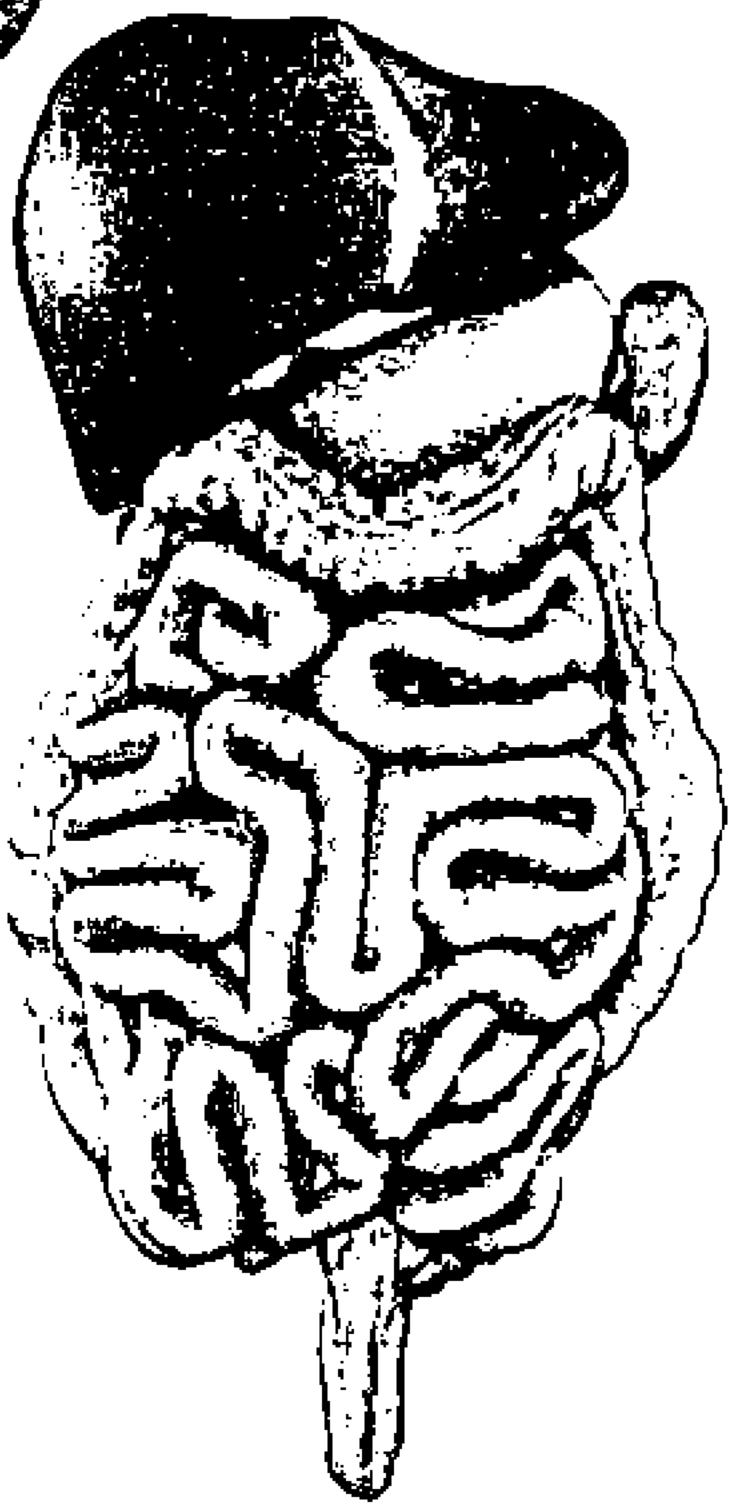

④......ناک کے سوراخ کو کج مج بنایا اور گرد و غبار سے حفاظت کے لیے اس کے اندر بال پیدا کر دیئے، تا کہ ہوا فلٹر ہو کر اندر جائے، اور انسان وحیوان نزلہ وزکام سے محفوظ رہیں پھر ایک ایسی رطوبت پیدا کر دی کہ کیڑے مکوڑے اندر نہ جا سکیں۔

⑤......اس طرح اس محسن المصور جل جلالہ نے قوت شامہ (سونگھنے کی حس کی پوری پوری حفاظت کی ہے)

⑥......حلق میں کھڑکیاں لگا دیں ہیں کہ کھانے پینے کی چیز اپنی رہ لے اور سانس اپنی راہ پر چلے۔

⑦......حلق کے سوراخ کی طرح اس نے معدے کو بھی ٹیڑھا میڑھا بنایا ہے تا کہ غذا اس میں محفوظ رہے اور آسانی سے باہر نہ نکل سکے۔ (شرح اسماء الحسنی للازھری: 429 بحوالہ اسماء الحسنی 173/1)

Marfat.com

بلا نمونہ چیزوں کو ایجاد کرنے والا

13 ...... اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ''البدیع'' یعنی (وہ ذات جو بغیر نمونہ کے چیزوں کو بنانے والی) بھی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ .... ''نئی طرح پر بنانے والا آسمانوں اور زمین کا''

''بدیع'' کے معنی ہیں بغیر مثال یا نمونہ کے اور بغیر کسی سابق مادّہ اور میٹریل کے وجود میں لانے والے ''البدیع جل جلالہ'' وہ ہے جو نہ کسی آلہ کا محتاج ہو، نہ مال مسالہ کا، نہ مقام ومکان کا پابند، نہ زمان ووقت کا مقید ومحتاج، نہ کسی نمونہ کا، نہ استاذ کا، وہ صناع ہے کاری گر نہیں، اصلی اور حقیقی معنی میں خالق اور موجد ہے، بغیر کسی کی اعانت اور شرکت کے وجود میں لانے والا۔ آسمان وزمین سب اسی کی مخلوق ہیں۔

اَلۡبَدِيۡعُ الَّذِيۡ اَظۡهَرَ عَجَائِبَ صُنۡعِهٖ وَغَرَائِبَ حِكۡمَتِهٖ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ''البدیع جل جلالہ'' ہیں کہ وہ اپنی صنعت وحکمت کے عجائب و غرائب کو مخلوق پر آشکارا (ظاہر) فرماتے ہیں (تاکہ مخلوق قدرتِ حق تعالیٰ کو دیکھ کر اس کی عظمت پہچان سکے)''۔

(النہج الاسمیٰ:287/2 البقرۃ:117 تفسیر ماجدی:46/1 شرح اسماء اللہ الحسنیٰ للرازی:35)

Marfat.com

باب نمبر: 8

وجود باری تعالیٰ کے دلائل پر سائنس دانوں کی ریسرچ اور اعترافات

﴿1﴾ ......سائنس دان کہتے ہیں کہ تمام نباتات وحیوانات کی ترکیب آکسیجن، کاربن، ہائیڈروجن اور چند نمکیات سے ہوتی ہے، اجزاء صرف اتنے ہی ہیں لیکن مقداروں میں اختلاف ہے، جس قدر مرکبات تیار ہوتے ہیں، ان کا اندازہ صرف اس امر سے ہوسکتا ہے کہ آج تک نباتاتی مرکبات کی تقریباً چودہ لاکھ اور حیواناتی مرکبات کی تین لاکھ انواع دریافت ہوچکی ہیں۔ اللہ جانے آئندہ کی دریافت کتنے انواع تک پہنچے گی۔

ان چند عناصر سے مختلف صورتوں اور خاصیتوں کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی عظیم حیرت انگیز صناعی اور اس کی حساب دانی کا ایمان افروز ثبوت ہے، دیکھئے سائنس تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظائر بتلا کر آپ کو اس پر مجبور کرتی ہے کہ ایک خالق کے آگے اپنی گردن کو جھکا کر سر بہ سجود ہوجائیں۔ جیسا کہ کوئی شخص گھڑی کو کھولے اور یہ معلوم کرلے کہ گھڑی فلاں فلاں چیزوں سے مل کر بنی ہے تو اس شخص پر واضح ہوجائے گا کہ اس میں اس کا اتنا کمال نہیں ہے کہ اس نے گھڑی کے پرزوں کو معلوم کرلیا، بلکہ کمال تو اس گھڑی ساز کا ہے، جس نے پہلے باریک باریک پرزوں کو معلوم کرلیا، بلکہ کمال تو اس گھڑی ساز کا ہے، جس نے پہلے باریک باریک پرزوں کو بنایا اور پھر خاص ترتیب سے ملا کر ایک بامقصد شے تیار کی۔

اس طرح سائنس قوانین قدرت کی دریافت اور انکشافات کرتی ہے، اور ہمیں بتاتی ہے کہ عالم کائنات کے ایک ایک ذرّہ میں ایک حکیم ذات کی عجیب صناعی کا مشاہدہ ہورہا ہے، جس کی بصارت اور باریک بینی کی کوئی حد نہیں، اگر غور کریں تو یہ سائنس دان انسان پر اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ کو واضح کرتے ہیں جو کسی ذی عقل پر مخفی نہیں ہے۔

Marfat.com

سائنس کی رو سے کائنات میں ایثر نامی ایک ایسا لطیف مادّہ بھی موجود ہے جس نے کائنات کی ہر چیز کو محصور کر رکھا ہے، جو ہر جگہ موجود ہے، ہر جسم میں داخل ہے، ہر حرکت، ہر صدا، ہر آہٹ، اور ہر جنبش اس کے وجود میں تموج پیدا کر دیتی ہے۔

جس سے چشم زدن میں سارا کرہ ایثر آگاہ خبردار ہو جاتا ہے، اس طرح سائنس نے اس صفات خداوندی کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا، جو قرآن کریم آج سے چودہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○

ترجمہ: ''وہی ایک اللہ آسمانوں میں ہے اور زمین میں (بھی) وہ تمہارے پوشیدہ یا مخفی (حال) کو بھی جانتا ہے اور ظاہری (حال) کو بھی اور جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اسے بھی جانتا ہے'' (الانعام)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ؕ (آل عمران)

ترجمہ: ''ارض سما کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں''

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ○ .... ''وہ ہر بات سنتا اور دیکھتا ہے'' (الجادلہ)

فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ .... ''میں (تمہارے بالکل) قریب ہوں''

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ ''ہم تو اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں''

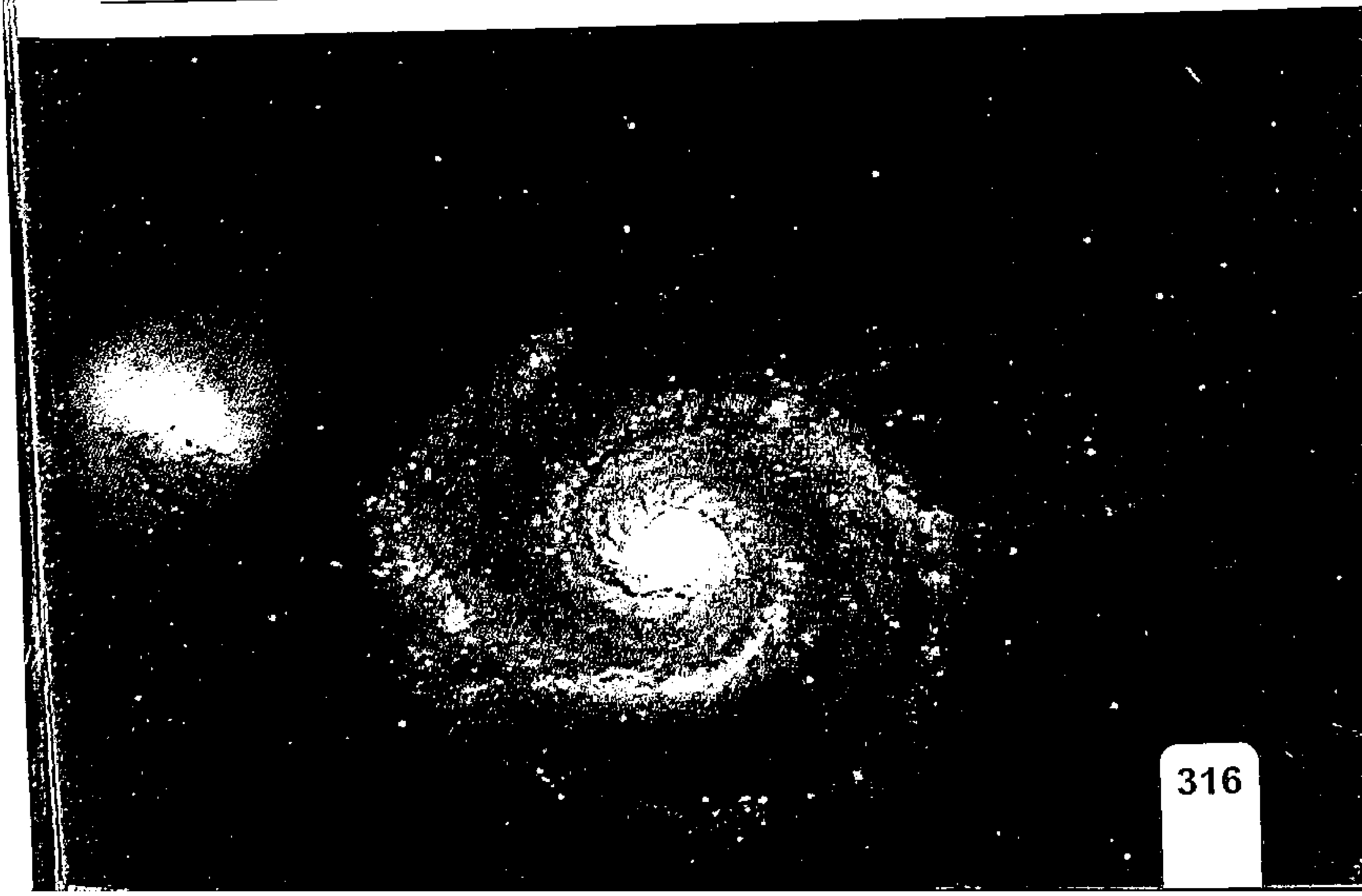

Marfat.com

گویا ایتھر کی طرح خدا بھی ہر جگہ موجود ہے، ہر انسان کے تخیل سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ ہر بات خواہ وہ چھپی ہوئی ہے، یا ظاہر جانتا ہے، اس کے احاطہ علم سے اس کائنات اور اس کی موجودات کا کوئی راز اور دلوں کا کوئی بھید تک مخفی نہیں۔

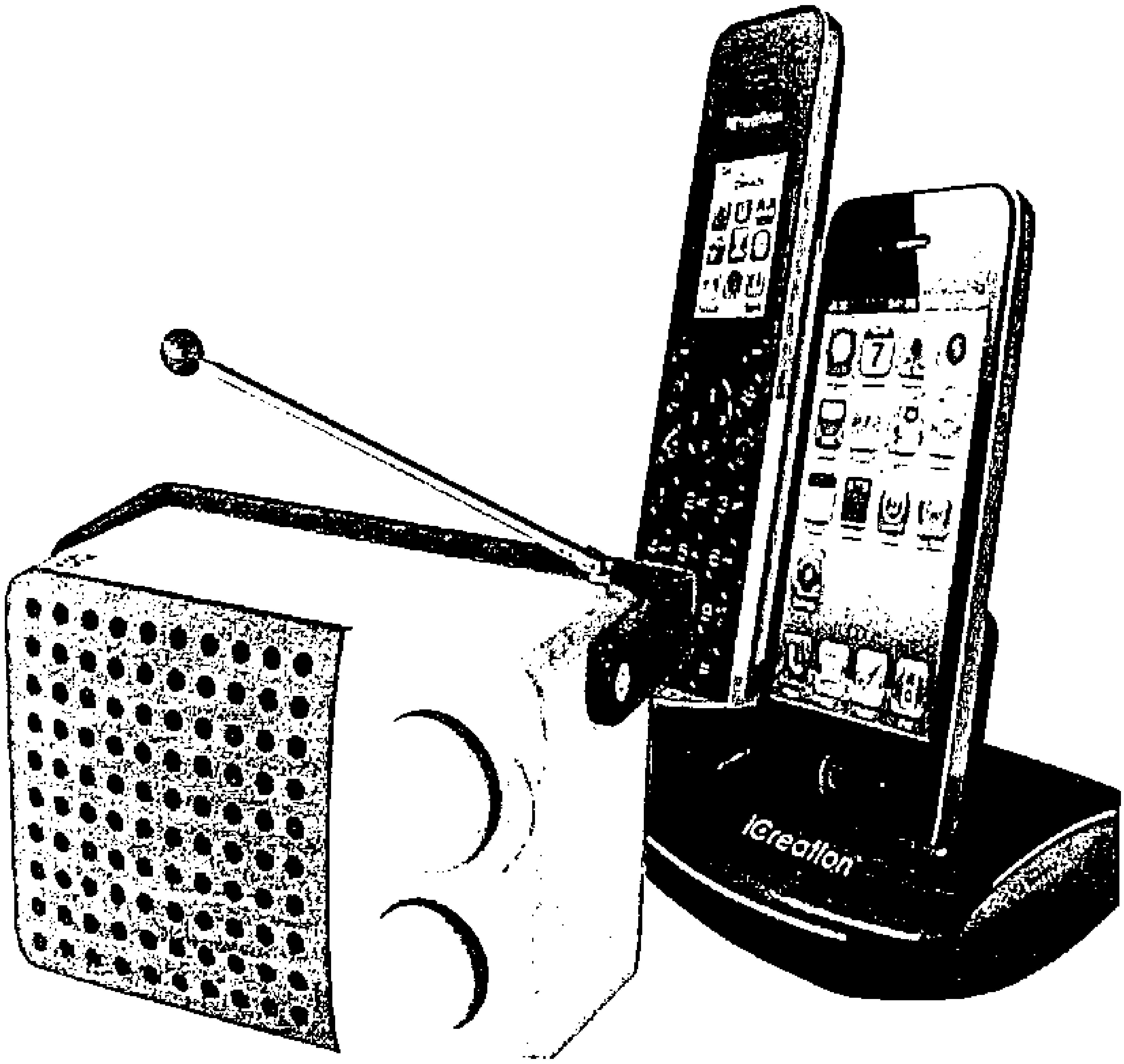

جس طرح آپ ریڈیو کے ذریعہ ہزاروں میل دور کی نشریات بلاتوقف ثانیہ گھر بیٹھے سنتے ہیں، جس طرح ٹیلی ویژن کے ذریعہ دور دراز ممالک کے نشری پروگرام آپ گھر بیٹھے بچشم خود دیکھ لیتے ہیں، جس طرح سیلولر فون کی ٹیکنالوجی سے آج ہر انسان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہے وہ ایک سیکنڈ دور رابطہ پر ہے، سیٹلائیٹ کی ٹیکنالوجی کے حصول کے بعد امریکی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ زمین کے ذرّے ذرّے پر نظر رکھ سکتے ہیں، اور کائنات میں ہونے والی پیش رفت پر امریکی ادارہ

''ناسا'' نظر لگائے بیٹھا ہے اسی طرح خدا بھی ہر وقت ہماری حرکات وسکنات دیکھ لیتا ہے۔

گویا سائنسی ایجادات وانکشافات ذات صفات خداوندی کے متعلق قرآن کے نظریات کی صداقت کا بزبان حال اعتراف کر رہی ہیں، سائنس کا مطالعہ وجود باری تعالیٰ کی حقیقت تک رسائی کرتا ہے، آپ جتنا زیادہ غور وفکر سے کام لیں گے، اتنا ہی سائنس آپ کو خدا کے ماننے پر مجبور کرے گی۔

Marfat.com

محدود ذہن سے خالق کائنات کی معرفت کا حصول ناممکن ہے

2 ...... وائن یو۔آلٹ (ماہر ارضیائی کیمیا) کہتے ہیں کہ دورِ جدید میں سائنس کا دائرہ کار وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے، مگر خدا کی ہستی کا ثبوت خالص سائنٹفک بنیادوں پر فراہم نہیں کیا جا سکتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا مادّہ اور توانائی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ لامحدود ہے، اس لیے محدود ذہن اس کا ادراک نہیں کر سکتا، اسی طرح وہ تجربات و مشاہدات کی محدود دنیا میں بھی نہیں سما سکتا، ایمان باللہ سرا سر ایک داخلی کیفیت ہوتی ہے جو اگرچہ اعتقاد کی صورت میں ظاہر ہے اس کے لیے سائنٹفک وجود فراہم کی جا سکتی ہیں۔

علتِ اولیٰ کی شہادت خالق کائنات کے وجود کو ثابت کرتی ہے، ایمان یا اعتقاد کوئی ایسی اجنبی چیز نہیں جس سے انسان قطعی طور پر نامانوس ہو، اس کا ہر سائنسدان سہارا لیتا ہے، حیاتِ انسانی اتنی مختصر ہے کہ وہ خود ہر تجربہ کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی، عام طور پر انسان چند تجربات کر کے قدرت کے ان مظاہر کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جو بنیادی اہمیت رکھتے ہیں اور باقی معاملات میں وہ اپنے پیشتر سائنسدانوں پر اعتماد کر لیتا ہے۔

سائنسدان وجود باری تعالیٰ کا انکار نہیں کرتے

3 ...... یہ صرف نمونے کے چند اقتباسات ہیں جن سے سائنس کے دائرہ کار پر روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی سائنس دان اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار نہیں کرتا، البتہ بعض سائنس کی رواجی تعلیم پانے والے نام نہاد مفکرین اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف لاعلمی کا اظہار تو کرتے ہیں، لیکن اس کے وجود کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی ان کے پاس اُس کے لیے کوئی گنجائش ہے، کیوں کہ کسی چیز سے انکار علم کی بنیاد پر ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نہ ہونے پر کوئی علمی دلیل نہیں ہے۔

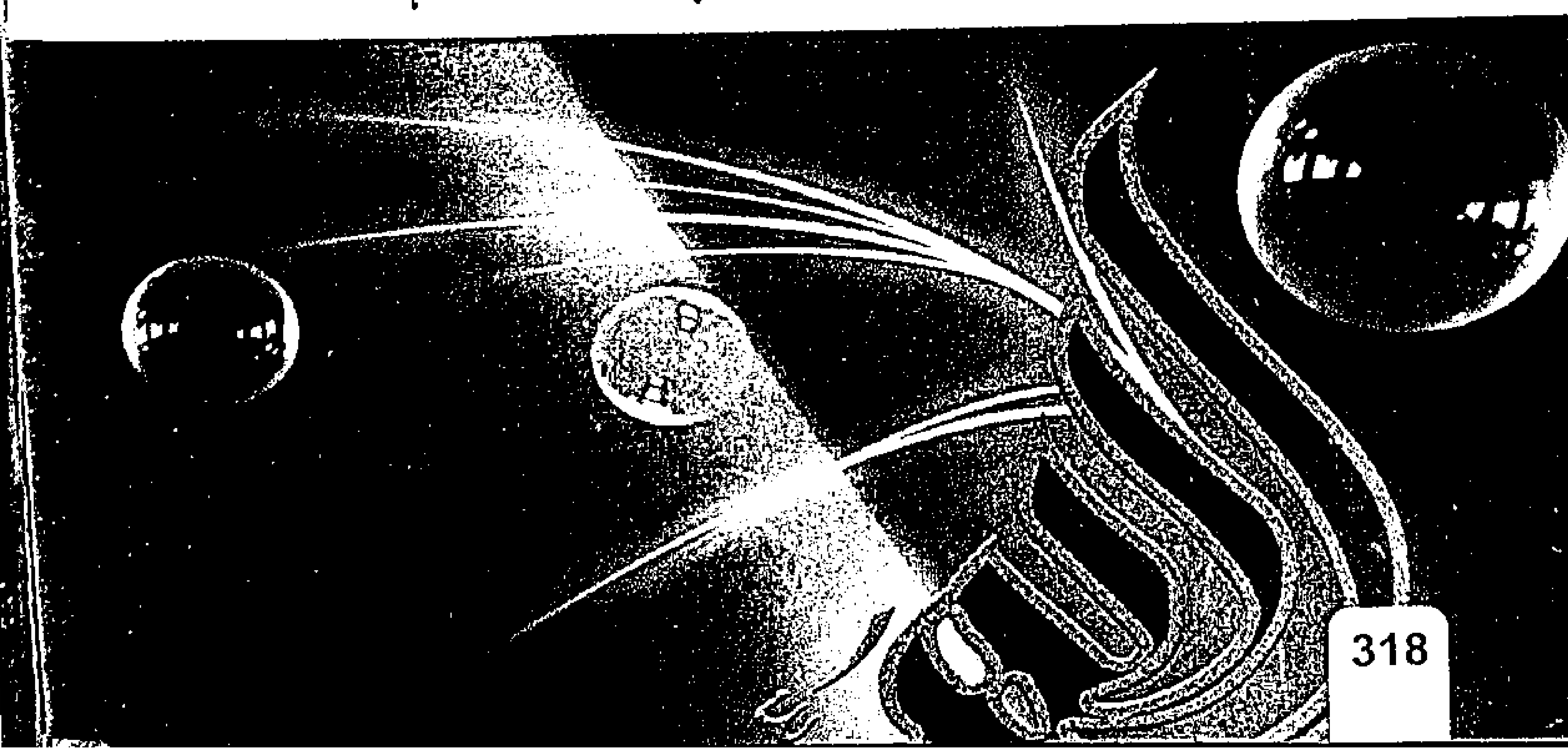

Marfat.com

اسی طرح کسی چیز کو بالمشاہدہ نہ دیکھ سکنا اس بات کی دلیل ہی نہیں کہ اس کا وجود نہیں ہے، مثلاً ہم کسی عمارت کو دیکھتے ہیں سمجھ جاتے ہیں کہ اس کا بنانے والا ہے لیکن یہ کہ وہ بنانے والا گورا ہے یا کالا اس کا قد و قامت کیا ہے، اس کی شکل و صورت کیسی ہے اور وہ کہاں رہتا ہے، ان سارے سوالات کا جواب نہ معلوم ہونے کی وجہ سے عمارت بنانے والے کا وجود غیر سائنٹفک اور مشکوک نہیں ہوجائے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ عقل سے اتنی ہی بات معلوم ہوسکتی ہے، جہاں تک عقل کی رسائی ہو بنانے والے کی صفات، حکمتیں اور مقاصد سمجھ میں آجاتے ہیں۔

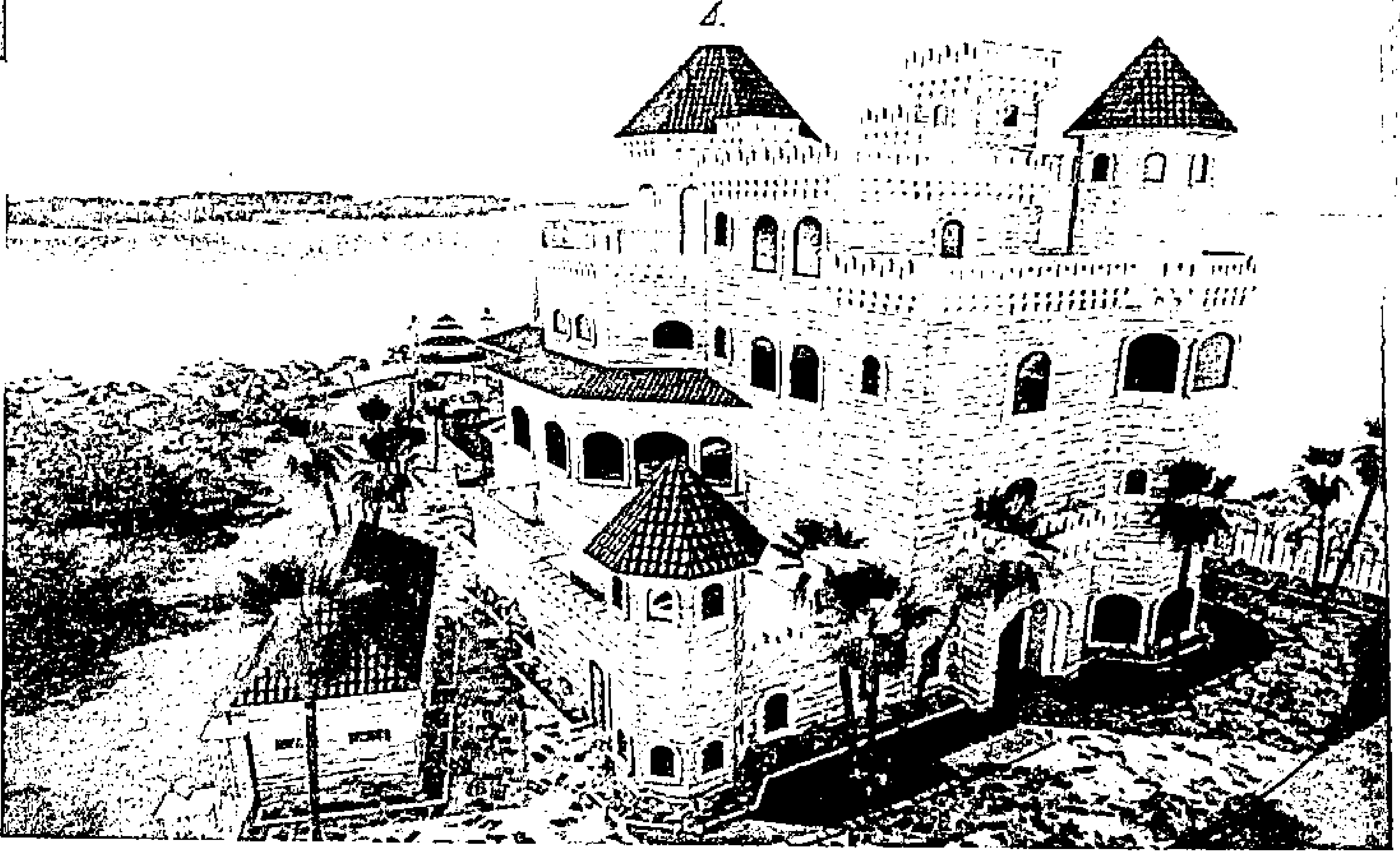

اسی طرح ہم نے جب عجیب وغریب کائنات کو دیکھا جس میں حکمتوں کی کوئی انتہا نہیں، لاسہ اور سائنسدان اس کائنات کی اشیاء اور عجائبات کی حکمتیں بیان کرتے کرتے تھک گئے، ان سب نے مل کر ماضی سے اب تک جس قدر قوانین قدرت کو معلوم کیا ہے اُس کو غیر معلوم شدہ کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں ہے جو قطرہ کو سمندر سے ہے، اور اُن قوانین کی لامحدودیت کی بناء پر ہی سائنس کی ترقی جاری ہے، ورنہ یہ ترقی کب کی رُک جاتی، پس اس پر حکمت کائنات کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کو بنانے والی کوئی ایسی ہستی ہے جو کمال و قدرت والی ہے اور یہ نتیجہ عقل کے تقاضہ کے عین مطابق ہے۔

Marfat.com

کائنات پر ایک زبردست دماغ کی حکومت

4 ......آئن اسٹائن کہتا ہے کہ:

''کائنات پر ایک زبردست دماغ حکومت کر رہا ہے، اس سے بحث نہیں کہ وہ دماغ ریاضی دان کا ہے یا مصور کا، شاعر کا ی ان سب کا، یہ ایک حقیقت ہے جو ہماری حیات کو پر معنی بناتی ہے، امیدوں کو ابھارتی ہے اور جہاں علم کی روشنی ناکام رہے وہاں ہمارے یقین کو اور زیادہ مضبوط کرتی ہے''

۱۹۶۴ میں نوبل انعام حاصل کرنے والے (شریک سائنس دان) چارلس ٹاؤنز کہتے ہیں کہ بس کائنات یوں ہی پیدا ہوگئی ہے نہیں۔ اس کا مقصد موجود ہے اور یہ سب کچھ ایک باقاعدہ عمل کے تحت ہے۔

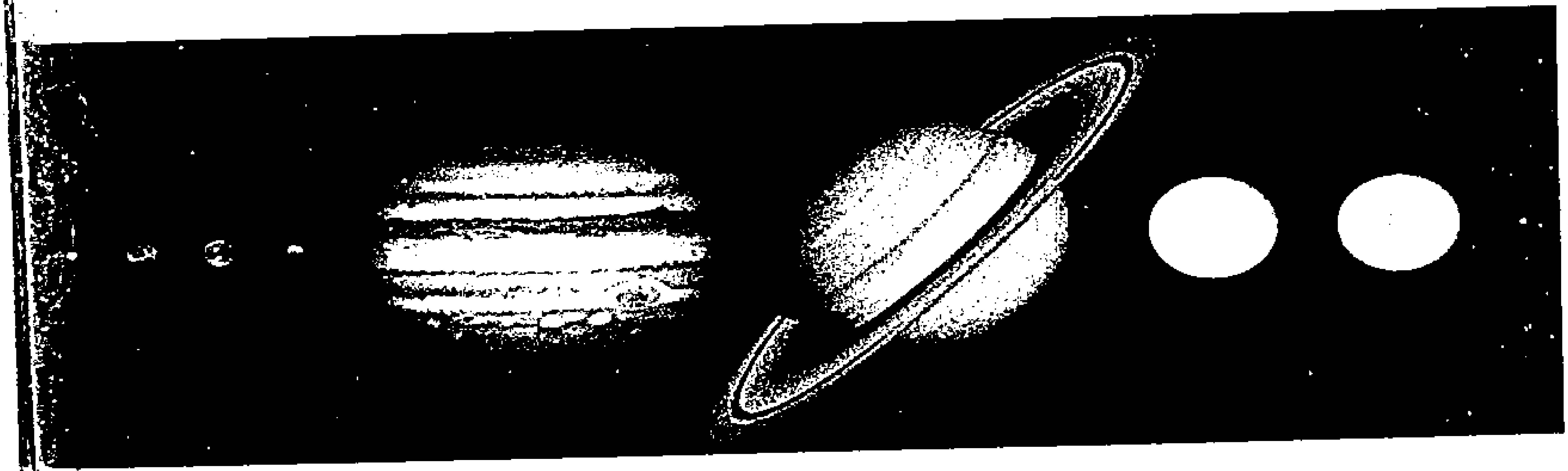

عالم رنگ بو ایک منظم نظام کے تحت چل رہا ہے

5 ......جان کلیون لینڈ، پی۔ ایچ۔ ڈی ماہر ریاضی و کیمیا کا قول ہے:

''دنیا کے نامور ماہرین طبعیات میں سے ایک ممتاز شخصیت لارڈ کلیون کا ایک بڑا معرکہ الآرا قول ہے کہ آپ جتنا زیادہ غور فکر سے کام لیں گے اتنا ہی سائنس آپ کو خدا کے ماننے پر مجبور کرتے گی، مجھے اس قول سے سو فیصد اتفاق ہے''

Marfat.com

کائنات کی ہر چیز قوانین کے تحت کام کر رہی ہے

یہی سائنس دان آگے چل کر لکھتا ہے کہ:

’’اب مادے کو اس حیثیت سے لیجئے کہ یہ مائع شکل میں مختلف اکائیوں یعنی سالموں (moletules) اور ٹھوس شکل میں یہ دوسری اکائیوں یعنی ذرّات (etoms) کا مجموعہ ہے، خود سالمے اور ذرّات ان کے ترکیبی اجزاء پروٹون، الیکٹرون اور نیوٹرون کہربائی قوت حتیٰ کہ توانائی بھی سب کے سب اپنے اپنے دائرے میں مقرر ضابطے کے پابند نظر آتے ہیں اور ان کے عمل میں کہیں اتفاقات وحوادث کارفرما نہیں معلوم ہوتے نظم و ترتیب کی اس سے بہتر مثال کیا ہوسکتی ہے کہ کیمیائی عنصر 101 کی ساخت وامتیاز اس کے محض 71 ذرّات کے مطالعے سے کرلی گئی‘‘۔

یہ اس حقیقت کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ عالم رنگ وبو ایک سوچے سمجھے نظام اور مقررہ نقشے کے مطابق چل رہا ہے اس میں انتشار لامرکزیت نہیں، یہاں ہر شے کے لئے قوانین وضوابط مقرر ہیں اور اس کارخانہ قدرت کو حادثات واتفاقات نہیں چلاتے۔ (خدا موجود ہے)

ایڈورڈ لوتھر کیسل ماہر حیوانیات وحشرات، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کا قول: لکھتے ہیں کہ:

’’کھلے ذہن کے ساتھ سائنس کا مطالعہ آدمی کو قائل کر دیتا ہے کہ کوئی نہ کوئی علت العلل ضرور ہونی چاہیئے، اس علت العلل کو ہم خدا کہتے ہیں۔ اس دور میں خدا کے فضل وکرم سے سائنسی تحقیق نے جو انکشافات کر کے علم کی نئی سرحدوں تک ہماری رہنمائی کی ہے، ان کی روشنی میں ہمیں عقائد ونظریات پر نظر ثانی کرنی چاہیے، جس طرح ایک کھلے ذہن کے سائنس دان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان سائنس شواہد کو خاطر خواہ وزن دے اور وجود باری تعالیٰ کا اعتراف کرے‘‘۔ (خدا موجود ہے ۴۱-۴۰)

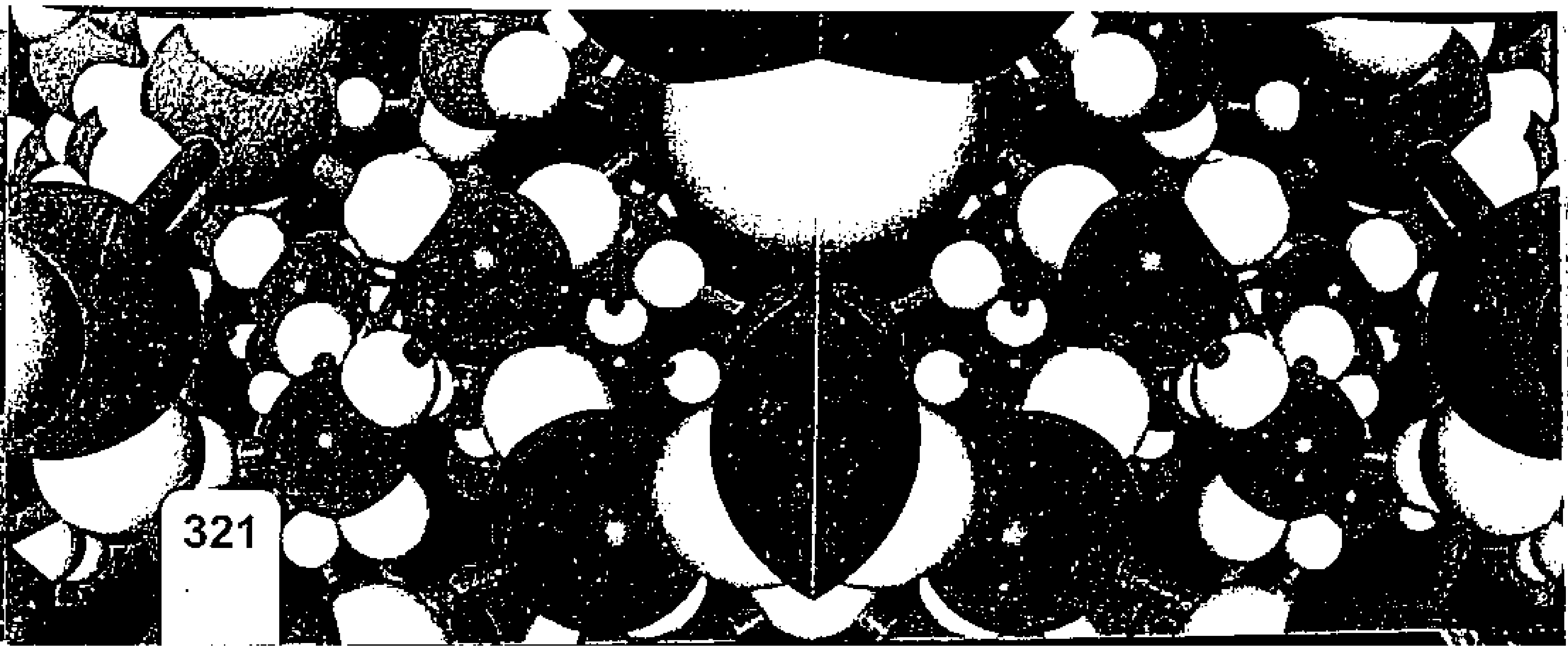

Marfat.com

یورپی سائنسدان مناظر قدرت کو دیکھ کر حیران

6 ...... یورپ کے ایک محقق راسٹن، مناظر قدرت کو دیکھ کر کہتا ہے کہ:

''اے آسمانو! مجھ کو خبر دو، اے دریاؤ! مجھ کو بتاؤ اے زمین! مجھ کو جواب دے، اے بے انتہا ستارو! بولو کہ کون سا ہاتھ ہے جس نے تم کو افق میں تھام رکھا ہے اور شب چاردہ (چودھویں رات) کس نے تیری تاریکی کو خوبصورت بنایا ہے، تو کس قدر شاندار ہے، کس قدر عظمت مآب ہے تو خود بھی بتا رہی ہے کہ تیرا کوئی صانع ہے۔

جس نے تجھ کو بغیر کسی زحمت کے بنایا ہے، اس نے تیری چھت کو قبہ ہائے نور سے مرصع کیا ہے، جس طرح اس نے زمین پر خاک کا فرش بچھایا ہے اور گرد کو ابھارا ہے اور مژدہ رسانِ سحر اور نیّر شگوف اور ہمیشہ روشن رہنے والے ستارے اور آفتاب درخشاں سچ بتا تو کس کی ادائے اطاعت کے لیے محیط کے پردے سے باہر آتا ہے، اور نہایت فیاضی کے ساتھ اپنی روشن شعاعیں عالم پر ڈالتا ہے۔

اے پُر رعب سمندر! اے وہ جو غضب ناک ہو کر زمین کو نگل جانا چاہتا ہے، کس نے تجھ کو محبوس کر رکھا ہے جس طرح شیر کٹہرے میں قید کر دیا جاتا ہے، تو اس قید خانہ سے بے فائدہ نکل جانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن تیری موجوں کا زور ایک حدِ معین سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔ (منازل العرفان)

Marfat.com

ایک مشہور سائنسدان کی فیصلہ کن بات

7 ......ڈونلڈ ہنری پورٹر ماہر ریاضی وطبیعات لکھتے ہیں:

''دوسرے لفظوں میں آپ فطرت کے قوانین کے بارے میں جو رائے بھی قائم کریں اور اس کائنات کی جو اساس و بنیاد معیّن کریں ایک سائنس دان کی حیثیت سے میرے نزدیک وتصور اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں ناظم ومحرّک کی حیثیت سے خدا کے وجود کو تسلیم نہ کیا جائے۔ یہ خدا ہی کی قدرت ہے جو اس کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر نظر آتی ہے، اور یہ ان تمام سوالات کا واحد جواب ہے جن کا ہم کوئی جواب دینے سے قاصر ہیں''۔

خدا کی قدرت ہر جگہ موجود ہے

8 ......اگر تم دنیا پر نظر ڈالو گے، تو بہت سے ایسے مقامات ملیں گے جہاں نہ قلعے ہیں، نہ سیاست، نہ علم، نہ صناعت، نہ حرفت، نہ دولت لیکن ایسا کوئی مقام نہ ملے گا جہاں خدا موجود نہ ہو، فولیٹر فرانس کا مشہور فاضل جو وحی الہامی کا منکر تھا کہتا ہے زردشت، منوسولن، سقراط سب ایک سردار ایک مصنف ایک خدا کی پرستش کرتے تھے۔ (علوم القرآن)

خدا کی منصوبہ ساز ذات کے وجود کا سائنسی اعتراف

9 ......ایلمر ڈبلیو مور محقق کیمیا لکھتے ہیں:

''اگر مجھے جنگل میں چلتے چلتے اچانک ایک کٹیا مل جائے جس کے اردگرد ایک خوبصورت پھلواڑی بھی ہو، اس کٹیا اور پھلواڑی کے وجود سے فوراً یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ کٹیا کسی شخص نے تعمیر کی ہے، کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ خود بخود وجود میں آگئی ہے، یہی حال عناصر اور قوانین فطرت کا ہے، معمولی عقل وخرد رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے کہ کسی منصوبہ ساز ذات نے ان کی منصوبہ بندی کی اور پھر انہیں عملی جامہ پہنایا۔

Marfat.com

کائنات کا وجود ایک ''عظیم خالق'' کی کاریگری کا شاہکار

(10) ......ایک اور سائنس دان اور محقق کیمیا ڈاکٹر ٹامس ڈیوڈ پارکس لکھتے ہیں: ''بے شمار سائنس دانوں نے پانی کی ان حیرت انگیز خصوصیات کا مطالعہ کیا ہے اور ان عجائبات کی توجیہہ کے سلسلے میں متعدد نظریات قائم کیے ہیں، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ عقل لڑا کر ہم چاہیں کہ اس بات کو جان لیں کہ یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے، پھر اسے بھی ذہن میں رکھنے کا معاملہ صرف پانی کی عجیب و غریب خصوصیات تک محدود نہیں۔

اس کائنات میں نہ جانے کتنے بے حد وحساب مادے ہیں جن کی خصوصیات اتنی حیران کن ہیں کہ انسانی عقل ان کے مظاہر دیکھ کر مبہوت رہ جاتی ہے جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے ان معجزات فطرت کی میں نے ایک توجیہہ یہ کی ہے کہ کائنات کا وجود ایک عظیم کاریگری کا شاہکار ہے، اور اس کائنات میں صرف یہی نہیں کہ ہر چیز کی منصوبہ بندی نہایت جامع اور مکمل ہے بلکہ اس منصوبہ بندی میں خالق کائنات کی اپنی مخلوق کے لیے رحمت وشفقت وخیر خواہی بھی پوری طرح نمایاں ہے۔

(خدا موجود ہے، جان کلوور مونزا صفحہ 91)

انگریز سائنسدان کا دہریوں کی عقل پر ماتم

(11) ......ڈاکٹر انڈریو کان دے، مادّہ پرستوں کی حماقت کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھے:

''منکر خدا کے نظریات کے سرسری جائزہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ان لوگوں کے دماغوں میں فتور ہے، اور اس سادہ سی حقیقت کو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں کہ اس کائنات کی علت نمائی کی معرفت حاصل سمجھ میں آتی ہے، اور اگر اس کے وجود سے انکار کر دیا جائے تو یہ سارا نظام عالم ایک ناقابل فہم معمہ بن جاتا ہے۔ (دہریت سے اسلام تک 221)

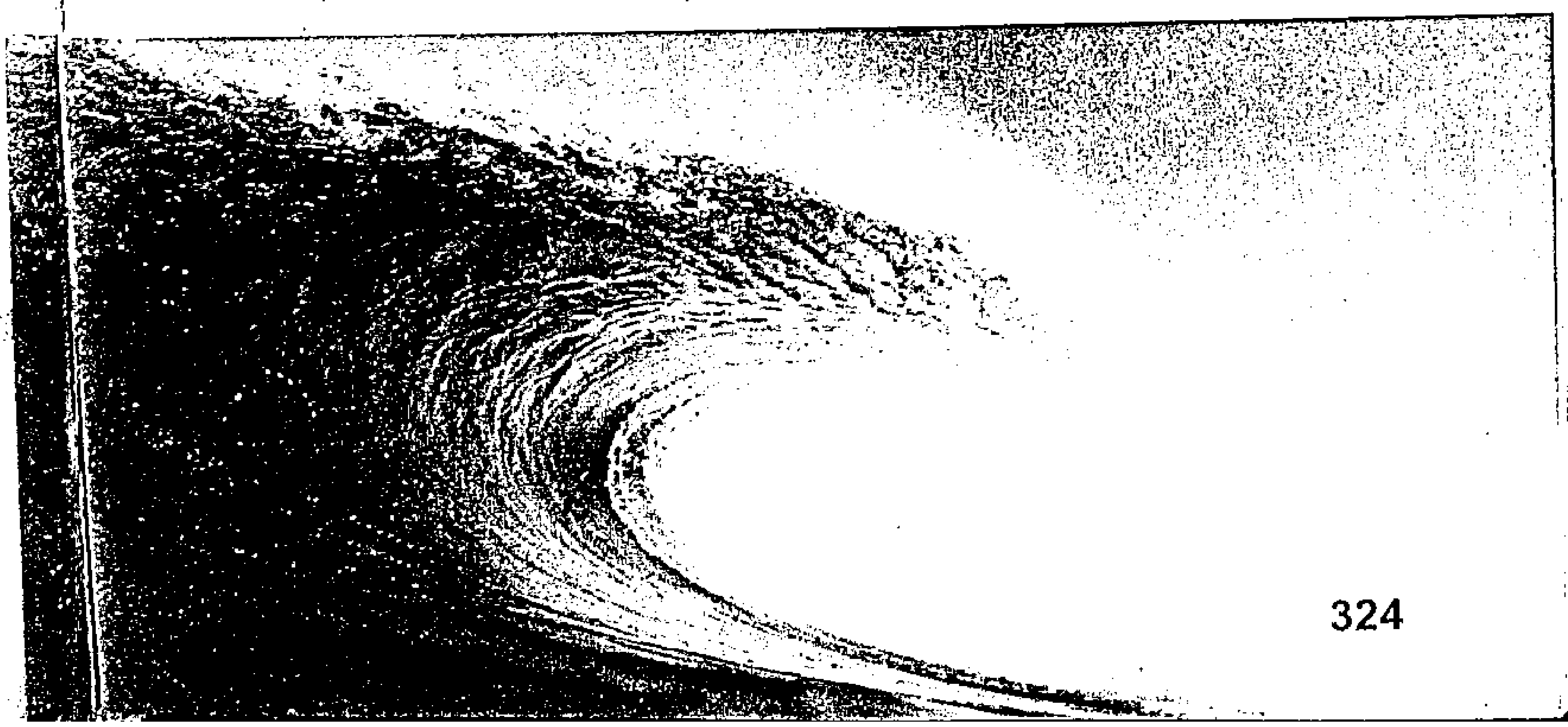

Marfat.com

جدید فلسفیوں کی وجود باری تعالیٰ کے بارے میں رائے

12 ......حضرت علامہ سیّد شمس الحق افغانی الکلام کے حوالہ سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ: ''آئیزک نیوٹن کہتا ہے کہ کائنات کے اجزاء میں باوجود ہزاروں انقلابات زمان و مکان کے جو ترتیب و تناسب ہے وہ ممکن نہیں کہ بغیر کسی ایک ذات کے پایا جاسکے جو سب سے اوّل ہے اور صاحب علم اور بااختیار ہے۔

اکثر نامور سائنسدان وجود باری تعالیٰ کے قائل تھے

13 ......انڈریو کان دے، ماہر عضویات لکھتے ہیں: ''کئی سال پہلے کا ذکر ہے کہ بہت سے تاجر کھانے کی میز پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے اسی دوران ایک سائنسدان کا ذکر آ گیا ایک نے کہا کہ وہ پکا ملحد ہے، ایک اور تاجر نے اس پر گرہ لگائی اور بڑے وثوق کے ساتھ دعویٰ کر دیا کہ سائنسدانوں کی اکثریت خدا کی منکر ہوتی ہے، اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اشاروں سے مطالبہ کیا کہ میں اس بارے میں اپنے احساسات پیش کروں۔

اس وقت وہاں میرے علاوہ ایک اور سائنسدان بھی موجود تھا، میں نے اس رائے کی پر زور تردید کی اور کہا کہ یہ سائنسدانوں پر محض اتہام ہے، کیوں کہ میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سائنس کی دنیا میں جتنے نامور لوگ گذرے ہیں اور جنہوں نے انسانیت کو اپنی تحقیقات سے بہرہ مند کیا ہے ان کی اکثریت خدا تعالیٰ کے وجود کی قائل رہی ہے، ان میں سے بعض کے خیالات کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے، یا لوگوں نے انہیں سمجھنے میں غلطی کی ہے۔

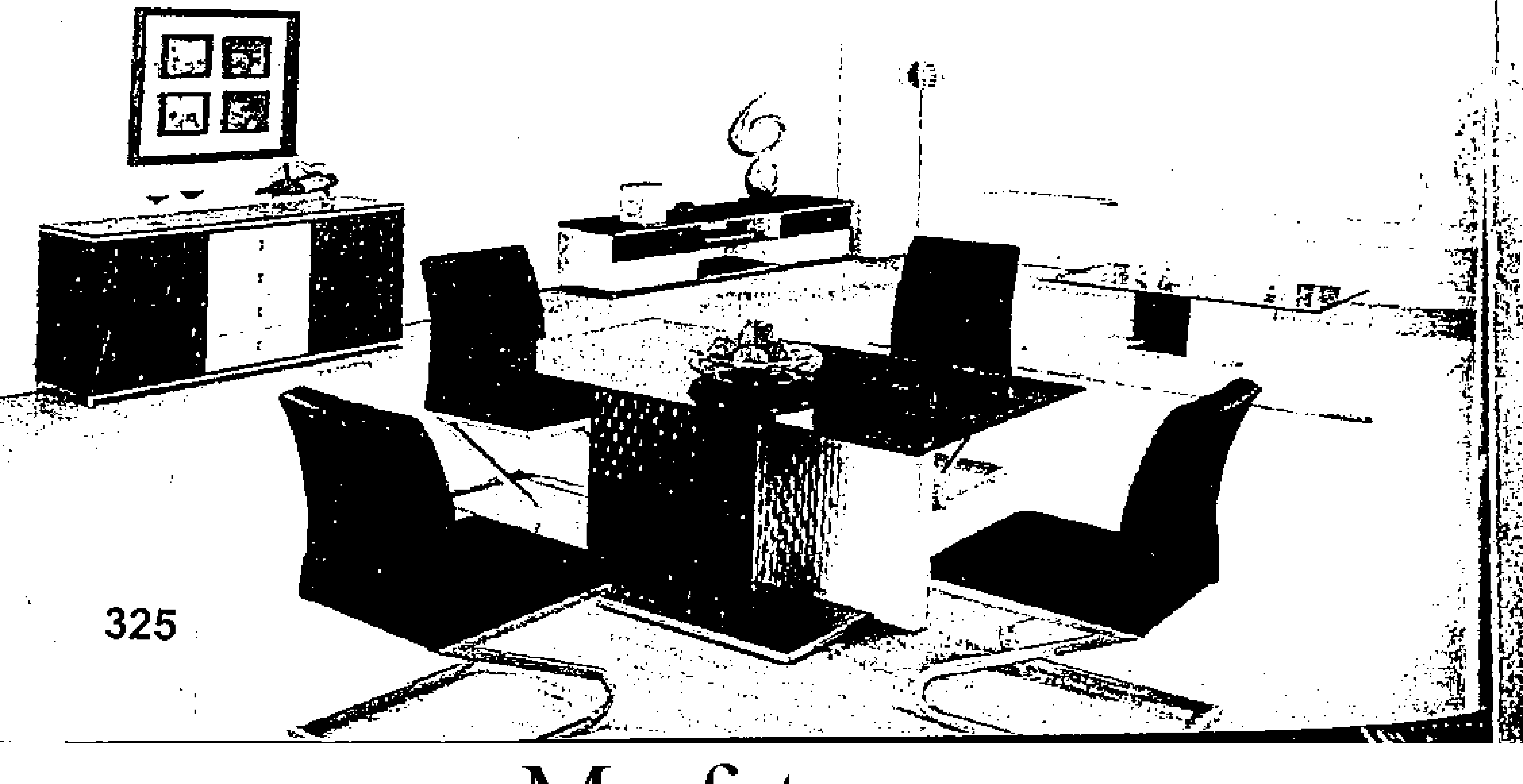

Marfat.com

''اللہ کو کس نے بنایا'' گمراہی کی دلدل میں گرانے والا سوال

14 ......حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ کے وجود کی تخلیق پر غور کرنے سے منع فرمایا ہے، کیوں کہ یہ علم کفر تک پہنچانے والا ہے، دنیا میں ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنی محدود تر سوچ کے باوجود اس سوال پر تحقیق کرنے یا سوچنے کی کوشش کی کہ ''خدا کو کس نے تخلیق کیا؟'' وہ گمراہی کی دلدل میں دھنس گئے۔ ان میں سے 'برٹرنڈرسل' ہے جو برطانیہ کا مشہور ریاضی دان اور فلسفی تھا:

وہ لکھتا ہے:

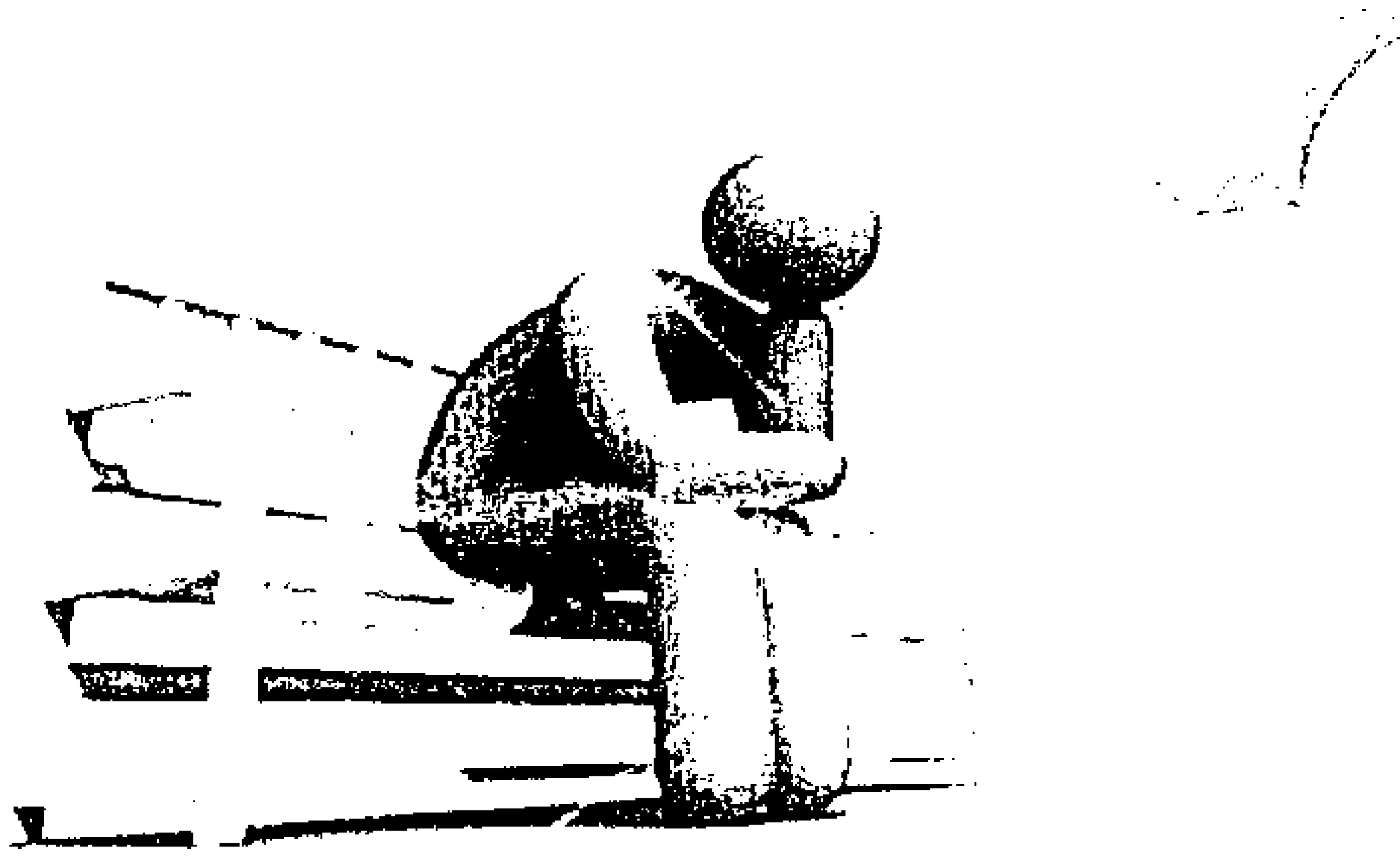

''جوانی کی عمر میں، میں خدا کے وجود پر یقین رکھتا تھا، لیکن بعد میں، میں نے غور کیا کہ اگر تمام چیزوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور جیسا کہ ہر وجود میں رکھنے والی ذات کو کسی نہ کسی بنانے والی کی ضرورت ہوتی ہے تو پھر خدا کو کس نے پیدا کیا؟ اسی فکر نے اور اس کا جواب نہ ملنے نے مجھے دین و مذہب سے پھیر دیا اور میں مادّہ پرست بن گیا، پھر کچھ حادثات ایسے ہوئے کہ جس کی وجہ سے اللہ کے وجود کا اور کائنات کو چلانے والی ہستی کا اقرار کرنے والا بن گیا''

Marfat.com

کائنات کی ہر شے میں قدرت کی حیرت انگیز ضابطہ بندی

15 ......بقول وائن یو، آنٹ ماہر ارضیاتی کیمیا اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ''اس کائنات کا ایک مقصد ہے، اس کی تخلیق میں حکمت و دانائی ملحوظ رکھی گئی ہے اس کی ترتیب کبھی اتفاق کی سنت نہیں ہوسکتی، اس کارخانہ عالم میں جو عظیم الشان ربط نظر آتا ہے وہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ اس کا خالق ایک مدبّر ذات ہے اور اس نے اسے اتفاق کی لہروں کے سپرد نہیں کیا''۔ (خدا موجود ہے)

16 ......اور بقول ارل ڈیوس ماہر طبیعات:

''ایک ذرّے سے لے کر بڑے سے بڑے ستارے میں حیرت انگیز ضابطہ بندی اور نظم پایا جاتا ہے، اس کائنات میں روشنی کی ہر شعاع، ہر طبیعاتی اور کیمیائی ردّعمل اور ہر ذی حیات شے کی ہر خصوصیت اسی نظم اور اسی ضابطے کے تابع فرمان نظر آتی ہے''۔ (ایضاً ص531)

17 ......یہاں تک کہ محقق کیمیا جان لیوا ایبر نتھی کے قول کے مطابق کمیونسٹوں نے بھی یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ: ''اس کائنات کا نظام کسی ضابطے کا پابند ہے''

کائنات کا یہ نظم وضبط کس کی اطاعت وفرمانبرداری کا نتیجہ ہے، اس کا جواب ہمیں ماہر ریاضی، کیمیا، جان کلیوی لینڈ کے اس بیان سے ملتا ہے کہ:

''اس کائنات کی تخلیق ایک منصوبے اور نظام کے تحت ہوئی، اور ایک ذات کے ارادہ و اختیار نے اس منصوبے کو بنایا اور اس کو عملی جامہ پہنایا ہے، کلی عقل رکھتا ہے، علیم وحکیم ہے، قادر مطلق ہے، اس کارخانہ عالم کو قائم ودائم رکھ سکتا ہے، جو حاضر و ناظر ہے، ہر جگہ موجود ہے، اور ہر چیز پر نگران ہے، یعنی ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ خدا ہے، اور وہی اس کائنات کا خالق مالک، ناظم اور مقتدر اعلیٰ ہے''۔ (ایضاً ص17)

گویا صحیفہ کائنات کے عین مطالعہ کے بناء پر سائنس کے تجربات وانکشافات قرآن کے پونے چودہ سو سال قبل کے ان فرمودات کا اعتراف کررہے ہیں اور:

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ......اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

Marfat.com

نظامِ کائنات کے پس پردہ ایک عظیم ہستی کارفرما

18 ...... ''جو پولکنگ ہورنے'' نامی سائنس دان جوفزکس کے میدان میں اپنا مقام رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ پروٹان کا چارج ہونا، نیوٹران کا بے چارج ہونا، کشش ثقل کی قیمت میں مستقلی اور ایسی ہی دیگر باتوں کا مطلب ہے کہ کائنات میں موجود فطرت کے قوانین کو اس طرح timee کیا گیا کہ وہ کائنات چلاسکیں، اور یہ سب کچھ کسی نہایت عظیم ہستی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

عقل کی نظر خالق کائنات پر اٹھایئے، اس کی عظمت پر فریفتہ ہوجایئے

19 ......فرانس کا مشہور فاضل کیمل فلامریان کہتا ہے: ''تمام اساتذہ یہ سمجھنے سے عاجز ہیں کہ دنیا کا وجود کیوں کر ہوا، اور کیوں کر برابر چل رہا ہے، اسی بنا پر ان کی مجبوراً ایسے خالق کا اقرار کرنا پڑا جو ہمیشہ سے اور ہر وقت قائم ہے''

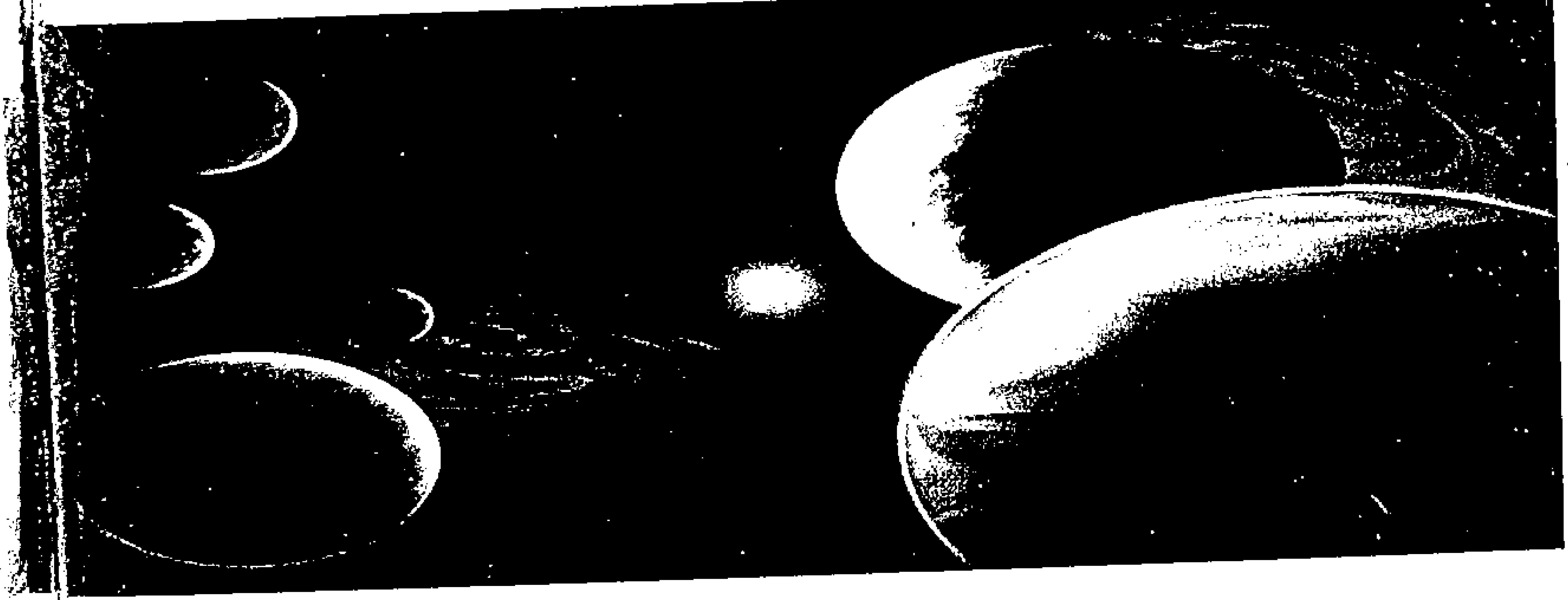

قدرتی شاہکاروں نے آنکھیں کھول دیں

20 ...... پروفیسر لینی لکھتا ہے: ''اللہ قادر و (دانا) اپنی عجیب کاریگریوں سے میرے سامنے اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے کہ میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں، اور میں بالکل دیوانہ بن جاتا ہوں، ہر چیز میں گو وہ کتنی ہی چھوٹی ہو، اس کی کس قدر عجیب حکمت اور کس قدر عجیب ایجاد پائی جاتی ہے''۔

21 ......فوقل انسائکلو پیڈیا میں لکھتا ہے: ''علوم طبیعات کا مقصد نہیں، کہ ہماری عقل کی پیاس بجھائے، بلکہ اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی نظر خالق کائنات کی طرف اٹھائیں اور اس کے جلال وعظمت پر فریفتہ ہوجائیں۔

Marfat.com

دہریت پر سائنس دانوں کی ضربِ کاری

22 ......جان کلورومونسیما کے بقول: ''ہمارے سائنسدانوں نے سائنسی انکشافات اور دریافتوں کے ذریعے ایک خالق کے وجود کو ثابت کیا ہے اور بے دینی کے پیکر پر ایک مہلک ضرب لگائی ہے۔
(اثبات وجود خدا51)

وہ یہ بھی کہتا ہے کہ:

''ہمارے زیادہ تر سائنسدان بہت منکر ہوتے ہیں جیسے جیسے ان کی مطالعے اور ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے وہ خدا کی عظمت کے آگے سر تعظیم و بندگی جھکاتے چلے جاتے ہیں، ایمان کے نور نے ان کے دلوں میں بہت زیادہ فخر آمیز خوشی پیدا کردی ہے، انہوں نے ستاروں سے بھی اوپر نگاہ ڈال کر حقیقت کا نور دیکھ لیا ہے، انہوں نے ٹھیک دریافت کرلیا ہے کہ ایک اعلیٰ حکمت موجود ہے جس کی تمام کائنات مخلوق ہے اور اسی کے اشارے پر چل رہی ہے''

مادّہ اصول کی پکار ''مجھے اللہ نے بنایا'' انسان نے دریافت کیا

23 ......اوڈین فیسٹ: فزکس کا ماہر فلسفے کا ڈاکٹر، روشنی کے تجزیے، ایٹمی توانائی کے اصولوں اور دیگر چند شعبوں کا اسپیشلسٹ ''اوڈین فیسٹ'' کہتا ہے کہ:

''کائنات کے اصولوں پر غور کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ایک بہت بڑا قانون نافذ کرنے والا موجود ہے، جس نے کائنات کے قوانین بنائے ہیں کیا بہترین حیوان یعنی انسان کچھ عناصر (eliments) کے اتفاقی طور پر مل جانے سے وجود میں آسکتا ہے؟ کیوں نہ ہم یہ کہیں کہ اس کائنات کے خالق نے ایسا کیا ہے، ہم کیوں ایک سادہ سے لفظ یعنی ''خدا'' سے اجتناب کریں؟ ہاں! اگرچہ یہ لفظ سادہ ہے لیکن اس کی عظمت آسمانی ہے''۔

Marfat.com

مجھے ہر جگہ خدا کی قدرت دکھائی دیتی ہے

24 ...... سیسل بویس ھامان: ماہر حیوانیات اور فلسفے کا ڈاکٹر ''سیسل بویس ھامان'' کہتا ہے:

''سائنس کی سلطنت میں، میں جدھر بھی نگاہ ڈالتا ہوں مجھے ایک اعلیٰ ذات کی مشیت، ارادے، قانون اور نظم و انتظام کے آثار نظر آتے ہیں، اگر ہم آسمانوں کی طرف نگاہ ڈالیں، تو ستاروں کا نظم وضبط دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں، وہ کئی صدیوں سے اپنے اپنے راستوں پر حرکت کررہے ہیں، اور باقاعدہ اپنے اپنے مداروں میں گردش کرتے ہیں، اور قانون کچھ ایسے محکم ہیں کہ کئی صدیوں کے بعد آنے والے سورج گہن اور چاند گرہن کی ٹھیک ٹھیک پیشین گوئی کی جاسکتی ہے۔

اگر ستاروں کی حرکت باقاعدہ اپنے مدار پر نہ ہوتی تو لوگ کس طرح سمندروں اور صحراؤں میں گھر کر بھی ستاروں کی مدد سے اپنی منزل تک پہنچ پاتے؟ ہر جگہ خدا کی قدرت دکھائی دیتی ہے، جو مادّی اصول بھی دریافت ہوتا ہے وہ باآواز بلند کہتا ہے کہ خدا نے مجھے بنایا ہے، اور انسان نے مجھے دریافت کیا ہے'' (اثبات وجود خدا)

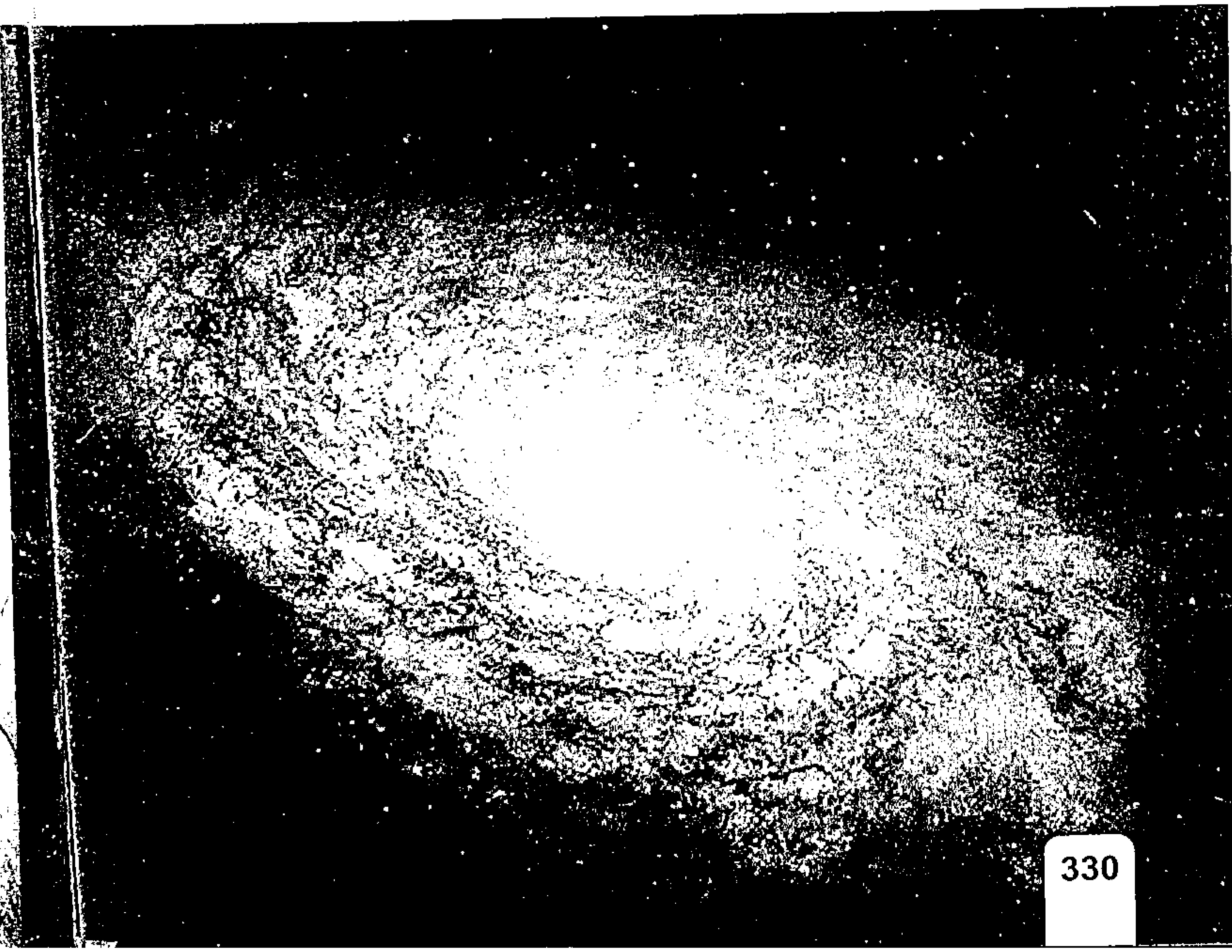

Marfat.com

کیا یہ سلاد کی ٹرے خود بخود تیار ہو گئی؟

25 ......ڈاکٹر اکھلر نامی سائنسدان توحید کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''اتفاق کسی معین کام کو انجام نہیں دے سکتا، ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک با قاعدہ کام اتفاق سے ہو جائے''

وہ کہتا ہے کہ:

''کل میں غور کر رہا تھا کہ اچانک مجھے کھانا کھانے کے لیے بلایا گیا، میری بیوی نے میز پر سلاد کی ایک پلیٹ رکھی میں نے اس سے کہا، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ دنیا میں دھات کے برتن، سلاد کے پتے، نمک کے ذرّات، تیل اور سر کے کے قطرے اور ابلے ہوئے انڈوں کے ٹکڑے بغیر کسی نظم و ترتیب کے فضا میں منتشر ہوں اور پھر اتفاق سے یہاں میز پر آ کر سلاد کی ایسی ڈش ترتیب دے دیں؟

میری بیوی نے جواب دیا کہ: ''یقیناً محض اتفاق سے سلاد کی اتنی اچھی ڈش تیار نہیں ہو سکتی''

اسی طرح مختلف علوم و فنون کے دانشوروں نے اپنے مشاہدات اور سائنسی تجزیوں کی بنیاد پر خدا کے وجود کا اقرار کیا ہے، انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ:

''کائنات کسی حکیم و علیم خالق کی تدبیر کے بغیر نہیں بن سکتی''

ایسی باتیں سینکڑوں سائنسی کتابوں میں درج ہیں اور سب لوگ ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں، ہم ان سب کا ذکر نہیں کر رہے، ایک آگاہ باشعور، عقلمند انسان کے لیے اپنے اردگرد کائنات کو دیکھ کر غور کر لینا ہی کافی ہے، وہ اس کائنات کے بنانے والے تک پہنچ سکتا ہے۔

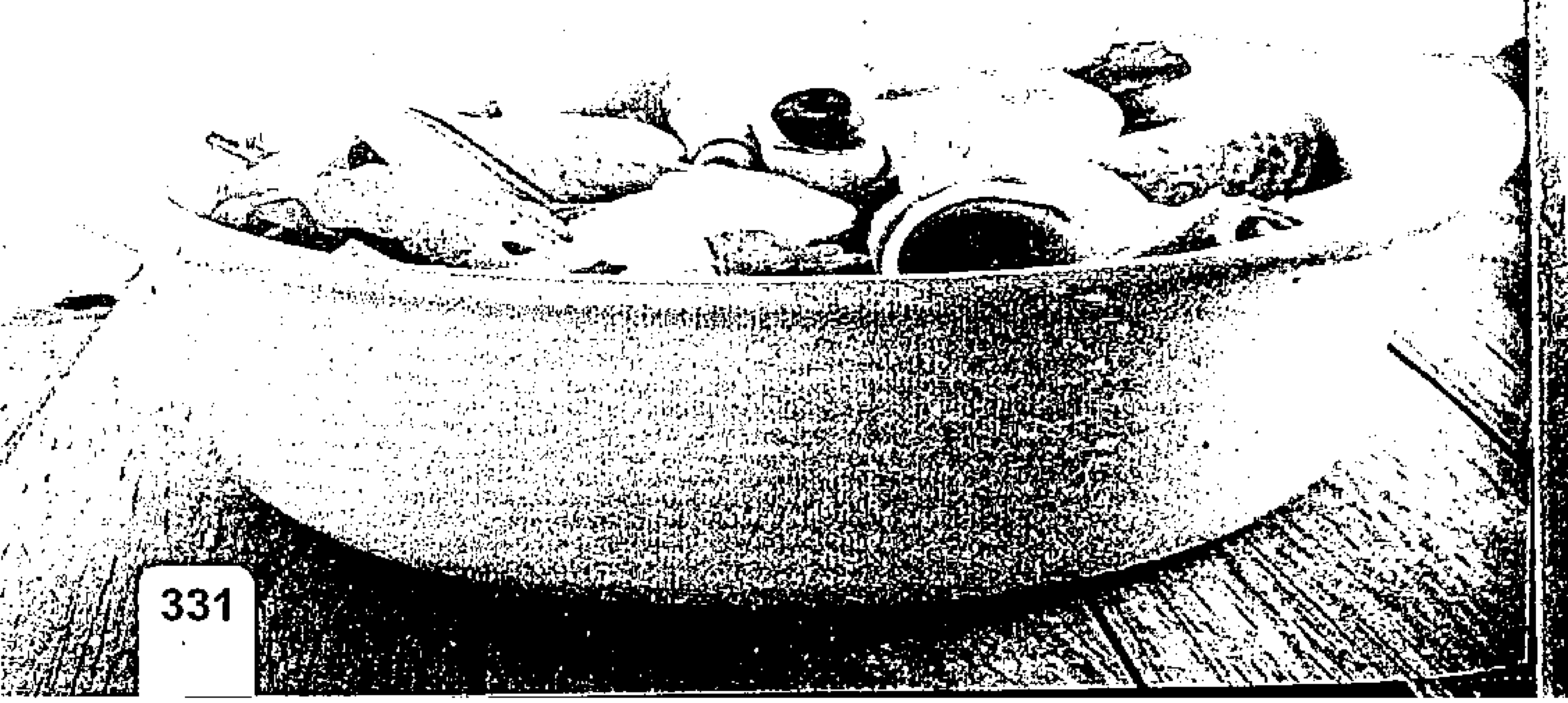

Marfat.com

نیوٹن کہتا ہے، میں نے خدا کو کیسے پہچانا

26 ......سترھویں، اٹھارھویں صدی کے معتبر محقق اور دانشور آئزک نیوٹن سے پوچھا گیا کہ:

''کس طریقے سے خدا کو پہچاننا چاہیے؟

اس سوال کے جواب میں وہ کہتا ہے کہ:

''میں نے خدا کو تین دلیلوں سے پہچانا ہے اور اس کے موجود ہونے پر اعتقاد کیا ہے''

اس کے بعد وہ اپنی تین دلیلیں بیان کرتا ہے:

پہلی دلیل:......ایک خالق کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے پہلی دلیل یہ ہے کہ بیکراں اور لامحدود فضا میں بے شمار اجرام فلکی موجود ہیں اور مسلسل حرکت کر رہے ہیں اسی کے باوجود کبھی بھی وہ ایک دوسرے سے ٹکرا نہیں جاتے۔

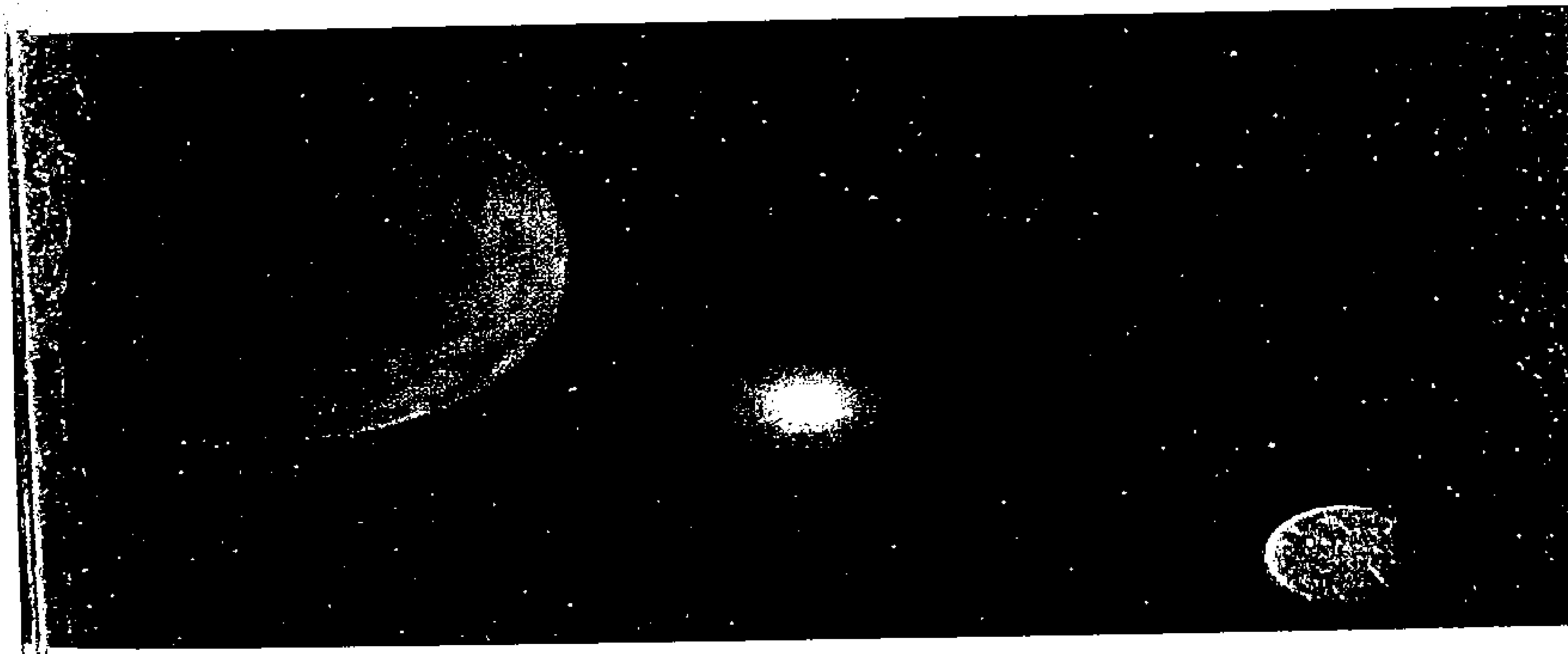

لاکھوں سال سے وہ اسی طرح رُکے بغیر اپنے اپنے مداروں میں گردش کر رہے ہیں، اور آج تک وہ ایک دفعہ بھی اپنے مدار سے نہیں نکلے ہیں، ان کا حیرت انگیز نظم وضبط اب تک درہم برہم نہیں ہوا ہے، ایسا درست اور حیرت ناک نظم وضبط بتاتا ہے کہ: کوئی ہے! جس نے اس نظام کو برقرار کیا ہے۔

اجرام فلکی میں سے ہر ایک کا وزن، حجم رفتار اور ایک دوسرے سے فاصلہ اسے معلوم ہے، ذرا سی غلطی کئے بغیر اس نے ٹھیک ٹھیک حساب سے کائنات کے اجرام فلکی کو حرکت دی ہے ان ستاروں کو اس طرح چلتے چلتے لاکھوں سال گزر چکے ہیں، لیکن آج تک ان میں آپس میں ٹکراؤ نہیں ہوا ہے، یہ خود ایک مضبوط دلیل ہے، ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ جس نے کائنات کو بنایا اور چلایا ہے، اس کے علاوہ اور کوئی ذات نہیں جس میں ایسا نظم وضبط برقرار کرنے کی قدرت موجود ہو۔

Marfat.com

دوسری دلیل:...... نیوٹن کی دوسری دلیل، آنکھ کے پیچیدہ اور حیرت انگیز ساخت سے مربوط ہے، روشنی کے قوانین کا بھی اس میں ذکر ہے، وہ کہتا ہے کہ:

''آنکھ، باقاعدہ قوانین کی بنیاد پر بنائی گئی ہے، روشنی کے قوانین آنکھ کے اجزا کی ساخت سے پوری مطابقت اور مناسبت رکھتے ہیں''

خاص فارمولوں اور حساب کتاب پر مبنی روشنی کے تین اصلی قانون ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(1)......قانون انتشار: جس میں بتایا گیا ہے کہ روشنی کس انداز سے منتشر ہوتی ہے۔

(2)......قانون انکسار: جس میں بتایا گیا ہے کہ روشنی جب ہلکی فضا سے بھاری فضا میں داخل ہوتی ہے تو وہ تقسیم ہو جاتی ہے۔

(3)......قانون انعکاس: جس میں بتایا گیا ہے کہ روشنی جب کہیں ٹکراتی ہے تو ایک خاص حساب و کتاب اور فارمولے کے مطابق وہاں سے واپس بھی پلٹتی ہے۔

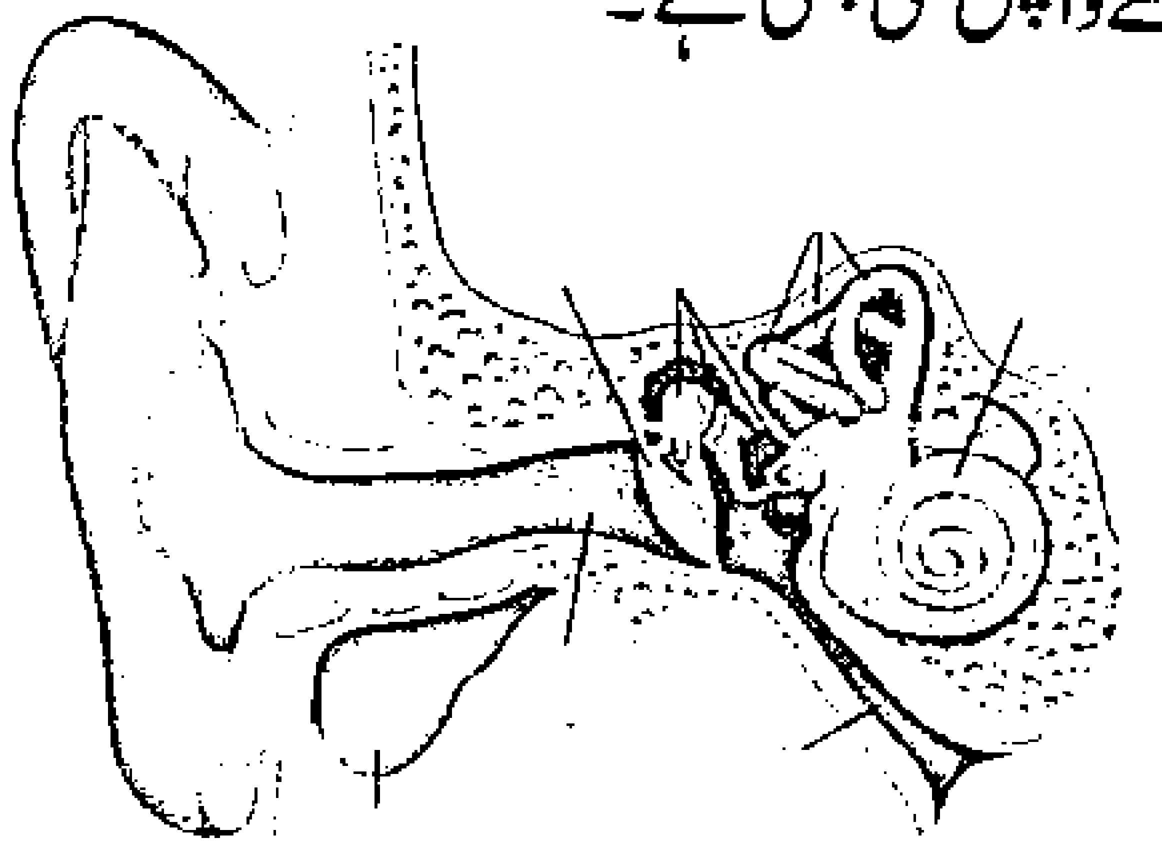

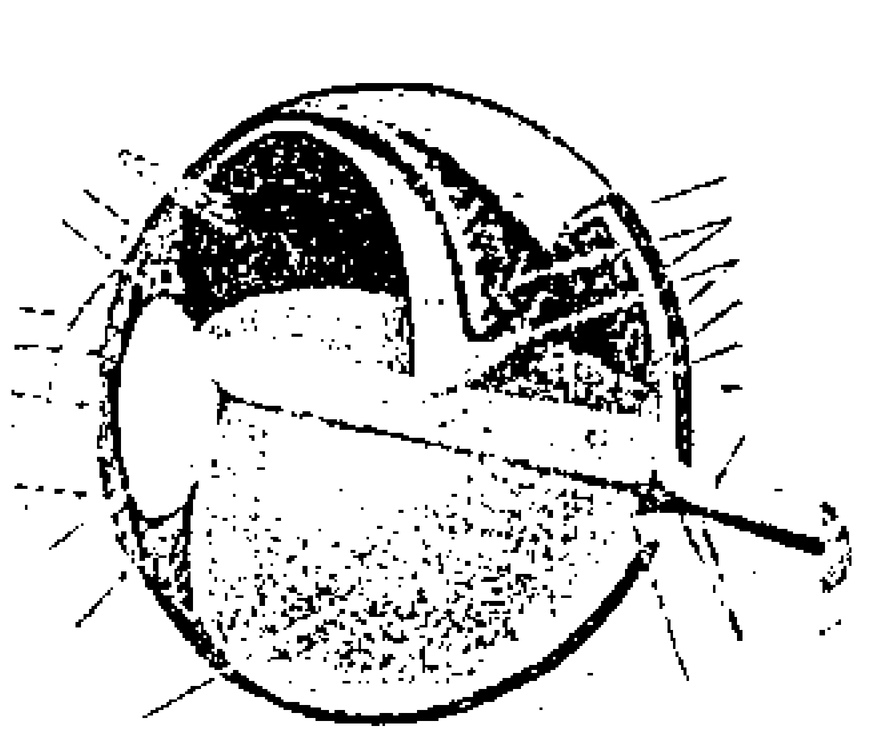

آنکھ ان تینوں قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائی گئی ہے اور اس طرح بنائی گئی ہے کہ مختلف قسم کی چیزوں کو دیکھ سکتی ہے، اور ان چیزوں کی تصویریں روشنی کے ذریعے دماغ تک پہنچا سکتی ہے، ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آنکھ بنانے والا بے انتہا علم کا مالک ہے، وہ روشنی کے انتہائی پیچیدہ قوانین کی تمام جزئیات تک سے بخوبی واقف ہے، اور اس نے اسی علم اور قابلیت کی بنا پر دیکھنے کا یہ حیرت انگیز آلہ بنایا ہے''

پھر نیوٹن کہتا ہے: ''جب کسی آلے کی ساخت اتنی پیچیدہ ہو کہ اسے بنانے کے لئے علم و آگاہی کی ضرورت ہو تو کیا وہ آلہ بغیر علم و آگاہی کے بن سکتا ہے؟

کیا دیکھنے کا ایسا حیرت انگیز آلہ عقل اور سوجھ بوجھ رکھنے والے انسان کو ایک دانا اور توانا خالق کی طرف متوجہ نہیں کرتا؟

Marfat.com

تیسری دلیل:......نیوٹن اپنی تیسری دلیل میں کان جیسے حیرت انگیز سننے والے آلے کا ذکر کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ:

''کان جیسا آلہ بنانے والا یقیناً آواز کی موجوں کے قوانین سے بخوبی واقف ہے، وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کس طرح ہوا میں ارتعاش اور لرزہ پیدا ہوتا ہے، کن فارمولوں اور کس حساب کتاب سے آواز کی موجیں پیدا ہوتی ہیں، اور کیسا آلہ بنانا چاہیے جو اس ارتعاش کو وصول کرے، آواز کی سمت کا اندازہ لگائے اور مختلف آوازوں کے درمیاں فرق محسوس کر سکے۔

ایسا عجیب اور پیچیدہ آلہ انتہائی زیادہ علم اور قدرت کے بغیر نہیں بنایا جا سکتا، اور انتہائی زیادہ علم اور قدرت تو اس دنیا کو بنانے والے دانا اور توانا خالق کے پاس ہی ہے، پس عقل کہتی ہے کہ کان کی ساخت ایک عالم، حکیم اور صاحب تدبیر خالق کے وجود پر ایک مضبوط دلیل ہے''

آئیزک نیوٹن ''علم ہئیت'' کے عظیم ترین اسکالرون میں سے ایک ہے، وہ مغربی دنیا کا سب سے معتبر دانشور ہے، وہ 1642 کو انگلستان میں پیدا ہوا، اور 1737 کو اس کا انتقال ہوا، کشش ثقل کا قانون اس نے دریافت کیا جس کی وجہ سے سائنس کی دنیا میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا ہوئی، علمی دنیا میں نیوٹن کی اہمیت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ اسے جدید سائنس کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

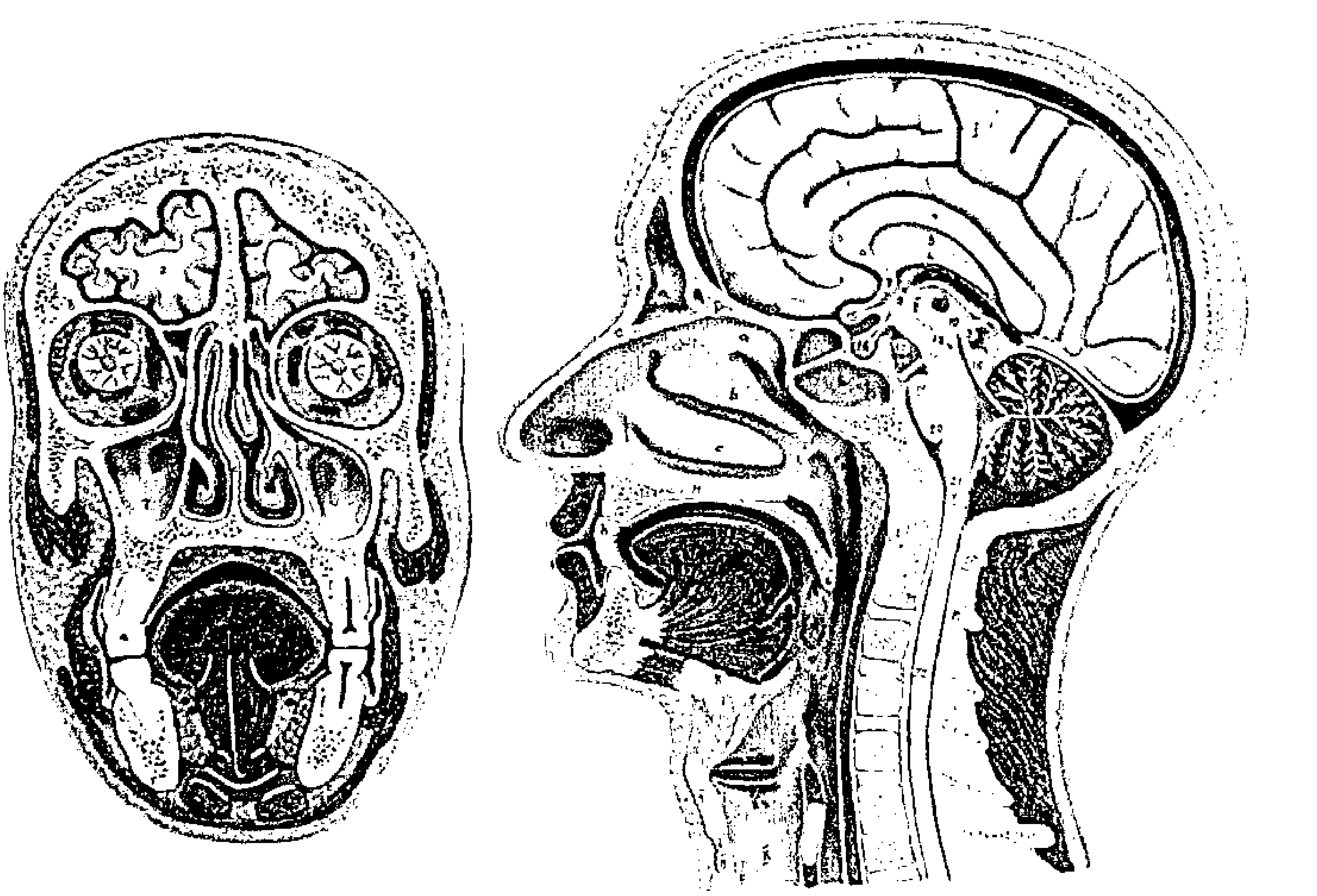

Marfat.com

سائنس کا دائرہ کار اور حُدود کہاں تک ہو سکتے ہیں

یہ تو سب جانتے ہیں کہ سائنس کا دائرہ کار محسوسات اور مادیات ہیں، اس کا علم صرف اُن اشیاء تک محدود ہے جو کسی طرح ہمارے حواس اور مشاہدات میں آسکتے ہیں، اب چونکہ اللہ تبارک کی ہستی محسوساتِ ظاہرہ میں سے نہیں تو سائنسی آلات سے اُس کا ادراک کس طرح ممکن ہے، البتہ، از روئے عقل اللہ تعالیٰ کا وجود صاف اور واضح طور پر ثابت ہے۔

سائنس کی بے بسی کے بارے میں چند چوٹی کے سائنسدانوں کے اعترافات

فرانس کے مشہور سائنس دان پروفیسر لینز اپنی کوتاہی ،قصور اور لاعلمی کا اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''کائنات کے آغاز اور انجام تک مشاہدے کی رسائی نہیں ہے، اس لیے ہمارا دائرہ کار ان دونوں سے الگ الگ ہے، میں آج تک کائنات کی ابتداء اور انجام کو نہ سمجھ سکتا کہ یہ کیسے وجود میں آئی اور یہ کیسے ختم ہوگی''

پروفیسر اعلان کرتا ہے کہ:

''ہمارے دماغ کی فطری ساخت ہی اشیاء کی ماہیت اور کیفیت کے ادراک سے عاجس ہے، ہم صرف کیمیت کا ادراک کر سکتے ہیں''۔

پروفیسر ٹنڈل نے سمجھانے کے لیے گھڑی کی مثال دے کر، سائنس کی حدود اور اختیارات کا تعین کیا ہے اور کہا ہے ''بعینہ'' یہی حال واقعات وحوادثِ فطری کا ہے۔

عالم کی اس مشین کے اندر بھی ایک مخفی مشین کارفرما ہے، اور ایک خزانہ قوت ہے، جو اس مشین اور ذخیرہ قوت سے پردہ ہٹا کر یہ بتاتا ہے کہ واقعات اور حوادث انہی دونوں کے باہمی تعلق کا نتیجہ ہیں، لیکن کارخانہ عالم کی یہ اندرونی مشین خود کیا ہے؟ یہ کیسے بنی؟ اور اس گھڑی کو کس نے چالو یا؟ اور اس کو چلانے والی قوت کہاں سے آئی، یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب سائنس کے بس سے باہر ہے۔

(دہریت سے اسلام تک 78)

Marfat.com

انڈے میں موجود زردی سے چوزہ بننے کا سفر لمحہ بہ لمحہ

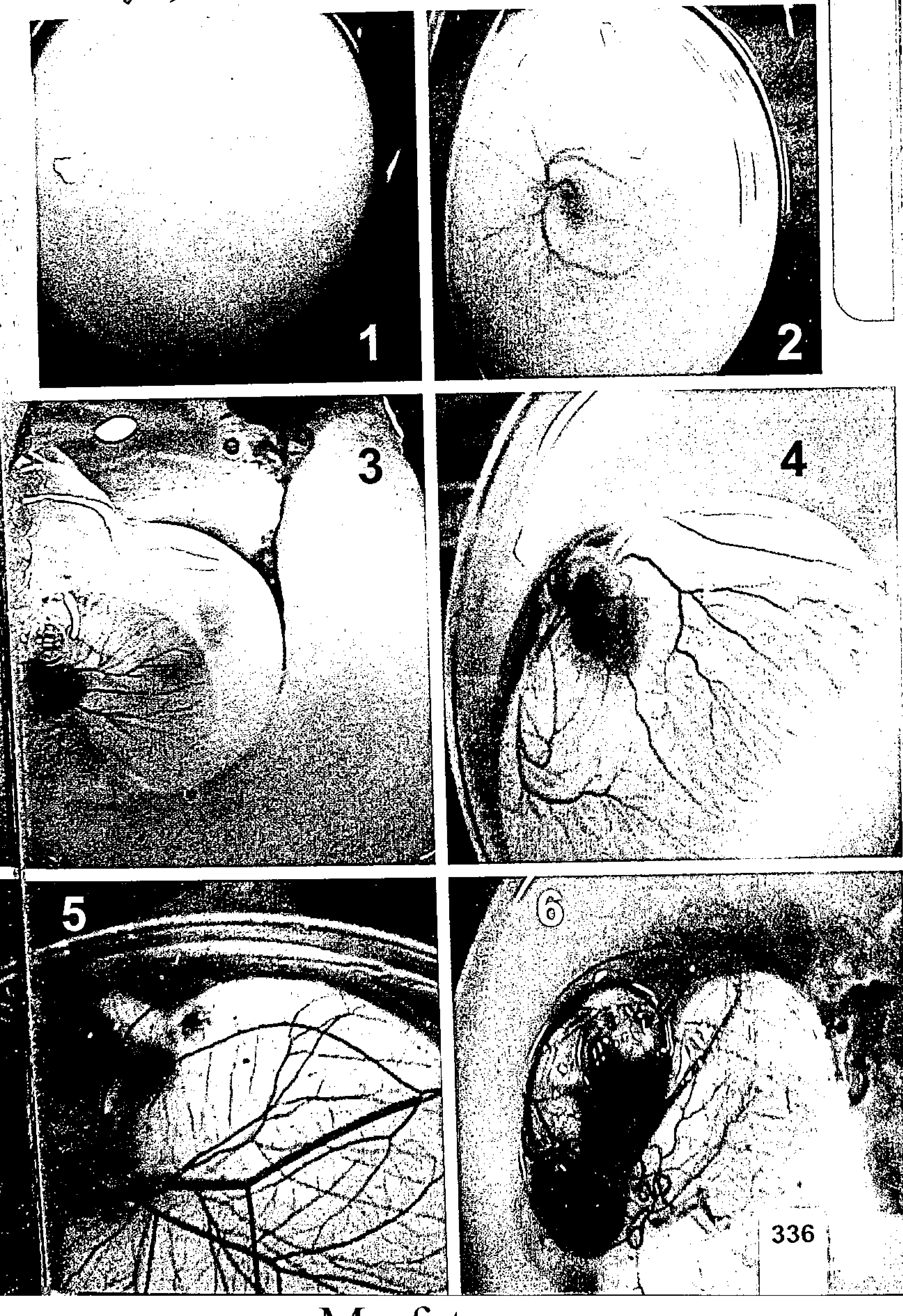

Marfat.com

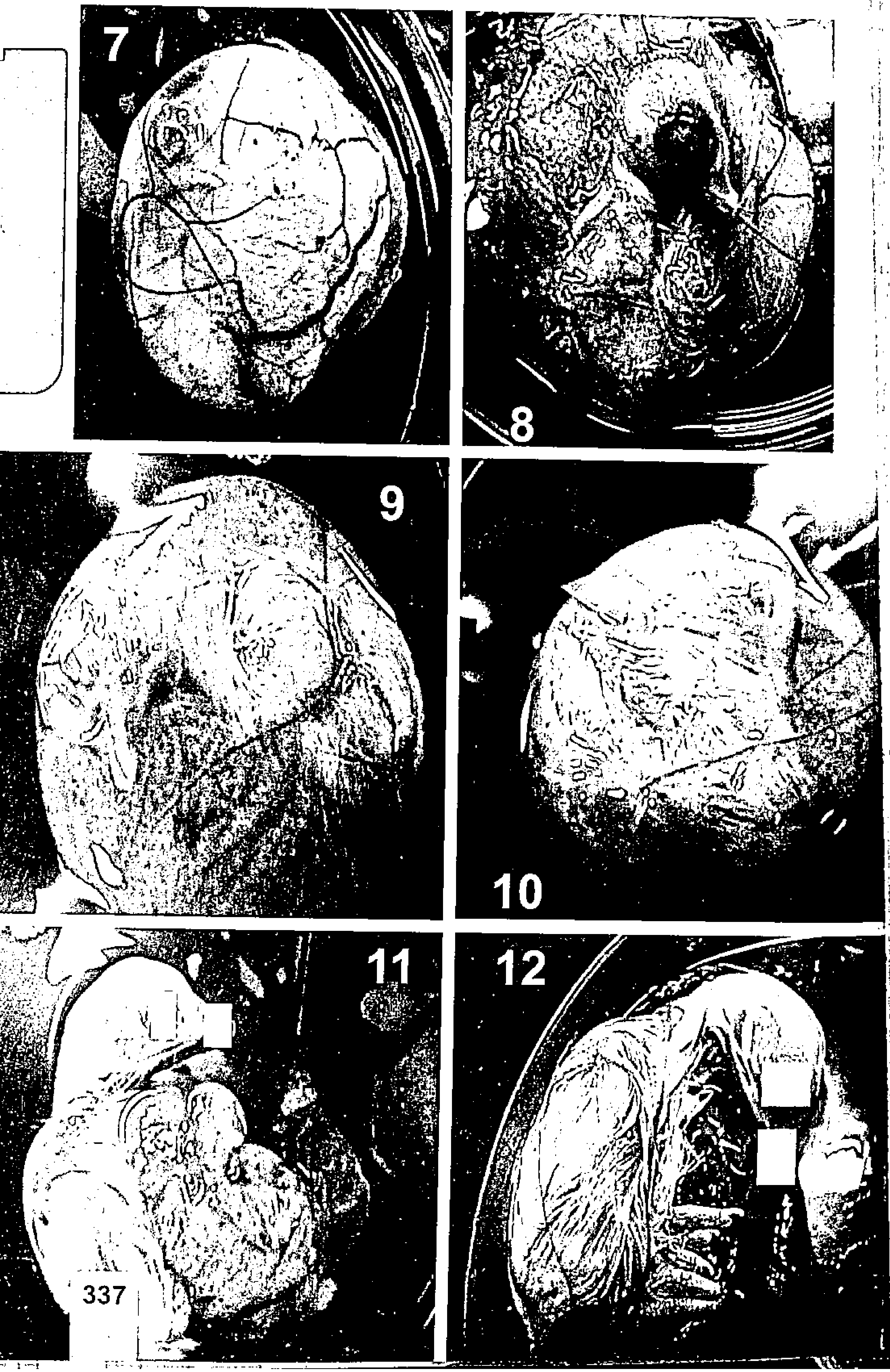

Marfat.com

دشمن کو ڈرانے والی آنکھیں

زیر نظر تصویر تتلی اور پتنگے کے پر پر موجود قدرت کی بنائی ہوئی ان آنکھوں کی ہے جن سے تتلی دیکھ تو نہیں سکتی لیکن جب تتلی دشمن کو دیکھتی ہے تو اپنے پروں کو کھول دیتی ہے اور دشمن اس آنکھ نما نشان کو دیکھتے ہی ڈر کر بھاگ جاتا ہے۔

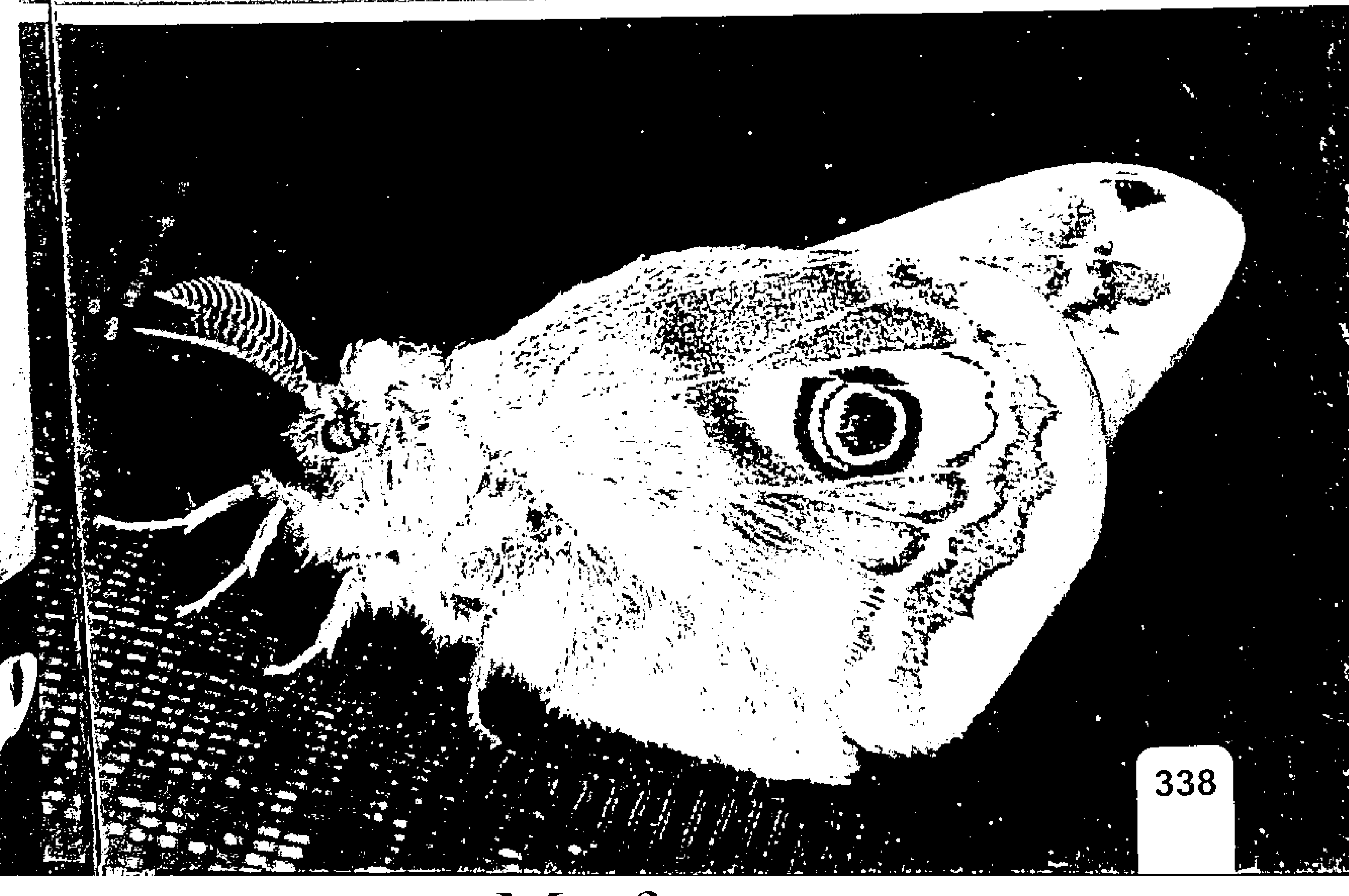

Marfat.com

شیشے کی طرح نظر آنے والی ٹرانسپیرنٹ مچھلی

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جس کا مفہوم ہے کہ جنت کی حوروں کو اللہ ایسا حسن دے گا کہ جنتی کو اس حور کا حسن شیشہ کی طرح نظر آئے گا حتیٰ کہ اس جب وہ پانی پیئے گی تو جنتی کو وہ پانی اور کھانا اس کے جسم میں جاتا نظر آئے گا۔ (حوالہ محافل جنت) زیر نظر تصویر ٹرانسپرنٹ مچھلی کی ہے جو کہ شیشے کی طرح نظر آتی ہے حتیٰ کہ ان مچھلیوں کے جسم کے اندرونی اعضاء بھی باہر سے نظر آتے ہیں اس مچھلی کو دیکھنے سے حضور ﷺ کے فرمان پر یقین بڑھ جاتا ہے گویا کہ مچھلی کی بناوٹ حضور ﷺ کے فرمان کی تائید کرتی ہے۔

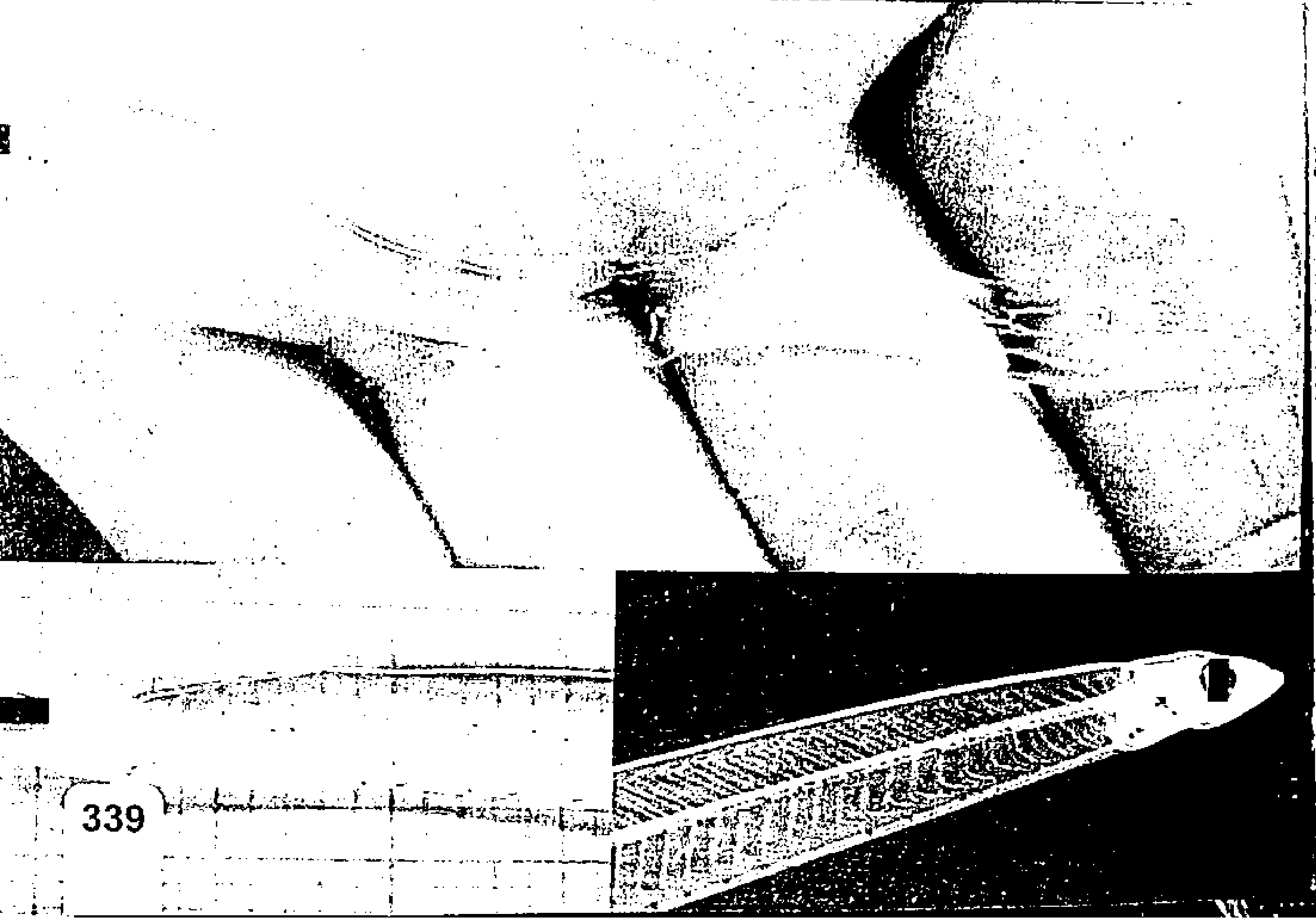

Marfat.com

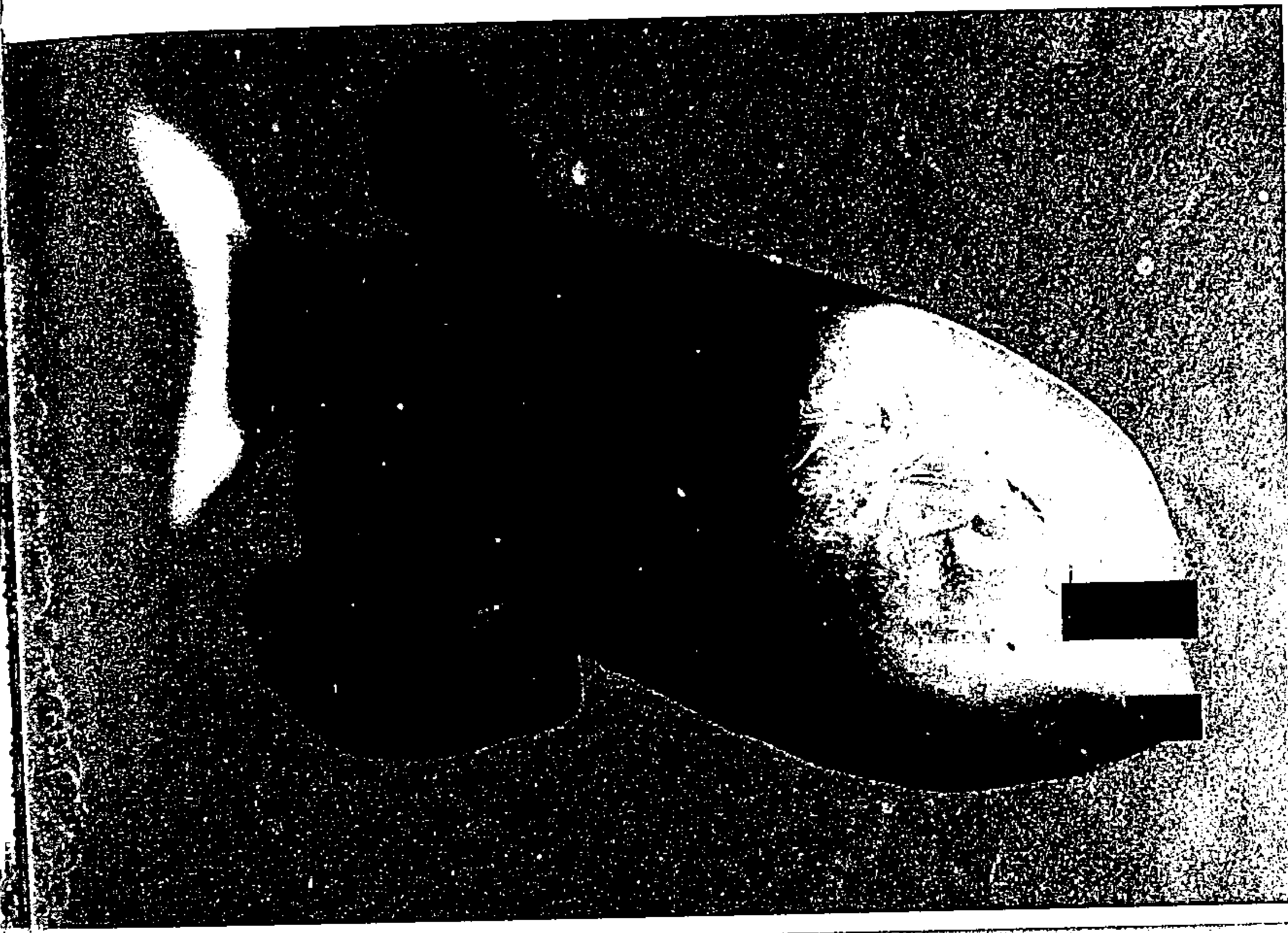

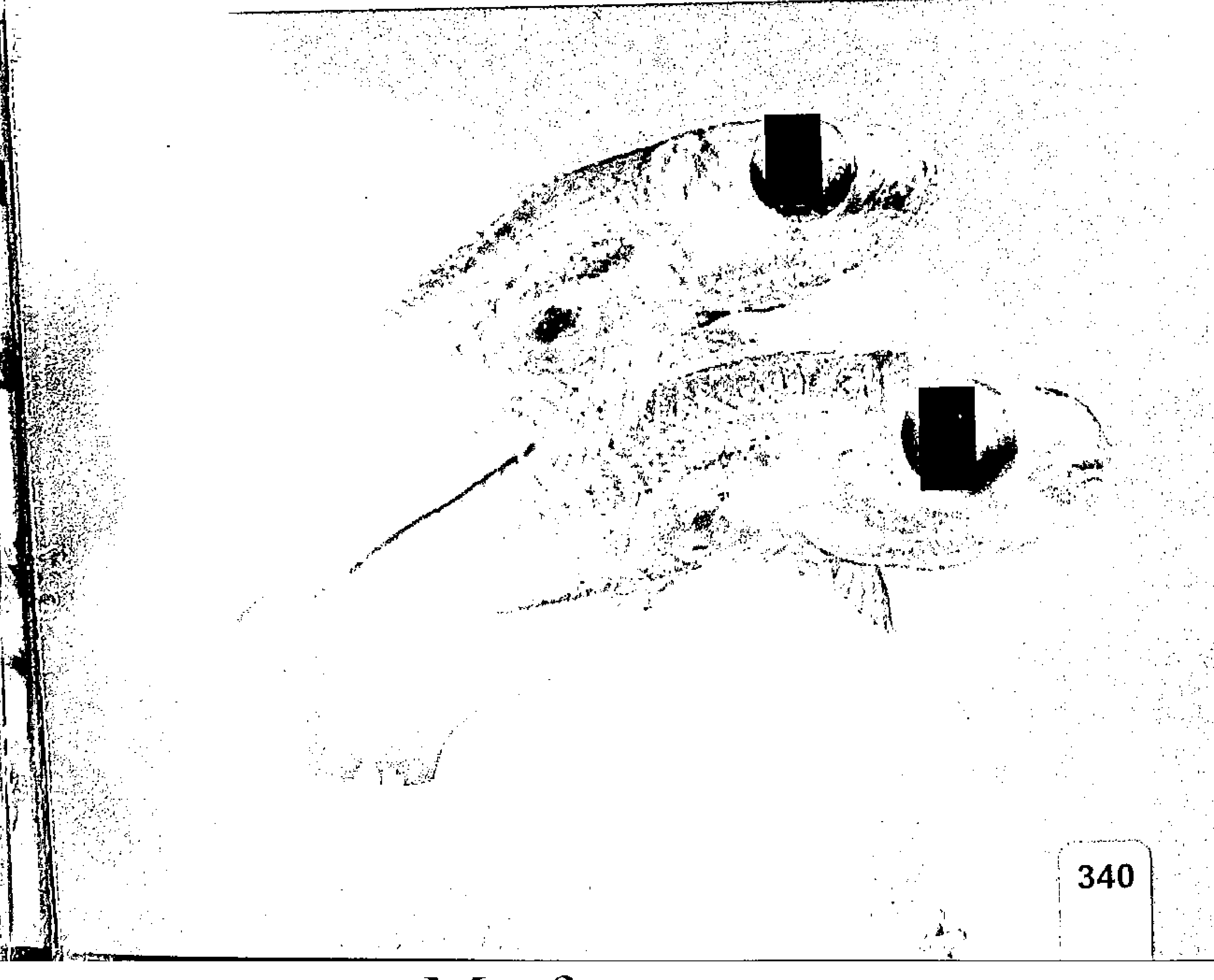

Marfat.com

اللہ کے وجود کے نا قابل تردید دلائل

ان صفحات میں ہم بچوں، جانوروں اور مچھلیوں کی تصاویر دے رہے ہیں جن کے دو سر ہیں یا دو منہ ہیں یا پانچ ٹانگیں ہیں یا دو جسم ہیں، یہ تمام تصاویر یہ ثابت کرتی ہیں کہ کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے۔ دو دھڑ، دو سر والے جانور ہزاروں میں ایک پیدا ہوتے ہیں ان جانوروں کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھا رہے ہیں کہ اگر میرا وجود نہ ہوتا تو انسانوں اور جانور میں تسلسل کے ساتھ اس طرح کی پیدائش ہوتیں، اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو ہر گھر میں ایک بچہ 4 ہاتھ اور دو سر والا پیدا ہوتا اور پھر دوسرا بچہ نارمل پیدا ہوتا، آج ایک باپ کے 16 بچے ہیں مگر سب کے سب نارمل ہیں ایک خاندان میں 1000 بچے ہیں مگر 999 نارمل ہیں اور ایک بچہ نارمل نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میرے بندوں اگر میرا وجود نہ ہوتا تو ہر دوسرے بچہ میں کچھ نہ کچھ نقص ہوتا۔

Marfat.com

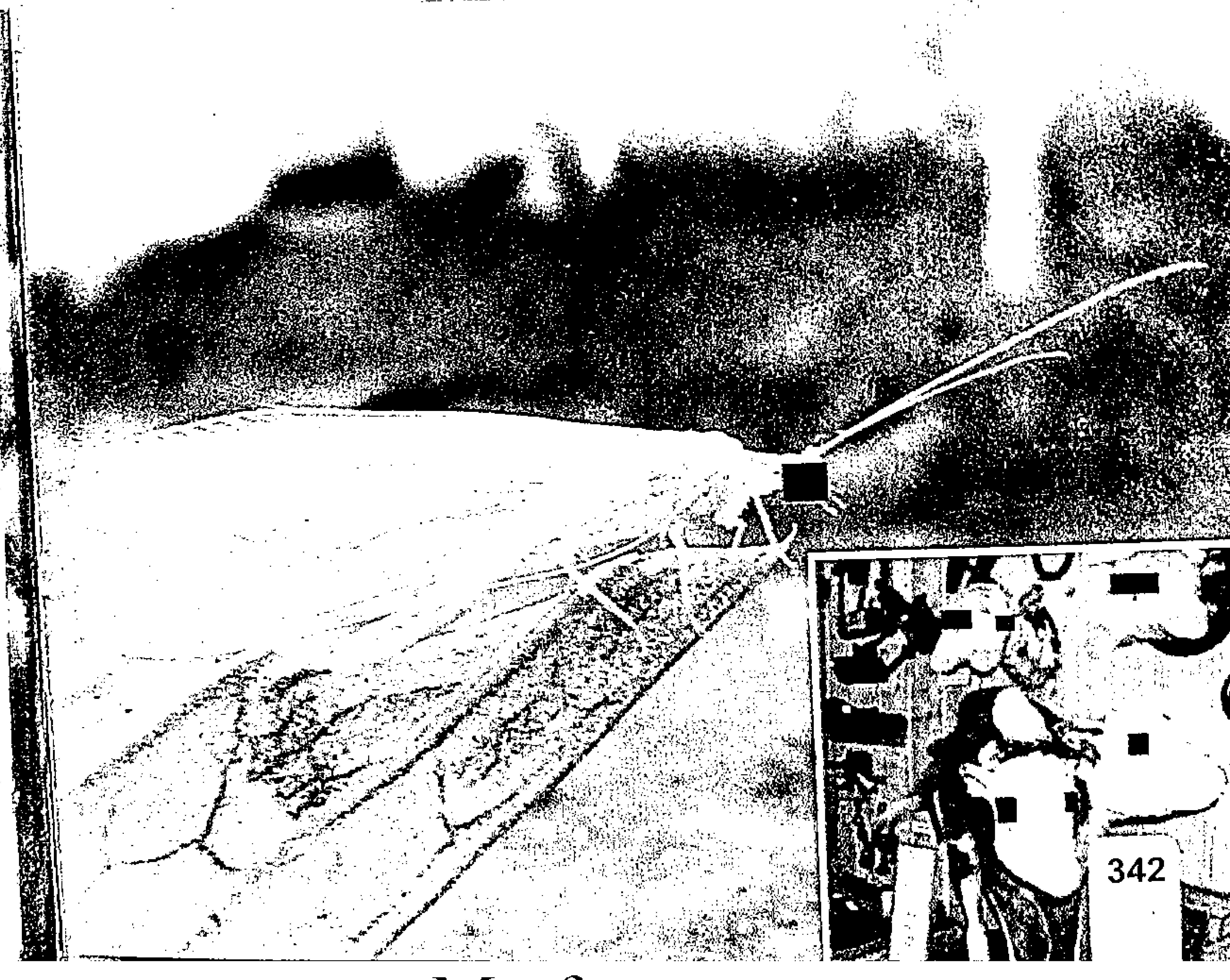

Marfat.com

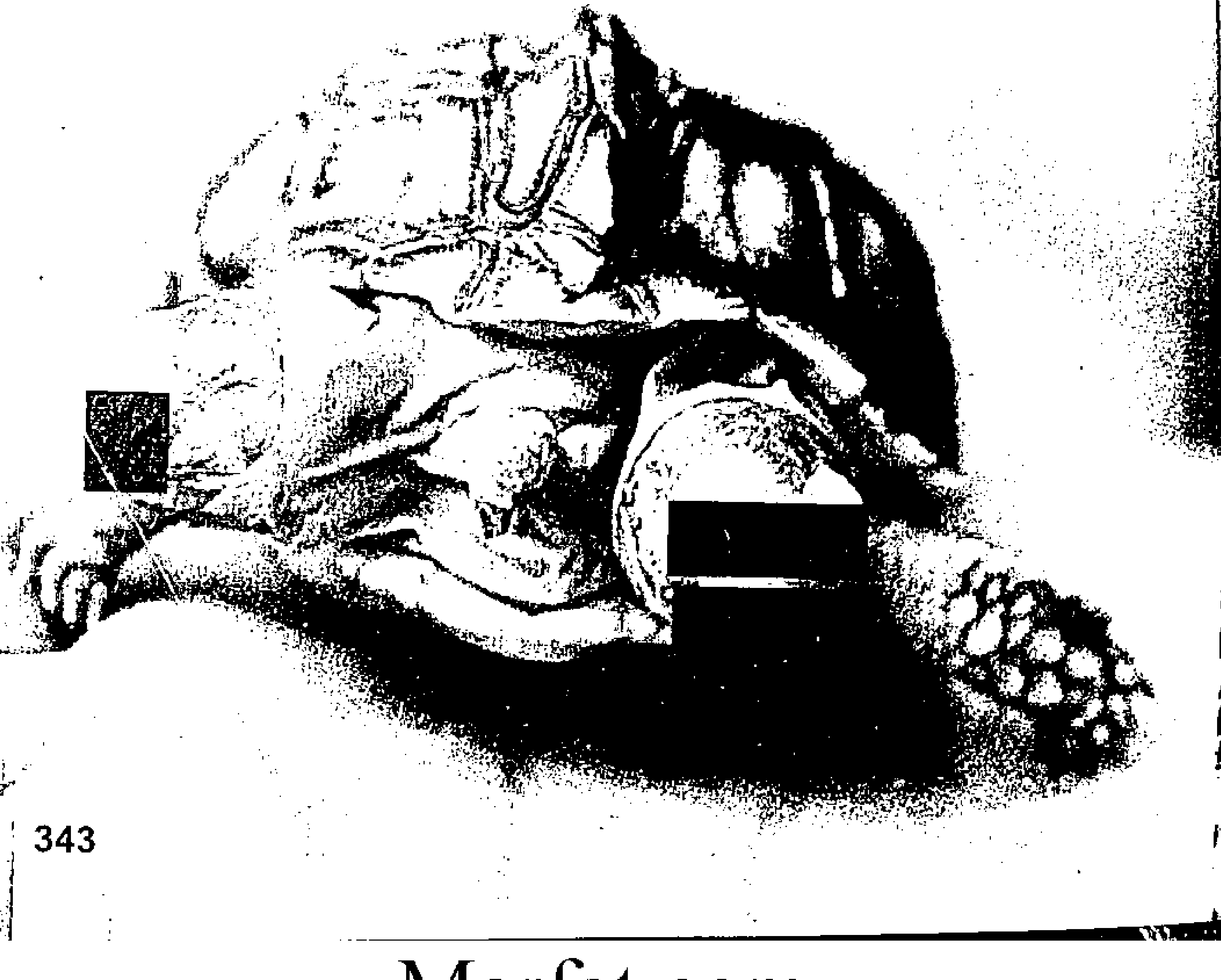

Marfat.com

Marfat.com

اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو 1000 میں سے 500 مچھلیاں ایسی ہوتیں

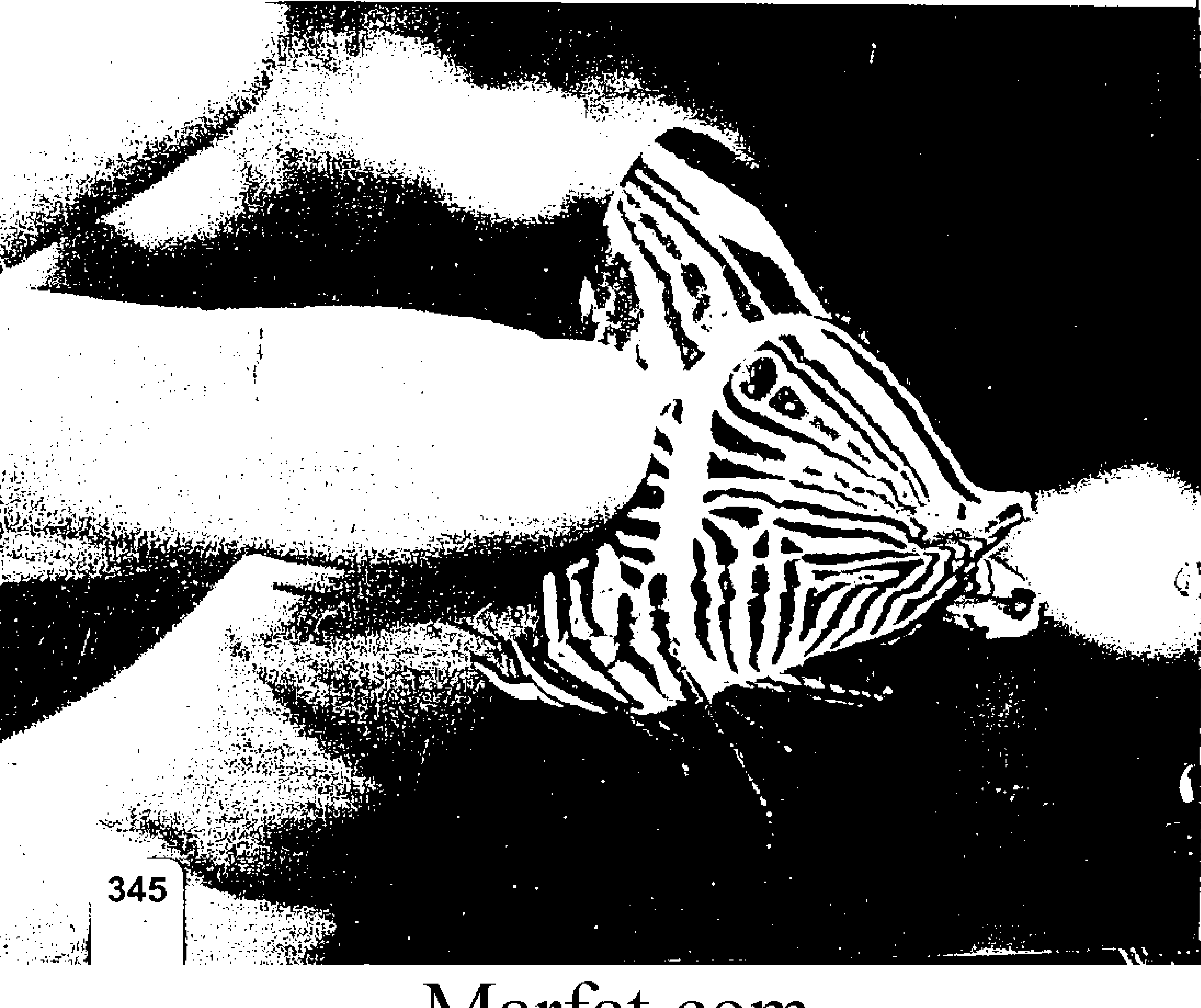

Marfat.com

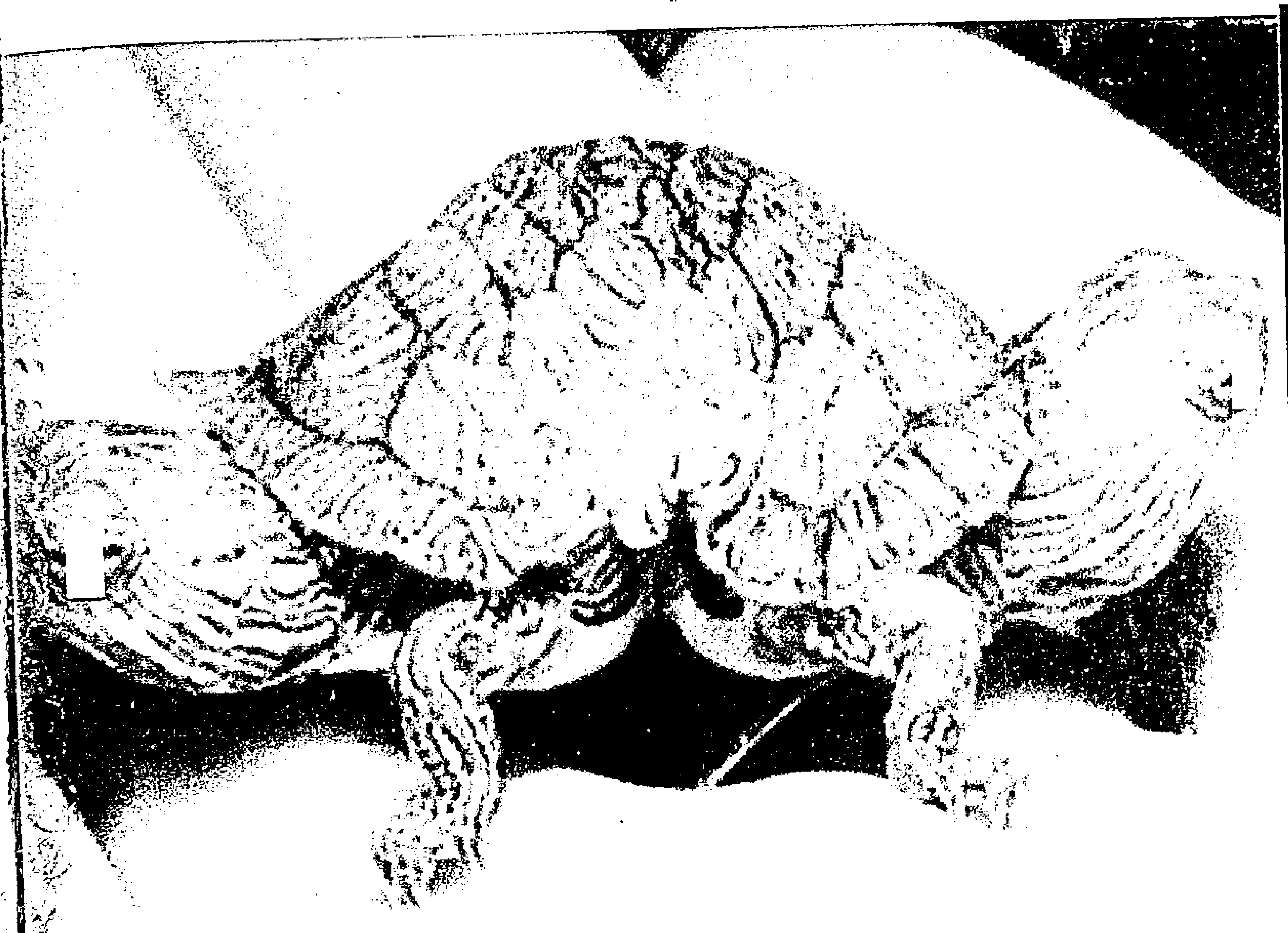

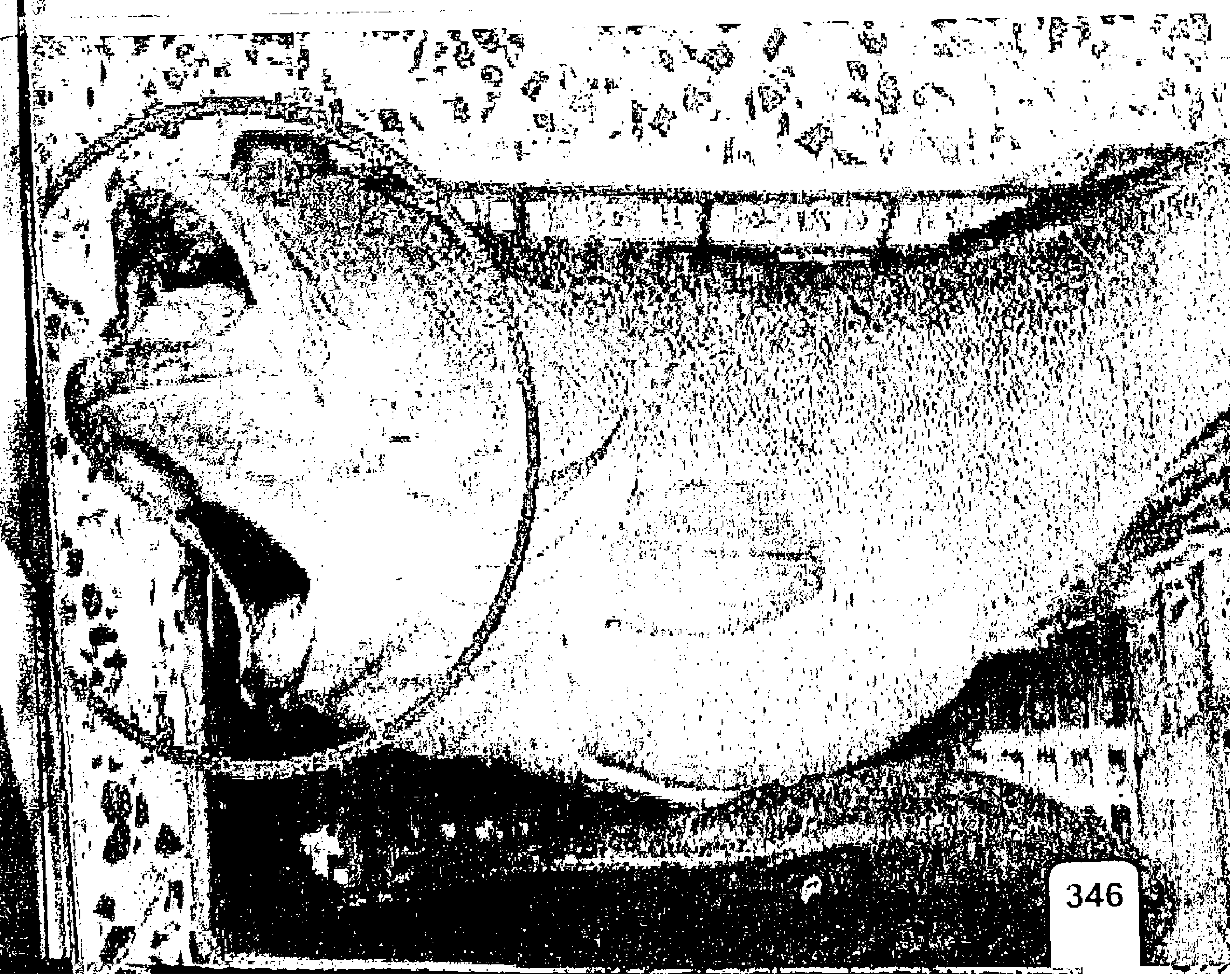

Marfat.com

اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو 1000 میں سے 500 سانپ ایسے ہوتے

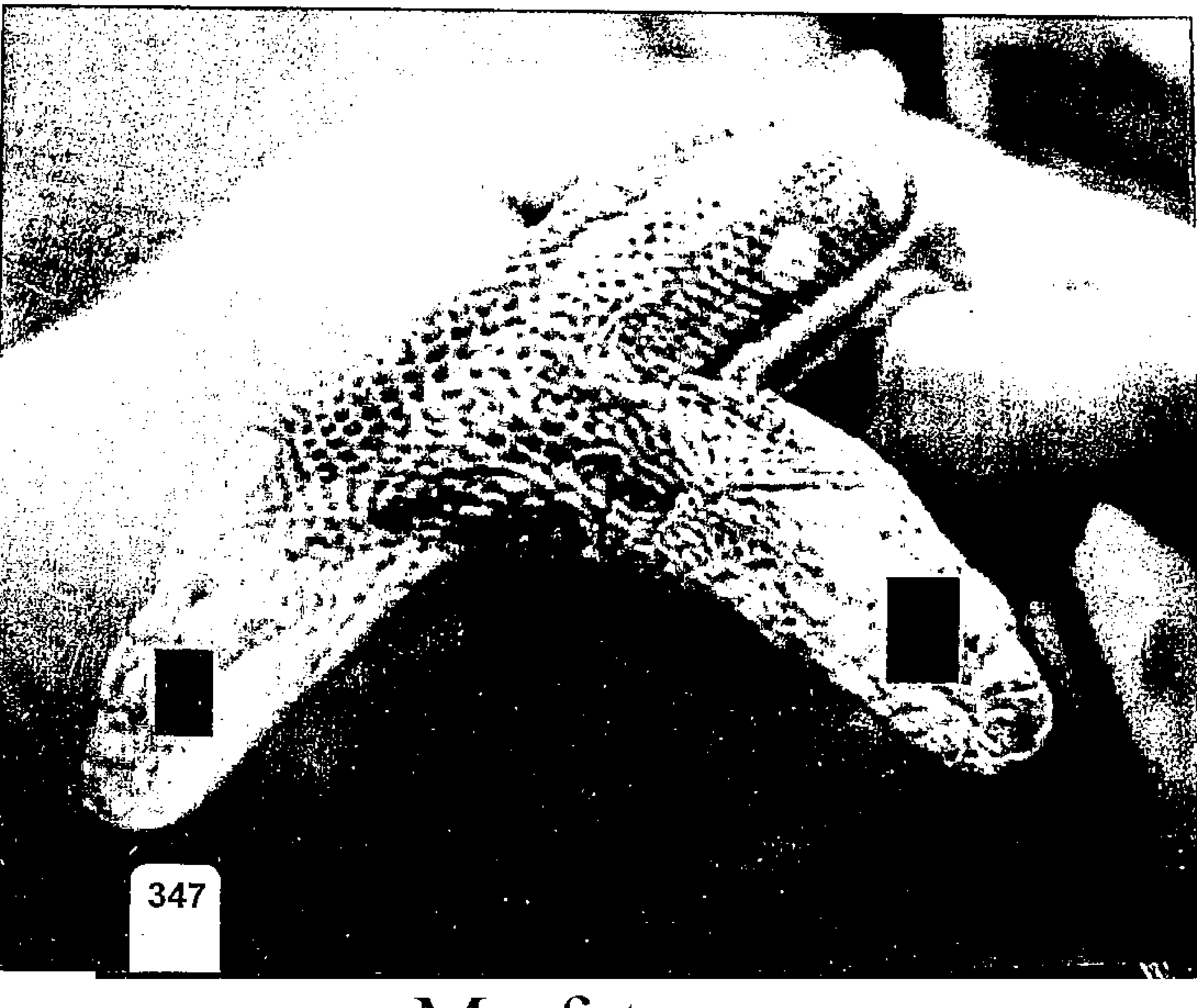

Marfat.com

اگر اللہ کا وجود نہ ہوتا تو 1000 میں سے 500 بچے ایسے ہوتے

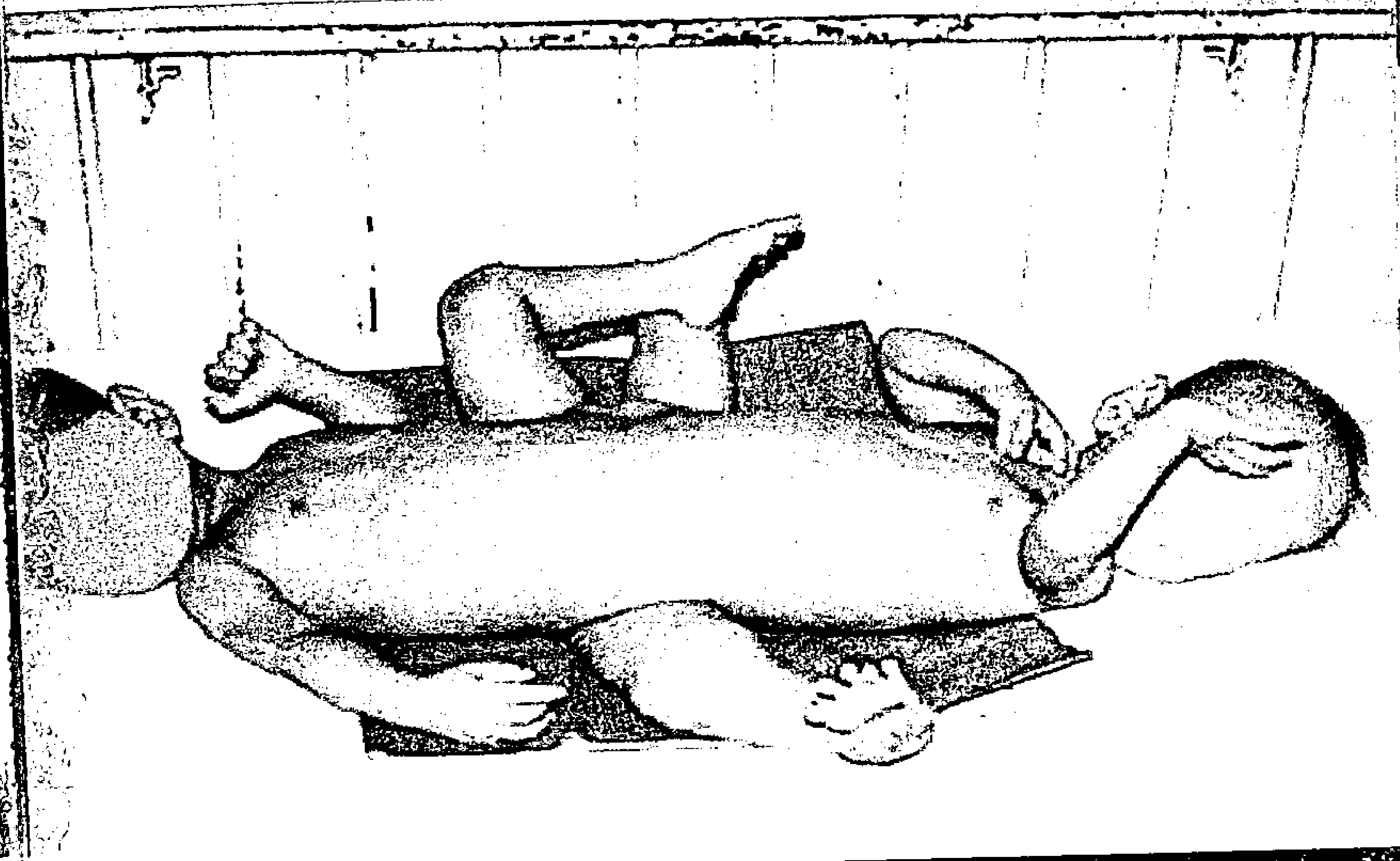

Marfat.com

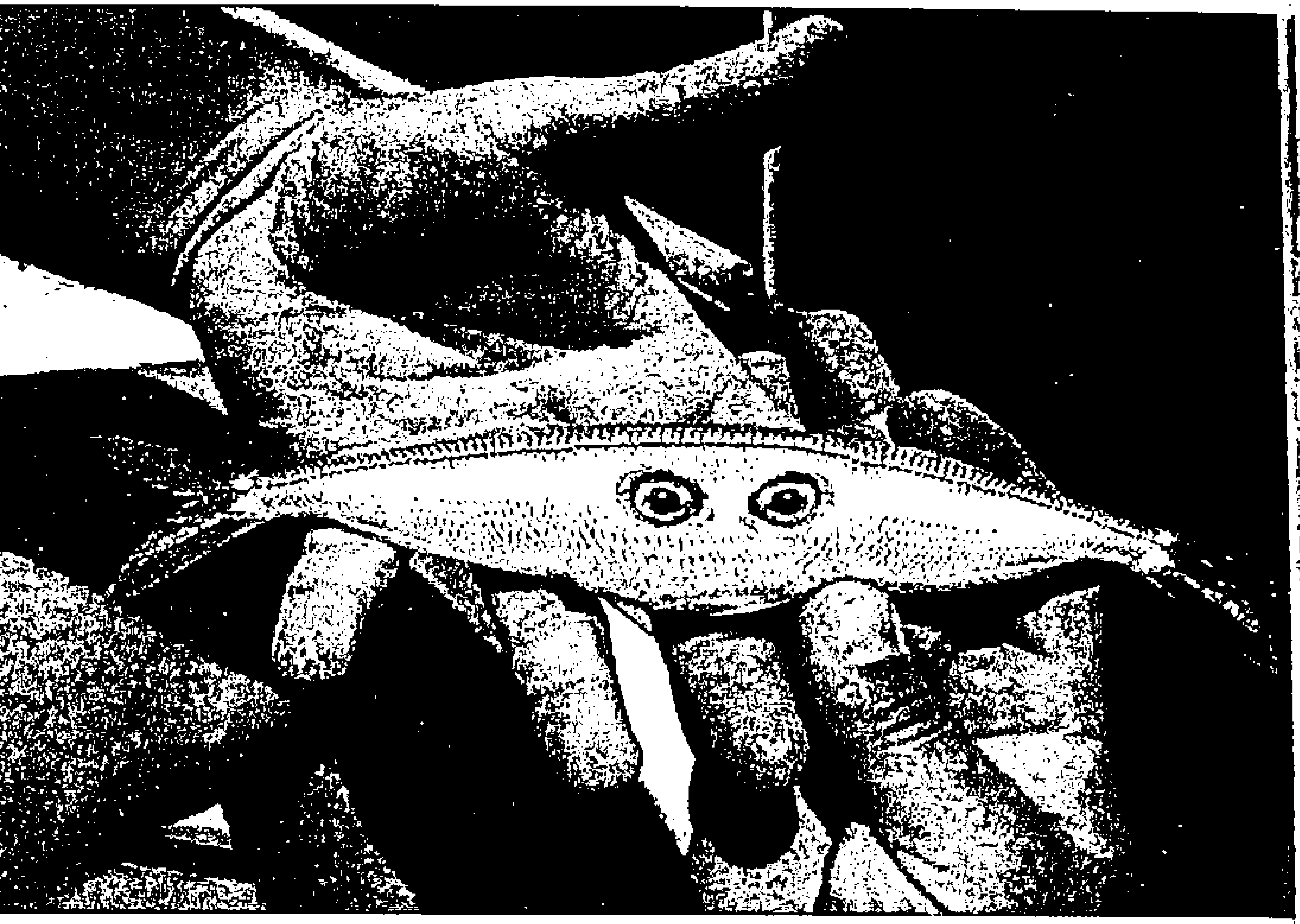

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قدرتی بلب

زیر نظر تصویر رات کے وقت میں بلب کی طرح روشنی دینے والے جگنو کی ہے، سائنسدان آج تک اس معمہ کو حل نہیں کر سکے کہ جگنو کم توانائی خرچ کر کے زیادہ روشنی کس طرح پیدا کرتا ہے، جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے روشنی دینے والی جو بھی چیز بنائی جاتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ اس روشنی کی مسلسل حرارت کی وجہ سے وہ مشین خراب ہو جاتی ہے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ جگنو کا جسم اس کی بنائی ہوئی حرارت سے زندگی بھر متاثر نہیں ہوتا، جگنو کی یہ روشنی ایک کیمیائی ردعمل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، بعض اوقات جگنو مادہ کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے سگنل کے طور پر استعمال کرتے ہیں، بعض جگنو اس روشنی کو حفاظت کے لئے استعمال کرتے ہیں، جگنو کے علاوہ بعض سمندری مخلوقات بھی روشنی اور کرنٹ کا استعمال کرتی ہیں درحقیقت جگنو کی پیدائش اللہ کے وجود کی حیران کن اور ناقابل تردید دلیل ہے ایک چھوٹے سے کیڑے میں روشنی کا سسٹم بنانا اور اس کو بوقت ضرور ON اور OFF کرنا اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔

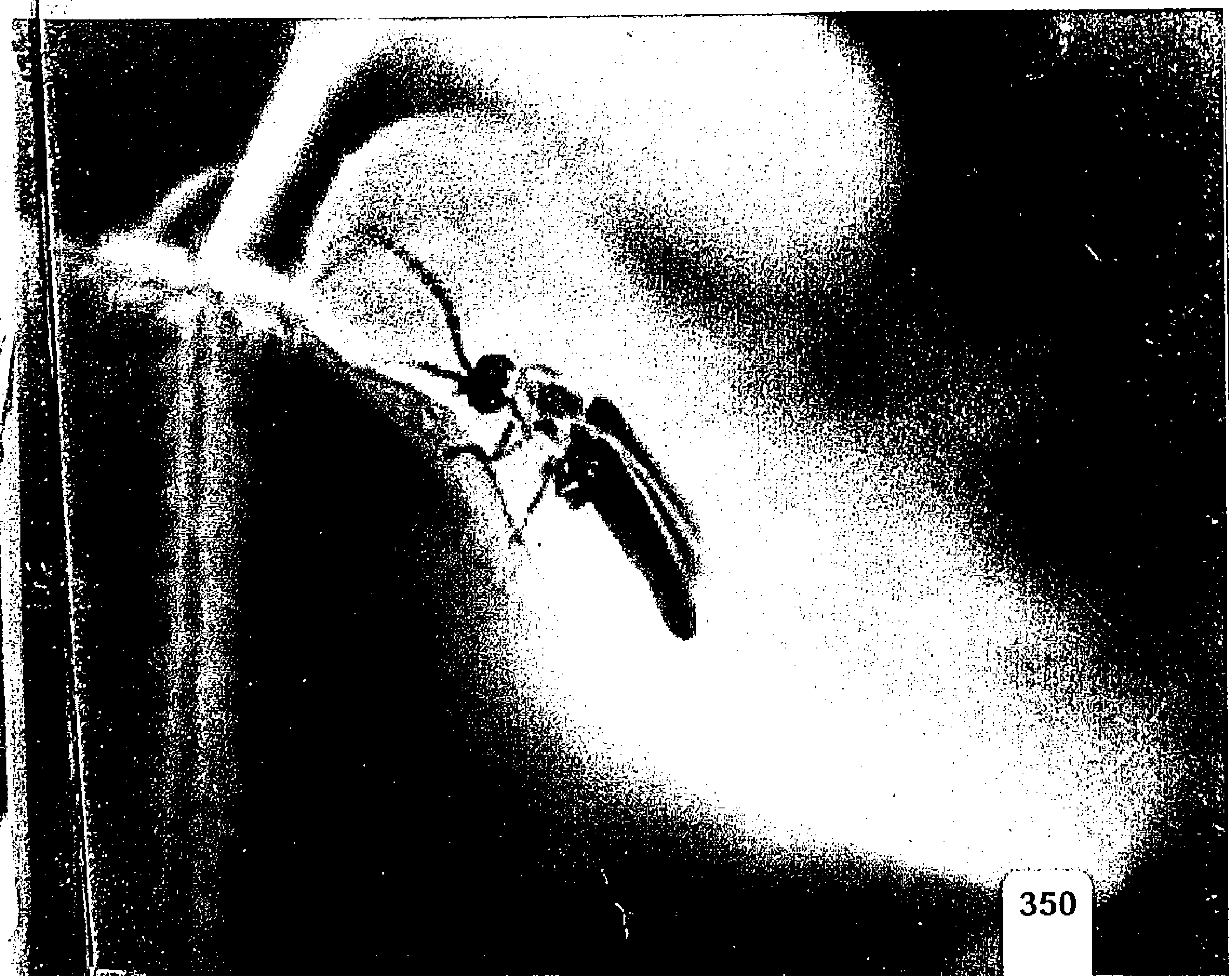

Marfat.com

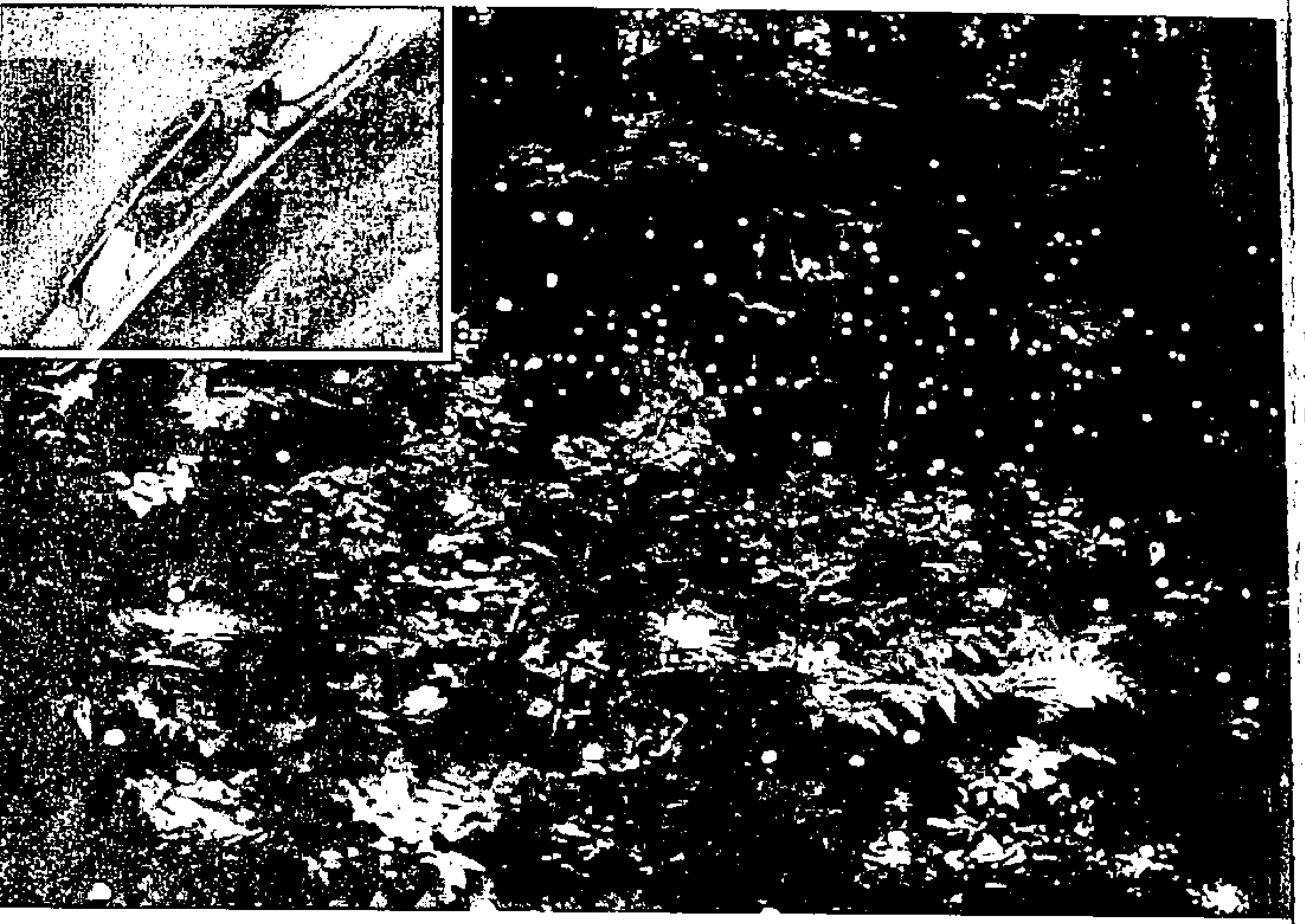

Marfat.com

اڑنے والے جنتی اور اڑنے والی مچھلیاں

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جنت میں جنتیوں کے محل ہوا میں بنے ہوئے ہوں گے جس میں انسان اڑ کر جائے گا۔

(حوالہ محافل جنت)

زیر نظر تصویر ان مچھلیوں کی ہیں جو اڑنے کی طاقت رکھتی ہیں اور ان کے پر ہوتے ہیں، ان تصاویر کو دیکھنے سے پہلے مجھ سمیت اکثر لوگ سمجھتے تھے کہ مچھلیاں اڑ نہیں سکتیں صرف تیر سکتی ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی اربوں تخلیقات میں سے ایک تخلیق یہ اڑنے والی مچھلیاں بھی ہیں جنت میں انسانوں کے اڑنے پر جو بعض عقل پرست اشکال کرتے تھے کہ انسان اڑ بھی سکے گا امید ہے کہ قرآن و حدیث میں عقل کے گھوڑے دوڑانے والے ان لوگوں کے لئے یہ تصویر ایک طمانچہ کی حیثیت رکھے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے نبی ﷺ کے اقوال مبارکہ کو سمجھنے اور اس پر یقین کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

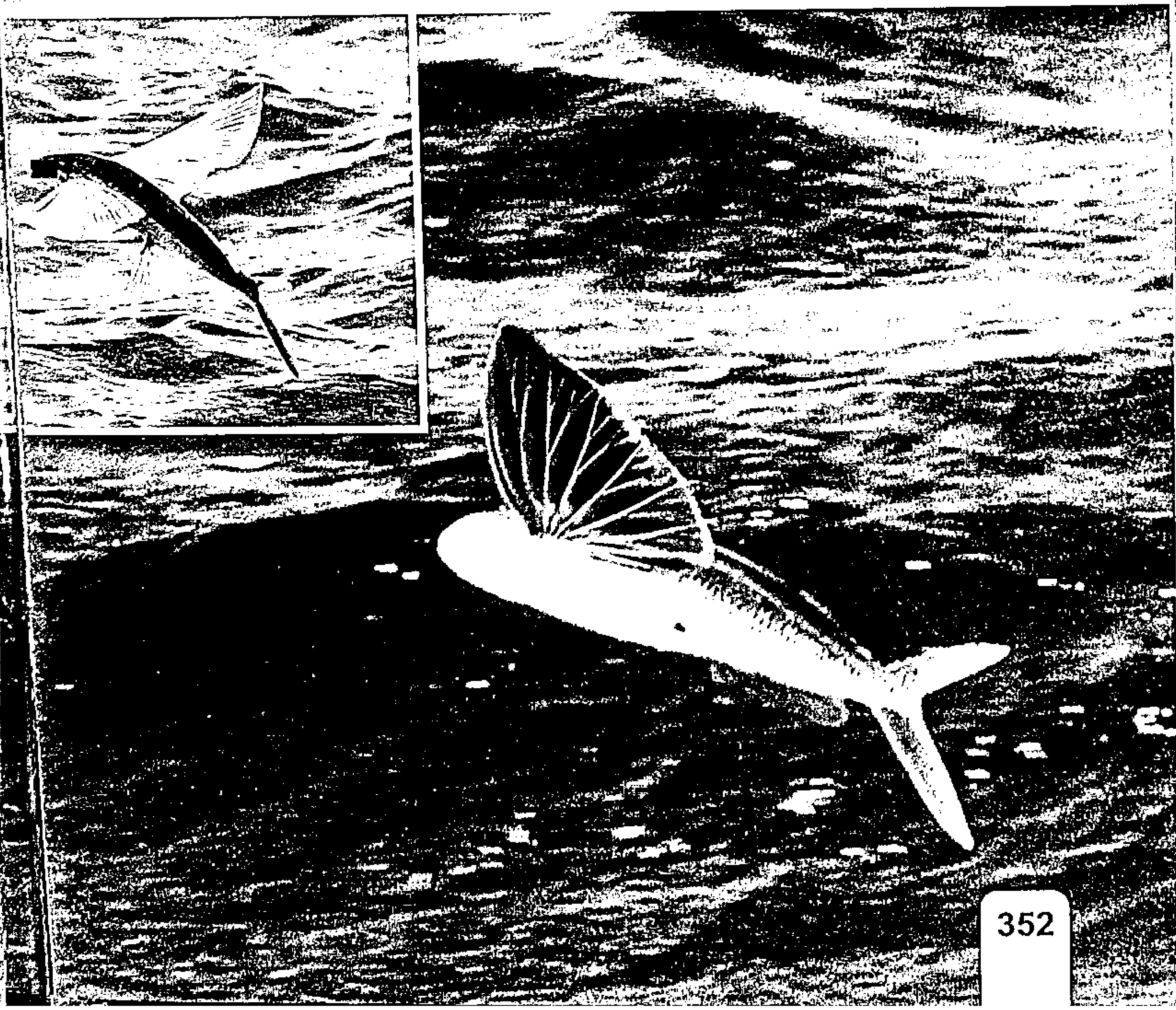

Marfat.com

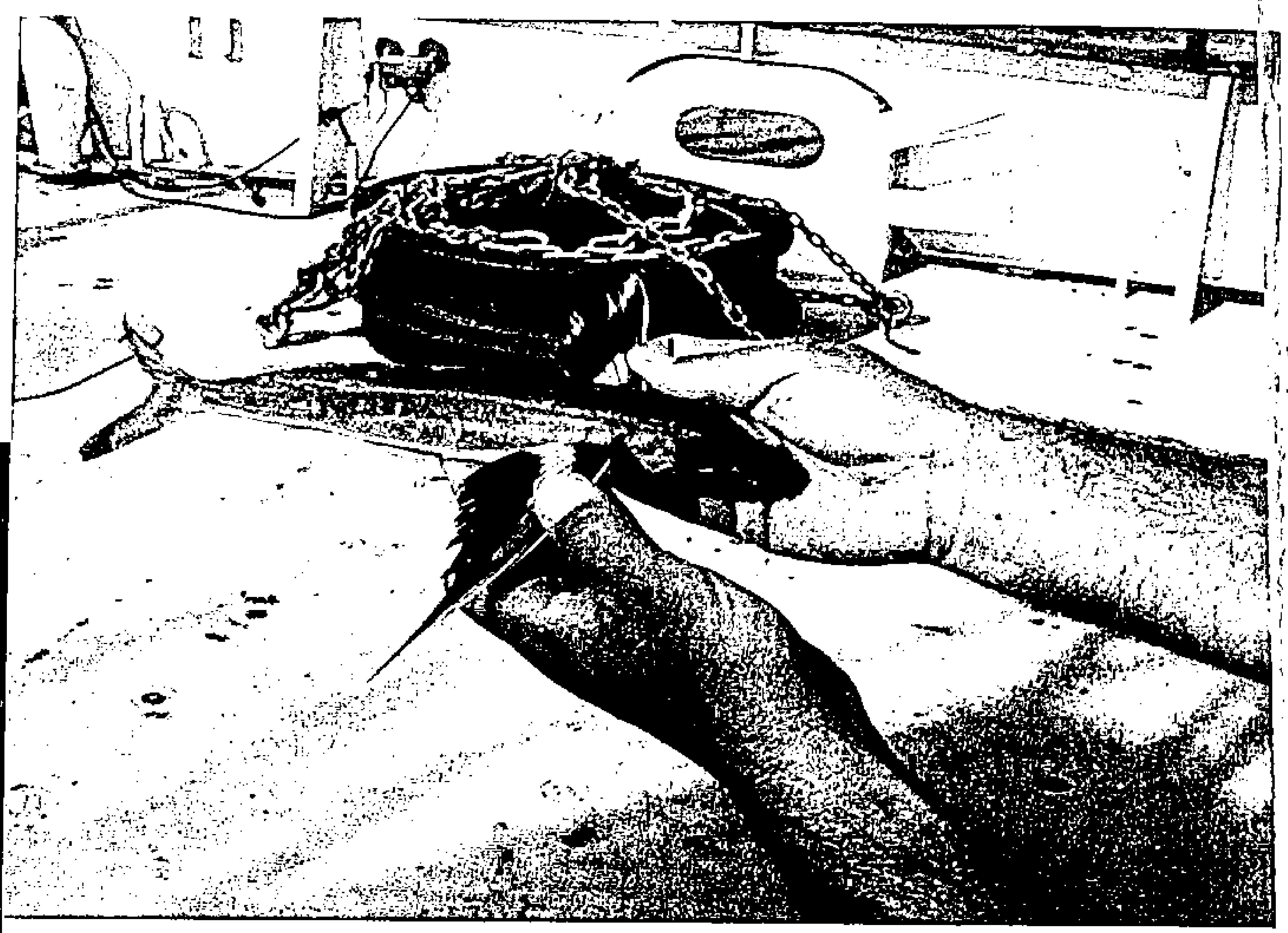

Marfat.com

اپنے جسم سے دگنی زبان والا گرگٹ

زیر نظر تصویر صحرائی گرگٹ کی ہے جس کی زبان شکار کرتے وقت اس کے جسم کی لمبائی سے دگنی ہو جاتی ہے، آج یہ تصویر ہمارے سامنے نہ ہوتی اور کسی سے پوچھا جاتا کہ کیا بعض جانور ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی زبان ان کے جسم سے دگنی لمبی ہوتی ہے تو وہ یقیناً انکار کر دیتا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس شخص نے نہ ایسا کوئی جانور دیکھا نہ اس کی تصویر دیکھی، اسی طرح حدیث شریف میں آتا

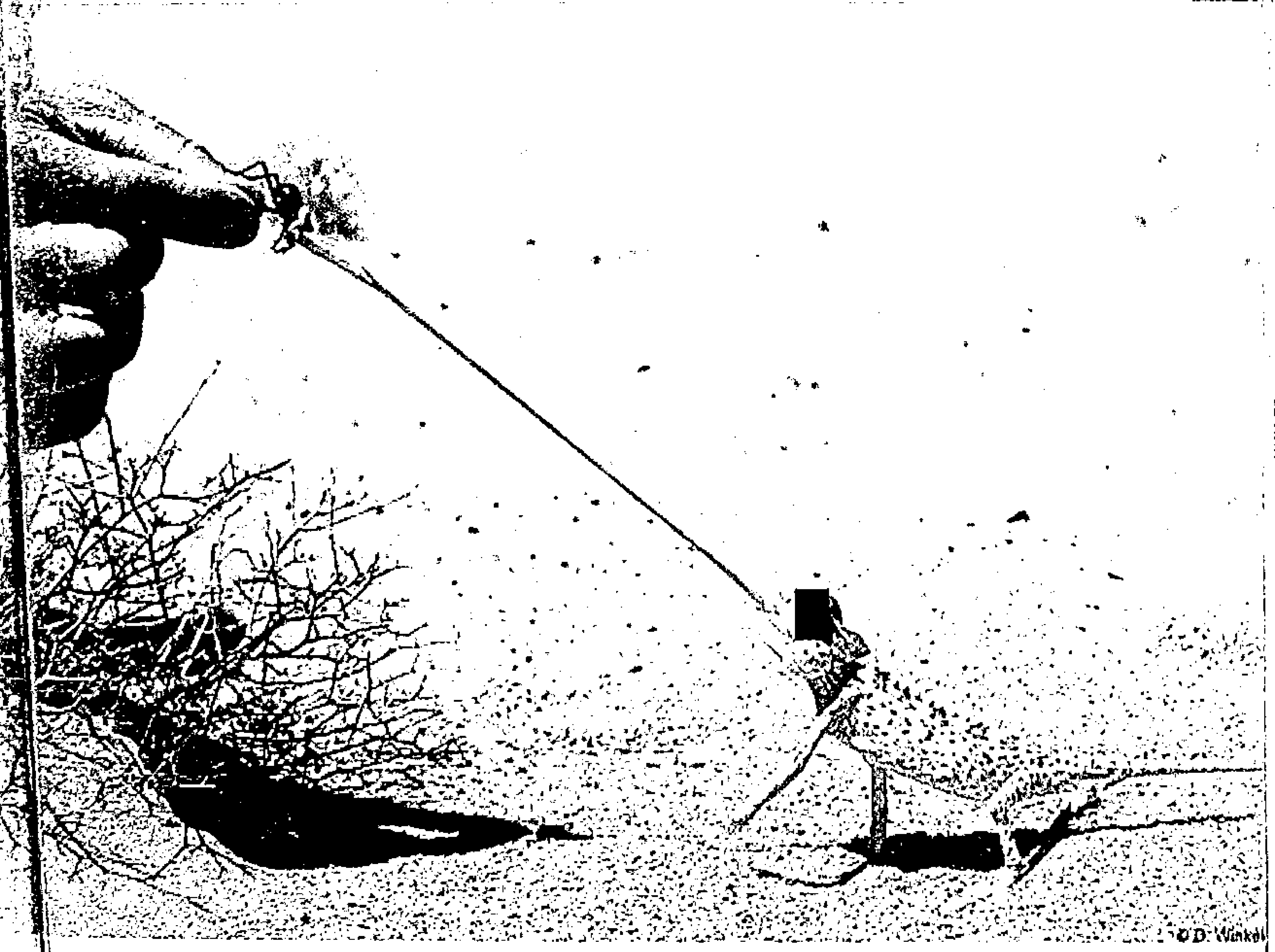

ہے کہ جہنمیوں کی زبان احد پہاڑ کے برابر ہوگی، بعض کم عقل لوگوں نے جب یہ حدیث سنی تو عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہا کہ حیرت ہے کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے، ان نادانوں کے لئے یہ تصویر بطور عبرت دی جارہی ہے کہ جب دنیا میں ایک جانور کی زبان اس کے جسم سے لمبی ہوسکتی ہے تو جہنم جو کہ انسانی عقل سے بالاتر جگہ ہے وہاں ایک انسان کی زبان بھی احد پہاڑ کے برابر ہوسکتی ہے۔

Marfat.com

چیونٹیوں کی سلائی مشین سے سلنے والا پتہ

زیر نظر تصویر میں چیونٹیاں ایک پتہ کو اپنے منہ سے سلائی مشین کی طرح سی کر گھر بنا رہی ہیں۔
یہ تصاویر اللہ کی قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہے کہ اس رب کریم نے ایک ننھی مخلوق میں کیا دماغ بنایا ہے ان چیونٹیوں کو کس نے سکھایا کہ تم ان پتوں کو بھی سی کر اپنے گزر بسر کا سامان کر سکتی ہو۔

Marfat.com

زیر نظر تصویر پتے کو بطور گھر سینے والی چونٹیوں کی ہیں جو چونٹیوں کے منہ میں موجود قدرتی سلائی مشین کے ذریعے پتوں کی سیتی ہیں

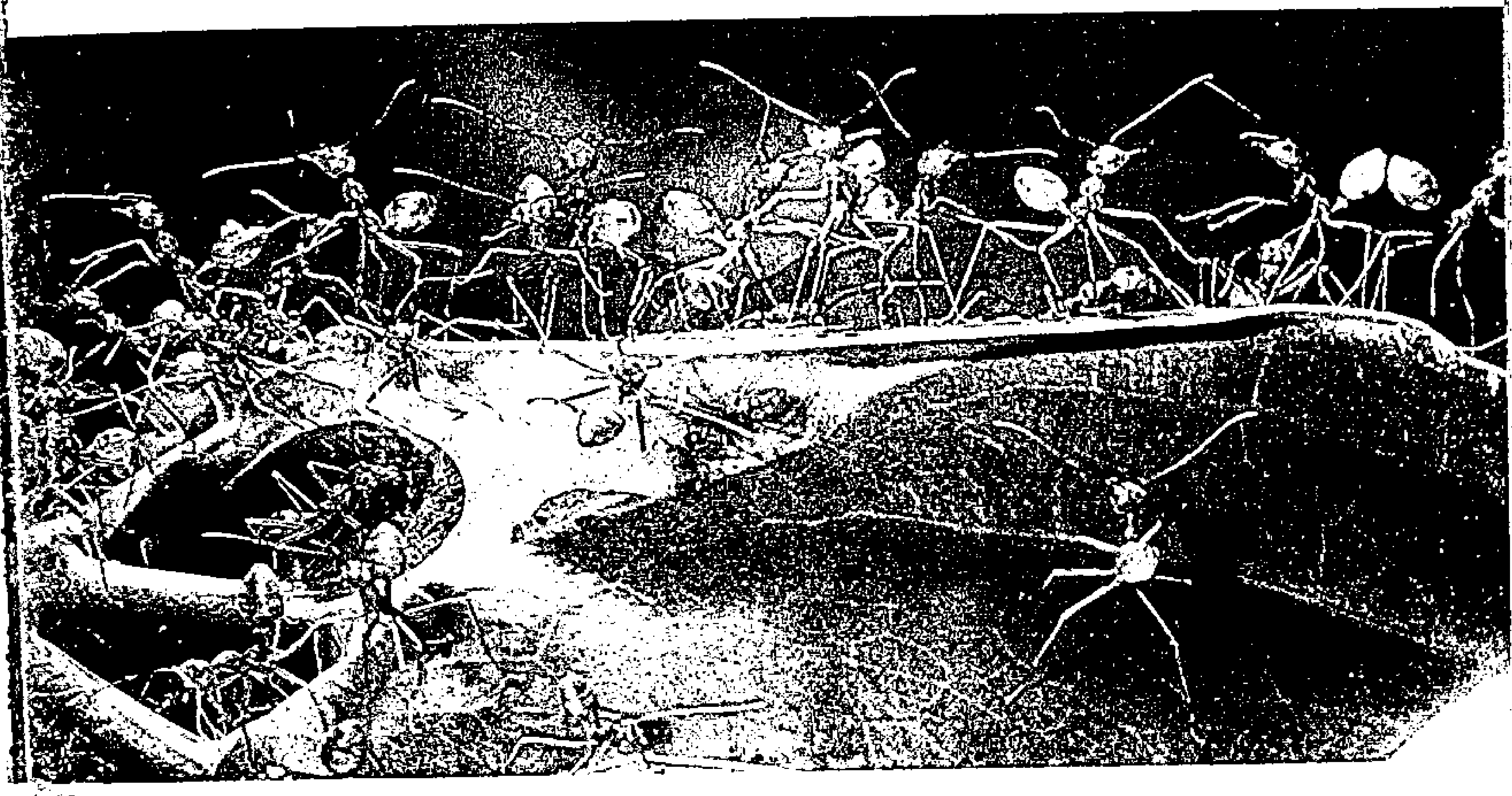

اپنے پیٹ میں شہد جمع کرنے والی چونٹیاں

کچھ چیونٹیاں اپنے آپ کو شہد کی مکھیوں کی خدمت کیلئے وقف کر دیتی ہیں اور اپنے پیٹ میں اپنے وزن سے کئی گنا زیادہ شہد جمع کر کے رکھتی ہیں جو بوقت ضرورت کالونی کی چیونٹیوں کے کام آتا ہے۔

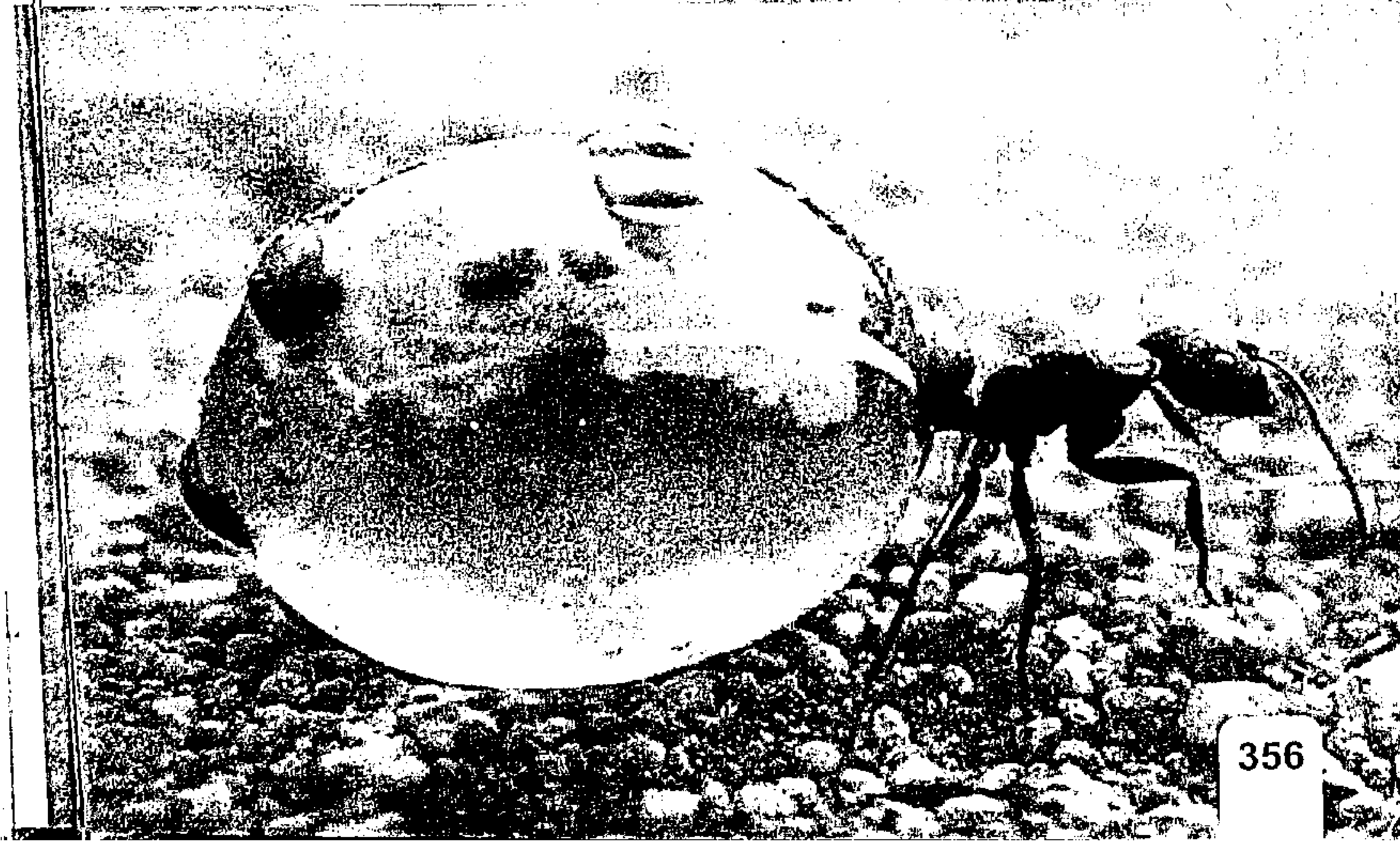

Marfat.com

ہے کوئی اللہ کے علاوہ ایسی تخلیق کرنے والا

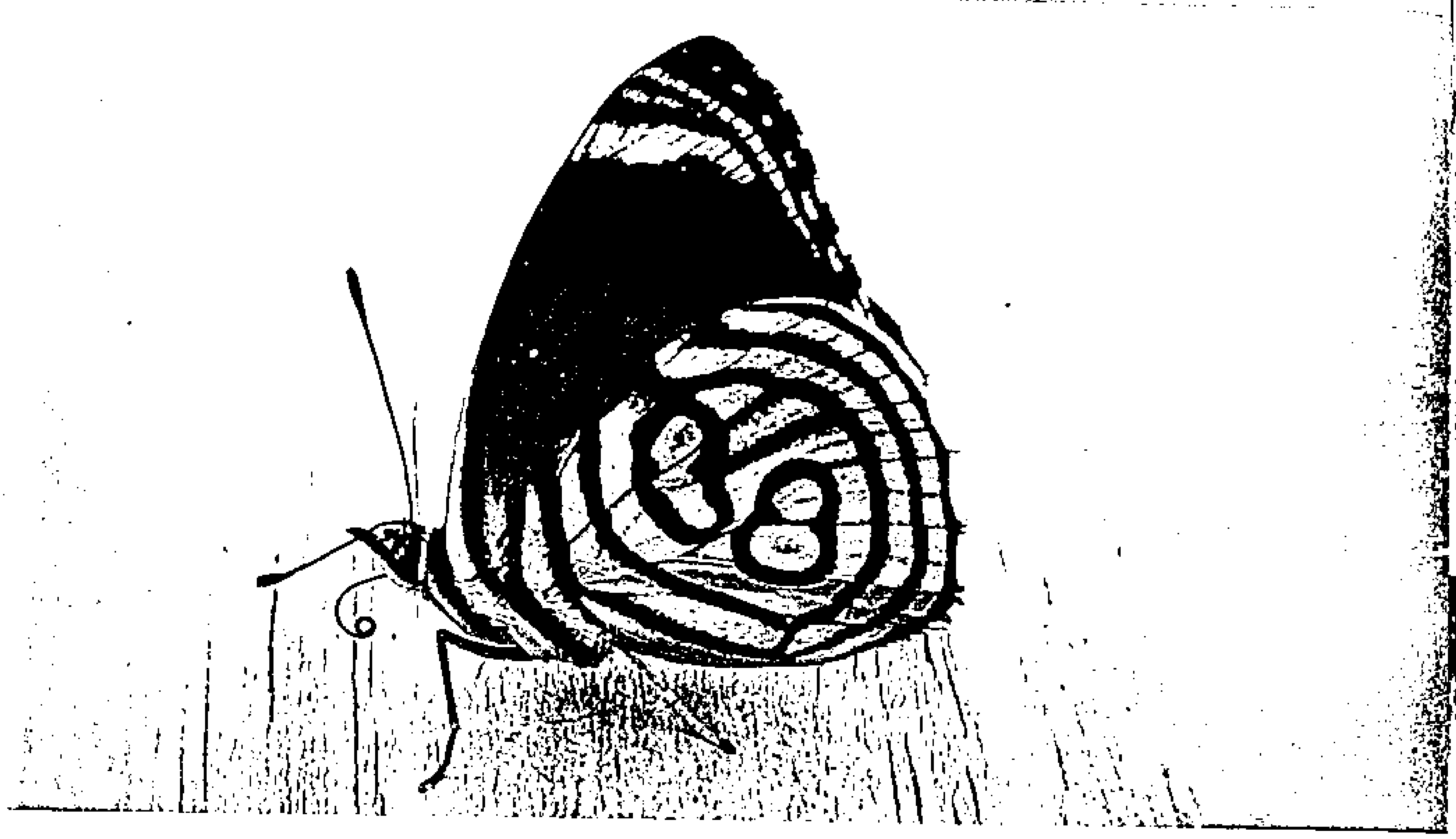

ہمارا رب وہ ہے جو اپنے ایک حکم سے تتلیوں کے پروں کو خوبصورت نقش ونگار اور رنگوں سے سجاتا ہے۔ تتلی کے دونوں پروں پر حیران کن طور پر ایک جیسا نقش نگار ہوتا ہے، سائنس دان دونوں طرف کی یکسانیت کو دیکھ کر محو حیرت ہیں۔

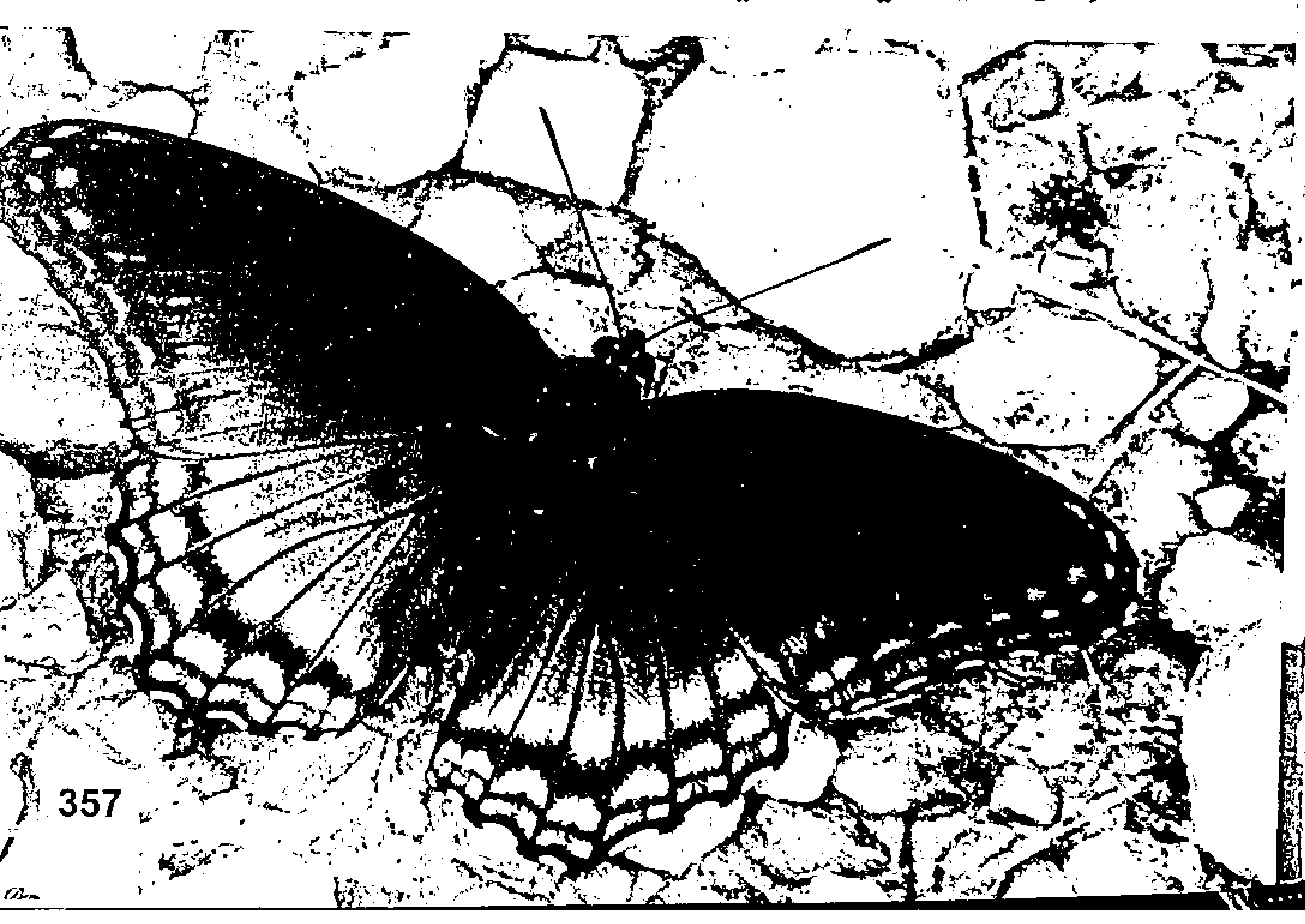

Marfat.com

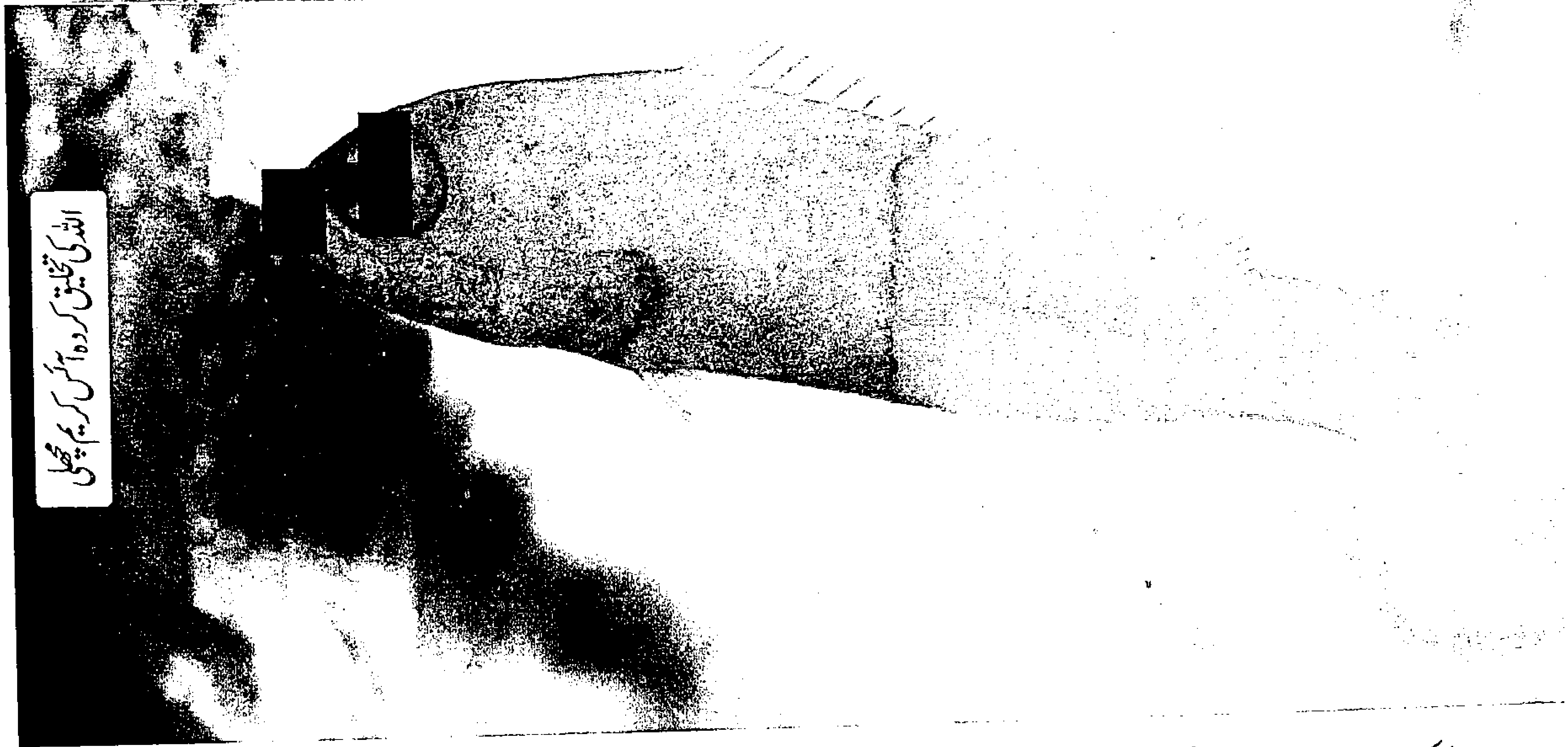

اللہ کی تخلیق کردہ آئس کریم مچھلی

اللہ کی قدرت اور شان نا قابل فہم ہے سات اندھیروں میں اتنی خوبصورت رنگوں والی مچھلی کو بنانے والی ذات ہی اس لائق ہے کہ ہر آن ہر گھڑی اس کے سامنے سر بسجود رہا جائے حیران کن بات یہ ہے کہ ہماری بنائی ہوئی پینٹنگ کے رنگ پانی پڑنے سے خراب ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی پینٹنگ کے رنگ پانی ہی میں بنائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

کیا یہ مور اور اس کا خوب صورت ڈیزائن خود بہ خود بن گیا؟

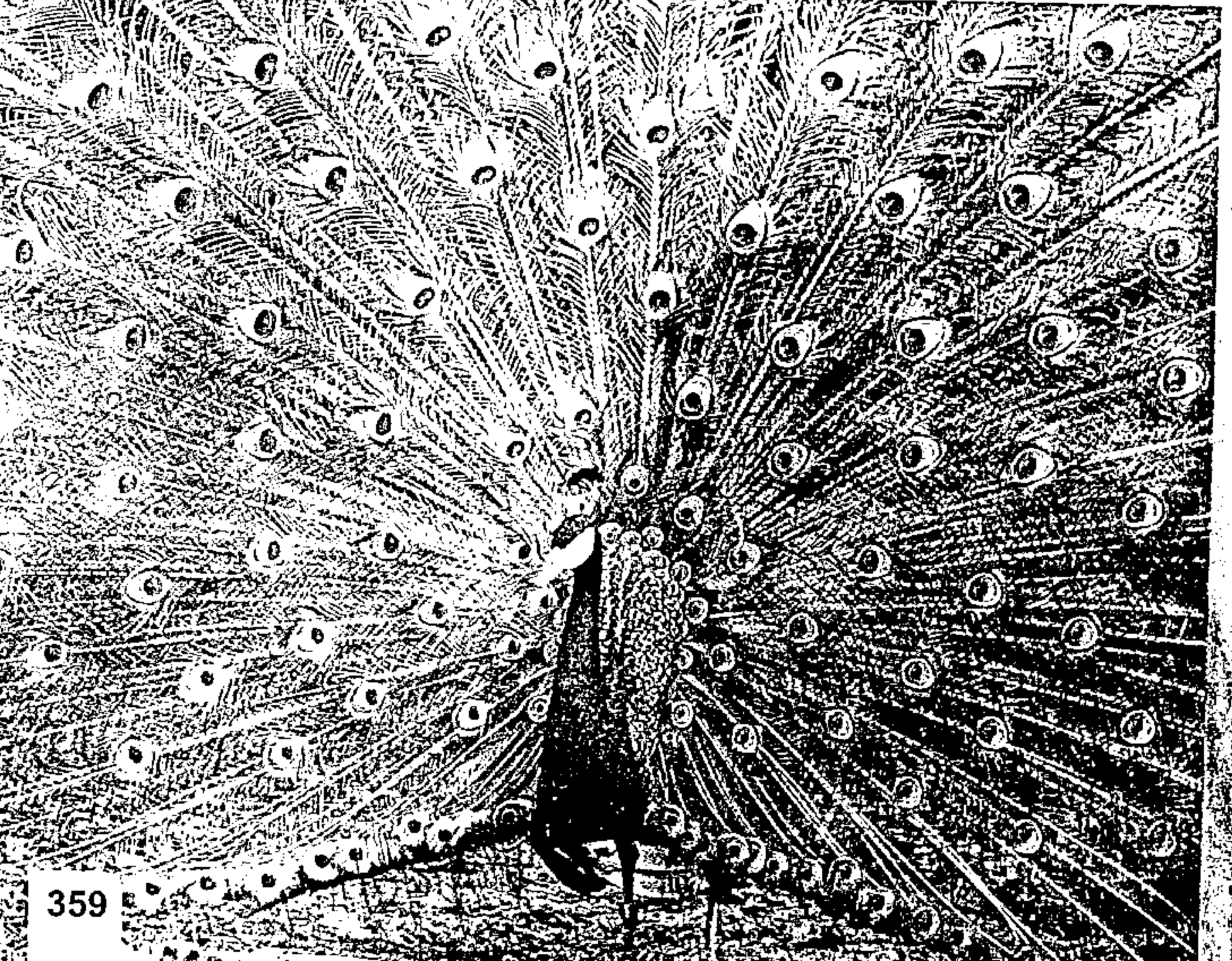

Marfat.com

ایک انچ کے بیج سے سوفٹ کا درخت

زیر نظر تصویر ایک چھوٹے سے بیج کی ہے اور تناور درخت کی ہے مگر جب ہم اس کو زمین میں دفن کرتے ہیں تو چند ہی سال میں یہ ننھا بیج سوفٹ لمبے درخت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اللہ کی قدرت سے اسی بیج سے ہزاروں پھل پیدا ہوتے ہیں، اگر ہم اس بیج کو چیر کر دیکھیں تو ہمیں اس میں نہ پتے نظر آئیں گے نہ پھل نظر آئیں گے، مگر زمین میں دفن ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے غیب کے خزانوں سے اسی بیج کے ذریعے لاکھوں پھل پیدا فرما دیتے ہیں، ایک ننھے سے بیج میں قدرت کا اتنا بڑا کرشمہ درحقیقت اللہ کے وجود کی ایک ایسی دلیل ہے جس کا انکار منافق ہی کر سکتا ہے۔

Marfat.com

حرمین شریفین کی سٹیلائٹ سے لی گئی تصویریں جس میں انوارات و فیوض الٰہیہ کے یہ مرکز روشن ہے

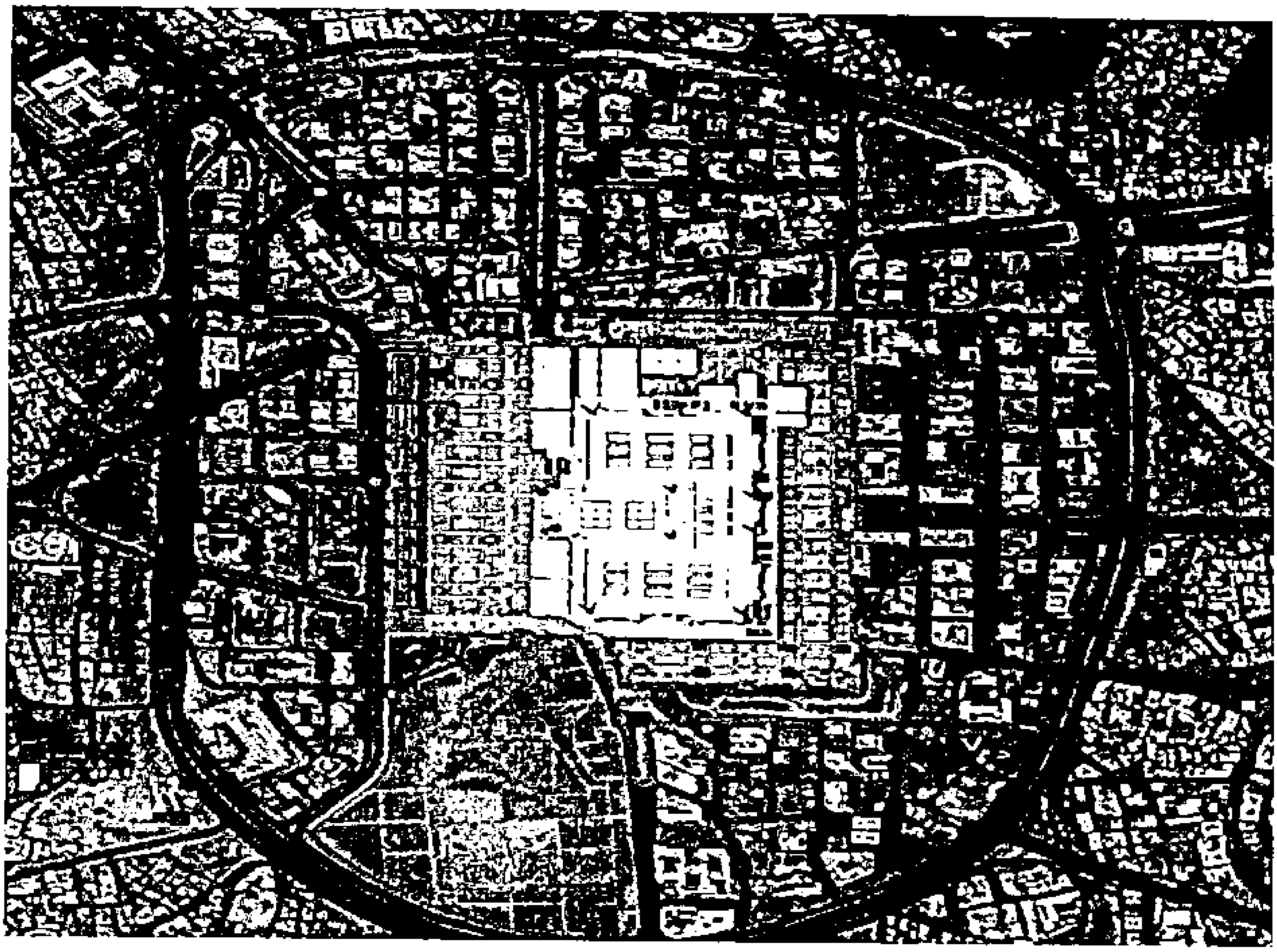

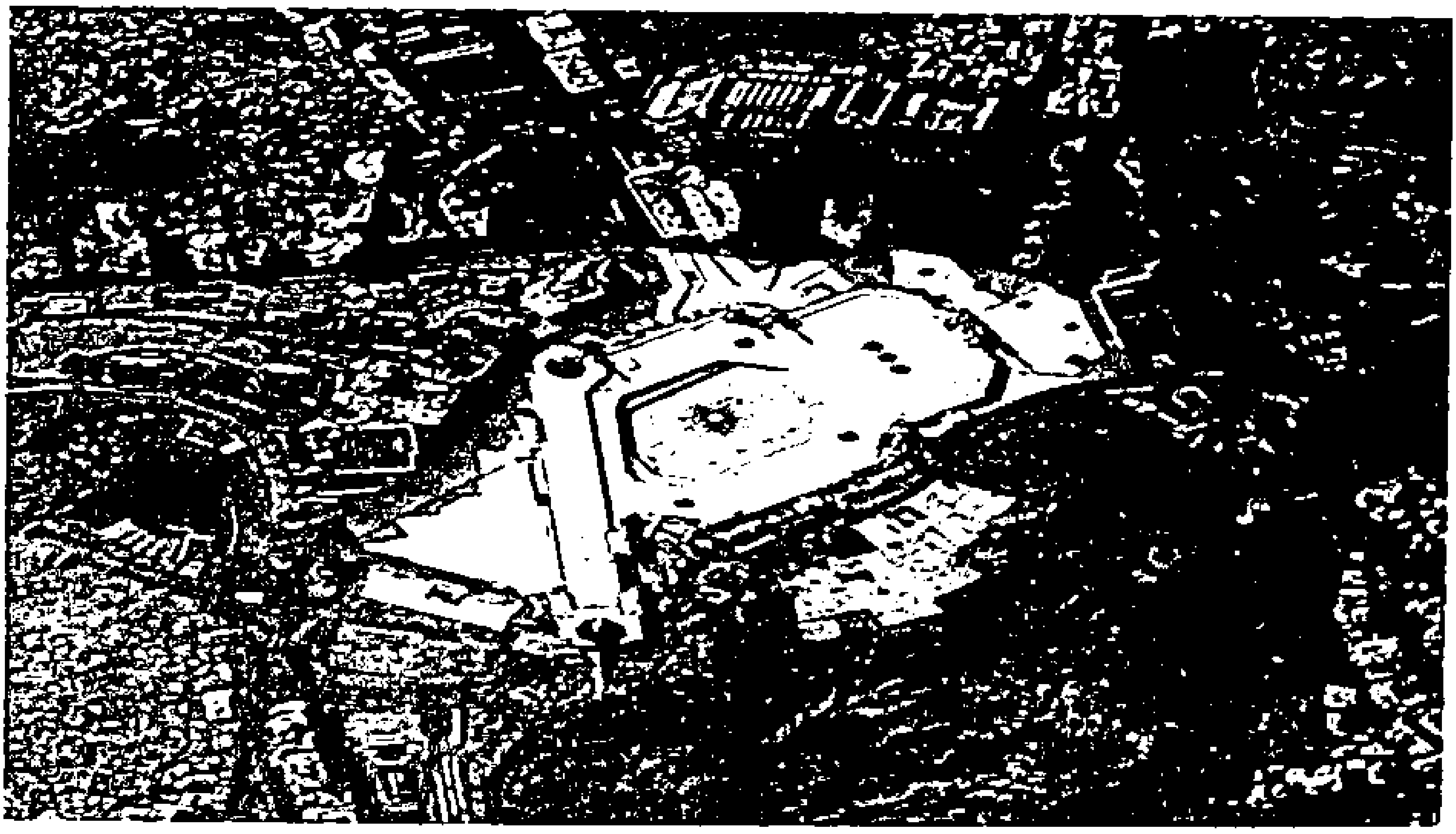

ایک امریکی سائنسدان چاند پر گیا اور اس نے چاند پر اذان کی آواز سنی تو وہ مسلمان ہو گیا دوسرا سائنسدان چاند پر گیا اور اس نے چاند سے زمین کی طرف دیکھا تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی کو روشن پایا اور مسلمان ہو گیا۔

Marfat.com

قوم صالح کے مقام مدائن صالح کی سٹیلائٹ سے لی گئی تصویر

مدائن صالح میں موجود چٹان کی سٹیلائٹ سے لی گئی تصویر یہ وہی چٹان ہے جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی معجزاتی طور پر نکلی تھی، اس چٹان پر اونٹنی کا نشان بھی واضح نظر آرہا ہے۔

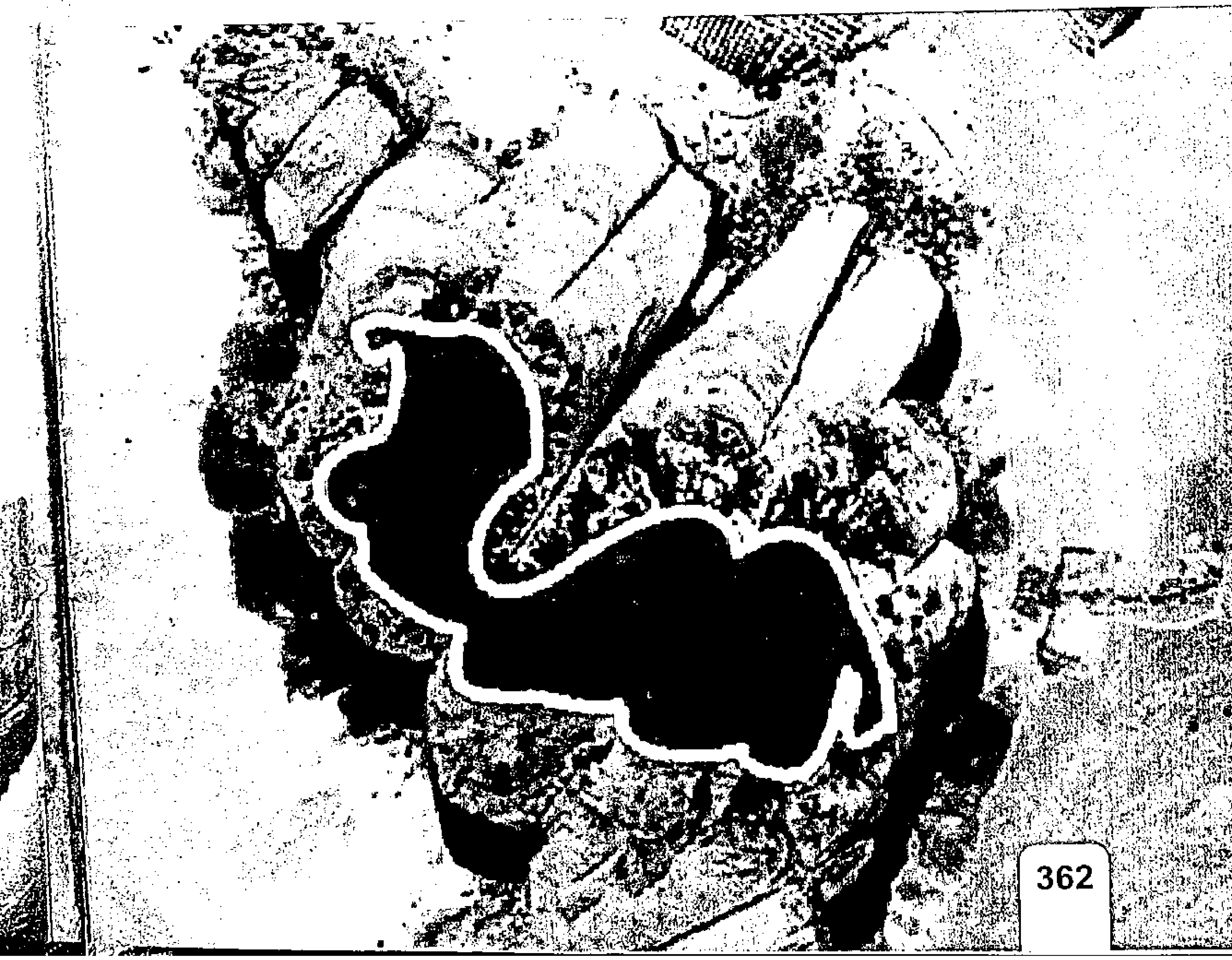

Marfat.com

ہم نے پہاڑ کو بطور کیل زمین میں گاڑا ہے

زیر نظر تصویر سمندر کے اوپر موجود پہاڑ کی ہے جس کا نچلا حصہ ہمیں سمندر کے نیچے تہہ میں بطور کیل کے جاتا نظر آرہا ہے۔ جس کے بارے میں قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:
وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ہم نے پہاڑ کو زمین میں (بطور کیل) گاڑا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بنانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے سمندر کو بنایا پھر سمندر کے اوپر زمین کو رکھا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بطور کیل زمین میں گاڑا جس کی وجہ سے زمین کی جنبش بند ہوگئی اس تصویر میں سمندر موجود میں پہاڑ بطور کیل پانی کے شفاف ہونے کی وجہ سے گڑا نظر آرہا ہے مگر دیگر پہاڑ زمین کے پانی کی طرح شفاف نہ ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے مگر وہ بھی درحقیقت اسی طرح زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔

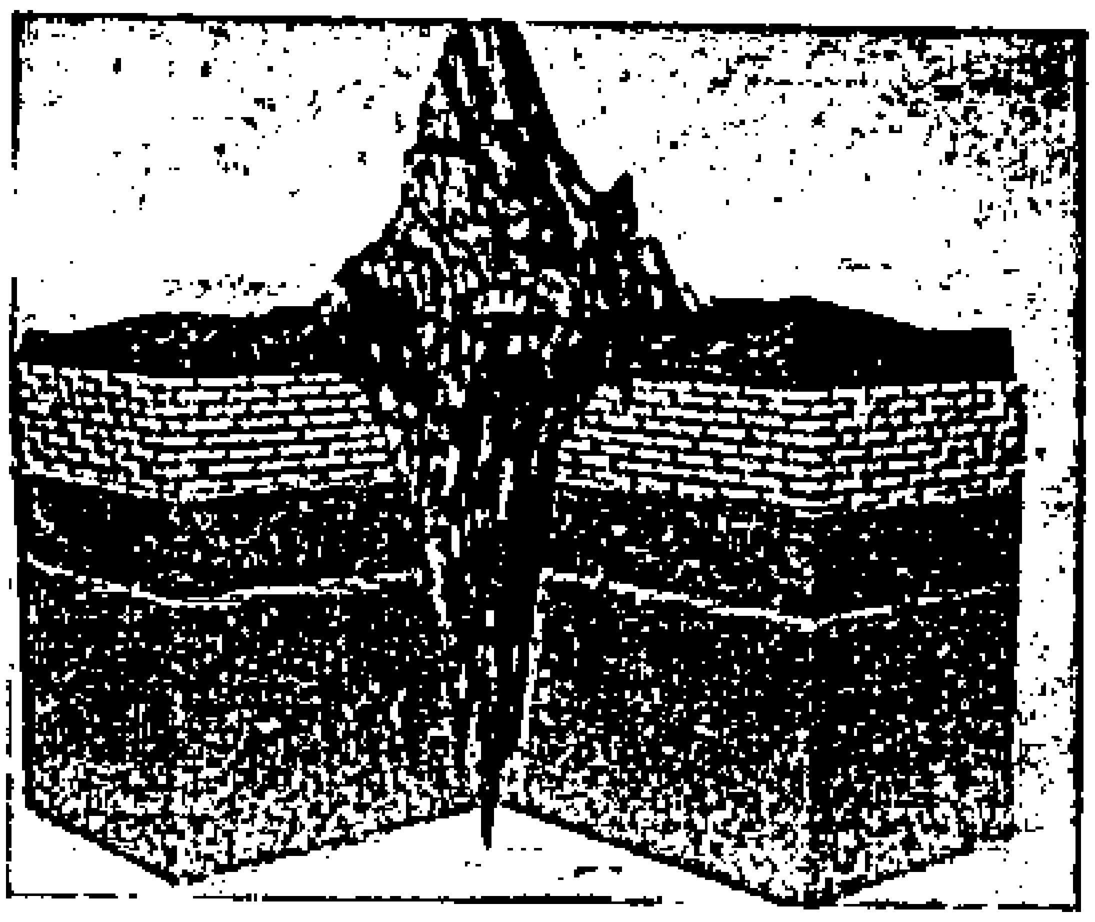

Marfat.com

ماں کے پیٹ میں بچہ کے اطراف میں موجود واٹر پروف بیگ خود بخود بن گیا

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو قدرت کی طرف سے ماں کے پیٹ کے اندھیرے میں اس بچہ کے اعضاء کو ایک خاص تناسب سے بنایا جاتا ہے پھر اس بچہ کے چاروں طرف اللہ کی شان حقیقی ایک جھلی کا بیگ بنا دیتی ہے جو کہ واٹر پروف ہوتا ہے جس کی وجہ سے بچہ کے منہ میں پانی نہیں جاتا اور اس کے اعضاء ماں کے معدہ کی گرمی اور ایسڈ سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک بچہ کی پیدائش میں قدرت کی وہ کاریگری ہے جس پر جتنا غور کیا جائے اتنی ہی اللہ کی قدرت نظر آتی ہے۔

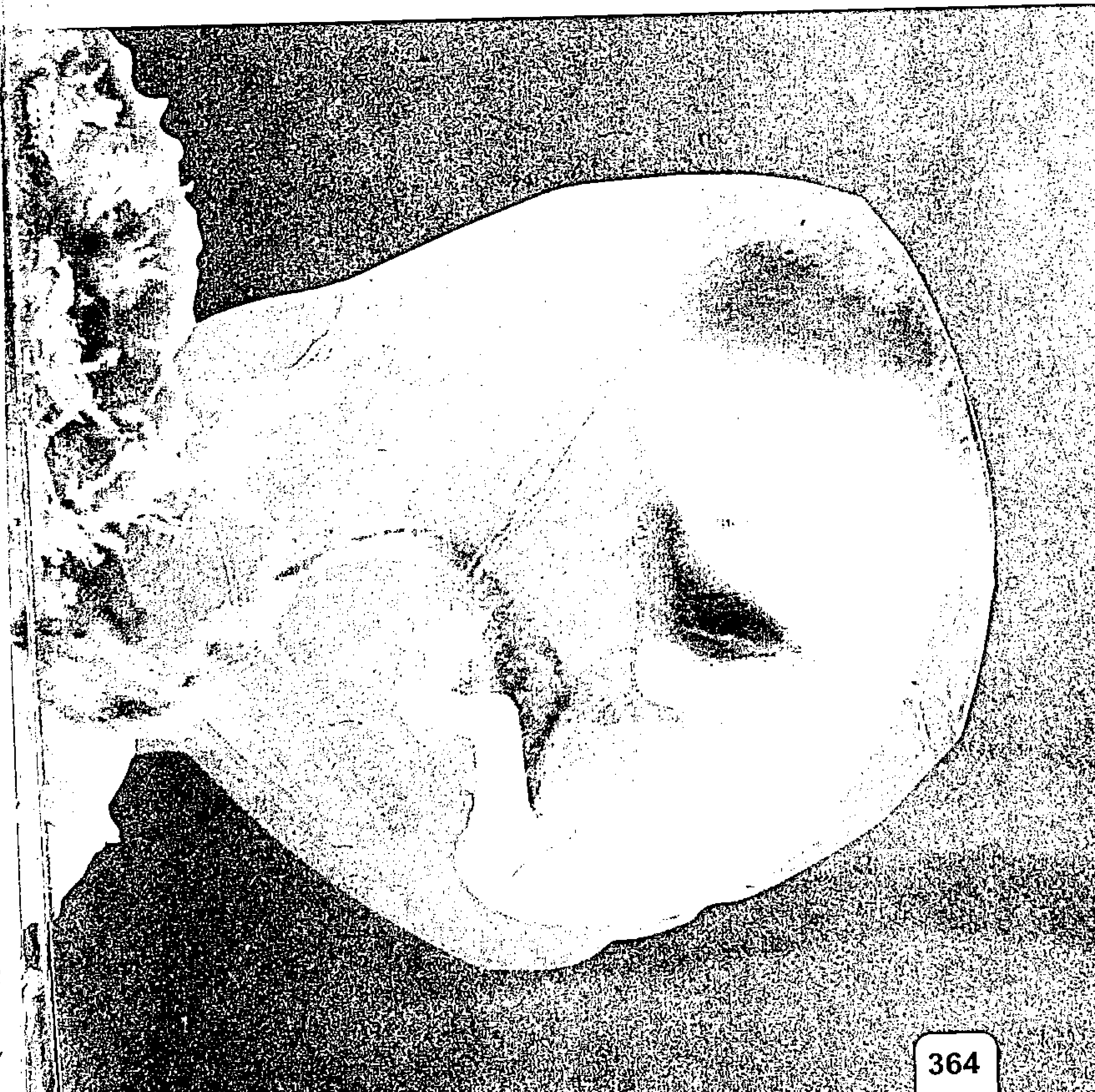

Marfat.com

کعبہ کا دنیا میں وسط میں ہونا بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے

1400 سال پہلے جب جغرافیہ کا علم نہیں تھا اس وقت حضور ﷺ کا اللہ کے حکم سے کعبہ کو قبلہ مقرر کرنا یہ بھی درحقیقت اللہ کے وجود کی ایسی دلیل ہے جس کو منافق بھی نہیں جھٹلا سکتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں علم جغرافیہ کا وجود نہیں تھا اس وقت اللہ تعالیٰ کا دنیا کے وسط میں کعبہ کو بنانا بھی درحقیقت اللہ کے رب کائنات ہونے کا ایک ناقابل تردید دلیل ہے۔

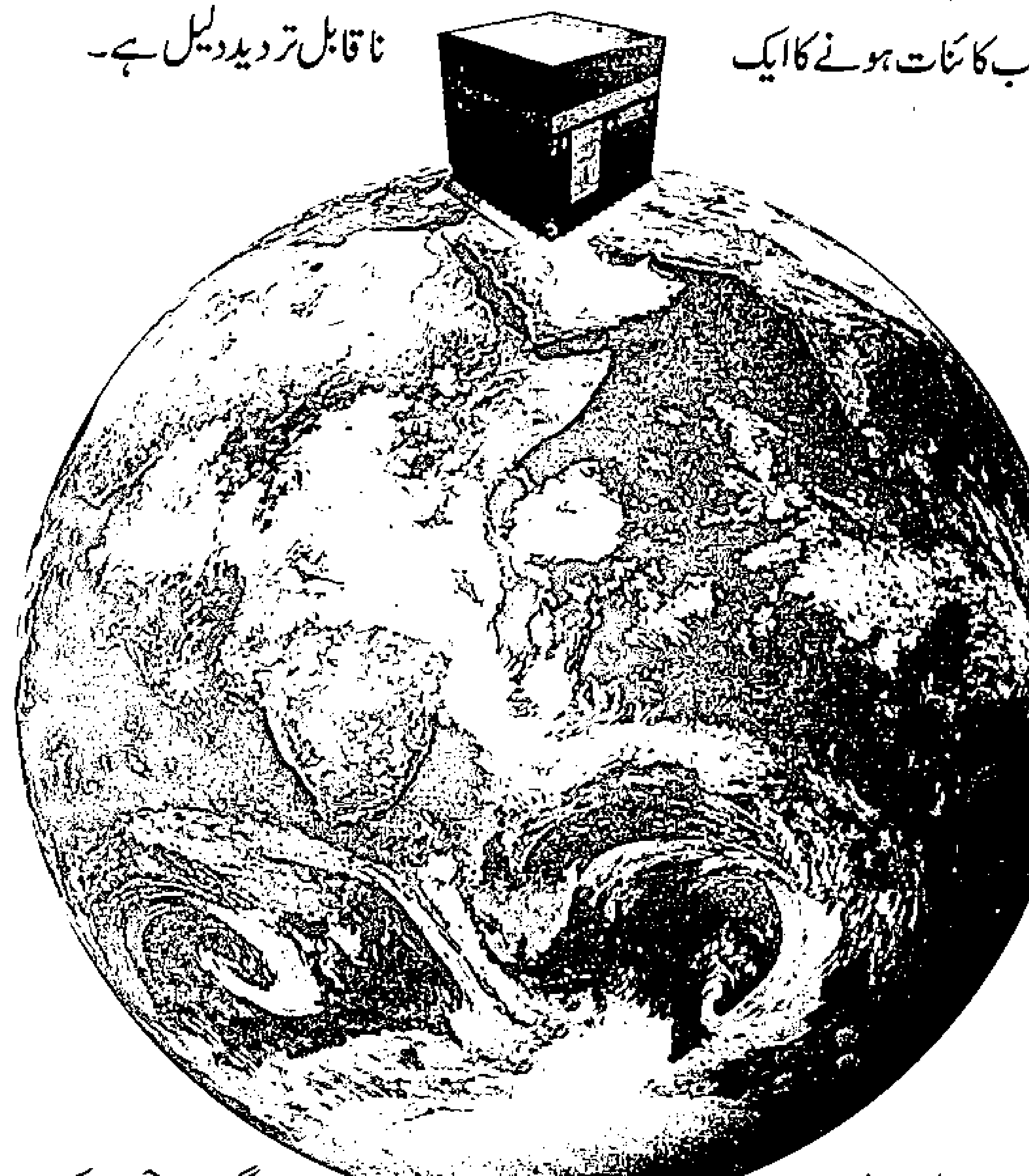

خانہ کعبہ اک ایسی واحد جگہ ہے جس کے اوپر سے آج تک کوئی پرندہ نہیں گزرا۔ دنیا کی کسی Airline کا جہاز آج تک اس کے اوپر سے نہیں گزرا۔ قدرتی طور پر اس کی Direction ایسی ہے کہ چاند اور سورج بھی اس کے اوپر کھڑے نہیں ہو سکتے اور سائنس نے Prove کیا ہے کہ پوری دنیا کا Center وہ جگہ ہے جہاں خانہ کعبہ تعمیر ہے (سبحان اللہ)

Marfat.com

سورج کے سامنے ہماری زمین کی حیثیت

جدید تحقیق کے مطابق سورج ہماری زمین سے 10 لاکھ گنا بڑا ہے۔اس طرح بہت سیارے (دیگر خلائی دنیا کی زمینیں) سورج سے بھی کئی لاکھ گنا بڑے ہیں جو کہ اللہ کے حکم سے فضاء میں تیر رہے ہیں گویا کہ فضاء میں ہماری زمین سے کئی لاکھ گنا بڑی زمین کا کسی ستون کے بغیر قائم رہنا یہ درحقیقت اللہ کے وجود اور اس کی قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

خلاء میں موجود دیگر سیارے جو زمین سے کئی گناہ بڑے ہیں

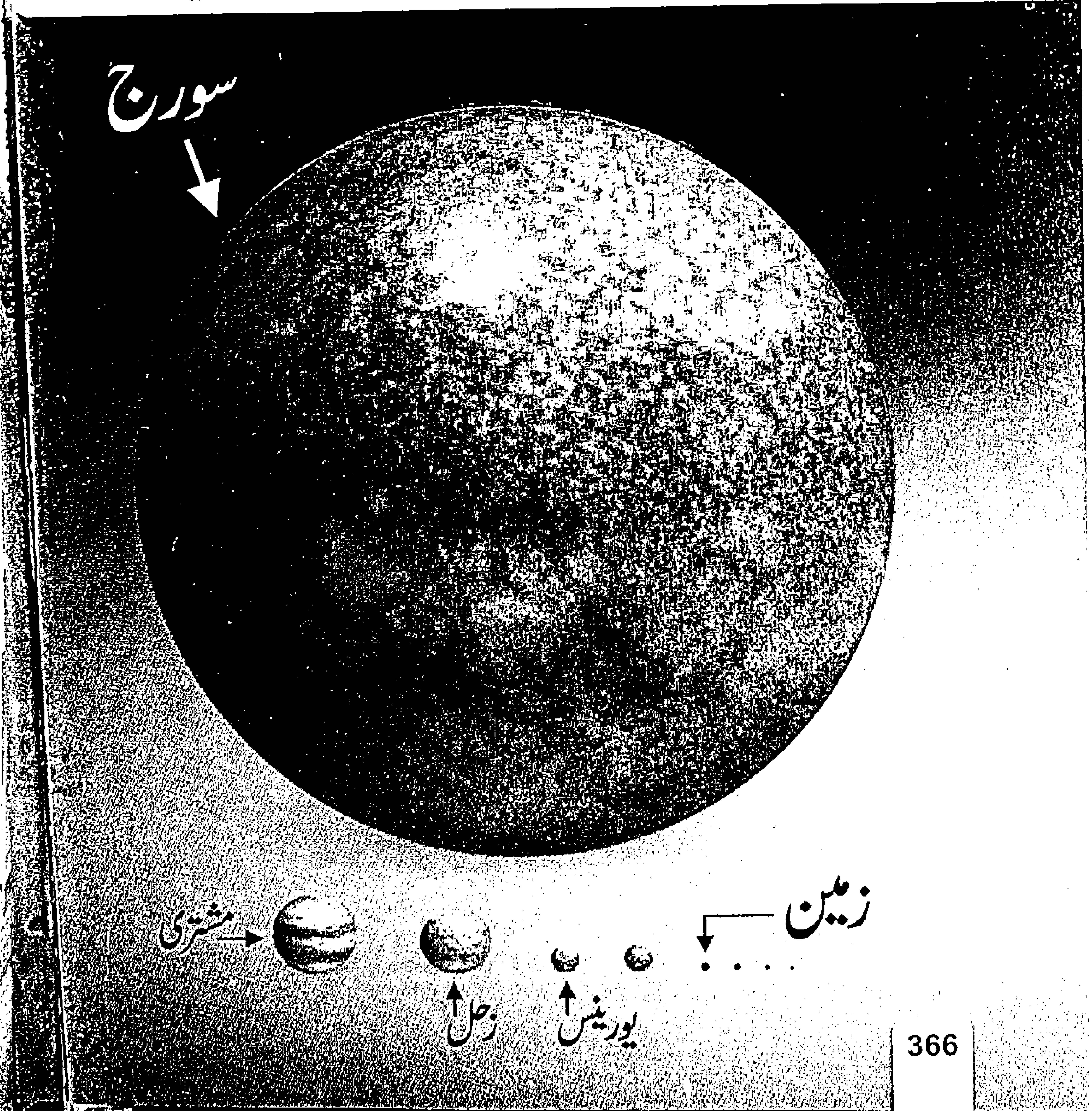

Marfat.com

آب زم زم! اللہ کی قدرت کا عظیم الشان مظہر

زم زم وہ کنواں ہے جو حضرت اسماعیلؑ کی ایڑھیاں رگڑنے پر حضرت جبرائیلؑ کے پر مارنے سے بحکم خدا تعالیٰ جاری ہوا اور آج تک جاری و ساری ہے سیرت نبوی ﷺ کے مطابق اس کنویں کے پانی میں حضور ﷺ کا لعاب مبارک بھی شامل ہے۔ ہر ہفتہ لاکھوں لوگ اس پانی کو استعمال کرتے ہیں مگر اللہ کی قدرت سے یہ چھوٹا سا کنواں 1400 سال سے جاری ہے یہ درحقیقت اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔

آب زم زم کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اسے جس جس نیت سے پیا جائے یہ کافی ہو جاتا ہے۔ یہ پانی بھی ہے اور غذا بھی ہے جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق اس پانی میں حیرت انگیز شفائیت ہے جو کہ دنیا کے کسی پانی میں نہیں ہے۔

زم زم کے کنویں کا بیرونی منظر

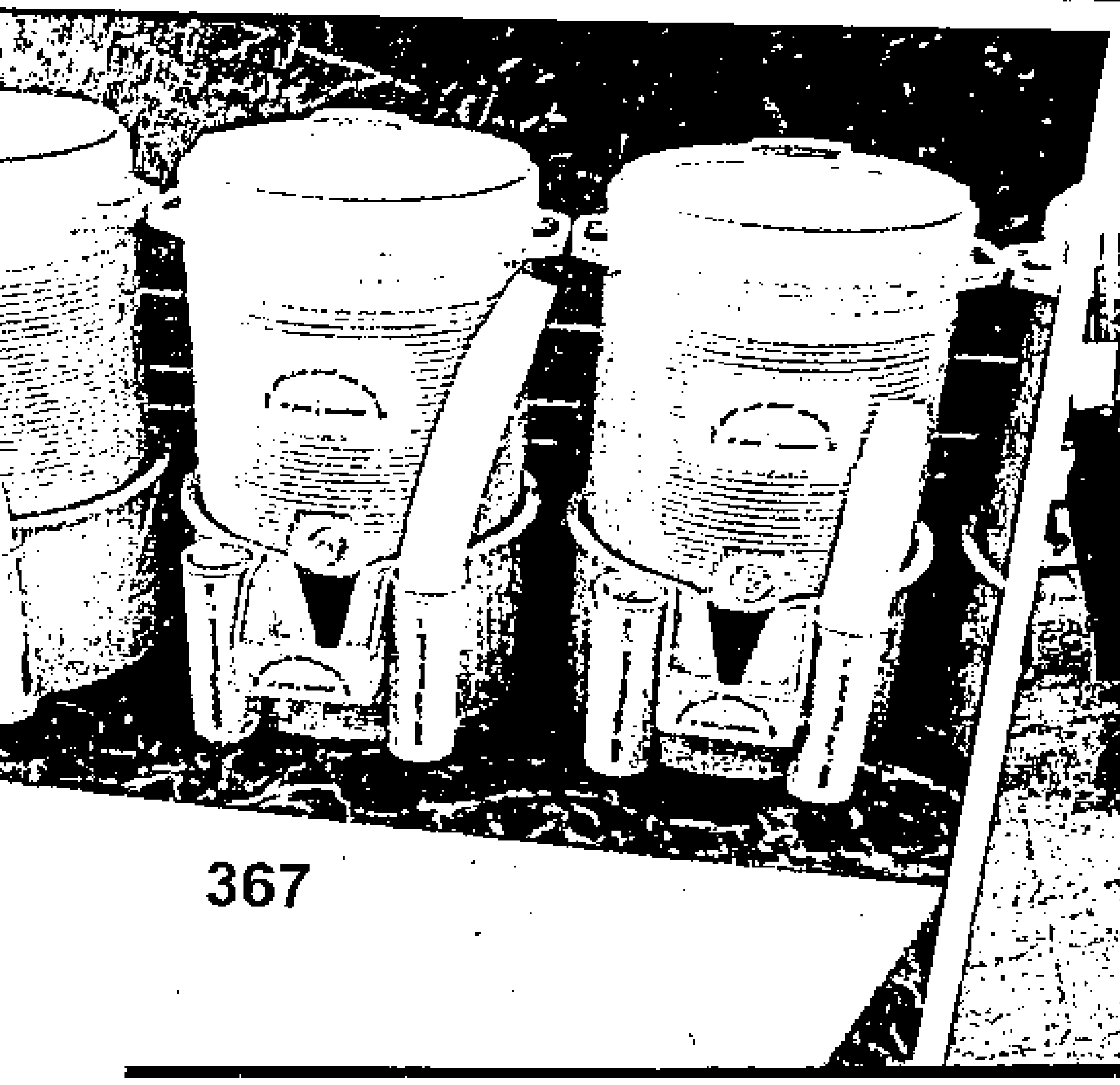

مسجد حرام میں موجود زم زم کی سبیل

Marfat.com

شہد اور شہد کی مکھی: اللہ کی ایک نشانی

شہد کی مکھی کا ایک خاص تناسب سے چھتہ بنانا اور اپنے منہ سے میٹھا شہد بنانا درحقیقت اللہ کی قدرت کا حیران کن کرشمہ ہے۔ شہد کی مکھی کے ایک چھتہ میں 600 خانہ ہوتے ہیں جو کہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ شہد کی مکھیاں ایک دن میں دو کلو تک شہد بناتی ہیں۔

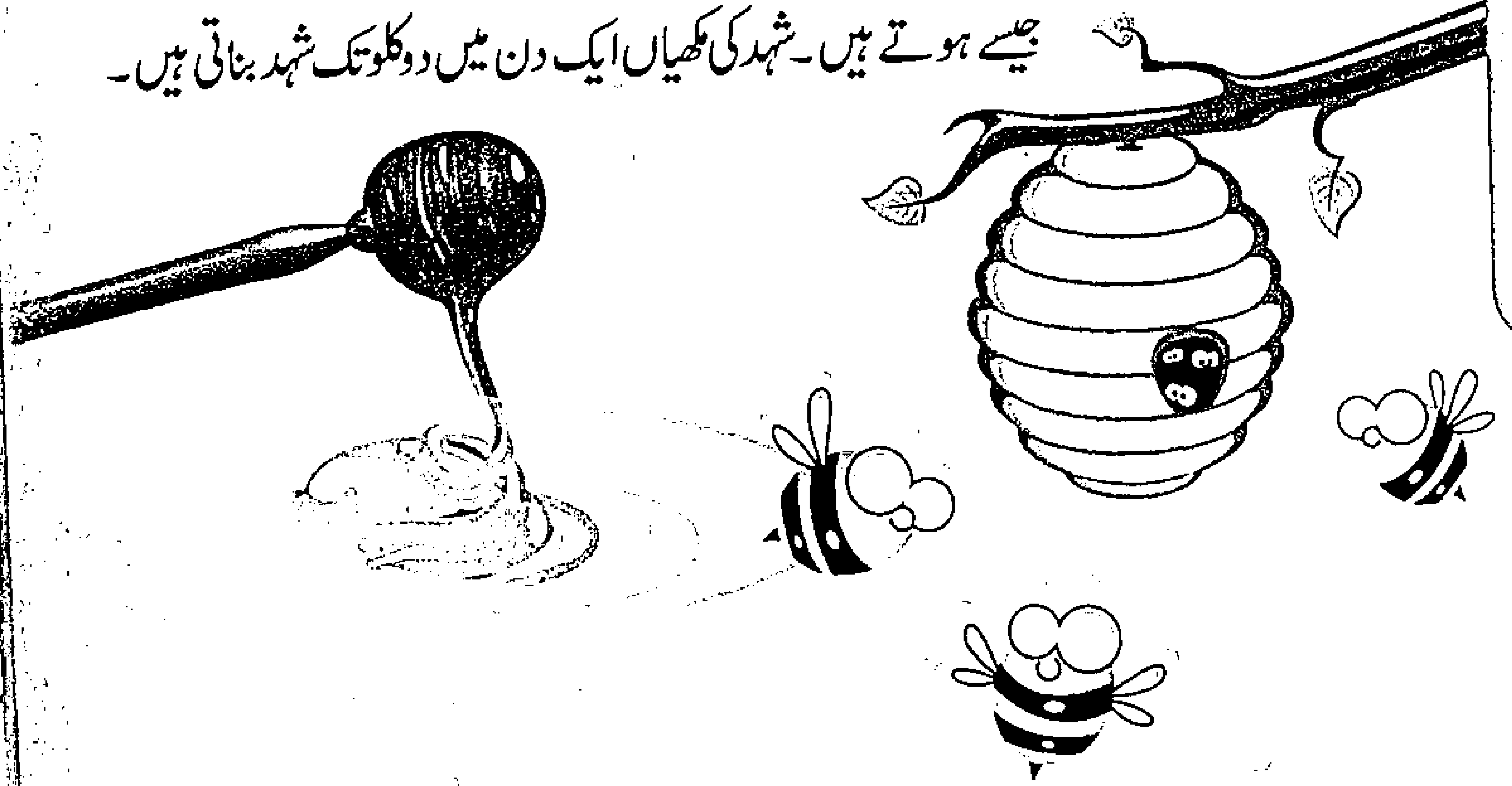

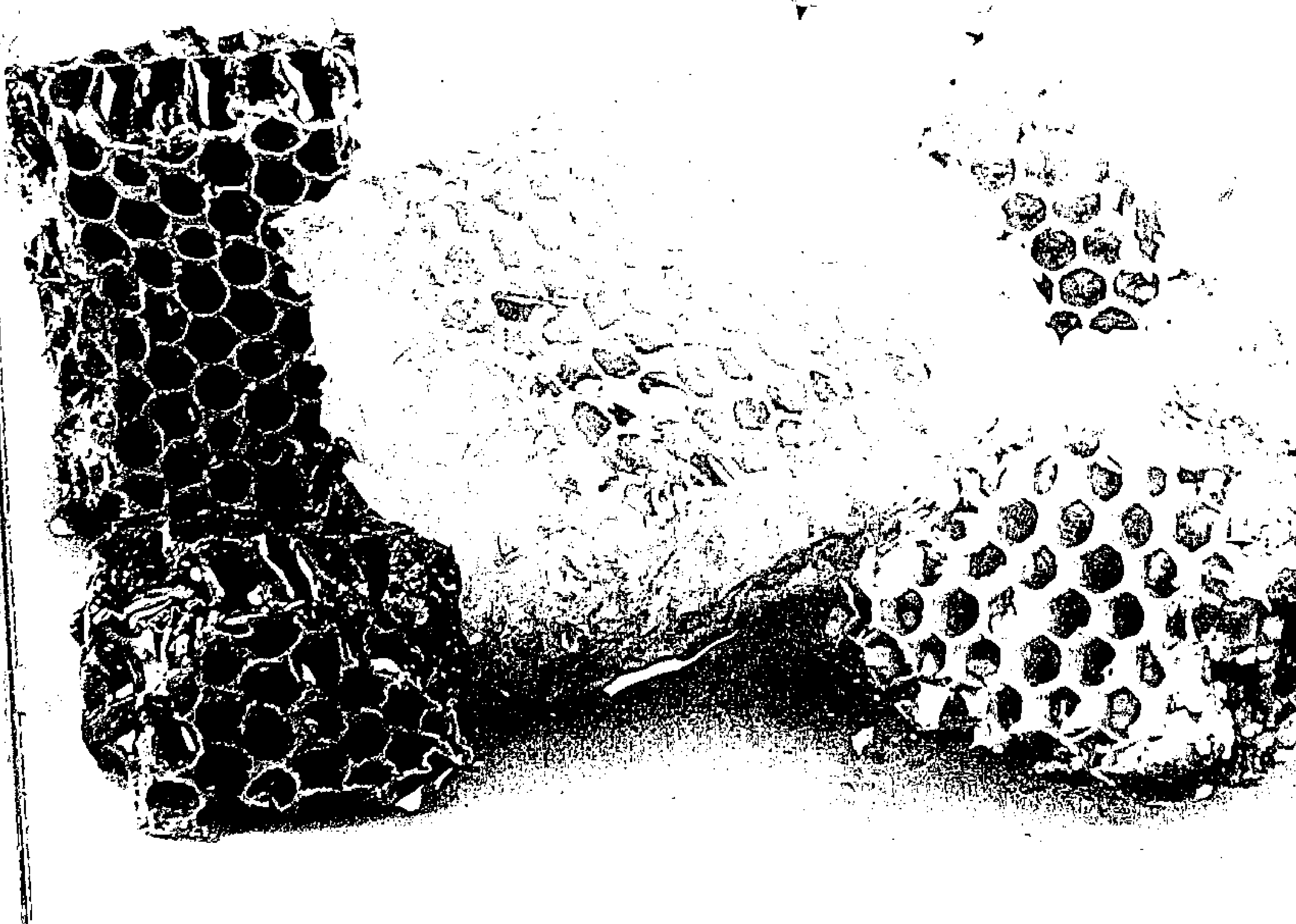

Marfat.com

Marfat.com

پتے کی طرح نظر آنے والا کیڑا

زیر نظر تصویر پتے کی طرح نظر آنے والے کیڑے کی ہے، یہ کیڑا درخت کے پتوں میں جب بیٹھا ہوتا ہے تو دشمن اس کو پتہ سمجھ کر آگے چلا جاتا ہے گویا کہ اس کیموفلاج ہونے والی خوبی کو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے سامان کے طور پر بنایا ہے۔

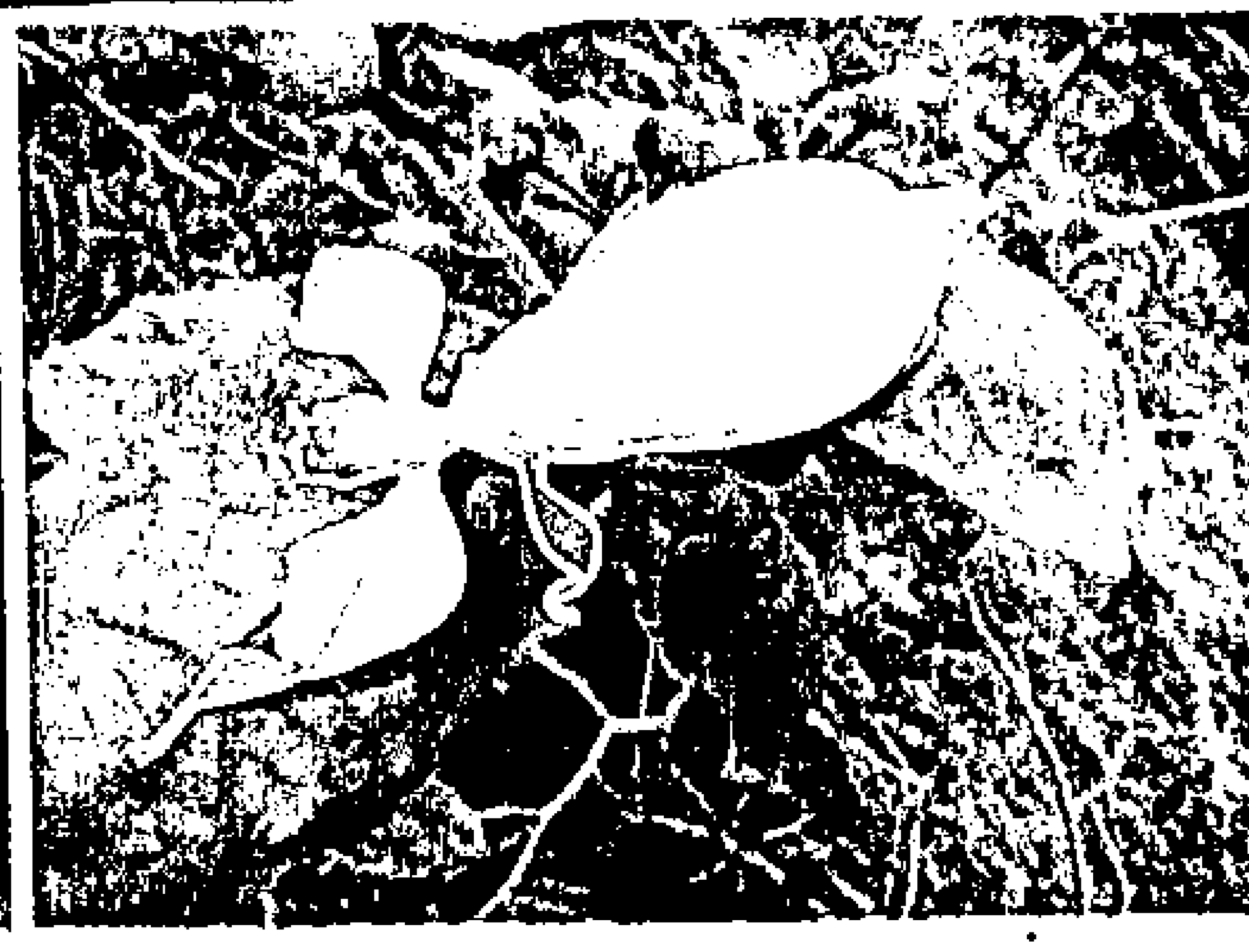

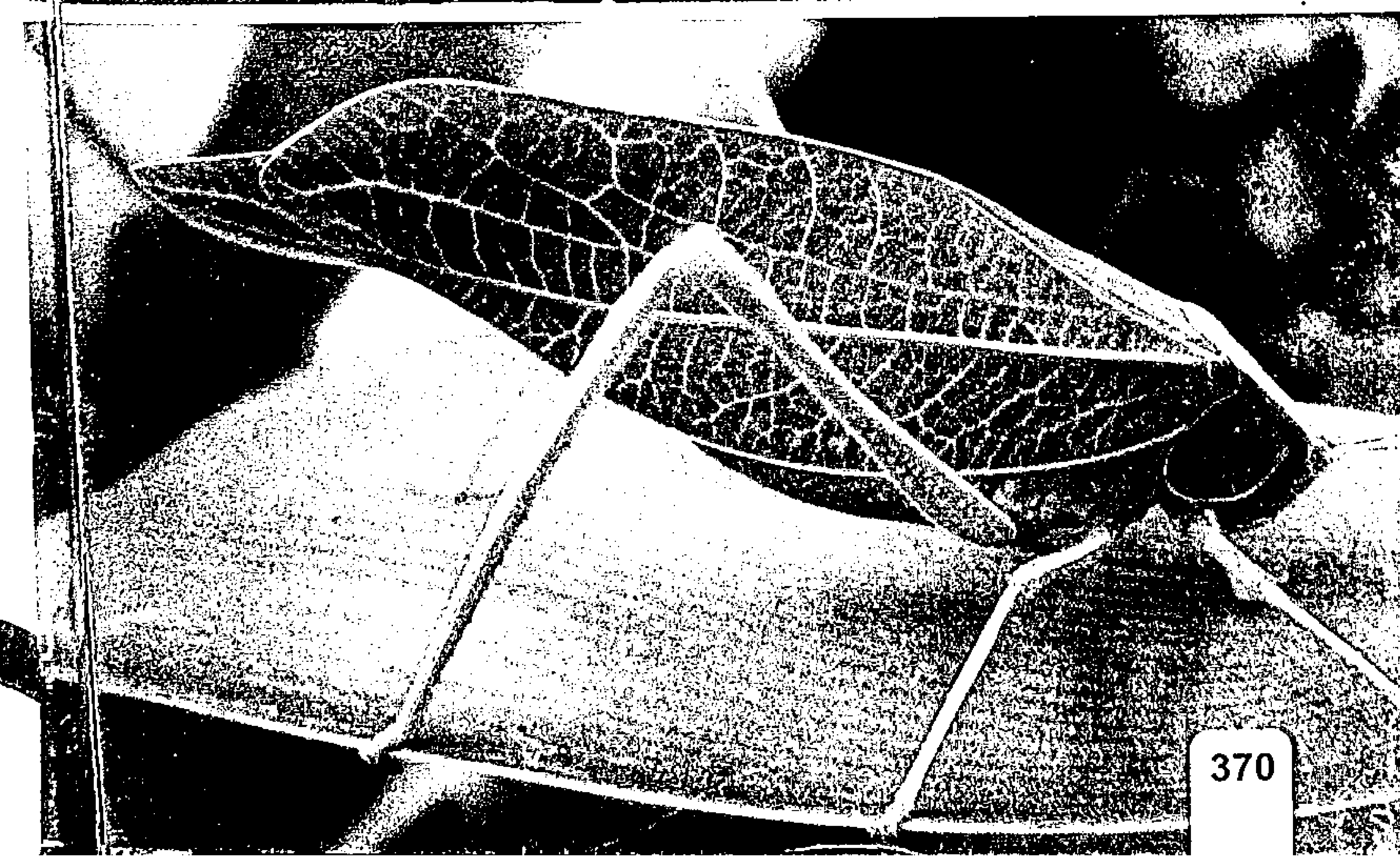

Marfat.com

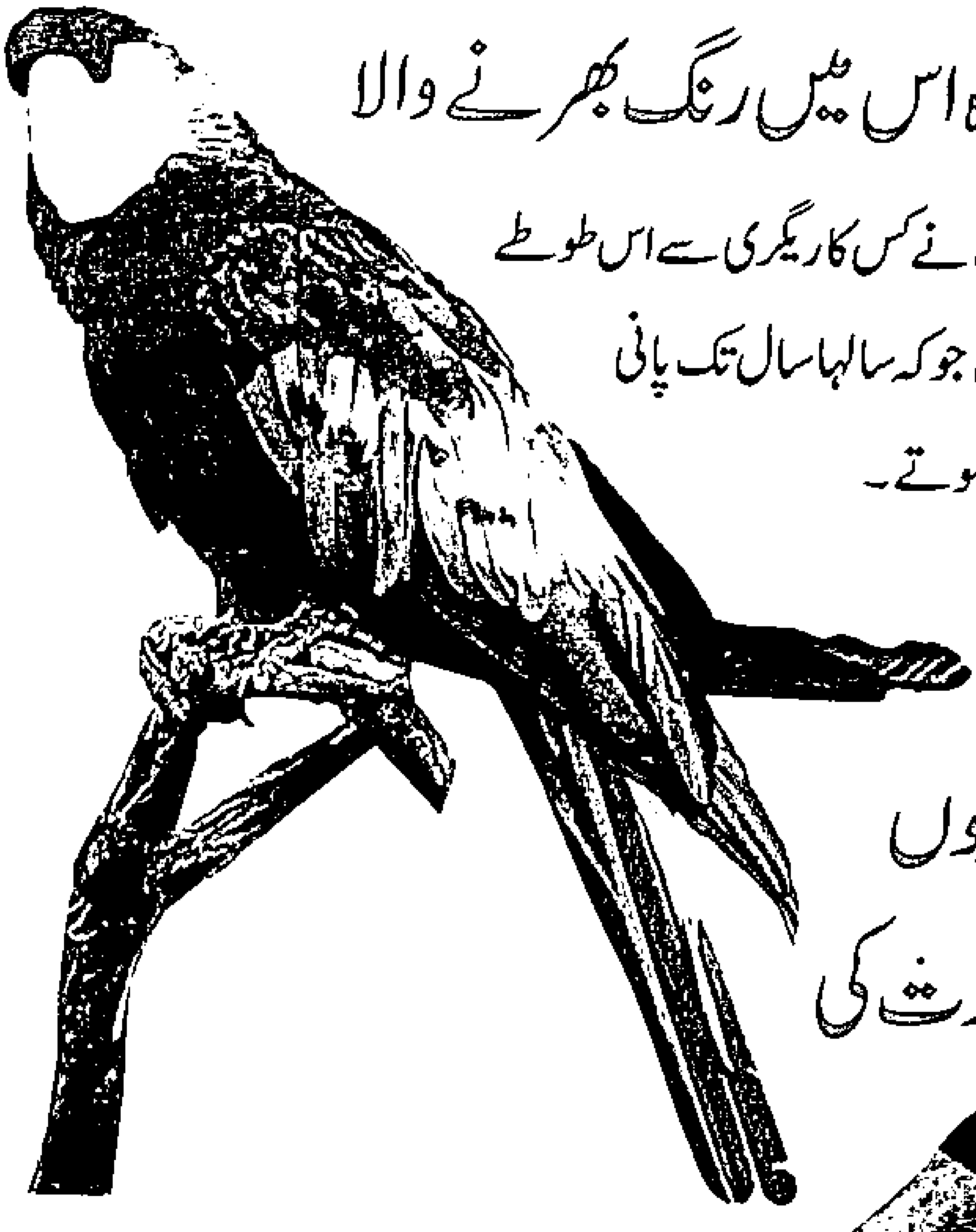

ہے کوئی اللہ کے علاوہ اس میں رنگ بھرنے والا

زیر نظر تصویر میں غور کریں کہ قدرت نے کس کاریگری سے اس طوطے میں خوبصورتی سے رنگ بھرے ہیں جو کہ سالہا سال تک پانی میں نہانے کے باوجود بھی مدھم نہیں ہوتے۔

ان پرندوں کا اپنے بچوں سے محبت کرنا بھی قدرت کی ایک نشانی ہے

جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کر کے جانوروں اور پرندوں کو پیدا کیا تو جانوروں اور پرندوں کے دلوں میں اپنی اولاد کے لئے محبت کو بھی دل میں رکھا جس کا ایک نمونہ کبوتر اور اس کے بچوں کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اگر یہ محبت نہ ہوتی تو یہی جانور خوراک کے لئے اپنے بچوں کو کھا جاتے۔

Marfat.com

اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

پھل اور سبزیاں درحقیقت اللہ کی قدرت اور اس کے وجود کا ایک عظیم شاہکار ہے خاکی مٹی اور سفید پانی سے رنگ بہ رنگ کے پھل کا پیدا ہونا اس میں مختلف ذائقہ کا آنا یہ درحقیقت زمین سے نہیں بلکہ اللہ کی قدرت کے خزانہ سے آتے ہیں۔

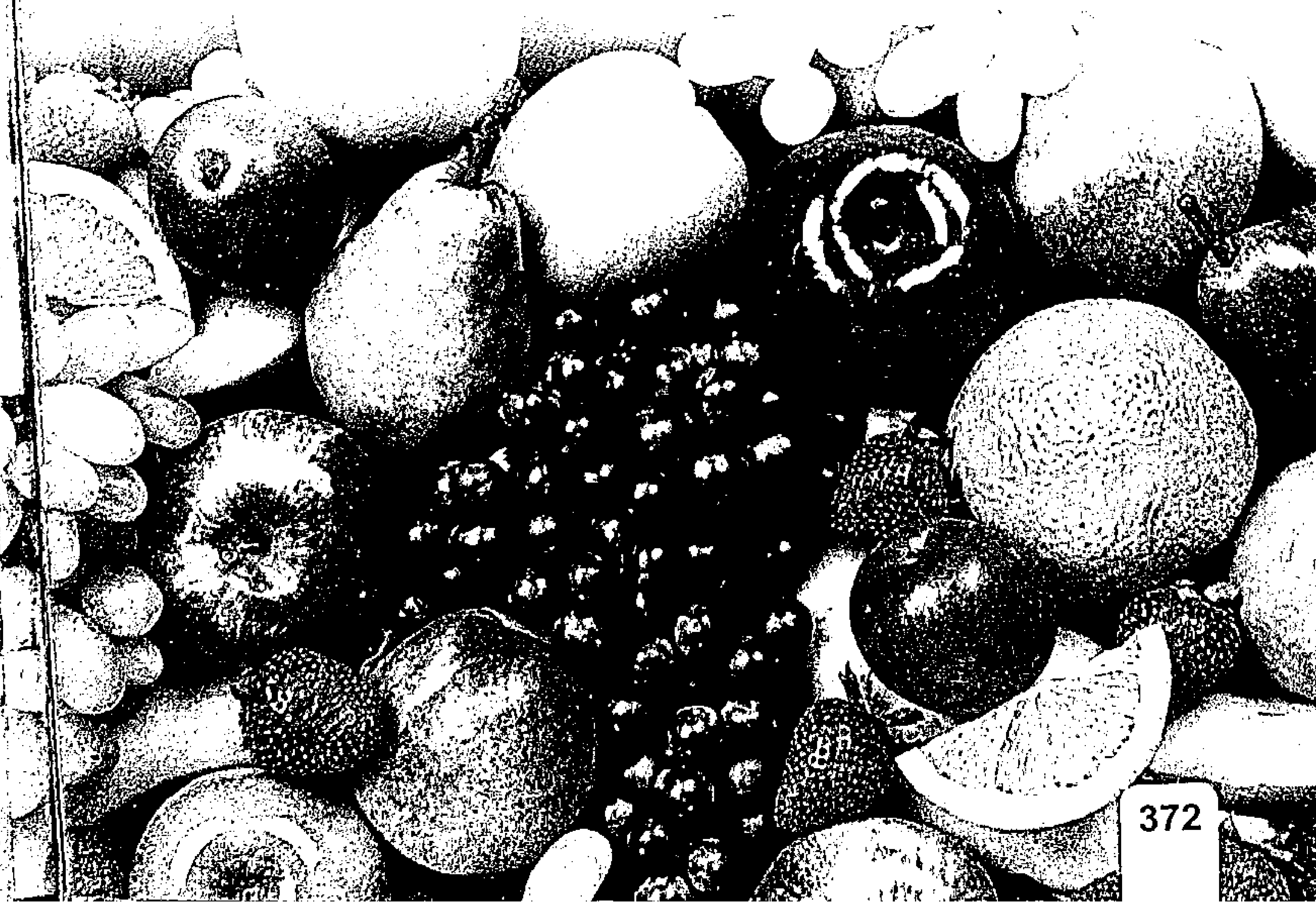

Marfat.com

قدرت کی بنائی ہوئی چھوٹی جوس کی بوتلیں

اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

خاکی مٹی سے دو الگ رنگوں کا پھل! کیا یہ اللہ کے وجود کی دلیل نہیں؟

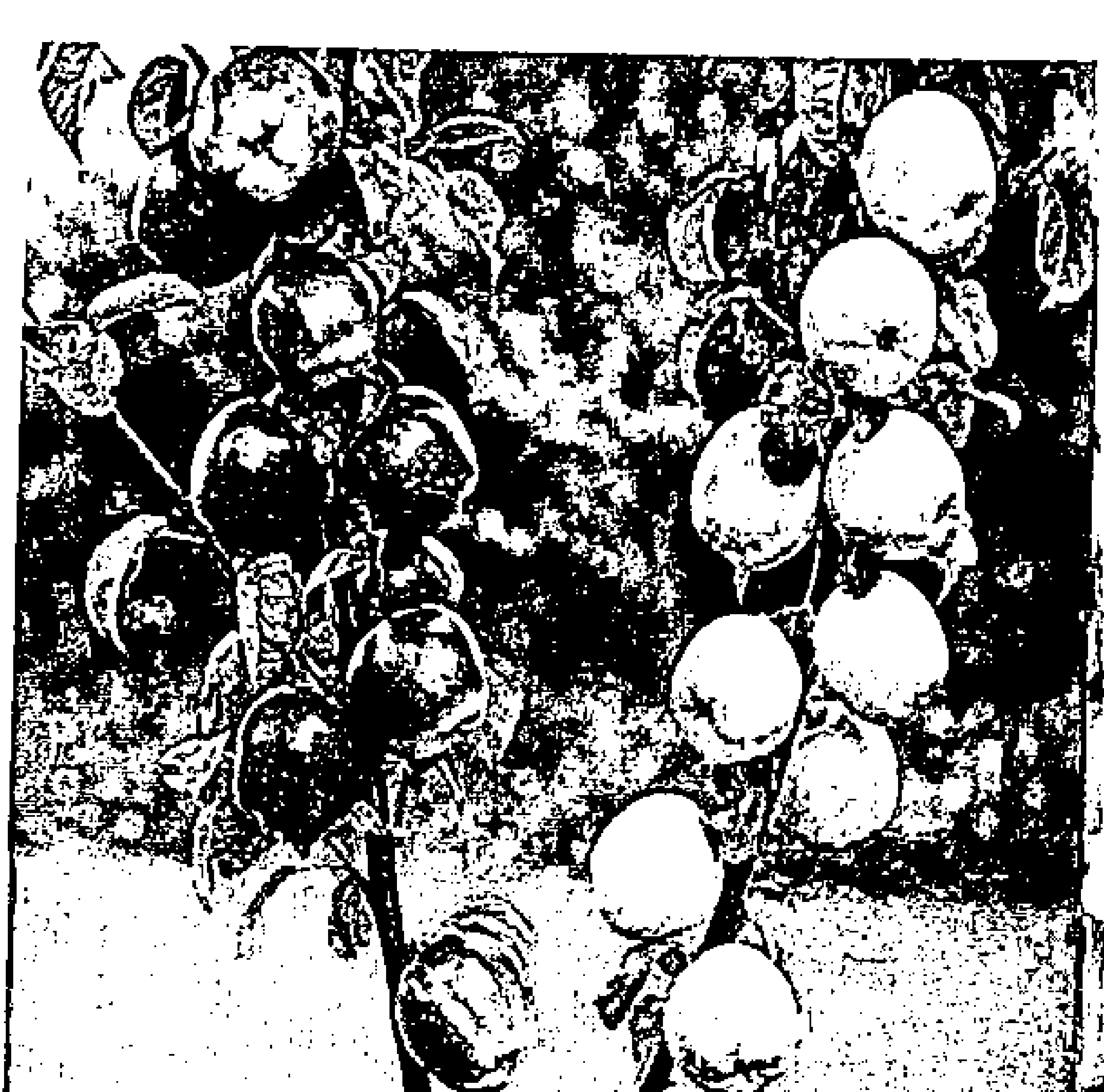

بنجر زمین سے سرسبزی پیدا کرنے والی ذات ہی ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گی۔

Marfat.com

عجیب و غریب اقسام کے گول پتھر

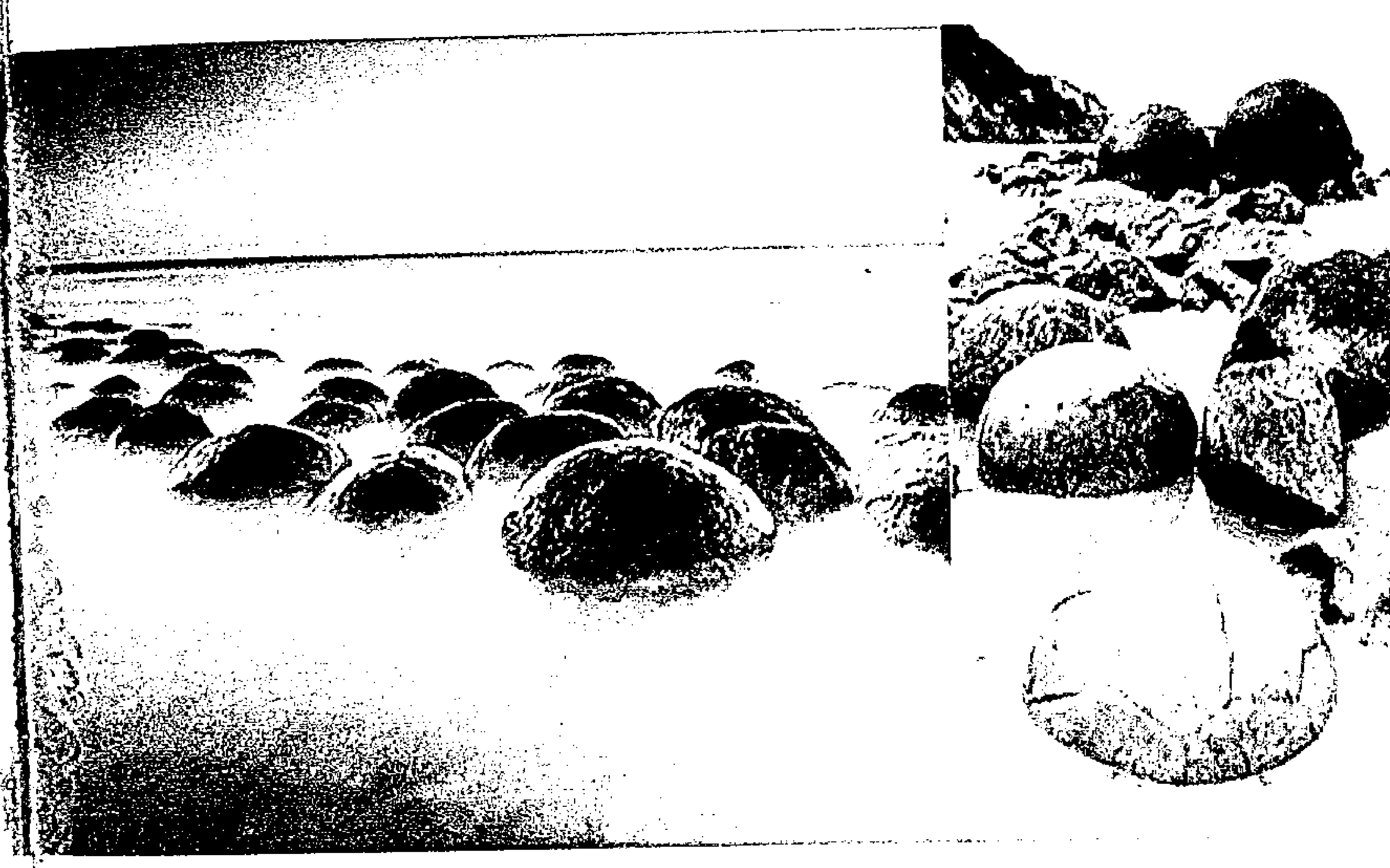

افریقہ کے ساحل پر موجود عجیب و غریب پتھر جن کی حیران کن خصوصیت یہ ہے کہ وہ کار سے بھی بڑے ہیں اور ایسا لگتا ہے جیسے ان کو با قاعدہ طور پر گولائی میں ڈھالا گیا ہے، اس گولائی میں کسی انسان کا ہاتھ نہیں بلکہ یہ قدرت کی کاریگری ہے۔

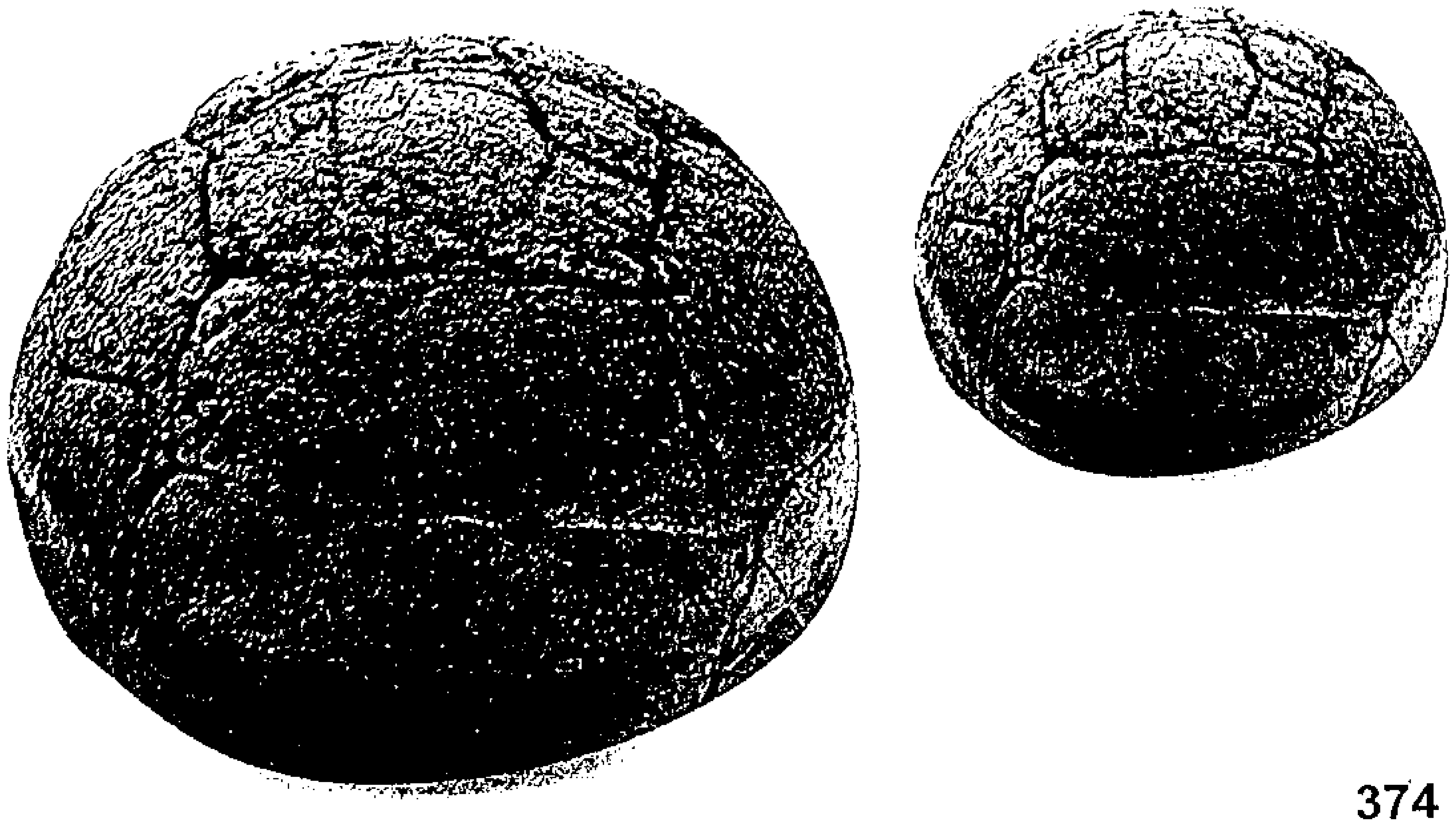

Marfat.com

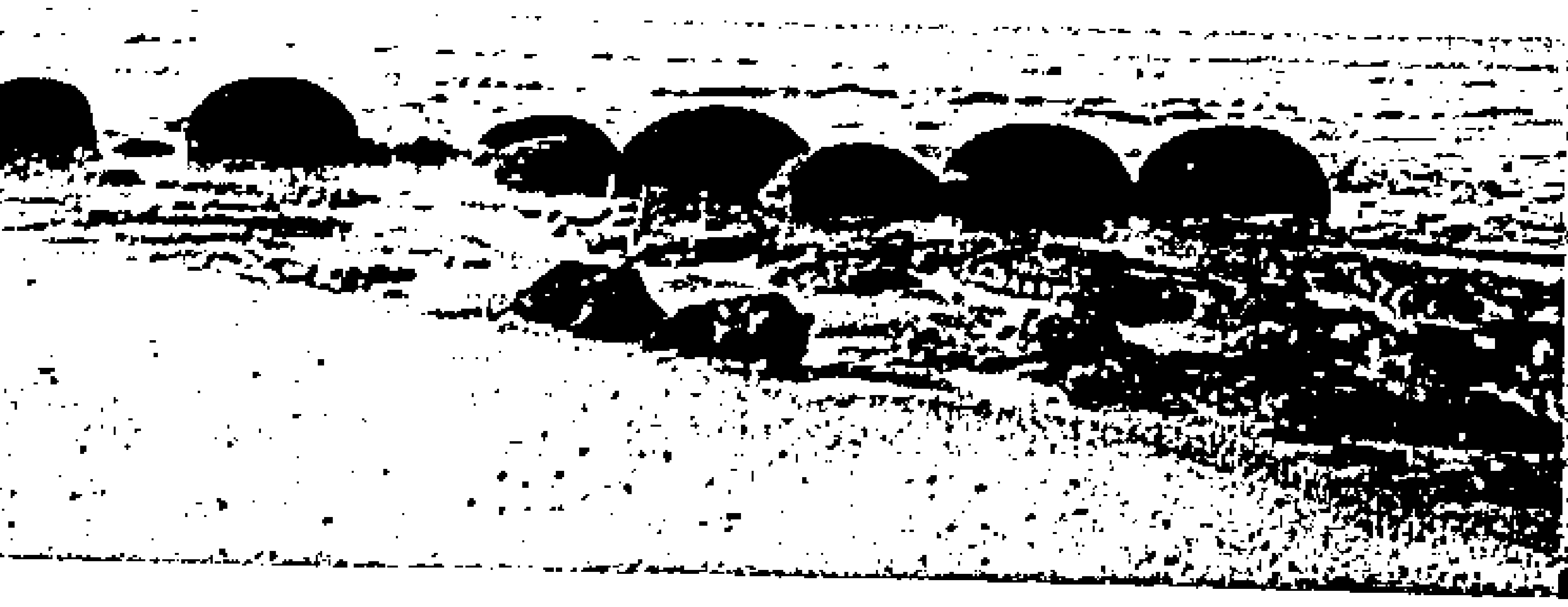

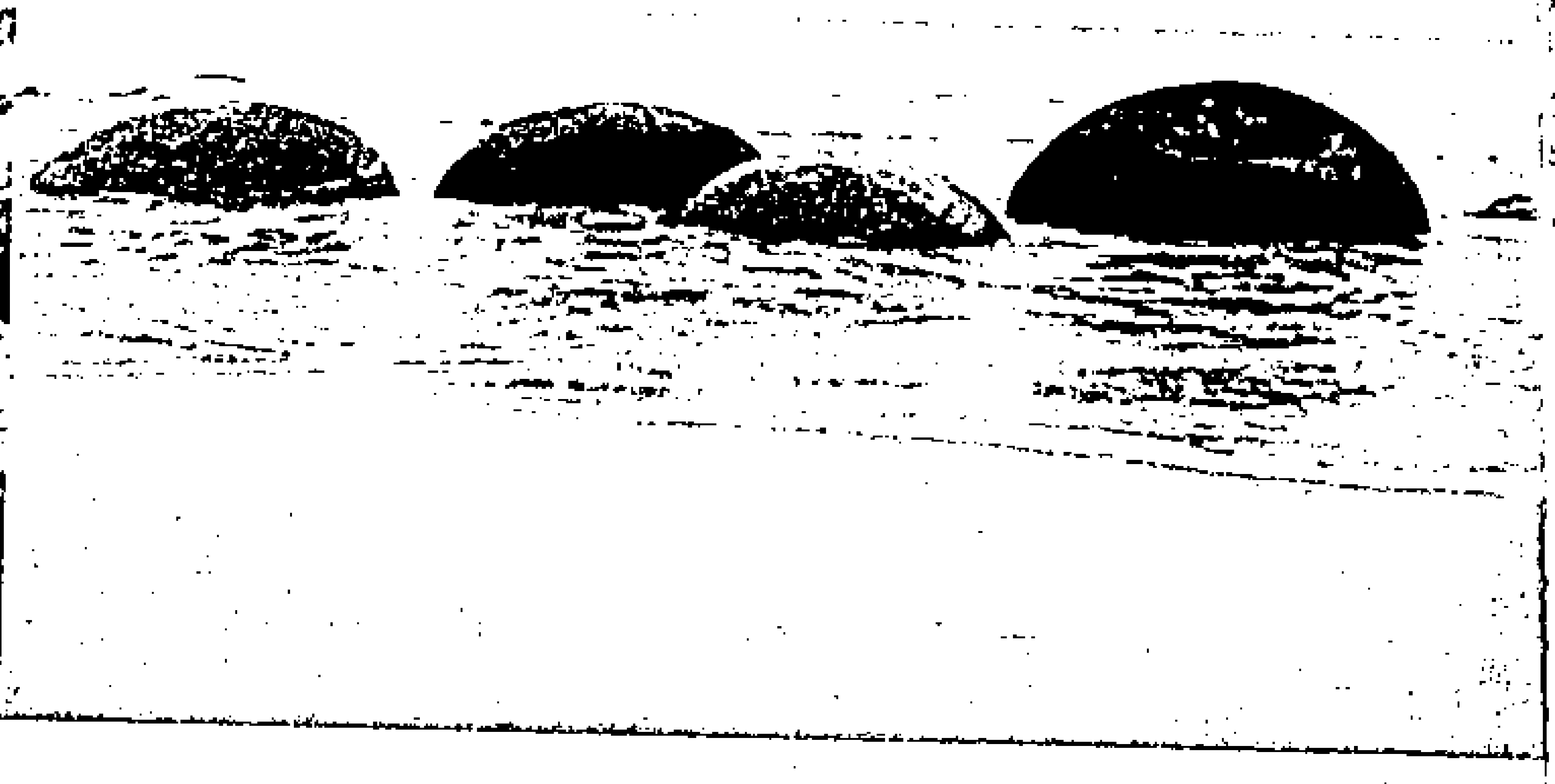
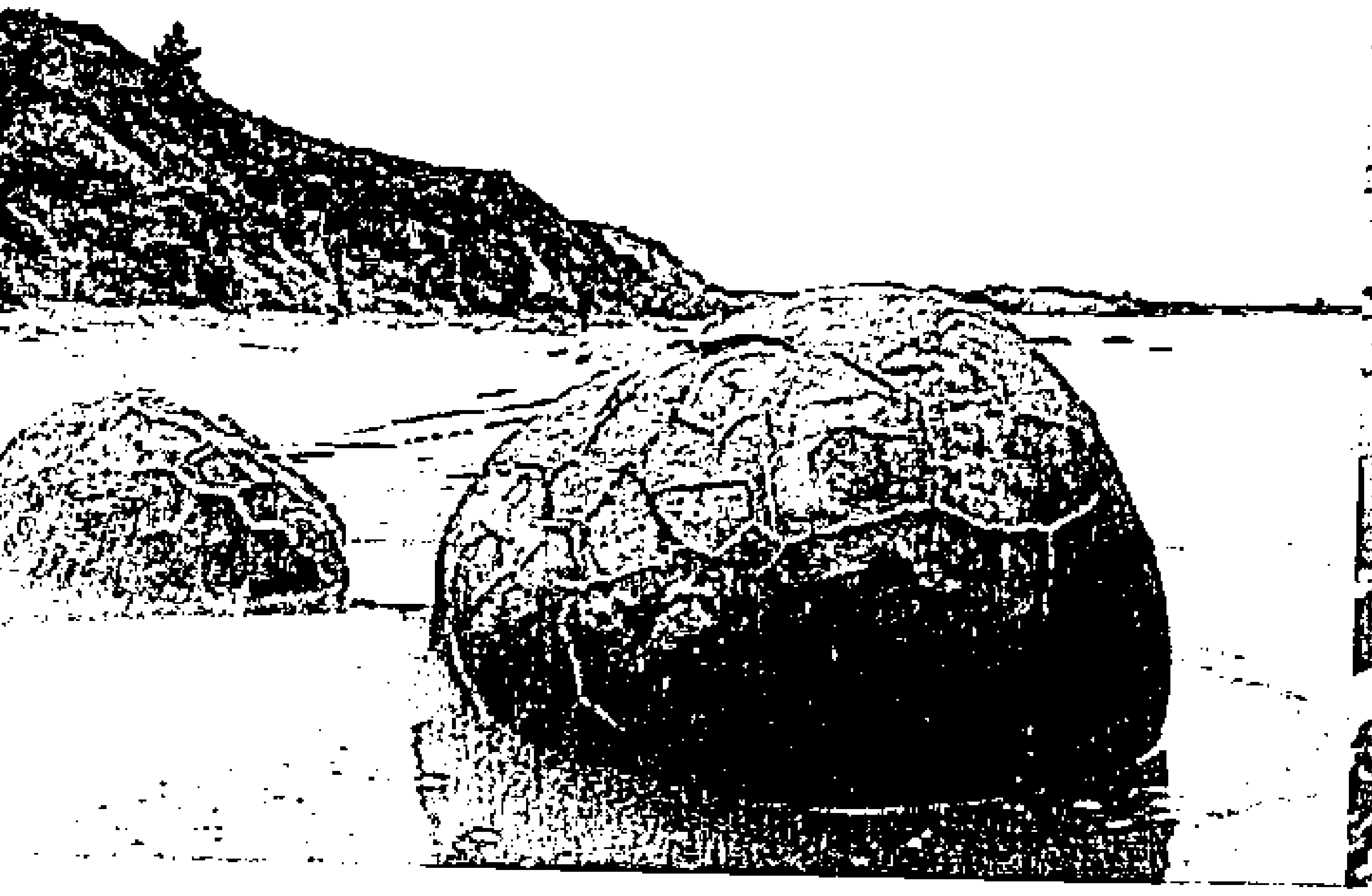

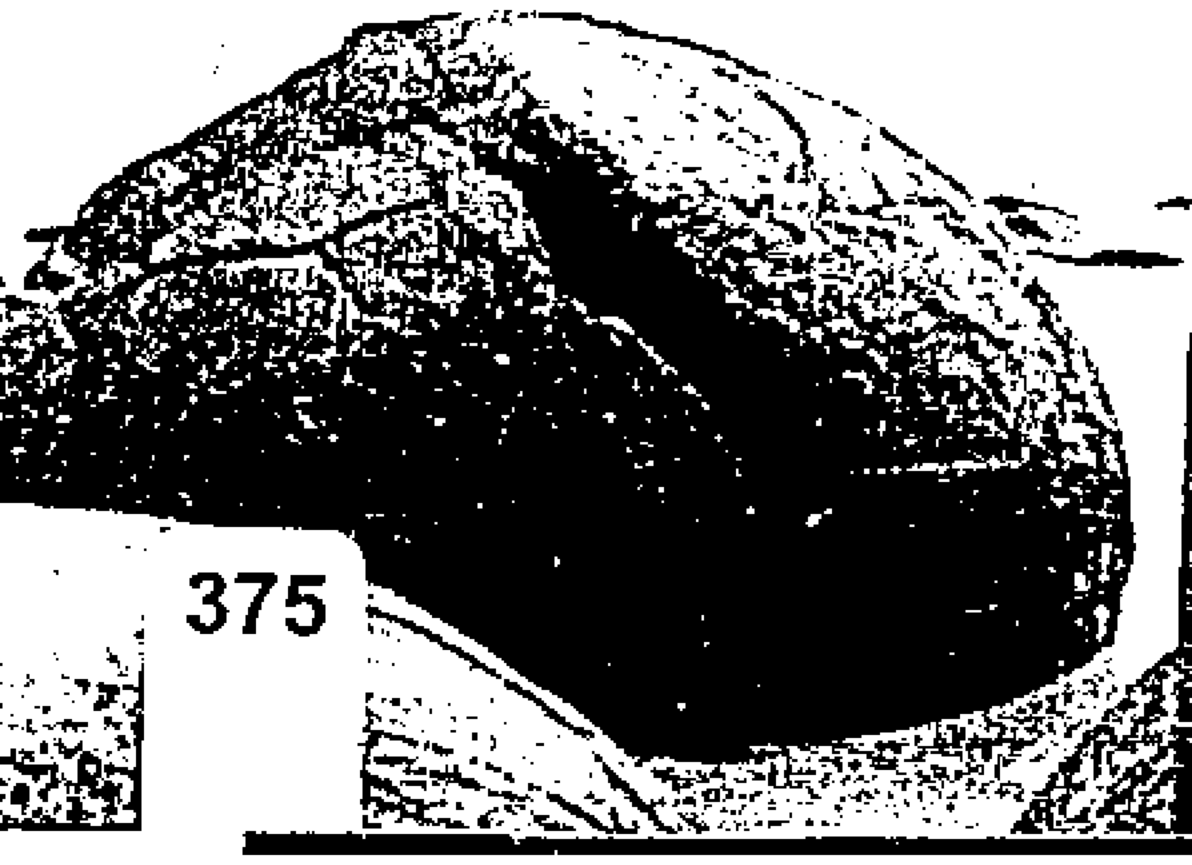

Marfat.com

پہلے مرغی پیدا ہوئی یا انڈا

عرصہ کی تحقیق کے بعد سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ پہلے مرغی پیدا ہوئی پھر انڈا کیا یہ پہلی مرغی خود بخود بن گئی؟ جیسا کہ بعض دہریوں کا دعویٰ ہے، مگر اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سب سے پہلی مرغی کو پیدا کیا۔

مرغی انڈا پیدا کرتی ہے اور انڈے سے مرغی پیدا ہوتی ہے مگر اے نادان دہریوں! یہ تو سوچو سب سے پہلے مرغی کیسے پیدا ہوئی کیا یہ بھی کائنات کی طرح خو بہ خود بن گئی جب تمہارا چشمہ خود بہ خود نہیں بن سکتا تو یہ کائنات خود بہ خود کیسے بن سکتی ہے۔

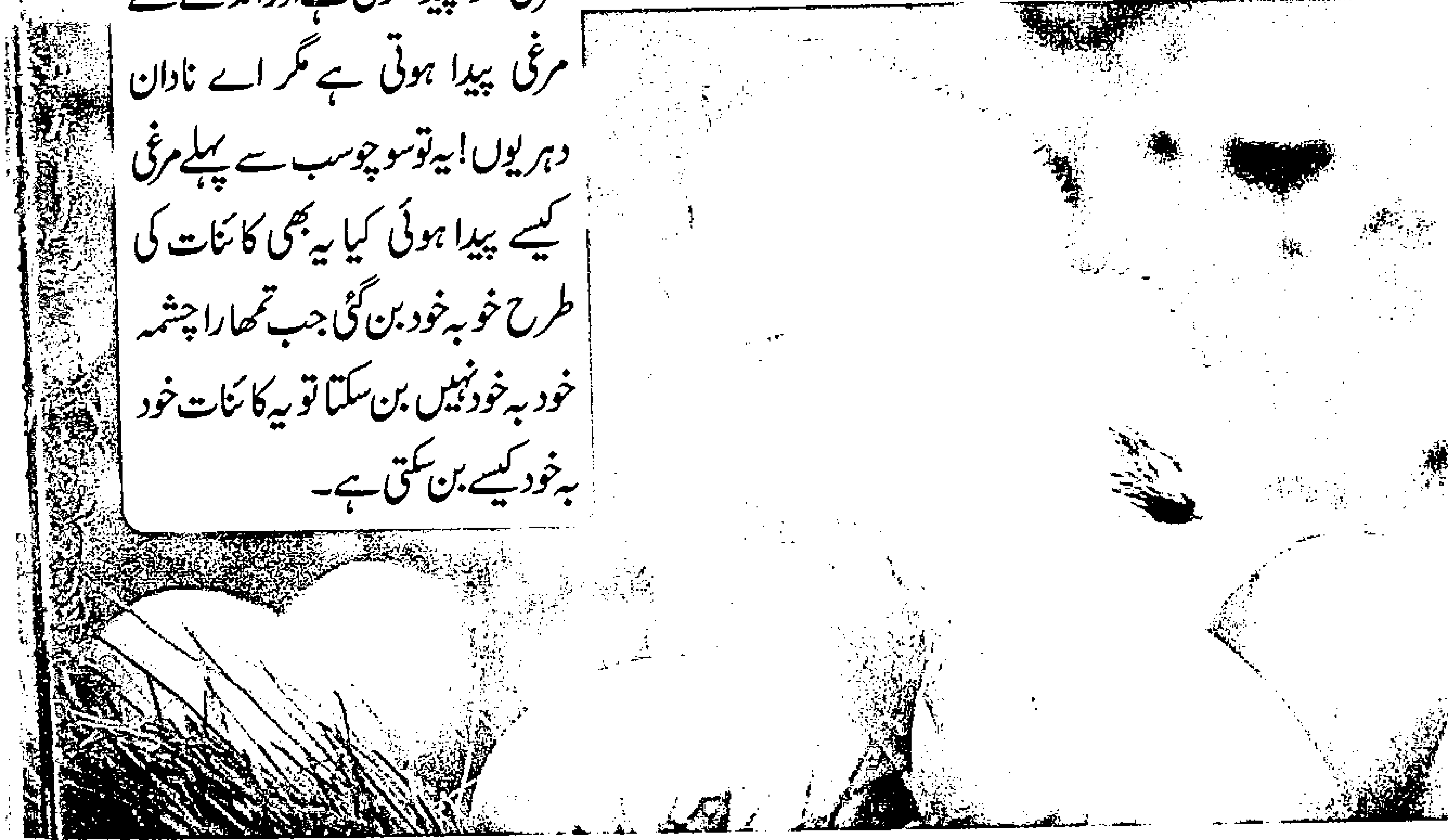

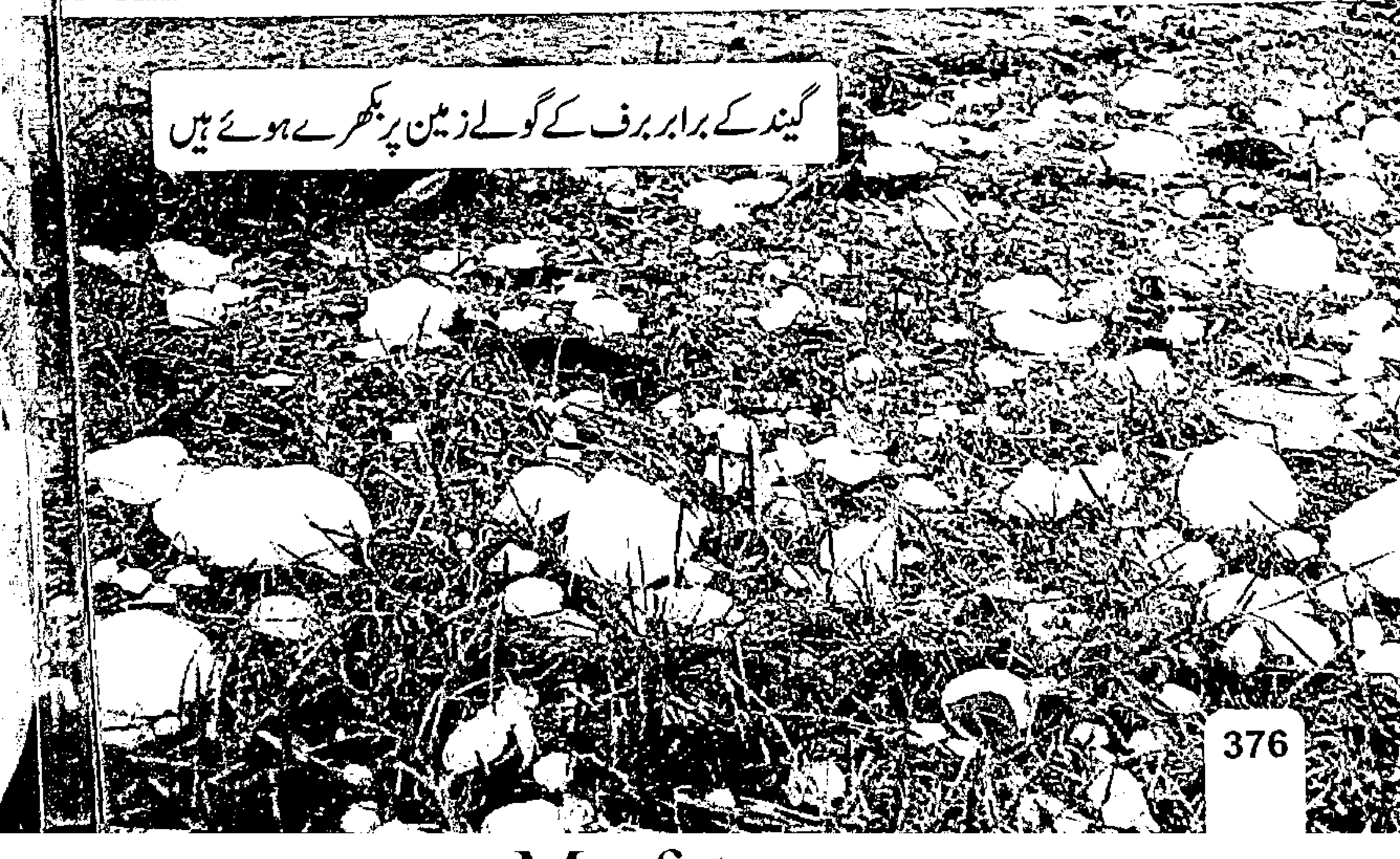

گیند کے برابر برف کے گولے زمین پر بکھرے ہوئے ہیں

Marfat.com

برف کے گولوں کی بارش

سورۃ فیل کی تفسیر میں مفسرین نے ہاتھی والے لشکر پر قدرت الٰہی کی طرف سے آنے والے عذاب کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے، ان ہاتھی والوں پر اللہ کے غیبی پرندوں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکیں جو گولی سے زیادہ طاقت سے ان ہاتھیوں کو لگیں اور وہ ایسے ہو گئے جیسے کھایا ہوا بھس اور اسی طرح قوم لوط کی طرف اللہ تعالیٰ نے پتھروں کا عذاب بھیجا جس نے انہیں تباہ و برباد کر دیا، زیر نظر تصویر اس عذاب کی تائید کے طور پر اس کتاب میں شامل کی جا رہی ہے کہ جب آسمان سے بال کے برابر برف کے گولے برس کر گاڑیوں کو تباہ کر سکتے ہیں تو اللہ کی قدرت سے یہ بعید نہیں کہ وہ برف کے گولوں کی جگہ فولادی پتھروں کی بارش برسا کر قوموں کو تباہ کر سکتا ہے۔

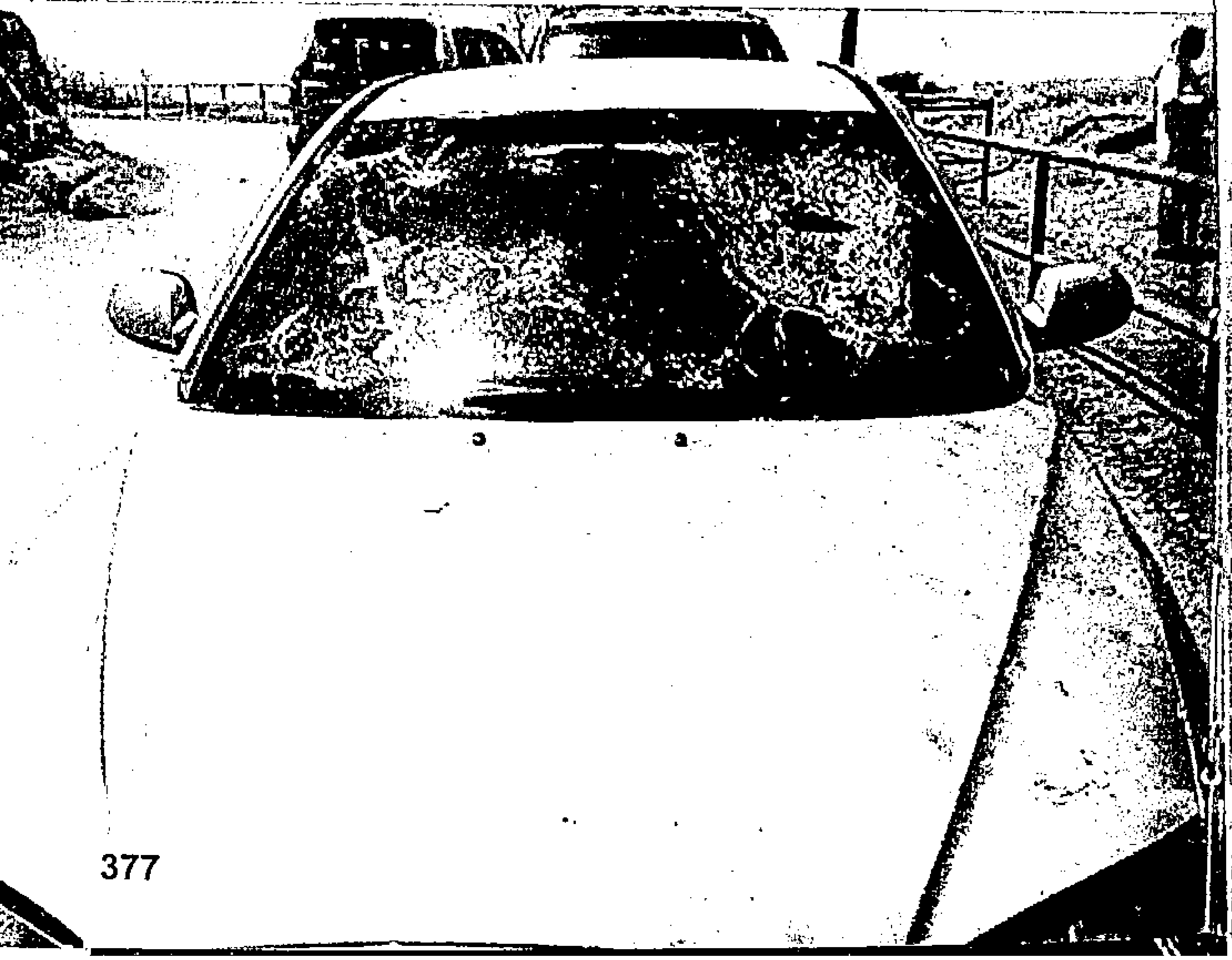

Marfat.com

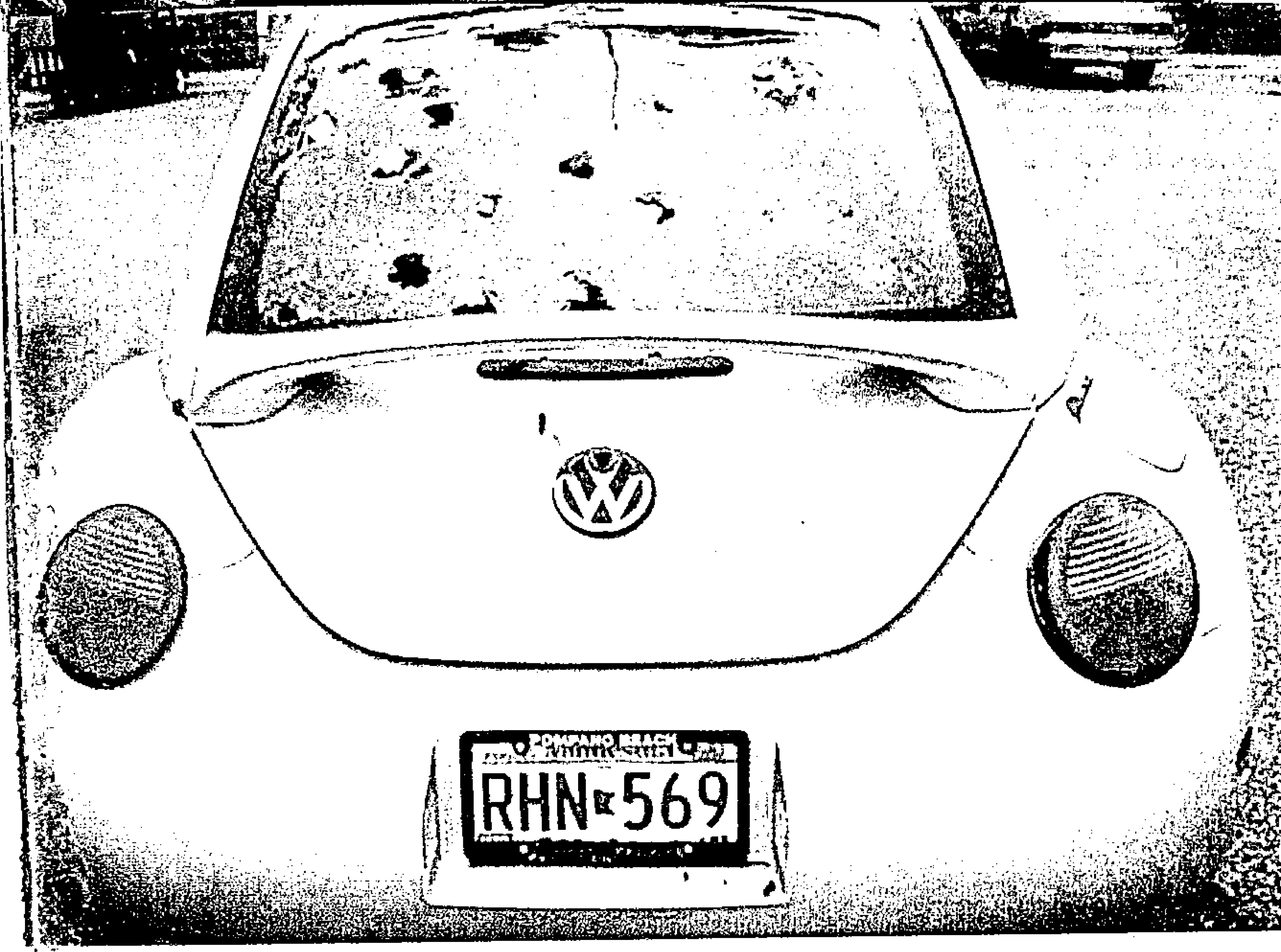

ایک حادثہ جس میں پورا خاندان موت کی وادی میں جا چکا ہے مگر اللہ کی قدرت کا کرشمہ جس
نے اپنی غیبی طاقت سے اس بچہ کو تباہ ہونے والی گاڑی میں محفوظ رکھا۔

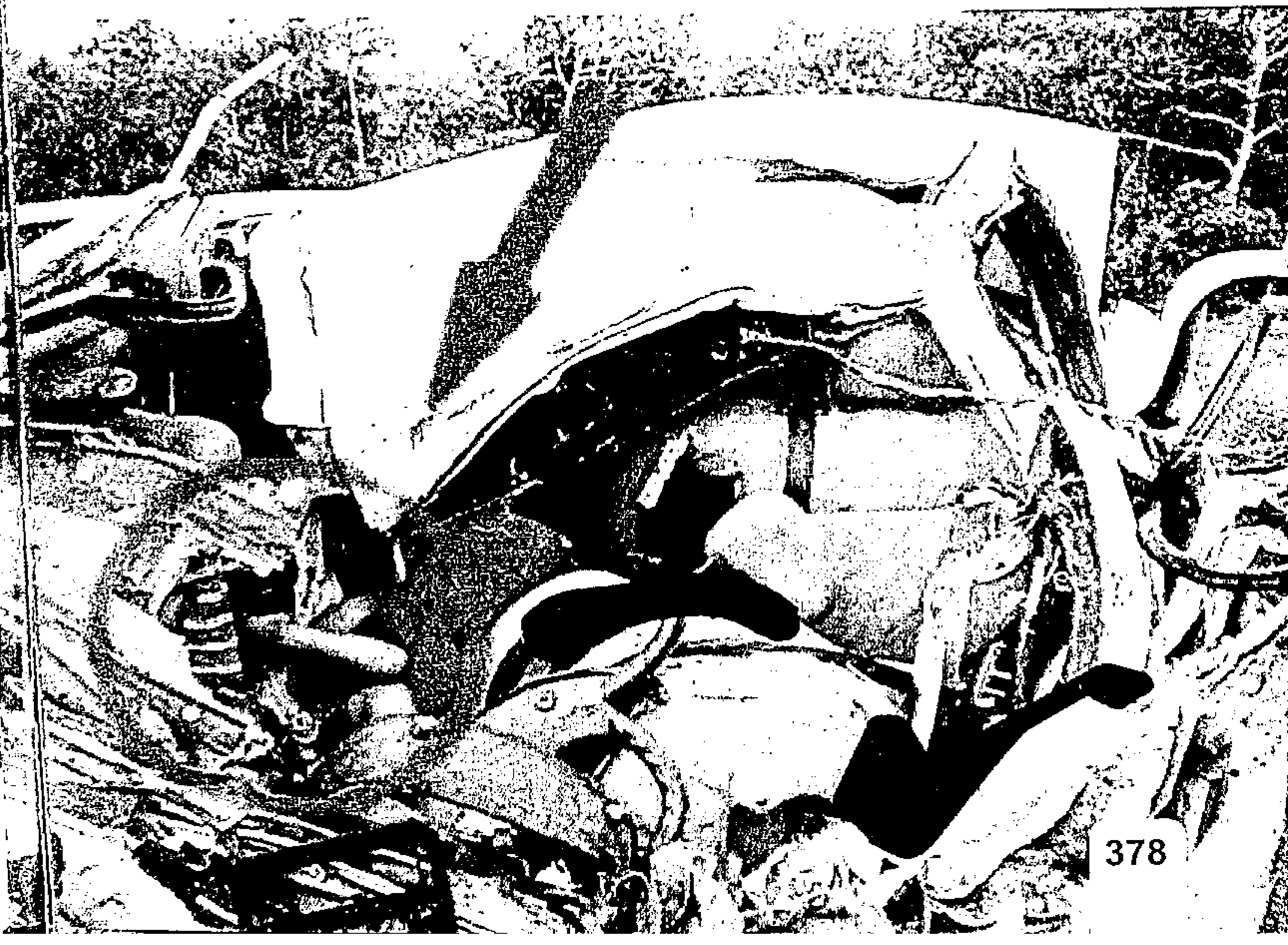

Marfat.com

مردہ درخت کو ہرا بھرا کرنے والی ذات

بعض بدنصیب لوگ اللہ والوں اور قرآن حدیث سے دور رہنے کی وجہ سے اور گناہوں کی کثرت اور نحوست کی وجہ سے مسلمان ہو کر بھی موت کے بعد والی زندگی اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر شکوک وشبہات میں مبتلا رہتے ہیں یہ تصویر ان لوگوں کے لئے بطور عبرت اور دلیل کے پیش کی جارہی ہے کہ جس طرح سردیوں میں اللہ تعالیٰ درخت کے پتوں کو مردہ کر کے ان کی رونقیں چھین لیتے ہیں اور گرمیوں میں اللہ رب العزت اپنی قدرت سے اُس مردہ درخت میں دوبارہ جان ڈال کر اسے ہرا بھرا کر دیتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے مردہ اجسام میں بھی بروز قیامت اللہ تعالیٰ جان ڈال کر ہمیں زندہ کریں گے اور پھر ہماری زندگی کی فلم ہمارے سامنے چلادی جائے گی۔

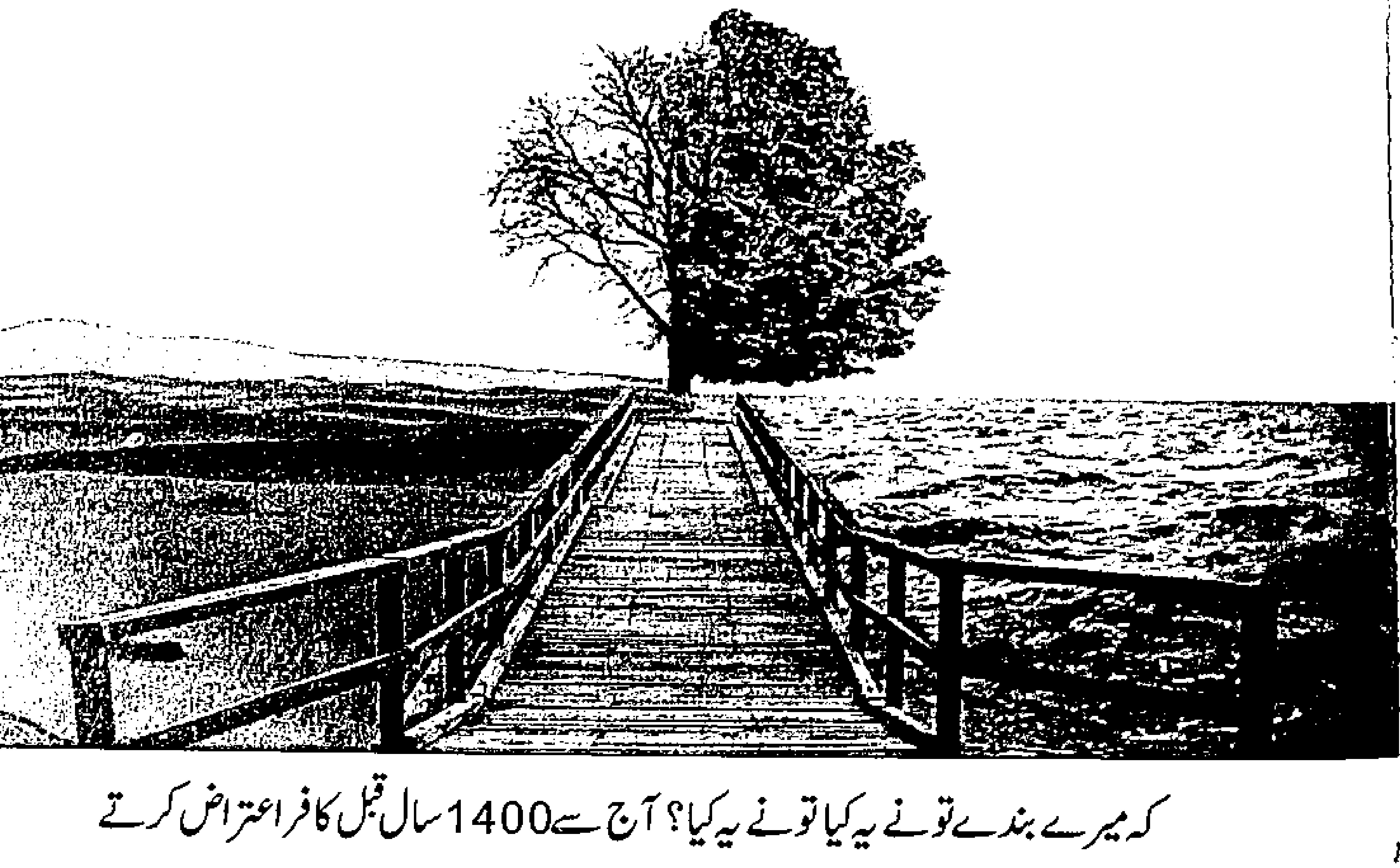

کہ میرے بندے تونے یہ کیا تونے یہ کیا؟ آج سے 1400 سال قبل کافر اعتراض کرتے تھے کہ 60 سال زندگی میں ہم نے جو کیا؟ وہ اللہ ہمیں کیسے دکھائیں گے؟ مگر آج 1400 سال بعد پیدا ہونے والی جدید ٹیکنالوجی یعنی کیمروں کی ریکارڈنگ کے آنے کے بعد اب اس اشکال کا بھی شک ختم ہو گیا کہ اللہ جب یہ کمزور انسان 10 سال کا ریکارڈ رکھ سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ہماری زندگی بھر کی ریکارڈنگ بطور ثبوت کے ہمیں دکھلا سکتے ہیں۔

Marfat.com

فرعون کی لاش : اللہ کے وجود کی نشانی

قرآن پاک کی سورۃ یونس آیت 89 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''جب فرعون ڈوبنے لگا تو بول اٹھا میں نے مان لیا کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی سر اطاعت جھکا دینے والوں میں سے ہوں:

ارشاد ہوا: فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً

اب تو ہم صرف تیری لاش ہی کو بچائیں گے تا کہ تو بعد کی نسلوں کے لئے نشان عبرت بنے۔

فرعون کے غرق ہونے کے بعد اس کی لاش کو بطور عبرت محفوظ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تو انہوں نے سمندر سے ملنے والی فرعون کی لاش کو فرعون کے شاہی قبرستان میں دفن کر دیا۔

فرعون کی یہ میت اس وقت قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے، یہ لاش بہت عرصہ الاقصر کے قریب فراعنہ کے شاہی قبرستان کے ایک خفیہ غار نما مقبرے میں رہی جب یہ ملی تو 1907ء میں سر گرافٹن ایسٹ اسمتھ نے حنوط شدہ لاش سے پٹیاں کھولی تھیں، عجائب گھر میں ہزاروں لوگ ہر روز فرعون کی میت دیکھ کر عبرت حاصل کرتے ہیں۔

قاہرہ کا میوزیم جہاں فرعون کی لاش محفوظ ہے

Marfat.com

381

Marfat.com

قوم عاد کے ڈھانچے

قرآن نے قوم عاد کے قد کو کھجوروں کے تنوں جتنا لمبا بیان کیا ہے مفسرین نے لکھا ہے کہ قوم عاد ایسے طاقتور تھے جن کا 40 ہاتھ لمبا قد تھا 300 سال صرف ان کی جوانی چلتی تھی طاقت ایسی کہ دو انگلیوں سے درختوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتے تھے جب انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو فرشتوں نے ان کو پٹخ پٹخ کر مارا۔

پچھلے چند سال پہلے کھدائی میں ان کے ڈھانچے برآمد ہوئے ان تصاویر کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا صرف سر انسانی جسم کے برابر تھا، ان ڈھانچوں کا دریافت ہونا قرآن مجید کی حقانیت کا کھلا ثبوت ہے۔

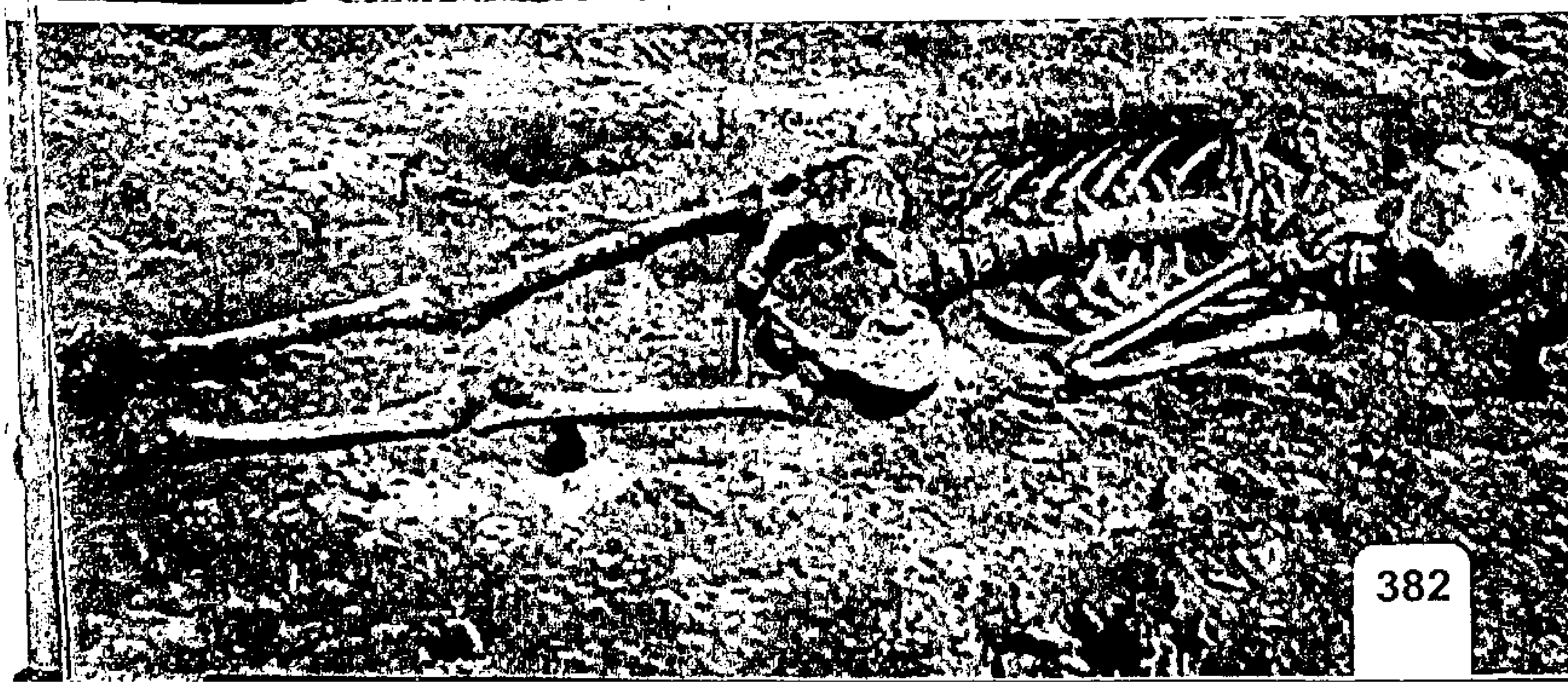

Marfat.com

Marfat.com

فہرست کتب ادارہ دعوت وتبلیغ

باہتمام
مولانا ابو عبد الرحمن نقشبندی

نمبر شمار	کتاب کا نام
1	زندوں کی مردوں سے ملاقات
2	اللہ والوں کی بے مثال بیویاں
3	جوانی کی حفاظت کیسے کریں
4	نبوی اعمال کی مہکتی خوشبو
5	فضائل حسن اخلاق
6	انمول نصیحتیں
7	حضور ﷺ کی سنہری وصیتیں
8	نفس کی اصلاح کیجئے
9	تہجد کی برکتیں
10	نیک صحبت کے خوشگوار اثرات
11	اللہ کا محبوب بننے کا طریقہ
12	نوجوانوں سے راز کی باتیں
13	70 جہنمی
14	بیماریوں کا نبوی علاج
15	فیشن پرستی کی تباہ کاریاں

نمبر شمار	کتاب کا نام
16	گناہوں کی تباہ کاریاں
17	دنیا کی آفتیں اور انکا علاج
18	تحفہ مسلمان عورت
19	بدعات کا انسائیکلوپیڈیا
20	قرآن میں خواتین کے واقعات
21	خواتین کے واقعات
22	خوف خدا
23	نفس کا علاج مگر کیسے؟
24	تحفہ مسلمان مرد
25	کیا آپ نے موت کی تیاری کرلی؟
26	اصلاح دل مگر کیسے؟
27	کامیاب زندگی کے سنہرے اصول
28	1000 سنہری وصیتیں
	خوبصورت 4 کلر پاکٹ سائز انڈونیشین پیپر NET کتب
29	سنتوں کا خزانہ
30	قرآن وحدیث سے علاج کیجئے
31	دعاؤں کا خزانہ
32	گناہوں کے پہاڑ اور مغفرت کی بارش

Marfat.com